TIGHT BINDING BOOK

UNIVERSAL
LIBRARY

OU_222381

UNIVERSAL
LIBRARY

OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY 2156

Call No. ٨٩١٥٤٣ ن Accession No. ٢١٥٦

Author ن - ش

Title شعر اقبال محمود و سوانح

This book should be returned on or before the date last marked below.

بہ عنوانِ حسن و محبوبانِ عناوینِ جمال

اس نوشتۂ نگارستانِ عشق و عاشقی غیرت بہار صاحب رضوان معصوم ہے

جس میں غزلیں اردو و فارسی کی نہایت عمدہ و جدید اسلوب سے مجتمع ہیں

مطبع منشی نول کشور میں مطبوع ہوا

مجموعہ واسوخت

لله الحمد ہران چیز کہ خاطر میخواست ✣ آمد آخر پس پردۂ تقدیر پدید ✣

خداوند کریم کے تفضل بے پایان اور احسان فراوان سے یہ گلدستہ باغ عشق و عاشقی یعنے مجموعہ عمدہ و نایاب بیمثل و لاجواب کہ جسکا نظیر آجتک چیخ پیر کی بھی نظر سے نہ گزرا اور شہرہ اسکی خریداری کا دور دور پہونچا کاپردازان مطبع ہذا کی عرقریزی فراوان اور سعی و کوشش بلیغ ان سے عموماً اور جناب منشی فدا علی صاحب عیش تخلص معروف بہ اچھے صاحب کہ جو شیخ زادگان لکھنؤ سے ہین اونکی ترتیب عمدہ اور اہتمام شایستہ سے خصوصاً ردیف وار مرتب ہوا اس مجموعے مین اونہون نے بعد فراہمی واسوخت ہاے اساتذہ کہ جسکی فہرست ذیل مین منضم ہے قبل از طبع ہونے مجموعہ ہذا کے ہر مصنف کے حالات بطور تذکرہ بذریعہ اشتہارات مکرر طلب کیے چنانچہ اکثر صاحبون نے اپنے اپنے حالات عنایت بھی فرمائے اور بعض نے اسے یومنا بدا منتظر رکھا پس اسی وجہ سے اور نیز اس خیال سے کہ شاید اور اور مصنفین کے واسوخت آجاوین تین برس تک کا بیان لکھی ہوئی رکھی رہین جب زیادہ کا بیان ناقص ہونے لگین اوسوقت بحکم الانتظار اشد من الموت شائقین کے انتظار سے مجبور ہوے ہر مصنف کے حال کو تذکرہ سراپا سخن وغیرہ سے رجوع کرکے لکھا اور جن صاحب کا حال اونکو نہ معلوم ہوا اور نہ تذکرے سے نشان پایا اور کسی لاعلمی سے اشارہ کیا گیا اگر اتحاد تخلص یا اور کسی وجہ سے کسی صاحب کی تصنیف یا حال مین خلاف واقع ہوا ہو تو معاف فرمائین یہ مجموعہ ضخامت حجم کے باعث سے دو جلدون مین منقسم ہوا جلد اول مین قبل از ردیف الف بحکم کلام الملک ملک الکلام واسوخت جناب معلی القاب نواب محمد یوسف علیخان صاحب بہادر مرحوم والی رام پور کا

درة التاج ہوا جلد دوم ردیف (ر) سے جلی عمدہ کر کے اول واسوخت بمثیل عدیم النظیر دبیر عطارد تحریر شاعر نازک خیال رشک مہتا جناب منشی محمد مردان العلیخان صاحب عنا کا نقش نگین خاتم مجموعہ ہذا کیا گیا الحق عمدہ عمدہ طرز جدید کا دریا بہایا ہے اتنے بڑے واسوخت ہیں کہیں بھی طبیعت کا نام نہیں سراپا ہرا پا بے مثل ہے یہ واسوخت طبیعت کی گرمی پر دال ہے اگر جلد اول واسوخت جناب نواب صاحب بہادر مرحوم سے مجمع افتخار فرواں ہے تو جلد دوم جناب منشی محمد مردان العلیخان صاحب رعنا کے واسوخت سے نازاں ہے سبحان اللہ جس شاعر نامدار نازک مزاج وقار کا واسوخت دیکھیے اپنے اپنے رنگ میں فضلنا بعضکم علی بعض کا مصداق ہے کسی میں مضامین عمدہ معانی باریک تشبیہیں لاجواب ہیں کسی میں روزمرے محاورے نایاب ہیں کسی میں سلاست کسی میں متانت اس مجموعے کا ہر مصرع انتخاب ہے ہر ایک مضمون ورنایاب ہے یہ مجموعہ محک طبع ہر شاعر نازک خیال ہے جو واسوخت ہے اپنی رنگ میں بمثال ہے قارئین باوقار عاشق مزاجان دیار و امصار سے امید ہے کہ جب اس مجموعے سے حظ وافر لطف کامل حاصل فرمائیں تو ہمیں مالک مطبع کو دعائے خیر سے یاد فرمائیں کلمات تحسین ناظرین سے یاد کریں اس تکمیل و جانفشانی کی داد دیں اسکی تاریخ طبع جو منشی فدا علی صاحب عیش نے نظم کی ہے ذیل عنوان مذکور میں لکھدی ہے +

وھو ہذا

تاریخ

یہ مجموعہ کیونکر عیش اسے مطبوع عالم ہو
ہر اک واسوخت اک مطلع ہو دیوان محبت کا

مشام جان معطر ہو کیونکر اسکی نو شبوسے
یہ مجموعہ نہیں ہے عطر دکان محبت کا

عزیزو دل نمو کیونکر یہ بازار عالم میں
زلیخا کی قسم یوسف ہو کنعان محبت کا

سند بالا تہ آگہی عشاق کو جا کر الفت کی
ہر اک لوح اسکی اک طغرا ہو زیبان محبت کا

عنادل کی طرح عشاق ہیں گرم ثنا خوانی
ہر اک مصراع ہو شمشاد بستان محبت کا

لکھا مصراع سال طبع یوں منقوط میں سنئے
یہ کیا اچھا ہے گلدستہ گلستان محبت کا

سنہ ۱۲۸۵ ہجری

فہرست جلد اول

تعداد واحدیت	تخلص شاعر	آغاز صفحہ	انجام صفحہ	تعداد واحدیت	تخلص شاعر	آغاز صفحہ	انجام صفحہ
۱	نواب یوسف علیخان صاحب ناظم	۶	۱۹	۱	امیر الدین آزاد	۲۶۴	۲۷۱
۲	ایضاً	۲۰	۴۷	۱	مرزا محمد رضا بیرق	۲۷۴	۲۷۷
۳	ایضاً	۴۸	۵۷	۱	شیخ امداد علی بحر	۲۸۰	۲۹۰
۴	ایضاً	۵۸	۷۴	۲	ایضاً	۲۹۱	۲۹۹
۱	امیر احمد صاحب امیر	۷۸	۹۴	۱	جرات	۳۰۲	۳۰۷
۲	ایضاً	۹۵	۱۱۸	۱	جواہر سنگھ جوہر	۳۱۰	۳۲۱
۳	ایضاً	۱۱۹	۱۲۵	۱	جذب	۳۲۴	۳۳۵
۴	ایضاً	۱۲۶	۱۳۶	۱	نواب احمد حسن خان صاحب	۳۳۸	۳۴۹
۵	ایضاً	۱۳۷	۱۶۷	۱	جولان	۳۵۲	۳۶۰
۶	ایضاً	۱۶۸	۱۷۴	۱	میر یار علی جانصاحب	۳۶۲	۳۶۹
۱	سید آغا حسن امانت	۱۷۸	۲۳۴	۱	سید عظفر علی حکیم	۳۷۲	۳۸۵
۱	مہدی حسین خان آبادی	۲۳۶	۲۵۴	۱	حشمت	۳۸۸	۳۹۲
۲	ایضاً	۲۵۵	۲۶۱	۱	ذکی نواب بہادر	۳۹۴	۴۰۰

فہرست جلد دوم

۱	جناب منشی محمد مرزا صاحب تسلی	۴۰۴	۴۶۳	۱	مرزا محمد رفیع سودا	۴۹۶	۵۰۱
۱	نواب سید محمد خان صاحب بہادر رند	۴۶۶	۴۷۴	۱	شیخ امان علی سحر	۵۰۴	۵۰۹
۱	رقت	۴۷۶	۴۸۰	۲	ایضاً	۵۱۰	۵۱۷
۱۰	راحت دہلوی	۴۸۲	۴۹۳	۳	ایضاً	۵۱۸	۵۲۳

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نواب محمد یوسف علیخان بہادر فردوس مکان متخلص بہ ناظم والی رامپور

جنکا کلام معجز نظام درۃ التاج افکار سخنوران ہی قرع سدر و شاخ سدرۃ المنتہی پر چنکا
من خوان ہی مخفی نرہی کہ نواب ممدوح گوہر اعظم درج امید جناب معلی القاب
نواب محمد سعید خان بہادر جنت آرامگاہ تہی سنہ ۱۲۳۰ ہجری مین برج حمل سی لسان میر اعظم
طلوع فرمایا مہد عاطفت والد ماجد مین پرورش پاکر دنیا کا مزا اوٹھایا جب نخل
شباب آپکا مراد کی پہل لایا اور بخت سعیدنی آپکی والد کو مسند ریاست مورثی کٹیہر
پر مقام مصطفے آباد عرف رامپور مین بٹھایا لیاقت فرمانفرمائی اور استعداد
عدالت آرائی کار فرما ہوئی کل ریاست مین حسب اجازت والد بزرگوار آپکی فکر و
تدبیر بندگان خدا کی حق مین گرہ کشا ہوئی تا اینکہ رئیس ممدوح نے تیرہوین برس

۱۲۱۷ ہجری کو جو لانگاہ جنان کی طرف سمند عمر کی باگ اوٹھائی اور صدر ریاست پر
حضرت فردوس مکان کی جلوس میمنت مانوس سی رونق تازہ پائی تو بندگان الٰہی کو
از سر نو آسایش ہاتھ آئی ہر فرد بشر نے راحت بی اندازہ پائی عدل و داد سی شیر اور
بکری کو ایک گھاٹ پانی پلایا دست سخت و سخانی ابر گہربار کو شرمایا امن و آسایش
گھر گھر مہمان فارغ البالی سی ہر شخص ہمنان شہر گلزار طبیعتین باغ و بہار خود حضرت کو
فنون شریفہ علوم لطیفہ کی طرف رغبت کاملون ہنرمندون سی صحبت معقولات مین
عقل اول کی ہمپایہ ہوئی منقولات مین قوت حافظہ کی بدولت بڑی صاحب پایہ
ہوئی بسکہ طبیعت ازل سی موزون پائی تھی سخنگوئی کا ذوق اردو شعر کہنی کا شوق ہوا
ابتدا مین جناب مومن خان دہلوی سی مشورہ رہا بعدازان جناب مرزا نوشہ صاحب
متخلص بغالب کو کہ اوستاد دہر متفرد عصر ہین مدت تک اپنا کلام دکہایا پہر آخر آخر
لکھنو کی پاکیزگی زبان بحکم انصاف پسند آئی اس رنگ مین شاعری کی وضع بہت
بہائی طبیعت تو رساتھی جدہر آگئی ایک بلا تھی بی تکلف بوضع استادان لکھنؤ
موزون فرمانی لگی جناب منشی مظفر علی صاحب متخلص بہ اسیر کو جو آج لکھنؤ مین سحبان
عصر یکتای دہر ہین کلام دکہانی لگی پایہ شاعری کو ایسا بلند کیا کہ آپکے کلام کو
روح القدس نی بہی پسند کیا دیوان اول جو مرزا نوشہ صاحب کا دیکہا ہوا ہے
منطبع مطبع رامپور ہی اوسکے بعد کا کلام جو اکثر مشورۂ منشی صاحب مصدر الصفۃ مرتب
ہوا ہی ہنوز چشم عامۂ خلائق سی مستور ہی ازجملہ تصنیفات آخرین چار واسوخت مجہی
ہاتہ آئی گنجینۂ غیب سی گویا چار خزانی مینے پائے اونکی دیکہنے سے معلوم ہوکہ بلندی

پایۂ شاعری اسکا نام ہے یہی کلام ہی جو معجزۂ نظام ہے واہ کیا کیا نئی نئی رنگ کے
مضمون ہین کیا کیا تازہ تازہ حکایتین موزون ہین ہر ہر بند واسوخت کا بند شون
مین سراپا ادا ہی اداؤنسی ہر مصرع ہر بند کا جانفزا ہی قیامت کی بات تہی کہ ایسے
شاہدان ناز و محبوبان سراپا انداز جلوہ گاہ عام مین حسن فروشی نفرماتی مشتاقان
برشتہ جگر کو نظر نہ آتی اسلیے سینے اونمین بجلیۂ طبع آراستہ کر کی عرش شہود
جلوہ آرا کیا ہی آرزومندون مشتاقون کو صلا ہی کہ بصد ہزار جان نقد دل دیکر مول لین
حسن کلام کو میزان جسنہ دمین تول لین ہر چند یہ مجموعۂ دلپسند اور گنجینۂ ارجمند
بہت سی شاعران خوش فکر کی واسوختون سی مملو ہی ہر شاعر کا کلام درحقیقت ایک
شاہد خوبرو ہی مگر یہ کلام کہ کلام الملوک تہا درۃ التاج کلام ہوا الحمد للہ کہ یہ مجموعۂ
مطبوعہ مطبوع طبائع خاص و عام ہوا حضرت فردوس مکان آنار اللہ برہانہ دس برس
چار مہینے گیارہ دن بحساب شمسی سنین تمری تخت ریاست پر جلوہ فرما رہی اور دو
بہت و خامسہ جلوس و مروت فتوت و معدلت مین انگشت نما رہی اکاون برس کی
عمر پائی چوتھی ذیقعدہ ۱۲۱۸ھ ہجری کو کوس رحلت بجایا عنان یکران ہمت کو
سوی عالم بقا اوٹھایا اور ہر تخت گاہ فردوس اونکے جلوس کی لیی آراستہ ہوا اور ہر
عصر ریاست بہر اجلاس میمنت اساس خدیو زمان فخر روسای دوران خورشید حشم
مریخ علم انجم خدم کیوان پناہ ثریا جاہ **نواب محمد کلب علیخان بہادر**
کہ گل سرسبد گلزار آرزوی حضرت فردوس مکان تہی پیرایستہ ہوا سبحان اللہ گلشن
ایسہ خلائق فی ایسی تازگی پائی ہی وہ بہار چہنتان تمنای عالم مین آئی ہی کہ بہار خلد

ہزار جان سی اوسپر نثار ہی اب اس چمن دہر مین جو گل ہی گلزار ہی روز اجلاس ہمایون
سے آج تک یہ رنگ ہی کہ بمجائیہ حسن آرایش وانتظام ملک وداد ودہش فلک
کی عقل دنگ ہی مصرع جوانبخت وجوان دولت جوان سال کا مصداق یہی رئیس
والاتبار ہی یہی ذات بابرکات جان جسم روزگار ہی کیا کیا امرای شکستہ حال کیا کیا
رعیای پریشان بال اس سرکار مین آکر کامران ہوئی جمعیت شہر فاجموم کملاسی
محلے شہر امپور کی چمنستان ہوئی مکانون کی ایسی آرایش کی کہ قصور خاقان چین کو
انفعال ہی خلائق کو ایسی آسایش دی کہ ہر شخص اپنی اپنی جگہ پر فارغ البال ہے
دعای کمالان جہان حاضر دربار ہنرمندان عالم ملازم سرکار مشاہری بیش قرار
بات بات مین ریزش درہم ودینار حق تو یہ ہی کہ اس رئیس فلک جاہ نی مسند ریاست
کو سریر سلطنت بنایا ہی مختصری حکومت مین شہنشاہی کا رنگ جمایا ہی کارخانے
لوازم دولت کی ایسے آراستہ فرمائی کہ کسینے کسی سلطنت مین بہی ایسی مرتب ومجمل
نہین پائی بذات خاص خوی وصلاح عابد پابند شریعت رہبر وطریقت مزاج سلیم طبع حلیم
پایہ سخندانی فلک سی برتر مرتبہ نثاری نثرہ سپہری بڑہکر الغرض قرون بسیار کے
بعد فلک نی گردش کمائی ہی تب ایسی رئیس کے جلوس ہی صدر ریاست نے
رونق پائی ہی الٰہی یہ دور تا دور فلک بدستور حال آباد رہے
خلق خدا اس رئیس عدیم المثال کے
سایہ عاطفت مین شاد

پہلا واسوخت

کیا بہار آیمن عشق کا عالم کیجے
عمر بھر اسکو جو کہیں تو بہت کم کہیے

گل کو گل جانیے شبنم کو نہ شبنم کہیے
لعنت دل اسکو اوسے دیدۂ پرنم کہیے

پی پی کی کہکنی مین یہان دل کی تڑپ
غنچی غنچی کی چٹکنی مین ہی بسمل کی تڑپ

نکلے تا ختم ہوئی سب گل چل مہر قصہ
سبزہ ہی زنگ پی ظلمت آیینۂ نہر

ابر اندوہ سی تا یک گلشن دہر
پونہچی اس جوش تلاطم کی ہوا شہر شہر

شام چھوڑا نہ خرابی سی نہ کونہ چھوڑا
طرفہ اس باد خزانی نی شگونہ چھوڑا

۵۴ صرصر حادثہ اس باغ مین کیا چلتے ہی
شاخ میوون کی جگہ آبلونسی پھلتے ہی
آتش گل ہی گلستانکی ہوا جلتے ہی
برق آفت سر اشجار سی کب ٹلتے ہے

داغ سینون کی ہین پھولونکی جو پشتارے ہین
زخم کی چشمے ہین اور خون کی فوارے ہین

۵۵ گرد خاطر گلچین ہی ہر اک غنچہ گل
باغبانونکی لیے دام بلا ہے سنبل
رگ گل نیش ہی بہر رگ جان بلبل
رہت بازون ہی اوڑی سر مژگان بالکل

رد آسیب خزان مین عجب ایجاد کیا
سرو نی فاختہ کو صدقی مین آزاد کیا

۵۶ پھول گینده ہی کاغذ زرد ہی اس باغ مین آہ
زلف سنبل جسی کہتی ہین وہی بخت سیاہ
داغ دل لالہ خوشرنگ ہی وحشت ہی گواہ
ہی وہ اس داغ مین سوزش کہ یسا ذابلہ

شعلہ شمع حرارت سی یہے لالہ ہے
لالہ کہی نہ اسے آگ کا پرکالہ ہے

۵۷ شاخ گل خنجر عریان چمن عشق مین ہی
زخم خندان گل خندان چمن عشق مین ہے
ارغوان خون مین غلطان چمن عشق مین ہے
سرو تک سر بگریبان چمن عشق مین ہے

سبب گریہ شبنم ہی نہ شب بہر ہی عشق
حق جو پوچھو تو گریبان ابر کا نشتر ہی عشق

۵۸ طائع بید ہی معکوس اسی کی ہاتھون
پتا پتا کف افسوس اسی کی ہاتھون
ہمہ تن داغ ہی طاؤس اسی کی ہاتھون
کبک جینی سی ہی یاسوس اسی کی ہاتھون

ایک بلبل کی دو نیمہ نہین منقار ہی یہان
طوق مین گردن قمری ہی گرفتار ہی یہان

٥٥ چشم نرگس کو عجب عالم حیرانے ہی — طرفہ مجموعۂ سنبل کو پریشانی ہی
نہ فقط برگ سمن تیغ صفا نانے ہی — تیر پیکان سے ہر اک لالہ پیکانی ہی

برگ گل تیغ تبسم شاخ صنوبر ہو جائے
جو تماشی کی لیے آئے وہ جوہر ہو جائے

٥٦ موج سبزہ ہی کہ نکلا ہی اس گلشن مین — رخت گل خون سی گلنا ہی اس گلشن مین
تیر کیا دست کا باز ہی اس گلشن مین — جعفری جعفر طیار ہی اس گلشن مین

پتی پتی کو کہی خنجر بران سے نہ نین
جو انا اسمین ہی کم گنج شہیدان سی نہین

٥٧ ماہی بھی ہوئی ہی گل سوسن پوشاکا — دل عاشق کیطرح گل کا گریبان ہی چاک
طفل غنچہ ہی عجب کیا جو ہوئی شیر ہلاک — آب باقی نہین نیلوفر افلاک مین خاک

نہ پڑی پاؤن کبھی جادہ بہبودے مین
ہو جو داؤد کا اعجاز بھی داؤدے مین

٥٨ بید لبریز ثمر اون سی ہی مانند چنار — شاخ عرعر ثمر نی ثمری سے پربار
فاختہ صورت منصور تو شمشاد ہی دار — یہ صنوبر کو لگا گہن کہ ہوا سوکھکے خار

راہ وحشت ہی مین جم جاتے ہین ہر بار قدم
بید مجنون سی بھی بڑھکر ہی قدم چار قدم

۱۱۲ ثمر اس باغ کا جو ہی وہ جدا ہی دیکھو — لخت دل کا رطب تر مزا ہی دیکھو
زخم حسرت ہی لب پستہ جو وا ہی دیکھو — طرفہ بادام کا بھی دام بچھا ہے دیکھو

خشک ہر ایک ثمر رنگ نہین آب نہین
خون کی قطری ہین اس باغ مین عناب نہین

۱۱۳ ہو بھی شے کبھی شکل بھی جلوہ نما — سیب کو دیکھو تو آسیب کا دیتا ہی پتا
سیخ نارنج سی حاصل ہی یہ حاصل ہی مزا — منہ لگائی کوئی میٹھے کتھو کہائی کھٹا

خون انگور کی دانون سی ٹپکتا ہی یہان
تاک میخوارون کو کانٹا سا کھٹکتا ہی یہان

۱۱۴ کبھی خاموش نہین اس چمنستان کی طیور — نالہ کش نخل پہ ہین دار پہ جیسے منصور
نوک ہر خار زبان ارنی گوسہ طور — لب شیون سی گل شمع تجلے کا ظہور

نالہ جب کرتی ہین اک آگ لگا دیتے ہین
پر نسرین فلک دم مین جلا دیتے ہین

۱۱۵ عشق کی زہر سی ہی طوطیون کا سبز بدن — عوض قہقہہ ہر کبک ہی گرم شیون
تاج کی بوجہہ سے ہدہد کی جھکی ہی گردن — ابلقا ابلق ایام سے پابند محن

فاختہ ہی نہین کچھ دیتی ہی کوکو کی صدا
ہی کبوتر کی بھی پرواز مین یاہو کی صدا

۱۱۶ الغرض ہی چمن عشق عجب آفت خیز — مدتون سہکو رہا اسکے ہوا سے پرہیز
آخر کار ہوئی بوی گل شوق جو تیز — رنگ الفت نی جمایا نہی راہ گریز

گل یہ پھولا نہ رہے اور کسے کام کی ہم
بندۂ عشق ہوئے ایک گل اندام کی ہم

۱۷ھ

ثمر پیشہ رس باغچۂ مہر و وفا ۔ نوشگفتہ گل شاخ ثمر ناز و ادا
وضع سادہ کہ نکہائی تہی زمانی کی ہوا ۔ غیر کا نام نتھا خار تھے دامن سی جدا

پردۂ غنچۂ خلوت مین نہان بو کیطرح
ہاتھہ چھو جای تو کمہلای لجا لو کیطرح

۱۸ھ

شکل اوس گل کی پسند آگئی بھولی بھولے ۔ پیاری باتون نی گرہ غنچۂ دل کی کھولی
نہ پہیلی نہ جگت اور نہ بولی ٹھولے ۔ چست انگیا کی کٹوری تھی نہ اونچی چولے

نیچی آنکھین صفت نرگس بستان ہرم
غنچۂ گل کی طرح سر بگریبان ہرم

۱۹ھ

اگئی باغچۂ مہر و محبت مین بہار ۔ دو نو جانب سی ہوئی شوق کی بارش ہر بار
ایک سی ولولۂ شوق تہا ہر وقت ہزار ۔ خندہ زن وہ گل تر صورت بلبل مین شمار

شوق مین آکی جو مین صورت گیسو لپٹا
عشق پیچان کی طرح مجسے وہ گلرو لپٹا

۲۰ھ

باغ تیار کیا واسطے اوسکے نایاب ۔ مخمل سبز کہ سبزہ ہوئی شرماداب
نہرین وہ بنین روان چشمۂ خورشید کا آب ۔ روشنین کاہکشان پھول برنگ مہتاب

طرفہ گلکاری ہوئی باغ کی دیوارون پر
لوٹی رضوان بہی جسی دیکہکے انگارون پر

۱۳۱ رشکِ گلزارِ جنان جوشِ طراوت سے چمن — جا بجا نسترن و سوسن و نسرین و سمن
تختۂ لالہ کا چراغانِ کفِ رحمے روشن — چشمِ نرگس گلِ خورشید بھی چشمک زن

رنگ مین حور کی چہری سی رخِ گل بڑھکر
زلف غلمان سی کہین گیسوئے سنبل بڑھکر

۱۳۲ گرد پہولون کی عنادل کی ترانون کا سمان — تمریان بیٹھی ہوئین سر بہ سر گرمِ فغان
ابر کو دیکھکے طاؤس گلستانِ قصان — اپنی محبوب پہ مین سب سی زیادہ قربان

چہچہی دل کی ہر اک زمزمہ پردازی کی تا
جسطرح ساز کی آواز ملے ساز کی سا تہ

۱۳۳ نور کا ایک وہ بنگلہ بھی بنایا زیبا — برجِ مہتاب بھی دیکھے تو کہی صل علی
فرشِ گلرنگ تو پردون مین نیلی کا رطلا — سیج پہولون کی بچھی وہ کہ گلِ عیش کہلا

سبز شیشے مئی گلگون کی بھری رہنی لگی
ہار پہولون کی چنگیرون مین ہری رہنی لگے

۱۳۴ پہول کہنا می گلرنگ کو تہا عین بجا — صاف گلبانگ عنادل تہی گلابی کی صدا
کبھی شطرنج کا تہا کیل کبھی چوپڑ کا — رشون پر کبھی پھرنا صفتِ بادِ صبا

صبح سی سازِ غنا لطف خوش آوازی کا
شغل دو چار گہڑی دن رہے گلبازی کا

۱۳۵ فلک تفرقہ پرواز کو بھایا نہ یہ رنگ — نخلِ عشرت کو کیا تیغ الم سے چو رنگ
رفتہ رفتہ ہوئی اونکو یہ جوانی کی امنگ — سر مین نخوت کی ہوا بھر گئے اللہ ری ترنگ

بیرخی سے مزہ سیوہ نورس نرہا
نیشکر خشک ہوا یہ کہین رس ندرہا

۲۶ خلشین کرنی لگا خار کی خو پیدا کی
دشمنے کی گل رخسار نی بو پیدا کے
دوست نی کجروی طبع عدو پیدا کی
سرکشے صورت سرو لب جو پیدا کے

تیز پلکین ہوئین ایسی کہ چبھوئی کانٹے
فی الحقیقت حق عشاق مین بوئی کانٹے

۲۷ ایک دن اوس سی کہا مینے کہ ای سرو روان
رنگ اپہا نہین ہوتا ہی گل عیش خزان
گل کترنے لگی مقراض ہوئی ابتو زبان
اور ہی تاک ہی اب نشاۂ اخلاص کہان

واہ وا عہد موافق ہون مخالف ہون مین
شاخ و برگ اور گ و ریشہ سی اتفاق ہون مین

۲۸ عندلیب گل رخسار ہین اب تو اغیار
نہین ہوتی ہین جدا دامن گل سی کبھی خار
سیر گل ہمکو ہی دشوار گلے کی ہین وہ ہار
چھائی رہتے ہین چمن پر صفت ابر بہار

خار گلچین بہار رخ جانانہ ہوئے
چمن وصل مین گل سبزۂ بیگانہ ہوئے

۲۹ دفعتہ خشک ہوا نخل محبت کا شجر
نرہی برگ نہ گل اوسمین نہ عنچے نہ ثمر
برخلافی کی ہوا چلنے لگی آٹھہ پہر
گل بازی کیطرح تم ہوا و ہر گاہ اوڑ

بدلی سہولون کی ہمین داغ جگر ملتی ہین
واہ کیا نخل محبت کی ثمر ملتے ہین

۳۱ حال سنبل سی زیادہ ہی پریشان اپنا — مثل گل چاک ہی ہر وقت گریبان اپنا
اب ہی نرگس سی سوا دیدۂ حیران اپنا — جسم داغون سی سراپای گلستان اپنا

ہنسکے دکھلاتے نہین پھول سا رخسار کبھے
دامن دل سی نکلتا ہے نہین خار کبھے

۳۲ صورت نرگس بیمار ہوا ہون بیمار — استخوانون مین اثر کرگئی بالکل تپ چار
گل کی مانند ہوا جسم سراپا افگار — ہی تن زار مرا پائے نگہ کے لیے خار

قلب نی مانگ لیا عشہ مستیون سے
دست گل خوردہ مے کم نہین گلدستون سے

۳۳ سرد آزادسی بر ہکر ہی ہر اک آہ رسا — مضطرب پھرتی ہین ہم چار طرف مثل صبا
دیدۂ اشک فشان نہر چمن سی ہی ہوا — جو ثمرہ ہی وہ رگ ابر کا دیتی ہی پتا

طرز عشق و روش آہ رسا اور ہی ہی
چمن عشق کی اب آب و ہوا اور ہی ہی

۳۴ دل مین سوچو تو کہ کیسے ہین ہمارے احسان — بات کرنی تمہین آتی تہی ای غنچہ دہان
اب وہ طرار ہوئی چلتے ہی قینچی سی زبان — نازو انداز مین تم طاق ہوئی سرو روان

طرز دلداری و آئین ادب بھول گئے
آگئی ایسے ہوا مین کہ وہ سب بھول گئے

۳۵ کیا تماشا ہی کہ ہم خار ہون اغیار نہال — زرد ہم غم سی مسرت سی رخ غیر ہو لال
صورت لالہ ہمین دیتی ہو کیا داغ ملال — زیست کی لالی مین اسپر بھی نہین تمکو خیال

روز باتون مین جولاتے ہو نیا جولاہی
واہ کیا فصل بہار آتی ہی گل پھولا ہی

۳۵ خیر یہ رنگ تمہاری ہین تو مشکل ہی نباہ — سیر گلزار کی مشتاق نہین اپنی نگاہ
اب اگر سیر کی ترغیب صبا دی شب ماہ — جاون جنگل کیطرف کاٹکی اس باغ کی راہ

چمن عارض گلرنگ ہی صحرا مجکو
سرو قامت نظر آتا ہے بگولا مجکو

۳۶ جاون گلشن کو قدم کو چھین تیری مہندی ہر دن — دامن تنگ کی جا دم کسی غنچی کا بھر دن
تیری چہرے کی عوض پھول کی چہرتی مردن — دیکھون نرگس تری آنکھونکا نظارہ نکردن

زلف مشکین کو ترے سنبل کی برابر سمجھون
بلکہ گیسو کو تری گھانس سی بدتر سمجھون

۳۷ کہانہین اور جہان مین صنم سیمین بر — اور بہی سرو گل اندام ہین تجھسی پر بکر
جنمین ہی بیوفائی وفا ایسی بہی گل ہین کمشر — تلخ دو ایک ہین تو سیکڑون شیرین ہین ثمر

ولولہ چاہیی بلبل کا گل تر ہین بہت
آنکھ قمری کی ہو پیدا تو صنوبر ہین بہت

۳۸ اب وہ گلچہرہ کرون فضل خدا سی پیدا — جسکے کوچی مین نہ اغیار کی پونہچی ہو ہوا
خار ہون دامن یکرنگی طینت سی جدا — کوئی گلچین نہو اوس باغ مین بندی کی سوا

خوش مزاجی بہی ہو انداز و ادا بہی آئین
رنگ الفت کا بہی ہو بوی وفا بہی آئین

۳۹
نرگسی آنکھہ سے ہو دیدۂ نرگس حیران
سامنی گیسوئے پیچان کی ہو سنبل پیچان
دہن غنچہ کبھی کہل سکے پیش دہان
لال ہو لعل مسی زیب سے سوسن کے زبان

پیش قد سرو چمن سو کسکے کانٹا ہو جاے
پھول آگی رخ گلرنگ کی پتا ہو جاے

۴۰
پھول ہون نقش قدم اوسکی گلی کو چہ باغ
ڈھونڈھی ہر چند پا ئی اوس گل کا سراغ
رشک سی اوسکی دل لالۂ مہتاب ہو داغ
گل خورشید کا گل سامنی اوسکی ہو چراغ

لعل لب سی ہو شگفتہ دم گفتار چمن
چار باتون مین لگاتا ہو وگل چار چمن

۴۱
گرمی آتش رخ جب نظر آئے تجکو
ہیزم خشک کی مانند جلائی تجکو
تازگی سیب ذقن کی وہ کہائی تجکو
صورت سیب کہن داغ لگائی تجکو

رشک سی روئی یہ خون دیدۂ گریان تیرا
غیرت دامن گلچین ہو گریبان تیرا

۴۲
کبھی آجائین جو وہ دست حنا بستہ یہ
کف افسوس ملی صورت اوراق شجر
سرمگین آنکھین اگر دیکھی تو ہو خاک بسر
مثل سوسن ہو سیہ بخت کا تیری خفتہ

کالی کالی جو وہ تجکو نظر آئین آنکھین
جان شبنم کیطرح تیری بھر آئین آنکھین

۴۳
موتیون کا جو گلی مین نظر آئی تجھی ہار
اسقدر روئی کہ ٹوٹی نہ کبھی اشک کا تار
دیکھی کانون مین کرن پھولونکی جسوقت بہار
داغ کہائی صفت لالہ جلے مثل چنا

سبزی کانون مین نظر آئین تو لہرائی ہے
بالی پتون کی چمک دیکھکے پتائی بہت

۴۴

طنز آمیز سنے مجھے جو اوس گل نی سخن
صورت غنچہ ہوا تنگ بت غنچہ دہن
لالہ سان لال ہوا پہلے تو روی روشن
سوچکر پھر یہ کہا کیون نہوا می شفق مین من

ہم پہ بہی رنگ جمانی لگے ماشاءاللہ
سبز باغ اب تو دکہانی لگے ماشاءاللہ

۴۵

دوسرا مجھسا زمانے مین کہان گل اندام
بڑ کی مجھسی جو بتاتی ہو اللہ کا نام
ثمر خام کیصورت ہی خیال اپکا خام
سو برس تک جو پہری یہ فلک نیلی فام

گل کہلین حسن کی گلزار مین لالا پہولے
نہین ممکن کہ کبہی گل کوئی مجھسا پہولے

۴۶

عرض کی مینے کہ اتنے نہ ہوا مین آؤ
سر جہکاؤ کہے نرگس کیطرح شرماؤ
اوس پڑجاہی گی دیکہو نہ بہت اترآؤ
مثل بلبل نہ یہ بیرنگ ترانی گاؤ

آنکہہ مین خار ثمر دیکے کہٹکنا کیسا
دیکہو غنچے کی طرح سی یہ چٹکنا کیسا

۴۷

جہوٹ کہتی نہین ہم گلشن قدرت کی قسم
گل نوخیز گلستان رسالت کی قسم
سروآزاد و چمنزار امامت کی قسم
لالہ احمر کہلزار شہادت کی قسم

دوسرا پہول بہی چاہین تو کہلا سکتے ہین
تمسی بہتیرے نہین تمسا تو دکہا سکتے ہین

۴۸

مثل گل ہنسکے کہا خیر بھلا دیکھین تو
اور گل کونسا ہے نام خدا دیکھین تو

کیا ہوا باندھتے ہے باد صبا دیکھین تو
نفس عیسی اعجاز نما دیکھین تو

گو کہ تم آج سمجھتے ہو ہمین نافرمان
یہ جو سچ ہو تو بجا لائین تمہارا فرمان

۴۹

نرم باتین جو سنین اوس سی ہوا دل نہال
کہل گیا گل کیطرح دور ہوا خار ملال

جا کی اک کمری مین کی اوس گل عناسی یہ حال
نصب آئینہ کیا جسمین پھوپید امثال

باد نخوت کا مزہ تا اوسے حاصل ہو جائے
بوستان اور گلستان کی مقابل ہو جائے

۵۰

وارد اوس کمری مین جسوقت ہوا وہ گل تر
پر تو باغ سی آیا اوسی اک باغ نظر

وہی سینی کا اوبھار اور وہی پستان کے ثمر
وہی غنچہ سا دہن اور رک گل سے کمر

انکھہ نرگس سی وہی رنگ وہی ڈھنگ وہی
سنبلین زلف وہی چہرہ گلرنگ وہی

۵۱

مثل گل ہنسکے کہا تم ہو عجب شعبدہ باز
ای محبوب سہی قدر پہ تہا اتنا تمہین ناز

یہ اگر ہی تو سلامت رہی ہو عمر دراز
باغ باغ اس سی ہوئی ہمکو نہی پہانا آواز

اس گل تر کا تو ہی پرتمین آرا بلبل
اسکا بلبل تو ہی در پردہ ہمارا بلبل

۵۲

ایک گلشن کی یہ دو گل ہین اوہر اور اوہر
ایک ہی نخل لطافت کی یہ دونون ہین ثمر

دو شگوفی ہین یہ اک شاخ کی کہنی جو نظر
شاخین دو پہوٹی ہین ہر چند کہ ہی ایک شجر

بو وہی رنگ وہی ایک کہی جو دیکھے ؎
کم وہ احول ہی نہیں ایک کو جو دو دیکھے

۵۳

خیر معلوم ہوا عاشق یکرنگ ہو تم
جرم میرا ہی جو غنچے کی طرح تنگ ہو تم
عذر کرتا ہوں بڑے صاحب فرہنگ ہو تم
لو کرو صلح عبث مستعد جنگ ہو تم

پھر ہوا باغ ہرا پھول کھلے خار گئے
بیکلی اب نہیں جیتی تمہیں ہم ہار گئے

۵۴

میں نے دیکھا کہ جمارنگ بپھری کچھ تو ہوا
آب رفتہ طرف نہر پھرا شکر خدا
انکہ بدلی یہ کہا مصلحتہً ہو کی خفا
ہی یہی رنگ تو اب لطف ملاقات کا کیا

صرصر ظلم تو چلتے ہی رہیگی صاحب
اک نہ اک شاخ نکلتے ہی رہیگی صاحب

۵۵

مجھکو منظور نہیں اب چمن عشق کی سیر
کیا گذرتی نہیں انسان کی گلستان کی بغیر
اب ہر ابعد خزاں ہو چمن وصل نخیر
جانتا ہوں میں تمہیں اوڑتی ہو کیا صورت طیر

نام لو اب جو محبت کا تو پیٹو مجھکو
جاؤ کانٹوں میں زیادہ نہ گھسیٹو مجھکو

۵۶

یہ سنا مجسی تو اوس گل کو نہ کچھ بن آئے
ٹھنڈ ہی اک سانس بھری بھو لگیا عنائے
ایسی بدلی غم اندوہ کی دل پر چھائے
منہ بنایا صفت غنچہ منہ کی کھائے

تر ہوئی اشک کی شبنم سی کلی دامن کے
باندھ دی دیدۂ گریان نی جھڑی ساون کے

۵۵۷

چھیڑنی کو یہ کہا میںنے جو روتے دیکھا
یہ بھی تیتی ہو مرے جان مجھے تم چھینٹا

سرخ جو پھول تھا گیندے کیطرح زرد ہوا
ہوگیا پھر سی جاری عرق شرم حیا

ہاتھہ باندھی تو عجب رنگ نزاکت باندھا
طرفہ گلدستۂ گلہای لطافت باندھا

۵۵۸

آگیا رحم کہا میںنے چلو جانی دو
عذر تقصیر کا اب نام تو جانے دو

شاخ پژمردہ نہو پھولو پھلو جانی دو
کف حسرت نملو مہندی ملو جانے دو

تم جو ہو صاف تو صاف اپسی ہاتی ہم ہین
تم وہی گل رعنا وہی بلبل ہم ہین

۵۵۹

الغرض صلح ہوئی دور ہوا خار ملال
مجھکو پایا جو فرحناک ہوئی وہ بھی نہال

پچھلے باتین جو تھین تم نے بھلا دین خیال
سا غر دل می عشرت نی کیے مالا مال

وہ ہوئی شاد طبیعت مری مسرور ہوئے
پھر گلستان مین بہار آئی خزان دور ہوئے

واسوخت اول
تمام ہوا

شوق نے رنگ زمانی کو دکھائی کیا کیا
دوست سی دوست جو چھوٹی تھی ملائی کیا کیا

کام کر گئے عشق الفت نے بنائی کیا کیا
یاد ہیں بھولے تجھے راہ پہ لائی کیا کیا

آگ مین کود کے پروانہ جو بیہوش ہوا
جسکے الفت مین جلا اوس سے ہم آغوش ہوا

کارخانہ ہین محبت کی عجیب اور غریب
زندگی موت ہی اہین ملک الموت طبیب

اون کہی اونہی قسمت کا جو سولی ہو نصیب
بیخودی صورت منصور کری عین صلیب

جان بہی جای تو وسواس نہ طاق سے آئے
خون کی قطرون سے آواز انا الحق آئے

۵۳ جسنے اس خنجر بران ہی شہادت پائی — نھر کوثر کے کنارے درجنت پائے
جسنے رکھا قدم اس راہ مین راحت پائے — دونو عالم سے کھیسے مون ہی فراغت پائی

بیچ دھارے کا تلاطم ہی کنارا آسین
کشتے نوح ہی تنکے کا سہارا آسین

۵۴ مقتل عشق کی جانب جو جری ہو وہ چلے — جو چنی پھول شہادت کے وہ پھولی وہ پھلے
سر کو جانباز جھکا دیتے ہین خنجر کے تلی — کبھی خنجر کبھی تلوار ہی کھاتے ہین گلی

شوق کامل سے جو تایید ہوا کرتی ہی
روز قربانیون مین عید ہوا کرتی ہی

۵۵ ہی یہ بازار جدا دیکھی ہین بازارہت — جنس نادیدہ کی مشتاق خریدارہت
نقد جان ہاتھ پہ رکھے ہوئے زردارہت — جنکا طالب ہی زمانہ وہ طلبگارہت

مشتری جنکی ہین سب ہین وہ خریدار یہان
لاکھہ یوسف سی ہین اک جانی کو تیار یہان

۵۶ خوب دیکھا تو نظر آتے ہیں اسکی خرابان — ہمہ تن داغ ہین طاؤس صفت رقص کنان
ہچکیان غمزیون کی دیتی ہین آواز کہ ہان — ہم ہین بانگ جرس قافلۂ عمر رواں

صاحب درد المناک کوئی ہوتی ہین
ہنستے ہین زخم کے صورت جو لہو تی ہین

۵۷ ایک اک زخم ہی اسکا گل ترسی بہتر — ایک اک داغ ہی گنجینہ زری بہتر
ایک اک اشک ہی شہوار گہر سی بہتر — ایک اک آہ ہی جنت کی شجر سی بہتر

رگ جان رہتی ہی مشتاق اسی نشتر کے
شیشۂ دل کو ہی سر چوٹ اسی پتھر کے

۸ زخم اس تیغ کا بسمل کو مزا دیتا ہی
مرحبا کی دہن زخم صدا دیتا ہے
یہی زخمے ہی کہ قاتل کو دعا دیتا ہے
زیر شمشیر سر عجز جھکا دیتا ہے

یہی لب تشنہ ہین مشتاق جو کوثر کے نہین
گھونٹ شربت کی ہین رگڑی دم خنجر کے نہین

۹ غنچہ غنچہ چمن دہر کا دیکھا ہمنے
بوٹی بوٹی کا کیا خوب تماشا ہمنے
پتی پتی پہ نظر کی تہ و بالا ہمنے
آنکھ ڈالی طرف نرگس شہلا ہمنے

سبکو پیمانۂ کش بادۂ الفت پایا
جسکو پایا اوسے سرمست محبت پایا

۱۰ گل جو ہنس پڑتی ہین سرو سبب اسکا کیا ہی
شب کو روتی ہی جو شبنم سبب اسکا کیا ہے
سبزہ رہتا ہی جو خرم سبب اسکا کیا ہی
حال سنبل ہی جو درہم سبب اسکا کیا ہے

جھکے دکھلاتی ہی نرگس نگہ ناز کسے
خوشنوایان چمن دیتے ہین آواز کسے

۱۱ عشق ہی عشق ہی پھولونکا مہکتا ہی رنگ
عشق ہی عشق ہی جس سی کلی غنچہ ہی تنگ
عشق ہی عشق جو ہی شیشۂ دل کی ہی سنگ
عشق ہی عشق ہی کہتی ہین جسی قید فرنگ

مرغ بو گل ہین کہ صیاد کی بس ہین بلبل
گل ہین گلبن ہین گرفتار قفس ہین بلبل

بنقط

۱۲

نہ فقط دیدۂ نرگس ہی کو حیرانی ہی
زلف سنبل ہی گرفتار پریشانی ہے
دل مین لالہ کی جو داغ غم پنہانی ہی
گل ہی سو آزدہ چاک گریبانی ہے

دہن غنچہ کو گفتار کے قوت کیسے
پا بگل سرو ہی رفتار کے طاقت کیسے

۱۳

عشق وہ ہی کہ سبکبار جو کرتا ہے گذر
چرخ مین آتا ہی چکی کی طرح چکر
کس بگولی کو بیابان مین نہین ہی چکر
کون گرداب ہی دریا مین کہ پھرتا نہین سر

نقطے کو حلقۂ پرکار بنا دیتا ہے
قطب کو کوکب سیار بنا دیتا ہے

۱۴

یہ وہ ہی تیر کہ سینے سے گذر جاتا ہی
یہ وہ خنجر ہی کہ تا ناف اتر جاتا ہے
پاون رکھتا ہی جو اس راہ مین سر جاتا ہے
آنکھ کھلتے ہی یہان از خود رفتہ جاتا ہے

سرفرازون کو بھی سرسام ہی سر ہوتی ہین
عاقل اس بھاڑ مین ان کیطرح بہتی ہین

۱۵

کہین آنکھون ہی لہو ہو کی بہا کرتا ہے
داغ بنکر کہین سینے مین جلا کرتا ہے
پھول ہوکر کہین یہ خندہ ہنسا کرتا ہے
رنگ بنکر کبھی چہرے ہی اڑا کرتا ہے

لب فریاد کہین نالۂ جانکاہ کہین
اُف کہین درد کہین اشک کہین آہ کہین

۱۶

ہی کہین وہی خراش کہین لب پہ فغان
کہین اوہٹ ہی یہ کہین دل پہ انسی ہی ہوان
کہین خارش ہی کہین نشتر ہی کہین تاب و توان

بیقراری ہی کہیں یہ کہیں بیتابی ہی
دل مضطر میں تڑپ آنکھوں میں بیخوابی ہی

کبھی بیزار کبھی بیحد ہی گستاخ کبھی
ہی کبھی خضر کبھی غول بیابان کی لی
کبھی پگڑی کبھی نشتر ہی گریبان کی لی
کبھی بخیہ ہی کبھی چاک گریبان کی لی

چشم امید کبھی ہی نگہ یاس کبھی
مردم دیدہ کبھی سودۂ الماس کبھی

الغرض عشق کی یہ رنگ ہیں بیحد و شمار
شرط ہی شرط ہی عاشق کی لیی صبر و قرار
ایک مژہ سی کبھی پیچ ہوں خاطر کو ہزار
سر تہ تیغ جھکائے جو ہو قاتل سی ذو چار

آشنا غیر سی بیگانہ بد و خوب سی ہو
یار داں باہر نہ رہ مرضی محبوب سی ہو

وہ تماشائی نمایاں ہو جو خورشید سحر
پردۂ دل ہو کتان وقت تماشائی مس
فاختہ ہو طرف سرو جو ہو جای گذر

جلوۂ حسن ہی دیکھی کی دیوانہ بنے
شمع روشن ہو سر شام تو پروانہ بنے

وہ رہ شوق سلیقہ جو بشر رکھتا ہو
وہی دل اپنا وہ کسیکو جو جگر رکھتا ہو
طرز الفت سی ادا نت سی خبر رکھتا ہو
طالب جلوۂ دیدار نظر رکھتا ہو

ہمکنار شیدا ہو جو اپنا اوہی شیدا نکری
عشق کا نام نہ لے ربط کا، عشق نکری

۵۲۱
یون چلے راہ طبیعت مین جو پیدا ہوجاے
بے تکلف دل محبوب گھر اپنا ہوجاے
غرق یہ بحر تصور مین سراپا ہوجاے
وسعت ظرف سی قطرہ تو دریا ہوجاے

دل جلی آہ مگر صاحب تاثیر کرے
آپ دیوانہ ہو خورشید کو تسخیر کرے

۵۲۲
کہیے وہ نالہ جو ہو سرو گلستان اثر
ٹپکے وہ اشک کہ جس سی کوئی حاصل ہو ثمر
ناک اوڑجاے اودھر دل جو مکدر ہو ادھر
چاک ہوجاے گریبان تو ٹکڑی ہو جگر

جسپہ قربان ہو وہی گرد پھرے پیار کرے
آپ نقطہ ہو اوسی حلقہ پرگار کرے

۵۲۳
تنگ ہو مثل دہن غنچہ وہ کیا ممکن
مثل زلف آئی جبین پر شکن کیا ممکن
رنگ پر آکے ہو بیرنگ چمن کیا ممکن
دام مین پھنسکے نکلجاے ہرن کیا ممکن

جسکا ناظر ہو پسند آئین نظاری اوسکو
ہو پڑا جن بھی تو شیشے مین اتاری اوسکو

۵۲۴
جذبۂ شوق سی ہو یار پرے رو تسخیر
زینت حلقۂ آغوش رہے تا بہ نصیر
دل تپیدے وہ دم گرم دکھاے تاثیر
دام مین جسکے ہو وہ دام مین اپنی ہو اسیر

ہو جو معشوق وہے عاشق زار اپنا ہو
صید جسکا ہو وہی صیاد شکار اپنا ہو

۵۲۵
جان دینی کو تو دیتی ہین ہزارون جانباز
ربط کا ایک کو معلوم نہین پر انداز
سوز رکھتے ہین فقط یاد نہین صوت ساز
رمز دانی ہی ادا کے نہ ادا فہمی ناز

خون دل ہی پی ساقی سے گلفام کہان
چشم تر صورت ساغر ہی مگر جام کہان

۲۵ گرچہ توضیح اشارات و شفا مشکل ہی — ناز کا شرح و بیان اوس سے سوا مشکل ہی
سہل ہی فہم کتب فہم ادا مشکل ہی — کیا معمای دہن نام خدا مشکل ہی

کیسا مصرع قد سرو ون ہی کوئی کہا جانے
بیت ابرو کا جو مضمون ہی کوئے کیا جانے

۲۶ ہمسے پوچھو کہ ہین ہم میکش میخانۂ عشق — اپنی مٹی مین ہی شامل گل پیمانۂ عشق
سیکڑون یاد مین گذری ہوئی افسانۂ عشق — دیکھیے ہین بوقلمون جلوہ ستانۂ عشق

ساری حالات جہان پیش نظر رکھتے ہین
جام جم دل ہی زمانی کی خبر رکھتے ہین

۲۷ داغ دل ہی صفت مہر سلیمان اپنا — جو پریرو ہے وہی تابع فرمان اپنا
ہین وہ بلبل کہ گل اپنا ہی گلستان اپنا — حورین اپنی ہین جنان اپنا ہی ضوان اپنا

دون کی ہم جو یہ لیتے ہین بجا لیتے ہین
چار باتون مین فرشتون کو لگا لیتے ہین

۲۸ سینۂ چاک جو دکھلائین کبھی گل کیطرح — نالی کرنی لگین گل باغ مین بلبل کیطرح
حال اپنا جو پریشان ہو سنبل کی طرح — خورد و آئین ابھی پیچ مین کاکل کی طرح

خاختہ ہون تو نیا عشق ہم ایجاد کرین
سرو بندہ ہو جو ہو بادی آزاد کرین

۳۰ نوشنو کرتی ہین اک سانحہ تازہ بیان — جسکے رنگینیٔ مضمون سی ہی گلبرگ زبان
ایک معشوق ملا شہر خرام آفت جان — جسکے جلوے کی ہین مشتاق تمام اہل جہان

بال کھولی جو نظر وہ سہ کامل آیا
کچھہ نسو سجھا ہین آندہی کی طرح دل آیا

۳۱ رنگ وحشت کا جمانی لگی عارض کی بہار — چشم بیمار کے الفت مین ہوا دل بیمار
خال مشکین پہ ہوئی مردمک چشم نثار — طائر ہوش کیا دام مین گیسو نی شکار

نہ فقط تیر ہے مژگان کا جگر سے گذرا
تیغ ابرو کا بہی پانی مری سر سے گذرا

۳۲ آہ اوس شوخ کا قسمت نی کیا عاشق زار — ایک جا جسکو نہین برق کی مانند قرار
آئی جب گرم مزاجی پہ وہ خورشید عذار — پہونک دی پنبۂ افلاک کو بہی تنکی شرار

نہین ممکن کہ سکون ہو اوسی اک آن کہین
دل کہین وہ بیان کہین آنکہ کہین کان کہین

۳۳ منہ سی نکلی وہی مرغوب ہوئی اوسکو جو بات — رات ہی دن کو کہا دن کو کہا اوسنی جو رات
زہر نی مرضی معشوق رہا قند و نبات — نکہا یار نی جبتک نہ پیا آب حیات

تہا طبیعت کو طبیعت کا زبس میل پسند
ہم بہی کہیلے وہی اوسنی جو کیا کہیل پسند

۳۴ بی کہی ہاتہہ لگایا نہ کبہے بازو کو — جب تلک اون نہ پایا نہ چہوا گیسو کو
دیکہتے ہی ہی اوس چشم کو اوس ابرو کو — نیند آئی جو کہے تکیہ کیا زانو کو

باندھی خدمت پہ کمر کار حریفانہ کیا
مہندی ماتھون مین ملی گیسوون مین شانہ کیا

۳۵

کرلیا بستۂ گلدام محبت اوسکو
ہر طرح سے ہوئی منظور اطاعت اوسکو
سے بھی بڑھکے ہماری ہوئی غربت اوسکو
دل لگا ملنے لگی وصل مین لذت اوسکو

ہوگئی شام تو وصلت کا سر انجام کیا
عیش مین رات کٹی صبح کو حمام کیا

۳۶

چرخ ظالم کو شب عیش نہ آئی پسند
قطع کردی ہمین پونہچا کی لب بام کمند
عرض کی اونسی کسینی رہے اقبال بلند
ہی خبر شرط خبردار ہو غفلت نہ پسند

کچھہ رقابت کا یہان طور نظر آتا ہے
پردی پردی مین کوئی اور نظر آتا ہے

۳۷

تم سمجھتے ہو جسے شیفتہ و عاشق زار
وہ کسے اور پہ ہین لاکھہ دل جان سے نثار
واہ جی واہ ہی کس طرح کے دنیا مکار
دل مین کچھہ بات ہے کچھہ اور زبان پر گفتار

بندہ چکا صاف دورنگی کا سمان دیکھو تو
کھولکر آنکھ ذرا رنگ جہان دیکھو تو

۳۸

تم پہ ثابت نہین یہ رنگ کی انداز ابھی
بند ہو جاؤ نہ بولو جو کہلے راز ابھی
عشق کیلیے تمہارا ابھی ہی اغاز ابھی
یہ پر و بال نہین قابل پرواز ابھی

کس طرف کی تہی کدہر کی ہی ہوا کیا جانو
شعبدی شعبدہ بازون کی بھلا کیا جانو

۳۹
غیر سی چھپکے جدا تمسی جدا ملتے ہین
ایسے لوگون سے کوئی اہل وفا ملتی ہین
کیسے الفت کی مری نام خدا ملتے ہین
جانے دو پوچھنے والے نہین کیا ملتی ہین

بیوفاؤن سی عبث قصد وفا کرتے ہو
گئے گذری نہین تم ایسے یہ کیا کرتے ہو

۴۰
منہ پہ کہنا کہ ہین سو جان سی قربان نثار
پیٹھ پیچھے نہ وہ باتین نہ وہ الفت نہ وہ پیار
دل مین اخلاص نہ آنکھون مین مروت نہ ہار
نہ پورا یہ قسم کھاکے کرین قول ہزار

جال باندھا ہی نکالی ہی پھنسانی کیطرح
رنگ ہر دم یہ بدلتی ہین زمانی کیطرح

۴۱
تمسے ہر روز یہ چھپ چھپ کی کہین جاتی ہین
کوچہ گرد اور ہی کوچہ انہین دکھلاتی ہین
ڈولیان بھیجتی ہین خانگیان لاتی ہین
دوپہر رات گئی اور حسین آتے ہین

نیت اور ون کیطرف بھید چھپانا تمسے
روز ہی نافلۂ شب کا بہانا تم سے

۴۲
یہ خبر سنتے ہی آیا اونہین غصہ ایسا
دفعتہً آگ بگولا ہوی جن سر چڑہا
دل پہ لا انکہین پھیرین وہان مرا کچھ نہ رہا
نکیا اسکو بھی تحقیق کہ یہ بات ہی کیا

بنکے بگڑی نہ رہا لطف نہ وہ پیار اونکا
ایسے روٹھی کہ منانا ہوا دشوار اونکا

۴۳
دل سی نفرت ہوئی الفت کی مٹائی صورت
پڑگئی آنکھ تو ہاتھون سی چھپائی صورت
بنگئی جان پہ بگڑی نظر آئی صورت
رفتہ رفتہ حد اوت نے دکھائی صورت

تیز ہر دم یہ زبان تھی کہ لگاتے تھی چھرے
مجکو پاتی تھی اگر وہ تو بناتے تھی چھرے

۴۴

بارہا دیکھکے موقع یہ کیے منتے سخن
کای دغاباز جفاپیشہ مروت دشمن
غیر جو جھوٹ کہی راست اوسمین نہ ظن
ہم جو سچ بھی کہین وہ جھوٹ ہو کیون مشفق من

حال عاشق کبھی خاطر مین نلانا کیسا
سنکے اس کان سی اوس کان اوڑانا کیسا

۴۵

گل رخسار مین کچھہ بو ہی محبت نرہی
مشک گیسو مین ذرا نکہت الفت نرہے
اب یہ کیا ہی کہ جو اگلی سی عنایت نرہے
ہیروت ہوئی آنکھون مین مروت نرہے

کب نہ دیکھا ہین کب حال ہمارا نہ سنا
کوکر ہوگئے اب ایسے کہ دیکھا نہ سنا

۴۶

لاکھہ کہتی ہین کسی بات کا کچھہ دھیان نہین
کبھی برسون کی ملاقات کا کچھہ دھیان نہین
کیا ہوا ربط وہ دن رات کا کچھہ دھیان نہین
چپ ہو تم حرف و حکایات کا کچھہ دھیان نہین

روز رنجش کی ہین انداز نرالے ہمسے
نہین ملنی کے تمہین چاہنے والے ہمسے

۴۷

لاکھہ منت سی کہا عرض پذیر اکبر تھے
سر مین نخوت کی ہوا عرض پذیر اکبر تھے
دل مین ظالم کے دغا عرض پذیر اکبر تھے
تیز شمشیر جفا عرض پذیر اکبر تھے

مشورہ شوق کا دل سی کہ ہی منت کی جگہ
غیرت عشق پکاری کہ ہی غیرت کی جگہ

۴۸
ہو جو گمراہ اوسے راہ پہ لانا ہی شرط
چاہ اب کیسی کنوین اوسکو جھکانا ہی شرط
بات بگڑی تو بتدریج بنانا ہی شرط
ڈالکر بوجھ سر کبر جھکانا ہی شرط

سرکشی پر ہے اسے شرک سے پامال کرو
جوڑی ہاتھون کو پڑے پانون اوسکے جا کر

۴۹
اشناؤن سی کہا حال تو سب نے یہ کہا
خوبصورت ہین بہت ایک تو موقوف ہی کیا
دل کو یہ بات گوارا نہوئی پر اصلا
کہ سوا اوسکے نتھی دل مین کسی غیر کی جا

یار تو ہمسے خفا غیر سے اکراہ ہمین
دوہری مشکل ہوئی سوجھتی کوئی راہ نہین

۵۰
ناگہان دل نی یہ تدبیر نئی تبلائی
ہمنے اک چین سی تصویر حسین منگوائی
ہمہ تن خوب سراپا مین عجب زیبائی
طرفہ رعنا کہ خدا اوسپہ ہو خود رعنائی

کونسی شان نتھی اوس سے جو نمودار نتھی
بیدہانی سی مگر طاقت گفتار نتھے

۵۱
کان وہ جو نہ غریبونکی سنین نالہ و آہ
آنکھین ایسی نکرین جو کبھی عاشق پہ نگاہ
لاکہ کہیی وہ دہن ہو نہ سخن سے آگاہ
کوئی آئے وہ زبان سی نکہی بسم اللہ

تہا دہن تنگ نتھی قوت تقریر اوسکو
بیزبانی سی کہا چاہیے تصویر اوسکو

۵۲
مینے آراستہ اک گھر کیا ایک مکان
فرش پر دی تہی زر افشان و منقش ایوان
کرسی زر پہ بٹھایا اوہی باشوکت و شان
دست بستہ جو خواصین تہین تو در پر دربان

زیور روز رسی چمک مین تہی زری کیصورت
اوڑ چلی اور جواہر سے پرے کی صورت

۵۵۳

واہ کیا زیب بر و دوش تہی بہاری پوشنا
حور دیکھے تو گریبان کرے صبر کا چاک
عالم نور تجلے سے ہوا عرصۂ خاک
گرد پھر کر ہوئی قربان نجوم افلاک

چشم عالم کو زمین پر نظر آئی زہرہ
بلکہ خود بہر تماشا اوتر آئے زہرہ

۵۵۴

وہ جو کافر تھا اوسی نامہ کیا یون تحریر
شکر صد شکر کہ اللہ ہمارا ہے قدیر
بعد مدت کے موافق ہوئی اپنی تقدیر
ملگیا تمسی بہی بہتر صنم مہر نظیر

کیا ہوا تمنے اگر حال ہمارا نہ سنا
ہی خدا سامع اصوات سنایا نہ سنا

۵۵۵

سرکشی بندۂ عاجز کو بہت بیجا ہی
اک کف خاک ہے انسان کو رتبہ کیا ہے
ایک کا ایک ہی سرکوب کہ یہ دنیا ہی
ہی جو فرعون یہان اوسکی لیی موسی ہی

کبر کس کس کی لیے باعث تذلیل ہوا
مورد لعن تکبر سی عزازیل ہوا

۵۵۶

ایسے گمراہ ہوئے تم کہ چلے راہ غلط
نگہ مہر حقیقت مین تہی اسی ماہ غلط
ساری الفت تہی غلط پیار غلط چاہ غلط
ہم جو سمجہے تہی وہ مضمون تہا واللہ غلط

پہیر لین آنکہین یہ انداز وفا کا ہے کو ہی
بی نمک ہو تمہین الفت کا مزا کیا ہے کو ہی

۵۷

پیش ازین ہمسے جو صورت تھی وہ صورت ہی نہین
جو طبیعت تھی تمہاری وہ طبیعت ہی نہین

کچھہ کا کچھہ رنگ ہی ہے بوی محبت ہی نہین
تیز پڑتی ہی نظر پر چشم مروت ہی نہین

ساری پوری ہوئے ارمان خدا حافظ ہی
ایسے چاہت، کی یہی ہے تو بان خدا حافظ ہی

۵۸

آشنا بھی جامی سی باھر کوئی ہو جاتا ہے
سینہ صافون سی مکدر کوئی ہو جاتا ہے

آشنا ہو کے ستمگر کوئی ہو جاتا ہی
دیکھو آیینے سے پتھر کوئی ہو جاتا ہے

غم نہین تمنے جو نظرون سی گرایا ہمکو
اہل انصاف نی آنکھون پہ بٹہایا ہمکو

۵۹

وہ حسین فضل الہی سے ہی فرمانبردار
جسپہ حورون کو بھی عشق آتے ہین یان ہین نثار

ایسی ہی گلشن آفاق مین ہین گل رخسار
رنگ پر حسن ہی جوبن پہ جوانی کی بہار

دھوم ہر شہر مین ہی شعر ہین بازارون مین
ہی مہ مصر ہے ایک اوسکی خریدارون مین

۶۰

طول ہو گا جو سراپا کا یہان ہو مذکور
مختصر یہ کہ سراپا وہ اللہ کا نور

دعوی حسن کری اوس سی جو تو کیا مقدور
کرم شب تاب نہ چمکے مہ تابان کے حضور

شمع کا گل ہو مقابل گل شاداب سے کیا
نسبت ذرہ ہی خورشید جہانتاب سے کیا

۶۱

ہو پریشان اگر زلف پریشان دیکھے
سخت حیران ہو جو وہ نرگس فتان دیکھے

دل جلی آتش عارض جو فروزان دیکھے
کنوین جھانکی جو کہے چاہ زنخدان دیکھے

دیکھکر موی مژہ جان پہ تیرے بچجائے
سینہ غربال ہو غیرت سی کلیجا چھنجائے

۶۲

گر میان دیکھے جو اوسکے تو دم سرد بھرے
جیت اوس گل کی ہو بازی تری طرح ہرے
صاف وہ گوہر دندان مین جو نظارہ کری
کہا کی ہیرا ابھی فیروزے کی مانند مرے

جھوٹی موتی کیطرح قدر رہے گیا تیرے
آبرو خاک مین ملجای سراپا تیرے

۶۳

سامنا حسن مین اوس سی ہی بڑی نادانے
ساری آفاق مین کوئی نہ جسکا ثانے
عرق آلود دکھائی وہ اگر پیشانے
شمع سوزان کیطرح دل ہو پگھلکر پانے

زیست مشکل ہو تلاطم مین سفینہ آئے
غرق ہو ڈوب مرے تو یہ پسینا آئے

۶۴

ہی وہ خارتگر ہوش و خرد و عزت و جاہ
سیکڑون کشور دل جسنے کیے زیر و تباہ
تو مقابل ہو یہ بیقدر و رعیاذاً باللہ
حملہ آور ہو جو وہ کھینچکے شمشیر نگاہ

سامنا کرنیکے مثل کمان رخ پھر جائے
شکر عشوہ و انداز و ادا مین گھر جائے

۶۵

تیر پر تیر جو پلکون کے لگائے تجکو
سینہ زخمون سی چھلنی تو وہ بنائی تجکو
تیغ ابرو کے بھی جوہر وہ دکھائی تجکو
سر نگون پانون پہ ہو کچھ نہ بن آئی تجکو

وار پر وار و دستی وہ دم جنگ کری
ایک تیری نہ چلی وہ تجھی چورنگ کری

۶۶ بند ہوا وس ہی جو تو حرف حکایات کیے
بات نکلی نہ تری منہ سے ہی جو وہ بات کیے
گھات تیری نہ چلی تجھ سے اگر گھات کیے
ایک ہی چال مین بازے تو ہزار مات کیے

ماہ نخشب مہ کامل کوئی ہو سکتا ہے
چاند سورج کی مقابل کوئی ہو سکتا ہے

۶۷ حسن مین اوسکے برابر ہی نہ خورشید سپہر
ہی عجب حسن خداداد کہ اللہ اللہ
پاس ہی جب سے وہ محبوب نہین اور کی جا
اوسکے ہوتی کوئی اب عیب پڑتی ہی نگاہ

کسے معشوق کی اب دل کو تمنا نہ رہی
اوسپہ پروانہ ہوا دل ترے پروا نہ رہی

۶۸ دیکھلے نکہت سے اگر جو نہوں کو یقین
پر بشرطیکہ رہی تاب غش آئے نہ کہین
معرکہ گرم ہے آنا ہی تو آ دیر نہین
ترک غمزہ ہے وہان کھینچی ہوئی خنجر کین

امتحان کا ہی یہی وقت نیا سامان ہے
یہی میدان ہی یہی گو ہی یہی چوگان ہے

۶۹ یہ جو مکتوب پڑھا اوسنے تو غصہ آیا
موی تن راست ہوئے لال ہوا تن سارا
پہاڑ کر خط کہا قاصد ہی کہ چل مین آیا
دیکھنا سچ ہی جو یہ کیسے قیامت لایا

کیا کوئی آیینہ رو گیسو دن والا ہوگا
موکشان گھر ہی اسیوقت نکالا ہوگا

۷۰ پھر سے بدلی کیا آراستہ تن پر یو
ہاتھہ مین لیکے علی بند کہا یا حیدر
شانہ بالون مین کیا یہ سخن آیا لب پر
فتح پیچ آج ہے چوٹی کا شان نظر

جنگ کی گھات دوپٹے سے نمودار ہوئے
جھانکی گھونگھٹ کے نئی طور سے تیار ہوئے

۷۱
کھنچ گئی ابرو پر خم کی سر دست کمان — سینہ اوبھرا ستاستان کی ہوئی سیر سبان
ترک غمزہ کو ستمگر نی دیا فرمان — ہان مری شیر گوہی یہی ہی چوگان

کچھہ فرنگی بہی ہوئی جنگ کو تیار بزن
لیس چارون صف مژگان سنی ہوئی چار بزن

۷۲
عجب انداز سی وہ عمر بدہ پردار چلا — کبک کی صید کو گویا کوئی شہباز چلا
ساتہ انداز چلا عشوہ و چلا ناز چلا — مثل طاؤس چمن غمزہ طناز چلا

انکہین کہتی تہین کہ کیا بات ہے دشمن کی شکست
پلکین کہتی تہین بہت سہل ہی پلٹن کی شکست

۷۳
نبرآنی کی ہوئی مینے کہا آنے دو — آپ ہی روکینگے دربان سزا پانے دو
ہمنشینون سی کہا منکے اوسی کہانی دو — تم یہین بیٹہے رہو سب مجہے اوٹہانی دو

دور سی دیکہی قدم تک نہ بڑہانے پائے
پاس تصویر کی آئے تو نہ آنے پائے

۷۴
دفعتہ دہوم ہوئی در پہ سوار سے آئی — شور گلشن مین اوٹہا بادبہاری آئے
گل کہلا تازہ اوبرسنے کی جو بار سی آئے — مٹ گیا جاہ و حشم ذلت و خواری آئے

بڑہکی دربان نی کہا بس قدم آگی نہ بڑہے
روکیی روکیی جاہ و حشم آگے نہ بڑہے

۵۵
بولے کچہ لوگ کہ ہان ہان نکرو ترک ادب
نی طلب آئی نہو نگی یہ کبہے ہو گے طلب
صحن تک آیا تو دیکھا کہ ہے انبوہ عجب
جاہ و حشمت کا جو سامان تہا یہی سب

کرسی زریں پہ مکین شاہد عنا دیکھا
شان اللہ کے قدرت کا تماشا دیکھا

۵۶
غیرت آئی نہ رہی تاب ہوا رنج کمال
چین ماتھی پہ پڑی چہرہ ہوا غیظ سے لال
بڑہ چلا تا او سے کرسی سی گرائی فی الحال
تہا جو انبوہ بڑہا پاس تک آنا تہا محال

تہی خواصون کی جو استادہ بہ دستور پرے
سبنے للکار تہا ئی کہ الگ دور پرے

۵۷
دور سی دیکھلیا پاس نہ آنے پایا
گہٹ گیا جب قدم آگی نہ بڑہانی پایا
جہک گیا سر نہ سر فرست نہ اوٹھانی پایا
نخل نخوت کا پہل اوس ماہ تقانی پایا

لتی ذلت نی لیی جامۂ زیبائے کی
حوصلے پست ہوئے انجمن آرائی کی

۵۸
غرض یکیکی یہ رنگ و نکلا باہر
چل دیا عشوہ و انداز و ادا کا لشکر
لیان سبنے بجائین کہ بجا طبل ظفر
ذلت فاش ہوئے ٹکڑے ہوا غم سی جگر

ہتک حرمت ہوئی جسوقت رہا کیا باقی
منہ دکہانی کے نہ ظالم کو رہی جا باقی

۵۹
کار بہت ہو کی پریشان غمگین
ایک گوشی مین ہوا سب سے وہ تسپوہ مکین
رف چشم نی دامن مین بہری در ثمین
گل پہ شبنم کہ عرق شرم سی ہا لای جبین

لعل لب غیظ سی هر دم دُرِ دندان کی تلی
هاته شاخ گل ترسیب زنخدان کی تلی

۸۰ مجکو پونهچی یه خبر لوهوئی ذلت اونکو
دل بیٹهها که نهین اونهی کی طاقت اونکو
ایسے جیسے که گوارا هوئی عزلت اونکو
کهین افیون کهالین که هی غیرت اونکو

سر بزانو هین برابر نیچ هی جی کهوتے هین
منه پہ پله لیے افسوس مین هین روتے هین

۸۱ دونون آنکهین هین تر سکین نهین ایک گهڑی
ایک سانون کی جهڑی ایک هی دونکی جهڑی
رشتهٔ اشک مسلسل هی که موتی کی لڑی
دُری افشان کی هین یا خاک هی اونمین پڑی

چشم نمناک سی تر بکهری کوئی کب ساغر
ڈبڈبائی هوئی آنکهین هین لبالب ساغر

۸۲ سرخ هر آنکه لهوسی هی رخ زرد کی ساته
زعفران پهولی هی گویا که گل ورد کی ساته
منه سے هر بار نکل جاتی هی اف درد کی ساته
نالهٔ گرم هین پیهم نفس سرد کی ساته

سر جهکائی هوئی هین شرم سے ابر کیطرح
چین پیشانی روشن هی گیسو کیطرح

۸۳ سنکے یه بات بهی ضبط کا یارا نه رها
دل جو بیتاب هوا اشک بهی دوڑ پڑا
جاکے گوشے مین گلی اوسکو لگاکر کیا کیا
میری پاس آئی تهی جانا تمهین او گهر مین نتها

تها وهی پاس مری پاس جو آئے هوتی
طعنه زن کس لیے پهر اپنی پرائے هوتی

۸۴

حق تو یہ بات ہے اول تو نہ آنا تمہین — اور جو آئی تھی تو اوس گھر مین نہ جانا تمہین
وہان گئی تھی تو ہمین پہلی بلانا تمہین — پوچھکر ہمسے سر فتنہ اوٹھانا تمہین

قدر گوہر کی جواہر کا شناسا جانے
ہم جو ہمراہ نہون تمکو کوئی کیا جانے

۸۵

اپنی ذلت کی ہوئی آپ تمہ اسد خود ارمان — بی طلب ہوتا ہی کوئی کسی گھر مین مہمان
تن تنہا تو کیا جنگ کا تمنی سامان — اس پہ پھر فتح کی امید غلط تھا یہ گمان

چھیڑتی تم اوسے وہ پاس تمہارا کرتا
اپنی ذلت کوئی کاہے کو گوارا کرتا

۸۶

خیر آئی ہو تو جانی دو سر فتنہ و شر — جشن مین بیٹھو ہنسو بولو سنو نغمہ تر
زلف کیطرح عبث حال کیا ہی ابتر — بدشگونی نکرو رونہ شادی کا ہی گھر

کوئی جاتا ہی جہان فتنہ بپا کرتا ہے
گھر مین شادی کی کوئے آہ و بکا کرتا ہے

۸۷

سنکے یہ بات دیا اوسنے یہ گرمی سی جواب — بدشگونی کو تری آگ لگے خانہ خراب
نوج مین جشن مین بیٹھون کہ کلیجا ہی کباب — چھیڑ اتنک ہے وہی شرم ہی تجکو ارے جناب

ہمکو یہ رنج تری ہمسے یہ گماتین اتنک
نوکر نشتر ہین رگ جان کو یہ باتین اتنک

۸۸

طنز آمیز سخن خوب سمجھتے ہین ہم — ہین اشاری سی ترے ہمپہ سب جور و ستم
اپنا گھر جانکے رکھا تھا اوہر ہمسنی قدم — یہ سمجھے تھی کہ ہونگے یہ ہمین رنج و الم

یک بیک آتی ہی برگشتہ زمانہ ہوگا
خانہ عیش ہمین تعزیہ خانہ ہوگا

۷۹

الحذر الحذر کی تمنے لیاقت پیدا
کہ محبت مین ہوئی بوسے عذاب ایسا پیدا
رنگ باتون مین ہی رنجش کا نیا پیدا
دل کی آئینے نے کی گرد کدورت پیدا

ہم تو ناشاد ہون تم شاد خدا کی قدرت
ہم ہون برباد تم آباد خدا کی قدرت

۹۰

مینے دیکھا غضب آیا کہ وہ مگر ٹے بیدرد
ایسے بپھرے ہوئے کو کون سنبھالی یارب
عذر اگر کیجے تو در پیش سنی گا کوئی کب
غیر انکار نہ سوجھے کوئے راہ مطلب

پانون کو ہاتھ لگا کر یہ کہا خیر تو ہے
جان نثارون سی یہ بے رخی ہو خطا خیر تو ہے

۹۲

واہ کیا رنگ کماتی ہین ہمین طالع شوم
تہمتین ہونے لگین جب ہی ہمارا مقسوم
ٹھہرین مدعا جو ہون دل سی ہمیشہ محکوم
کٹکنے ایسے کسے اور کو ہونگی معلوم

بدگمانی ہی جب صدق ہین جان ایمان ہم
کج ادائی نگر و سیدھی مسلمان ہین ہم

۹۶

کہدیہ بات کہا دوست نے کہ یہ دل یہ جگر
میرے نزدیک ہی یہ غدر گنہ سی بدتر
دمبدم چور کو ترغیب کہ ہان چوری کر
سادہ سی جا کے یہ کہنا تجھی لازم ہی خبر

کیا دلیری ہی ڈھٹائی کی یہ معنے صاحب
واہ دیدی کی صفائی کی یہ معنے صاحب

۹۹۳

اب نمانینگے نمانینگے تمھارا کہنا
کہیے اس قول ہی پھرجائین تو جھوٹا کہنا
سیکھ آئے ہو کہو کس سی تیغا کہنا
خوب بی پر کی اوڑاتے ہو اجی کیا کہنا

ایسے گھاتین تو بتا دیتے ہین ہم اوزنکو
جایئے جایئے بس دیجیے دم اورون کو

۹۹۴

آینہ لیکے ذرا دیکھو تو اپنے صورت
اسی منہ پر ہی تمہین دعوی مہر و الفت
ہوگے معشوق کی عاشق کو گوارا دولت
بس چلو جاؤ ہٹو دور نہو نفرت نفرت

اب نہ کہلواؤ زبان بات کی قابل نہین تم
سچ تو یہ ہے کہ ملاقات کی قابل نہین تم

۹۹۵

تھا گلے دہیان کہ ظلم یہ طغیان ہوگا
ویسے جو دوست تھا وہ جان کا خواہان ہوگا
خیر اب کا بھی اسکو اس رنج کا سامان ہوگا
ہم نہ ہونگی نہ یہ احوال پریشان ہوگا

خیر جو تمنے کیا خوب کیا جانے دو
ہم بھی جاتے ہین سو ملک اپنا جانے دو

۹۹۶

ایسے جینے سے تو ہر طرح ہی مرنا بہتر
آبرو جب نہین دنیا سے گذرنا بہتر
دوستے دشمن جانی سے نکرنا بہتر
یا نون ملک عدم آباد مین رہنا بہتر

اب کہان تم رہت خلش ہمسی ہی بیشک تمکو
ہم تو رخصت ہوئی لو جشن مبارک تمکو

۹۹۷

زیست منظور نہین ہر ہی کہاتی ہین ہم
ابھی بازار سی افیون منگاتی ہین ہم
اب نہین آنی کی اوس شہر مین جاتی ہین ہم
جان کو قید مصیبت سی چھڑاتی ہین ہم

ہوکے آباد جو برباد کروگے ہمکو
یاد رکھو کہ بہت یاد کروگے ہمکو

۵۵
کلمے یاس کی اوسنے جو زبان سی یہ کہے
متصل نرگس بیمار سے آنسو بہے
کیا کہون صدمی جو میرے دل مضطر نے سہی
ہوش میری نہ بجا جوش محبت سے رہی

جوڑکر ہاتھ کہا سینے پہ کیا کہتی ہو
لہر کیا آئی جو دریا کیطرح بہتے ہو

۵۶
ایسے باتین تو زبان سے نہ نکالو للہ
سایہ حیدر کارہی تمکو پیمبر کے پناہ
دشمنون کو نہ دیا رب کوئی صدمہ جانکاہ
جو برا چاہے تمہارا وہ ہو برباد و تباہ

گرچہ ظلم و ستم و جور کے ماری ہین ہم
خیر خواہ اب بھی بہر طور تمہاری ہین ہم

۵۷
لو کہے دیتے ہین اب صاف نہین ہین خلاف
کسکے تقصیر ہی اس بات مین تقصیر معاف
کہیے غور ذرا کھول کے چشم انصاف
کردیا کسکے کدورت نے مکدر دل صاف

دل کیا کسنے یہ بھورا یہ پیش کسکی ہے
کسنے بوئے ہین یہ کانٹی یہ خلش کسکی ہے

۵۸
یہ خفی کی جو بہت تمنے ہوئی ہم مجبور
پاس تمنی نکیا ہم سے ہوئے پاس ہی دور
کسکے تقصیر ہی سوچین تو ذرا دل مین حضور
دل شکستہ جو نکرتے تو نہ پڑتا یہ قصور

کسکے جانب ہی اٹھا فتنہ شر کسکا ہی
تمہین منصف ہو بگاڑا ہو گھر کسکا ہی

اسقدر ۱۰۱ھ تمنے ستایا کہ رہی دل کو نہ تاب — ہو کی مجبور دیا دل کی ستانے کا جواب
پر حیا چاہیے تمکو بھی جو ہی ہمکو عجب — ناز بردار کو کیا عذر ہر انکھون پہ عتاب

اب بھی خواہان رضا تابع احکام ہین ہم
بیچ لو عذر نہین بندۂ بیدام ہین ہم

۱۰۲ھ

میری باتون سی ہوئی کچھ اونسی تسکین حاصل — گرچہ ظاہر مین غضبناک مگر دل مین خجسل
صلح کرنے پہ طبیعت ہوئی اوسکی مائل — کمینہ کر اک نفس سر بصد خواہش دل

التجا سی یہ کیا کیجیے تقصیر معاف
سچ ہی میری ہی خطا کیجیے تقصیر معاف

۱۰۳ھ

آخر انسان ہین ہم انسان سی خطا ہوتی ہی — کوئی بیجا تو کوئی بات بجا ہوتی ہی
جانے بھی دو خفگی جان ہوا ہوتے ہی — اہل ہمت ہی سے امید عطا ہوتے ہی

سخت شرمندہ ہین ہم اب پشیمان کرو
جو ہوا ہمسے ہوا اپنی طرف دھیان کرو

۱۰۴ھ

اب قدم راہ اطاعت سی نہونگی باہر — آسمان پھٹکے گری سر پہ اوٹھاؤ جو مین سر
نہ سنے اب جو سخن آپکا وہ گوش ہو کر — آنکھین پھوٹین جو پھری آپکی جانب سی نظر

بی تمہاری چمنستان ہو تو جنگل ہو جاے
پاون اس راہ سے باہر جو پڑے شل ہو جاے

۱۰۵ھ

خاطر اک بات مین ہی آپکو میری بھی ضرور — باغ سرسبز رہی سبزۂ بیگانہ ہو دور
یہ اشارہ جو کیا اوسنے کہا مینے حضور — سب طرح کا تمہین اللہ دی بخشا ہی شعور

آدمی وہ نہین جسکو کہ نہو بات کا پاس
لازم انسان کو ہی انسان کی ملاقات کا پاس

بند ۱۰
ہمسے ہو لاکہ ہی انصاف سی یہ بات بعید
اک ملاقات قدیم ایک ملاقات جدید
بدر کے سامنی کب ہی سہ نو قابل دید
رشتۂ الفت دیرینہ کی ہو قطع و برید

بھر تی ہون چاہ کا برسون سی جرم کوئی نہون
غیر سیراب می وحیران ہم کو نہ کیجئے نہون

بند ۱۱
مرجھکا کر یہ کیا مینے تب و تبی اظہار
تم وہی ہو کہ کیے تمنے ہزارون اقرار
ایک پورا نکیا مجھکو دیی رنج ہزار
صدق کا نام نہین کذب ہے بالکل ہی مدار

رنج کیونکر نکرین شبہہ جو ہی خاطر کو
ہی یقین آپکے اقرار کا کس کافر کو

بند ۱۲
مقر جرم ہوا ہو کے پشیمان یہ کہا
درمیان آج تو بس ہے تمہاری ہی خدا
تھا من اقرار کے ہین میر عرب شیر خدا
اب جو پھر ہو دین احمد مختار سزا

بعد اقرار کیے اب جو ہوا نکار مجھے
ذوالفقار اسد اللہ کے ہو مار مجھے

بند ۱۳
درگہہ حضرت عباس تو ہی چار قدم
تم بہے ہمراہ چلو چلکی اوٹھالون مین علم
روبرو سجدہ نہین موجود ہون کہانے کو قسم
خوب نیت سی ہی آگاہ خدائے اکرم

ایسی قسمین کہین ہوتے ہین بہانی کی لیی
دل سی حاضر ہون مین قرآن اٹہانی کیلیے

۱۱۱

ہر طرح مستعد صلح جو اوسکو پایا
در گذر مینے بھی کی معصف سے منگوایا
ہاتھ رکھوا کے کہا خیر یقین اب آیا
تمنے معصف کی قسم کہائی مین ایمان لایا

پھر وہی ہم ہین وہی تم ہو وہی باتین ہین
وہی جلسے وہی ہر دم کے ملاقاتین ہین

۱۱۲

مہربان مجکو جو پایا وہ ہوا شاد کمال
رنگ رخ زرد جو تھا گل کیطرح ہو گیا لال
سر جھکا کر طرف قبلہ ہوا گرم مقال
تیری قدرت کی مین قربان خدائے متعال

بن پڑی بات ہوئی عقدہ کشائی میری
شکر صد شکر کہ امید بر آئی میرے

۱۱۳

ہاتھ گردن مین مری ڈالکے وہ لالہ عذار
بوسے لے لے کے لگا کہنے مین قربان نثار
جگمگا رنگ پھر آئی مری گلشن مین بہار
پر جو کھٹکا ہی ہوس ہی کہ نکلجای وہ خار

دل غم غیر ہی خالی کسے عنوان ہوجا
میزبان گھر مین رہی رخصت مہمان ہوجا

۱۱۴

سنکے مینے یہ کہا کون جلدی کی ہی بات
کیا قباحت ہی توقف ہو اگر آج کی رات
ناگوار اہوئی یہ بات وہ سمجھی اسی گھات
بولی رخصت ہی مناسب ہی کہ ہو جلد نجات

اب توقف کا سبب کیا یہ حکایت کیا ہی
جس سی ملنا نہین پھر اوسکی عنایت کیا ہی

۱۱۵

مینے اونسے یہ کہا خیر جو مرضی ہی یہی
جاؤ تم آپ وہان مینی اجازت تمہین دی
نقنے کی طرح اوٹھا پاس سے جلدی
جا کی اوس گھر مین کہ جس گھر مین جگہ تھی اوسکے

ہمکلامی کی لیے اوسکے برابر بیٹھا
دوسری کرسی زرپاس بچھا کر بیٹھا

۱۱۶

اسکو منظور نظر صورت آغاز کلام
پرسش حال اودہر سی نہ توجہ نہ سلام
اسنے پوچھا کہ بتاؤ تو مجھے اپنا نام
ہونہ ہی وہان بھی بات کا اعلی ہی مقام

اختلاط اسنے کیے باتون مین کیا کیا کہولا
بت بنا قفل دہن اوسنے نہ اصلا کہولا

۱۱۷

تنگ ہوکر یہ کہا اسنے کہ اسقدری غرور
ہمتو یہ خلق کرین بات نہو ہان منظور
حسن پر ناز ہی بیجا نہ پرے ہی یہ حور
آدمیت سی یہ نخوت یہ تکبر ہی دور

ہی یہ سارا ترے قدرت کا تماشا اسمیں
آدمی ایسے بھی آفاق مین ہین یا اللہ

۱۱۸

کہیے کہتا تہا سمجھ مین مری آتا نہین کچھ
وجہ کیا یہ بھی ہمیان مین لاتا نہین کچھ
پوچھتا ہو نہین بت حال بتاتا نہین کچھ
شکل انسان کی سوا مین اسی پاتا نہین کچھ

نہ سماعت نہ بصارت کا اسے یارا ہی
کور ہی کر ہے یہ کمبخت الہی کیا ہے

۱۱۹

خدمتی لوگ جو تہی اونسے یہ پوچھا آخر
تمہین احوال کہو مجھسے کچھ اسکا آخر
عرض کی سنیے غریب آپکی کیا ہی آخر
چھا گیا رعب ہوا زیست کا قصا آخر

دیکھکر آپ کو سکتے مین ہی حیران ہی
جان مین جان نہین قالب بیجان ہی یہ

۱۲۰ھ

سنکے یہ بات کہا غور سے کی جب کہ نگاہ
اسے لاحول ولا قوۃ الا باللہ

یہ تو تصویر ہے انداز خموشے ہی گواہ
غول کو خصہ جو سمجھی تو غلط ہوگئی راہ

صرف عیار نہین یہ تو فسونگر تھمرا
کہین بہروپ سی بہی روپ یہ بڑکر ٹھہرا

۱۲۱ھ

پھر کے آیا جو مری پاس وہان سی تو کہا
اور تو اور دیا ہمکو بہی تونی دہوکا

نقل کو اصل کیا سچ ہی ترا کیا کہنا
تو ہی عیار بڑا ہم ہوئے قائل بخدا

اس جگہ کچہ نہ چلے کہا گئے چکما تیرا
چلگیا خوبی تقدیر سی نقشہ تیرا

۱۲۲ھ

قہقہہ مار کی مینے یہ کہا بندہ نواز
ہون مین جانباز سمجہے نہ مجہی شعبدہ باز

اب سی مدنظر ہو نہ اگر آپ کو ساز
دل پریشان نہین یہان در تدبیر ہے باز

ہنسکے فرمایا کہ دشمن ہون پریشان تیرے
ہمتو سو جان سی ہین تابع فرمان تیرے

۱۲۳ھ

خوش ہوا اوسکے اطاعت سی ہمارا دلدار
اوسکے خواہان رضا ہم بہی ہوئی لیل و نہار

ناظم ابطال سخن کا نہین موقع زنہار
یارسے صلح ہوئی آئی گلستان مین بہار

تیزی ذہن سا خوب دکہائی تونے
بات بگڑی ہوئی دم بھر مین بنائی تونے

واسوخت دوسرا
تمام ہوا

تیسرا واسوخت

کل کی ہی بات کہ تم مین یہ زیبائی تہی
نہ یہ شوخی نہ یہ خوبی نہ یہ رعنائی تہی
چست کسدن کمر سہ کہ آرائی تہی
خلق کب کشتۂ اعجاز مسیحائی تہی

خنجر حسن مین بیداد کی جوہر کب تہے
بیخطا چاہنے والے تہ خنجر کب تہے

ترکتازی تری آنکہون کو نہ آتے تہی کبہی
جان عشاق اداؤن پہ بجاتی تہی کبہی
زلف بل کہا کی نہ دل پیچ مین لاتی تہی کبہی
یون کمر راہ عدم کی نہ بتاتی تہی کبہی

کرتی تہی کب نگہ ناز یہ آفت برپا
قد و قامت سی نہوتی تہی قیامت برپا

۵۳ شکل آئینہ جبین کرتی تھی حیران کسکو — مانگ رکھتی تھی تری چاک گریبان کسکو
زلف کھلاتی تھی یون خم اپنے پریشان کسکو — کنوئین جھکواتا تھا یون چاہ ذقن دان کسکو

محو حیرت تھا نہ انداز تکلم سے کوئے
ذبح ہوتا تھا نہ شمشیر تبسم سے کوئے

۵۴ مست چشم می ہوش ربا کس دن تھی — نگہ مست خرابی کی بنا کس دن تھی
شوخی حسن سی عالم پہ جفا کس دن تھے — ہر ادا جوہر شمشیر قضا کس دن تھی

چتونین باعث خونریزی عالم کب تھین
صف مژگان سی صفین درہم وبرہم کب تھین

۵۵ بات کرنی تمھین آتی تھی نہ اے مایۂ ناز — شرم سی نیچی نگاہین تھین یہ کب تھا انداز
نقد دل لینے کو کب پنجۂ مژگان تھی باز — شاق تھی طبع کو سیر چمن ناز ونیاز

ڈرتی تھی مجمع عشاق جہان سنتی تھی
گل سی ہنستی تھی نہ بلبل سی فغان سنتی تھی

۵۶ راستبازونکو نہ یون دار پہ دھردیتی تھی — مہر ورزنکو نہ یون داغ جگر دیتی تھی
نالۂ اہل وفا رنگ اثر دیتے تھے — شجر باغچۂ عشق ثمر دیتی تھی

راستی صورت سرو لب جو رکھتی تھی
گل کی بو رکھتے تھی کانٹی کی نہ خو رکھتی تھی

۵۷ گفتگو کا نہ سلیقہ تھا پر سے روتکو — سوجھتا تھا نہ کسی بات کا پہلو تکو
فتنہ آتا تھی عجب جنبش ابروتکو — تھے یہ سکھایا ہی یہ جادو تکو

دلبری کے تمہین اسی جان نثارے آئے
ناز و انداز یہ صدقی مین ہمارے آئے

۹۵ ہمنے یہ ہوش ربا تمکو سخن سکھلائی
فتنہ پردازی کی ہوتی ہین جو فن سکھلائے
چال انگیلے کی شوخی کے چلن سکھلائی
عشوہ و ناز سب اسی مشفق من سکھلائے

اپنی بوسون سی یہ رنگ رخ انور چمکا
ہمنے صیقل جو کیا تیغ کا جوہر چمکا

۹۶ ظلم سہکر ستم ایجاد بنایا تمکو
ہو کے دیوانہ پریزاد بنایا تمکو
صید جب بنگئے صیاد بنایا تمکو
کہائین تلوارین تو جلاد بنایا تمکو

عشق کامل جو ہو حسن مین تم طاق ہوئے
ہم جو رسوا ہوئی تم شہرۂ آفاق ہوئے

۹۷ چشم بد دور ہی آفاق مین اب آپکی دھوم
چاہنی والون کا کوچی مین تمہاری ہی ہجوم
شہر آباد ہی کہ ہوتا ہی کدھر فیض قدوم
نقشے کہنچنے لگے نقاشون کا چمکا مقسوم

جمع خلقت سر بازار رہا کرتی ہے
بھیڑ در پر پس دیوار رہا کرتی ہے

۹۸ اب جو یہ شہر ہوا پھر گئی عاشق سی نگاہ
سر بازار ہی منظور نظر شام و پگاہ
کوچہ گردون ہی سے تم ہمین ہوئی راہ
ہمسے یہ کبر یہ نخوت کہ عیاذاً باللہ

پانون پر ہی جو ملے طالب دیدار انکھین
پھیر لین منہ نہ تبختر سے کروچار انکھین

۱۱۵ یا وہ دن تھا کہ رہا کرتے تھی باہم ہم تم
نہ جدا ہوتی تھی مثل خط تو اور ہم تم
ہمجنس شبکو برنگ گل و شبنم ہم تم
ذرہ و مہر صفت دن کو فراہم ہم تم

بی تمہاری ہمین تسکین دل ای یار نتھے
ہمسے منظور جدائی تمہین زنہار نتھے

۱۱۶ منہ مین جو آتا تھا ہم اکہو کہہ جاتی تھی
لہر آجاتی تھی جس سمت کی بہ جاتی تھی
تم نہ کچہ کہتے تھی منہ دیکھکے رہجاتی تھے
ہم جو کرتی تھی کڑی تم اوسی سہجاتی تھی

تھے خموشی کے سوا تاب سخن کب تمکو
سرمہ گویا تھی تمہاری مسی لب تمکو

۱۱۷ یا یہ ہی حال نہین پوچھتی جھوٹھون کبھی حال
تمکو کچہ رنج نہین لاکہ طرح کا ہو ملال
آینہ پیش نظر اور تماشای جمال
کیا گذرتی ہے کسی پر نہین مطلق یہ خیال

ارہ چلجای جو سر پر تو نہین غم تمکو
کنگھے چوٹی سی فراغت نہین اک دم تمکو

۱۱۸ جانتا ہون کہ جلانا ہی مرا مد نظر
مین سر راہ جو بیٹھون تو نہ آؤ تم اودھر
کاترکر راہ چلے جاتی ہو مجھسے اکثر
چال تلوار کی سیکھے پہ نکالے جوہر

زخمی عشق پہ اتنا ہی ستم خوب نہین
کاٹ اچھی نہین ہر دم کی یہ دم خوب نہین

۱۱۹ حال پوچھا ہی یہ اپنا کہ بہت ہین مضطر
درد دل ہی جو کسی دم تو کبھی درد جگر
دوست کو دوست سے ہوتی ہی عنایت کی نظر
کس مرض کی ہو دوا تم جو نہ لو اب ای خبر

حال پرسی کو بھی آتے نہین تنہا ہو کر
اتنا بیمار سے پرہیز مسیحا ہو کر

۱۷ کون ہین کرتے ہین برسون جو محبت کا نباہ
چاہیے اہل عنایت کو عنایت کا نباہ
کچھ مروت ہی تو لازم ہی مروت کا نباہ
چار دن بھی نہوا تمسے تو الفت کا نباہ

روز بھر بھر کے نئے کو چو نہین چلنا کیسا
یہ زمانے کیطرح رنگ بدلنا کیسا

۱۸ کیا سبب ایسی یکایک جو طبیعت بدلی
کیا پڑا پیچ کہ یون آپکے نیت بدلے
مہر اخلاص چ چہائی ہی قیامت بدلی
کیا غضب غیر ہی کیا شرط محبت بدلے

رنگ سرکار کے ہر بار بُرے دیکھتے ہین
تیور اچھے نہین آثار بُرے دیکھتے ہین

۱۹ سقف خانہ ہی مقام اپکا ہو صبح کہ شام
کیا موافق ہی طبیعت ہی ہوای لب بام
ہو چہاوا کہ مہین ایک جگہ تمکو قیام
یا ہو سیماب کہ لیتے نہین دم بھر آرام

تہ و بالا نظر برق اثر رہتے ہے
نہ ادہر رہتے ہے اکدم نہ اودہر رہتی ہے

۲۰ تم یہ سمجھے ہو کسی بات سی واقف نہین ہم
ہمنے دیکھا ہے جہان جب سمجھتی ہین دم
دل آگاہ نہین ساغر جمشید سی کم
حال آیینہ ہی سب آپ ہی کی سہ کی قسم

وجہ آزردگی غیر سبب جانتے ہین
حال جو کچھ کہ گذرتا ہی وہ سب جانتی ہین

۵۲۲
روز اغیار کے آتی ہین پیام اور سلام
ہمنشینون سے ہوا کرتی ہین چپ چپ کی کلام
کبھی تہ خانی مین مسکن کبھی جلسہ لب بام
مشورون کی لیی تجویز ہین پوشیدہ مقام
ڈولیان کو چہین ہر وقت دہری رہتی ہین
کٹنیان آپکی صحبت مین بھری رہتی ہین

۵۲۳
شوق ہر آنکہہ کو اب لذت دیدار کاہی
خاص ڈیوڑہی مین جب دیکہی اغیار کاہی
جگہ ٹاکوچی مین جب دیکہی اغیار کاہی
سایہ کس سر پہ نہین آپ کی دیوار کاہی
کوئی گریان ہی ادہر کوئی دل افگار ادہر
دو یہان تین وہان پانچ ادہر چار ادہر

۵۲۴
تم وہان غیر کے ہاتون سی پیو جام شراب
آتش غم سے یہان اپنا کلیجا ہو کباب
تم کرو خواب گہ ناز مین آرام سی خواب
خاک اوڑاتی پھرین ہم دشت مصیبت مین خراب
خندۂ عیش تمہین گریۂ ماتم ہمکو
ہر مہینی ہو تمہین عید محرم ہمکو

۵۲۵
کیا کہین دل پہ گذرتا ہی جو کچہ رنج و ملال
بی چہری دست غم رشک ہی ہوتی ہین حلال
تمکو اس بات کا مطلق نہین آتا ہی خیال
ٹھوکرین کہاوگی کہتی ہین یہ اچہی نہین چال
ہی طبیعت مین کجی کاکل پیچان کیطرح
آنکہین بیوجہ پھری رہتی ہین مژگان کیطرح

۵۲۶
دل کہین اور ہی وہ شرم کا انداز نہین
کچہ جو پوچہو لب خاموش مین آواز نہین
کٹکنی ذہن مین چالو نسے کبھی باز نہین
قصد پرواز تو ہے گو پر پرواز نہین

ہی یہ نزدیک کوئی فتنہ بپا ہوتا ہے
دیکھیں انجام اس آغاز کا کیا ہوتا ہے

۵۲۶

خیر منظور نظر تم کو اگر پیار نہیں
کیا کوئی اور زمانی میں طرحدار نہیں
ایک ہی پھول سی کچھ رونق گلزار نہیں
بزم عالم میں کہاں آئینہ رخسار نہیں

جسکو مکتائی کا دعوہ ہو وہ دیوانہ ہے
سو پر بھیرہ ہیں یہ بزم پریخانہ ہے

۵۲۷

عاشقانہ جو طبیعت ہی تو معشوق ہزار
دھرمانی کا مرقعہ ہی بہت نقش و نگار
نہ سمجھنا کہ نہ پوچھے گا کوئی لالہ عذار
ہر طرف ڈھونڈتی پھرتی ہیں کہ مارا نہ گیا

تیر خنجر پی خونریزی بسمل ہیں بہت
سر سلامت جو ہمارا ہی تو قاتل ہیں بہت

۵۲۸

بندہ عشق وہ حاصل ہی من اللہ ہمیں
دام میں اپنی پھنسا جسکی ہوئی چاہ ہمیں
کس کی کچھ ہم نہیں کس سی نہیں آہ ہمیں
پیار کرتا ہی ہر ایک مہر ہر اک ماہ ہمیں

دل جو بیتاب ہو پریوں کو بھی دیوانہ کرے
گرمی داغ جگر شمع کو پروانہ کرے

۵۲۹

کبھی دکھلای جو دل جذبہ کامل کا اثر
حور جنت سی پری قاف سی آئی اوڑکر
ہم وہ ہیں جذب سی تسخیر کریں شمس و قمر
کس قمر وش کو نہیں ہمپہ عنایت کی نظر

آنکھیں پریوں کی تماشی پہ تلی رہتی ہیں
کھڑکیاں پردنشینوں کی کھلی رہتی ہیں

۹۳۰

تم رکی ہو تو یہان کسکو ہی الفت منظور
دلسی نفرت ہوئی لو جاؤ مٹو ہو کافور
اندنون زینت آغوش ہی وہ غیرت حور
جسکی رخسار سی ہی نور تجلی کا وفور

تم بھی ہو کیو تو یقین ہی نرہی ہوش تمہین
ساری نخوت کی یہ باتین ہون فراموش تمہین

۹۳۱

جلوہ فرما ہوا گر وہ صنم لاثانے
سجدی کرنی لگو جھک جای ابھی پیشانے
نظر آی جو وہ خورشید رخ نورانے
شبنم آسا ابھی خجلت سی ہو پانی پانے

پانون خود بڑہ کی نہ چلنا تمہین تعلیم کرین
نہ جھکا لو سر تسلیم تو تسلیم کرین

۹۳۲

زلف کو دیکہہ کی حال اپنا پریشان کرو
اپنی آنکھون کو تم اون آنکھون پہ بان کرو
آنکہہ سینی پہ پڑی چاک گریبان کرو
دل کی کیا ایسی حقیقت ہی فدا جان کرو

رخ روشن کا میسر جو نظارا ہو جاے
جو ہمارا ہی وہ احوال تمہارا ہو جاے

۹۳۳

اوڑ چلو لاکہہ کبھی دھیان مین لای نہ تمہین
لاکہہ تم دور کہنچو پاس بٹہای نہ تمہین
گر پڑو پاؤن پہ اوسکے تو اوٹہای نہ تمہین
حور بھی ہو تو کنیز اپنی بنای نہ تمہین

لاکہہ چاہو نہ ملاقات کی قابل سمجہے
پھیر لی مُنہ نہ تمہین بات کی قابل سمجہے

۹۳۴

ہمسی اور اوس سی ملاقات رہا کرتی ہے
ہمدگر رسم مدارات رہا کرتی ہے
صحبت اک عیش کی دنرات رہا کرتی ہے
پھرون باتین ہین عجب بات رہا کرتی ہے

ہاتہ گردن مین ہین ہر وقت مزہ پیار کا ہے
سامنا خواب مین بھی طالع بیدار کا ہے

۵۳۵
آنکہین کیون نیچی ہین سر اپنا اوٹہاؤ تو سہے
جیسپنا خوب نہین آنکہہ ملاؤ تو سہے
کلمۂ کبر کا لب پر کوئی لاؤ تو سہے
دیکہو کیا سنتی ہو لو ترچہی سناؤ تو سہے

دل سی نفرت ہوئی سچ کہتی ہین کچہ چال مین
بنکی سونکی بہی آب آؤ تو کچہ مال نہین

۵۳۶
سنکے ان باتون کو محجوب ہوا لمعۂ ماہ
سر جہکایا یہ خجالت سے کہ اوٹہی نہ لگا
دست و پا گم ہوئی ایسی کہ نسوجہی کوئی راہ
پیچ کہانی لگا غمسے صفت زلف سیاہ

دل کو اوجہن ہوئی دم سینی مین گہبرانی لگا
ایک رنگ آنی لگا جہری یہ اک جانی لگا

۵۳۷
دیر تک بعد کیا نہ یر لب آہستہ کلام
ہمتوا ایسے نہین جو چاہی عبث دی الزام
بیوفائی کا چلن ہے کسی بدوضع کا کام
آدمی ایسے بہی عالم مین ہین ای بدنام

بدگمان ہوکی عبث مورد الزام کرین
سچ معشوق کو دین مفت مین بدنام کرین

۵۳۸
کہلکی یہ اشک جو بہنی لگی رخسارون پر
آسمان ٹوٹ پڑا رنج کا غمخوارون پر
پیچ ہی کیون شاق نہ یارونکا ہو غم ارون پر
دل یہان غمسی لگا لوٹنے انگارون پر

آگیا پیار کہا خیر ہی یہ بات ہی کیا
بات ہی بات ہی بس اور کرامات ہی کیا

جل کی باتین تمھین ساری یہ سناتی ہین ہم
تمنی چھیڑا جو ہمین تمکو ستاتی ہین ہم
ورنہ کب اور سی دل اپنا لگاتی ہین ہم
آو ملجاؤ نہ روٹھو کہ مناتی ہین ہم

ہی یہی فکر کہ راضی کسی اسلوب ہو تم
ہم وہی عاشق شیدا وہی محبوب ہو تم

واہ واسوخت نیا تمنی سنایا ہم نے
خوب ہی زور طبیعت کا دکھایا ہم نے
کوچۂ نظم مین کیا باغ کھلایا ہم نے
سبکی واسوختونکا رنگ سٹایا ہم نے

نہ مزمی بزم مین ارباب سخن بھول گئی
چمپھی باغ مین مرغان چمن بھول گئی

واسوخت تیسرا

تمام ہوا

چوتھا واسوخت

۵۷

عشق سا کوئی زمانی مین دل آزار نہین
یہ وہ ظالم ہی ترحم جسے زنہار نہین

کس گلی پر یہ دم خنجر خونخوار نہین
خونفشانی مین کہین بندیہ تلوار نہین

ڈھیر لاشون کی لگای سر میدان کیا کیا
بیگناہون سی بھری گنج شہیدان کیا کیا

۵۸

مست مین پیکی لہو میکش میخانہ عشق
جامی می خون سی لبریز ہی پیمانہ عشق

لالہ باغ طرب سبزۂ بیگانہ عشق
گل مقصود ہی داغ سر دیوانہ عشق

گل مین وہ رنگ کہان رنگ جو اس باغ مین ہے
داغ کتہی ہین جسے لالہ وہ اس باغ مین ہے

۹۳

دیکھہ یہ باغ تماشا ہو جو منظور نظر
پھول ہین زخم جگر لالہ تر داغ جگر
نالۂ دل ہی شجر آبلۂ دل ہی ثمر
نفس سرد کی چلتی ہی ہوا آٹھ پہر

پھول اس باغ مین ہی چاک گریبانی کا
طرۂ سنبل پہ بھی گیسو ہی پریشانی کا

۹۴

بنگیا خار یہ مجنون کا بدن زار کیا
خون فرہاد کسینی سر کہسار کیا
آگ جس گھر کو لگا دی اوسی فی النار کیا
چاہ بابل مین فرشتون کو گرفتار کیا

نور ہی نار و دم شعبدہ پرداز عشق
جن فرشتونکو بتاتی ہی فسونساز عشق

۹۵

یہ وہ دریا ہے نہین جسکا کنارا پیدا
یہ وہ صحرا ہے جہان خضر کی ہین ہوش ہوا
یہ وہ گلشن ہی نہین زہت خاطر کا پتا
یہ وہ گلخن ہی کہ بہن جاتی ہین سیمین دانا

پھول اس باغ مین ہین زخم دل انگارونکے
ہی یہ وہ نخل کہ پھل آہین ہین تلوارونکے

۹۶

ذرہی اس خاک کی ہین تیغ قضا کی جوہر
اسی پانی سی ہی شاداب گل زخم جگر
اسی آتش سی جلا کرتی ہین دل مثل شرر
یہی چوپایی ہوا دیتی ہی سبکو چکر

برش اس موج می ناب مین تلوار کی ہی
اسی اکسیر مین تاثیر کف مار کی ہی

۹۷

عشق کیا شی ہی فقط ذلت و رسوائی ہی
وحشت اسکی سبب بادیہ پیمائی ہی
پر یہ سودا نہین خال رخ دانائی ہی
کام مین اپنی ہی ہشیار جو سودائی ہی

پاؤں سی دشت نوردی کی حقیقت پوچھو
آبلون سی خلشِ خار کی لذت پوچھو

۵۸
الغرض عشق نی کیا کیا ستم ایجاد کیی
گھر جو آباد تھی برسون سی وہ برباد کیی
جا بجا سر پہ روان آرۂ بیداد کیی
سو گلی وقفِ دمِ خنجرِ فولاد کیی

خانہ برباد ہوی بی سر و سامان کتنی
دشت وحشت نی کیی چاک گریبان کتنی

۵۹
کسی مستی نی کیین روزِ سیہ دکھلایا
دیکھکر سرمہ کیین آنکھون مین جالا چھایا
درد دل کو کسی افشان نی کیین چمکایا
کسی بیدرد نی مو باف کا کوڑا کھایا

دل کیین خون ہی حنای کفِ لاثانی سی
درد سر مین ہی کیین صندل پیشانی سی

۶۰
کیین بالا کسی بالی نی بتایا دل کو
بنکی بجلی کیین بجلی سے جلایا دل کو
پیچ چوٹی کا کیین پیچ مین لایا دل کو
کیین وزدیدہ نگاہون نی چرایا دل کو

خامشی چھا گئی انداز تکلم سے کیین
سناٹ میدان ہوا تیغ تبسم سے کیین

۶۱
کوچۂ عشق مین اپنا تو نہ اب تک تھا گذر
عاشقی نام ہے کسکا یہ نہ کہتی تھی خبر
کون واقف تھا کہ کہتی ہین کسی داغ جگر
نہ رنگ رخسار نہ یون زرد نہ یہ دیدۂ تر

صدمہ ایسی دلِ نازک نہ سہا کرتا تھا
اس مرض سی ہمین ہر پیر رہا کرتا تھا

۱۱۵

راتدن تذکرۂ شعر و سخن رہتا تھا
صدف گوہر خوش آب دہن رہتا تھا
ہمزبان اپنا ہر اک کامل فن رہتا تھا
جلسہ گلہای مضامین سی چمن رہتا تھا

طرح نو جب کوئی ایجاد کیا کرتے تھی
آنکھون سی اہل نظر صاد کیا کرتے تھی

۱۱۶

فلک شعبدہ پرداز کو بھایا نہ یہ طور
ناگہان رنگ طبیعت کا ہوا اور سی اور
واہ ری گردش تقدیر اسی کہتی ہین دور
ایک محبوب قمر وش پہ دل آیا فی الفور

شمع روشن پہ فدا صورت پروانہ ہوا
دفعتًا شکل پری دیکھہ کے دیوانہ ہوا

۱۱۷

اب تفصیل سنو حال دل زار و حزین
ایکدن تہا مین محل کی کسی کمری مین کہین
آئی نزدیک مری ایک زن پردہ نشین
کر کے تسلیم کہا ملک رہے زیر نگین

مالک الملک ترقی پہ یہ دولت رکھے
حق تعالی صد و سی سال سلامت رکھے

۱۱۸

اک حسین ہی کہ نہین اوسکا زمانی مین جواب
داغ کہاتا ہی اوسی دیکھہ کی ہر شب مہتاب
رخ نازک کو نہین ہی نگہ گرم کی تاب
چشم خورشید سی بھی اوسکو ہی منظور حجاب

شمع قامت سی نہین گرم شبستان ابتک
روی روشن ہی چراغ تہ دامان ابتک

۱۱۹

طرفہ یہ ہی کہ وہ سو جان سی تمپر ہی نثار
نہین دیکہا ہی مسیحا کو ہوئی ہی بیمار
درد آمیز سنے ہین جو تمہارے اشعار
عشق کا تیر جگر دوز کلیجے کی ہے پار

جاگتے سوتے خیال آٹھ پہر آپ کا ہی
غائبانہ دل مشتاق مین گھر آپ کا ہی

غزلہ

لائی ہون خدمت عالی مین مین اوسکو پیام — کہ بغیر آپ کی اکدم نہین اوسکو آرام
ہوئی تاخیر تو بیمار کا ہی کام تمام — ہی مسیحائی کا اسی رشک مسیحا ہنگام

چشم رحمت نظر لطف و عطا لازم ہے
اپنی بیمار کی عیسے کو دوا لازم ہے

غزلہ

کیجیے رحم جگہ ہے یہ ترس کھانی کی — اب نہ دیکھا تو اوسے تاب نہین آنی کی
فکر کچھ چاہیے بیمار کی بچ جانی کی — ابھی لی آون ہی دیر آپ کی فرمانی کی

بت نہ بن جاؤ دل سخت زبون ہوتا ہے
مفت اک بندۂ اللہ کا خون ہوتا ہے

غزلہ

اوس زن پردہ نشین ہی جو سنی مین نی ہات — بر سر رحم ہوئی خاطر فرخندہ صفات
پڑ گیا دل مین جو شوق بت شیرین حرکات — بجز اقرار کے انکار مین دیکھی نہ نجات

کشت انکار مری فوج ہوس روندہ گئی
شوق کی برق اک آنکھون کی تلی کوندہ گئی

غزلہ

ضبط کہتا تہا گیا آج وہ انکار کہان — روکنی چاہیے رہوار تمنا کی عنان
شوق کہتا تہا بہلا بہیجو کہ نکلے ارمان — تازگی روح کی درکار ہی جی ہی تو جہان

لطف خاطر شکنی مین نہین معلوم رہے
ہو جو سائل در دولت پہ وہ محروم رہے

۵۲۱ بسکہ نیرنگ محبت ہی جہان مین مشہور — کام در پردہ کیا اوس نی فراست سی ہمی نی
گر کسکا دل نہ مراضبط کیا تا مقدور — گر پڑا سنگ گران شیشہ ہوا چکنا چور

گرمیِ سوز محبت سے جگر آب ہوا
اوسکی بیتابی دل سنکے مین بیتاب ہوا

۵۲۲ ہوکی مجبور دیا حکم کہ لاؤ اوسکو — ہی بلانی کی جو درخواست بلاؤ اوسکو
ہم بھی مشتاق ہین فرد یہ سناؤ اوسکو — کل دکھانا ہوا گر آج دکھاؤ اوسکو

محو نظارہ رخ و زلف کی دنرات ہین ہم
اپنی مشتاق کی مشتاق ملاقات ہین ہم

۵۲۳ دی صدا دل نے کہ لو آمد جانانہ ہوئی — زیب ایوان کی بڑہی بزم پریخانہ ہوئی
دور بدلا طلب شیشہ و پیمانہ ہوئی — قلقل شیشہ می نوبت شاہانہ ہوئی

فرش فراش ادب نی یہ لگا رکہا ہی
ہر قدم راہ مین آنکہون کو بچھا رکہا ہی

۵۲۴ آب پاشی کرین قرگان کے ہزاری سرراہ — جای لینی کے لیی تا سر دروازہ نگاہ
رہین صف بستہ شکوہ و حشم و دولت و جاہ — جتنی سامان ہین وہ طیار رہین خاطر خواہ

لوگ جو گانے بجانے کے ہین ہشیار رہین
کشتیان چند جواہر کی بھی طیار رہین

۵۲۵ گھر مین القصہ جو وہ نو گل خندان آیا — بلبلین سمجہین کہ گل سوی گلستان آیا
غل ہوا مصر مین لو یوسف کنعان آیا — تخت بلقیس کا نزدیک سلیمان آیا

دور سے ہمنے جو وہ چہرۂ زیبا دیکھا
قدرتِ خالقِ عالم کا تماشا دیکھا

۴۵ جلوہ اوس حسن خداداد کا آیا جو نظر — ٹکٹکی بندہ گئی مطلق نرہی ہمکو خبر
کرگیا چشم فسون ساز کا افسون یہ اثر — اختیار اپنا رہا دل پہ نہ قابو مین جگر

رونقِ بزم جو وہ آینہ تمثال ہوا
دل مشتاق کا حیرت ہی عجب حال ہوا

۴۶ تھوڑی روزون مین تیاک اونسی بڑہایا — کہ خیال اور کسیکا نرہا اوسکے سوا
وہ فدا مجھپہ تو سو جان سی مین اوسپہ فدا — وہ جدا مجھسی نہوتا تہا نہ مین اوس سی جدا

سحر نظارہ ہوا اوس صنمِ رعنا کا
ہوش دنیا کا رہا مجکو نہ مافیہا کا

۴۷ اوسطرف چیت اطاعت پہ شب و روز کمر — قصد و جوئی محبوب کا سو جان سی ادہر
لذت جام می وصل سی مست آٹہ پہر — گردش چرخ نہ نیرنگیِ عالم سی خبر

پھر کسی حور کے طالب نہ پری کی ہوی ہم
بہول کر ساری زمانی کو اوسی کی ہوی ہم

۴۸ ناز برداری محبوب کا ہر وقت خیال — عجز کرنا کہ نہو خاطر نازک کو ملال
فکر آرایش و زیبایش خورشید جمال — روز و نیا اوسی ملبوس و زر و زیور و مال

اوج پر اختر تقدیر تب پر فن تھا
نئی زیور نئی پوشاک نیا جوبن تھا

۵۲۸
پیش ازین وضع تھی اوس حور کی سادہ باده — طبع تھی قید تکلف سے کمال آزاده
ہمنی مے ہے پہ طبیعت کو کیا آماده — اب ترش اور خراش اور کباب و باده

گریبان سیکھ گیا شوخ ہوا ناز آیا
تہ نکلنی لگی ہر بات مین انداز آیا

۵۲۹
بیٹھنے اوٹھنے کے انداز نرالی آئے — ہنس پڑے روا وٹھی اک سو انگ نیا لی آئے
ہم جو نزدیک کبھی دل کو سنبھالی آئے — ہٹ کی بولی کہ بڑی چاہنے والی آئے

طلب بوسہ پہ منہ پہیر ٹال دیا
رک رہی ہاتہ جو گردن مین کہے ڈال دیا

۵۳۰
ہو گئے آئینہ سے آنکھہ لڑانی پہ غضب — بال بیکا جو ہوا کوئی تو شانی پہ غضب
تیوریان بدلی ہوئین ہاتہ لگانی پہ غضب — چتونین ڈہانی لگین ساری نہانی پہ غضب

غمزے خونریزی عالم مین یہ مشاق ہوے
چار ہی روز مین وہ شہرہ آفاق ہوے

۵۳۱
رنگ جب اونکی طبیعت کا دگرگون دیکہا — صورت جام مے لعل جگر خون دیکہا
چشم حسرت سے کبھی جانب گردون دیکہا — قصہ بادیہ پیمائی مجنون دیکہا

پھر گئے حلقہ زنجیر جنون آنکھون مین
اوتر آیا صفت آبلہ خون آنکھون مین

۵۳۲
الغرض مجھسے جو برگشتہ ہوا چرخ کہن — دل مین پیدا ہوئی خورشید کی مانند جلن
سینے چندے تو کیا ضبط غم و رنج و محن — کہ سنبھل جاوی کہین راہ پر آئی رہزن

طرح دینے مین مگر رنگ بگڑتا پایا
خاک ڈالی تو ہوا سے اوسی لڑتا پایا

۳۲۵
دل مین آیا کہ لیا چاہیے بدلا کوئی
مُنہ کی کہا سے وہ دیا چاہیے جھٹکا کوئی
چاہنے والون سے کرتا نہین ایسا کوئی
ہوش اوڑا دیتی ہین ہم ہمی اوڑہی کوئی

کون سی عقل نہین کون سی تدبیر نہین
مال و دولت نہین یا منصب و جاگیر نہین

۳۲۶
حشم و جاہ مصاحب ہین تو اقبال ندیم
قوت فکر رسا طبع ذکی ذہن سلیم
جان نثاری کو کمر بستہ رفیقان قدیم
ساری سامان مہیا کہ ہی اللہ کریم

یہ نہین اور سہی کیون رہین پھر ہم خالے
گلعذارون سی نہین گلشن عالم خالے

۳۲۷
سینہ گرمی سی تفکر کے ہوا اپنا گرم
لو خدا سے جو لگی سوجہ گیا فقہ اگرم
ڈہونڈہ کر ایک نکالا صنم گرما گرم
جسکے آگے نہو بازار پری اصلا گرم

گل عارض سے رخ حور کو رتبہ کیا ہے
پیش قامت شجر طور کو رتبہ کیا ہے

۳۲۸
چمن حسن مین قد ہی وہ سرافراز نہال
جسکی چوٹی کو نہ پہونچی نگہ چشم خیال
رو رسوتے ہوے فتنونکو جگا دیتی ہی چال
مُردی کہتے ہین زمین ہلتی ہی آیا بھونچال

آفت تازہ کرے فتنہ قامت برپا
ہر قدم ہو سر بازار قیامت برپا

۴۳۹
مل گیا خوبیِ قسمت سی جو ایسا معشوق
گلبدن غنچہ دہن چاند کا ٹکڑا معشوق
مہروش رشک قمر حسن مین یکتا معشوق
شمع بروزہرہ جبین نور کا پتلا معشوق

آرزو پوری ہوئی کوئی تمنا نر ہی
دل ہوا سیر کسی اور کی پروا نر ہی

۴۴۰
نازو انداز مین یکتاے جہان لالہ عذار
اسپہ یہ حسن کہ سو جان سی فرمان بردار
جو کہا بس وہ کیا دونون طرف ایکا پیار
پاؤن رکہا کبھی کہنے سے نہ باہر زنہار

حسن صورت نی ہین نور خدا دکہلایا
حسن سیرت نی سوا اوس سی فرد کہلایا

۴۴۱
چند مدت رہی صحبت تو ہوا ربط سوا
بڑہ گئی رسم ہوئی راہ دلون مین پیدا
چڑہ گیا اپنی نظر مین وہ قمر وش ایسا
دل سی اوترے نہ خیال اور حسینون کا رہا

جو نہ پہچانے کسیکو وہ طبیعت کیسی
آگہی خورشید کے ذرون کی حقیقت کیسی

۴۴۲
صحبتین رہنے لگین شام سی تا وقت سحر
بلکہ پہلو سے نہ پہلو تہا جدا آٹہ پہر
دن ہو یا رات ہو تصویر وہی پیش نظر
وہ بھی باندہی ہوی ہر وقت اطاعت پہ کمر

گہر مین آرام کبھی سیر گلشن مین کبھی
سر ہے زانو پہ کبھی ہاتہ ہی گردن مین کبھی

۴۴۳
اپنی خاطر کو ازل سی جو اطاعت ہی پسند
خود پسندی نہ جبین وہ طبیعت ہی پسند
ہو تصنع سی بری جو وہ محبت ہی پسند
خار جبین نہو وہ گلشن صحبت ہی پسند

کی جگہ دل مین اطاعت سی وہ پیدا اوسنے
کریا اپنا ہمین عاشق شیدا اوسنے

۴۴۴
عیش و عشرت مین جو ہونی لگی اوقات بسر
نرہا دلمین سوا اوسکے کسی غیر کا گھر
اولاً در پئی آزار جو تہا بانی شر
چھیڑ چھاڑ اوس سی ہوئی طبع کو منظور نظر

ہوس وصل تمنای ملاقات نہ تہی
اک جلانی کی سوا اور کوئی بات نہ تہی

۴۴۵
آدمی بہیج کی اک روز کیا اوسکو طلب
سامنی آیا پر انداز تہا آنی کا عجب
چین پیشانی پہ ابرو پہ شکن جوش غضب
غمزۂ بے محل آزردگی غیر سبب

غنچہ گل کیطرح منہ کو بنائے آیا
تیوریان سٹل کمانونکی چڑہائے آیا

۴۴۶
طرز اٹہلانیکے رفتار سی پیدا ہر گام
طنز آمیز کیے آتے ہی مجسے یہ کلام
کہو کیون یاد کیا ہمسی ہے کیا آپکو کام
جس سے مطلب نہین اوسکا کوئی لیتا نہین نام

کیون بلایا ہمین تقصیر ہماری کیا ہی
کونسا جرم ہی تعزیر ہماری کیا ہی

۴۴۷
دل تو تہا پہلی ہی بدخو کیطرف سی پہیکا
اس ترش روئی سی پر اور بہی آزردہ ہوا
ننگی میٹہی چہری سے زبان گویا
دانت کٹے کیے اول مگر اتنا ہی کہا

ہان اسی غمزۂ بیجا کی سزاوار ہین ہم
تم گنہگار نہین بلکہ گنہگار ہین ہم

۱۳۵
بیوفاؤنسے محبت کا نتیجا ہے یہی
شوخ چشمون سی عنایت کا نتیجا ہی یہی
بیحیالوگون سی الفت کا نتیجا ہی یہی
کج اداؤن سی مروت کا نتیجا ہی یہی

ظلم عاشق پہ یہی طرز وفا ہوتی ہی
کیون یہی چاہنے والون کی سزا ہوتی ہی

۱۳۶
سخت نادان تھی کہ دشمن کو بغل مین پالا
کہائی الفت کی سنان دلپہ ندیکہا بھالا
سرنگون جس سی ہوی اوسنی بتایا بالا
نخل غم تازہ کیا دل کو غضب مین ڈالا

ہی یہی وضع اگر سنہ کی کہین کہاؤگے تم
جلد پھولی نہ سمانی کا ثمر پاوگے تم

۱۳۷
اوس سی کرتے ہین کنارہ جو فدا ہوتا ہے
سانسی سی کوئی یون رو بقفا ہوتا ہے
دل جلانا کسی عاشق کا بھلا ہوتا ہے
ٹہنڈی گرمی کرو اب ہمسی تو کیا ہوتا ہے

رہو خاموش کہ اب بات کی قابل نہین تم
وضعدار و نسی ملاقات کی قابل نہین تم

۱۳۸
خوب سوجہی جو کیا کام وہ معیوب کیا
زشت تم مجکو نظر آنی لگی خوب کیا
حیف مین پہلے نہ سمجہا تمہین محبوب کیا
میری تجویز سے تمنی مجہی محبوب کیا

سر چڑہایا تہا تمہین تیوری چڑہانی کی لیی
منہ لگایا تہا تمہین منہ کی بنانی کی لیی

۱۳۹
ہمسا عاشق نہ ملے گا نہ ملے گا تمکو
قدر دان حسن کا ایسا نہ ملے گا تمکو
بیوفا ہو کوئی شیدا نہ ملے گا تمکو
صاف دل چاہنے والا نہ ملے گا تمکو

نیند اب بھر کے نہ سوؤنگی بہت یاد رہی
منہ لپیٹے ہوے روؤنگی بہت یاد رہی

۵۵۳
وضع یہ ہے تو طلب گار نہوگا کوئی
جانتا ہون کہ خریدار نہوگا کوئی
دام الفت مین گرفتار نہوگا کوئی
کبھی وارفتہ رفتار نہوگا کوئی

کیا غرض اور دن سی الفت کا یہان نام نہین
خوش رہو خوش رہو تمسی مجھے کچھ کام نہین

۵۵۴
خیر وہ روز مصیبت بھی ہماری گذرے
آی جو رنج والم سامنی ساری گذرے
دن پھری ابتو وہ حسرت کی نظاری گذرے
ملگیا ایک قمر نحس ستاری گذرے

ابتو وہ رشک قمر ہالۂ آغوش مین ہے
دھوم جسکی کہ حسینان زری پوش مین ہے

۵۵۵
پہلے اس بات کا مطلق اوسی آیا نہ یقین
جب کہا مین نی کہ موجود ہی وہ پردہ نشین
وہی تیوری تہی بدستور وہی چین جبین
دیکھہ ایسا کبھی دیکھا ہی زمانی مین حسین

سامنا جبکہ ہوا دور ہوا دل شک سے
رہگیا دیکھتی ہی ہو کی کلیجا دھک سے

۵۵۶
سنسنایا بدن آنکھون سی ہوی اشک رواں
ساری انداز غضب بھول گیا آفت جان
ہوگیا نرم دل سخت گئی تاب و توان
نہ تہنجتر کا رہا دہیان نہ نخوت کا نشان

رنگ عارض صفت کاہ زبازرد ہوا
آگ سا آیا تہا پانی کیطرح سرد ہوا

۹۵ عجز و الحاح پر آمادہ ہوا ہو کے خجل
التجا کی کہ کرو عفو گمان تہا باطل
گر میان کین کہ کسیطرح پسیجے مرا دل
جو سزا دو مجھی بیشک ہون مین اوسکی قابل

آپ جو کہتے تھے سچ ہے مجھے کیا تباہی
حق تو یہ ہے کہ بڑے بول کا سر نیچا ہی

۹۶ ناخوشی بھر خدا دور کرو جانے دو
منتین تا بمجا دور کرو جانے دو
جو ہوا خیر ہوا دور کرو جانے دو
ملگئی مجکو سزا دور کرو جانے دو

اب ترحم کی نظر کیجیے تقصیر معاف
پاؤن پر رکہتی ہین سر کیجیے تقصیر معاف

۹۷ اب کبھی آپ کی فرمان سی نہون گی باہر
بانده لی آج ہی سی چت اطاعت پہ کمر
لو پشیمان ہوی اب تمکو ہی کیا مد نظر
ہو سلمان تو کرو قول سلمان باور

جہوٹ کہتے نہین کیسے تو نوشتا لکہدین
حکم دیجے تو کچہری مین مچلکا لکہدین

۹۸ سر اوٹہائین گی نہ اب زیر قدم حاضر ہین
جان در کار اگر ہو اسیدم حاضر ہین
بلکہ قرآن اوٹہا لینے کو ہم حاضر ہین
چلکی درگاہ مین کہانے کو قسم حاضر ہین

اب کسیطرح کی باقی ہو جو تکرار ہمین
علم حضرت عباس کی ہو مار ہمین

۹۹ اوسنے ہر چند کیی ہمسے لگاوٹ کی سخن
نہ رچی اپنی طبیعت کہ اوٹہائی تہی محجن
بات مین فرق کہان ایک زبان ایک دہن
دور ہوتی ہی کوئی دل مین جو آتی ہی شکن

دلخراشی کا ہو کیا داغ جدا سینے سے
بال پڑتا ہے تو مٹتا نہین آئینے سے

۹۶۲ اونس کرتا ہے جو ہمسی ہم اوسی کرتی ہین پیار
نازبردار ہین اوسکے جو ہی فرمان بردار
جس سی بیزار ہین اوس سی ہین ہمیشہ بیزار
کب بدلتی ہین طبیعت کو تلون سی ہی عار

کوئی جھکتا ہے اگر ہمسے تو جھک جاتی ہین
کوئی رکتا ہے اگر ہمسے تو رک جاتی ہین

۹۶۳ بات کا پاس ہمیشہ سی ہی شیوہ اپنا
طبع رکھتی نہین نیرنگ تلون اصلا
جو کہا ہمنے کہا منہ سے جو نکلا نکلا
مرد کے قول مین کیا فرق تجاوز کیسا

بات جو منہ سی نکل جای وہ اصلا نہ ٹلی
کوہ ٹل جای مگر قول ہمارا نہ ٹلی

۹۶۴ خود پسندی سی طبیعت جو بہت تھی بیزار
گل رخسار نظر آنے لگے صورت خار
دیدۂ غول ہوئی نرگس چشم بیمار
سرو قد پر جو نظر پڑ گئی سمجھی اوسی دار

نیش کژدم سے پلک ہو گئی بدتر ہمکو
زلف پیچان نظر آنے لگی اژدر ہمکو

۹۶۵ چاندسی تھی جو جبین آئی نظر صورت داغ
خال عارض کو یہ سمجھی کہ ہی گلزار مین زاغ
چھرہی پر کاکل غبرنگ ہوئی دود چراغ
اوسکی خوشبو سی پریشان ہوا اور دماغ

رطب لب ہمین سہل نخل بیابان کا ہوا
نمک خط سی مزا سیب زنخدان کا ہوا

۶۶

ایکدم اوسکا ٹھہرنا جو ہوا جیکو عذاب
نہ گیا وہ تو کہا اوس سی کہ او خانہ خراب

نہ ذرا ضبط دیا توڑ کے ٹکڑا سا جواب
اب ٹھہرنی کا مزا کیا کہ کلیجا ہی کباب

تو جو قرآن کا جامہ بھی پہن کر آئے
تیری الفت، بخدا ہمکو نہ باور آئے

۶۷

اب نہین سہنے کے ہم رنج سہی جو وہ سہے
دام مین ہم نہین آنیکے کوئی لاکہ کہے

اولٹی گنگا تری اب اور ہی جانب کو بہے
جلسا زی تری اب اور ہی للہ رہے

ساری منہ دیکہے کی باتین ہین یہ چل دو رہی ہو
پاس سی میرے ہوا ہو کہین کا فو رہی ہو

۶۸

سنکے یہ بات ہوا صورت نرگس حیران
اپنا سا لیکے وہ منہ ہو گیا آخر کو روان

لالہ سان داغ جگر کہا کی گیا نافرمان
اتنا بھی جامے سی باہر نہو کوئی انسان

عمل انسان کا جو ہوتا ہی وہ پیش آتا ہی
جیسا کرتا ہے کوئی ویسی سزا پاتا ہی

۶۹

وہ جو معشوقہ ہی اب آٹہ پہر زیب کنار
لالہ رخسار بھر طور ہی فرمان بردار

ہی اطاعت ہی ترقی کا سبب لیل و نہار
ہی جو مرضی کے موافق مجہی بھی آتا ہی پیار

لطف نظارۂ رخسار دل افروز ہی عید
لیلۃ القدر ہر اک رات ہی ہر روز ہی عید

۷۰

یا الٰہی رہی قائم یہی عادت اسکی
رات دن وجہ ترقی ہو اطاعت اسکی

اوسکو میری تو مبارک مجہی صحبت اسکی
نہ پھری مجہسی کسیطرح طبیعت اسکی

عیش ہر روز رہی دخل نہ آفات کا ہو
سامنا اب نہ کبھی ترک ملاقات کا ہو

طول داسوخت ہوا ختم سخن کرتا ہوں
ناظم اب کوئی نہیں تیری برابر ہوں

بند شیریں خوب ہر اک بندہی بہتر ہوں
ہی یقین داد سخن دینگی سخنور ہوں

واقف لطف سخن کیا کوئی نادان ہوگا
صاحب فہم جو ہوگا وہ ثنا خوان ہوگا

تمام شد

امیر

تخلص ہے جامع صفات کمال شاعر

نازک خیال مقبول بارگاہ رب قدیر جناب

مفتی امیر احمد صاحب متخلص بہ امیر خلف کوچک

مولوی کرم محمد کا لکھنؤ کے رئیس قدیم حضرت

مخدوم شاہ مینا صاحب ولایت لکھنؤ کی اولاد میں

در یتیم شرافت نسب انکی محتاج بیان نہیں کون ہے

جسپر عیان نہیں شرافت حسب کا حال بھی حیطۂ

مقال سی باہر ہے ہر صفت دوسری صفت سے

بڑہ کر ہے جسے ہوش سنبھالا سخنگوئی کا ذوق خدا نی مولین ڈالا طبع موزون کو
جوش ہوا ہر شنا ہد مضمون اوا فروش ہوا چند ہی روز مین شعر کہنے لگے
در ا کیطرح جمنے لگے شاعر عدیم النظیر جناب منشی مظفر علی صاحب متخلص بہ اسیر
سے تلمذ اختیار فرمایا استاد کی ہدایت اپنی استعداد و قابلیت سے زمین
سخن کو عرش پر پہونچایا موزونی گویا اونکی طبع عالی کی خانہ زاد ہے فکر رسا
اونکی صید گاہ سخن مین صیاد ہے سخن کی بلندی ذہن کی رسائی معانی کی بیگانگی
الفاظ کی آشنائی نکات کی برجستگی اشارات کی شوخی ہر کلام سے پیدا ہے جو سخن فہم
و سخن شناس ہے وہ اونکے طرز سخن گوئی پر شیدا ہی دس گیارہ برس سے
سرکار والی رامپور مین اس فن کی بدولت مورد افتخار ہین اقران و اماثل مین
ممتاز علوم و فنون مین صاحب اعتبار ہین حضرت فردوس مکان نواب
محمد یوسف علی خان بہادر متخلص بہ ناظم نے اپنے عہد دولت مین انہین
بلا کر پایۂ اعزاز بڑہایا بعد اونکے جسے دور جناب معلی القاب فلک رکاب
نیر اعظم سپہر شہریاری بدر کامل آسمان کامگاری نواب کلب علی خان
بہادر کا آیا بحکم کمال قدر شناسی زمانہ گذشتہ سے زیادہ عزت افزائی
ہوئی قدر دانی ولی نعمت باہم کی آئینہ جوہر نمائی ہوئی تصانیف اونکے اس
مجموعہ واسوخت کے سوا اور بہی اکثر ہین بعضے مستور بعضے مشتہر ہین ایک
اردو کا دیوان غیرت بہارستان سراپا انسجام لطافت نظام کہ مکمل تہا
غدر مین برباد ہوا اوسکا پتا نہ لگا اب دوسرا دیوان مرتب و طیار ہوا ہے
صفحۂ قرطاس شگفتگی گلہای تازہ سے غیرت گلزار ہوا ہے اور ایک انتخاب
اس دوسرے دیوان کا ایسا پاکیزہ لاجواب ہے کہ ہر شعر اوسکا سرمایۂ
امتیاز الوالالباب ہے اس انتخاب مین کچہ اشعار دیوان برباد شدہ
بہی جو حضرت مؤلف کو یاد آئے داخل ہین غرض کہ حضرت مصنف

اس فن مین بڑے کامل ہین کہین میر کے رنگ کہین مرزا کے ڈھنگ
ہین کہین آتش کہین ناسخ کے ہمرنگ ہین دوسری کتاب لاجواب مسمی بہ
سرمۂ بصیرت ارباب دانش کے لیے درحقیقت سرمۂ بصیرت
جامع لغات کاشف معضلات ہے جتنے الفاظ عربیہ وفارسیہ بانون پر
غلط مشہور ہین لوگ ونکے صحیح لکھنے سے معذور ہین اونکی ایسی تصحیح
کی ہے کہ قبل اسکے کسی نے نہ دیکھی ہے نہ سنی ہے ایسی نفیس
اور مفید عام وخاص کتاب ہے کہ کتب خانۂ دہر مین انتخاب ہے
قصہ مختصر اور بہی تالیفات تمام وناتمام اکثر ہین بیشتر لوگ اونکی فیض صحبت اور
فیض کلام سے بہرہ ور ہین اللہ تعالیٰ جب تک روح القدس کی ذات سے
فیض سخن عام رہے یہ بزرگ اپنی ذات وافادات سے مفید انام رہے فقط

واسوخت اول

باسم تاریخی

واسوخت اردو

۱۲۸۴ھ

آج اک سانحۂ تازہ بیان کرتا ہون
شعبدہ عشق فسونگر کا عیان کرتا ہون
سختی جادۂ الفت کو فسان کرتا ہون
تیز اس سنگ سی شمشیر زبان کرتا ہون

کتنی دل جلتی ہین اور مٹتی ہین شراری کیا کیا
روز لاتا ہی غم عشق حرارے کیا کیا

شاد کتنی تہی زمانی مین کہ ناشاد ہوئی
خانمان کتنی تہی آباد کہ برباد ہوئی
قیدی دام جنون کتنی پریزاد ہوئی
کتنی ماتہی پہ الف کھینچکے آزاد ہوئی

کتنی وحشت مین گئے خانۂ زندان کی طرف
کتنی آوارہ وطن ہوکے بیابان کی طرف

تار زر کی قرینی ہوئی کیسی کیسے
صرف یکروزہ خزینی ہوئی کیسی کیسے
مجمر اس آگ سی سینی ہوئی کیسی کیسے
غرق دریا مین سفینی ہوئی کیسی کیسے

آگ مین کود پڑی کھینچ کے نالے کتنے
چاہ مین ڈوب مری چاہنی والے کتنے

بنگیا جسم پہ گل کہا کی گلستان کوئی
جل کی داغون سی ہوا سروچراغان کوئی
پنجہ غم سی ہوا چاک گریبان کوئی
جوشش وحشت مین گیا سوی بیابان کوئی

رنگ الفت نی عجب لیتی ہی کروٹ بدلا
قبر ہی قصر جنازی سی ہیہ گھٹ بدلا +

۵

کوئی جنگل مین کہین زیر شجر روتا ہے
سر کو ٹکڑا کی کوئی کوہ پہ جی کہوتا ہے
جا کی دریا پہ کوئی اشک فشان ہوتا ہے
کوئی چادر سی لپیٹی ہوئی منہ سوتا ہے

بلبلون کا کوئی ہمدم ہے گلستانون مین
ہمقدم کوئی غزالون کا بیابانون مین

۶

ہر جگہ عشق کی ہی چال نئی ڈہال نئے
اس گلستان مین ہوا چلتی ہی سیال نئی
جب نظر کیجی اس قرعہ کو ہے فال نئی
یہ وہ چوپڑ ہی کہ ہر ہاتہ ہی یہان چال نئی

پانچ تین سمین کر وغور تو پو بارہ ہین +
تین کانے بہی اگر آئین تو اٹھارہ ہین

۷

کون معشوق ہی ایسا کہ وفا کرتا ہے
کون حق مہر و محبت کا ادا کرتا ہے
جو حسینونمین ہی وہ جور و جفا کرتا ہے
بیگناہون کو گرفتار بلا کرتا ہے

خود نما ہین مستلون ہے طبیعت انکے
چند روزہ ہے ملاقات غنیمت انکے

۸

گاہ بیگاہ کرین یہ جو عنایت کی نظر
فی الحقیقت ہی وہ نیزہ کی سنان بہر جگر
میٹہی باتین بہی کرین یہ لب شیرین سی اگر
تلخکا مونکو وہ ہے میٹہی چہری سی بدتر

دین جو حلوہ تو ہلاہل کے برابر سمجہو
دم جو الفت کا بہرین یہ دم خنجر سمجہو

۹

بیوفا طرفہ محبت کی سزا دیتے ہین
خاک مین دل کی تمنا کو ملا دیتے ہین
بیٹہی بیٹہلای نیا روگ لگا دیتے ہین
ہو فلاطون بہی تو دیوانہ بنا دیتی ہین

سب بُری ہین یہ صنم سابقہ ڈالے نہ خدا
اپنی بندون کو کرے انکی حوالے نہ خدا

۱۰

دل اس اقرار پہ لیتی ہین کہ ہم ہین دلدار
لیکی دل پہر نہین دیتی ہین یہ کچہ جز آزار
پہلی وہ آنکہ ٹپکتا ہوا جس آنکہ سے پیار
پہر وہی آنکہ ستم پیشہ جفا جو خونخوار

پہلی آنکہون مین لگاوٹ نہین یا میل نہین
اون تلون کو جو کرو غور کہین تیل نہین

۱۱

مجکو آیا ہی سیطرح کا اک سانحہ پیش
کیا بیان اوسکا کرون مین کہ جگر غمسے ہی ریش
سچ ہے پیش آتا ہی آخر کو جو ہی کردہ خویش
قہر درویش تہیدست بجان درویش

کام بی سمجہی ہوی جو ہی بُرا ہوتا ہے
پہر جو ہیلے کف افسوس تو کیا ہوتا ہی

۱۲

لو سنو شرح کہ معشوق ملا ایک حسین
ماہ پیکر بت خورشید لقا زہرہ جبین
جسکے سجدی کی لیی ترک فلک سر زمین
حسن وخوبی مین جواب اوسکا زمانی مین نہین

حور کو آئینہ حسن سے حیرت ہو جاے
سایہ اوسکا جو پری دیکہے تو وحشت ہو جاے

۱۳

برق پر برق گرائی وہ شرارت اوسمین
گرمیان شعلی کی سیماب کی خصلت اوسمین
نازکی وہ کہ سوا گل سی نزاکت اوسمین
ماہ کنعان مین کہان ہی جو صباحت اوسمین

گردش چشم فسونساز غضب چکر دے
بوٹی بوٹی کی پھڑک جان کو بسمل کر دے

۱۴

کون ہی نذر جو کرتا نہین اوسکو دل و دین
ساکن دیر و حرم کوچی مین اوسکی ہین مکین
اسکے مذہب کا کسی قوم کو اب پاس نہین
بندہ عشق مجازی ہین تمام اہل یقین

شیخ سی وہ جو کہے تارک ایمان ہو جاے
برہمن ایک اشاری مین مسلمان ہو جاے

۱۴ دل کیا نذر کیا جسکو اشارا اوسنی
غم مین ڈوبا وہ کیا جس سے کنارا اوسنی

سیکڑون کو نگہ ناز سے مارا اوسنی
تیغ کی گھاٹ ہزارون کو اوتارا اوسنی

تیغ ہی ابرو پرخم تو مژہ تیر ہی ہے
قہر انداز بھی ہے صاحب شمشیر بھی ہے

۱۵ لب شیرین کا وہ عالم ہی کہ شیرین ہی فدا
لیلی زلف سی لیلی بھی ہی زنجیر بپا

شکل یوسف جو ہی سامنی آئی تو کہا
سامنا میرا اسی حسن پر اچھا اچھا

شان اللہ کی اللہ خدا کی قدرت
آپ بھی اتنی ہوئے واہ خدا کی قدرت

۱۷ بدر پیشانی کو دیکھے تو جھکی سر بسجود
کہکشان کو ہی خط مانگ کی نسبت کی

خال ہندو کا ہوا گلشن عارض مین ورود
سونگھکر بوپڑہی سوسن کیطرح ریحان

تل سیہ روی کتابی پہ نمایان ویلھو + +
طفل ہندو بھی ہوا حافظ قرآن ویلھو

۱۸ ماہ ابرو پرخم کو جو دیکھے تو بجا
خلق مشتاق ہر اک شہر مین انگشت نما

دیکھنے والون کو بھولی طلب آب و غذا
پیاس کی ہی نہ اونہین گرسنگی کی پروا

دور گردون سی عجب رنگ جہان دیکھا ہی
روزہ داروں نی ہلال رمضان دیکھا ہے

۱۹ صف مژگان نہین ستونکی برابر ہی شبہ
نرگس مست کی بنتی ہین قدح دست بدست

ذکر رندونکا تو کیا بلکہ ہین زباد بھی پست
جو خرابات جہان مین ہی وہ ہی بادہ پرست

مے پرستی ہی یہ دو جام بھری رہتے ہین
میکدون مین کعبہ ابرو کی دہری رہتے ہین

۲۰ زلف کو شاعر کہتی ہین وہ کرتی ہین خطا
خلقت آہو سی ہی اوسکی یہ ہی آہو سی ادا

دیکھی لیلی اوسی مجنون کیطرح ہو سودا
پردہ شب مین وہ اللہ سی مانگی یہ دعا

جوش سودا مین موافق مری تدبیر پڑے
یا الٰہی مری گردن مین یہ زنجیر پڑے

۴۲۱

جیم ہی گوش توری موی مژہ نون ابرو
رنج پیدا جو ہوا انسی وہ پہیلا ہر سو
اور ایک لفظ کی ترکیب سناؤن دلجو
الف بینی و بائے لب و لام گیسو

ضم ہون یہ حرف تو ترکیب بلا ہوتی ہے
یہ بلا کب سر عاشق سی جدا ہوتی ہے

۴۲۲

سینہ صاف ہی آئینہ کی صورت روشن
دانت موتی کی لڑی آمین نہین جاتی سخن
وقت گفتار جو ہنستی ہی وہ غنچہ دہن
سینی مین ہوتی ہین دانتونکی گہر عکس فگن

واہ کیا حسن دکھاتا ہی گلے مین مالا
موتیون کا نظر آتا ہے گلے مین مالا

۴۲۳

مدحت موی کمر لکھ نہین سکتا ہی قلم
بعض کہتی ہین اوسی جادۂ اقلیم عدم
موشگافون سی جو پوچھو تو کہین کہا کی قسم
ابہی اس معنی باریک سی واقف نہین ہم

فہم معنی جنہین حاصل ہی وہ چپ رہتی ہین
کچھ نہین کچھ نہین کہتی ہین تو یہ کہتے ہین

۴۲۴

دیدۂ ناف مین ہے موی کمر تار نظر
یا کوئی ناف کو سمجھے گرہ موے کمر
یا شکم سنجرلطافت ہی یہ اوسمین ہی بھنور
سب سے بہتر ہے یہ تشبیہ کرو غور اگر

آئینہ پیش نظر ہے شکم صاف نہین
عکس ہے چاہ زنخدان کا عیان ناف نہین

۴۲۵

گوری گوری وہ ہتیلی ہی کہ بلور کا جام
سرخی رنگ حنا اوسمین شراب گلفام
نقرۂ ظرف ہی یا جسمین کہ سونیکا ہی کام
یا نظر آتا ہی لبریز شفق ماہ تمام

صاف شنجرف کی تحریر یہ مکتوب مین ہے
رخ یوسف کی چمک دیدۂ یعقوب مین ہے

گرمی شوق کی دہتی ہی جو دل مین تیزی
آتش رنگ حنا کی ہی شرر انگیز بے
خانمان سوز ہی اُس برق کی آفت خیزی
تشنۂ خون ہین یہانتک کہ دم خونریزی

خون عشاق کی لہرین جو نظر آتی ہین
مچھلیان دست حنائی کی تڑپ جاتی ہین

۵۲۶

ہاتہ ملواتی ہی اُوس ساعد سیمین کی صفا
ساق پا ہی پی زاہد سبب لغزش پا
پاؤنین جلوہ دکہاتی ہی عجب رنگ حنا
معجز حسن ہی پائی ید بیضا کی صفا

نقش پا مین جو روش مہر ضیا بار کی ہے
صاف تلوؤنمین صفا حور کی رخسار کی ہے

۵۲۷

ایسی معشوق سی جسدم ہوئی صحبت حاصل
شمع عارض سی ہوئی گرم ہماری محفل
ہوئی یک جان و دو قالب جو ملی دونون دل
اوٹہہ گیا پردہ دوئی کا نرہا کوئی حائل

اوسکا شیدا مین ہوا اوسکو میرا دہیان بندہا
در مقصود کہلا عیش کا سامان بندہا

۵۲۸

بلبل مست دل اپنا گل خندان تہا وہ رخ
ہم تہی پروانی اگر شمع شبستان تہا وہ رخ
برج مہتاب تہی محفل مہ تابان تہا وہ رخ
مصر تہا کشور دل یوسف کنعان تہا وہ رخ

کیا کہین لذت ہم نرمی جانان کیا تہے
گرمی صحبت بلقیس و سلیمان کیا تہے

۵۲۹

اوجہل آنکہون ہی نہ شکل آٹہہ پہر ہوتی تہی
دیکہتی دیکہتی ہر شام سحر ہوتی تہے
نہ کبہی سیر نظاری ہی نظر ہوتی تہی
واہ کس لطف ہی اوقات بسر ہوتی تہی

ساتہ بیدار ہوئی ساتہ ہے آرام کیا
رخ و گیسو کا تماشا سحر و شام کیا

۵۳۰

شوق نظارہ یہ تہا گیسو عنبر بو کا
پردہ چشم ہی موباف رہا گیسو کا
ہجر پہلو کو گوارا نہوا پہلو کا
نیند آئی تو دیا تکیہ مری زانو کا

کب نہ پہلو مین جگہ اوسکی رہی دل کیطرح
ہاتھ گردن مین رہی روز حمائل کیطرح

۹۳۲

ہوا آوازہ ہم بزمی و لب رجو بلبند
تہی جو حاسد وہ جلی رشک ہی مانند سپند

شر پہ باندہی کمر اعدا نی ہوئی فکر گزند
تیزی نار عداوت ہوئی ہر وقت دوچند

گھر مین اور اوڑوس کے شراری لگی آنی کیا کیا
آتش افروز لگے آگ لگانے کیا کیا

۹۳۳

جمع عیار کیے ہی با دولت و زر
دو در انداز ہوی مستعد فتنہ و شر

ایک عیار ہوا آپکے ہمراز نوکر
ایک عیار نے کی نوکری اوسکی جاکر

دشمنین کین جو بہت یار وہ عیار ہوئے
مرتبے پائے مصاحب ہوی مختار ہوئے

۹۳۴

میر کی نوکر نے پر جیسے یہ اکر و زبان
کچہ خبر آپ کو ہی اور ہی جلسی ہین وہان

غیر خبر دار ہین بیت کیے بازار کان
جھوٹ کہتا ہون تو ہو گنگ سے سر تہ مین زبان

آپ واقف نہین عیارونکی عیاری سے
ہوشیار رہیے رہ الفت مین خبرداری سے

۹۳۵

چند دشمن مصاحب ہین کہ کرتی ہین وہ شر
کہین لیجاتی ہین وہ آپکو غافل پاکر

پشت پا دیتے ہین چہ کوئی ہی وہ ہی راہ خطر
رخنی پڑتی ہین اوسی راہ سی لو جلد خبر

کام کرنی ہو کسیطرح تو اچھا ہو جائے
خنہ انداز کہین لیہے وہ تیغا ہو جائے

۹۳۶

دیکہون آنکہو نسی تو تدبیر بہی ہو مدنظر
بات آسان ہی کرتا ہو نہین اب چت کمر

صاف کہل جائیگا چہپنی کا نہین حال حضور
خیر خواہی مری اور آپکا اقبال حضور

ایک ترکیب ہے لیکن عمل اوسپر ہی ضرور — چوک مین بھی ایک کمرہ کرانی کو حضور
نور کا فرش بھی دیمین بند مین پردہ نور — ہو وہ سب طرح سی آراستہ مثل رز حور

فارغ البال کبھی ہو کے ہر ایک کام سی آپ
رونق افزا ہون کسی شب کو سر شام سی آپ

۳۸

مین صاحب جو وہان اونسی بھی کچھ ہی جی مین — دونگا اونکو طمع سیم و زر و دولت و جاہ
کچھ تردد نہین ملجائین گی وہ خود بخواہ — ہی جو مطلب نکل آئیگا وہ انشاء اللہ

مین لگا لاؤنگا وہ ہو کے سوار آئین گے
جتنے عقدے ہین وہ سب آپ پہ کھل جائین گے

۳۹

بد گمانی ہی بری مجکو بھی آیا یہ گمان — شاید ایسا ہی ہو آپا یہ صحیح طرح بیان
حکم لوگونکو دیا لو کوئی اچھا سا مکان — یہ دی اسکی بد مین نقش منجا ہو وہان

کرسیان ہر طرف بچھین ہون آپسیان ہو جائین
بھائی بندون کو اول روز الیان ہو جائین

۴۰

مختصر یہ کہ کیا اوسکی شرارت نے شکار — از نمائش ہوئی معشوق کا منظور نظر
حال ادہر کا تو یہ تھا ادھر خبر بند نگار — وہ بھی عیار وہان جانی ہوا تھا تو کر

بہتر رہا ہے ترک ہی ملاقاتی اونسی
مسجد اللہ سے کی ہے ڈھائی اونسی

۴۱

وقت پاکر یہ کہا اونسی کہ تم ہو عاشق — دل دیا ہے جسی ہی اور کہین اوسکا دل
جسپہ مائل ہو وہ ہی اور کسی پر مائل — یہ ہے خورشید ہی اب اور قمر کی منزل

دلربا تم نہین ارے اور کوئی دلبر ہے
گھر تمہارا نہین یہ اور کسیکا گھر ہے

۴۲

چوک مین ایک کرانی کا لیا ہی کمرا — چھپ کی جاتی ہین وہان ہوتی ہین جسکی کیکی
بیشتر رات کو آتا ہے کوئی ماہ لقا — شب بگڑتی ہی ضرور اسمین نہین فرق ذرا

شور بازار میں ہے نوبت شر پہونچی ہے
جھوٹ کہتا نہیں تحقیق خبر پہونچی ہے

۴۳ دیام و دینا و سیوپاس ہری رہتی ہیں — ہار پھولوں کی چنگیر و نمین بھری رہتی ہیں
جو نگہبان ہیں وری اور پری رہتی ہیں — ہیں وفا کیش جو دو ایک ڈری رہتی ہیں

صبح آتے ہیں تو حمام کیے آتے ہیں
اوس ہی چیلا بھی نشانی کا لیے آتی ہیں

۴۴ کرتے ہیں بیٹھ کی احباب میں اکثر یہ کلام — اب تو اسباب تعیش کے مہیا ہیں تمام
ہے یہاں صبح بنارس کی وہ کی شام — دو دو معشوق ہیں کتنی ہیں موافق ایام

ہی مہ و مہر کا آنکھوں کو میسر جلوہ
گھر میں مہتاب کا خورشید کا باہر جلوہ

۴۵ دونوں ہیں ایک طبیعت میں نزاکت میں یکے — ذائقہ اوسمیں زیادہ ہی جو نورس ہی ثمر
اسکو بھی دیکھو تو کچھ اوس سی نہیں ہی کمتر — ایک دونوں ہیں کروں فرق میں کیونکر میں نگر

تلخی ہجر ہے زائل مرے دونوں سے ہوئے
لذت زیست ہی حاصل مری دونوں سے ہوئے

۴۶ سنکے اوسنے یہ کہا تجکو بری سر کی قسم — دی خبر مجکو ذرا ہم ہو یہ جلسہ جسدم
خود چلیں گے کہ کڑی ہیں نہیں کچھ موم کی ہم — پھیر کی بات نہیں کون اوٹھائی یہ الم

فتنہ برپا ہو محل غیر محل دیر ہے کیا
آج ہی بگڑی بگڑنی ہی جو کل دیر ہے کیا

۴۷ آدمی بھیج کے دریافت کیا اوسنی جو حال — اوسنی آکر یہ کہا آئینہ ہی صدق مقال
چوک میں ایک ہے کمرہ کہ وہ زیبا ہی کمال — در پہ دربان ہیں امیرانہ ہیں سب جاہ و جلال

پردی زرین جو ہیں منہ پہ تو رکابر ساتے ہیں
لوگ کہتی ہیں کہ وہ روز یہاں آتے ہیں

۴۸ یہ خبر سنکے اوسی او حرارت آئے — وہان رُکا دل تو یہان گر دکدورت آئی
گو بظاہر نہ کبھی بات کی نوبت آئی — دل یہ کہتا تہا کہ اب آئی اب آفت آئی

۴۹ رنگ بدلا ہوا چہایا ہوا غم دونون طرف
ایک غم دونون طرف ایک الم دونون طرف

۵۰ مین یہ کہتا تہا الہی یہ قیامت کیا ہے — وہ یہ کہتا تہا کہ یہ قہر یہ آفت کیا ہے
مجکو اندیشہ یہی وجہ کدورت کیا ہے — درمیان اوسکو سبب ترک محبت کیا ہے

بی تکلف نہ کٹا دن نہ کٹی رات کوئے
نہ ادہر بات کوئی تہی نہ اودہر بات کوئے

۵۱ اوسکو چپ چپکی ہر اک گوشہ مین گریان ہونا — مجکو ہر بار سر آئینہ پریشان ہونا
وسکو گردون کیطرف دیکھہ کی حیران ہونا — مجکو افسوس سے انگشت بدندان ہونا

رنگ صحبت نرہا لطف ملاقات گیا
لگ گئی چپ مزہ حرف و حکایات گیا

۵۲ مین یہ کہتا تہا الہی یہ تماشا کیا ہے — دفعتہ پہر گئی قسمت مری ہونا کیا ہی
ہی او داسی در و دیوار پہ نقشا کیا ہی — ہوش باقی نہین یارب مجھی سودا کیا ہے

خشک لب ہوگئی رخ زرد ہی کیا ہونا ہے
دلمین بیساختہ کچہ درد ہی کیا ہونا ہے

۵۳ اوسکو ہر وقت تصور کہ ہوئی مجسے دغا — پیار کا چاہ کا الفت کا مزہ کچہ نرہا
دشمنی کرنے لگی دوست زمانہ اولٹا — لوگ ہمپر کیسا کا ہو سمجہکر کوئی کیا

پردی پردی مین عداوت یہ محبت کیسے
منہ پہ کچہ دلمین کچہ اللہ یہ الفت کیسے

۵۴ آخر کار یہ صورت ہوئی رفتہ رفتہ — ظاہری ترک مروت ہوئی رفتہ رفتہ
ہمکو سودا ہوا وحشت ہوئی رفتہ رفتہ — اونکو صورت سی بہی نفرت ہوئی رفتہ رفتہ

منہ پہ پہنی ہوئی ہم اپنا پڑے رہتے تھے
ہوئی پاس آتی نہ سنتے دور کھڑی رہتے تھے

۵۵۴

ایکدن اوس سے کہا ہمنی کہ اے رشک قمر
آج قریب ہے شادی کی کسی دوست کی گھر
رقعہ آیا ہی بلایا ہین کی ہی جسنے ہم کو
ہم شادی مین ضرور اپنی ہی شرکت شب بھر

لیکے نوشاہ دولہن کو ہوگا
دو گھڑی بعد فراغ اپنا ہے آنا ہوگا

۵۵۵

خیر تو سنکے بھی اوسنے نہین آیا خیال
ہونہہ آج اوسی کا ہی انہین شوق وصال
جائین تو شام کو ہمکو ہی نہین تا بلال
ہم ہی چلتی ہین کہ گھر مین ہین رہنا وبال

یا تو ہو غیر کا یا وہ بت خود سر اپنا
آج جھگڑا ہی چکا لیتے ہین چل کر اپنا

۵۵۶

شام جسوقت ہوئی بہنی منگائی پوشاک
ہوئی آمادہ چلی گھر سی مگر دل غمناک
پہونچی اوس گھری مین جنت تھا جو زیر افلاک
ساتہ دو چار مصاحب سے نہایت چالاک

گو کہ باتونمین بہت ہمکو وہ بہلاتی تھے
کیا کہین کیا دل مضطر کو خیال آتی تھے

۵۵۷

دو پہر رات گئی اونکی سواری آئے
ہمکو پہونچی یہ خبر باد بہاری آئی
بات واقعہ یہ خاطر مین ہماری آئی
جسکا کھٹکا تہا اوسی بات کی باری آئی

گذرا اس بام پہ ہوگا بت عیار جانی کا
سامنا آج ہوا آفت بالا لے کا

۵۵۸

فکر انجام ہوئی جب یہ مری دلنی کہا
سادگی خوب نہین کام ہی عیاری کا
کار فرما ہو اگر عقل تو ہے مدعا
بات کیجی کوئی حکمت کی فلاطونی سوا

امتحان یار کا جس سے کسی عنوان ہو جائی
جھوٹ سچ جو ہے وہ سب آج نمایان ہو جائے

سوپہنچی سو پہنچی یہ بات نکالی آخر — میری ہمراہ مصاحب ہین کئی خوش ظاہر
مجکو لازم ہی کہ غائب ہون رہین یہ حاضر — دیکھون کیا قصد ہی کس پہ ہی وہ کافر

امتحان چاہیے ہوتی ہی جو آخر ہوگے
گفتگو انسی جو آئی گی وہ ظاہر ہوگے

۹۶۰

ایک مصاحب تہا مری ساتہ خوش اسلوب حسین — اوسکو وہان اپنی جگہ دینی کیا صدر نشین
اکدرہ ایک تہا اوسمین ہوا جاکی مکین — چہوڑی جلمین کہ نہ دیکہی وہ بت زہرہ جبین

باتین کانون سی سنون شک کوئی اصلا نرہے
فاش پردی سی ہو پردہ کوئی پردا نرہے

۹۶۱

مین نے اوس گوشی مین لی مصلحتہً جای قرار — زیب مسند وہ ہوا اپنی دکہانی کو بہار
سر پہ رومال ہلانی لگی دو خدہ نگار — دفعتہً مثل قمر سامنی آیا وہ نگار

پر سر آسیمہ غضبناک نکر آیا
منہ بنائے ہوئی بدلے ہوی تیور آیا

۹۶۲

زیب مسند جو کسی غیر کو دیکہا مری جا — تہا غضبناک زیادہ وہ غضبناک ہوا
اس مصاحب نے کہا خیر ہے تشویش ہی کیا — گہر تمہارا ہی جو آی سراغر از کیا

کسیلی اتنا اوچاٹ آپکا ہی دل کیا ہے
بیٹہے ہی جاؤ کہڑی ہونے سی حاصل کیا ہے

۹۶۳

آئی کس کام کو کچہ کہی تو آنی کا سبب — کچہ بیان کیجی تکلیف او ٹہانی کا سبب
اوتری اس گہر مین تو پہر تیوری چڑہانی کا سبب — وجہ آنی کی نہ کہلتی ہی نہ جانی کا سبب

دو گہڑی بیٹہو ہنسو بولو کوسنے بات کرو
آدمی ہم بہی ہین ہمسی بہی ملاقات کرو

۹۶۴

سنکے یہ بات کہا غیظ سے مطلب ہمین کیا — جنکی مشتاق ہین اونکا نہین اس گہر مین جا
یہ سنا تہا کہ ہی پاس اونکی کوئی ماہ لقا — داغ دینی اوسی آنی تہی کہ ملجای سزا

بدلی منظور نظر اوس سے تھے لینے ہمکو
یہان جو آئی تو پڑی لینی کے دینے ہمکو

۵۶۵

ایک تو کرسی کہا اپنی ذرا جا تو سہے
ہمکو لایا ہی جو یہان اوسکو بلا لا تو سہی

کریہ تاکید کہ روپوش ہی کیون آتو سہی
جسکی آنی کو کہا تہا اوسی بتلا تو سہی

ہوا گر جہوٹ تو یہ مورد تعزیر کرون
کرکے کالا ترا منہ شہر مین تشہیر کرون

۵۶۶

وہ جو ڈرتا ہوا آیا تو یہ جہنجلا کے کہا
کیون یہ کیا بات ہی کیا تو نی کہا کیا نکلا

جنکا طالب ہون نہ وہ ہین نہ کسی غیر کی جا
دوسرا کون ہی معشوق پتا جلد بتا

مہروش اور کہان اوسکی کہین جانون نہین
اسقدر جہوٹ کسی بات کا سر یانون نہین

۵۶۷

کانپ کر اوسنے کہا جہوٹ نہین جہوٹ نہین
راست گو ہون بخدا جہوٹ نہین جہوٹ نہین

کچہ نہین میری خطا جہوٹ نہین جہوٹ نہین
آپ دیکہین تو ذرا جہوٹ نہین جہوٹ نہین

وہی کمرہ ہی وہ جسمین کہ یہ طیاری ہے
رنگ بدلا ہی تو کچہ رنگ ہی عیاری ہے

۵۶۸

اور کچہ دہیان مین آتا نہین اسوقت مگر
چلمن آتی ہی یہ چہوٹی ہوئی جس در مین نظر

ہو نہ ہو اسمین مقرر ہی کوئی رشک قمر
ہی یہی دہوکی کی ٹٹی کہ بظاہر ہی سپر

تیز ہون ناسن تدبیر تو عقدہ کہل جاے
چلمن اوٹہی تو یقین ہی ابہی پردہ کہل جاے

۵۶۹

سنکے اس بات کو جلدی ہی بڑہا نامہ بتال
چہینکدی نوچکی چلمن کہ پریشان تہا کمال

در مین رکہا جو قدم کو تو ہوا آئینہ حال
چار سو پہیل گئی روشنی شمع جمال

مجکو دیکہا تو کہا واہ یہ چور ے ہمے
بت بنے بیٹہے ہو اللہ یہ چوری ہمے

۷۰ چھپکے بیٹھے ہو جو مجھسے یہ خطر کسکا ہے
پاس اتنا تمہین منظور نظر کسکا ہے
مجھسے ڈرتی نہین بتلاؤ یہ ڈر کسکا ہے
صاحب خانہ ہی یہان کون یہ گھر کسکا ہے

۷۱ ہو جو شکوہ کہو کسدن کو اوٹھا رکھا ہے
ہی یہ ظاہر کہ کہین اوسکو چھپا رکھا ہے

۷۲ بڑھ چلی اب تو بہت دور ہو ماشاءاللہ
بزم شادی مین گئی آئی یہان کا نکی راہ
ہمسے عیار بنا آپکا کیا کہنا واہ
یہی حیلی ہین تو کیا ہوگا محبت کا نباہ

۷۲ سرد مہری کی ہی نقشی لگی جمنے اب تو
چور پکڑا ہی بڑی گھات سی ہمنے اب تو

۷۳ کیسے یہ لال ہوا خشم سی مثل گل تر
کچھ نہ سوجھا اوسی کچھ غیظ مین آیا نہ نظر
باندہی بی جرم و خطا دست درازی پہ کمر
پرزی کپڑونکی کیی جامی سی ہو کر باہر

۷۳ خار کیا کیا نہ دیے گوشۂ دامان کھینچا
ڈال کر ہاتھ گریبان مین گریبان کھینچا

۷۴ عرض کی مین نے کہ تا چند جفا سمجھو تو
بیچی کر یہ ستم پہلی ذرا سمجھو تو
بات کچھ اور ہی ہے آپمین ہی کیا سمجھو تو
ناسمجھ ایسے نہین نام خدا سمجھو تو

۷۴ متوجہ اگر انصاف پہ کچھ دل ہو جائے
بی تکلف ابھی ظاہر حق و باطل ہو جائے

۷۵ نہ مرا جرم ہی ہمین نہ تمہارا ہے قصور
فتنہ انگیزی اعدا سی پڑا ہی یہ فتور
کچھ کا کچھ مجھسے کہا تمنے کیا کچھ مذکور
آزمایش ہوئی ہان دونون طرفی منظور

۷۵ دونون جانب خبر کذب برابر گذرے
آج جو آپ پہ گذری وہی مجھپر گذرے

۷۶ کیا کہا تمسی تم آئی جو یہان ہو کی خفا
یون ہی تہا ایک ذرا انداز نی مجھسی ہی کہا
کہ او نہین پاس نہین دور ہی نکہون سی حیا
نکہت گل کیطرح جاتی ہین چھپکر سر جا

سیر اغیار کی باغون کے کیا کرتے ہین
روز ترطیب دماغون کی کیا کرتے ہین

۷۶
چوک مین لوگون کی کمرہ تو نکل جائی یہ بل
پانون کی بدلی اونہین لاؤنگا مین کی مہل
یوک کر غیر کے کہنی پہ کیا ہمنے عمل
گذر اس غیر محلہ مین ہوا غیر محل

آگئے کہنے مین تہی زیست جو بہاری ہمکو
آزمایش ہوئی منظور تمہاری ہمکو

۷۷
تم جو آئی تو کیا گوشہ عزلت مین قیام
اک مصاحب کو کیا صدر نشین اپنی مقام
تا کہلی یار سنین آپکی تقریر تمام
شکر للہ کہ اب کچہ نہ رہا ہمکو کلام

فرق پایا نہ محبت مین ذرا صاف ہوئے
جو کہا تمنے وہ کانون سی سنا صاف ہوئے

۷۸
تمکو بہی چاہیئے سوقت صفائی ہمسے
مفسدون سی ہو جدائی کہ جدائی ہمسے
نہین ہونی کی کبہی کوئی برائی ہمسے
نہ پہرین تمسی پہری ساری خدائی ہمسی

کام تمسی ہی کسی سی ہمین کچہ کام نہین
ڈہونڈہ لو سارا امکان غیر کا یہان نام نہین

۷۹
ہم تو قائل ہوئی تم صاف ہو ہمین نہین تمین
تم بہی اب دور کرو دل مین جو کچہ ہو کسک
آزماو ذرا الفت کو یہ کمرہ ہے محک
غیر کا دہیان نہین لمین ہماری تک

ہم ہین یکرنگ دورنگی کا یہان طور نہین
آپ ہی آپ ہین کمری مین کوئی اور نہین

۸۰
فیصلہ ہی بہت آسان نہین کچہ دشوار
درمیان آج جو ہین باعث شر و اشرار
ایک سا تہ آپکی ہی ایک مرا خدمتگار
دونون اسدم ہون طلب تا نرہی لمین غبار

ڈر کے جو کچہ ہے حقیقت وہ عیان کر دینگی
ہوگی تہدید تو حق حق وہ بیان کر دینگے

راست تھی راست پسند آگئی دلکو بھی یہ بات
سامنی اونکی بلا ئی گئی دونون بدذات
کانپتی آئی مگر منہ سی یہ نکلا ہیہات
سمجھے بی راست کہی اب نہین ممکن ہی نجات

جوڑ کر ہاتہ گری پاونپہ ڈر کر دونون
ایک سا حال لگی کہنے برابر دونون

۹۸۲

عرض کی سچ ہی کہ اعدا نی طمع دلوائے
طمع زر سی طبیعت مین خیانت آئے
حق یہ ہے دونون طرف جھوٹ خبر پہونچائے
بدی انجام بدی کا یہ ہوئی رسوائے

شرم سی آنکھین جھکی پڑتی ہین گردن کیطرح
ٹپکین ہین بازوون پر دیکھی جو شن کیطرح

۹۸۳

کھولکر پہین جو پٹہ ہوائین تو تہا رہ سخن
نام ظاہر ہوئی رسوا ہوئی ساری دشمن
جب یہ احوال کہلا کچہ نرا نیچ دمحسن
مہربان ہو کی کہا دور ہوا سارا ظن

حق بڑی چیز ہے بہڑکا نی سی کیا ہوتا ہے
بگڑی بن جاتی ہین جب فضل خدا ہوتا ہے

۹۸۴

سچ یہی صاف ہو تم میرا گمان تہا باطل
پرزی پرزی کیگی کیون مین ہوا سخت خجل
مین بہی مجبور ہون آخر یہی انسان کا دل
گرد آلودہ ہو پر کیا رخ ماہ کامل

غیر اول کوئی معشوق نہ تا نے ٹہہرا
دودہ کا دودہ ہوا پانی کا پانے ٹہہرا

۹۸۵

عفو تقصیر کرو جانی دو بدلو پوشاک
دشمنون کی ہی عبث جان اسل فت مین ہلاک
کیا ہوا منہ مین دریدہ دہنونکی اب خاک
وہی اخلاص وہی پیار وہی پہری تپاک

گر دکیسی تو اسیوقت نئے سر سی پہرون
اب پہرون تمسی تو اللہ وہیسے پہرون

۹۸۶

ہاتہ گردن مری وال کی کرنی لگی پیار
ہم بغل مین بہی ہوا دور ہوا دل کا غبار
بدلی پوشاک ہوا مین طرف خانہ سوار
وہ بہی ہمراہ مری آئی بہت باغ وبہار

بخت یاور ہوئی اقبال کی تائید ہوئی
بجکو نوروز ہوا اونکو شب عید ہوئی

۵۸۷

رنجکی کی لیی سامان منگائے کیا کیا
کونڈی شیرنی کی بازار سی آئی کیا کیا
صدق نیت سی فقیر اوسنی کہلائی کیا کیا
گل شہیدونکی مزار و نیہ چڑہائی کیا کیا

روشنی اوسنی بڑی خانہ اللہ مین کے
حاضری حضرت عباس کی درگاہ مین کے

۵۸۸

کی دعا خالق اکبر سی کہ ای رب عباد
دوست جتنی ہین وہ سب شاد ہون دشمن ناشاد
سو مراد ونکی یہ ہی ایک مری دلکی مراد
جسکا عاشق ہون وہ عاشق ہو ہی پیار یا د

عمر بہر وصل کا حاصل ہو زمانا مجکو
شکل فرقت کی الٰہی نہ دکہانا مجکو

۵۸۹

قطع کر سلسلہ نظم امیر اب خاموش
سامعون نی یہ در نظم کیی گوہر گوش
گرچہ باقی ابہی دریای طبیعت کا ہی جوش
سنی والی ہین یہ سرمست کہ باقی نہین ہوش

پہر کبہی جوش طبیعت کا دکہاؤنگا نہین
ہوش آئیگا تو افسانہ سناؤنگا نہین

تمام شد

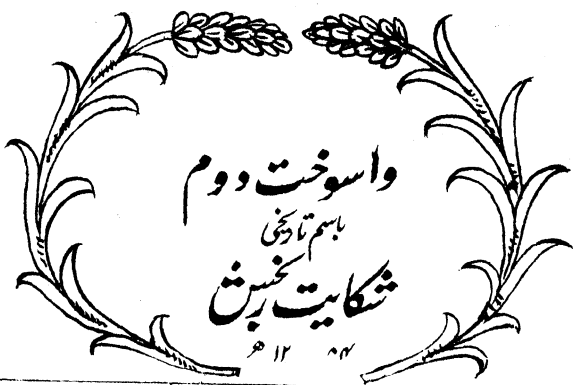

واسوخت دوم

باسم تاریخی

شکایت بر بخشی

۱۲۸۴ھ

۵۱ دھوم ہی خسرو اقلیم جنون آتا ہے — فوج غم ساتھ ہی آمادۂ خون آتا ہے
خلل انداز صف صبر و سکون آتا ہی — صاحب شکر نیرنگ و فسون آتا ہے

قابل دید تماشا حشم و جاہ کا ہے
داخلہ تختگہ دل مین شہنشاہ کا ہے

۵۲ وہ فلک قدر شہنشاہ زمن کون کہ عشق — تیغ زن تیر فگن قلعہ شکن کون کہ عشق
رستم معرکۂ رنج و محن کون کہ عشق — مالک ملک دل و جان و بدن کون کہ عشق

گرد مین ہے روش باد بہاری دیکھو
حضرت عشق کی آتی ہے سواری دیکھو

۵۳ لو وہ آتا ہی جو ہی موجد نیرنگ و فسون — تشنہ کامان محبت کا جو ہی تشنۂ خون
جسکی آگی سر تسلیم دو عالم ہے نگون — سر جھکای ہی قد بوس کو جسکے گردون

جب یہ شمشیر دم جنگ علم کرتا ہے
سر جلاد فلک کو بھی قلم کرتا ہے

۹۴
اوسکی آمد ہی جسی کہتی ہین قتال جہان | اوسکی آمد ہی جو مشہور ہی چنگیز زمان
اوسکی آمد ہی جو کرتا ہی گل عیش خزان | اوسکی آمد ہی جو ہی سرشکن تاب و توان

تیغ کھینچی ہوی سر گرم عتاب آتا ہے
ملک الموت بھی ہمراہ رکاب آتا ہے

۹۵
کیا جلوس اوسکی سواری کا دکھاتا ہی بہار | فیل آفت کی جلو مین ہین رستم کی یہ ہوار
آگی آگی علم نالۂ خورشید نشان | زرفشان اوسکا پھریرا کہ دہوان آشبار

دل جو ٹوٹی ہین نقیب آہ کی للکاری ہین
آبلی سینۂ عشاق کی نقارے ہین

۹۶
حسرتین کشتہ ہین جسکی وہ تنگر ہی یہی | پہلوان جسنے پچھاڑی وہ دلاور ہی یہی
ڈوبتی جسنے نکالی وہ شناور ہی یہی | کشتیان جسنے ڈبوئین وہ سمندر ہی یہی

خضر کا غرق ہی یہان آج نہین کل بیڑا
نوح لائین جو سفینہ نہ لگے تھل بیڑا

۹۷
کھوا راستہ بازار محبت ہو جائے | چمکین انکھونکی دکانین نئی صورت ہو جائے
وحشت آباد غم و درد کی زینت ہو جائے | خانۂ خانہ خرابی کی مرمت ہو جائی

صاف ہو دلکا مکان جشن کی تیاری ہو
کمری کمری مین گل داغ کی گلکاری ہو

۹۸
چشم تر اشک کا چھڑکاؤ لگائی سر راہ | صرف جاروب کشی زلف ہی ہو بخت سیاہ
غم واندوہ کی استادہ دو رستہ ہو سپاہ | ڈور کر لائی خبر جلد کہو پیک نگاہ

ہے ابھی دور کہ پہونچی ہی سواری دیکھ
کسقدر باغ سجی ہی بہاری نزدیک

۹۹
چاہیے آئی ہی یہ جشن کا سامان ہو جائے | جسکو جمشید بھی دیکھی تو پشیمان ہو جائے
دل صد چاک کا آراستہ ایوان ہو جائے | فرش زخم تن مجروح کا دامان ہو جائی

پنجشاخی جو کنار و نپہ گڑین نالون کے
جھاڑ فانوس کنول بزم مین ہو چھالون کے

۱۰

دو یہ پریون کو صداقاف سی اوڑ آئین
ساتہ دیوانو نکو سازندون کی بدلی لائین
ہچکیان لینی لگین سب وہ ترانی گائین
رقص پر آئین تو انداز نئے دکہلائین

۱۱

پہڑکے ہر عضو بدن طائر بسمل کیطرح
کاٹتے راہ چلین خنجر قاتل کیطرح

تہنیت کی یہ ہر ایک ساز سی نکلے آواز
تم سلامت رہو تابع ہون عراق و حجاز
وہ بہی قائم رہین شہزادی جو ہین زوگدار
حسن جو آپکی معشوقہ ہی عمر اوسکی دراز

آپکو وصلت جانانہ مبارک شاہا
خلق کو مرگ جوانانہ مبارک شاہا

۱۲

مے کشی کا جو خیال آئی تو می خون جگر
دور پیمانہ دکہائی کوئی بہر جای جو سر
جام وہ جنکو کہین غیرت خورشید و قمر
ساغر جم کیطرح آئینہ عالم کی خبر

وسعت ظرف سی در وا کہین امید کی ہون
چرخ کا خم ہو پیالی مہ و خورشید کی ہون

۱۳

جوش مستی مین جو ہو فیفر سان طبع غیور
منہ خزانہ کا کہلی نور کرم کا ہو ظہور
پائین انعام ہو اخواہ ہون نزدیک کہ دور
بہرہ ور ہون در مقصود سی خدام ضرور

داغ حسرت عوض درہم و دینار بٹین
ڈہیریون آنسو نکی گوہر شہوار بٹین

۱۴

جامہ زیبونکو ملین خلعت عریانی تن
طلس گردہو کمخاب کی جا زیب بدن
زخم پر زخم دوشالہ ہو برائے گردن
سکہ گو کا در تحسین سی بہر جای دہن

داغ کی سبکو سپر آہ کی شمشیر ملے
وحشت آباد جنون خیز مین جاگیر ملے

۹۱۴ ہار زخمو کی ہین باغ طرب ہو شاداب — تیغ کالی ہو ن تقسیم کہلے فیض کا باب
خاص لوگو نکی بڑہین رتبی عنایت ہو خطاب — ہون خطاب ایسی کہ جو ایک کا ہو ایک جواب

میرزا یاس مخاطب بہ جلیس الدولہ
میر حرمان ہون مخاطب بہ انیس الدولہ

۹۱۶ ہو چکی جشن تو خاصی کا بھی پہر ہو سامان — ہان چنی جائین وہ خاصی جو ہون نایاب جہان
میز پر ظرف ہون انجم کیطرح نور فشان — لائین حور و نسی کہو مائدہ باغ جنان

چرخ کی خوان سی بہی نعمت الوان آئے
نان خور شید پنیر مہ تابان آئے

۹۱۷ مرغ جان آتش حسرتسی ہو جل بھنکی کباب — شلجم آبلۂ دل من و سلوی کا جواب
خشک مغزی کا وہ خشکہ نہ رہی دیکھنی تاب — لخت دل خون جگر کی ہو نہاری نایاب

تافتا نونکی جگہہ داغ زبون حالون کے
کوفتی لخت جگر خوانچی تنخالون کے

۹۱۸ آش خون وہ کہ نہو سیر کسیکی نیت — سیر چشمو کو ملے لقمۂ غم کی لذت
زخم پر چہر کے نمک جو نمکین ہو نعمت — لب نان وہ کہ لب تیغ کی ہو جسمین صفت

کار حلوا اثر زہر ملاہل ہو یہان
شور با آب دم خنجر قاتل ہو یہان

۹۱۹ بعد خاصی کی لگی چٹنی وہ آتشبازی — اگر اٹھی آگ کری چرخ بہی برق اندازی
ہو تماشا کہین فیلونکی وغا پردازی — جلکی طاؤس کرین چار طرف طنازی

چرخ نی نالی کی لے گنبد عولابی سے
رات ہو روز رخ زرد کی مہتابی سے

۹۲۰ قلمی کاغذکی جہان نصب ہین ہو ن اشجار — اگ کرلی کرۂ ارض کو د سہر ہین حصار
صفت سرو چراغان ہون شرر بار انار — جیسی پرواز کرین نالۂ عاشق کی شرار

چمکین چھالونکی بتاسی کہین اختر کھیرج
چادر اشک لگی چھوٹنے چادر کیطرح

۹۲۱

ہوئی اقصیٰ جو دعوت سی فراغت حاصل
ساری اسباب ضیافت سی فراغت حاصل
شرط مہمانی و خدمت سی فراغت حاصل
عطر سی پان سی شربت سی فراغت حاصل

عیش و عشرت کا نظر سب سروسامان آیا
بعد دعوت کی دم رخصت مہمان آیا

۹۲۲

کشتیان پیش جواہر کی ہوئین بوقلمون
جن پہ قربان کری گوہر انجم گردون
سرخ یاقوت ہزارون صفت قطرۂ خون
چہرۂ زرد کی پکھراج بھی گنتی سے فزون

لخت دل لعل تہی نیلم تہی کہ تنخالی ستے
تار اشکونکی نہ تہی موتیون کی مالی ستے

۹۲۳

خسرو عشق کو آیا دم رخصت یہ خیال
دل کی تسلیم حقیقت مین ہی ریز کمال
معتدل آب و ہوا جس سے طبیعت ہی نہال
چھوڑیے کیون ایسی دولت ہی یہی الامال

قطعی قطعی مین طرب خیزی گلشن ہی یہان
گوشی گوشی مین زر داغ کا خرمن ہی یہان

۹۲۴

صبر نامی ہی جو اس کشور آباد کا شاہ
یہ بھی قید کسیطرح اوسی رکھتی گمناہ
اوسکو پوشیدہ خبر اسکی جو پہونچی ناگاہ
نہ تہی پاؤن کہا دلمین کہ انا للہ

رعب غالب یہ ہوا اوسکے وطن چھوڑ دیا
خوف صیاد سی طائر نی چمن چھوڑ دیا

۹۲۵

کشور دلمین جہاندار ہوا خسرو عشق
مالک دولت بیدار ہوا خسرو عشق
رونق افزا سر دربار ہوا خسرو عشق
تاج کا تخت کا مختار ہوا خسرو عشق

نام خطبی مین کیا شاہ نے اپنا جاری
کشور دلمین ہوا داغ کا سکا جاری

۲۲۷ ظلم و بیداد پہ جب نیت شاہی آئی
لٹ گیا ملک رعایا پہ تباہی آئی
آخر اندھیر ہوا یہ کہ بلا سے آئے
خون سے سرخی ہوئی موقوف سیاہی آئی

داغ وحشت کی نظر جلوہ گری لانے لگی
پاس دیوانی کی خلوت میں پری آنے لگی

۲۲۸ مائل دید ہوئی دیدۂ دیدار طلب
دل تماشائی سراپردۂ اسرار طلب
لب ہوئے ذائقہ بوسہ رخسار طلب
مرغ جان کشمکش طرۂ طرار طلب

دفعتہً سر میں بھری ساری زمانی کی ہوا
دشت وحشت میں ہوئی خاک اڑانی کی ہوا

۲۲۹ خواہش جلوہ معشوق ہوئی پہلو کو
حسرت زانوی محبوب ہوئی زانو کو
دھیان آیا دل سودا زدۂ گیسو کو
سونگھیے چلکی کسی کاکل عنبر بو کو

عمر بی صحبت محبوب کٹے خوب نہیں
زیست کا لطف بجز صحبت محبوب نہیں

۲۳۰ ہم بھی جانی لگے جلسی تھی جہاں یار ہوئے
تذکری ہونی لگی روز طرحداروں کی
شہری اونسی جو سنے آئنہ رخساروں کے
دلسی پیرو ہوئی یوسف کی خریداروں کی

کیسے جلسی ہیں ادھر اور ادھر کی باتیں
تھیں فقط زلف و رخ و چشم و کمر کی باتیں

۲۳۱ ایک صاحب تھے جو تصویر کے فن میں استاد
اونکو مانی کہی اس فن میں کہ کوئی بہزاد
لائی اکروز مرقع کہ جمے نقش مراد
او سمیں تصویریں حسینوں کی تھیں سحر نژاد

وہ شبیہیں جو برنگ مہ تابان نکلیں
حوریں جنت سی پریخانہ سے پریان نکلیں

۲۳۲ ایک سی ایک مرقع میں تھی بہتر تصویر
کوئی خورشید کوئی ماہ منور تصویر
باعث حیرت احباب ہوئی ہر تصویر
جلوہ افروز عجب ایک ہوئی پر تصویر

دیکھکر جسکو اوڑا رنگ ہوا ہوش اوئی
دلمین جو نقش جمی تہی وہ فراموش ہوئی

۵۳۲
وقت نظارہ عجب رنگ تحیر چھایا
بزم احباب کو حیرت کا مرقع پایا
جوش الفت نی عجب رنگ جنون چمکایا
کیا کہون دلسی وہ نقشہ مجھی کیسا بھایا
خلش غم نی رگ جان مین ڈبوئی نشتر
واہ ری نوک پلک دلمین چبھوئی نشتر

۵۳۳
آگئی ایسی طبیعت کہ کہا گھبرا کر
کسکی تصویر ہی یہ کون ہی یہ رشک قمر
جس چمن کا ہی یہ گل ہی وہ چمن زار کدہر
واہ کس برج سعادت سی یہ چمکا اختر
اس شباہت کی کہان ماہ جبین ہوتی ہین
قدرت اللہ کی ایسے بھی حسین ہوتی ہین

۵۳۴
اوس مصور نی کہا حال کرون کیا انہا
حسن آباد ہی اک ملک سینونکا دیار
وہان تجارت کو گیا مین تو ہوا اس دوچار
مٹ گئی حوصلہ ضبط کی سب نقش و نگار
سوز الفت سبب گرمی بازار ہوا
نقد جان بیچکے اسکا مین خریدار ہوا

۵۳۵
حکم تمہارے نے بنائی کوئی یہان سودائی
لیچلون کینچکے تصویر یہ دلمین آئے
کہو کے سب مال تجارت بھی دولت پائی
شکل نیرنگ مقدر نی نئی دکھلائی
آج تک ہجر مین فریاد کیا کرتا ہون
شدت غم مین اسی دیکھہ لیا کرتا ہون

۵۳۶
سنکے یہ حال مصور سی ہوا شوق کمال
گھر مین آیا تو پڑا بستر غم پر مین نڈھال
دلسی کہتا تہا کہان اپنی نصیبون مین وصال
قاصد وہم کا جانا ہی وہان امر محال
کیسی وصلت کوئی ملنی کا سہارا ہی نہین
وہان لڑی آنکھہ جہان اپنا گذارا ہی نہین

حال تغیر ہوا غم سی یہ ہوتے ہوتے — دونون رخسار مری گھل گئی روتے روتے
جان آخر غم محبوب مین کھوتی کھوتے — بخت خوابیدہ مرے جاگ اٹھی سوتی سوتے
کی جو اللہ نے تائید عجب بات ہوئے
ایک درویش سی رستی مین ملاقات ہوئی

۹۳۸ قرب جو کہتی ہین جسکو وہ نہین حاصل وہ مقام — ماسوی اللہ سی نفرت ہو نہین اللہ سی کام
مست در رات ہی شوقی بی شیشہ وجام — آئینہ پیش نظر غیب کا احوال تمام
دیکھکر مجکو وہ سب حال مرا جان گئے
مر رہا ہے کسی عیسی پہ یہ پہچان گئے

۹۳۹ آگیا رحم عنایت کی ہوئی مجھپہ نظر — دی دعا مجکو کچھ ایسی کہ کھلا باب اثر
لکھہ کی تعویذ بھی اک پانده دیا بازو پر — ہنسکے فرمایا کہ جاتیری شب غم ہی سحر
کٹ گئی ساری تیری رنج وتعب دیر نہین
صحبت زہره وخورشید مین اب دیر نہین

۹۴۰ چپکے وہ تونگا ہونسی مین گھر مین آیا — دلکو کچھ مین نے تو کچھ دل نی مجھی سمجھایا
شام جب ہونے لگی اور نہ ہی کچھ صبر آیا — فرش کو مٹی پہ سر شام مگر بچھوایا
خواب راحت سی نہ آنکھون کو سروکار رہا
صبح تک منتظر طالع بیدار رہا

۹۴۱ جب ہوی صبح کی آثار چلی سرد ہوا — بوئی محبوب کا کچھ ملنی لگا دلکو پتا
دوری صبح سعادت کی نظر آئی ضیا — تہنیت کی لیی موجود ہوا پیک صبا
مغز جان تازہ ہوا نکہت جانان آئے
نوبت صحبت بلقیس وسلیمان آئے

۹۴۲ روشنی دور ہوا پر نظر آئی مجکو — شکل تائید مقدر نظر آئی مجکو
شمع دولت جو منور نظر آئی مجکو — جان تمکت جامی سی باہر نظر آئی مجکو

روشنی دور سی جتنی وہ قریب آتی تھے
جان ہوتی تھی ہوا بوی جیب آتی تھے

۴۴۳
دیکھتا کیا ہوں کہ ایک تخت ہوا سی اوترا
سحر غم تھا جو چڑھا فضل خدا سی اوترا
چمکی تقدیر قمر اوج سما سے اوترا
ناز سی غمزی سی عشوی سے ادا سی اوترا

ہوکے مضطر جو میں آمادۂ تکریم اوٹھا
درد دل مجھسے بھی پہلی ہی تعظیم اوٹھا

۴۴۴
مہر اقبال نمودار ہوا وقت سحر
جھلملانی لگی تنویر سی جسکی اختر
مطلع نور ازل صبح جبین سر تاسر
واہ ری لمعہ رخسار کہ ٹھہری نہ نظر

جلوہ افروز جو وہ چہرۂ پر نور ہوا
نور سے بام تجلی کدۂ طور ہوا

۴۴۵
تھی مصور نی جو مجکو وہ دکھائی تصویر
سر سی پا تک وہ بعینہ نظر آئی تصویر
بول اوٹھا دل جو نہایت مجھی بھائی تصویر
اپنی ہاتھوں سی خدا نی ہی بنائی تصویر

بخت بیدار ہیں طالع کی مددگاری ہے
یا الٰہی یہ کوئی خواب کہ بیداری ہے

۴۴۶
ملک آیا ہی کہ اوتری ہی فلک سی کوئی حور
یا پری قاف سی آئی مری نکھونکی حضور
بیستون پر یہ ہوا جلوۂ شیرین کا ظہور
دیکھنا قیس کا لیلی کو ہوا یا منظور

زہرہ آئی کہ قمر برج قمر سے نکلا
دوسرا مہر جہانتاب کدھر سے نکلا

۴۴۷
ورق مہر جہانتاب کہ پر نور جبین
لمعۂ شمع تجلی کدۂ طور جبین
غیرت آئینہ و تختۂ بلور جبین
حسن جنت کا چمن چشمۂ کافور جبین

نور یوسف نی اسی ماہ جبین سے پایا
شہرہ پایا تو صباحت نی یہین سے پایا

ورق نور وہ رخ صفحۂ تنویر وہ رخ
اختر بخت وہ رخ کوکب تقدیر وہ رخ
حیرتی جسکی سہ و مہر وہ تصویر وہ رخ
قتل عاشق کو چمکتی ہوئی شمشیر وہ رخ

دیکھیں خوبان پری چہرہ تو دیوانے ہون
ماہ و خورشید بھی اس شمع کی پروانے ہون

۴۹

پیش گردن پی تسلیم جھکی گردن حور
کبھی اسطرحکی شفاف نہین شاخ بلور
دست صانع نی بنایا ہی عجب دستۂ نور
محفل حسن مین ہی شمع تجلی کا ظہور

سرکشی سامنی اوسکی جو کرے دور کہنچے
شمع سولی پر ابھی صورت منصور کہنچے

۵۰

عضوسی عضو یہ کہتا ہی کہ یکتا ہو نمین
بندسی بند کا ہی قول کہ زیبا ہو نمین
ہی ہتیلی کا اشارہ ید بیضا ہون مین
لب سی لب کا یہ مقولہ کہ مسیحا ہو نمین

رمز آنکھون کے کہو نرگس شہلا ہمکو
قول زلفون کا کہو سنبل دوبالا ہمکو

۵۱

بدر رخسار تو وہ ابروی خمدار ہلال
چمک انجم کی دکھاتا تمہارے صاف پہ خال
مہر سی بڑہ کی درخشندہ خورشید جمال
کہکشان کہیی اگر مانگ کو ہی ٹہیک مثال

ایسی جسدم فلک حسن کی زیبائی ہو
چمکے تقدیر منجم جو تماشائی ہو

۵۲

جلوہ آرا جو گلستان مین قدموزون ہو
بید مجنون کیطرح سرو چمن مجنون ہو
شاخ گل پر جو پڑی عکس نیا مضمون ہو
قدر مین طوبی جنت سی کہین افزون ہو

سرو کی شاخ سے زینت کا عیان گل ہو جاے
مرغ سدرہ کبھی قمری کبھی بلبل ہو جاے

۵۳

باغ خوبی مین ہی کتنا قدر عنا موزون
جسکی تعریف مین ہی نثر سراپا موزون
مصرع سرو کو سمجھین شعر کیا موزون
تولیی عقل کی میزان مین تو ہی نا موزون

ہی جو انسان ہی اوسی یہ قد آزاد پسند
جانور فاختہ ہی اس سی ہی شمشاد پسند

۵۴

چشم بیمار ہی لیکن یہ تعجب کی ہے جا
اسکا نظارہ ہی درد دل عاشق کی دوا
کیون نہ ہم نیچہ مژگان کو کہین دست شفا
ہو اشارات ہین صحت جو مریضون کو عطا

مرض غم نہین رہتا کسی سودائے کا
کام بیمار ہی ہوتا ہے مسیحائے کا

۵۵

آنکھہ مین سرمہ کی تحریر جو آتی ہے نظر
مست کے ہاتہ مین گویا کہ کنچا ہی خنجر
نگہ ناز مکرر صفت تیر دوسر
موی مژگان نہین گویا او نہین تیر فرنگی ہین پر

خون ہوئی لعل جو خندان لب خوشرنگ ہوئے
دانت شمشیر تبسم کے لیے سنگ ہوئے

۵۶

وصف پہلو مین نظر آتی ہین پہلو کیسے
صاف ہین گول ہین وہ ساعد بازو کیسے
جام صہبای صفا کاسۂ زانو کیسے
دو ہین پیمانی می حسن سی مملو کیسے

سینۂ صاف نہین حسن کا گنجینہ ہے
جسمین عکس رخ قدرت ہی وہ آئینہ ہے

۵۷

شرم ہی کچہ نہین جا جت کہ چھپای وہ کمر
جوہر فرد ہی کیونکر کوئی پای وہ کمر
غیر ممکن ہی کبھی جلوہ دکھای وہ کمر
غیب بینونکو بھی شاید نظر آئی وہ کمر

جو نہو ہست پتا اوسکا کہان ملتا ہے
کسکو آفاق مین عنقا کا نشان ملتا ہے

۵۸

ناف کو سب گرہ موی کمر کہتے ہین
ہم اوسی حسن کی دریا کا بھنور کہتی ہین
چشم عنقا بھی اوسی اہل نظر کہتے ہین
جھوٹ سب سچ ہی وہی ہم جو خبر کہتی ہین

یہی تشبیہ مناسب صفت ناف مین ہے
پر تو چاہ زنخدان شکم صاف مین ہے

دوسرا

۵۵۹ پاؤن وہ پاؤن کہ جنکی ہی جگہ دیدۂ حور — آنکھین پریان بھی ملین پائین اگر قرب حضور
کف پا مین صفت دیدۂ مہتاب ہی نور — چشم بد انجم افلاک کی اس ہی رہی دور

وقت رفتار ہی چال کیا کرتے ہین
فتنۂ حشر کو پامال کیا کرتے ہین

۵۶۰ الغرض خوب جو ہر طرح سی پایا اوسکو — خلوت خاص مین دل دوڑ کی لایا اوسکو
فرش کین آنکھین سر صدر بٹھایا اوسکو — ہوگیا رام جو باتون مین لگایا اوسکو

دونون جانب سی ہوئین طالب دیدار آنکھین
نیچی نظرین زمین ہونی لگین چار آنکھین

۵۶۱ دل ملا آنکھین لڑین بات کی لذت اوٹھی — دیر تک حرف وحکایات کی لذت اوٹھی
رفتہ رفتہ یہ مدارات کی لذت اوٹھی — ہمنشینی ہی ملاقات کی لذت اوٹھی

شانۂ زلف بنا پنجۂ مژگان میرا
دست شوق اوسکا ہوا طوق گریبان میرا

۵۶۲ اوس گل تازہ سی مین مجھی وہ گلو پٹا — مین گلی ہی مری ساعد ہی وہ بازو لپٹا
عشق پیچی کیطرح پاکی جو قابو لپٹا — ہار بنکر مری گردن ہی وہ گیسو لپٹا

منہ سے منہ ملنی لگا سینہ ہی سینہ کیا کیا
عطر ملنی لگا کپڑونمین پسینہ کیا کیا

۵۶۳ لب پر آہستہ یہ آواز کہ بس اوکا فر — گرہ ابرو سی عیان چین جبین ہی ظاہر
شرم سی نیچی نگاہین مگر آنکھین ساحر — ہوس دل سی کہا ناز نے حاضر حاضر

کچھ نہ پوچھو اوسی جوبن سر دست کیا
نشہ شوق نے دونونکو سیہ مست کیا

۵۶۴ کم سنی اوسکی جوانی سی جوانی میرے — وہ جوانسانہ تو مشہور کہانی میرے
اوسطرف اوسکی ادھر سحر بیانی میرے — جو کہا اوسنے زبان وہ زبانی میرے

اوسکے سینہ نی اودہر اوسکو اوبہار اگیا کیا
جال مجھپر مری بیتابی نے مارا کیا کیا

۵۶۵

اسکی بہرنی کی صدا ہوش ربا ہونی لگی
طبع کو خرمی دخل بجا ہونے لگی
آمد و رفت جولذت کی سوا ہونی لگی
منہ کہلا شیشہ کا قلقل کی صدا ہونے لگی

ماہ نے پر تو خورشید سی اختر پائے
فیض نیسان سی صدف نی گہر تر پائے

۵۶۶

می وصلت کے چلی بسکہ پیاپی ساغر
دین و دنیا کی نہ باقی رہی دنونکو خبر
گوش ساغر مین کہا شیشہ نی جوہا جھک کے
روح غش کر گئی سنکر اوسی للدری اثر

کونسا جوش تہا جو بادہ سر جوش نہ تہا
اوسطرف اوسکو ادہر مجکو ذرا ہوش نہ تہا

۵۶۷

اوسکو اور مجکو خبر کچہ نہ زبانی کی ہے
دلکو خواہش کہین آنی کی نہ جانی کی رہی
روز ترکیب محبت کی بڑہانی کی رہی
کبہی بہکی نہ زبان بات ٹہکانی کی ہے

لب بلب اسکو رہی صبح تلک جام چلے
چشمۂ مہر جو چمکا سوی حمام چلے

۵۶۸

ایسا معشوق ہوا فضل خدا سی جو نصیب
آنکہین دنرات ہوئین محو تماشای حبیب
مرض غم نرہا کوئی ملا خوب طبیب
خواب مین بہی نظر آئی نہ کبہی شکل رقیب

نئے سامان طرب شام و سحر ہونے لگی
عشرت و عیش مین دنرات بسر ہونی لگی

۵۶۹

تہا بہت وضع کا پابند جو وہ پردہ نشین
گہر مین رہتا تہا فقط ذہن نجاتا تہا کہین
ایکدن پاکی اودہس اوسکو برای تسکین
عرض کی مینی کہ او مہر لقا ماہ جبین

کیون پریشان رہا کرتی ہو کاکل کی طرح
زیست ہنس بول کی کاٹو گل و بلبل کیطرح

کون پوشاک نہین کون نہین ہی زیور
چمکی چگنو کبھی سونی کا گلے مین پڑکر
آبرو پای کبھی گوش سی سلک گوہر
بازوون سی کبھی جوشن کے بھی چمکین اختر

پڑکے ہاتھون مین ہون ہیری کی کڑی مال کبھی
پای نازک سی ہو آوازۂ خلخال سے کہے

دوستانہ جو یہ ترکیب وہی سمجھائے
مسی سرمہ سی ہوئی مد نظر زیبائی
شغل پیدا ہو کوئی اسپہ طبیعت آئے
کوچۂ زلف مین شانی نی رسائی پائی

شوق نغمون کا ہوا شغل طبیعت کی لیے
عورتین چند ملازم ہوئین خدمت کی لیے

روز بجوئر ہوئی رقص و غنا کی محفل
آگیا گانی بجانی کی طرف ایسا دل
نام اوس بزم کا رکھا گیا عشرت منزل
کہ ملازم ہوئی اس علم کی اکثر کامل

حاضر بزم ہوی شہر کے گانے والے
اچھے اچھے ہوئے موجود بجانے والے

بین کارونکا سر دست مقدر چمکا
آی جو طبلہ نوازونکا بھی اختر چمکا
سرسی سارنگیونکی نور برابر چمکا
جو مجیرہ تہا وہ مثل مہ انور چمکا

سامنی آئے وہ نایک جو تہی سیج دہیج والے
حاضر بزم ہوئے کتنے پکہاوج والے

ٹپی والون نی کیا بزم مین اظہار کمال
وہ بہی موجود ہوی خوب جو گاتی تہی خیال
ٹھمریان گائین کسی نی تو ہوا مالامال
آئی وہ دہرپتی بہی جو کہ نر کہتی تہی مثال

دل ہلا پیر فلک کا بہی وہ گانے گائے
خشک ہو گئی زہرہ وہ ترانے گائے

ناچنی والون نے وہ دہوم مچائی آکر
تیوریان ایسی چڑہین اوتری رخ شمس و قمر
کہ ہوا چار طرف بزم مین شور محشر
نیچی آنکہین ہوئین تینون تو اشاری خنجر

اوٹھہ گیا ہاتہ جدہر اک نئی آفت اوٹھے
پاؤنکی ٹھوکرون سی گرد قیامت اوٹھے

۵۷۶
ایسی نقال کہ دیکھی نہ سنی آج تلک
تالیون کی در افلاک پہ پہونچی دستک
گہہ کمر مین تہی لیک گاہ تہی اعضا مین پھرک
گہہ جوان گاہ بنی پیر کہ دم کو دک

کبہی زاہد کبہی میخوار بنے تیزی سے
زعفران زار ہوئی بزم طرب خیزی سے

۵۷۷
دو پہر رات گئی تک تو یہ جلسی اکثر
بعد ازان شغلہ بادہ و دور ساغر
ہمنشین مہنی ہوی گرد مرصع زیور
چور سب نشہ مین جامی سی سراپا باہر

شان جام می گلگون مین گل خندان کی
قلقل شیشہ صدا بلبل خوشلحان کی

۵۷۸
کبہی رونا کبہی ہنسنا کبہی گانا کبہی جنگ
مستی و بیخودی کیف کا پھیلا ہوا رنگ
داستان لب پہ کسیکی کہین وحشت کی ترنگ
فکر ناموس تہی مستونکو نہ اندیشہ ننگ

اشک آنکہون سی گرانی کبہی باران کی طرح
جمہ مسانشہ مین اشجار گلستان کی طرح

۵۷۹
ایک سی ایک بغلگیر کبہی مستی مین
آئنہ صورت شمشیر کبہی مستی مین
لب پہ بہکی ہوئی تقریر کبہی مستی مین
خامشی صورت تصویر کبہی مستی مین

بوسی لینا کبہی جہک جہک کی لب ساغر کی
ہاتہ کاندہی پہ کبہی ساقی مہ پیکر کے

۵۸۰
رقص رندانہ کہین لغزش مستانہ کہین
گریہ شیشہ کہین خندہ پیمانہ کہین
دلسی شیشہ کی پر یکا کوئی دیوانہ کہین
شمع مینا کا کوئی شوق سی پروانہ کہین

جام کو دیکہہ کی کہنا کبہی خورشید ہی کیا
روبرو ساقی ذیجاہ کی جمشید ہے کیا

۵۸۱
کوئی طاؤس کوئی عالم مستی مین سحاب — رعد کوئی تو کوئی برق کی صورت بیتاب
کبھی کہنا کہ گزک چاہیے کچھ بعد شراب — بطِ مے ذبح کرو آج مُہیا اوسکی کباب

تو ژمین تیر کوئی کاٹ مین خنجر کوئے
تیغ عریان کیطرح جامی سی باہر کوئی

۵۸۲
داستان لیلی و مجنون کی کہین وردِ زبان — کہین فرہاد کا قصہ کہین شیرین کا بیان
ذکر پروانہ و عذرا کی کوئی گرم فغان — نل دمن پڑہ کی کوئی چاک جگر مثل کتان

عاشقانہ کبھی اشعار سنانا رونا +
مثنوی میر حسن کی کبھی گانا رونا + +

۵۸۳
رند ایسے جو ہوئی آکے شریک صحبت — بدلی اونکی ہی طبیعت نرہی وہ نیت
بندہ گئی اور ہی سامان کہانکی غیرت — دل نی چاہا کہ کوئی اور بہی نکلی صورت

وہ بہی پینی لگی جلسو نمین پیالی کیا کیا
رنگ مین رنگ ملا رنگ نکالی کیا کیا

۵۸۴
ہمنشینون سی یہ کہنا کہ کہو رنگ جہان — کون اس باغ مین گل کسکا ہی قد سرو روان
شہر مین کتنی حسین عشق کا چرچا ہی کہان — کون کس پہ ہی فدا کون ہی کسپہ قربان

ہمنشینونکا یہ کہنا کہ کہے کیا کوئے
آپ ہی آپ ہین بس اب نہین ایسا کوئی

۵۸۵
ہمسے کہنا کہ نہین جہوٹ بناتی ہو ہمین — فقری دیتی ہو یہ فقری جو سناتی ہو ہمین
باندہنی ہی جو ہوا مکو اوڑاتی ہو ہمین — ذری ہین مہر جہانتاب بناتی ہو ہمین

ہمسی ہین بدن و ماہ جبین ہونگے بہت
کارخانہ ہے خدائی کا حسین ہونگے بہت

۵۸۶
ہمنشینونکا یہ کہنا ہمین قدمونکی قسم — جہوٹ کہتی ہون اگر آنکہونسی معذور ہون ہم
ہین تو دو چار حسین اور بہی پر آپ ہی کم — سامنی آہین تو گردن ہو بہی شرم سی خم

روبرو چاند کی تارون مین صباحت تو بہ
مہر کے سامنے ذرون کی حقیقت تو بہ

۵۸۷

اونکا کہنا کہ اگر راست تمہارا ہی کلام
سبب اسکا تو بتاؤ ہی تعجب کا مقام
حسن مین اونکی ہین شہری صفت ماہ تمام
جانتا بھی نہین اپنا تو کوئی شہر مین نام

ایسی ہوتی ہم اگر نامہ و پیغام آتے
سیکڑون کہنی کو عاشق بدنام آتے

۵۸۸

ہمنشینونکی یہ تقریر کہ ہو عفو قصور
کسنی دیکھا ہی کبھی گھر سی نکلتی ہین حضور
گھر مین روزن ہو تو باہر ہو عیان شمع کا نور
آج تک پردہ نشین آپ ہین چشم بد دور

ہون سیحا سی جو آگاہ تو بیمار آئین
آئی بازار مین یوسف تو خریدار آئین

۵۸۹

چاند نکلی تو اوسی دیکھہ کی ٹکڑی ہو گیا ن
روی خورشید ہو بی پردہ تو ذری ہون عیان
شمع روشن ہو تو پروانی ہون اوسپر قربان
بلبلین خندۂ گل دیکھین تو ہون گریہ فغان

عشق قمری کو ہو بی سرو گلستان کیونکر
ابر پیدا نہین طاؤس ہو رقصان کیونکر

۵۹۰

لطف کیا حسن کا جبتک نہو خواہان عالم
چاہی جنبش مژگان سی صفین ہون بہم
ڈہونڈہنی جای کمر کوئی سوی ملک عدم
گر پڑی چاہ ذقن مین کوئی ہو کر بیدم

آئین ابروسی تہ خنجر خونخوار گلے
شہرہ تب ہوتا ہی جب کٹتی مین دو چار گلے

۵۹۱

سنکے یہ باتین طبیعت مین جمارنگ اثر
بولی معلوم ہوا اب کہ یہ سچی ہی خبر
دیکھو اب ہم بہی دکہاتی ہین کچہ اپنی ہنر
تو سہی سب سے سوا ہم پہ مرین اہل نظر

جمع کوچی مین ہمارے رہین سارے عاشق
چھوڑ کر اونکو پھرین گرد ہماری عاشق

۹۹۲
جم کیا رنگ سا ہوی شاد مصاحب کیا کیا
ہوئی نیرنگ مین استاد مصاحب کیا کیا
نسخی کرنی لگی ایجاد مصاحب کیا کیا
کید کرنی لگی کیا داد مصاحب کیا کیا

کسی عاشق کا خط شوق سر شام آیا
صبح پیدا جو ہوئی اور کا پیغام آیا

۹۹۳
صدمی جو وقت بہت دلپہ ہماری گذری
چار دن اور بہی جب رہ کی کناری گذری
آشنائی سی ہم اندوہ کی ماری گذری
گنبد چرخ سی نالونکی شراری گذرے

میل خاطر کو ہوا جو شش سو ادہر کیطرف
جیمین آیا کہ چلی جایی صحرا کیطرف

۹۹۴
بی تکلف تہی جو احباب گئی اونسی کہا
حادثہ ہمیہ یہی گردش قسمت سے پڑا
کہ وہ محبوب جو سو جانسی تہا ہمیہ فدا
ہمتو مرتی ہین مگر کچہ نہین اوسکو پروا

وصل کیسا نہین نظارہ میسر ہوتا +
کاٹتی ہمتو گلا پاس جو خنجر ہوتا +

۹۹۵
صبر کو لیہی اگر دل نہین کرتا ہی قبول
آپ ہی مین جو نہو اوسکو نصیحت ہی فضول
یہ اگر چاہیی اوس بت سی صفائی ہو حصول
نہین ممکن نہین ممکن کہ ہو بات کو طول

دل لہو ہوتا ہے ہر بات مین رن پڑتا ہی
کہیل ہستی کا بگاڑین یہی بن پڑتا ہے

۹۹۶
یہ حکایت جو ستی سو مین آئی احباب
بدلی اشکونکی ہر ایک چشم سی برسا خونناب
آہین بہر بہر کی کہا سنے کہ اوفتا نہ خراب
جسپہ پروانہ ہی تو وقف ہی وہ حسن شباب

موج کس بحر کی وہ کاکل خمدار نہین
شمع کس بزم مین وہ چاند سا رخسار نہین

۹۹۷
یہ مثل کیا نہین مسموع کہ جی ہی تو جہان
تمکو یہ رنج یہ اندوہ ہی یہ کاہش جان
آپ ہی جب نہوی عیش کا سامان کہان
اوسکو کچہ دہیان نہین جشن ہی ہر روز وہان

ترک الفت جو میت ہو تو کچھ بات نہین
ایسی ہرجائی سے کچھ لطف ملاقات نہین
۹۹۸

مینی اونسی یہ کہا تم جو یہ کرتے ہو بیان
دیدہ ہی یا یہ شنیدہ ہی یقین ہی کہ گمان
اپنے نزدیک تو ایسا نہین وہ راحت جان
نہین آتا ہی کسیطرح یقین لیکن ہان
۹۹۹

شمع محفل مین نظر آئی اجی تو جانین
ہمکو آنکھون سی دکھا دو جو کبھی تو جانین
۱۰۰۰

ایسی کچھ بات ہو جس بات سی ہو رفع حجاب
چہرۂ شاہد مقصود سی اوٹھہ جای نقاب
دیکھہ لین آنکھہ سی ہم بھی تو یہ ہی عین صواب
مترددہوئی اسبات کو سنکر احباب
۱۰۰۱

ایک سے ایک یہ بولا کہ کہان دیکھا ہے
ایک صاحب نے کہا اونمین کہ ہان دیکھا ہی
۱۰۰۲

مین تو خاموش ہوا ہوگئی صحبت وہ تمام
ایکدن آئی مری گھر پہ وہ ملکر سرشام
دی صدا آئی چلیے کہ ہی عجلت کا مقام
دیکھیے سیر کہ ہین جمع بہت گل اندام
۱۰۰۳

خوبرو جشن مین نزدیک کے اور دور کی ہین
نور کی بزم ہی سب بزم نشین نور کے ہین
۱۰۰۴

مین چلا ساتہ مری ساری ہواخواہ چلی
مین تو ساتہ اونکی چلا وہ مری ہمراہ چلی
سب کے سب کرتی ہوئی سیر شب ماہ چلی
تذکری یہ مری آنکھون کی طرح کاہ چلی
۱۰۰۵

دہیان سبکو ہے یہ بات کہ کوئی راہ نہو
یہ رہین حلقی مین اسی کو سے آگاہ نہو
۱۰۰۶

الغرض پہونچی جو وہان نور کا سامان دیکھا
جسکو ایوان فلک کہی وہ ایوان دیکھا
گل نظر آئی تماشای گلستان دیکھا
آنکھہ حور و نپہ پڑی روضۂ رضوان دیکھا

فرش تا دور خز و اطلس و کمخواب کا تہا
ہر جگہہ نور عیان چادر مہتاب کا تہا

۱۰۳ چاندنی پھیلی ہوئی بیٹھی ہوئی ماہ جبین — جھاڑ فانوس یہانتک کہ شمار اونکا نہین
مشک و عنبر سی مہکتی ہوئی محفل کی زمین — ایک شہزادۂ آفاق وہان صدر نشین

شاہزادی گئی مسند کی کناری دیکھے
پاس مہتاب کی دو تین ستاری دیکھے

۱۰۴ چلمنین نور کی چھوٹی تہین در و نمین نایاب — اونمین تہی ایسی حسین جنپہ تصدق تہا شباب
صاف چلمن سی عیان پور و ملبوس کی تاب — بزم مہکی ہوئی خوشبوی کہ پھری تہی گلاب

نکہت زلف رسا مشک فشان ہوتی تہے
مشک کی بو کوئی پردونمین نہان ہوتی تہی

۱۰۵ چلمنون تک تو کسیکی تہی رسائی معلوم — رفتہ رفتہ یہ بندہار نگ کہ چمکی مقسوم
سامنی ہونی لگی رقص و غنا کی جب دھوم — چار جانب سی ہوا اہل تماشا کا ہجوم

الغرض ہم بہی بڑی دیر مین اوس جا پہونچی
مجمع عام مین چلمن کی قرین جا پہونچے

۱۰۶ سبکی نظر وسی نہان باتین جسطرحسنی تو — فاش پردہ نہ کہین ہو یہ بچایا پہلو
آنکہ چلمن کی طرف سے نہ ہٹی پر سر مو — خوب دیکہا تو ہوئی نخل تمنا کے نمو

دور سے اوس رخ روشن کی جہلک سی دیکہے
ہنسنے مین گوہر دندان کی چمک سی دیکہے

۱۰۷ ایک قوال نی اوسوقت جو کی نقل عجیب — قہقہہ مار کی چلمن مین ہنسا تاب وہ حبیب
پہونچی اوس شوخ کی آواز جو کانونکی قریب — ہوگیا دلکو یقین ہی یہ وہی وای نصیب

کان ہنسنے مین جو آواز کو پہچان گئے
وہی خورشید ہی اس ابر مین ہم جان گئے

۱۰۸ بولی احباب کہو تو نہین جہوٹ خبر — جو کہا ہنسے وہ آیا تہین انکو سی نظر
لو چلو اب کہ ٹہہرنا نہین اسجا بہتر — حال کہلجائیگا پہچان گیا کوئی اگر

شوق کچہ سیر و تماشا کا نہین اب چلیے
کام سی کام ہی مطلب سی ہی مطلب چلیے

۱۱۰ه

کیا کہین حال کہ کسطرح وہانسی آئے
شکل آدم بصد افسوس جنان سی آئے
بیخبر جوش غم و درد نہان سی آئے
کچہ نہ معلوم ہوا پھر کی کہان سی آئے

آتی ہی بستر اندوہ پہ بیہوش ہوئے
ہوش جاتی رہی تصویر سی خاموش ہوئی

۱۱۱ه

پچھلی شبکو جو ہوا ہوش کیا دلمین خیال
صبح کو گرم ہی اب معرکۂ جنگ و جدال
آگے آنکھونکی اندہیر اتہا کہ غصہ تہا کمال
بیوفائی کا کبھی غم کبھی فرقت کا ملال

دہیان تہا جسم مین اب جان ہی یا کھو جائے
صبح کی ہوتی ہی جو کچہ کہ ہی ہونا ہو جائے

۱۱۲ه

غم سی دل بیٹہہ گیا تن پہ کٹہری ہوگئی مو
ہر بن مو سی ہوئی نشتر ایذا کے نمو
تہا یہ نزدیک کٹی تیغ گریبان سی گلو
یہ چڑہا غصہ کہ آنکھو مین اوتر آیا لہو

طرفہ نیرنگ تلون ہمین دکہلاتا تہا
ایک رنگ آتا تہا رخسار پہ اک جاتا تہا

۱۱۳ه

صبح کی وقت ہوا چہرۂ خورشید جو لال
مشتعل اور بہی سینہ مین ہوا داغ ملال
غیرت عشق کا ہر بار یہ تہا دلسی سوال
قابل ربط نہین دیکہہ چکی آنکہہ سی حال

کنج خلوت مین بلانی کو بلایا اوسکو
پاس آنی نہ دیا دور بٹہایا اوسکو

۱۱۴ه

دلمین اپنی وہ کاجانی رہی ہوش و حواس
قطع امید محبت نی دکہایا رخ یاس
ہمنی اوسدم یہ کہا تمکو عبث ہی وسواس
وجہ ہی اسکی طبیعت جو ہماری ہی اوداس

ابر غم خاطر ناشاد پہ جو چہایا ہے
ایک احوال گذشتہ ہمین یاد آیا ہے

ہوئی مشتاق لگا کہنی وہ غارتگر جان
کون پر در دوہ قصہ ہی کرو کچھ تو بیان
راز دل دوست سی کرتی نہین کیا دوست عیان
دل تمہارا جو ہی بیتاب ہمین تاب کہان

مدتون عیش کیا قصۂ غم ہی تو سنین
کہی کہی وہ خدا کی لیے ہم ہی تو سنین

۱۱۵
تنگ ہو کر یہ کہا ہمنی کہ کیا خاک کہین
کچھ جو رونی سی تمہین دیدۂ نمناک کہین
تم یہ خواہان ہو کہ حال دل صد چاک کہین
ہم یہ کہتی ہین کہ کیا گردش افلاک کہین

یہی مرضی ہی تو لو سوز جگر کہتے ہین
گو کہ کہنی کا نہین حال مگر کہتے ہین

۱۱۶
بیشتر ہمی ملاقات تہی ایک سہرو سے
ایک ساعت ہی سرکتا تہا نہ وہ پہلو سے
اوسنی تسخیر کیا تہا یہ پری جادو سے
گرد رخسار پہرا کرتی تہی ہم گیسو سے

صفت قبلہ نما آنکہ تہی ابرو کی طرف
دل کہنچا جاتا تہا ہر مرتبہ گیسو کی طرف

۱۱۷
خو تہا خوب یہ محبوب وفا کیش ملا
کیا خوش سلوب یہ محبوب وفا کیش ملا
لکو مرغوب یہ محبوب وفا کیش ملا
خوب محبوب یہ محبوب وفا کیش ملا

وضع سادہ ہی تکلف سی سروکار نہین
کنکہنوسی یہ زمانی کے خبردار نہین

۹
نے سایہ سی بہی پرہیز کہان غیر کا دخل
شرگین چہرہ عرق ریز کہان غیر کا دخل
ین آئی نہ ہوا تیز کہان غیر کا دخل
ہم تہی اور زلف دل آویز کہان غیر کا دخل

واپی غیر در گلشن کا شانہ نتہا
گل و بلبل کے سوا سبزۂ بیگانہ نتہا

بہی تہی حقیقت مین غلط تہا وہ گمان
ایک محفل مین ہوا یکروز گئی ہم مہمان
نزادی تہی وہان زیبندہ صدر مکان
چلمنین کچہ کہ مکین وہمین حسینان جہان

جاکی جب غور سے چلمن کی برابر دیکھا
اوسی بی پردہ کو اوس پردہ کے اندر دیکھا

۱۲۰

یار کو صحبت اغیار مین پایا ہمنے
مثل یوسف اوسی بازار مین پایا ہمنے
لالہ سان داغ چمن زار مین پایا ہمنے
فرق مطلق نہ گل و خار مین پایا ہمنے

مکرر وہ سراسر نظر آیا ہمکو
خواب خرگوش سی قسمت نی جگایا ہمکو

۱۲۱

ایسی نفرت ہوئی دیکھی جو برائی اوسکی
کہ گوارا ہوئی ہر طرح جدائی اوسکی
پھر نہ پہلو مین بٹھایا نہ اوٹھائی اوسکی
لگگئی خاک مین سب جلوہ نمائی اوسکی

کبھی وس کعبۂ ابرو مین مناجات نکی
عید کے روز بھی پھر اوس سے ملاقات نکی

۱۲۲

یہ حکایت جو کہی ہمنی تو وہ غیرت ماہ
ایک ہشیار تہا سمجھا کہ یہ کچھ اور ہی راہ
رک ہا پہلی تو پھر ہنس کے کہا اوسنی واہ
کیا تہین آپکی باتو نمین ہین ماشاء اللہ

بدگمانی ہوئی کچھ قدر سجانی میرے
خوب سمجھا مین کہی تمنے کہانی میرے

۱۲۳

سنی اسوقت سنایا جو فسانا سچ ہے
میہمان آپکا اوس بزم مین جانا سچ ہے
پیچھے چلمن کی دہان مجکو بہی پانا سچ ہی
جھوٹ پر جھوٹ ہی سچ مینی بہی مانا سچ ہی

چشمۂ صاف مین لوث خس و خاشاک نہین
پاکدامن ہی جو انسان کا تو کچھ باک نہین

۱۲۴

سنو صاف نہین اب کوئی پردیکا مقام
جھوٹی باتونکا بنانا کسی جھوٹی کا ہی کام
وہ مرا گہر ہی جہان آپ گئی تہی سر شام
میری بہائی تہی وہ شہزادی یہ ہی ستا گلام

دخل بیگانی کا اوس گہر مین کیطور رہتا
سب یگانی ہی یگانی تہی کوئی اور نہتا

۱۲۵ یک بیک آپکی قسمت جو ہوئی تھی یاور — دفعتہً تخت وہ اوترا تھا لب بام آکر
اس سبب سی تمہین معلوم نہ تھا میر اگھر — بھائیونسی مری واقف تھی نہ بہنونسی خبر
میرے بہنونسی منور وہ پری خانہ تھا
بھائیونسی مری آباد وہ کاشانہ تھا

۱۲۶ سالہا سال نہ پائی جو عزیزونکی خبر — خون نی جوش یہ مارا کہ ہوا دل مضطر
چاہتی آپسے دو روز کی رخصت بھی اگر — تم یہ کہتی کہ نہین ہجر گوارا دم بھر
پاؤن گھر سے کسی جانب نہ بڑہانی دیتے
چاہتی لاکہ کسیطرح نجانے دیتے

۱۲۷ تا بمقدور بہت دلکو سنبھالا ہمنے — اقربا ہمکو بلایا کیے ٹالا ہمنے
گھر سی بی اذن قدم اب جو نکالا ہمنے — ہین خجل سر کو گریبان مین ڈالا ہمنی
آپ سچ کہتی ہین اتنی تو گنہگار ہین ہم
دیکھیی تعزیر ہمین اوسکے سزاوار ہین ہم

۱۲۸ اوسکی کہنی سی ہوا سخت تحیر کا مقام — خوب تحقیق کیا اوسکو تو تہا راست کلام
اقربا تھے وہی اوس شوخ کی سب نام بنام — وہی بہائی وہی بہنین وہی کنبہ تہا تمام
سال عالی نسبی کا جو نمودار ہوا ✣ ✣
سخت شرمندہ تہتک سے دل زار ہوا

۱۲۹ ڈالکر شانہ گلی مین یہ کہا جرم معاف — بدگمانی فقط اپنی تہی بچشم انصاف
کوئی بہکا ہی نہین چلنی کی اب راہ خلاف — پہر وہی ہم ہین وہی تم ہو وہی طینت صاف
بس امیر آگی نہ بڑہ ختم سخن کر خاموش
ہوگئی صلح لڑا خوب مقدر خاموش

واسوخت سوم

باسم تاریخی

غبار طبع

۱۲۸۴ھ

۱ سچ ہی جہان مین تمسا کوئی بیوفا نہین
اس بیمروتی کی کہین انتہا نہین
انصاف جسکو کہتی ہین تم مین ذرا نہین
اوسپر ستم جو قابل ہجو و جفا نہین

آغاز عشق مین کہو قرار کیا نہ تھے
بیگانہ اب یہ ہو کہ کبھے آشنا نہ تھے

۲ لازم ہی پاس قول کا کیا ہی یہ ماجرا
کسکی طرف سی کہی تو اظہار شوق تھا
پیغام کسکے آتی تھی ہر صبح ہر مسا
کہتی تھی کس زبان سی تمپر ہین ہم فدا

کیا پیار کی نگاہون نے فتنہ بپا کیا
الفت جتا جتا کے ہمین مبتلا کیا

۳ بھیجی پیام سیکڑون الفت کی چاہ کی
آئی سلام شوق بہت راہ راہ کے
گھیر ا ہمیشہ حلقی مین زلف سیاہ کی
پہندی بنائی آپنے تار نگاہ کے

دشمن ہوئی جو ہمکو زمانی سے کہو چلے
تدبیر قتل کی جو گرفتار ہو چلے

ہمنو وہ تھی جو حور پہ کرتی نہ تھے نظر
بزم خیال مین بھی نہ پریونکا تھا گذر
اتنا نہ جانتی تھی حسین رہتی ہین کدھر
کسکو دماغ تھا کہ یہ لی مول دردسر

واقف نہ تھی کسیکے سلام و پیام سے
نفرت تھی اپنی دلکو تعشق کے نام سے

۵۵

جادو کیا کہ تمنی اوڑائی ہماری ہوش
افسون کیا کہ عشق کا پیدا ہوا یہ جوش
دیکھا نہ کچھ سنا ہوئی بند اپنی چشم و گوش
کیسا چراغ عقل ہمارا ہوا خموش

جاتی تھی کس طریق پہ کس سمت پھر پڑی
رکھتی ہی پاؤن چاہ محبت مین گر پڑے

۵۶

یا عاشقی کی نام سی چڑھتی تھی تب ہمین
کچھ سوجھتا نہین ہی بجز عشق اب ہمین
آتا ہی آپ حال پر اپنی عجب ہمین
انداز ضبط بھول گئی سبکے سب ہمین

شفقت نی ہمکو صورد رنج و تعب کیا
رحمت نی قہر لطف نی ہمپر غضب کیا

۵۷

جو کچھ کیا تمہاری لگاوٹ نی یہ کیا
اب تو پھنسے ہوا جو ہوا خیر کیا گلا
تقدیر تھی کہ تم سا ملا یار بے وفا
منظور حق یہی ہو تو بس آدمی کا کیا

اپنا قصور فہم کچھ اے مہربان نہین
اللہ کی سوا تو کوئی غیب دان نہین

۵۸

تھی جسکو یار وہ کہ تھا مشہور شعار
کیا جانتی تھی جامہ گل مین نہان ہی خار
بزم طرب مین کہہ کی قدم دل ہوا فگار
آیندہ ہو گیا ہمین شمشیر آبدار

بیمار کی قضا ہو تو اکسیر کیا کرے
تقدیر جب یہ ہو کوئی تدبیر کیا کرے

۵۹

جو کچھ ہماری طالع وارثون مین نصیب
چارہ نہین دوا مین اگر زہر دی طبیب
تم کیا جہان مین اور بھی ہین بیوفا حبیب
خندان ہین پھول باغ مین لاکھون ہی عندلیب

سچ ہی طریق مہر و محبت کا ہے بُرا
تم کیا کرو کہ نام ہی الفت کا ہے بُرا

۱۱۰

ہان ایک بات کہتی ہین جی خوش ہو کہ تم خفا
سمجھو بغور سکو اگر فہم ہے رسا
عاشق کہین نہ پاؤ گی تم ہمسا باوفا
پچھتاؤ گی کرو گی اگر ہمسکو تم جدا

تمسی بہت ہین شاہد رعنا جہان مین
ہمسا کہان ہی عاشق شیدا جہان مین

۱۱۱

مردم شناس چاہیی انسان فہمی شعور
آوازہ ہی ہماری شرافت کا دور دور
شاعر ہین با کمال ہین کچہ پاس ہی ضرور
عالم مین ہین ہماری بہت قدردان حضور

تمکو جو یہ ہی دہیان کہ ہم انتخاب ہین
ہمکو بہی ہی خیال کہ ہم لاجواب ہین

۱۱۲

اسپر بند ہے ہین تمکو خیالات اور اور
کیا سفلہ طینتی ہی یہ کتنی بُری ہین طور
دکہلا رہا ہی کیا فلک کج مدار دور
جنت مین اشتیاق جہنم کرو تو غور

ہین گریبان اونہین سی جو ٹہنڈی ہین سر دہین
منظور اونسی راہ ہی جو کوچہ گرد ہین

۱۱۳

کہتی ہین صاف صاف تغافل شعار ہو
حرمت کا کچہ خیال نہین بی وقار ہو
گل تمکو کیا کہین کہ نگاہو نہین خار ہو
آگی بڑہین تو لائق زنجیر و دار ہو

رندی مین نام آپ کا بازار تک گیا
جو کچہ کہین بجا ہے کلیجا تو پک گیا

۱۱۴

سوغات کوئی بہیجی تو دلسی قبول ہو
دامن کرو دراز اگر ایک پہول ہو
نامہ کیسکا آئی تو فرحت حصول ہو
بیہودہ ہو دلیل ہو کتنی فضول ہو

دل باغ باغ تحفہ عطر بہار پر
پہولے نہین سماتی ہو پہولون کی ہار پر

۵۱۵
آنکھین ہین چشم روزن دیوار سی بہم
بالای بام گشت کرو دن رہی جو کم
اور ون پہ لطف ہمسی کہانی ستم ستم
قدرت خدا کی وہ تو ہون اچھی بری ہمن ہم

سمجھی تم اسکو رام کہانی غضب کیا
عاشق کی قدر خاک نجانی غضب کیا

۵۱۶
یہ بھی کوئی طریق ہی یہ بھی کوئی ہی راہ
دل ہی کسیطرف تو کسی سمت ہی نگاہ
فرقت سی حال عاشق شیدا تو ہو تباہ
عیش و طرب مین تم رہو مصروف واہ واہ

پھر جای آنکھہ بھی تو کرم کی نظر نہو
اپنی تو جان جای تمہین کچھ خبر نہو

۵۱۷
بھیجین پیام ہم تو اوسی سنکی ٹال دو
کہاری کنوین مین نامہ جو لکھین تو ڈال دو
کھینچو کسی پہ تیغ غضب ہم پہ ڈہال دو
بھیجین جو ڈالیان تمہین شاخین نکال دو

ہر بات مین بگاڑ یہ الفت یہ چاہ ہے
ٹیڑہی ادا ہی آپ کی ترچھے نگاہ ہے

۵۱۸
اگدن وہ تہا کہ رہتی تہی راتونکو ہمکنار
تمکو کبھی بغیر ہماری نہ تہا قرار
دونون طرف سے چاہ تہی دونون طرفسی پیار
پہرتی تہی گرد تم بھی جو ہوتی تہی ہم شمار

ہر وقت اختلاط سی گردنمین ہاتہ تہے
سایے کیطرح روز مری ساتہ ساتہ تہے

۵۱۹
اگدن یہ ہی کہ نام کو الفت نہین ذرا
آئی جو ذکر بھی کہو عاشق ہی کیا بلا
سونی لگی ہو شبکو جہہ کٹ پہ بھی جدا
پردی چھٹین جو جای دہر کی کہیے ہوا

پوچھا کبھی نہ سیکڑون صدمی گذر گئے
اللہ ایسے دل سی تمہاری اوتر گئے

۵۲۰
اچھا مقام رنج نہین کیا مضائقہ
رہی ہمیشہ چین بجبین کیا مضائقہ
یہان بیقرار قلب حزین کیا مضائقہ
دور آسمان سخت زمین کیا مضائقہ

لی لین گی اپنی داد کسیدن کھڑی کھڑے
جلدی نہین ہین ہاتہ خدا کی بڑی بڑے

۲۱

دیکھا ہوا زمانہ بنی دان نہین ہین ہم
سمجھی ہوی تہی پہلی ہی یہ آپکے ستم
جیلے کڑی اوٹھائی جدائی مین غم یہ غم
آخر ہی نہ تاب کہ آیا لبون پہ دم

یہان بہی کسی سے وصل کی وعدی مہر چکے
تدبیر ہم بہی جان بچانی کی کر چکے

۲۲

تمکو جو ہی خیال کہ رنگ شناہین ہم
ہم جانتی ہین تمسی کہین بد بلا ہین ہم
سمجھی ہو تم کہ حسن مین جادو دا ہین ہم
کہتی ہین ہم کہ عشق مین معجز نما ہین ہم

کامل ہین ہوشیار ہین ہر ایک فن مین
ہم صلح مین ہین آپسے باہر نہ جنگ مین

۲۳

ہنستے ہوئی جو آؤ تو باغ و بہار ہین
لو نوک کی جو ہمسی ذرا ہم بہی خار ہین
گرمی مین تم ہو شعلہ تو ہم بہی شرار ہین
ہو مہربان تو آپکے خدمت گذار ہین

اہل صفا سی اپنی طبیعت رکے نہین
سرکش سے آج تک کبہی گردن جہکی نہین

۲۴

فضل خدا ہی رحمت پروردگار ہے
مشکل قرار بہی ہی جو دل بیقرار ہے
ہر بوستان مین بعد خزان کی بہار ہے
نعم البدل کوئی صنم گلعذار ہے

رنج فراق ہمنے کسی شب سے نہین
بستر پر آج تک کبہی تنہا سے نہین

۲۵

تقدیر سے ملا ہی وہ محبوب نوجوان
حور جنان کہین تو کہی شرم سی زبان
ہین ساز وار بخت موافق ہی آسمان
غمگین ہوئی نہی جتنی ہوئی اوتنی شادمان

دلکو کسی حسین کی تمنا نہین رہے
تم کیا ہو ہمکو حور کے پروا نہین رہے

۹۲۷ ہم چشم اوس ہی کیا کوئی صاحب جمال ہو — وہ ماہ چاردہ ہی اگر تم ہلال ہو
سچ کہتی ہین جو جھوٹ کا دلمین خیال ہو — دکھلا ہی دین جو غیر تمہارا نہ حال ہو

چمکا ہوا ستارۂ بخت سعید ہے
ہر شب شب برات ہی ہر روز عید ہے

۹۲۸ ہر روز بزم عیش کے تازہ ہین رنگ و ہنگ — بچھتا ہی بام پر شب مہتاب مین پلنگ
اونکا شباب اپنی جوانی کی یہ اومنگ — جمتی ہین نشۂ مے وصلت کے خوب رنگ

سوتی ہین شبکو ہاتھ کو گردن مین ڈال کی
گل چہری روز اوڑتی ہین بوسونسی خال کی

۹۲۹ راحت نصیب شام سی صلت ہی تا سحر — کیسی کی بدلی یار کا بازو ہی زیر سر
بی خانمان نہین ہین کہین دلمین اوسکی گھر — باتین ہین دلبری کی محبت کی رات بھر

آئینہ اپنی مثل قبلہ نما سوی دوست ہے
سجدہ یسند کعبۂ ابروی دوست ہے

۹۳۰ کہتی ہی کس مزی سی ہماری مدام شب — ہوتی ہی روز باعث عیش دوام شب
چہرہ ہے بدر کیسوی مشکین کا نام شب — رہتی ہین اختلاط کی باتین تمام شب

جب کہتی ہین کہ مہی تو شمس و قمر نہین
کہتی ہین کیا وہ مال ہین تمکو نظر نہین

۹۳۱ حسن و جمال مین غرض اوسکے کلام کیا — اوسکے سوا کسی ہی رہا ہمکو کام کیا
تم کیا تمہاری زلف و رخ سرخ نام کیا — ذری کا آفتاب کے آگی مقام کیا

سمجھو نہ سمجھو اوسکے مقابل نہین ہو تم
بولو نہ بولو بات کی قابل نہین ہو تم

۹۳۲ آؤ نہ آؤ پاس ہو یا جدا رہو — اب کیا غرض ہی خوش رہو تم یا خفا رہو
روکین گی ہم کبھی نہ جہان چاہو جا رہو — یکسان ہی اب ہمین نہ رہو گھر مین یا رہو

نصرت ہی تمسی دلمین نہایت غبار ہے
پروا نہین ملونہ ملو اختیار ہے

۳۳۲

سنکر مری کلام وہ حیرت مین آگیا
رخ پر عرق وفور خجالت مین آگیا
رخ چاند سا محاق کدورت مین آگیا
مہر جمال پردہ ظلمت مین آگیا

مضطر ہوا حواس گئی صبر کھو دیا +
کی ایسی چھیڑ مینے کہ آخر کو رو دیا

۳۳۳

رونی یہ دل بھر آیا ہمارا ابھی ایکبار
رنگ سخن بدل کی کہا واہ گلعذار
تھی تھی ہم تو یہ کہ بڑی ہم ہین ہوشیار
یارون کی شب کے نہوئی تمپر آشکار

سمجھو تو سہل کو نسی مشکل نہو سکے
اتنی کڑی کے تم متحمل نہو سکے

۳۳۴

جو کچھ کہا یہ ہمنی سراپا غلط غلط
معشوق غیر ای گل رعنا غلط غلط
ذکر یہ کلام یہ چرچا غلط غلط
باتین بنائین ہمنی یہ کیا کیا غلط غلط

جو کچھ کہا ہی اوسکی حقیقت ذرا نہین
باتین ہین سب یہ کوئی تمہاری سوا نہین

۳۳۵

جو یہ کہا رخ جانان ہوا بیحال
شاداب مثل گل نظر آیا وہ نونہال
ل ہوا وہ دلمین جو آیا تھا کچھ ملال
اتنا کہا زبان ہی کہ کی تمنی خوب چال

جتنی تھی غم بس ایک ہی فقری مین کٹ گئی
ہم ہی بڑہا کے ہاتھ گلی سے لپٹ گئے

۳۳۶

گدای امیر ہوئی صلح یار سے
پائی نجات گردش لیل و نہار سے
ہی یہ رحمت پروردگار سے
چھوٹی نہ کوئی دوست کئی دوستدار سے

عاشق کو کیا جدائی معشوق شاق ہے
جنت وصال یار جہنم فراق ہے

تمام شد

واسوخت چہارم

باسم تاریخی

حسد اغیار

۱۲۵۹

۱
عشق عشاق کو رسوای جہان کرتا ہے
صاحب ضبط کو سرگرم فغان کرتا ہے
چشمۂ چشم سی سیلاب رواں کرتا ہے
زرد چہرہ صفت برگ خزاں کرتا ہے

۲
نوجوان خم صفت پیر کہن سال ہوئے
سیکڑون باغ جوانی تہی کہ پامال ہوئے

۳
اس خزان نی کیی پامال گلستان کیا کیا
ہوئی برباد گل و لالہ و ریحان کیا کیا
جسم داغون سی بنی سرو چراغان کیا کیا
استخوان جلکی ہوئی شعل سوزان کیا

۴
پھونک دیتا ہی دو عالم کو حرارہ اسکا
سات دوزخ نہین ہی ایک شرارہ اسکا

۵
یہ وہ ہی آگ پڑی اسکی تو تہر جلجائی
طور کیطرح تر و خشک برابر جلجا
دامن موج تو کیا پانی کی چادر جلجائی
پر پروانہ صفت بال سمندر جلجا

۶
شعلہ افگن ہو یہ جلجی تو کرسی خاک سیاہ
جلکی اکدم مین ہون نہ خرمن افلاک سیاہ

۵۴
مست دیوانہ نہو عقل جو رکھتا ہو بشر
تا بمقدور کری سایئ سے پریونکی حذر
پوچھی حق تو پریخوان کی میہان جلتی ہین پر
کیا کری جب دعا کو نہ دعا کو ہو اثر

نقش و تعویذ سی یہ جن نہ اوترتے دیکھا
ہو گیا جسکو یہ آسیب وہی مرتے دیکھا

۵۵
دل لگاتی ہی ہزارونکو پڑی جانون کی
سیکڑون چھان چکی خاک بیابانونکی
دہجیان اوڑگئین کیا کیا نہ گریبانونکی
جسجگہ دیکھیے ٹکڑی ہی پریشانون کی

کچھ عجب بزم ہی یہ لوگ جہان ہوتے ہین
چار سر میوڑتی ہین چار کھڑی روتے ہین

۵۶
پہاڑ کر پڑی ہوئی جامی سی باسر کتنے
چانکر خاک ہوئی خاک برابر کتنے
تشنہ لب ڈوب مری چاہ مین گر گر کتنی
غرق دریا ہوئی تہمک تہمک کی شناور کتنے

دب رہا کوئی سیہ خانۂ زندان کی تلے
کوئی روتا ہی کسی نخل بیابان کی تلے

۵۷
تنگدستونکی فقط ہاتہ نہین ہین بیرنگ
صاحب دولت و اقبال ہی جینی ہی ہین تنگ
چار باش کی نہ رونق ہی نہ زیبا رنگ
جان پر بنگئی ہین تیغ ادا کی چوکرنگ

دشت پیما ہین کسیطرح کا وسواس نہین
یا نوہین آبی ہین گنج گہر پاس نہین

۵۸
حال انسان کا اسی عمر سی زبون ہوتا ہے
یہی صدمہ سبب جوش جنون ہوتا ہی
سرسی بار شقاوت سی نگون ہوتا ہے
آب زہرہ تو جگر چشمۂ خون ہوتا ہی

ٹوٹ جاتی ہی کمر صبر و شکیبائی کے
راہ لیتی ہین قدم کوچۂ رسوائی کے

۵۹
پاس ناموس کا رہتا ہی نہ غیرت کا خیال
دلسی اوڑ جاتا ہی بدنامی و ذلت کا خیال
پند ناصح کا نہ واعظ کی ملامت کا خیال
دشت پر خار کا یا وادی وحشت کا خیال

جوش کم سنگ ملامت سی کہان ہوتا ہی
تیغ وحشت کو بھی سنگ فسان ہوتا ہے

۱۱۰

بیکسانہون کی سی کوچہ مین مٹی ہی خراب
داد خواہونکو یہان زر سے ملتا ہی جواب
اگ بن بنکی جلاتی ہی کلیجہ یہ شراب
ہر نفس سیخ تو ہر لخت جگر شکل کباب

حال ہوتا ہی زبون ہوش پریشان آسمین
آدمیت سی گذر جاتا ہی انسان آسمین

۱۱۱

سن تو ایجان جہان مایہ صد فتنہ و شر
ہم جو کہتی ہین وہ ہی راست ذرا غور تو کر
اک ذرا دیدۂ انصاف سی لازم ہی نظر
بیخبر کچھ نہین ہی ساری زمانی کی خبر

آگے کیا حال تہا اب حال ہمارا کیا ہے
یون ہی چاہی جو خدا اپنا اجارا کیا ہے

۱۱۲

ہاتہ رہتے تہی جو ہر وقت تری طوق کمر
ہین وہی ہاتہ کہ جن ہاتہون تہا می ہون جگر
سر تری تکیۂ زانو پہ جو تہا آٹہہ پہر
آشنا سنگ ہی ہی جوش جنون مین وہی سر

لوٹتی تہین جو نرگس تری طالب دیدار تنکہین
وہی نیرنگی عالم سی ہین خونبار تنکہین

۱۱۳

تیری پہلو سی جو پہلو کہ نہوتا تہا جدا
داغ فرقت وسی پہلو مین ہی تکیہ کیسا
پنجہ مژگان کا تہا یا شانۂ گیسوی رسا
یا نہین آنکہون مین اب خواب پریشانی سوا

یا نجانی تہی کہین یا تو ہے آنا موقوف
خواب مین بلکہ کیا منہ کا دکہانا موقوف

۱۱۴

چار ہی رونکی جدائی مین یہ احوال ہوا
کہ مرا مزرع دل سفت مین پامال ہوا
قد جو تہا مثل الف خم صفت دال ہوا
دل لگانا نہوا جان کا جنجال ہوا

جانتے یہ تو کبہی دل نہ لگاتے ہمتو
حضرت عشق کو مرشد نہ بناتے ہمتو

دھلے
یہ چاہیے کنوین کیسی جھنکائی ہمکو
لالہ سان داغ محبت کے دکھائے ہمکو
جامی زہرے بھانی پلائے ہمکو
طرفہ قدرت کی تماشی نظر آئی ہمکو

۱۶ له
دل کو یہ تو نے جلایا کہ ذرا تاب نہین
ایسی جلتی ہین اب آنکھین کہ کہین خواب نہین

دل مرا تمنے لیا تھا اسی اقرار پہ واہ
دفعتہ پھر گئی کیا جرم ہوا کون گناہ
پیار کی آنکھ یہی اب نہ محبت کی نگاہ
واہ کیا رنگ مانی کا ہے سبحان اللہ

۱۷ له
شب کے روز نکلتے ہین دل آزاری کی
کیون ادا کرتے ہین حق یون ہی وفاداری کی

حال کیسا ہی ہمارا ہو خبر تمکو نہین
آنکھین دیدار کو ترسین تو نظر تمکو نہین
لاکھ سمجھا کوئی کچھ بھی اثر تمکو نہین
فرصت اغیار سی اب ٹھہر تمکو نہین

اوڑ گئی شرم لب بام کھڑے رہتے ہو
کھولی زلفون کو شام کھڑے رہتے ہو

۱۸ له
جان بچنی کی نہین اور تو صورت زنہار
ہان مگر ہم بھی کہین اور لگالین دل زار
سمجھنا کہ نہین ہمسا کوئی لالہ عذار
شاہد مصر سی خالی نہین کوئی بازار

گذرا اپنا بھی حسینان پریزاد مین ہے
ایک سے ایک حسین عالم ایجاد مین ہے

۱۹ له
تم یہ سمجھے ہو نہین ہمسی کسی اور سے راہ
کون محبوب حسین ہی کہ نہین پیش نگاہ
تم ہو ہر جائی تو ہر جائی ہین ہم بھی ایماہ
خوب دیکھا ہی زمانی کا سفید اور سیاہ

حسن خوبان جہان پیش نظر رکھتی ہین
روز پریون کی اکھاڑی مین گذر رکھتی ہین

۲۰ له
خیر اب بگڑی تو بگڑی کسی پر واہی سہی
تو ہی کیا مال بہت تجھسی ہین معشوق جوان
ہم بھی چن لینگی حسینون مین کوئی آفت جان
وہ طرحدار جو ہو حسن مین مشہور جہان

زیب پہلو وہ بت آئینہ سیما ہو جائی
تو جو دیکھی یہ جلے آگ بگولا ہو جائے

۲۱

زرد تجکو وہ بہار گل رخسار کرے
زلف پر پیچ بلا نو ہمین گرفتار کرے
سنگ غنچہ سا دہن بلکہ دل افگار کرے
سخت بیمار تجھی نرگس بیمار کرے

ہونٹہ کاٹی جو نظر آئین وہ لب مرجان سے
دانتون آجائی پسینہ گہر دندان سے

۲۲

زور تیرا نہ زبردستی بازو سی چلے
دل کی گردیہ چھری جنبش ابرو ہی چلے
بجلی کچھ جو وہ فقرہ نئی پہلو سی چلے
چال وہ ایسی چلی دل تری قابو ہی چلے

زلف شبگون سی جو لو لجھی تری شامت آئی
قد و قامت سی تری سر پہ قیامت آئے

۲۳

نظر آجائی جو بالفرض وہ باریک کمر
گم ہوا ایسا کہ تجھی کچھ نہ رہی اپنی خبر
آنکھین جسدم وہ لڑائی نہ رہی تجکو مفر
ہر مژہ تیرے رگ جان مین چبھوئی نشتر

خال رخ دیکھی تو رو رو کی کری دل خالی
جانہ داغونسی رہی سینہ مین اک تل خالی

۲۴

خاک ہو جائے تڑپکر جو گری برق نگاہ
سرگین چشم کری خنجر تقدیر سیاہ
تیغ عشوہ ہی غضب تیز نہین جسکی پناہ
سطر جو ہر مین ہے مرقوم کہ انا للہ

صاف کی جنی زمانی کی لی فوت کی راہ
کوچۂ زخم سی کھولی ملک الموت کے راہ

۲۵

چشم سیگون کا نظارہ ہوی ہوش ربا
خم ہو گردن تری دیکھی جو صراحی سا گلا
سینی سی ہاتہ لگی سینہ خراشی کا مزا
سر پشان ہو تری واسطے پہل برچھی کا

آنکھہ بلجای اگر چہرۂ نورانی سے
آب خجلت ہو روان چشمۂ پیشانی سے

۹۲۶ وہ تمہارے دہو کی جو پوشاک بدلکر بیٹھے
رشک سی ناوک حسرت تری اوپر بیٹھے
کیا ترا رتبہ کہ تو اوسکے برابر بیٹھے
درسی نکلے وہ اگر شرم سی تو گھر بیٹھے

دیکھے انداز جنون خیز جو رعنائی کے
پر زری اوڑھ جائین تری جامہ زیبائی کے

۹۲۷ روبرو اوسکے اگر تو سر نخوت کھینچے
ایسا کانٹو نمین وہ کھینچی کہ خجالت کھینچے
سرکشی کا جو کری قصد تو ذلت کھینچے
منہ نہ دکھلای کسیکو وہ ندامت کھینچے

دل کشاکش مین پڑی دو یہ غرہ ہو جائے
شانہ اوس زلف کا سر پر تری آرہ ہو جائی

۹۲۸ دیکھے زیور جو مرصع ہو تجھی کو فت بڑی
آٹھہ ٹھہ آنسو رولای تجھی موتی کی لڑی
دبکی ہیرونکی کڑولنسی جواہر جای کڑی
جرم بیجرم لگائین وہ چھڑی تجکو چھڑی

چال مین سرو وہ اوٹھای تجھی پامال کرے
پانبز نجیر ہر ایک حلقہ خلخال کرے

۹۲۹ کاجل آنکھونمین لگاکر جو تجھے دکھلای
شامت آئی تری آنکھونمین اندھیرا چھای
طائر رنگ حنا دام مین تجکو لائے
بال و پر باندہ کی کٹی کیطرح پھڑکای

مشک ساز لف کا جوڑا جو وہ پر فن باندہی
کس کے مشکین تری ای جان کی دشمن باندہی

۹۳۰ دیکھکر ساعد سیمین کی صفا ہاتہ ملے
گول بازو کو جو دیکھی تو سوا ہاتہ ملے
وہ تو مہندی ملی تو جای حنا ہاتہ ملے
ایڑیان رگڑی جو تو اوسکی بلا ہاتہ ملی

سر دہنی تو وہ تجھتر جو تری ساتہ کرے
پاؤن کو ہاتہ لگای تو قلم ہاتہ کرے

۹۳۱ ایسی مہر وی جو صحبت مجھی دنرات رہے
دونون جانب سے برابر کی ملاقات رہے
تو ہی منصف ہو ذرا پہر تری کیا بات رہے
طاق پر سب تری جھوٹی یہ کرامات رہے

وصل کیا تجھسی تو پھر بات گوارا نکرون
خواب مین بھی تری چہری کا نظارا نکرون

۳۲

اختلاط اوس سی کرون منہ نہ لگاؤن تجکو
بوسی لون انکھون کی نظر ونسی گراؤن تجکو
پاس آ بیٹھی تو جھلا کی اوٹھاؤن تجکو
روٹھہ جای تو بلاسی نہ مناؤن تجکو

تو سی رخ تری جانب کو نہ زنہار کرون
اولئی پیغام تری آئین تو انکار کرون

۳۳

باغ کی سیر کو لیجاؤن مین اوسکو ہمراہ
ابر ہو سبزہ ہو سنا و سبوا و رو ماہ
صحبت ساز و غنا شام سی تا وقت پگاہ
تو جو آنی کو کہی مین کہون کچہ خیر ہے واہ

ٹہنڈی گرمی نکر واب کہ طبیعت بدلے
گل کہلا تازہ ہوا گہاو وہ رنگت بدلے

۳۴

شقبازون کا جو جلسہ ہو کسی روز کہین
جمع ہون ساری زمانی کی وہان ماہ جبین
اوسکو لیجاؤن بصد شوکت و شان و تمکین
گل قبا چاک کرین ہو وہ لباس رنگین

بیٹھے انکھون پہ جو دامن کو اوٹھائی آئی
پتلیان انکھ کی چلائین وہ آئے آئے

۳۵

اوسکی سب طالب دیدار ہون محفل مین دھوم
شمع کی گرد ہو پروانون کا جسطرح ہجوم
وہ مہ چار دہم اور حسین شکل نجوم
تو سہی قدر ہوا پنی تجھی اوسدم معلوم

تجکو ای کافر بد ذات نہ پوچھے کوئی
اوسکو سب پوچھین تری بات نہ پوچھی کوئی

۳۶

ایسی ذلت ہو کہ ڈوبی عرق شرم مین تو
شدت خشم سی انکھون مین اوتر آی لہو
دست و پا پھولین تری بند ہو آواز گلو
بغلین جھانکی نگہ یاس سی دیکھی ہر سو

رنگ رخ فق ہو وہ داغ غم جانکاہ ملے
بھاگتی گہر کی بھی ہر گز نہ تجھے راہ ملے

۳۳۷
ایسی باتین جو سنین ہمی ہوا دلمین دلیل
کہکے بولا کہ زہی شان خداوند جلیل
تم بہی اتنی ہوی سوجہی جو جلانی کی سبیل
طرفہ دعوی ہی کوئی جسکی سند ہتی دلیل

منہ پرانی لگی برعکس سخن لو صاحب
لیکے آئینہ ذرا منہ کو تو دیکھو صاحب

۳۳۸
شان اللہ کی یہ اور جلائین گے ہمین
رستہ بہولی ہوئی راہ بتائین گی ہمین
آشنا غیر کے ہونگی یہ ستائین گے ہمین
ہم جو آنی کو کہین گی نہ بلائین گی ہمین

ہین ابہی ہی یہ زمانہ تہ و بالا کرتے
پوچہتا کوئی جو انکو تو کہو کیا کرتے

۳۳۹
ہمسی بہتر کوئی محبوب خدا کی قدرت
ہم بڑی اور خوش اسلوب خدا کی قدرت
وصل اوسکا انہین مرغوب خدا کی قدرت
ہمسی نفرت یہ بہت خوب خدا کی قدرت

پانون کل پڑتی تہی کچہ آج سروکار نہین
چہوٹی سی منہ کو بڑی بات سزاوار نہین

۳۴۰
منہ سی کہتی تو یہ سب کہگئی پر واہ ری ڈہنگ
غیر کے نام ہی فق ہوگیا رخسار کا رنگ
اشک بہر لا کی یہ آخر کو کیا ہو کر تنگ
غیر کا نام سنی کسکو گوارا ہی یہ ننگ

ہو نہو کوئی ہی اس بات سے کیا کام ہمین
یہی جہگڑا ہی تو دم بہر نہین آرام ہمین

۳۴۱
سوچکر بہر یہ کہا اب کچہ اظہار کرو
پکا پہوڑا ہی یہ دل چیر نہ زنہار کرو
ہم خطاوار سہی غصہ نہ ہر بار کرو
آؤ ملجا و مگر غیر سے انکار کرو

ہمتو محکوم ہین ان باتونپہ ہی کیا موقوف
ہو یہ کمبخت کہین روز کا جہگڑا موقوف

۳۴۲
آئی ہی دلمین تمہاری جو کدورت ہی عبث
ہمتو آزردہ نہین تمکو شکایت ہی عبث
ہمسا ملجای کوئی اور یہ سخوت ہی عبث
ہر ملین غیر سے ہم ہمپہ یہ تہمت ہی عبث

ہم نہ ایسی نہ تم ایسی یہ بجا ہے صاحب
پھر سبب ترک ملاقات کا کیا ہی صاحب

۴۴۳

کہتی ہین رات جدا ہم کبھی دم بھر ہونگے
دل سی تابع ہین خلاف آپ سی کیونکر ہونگی
ہم وہین ہونگی جہان آپکی بستر ہونگے
اب قدم راہ اطاعت سی نہ باہر ہونگے

جانی دو دلمین سمائی ہو اگر بات کوئے
ترک کرتا نہین برسون کی ملاقات کوئے

۴۴۴

عذر مقبول ہو موقع نہین اعراض کا اب
دیکھو جھجی نہین آزردگی غیر سبب
شان اللہ کی قدرت کی تماشی ہین عجب
ڈرتی رہتی تہی جو ہمسی وہی ہمپر ہین غضب

واہ وا جامی سی باہر کوئی اتنا بھی نہو
ہم خوشامد کرین اور آپ کو پروا بھی نہو

۴۴۵

غیر سی ملنی کا آتا ہی کوئی دلمین خیال
بدگمانی ہی فقط آپکی بیجا ہے ملال
دلسی ہم صاف ہین اللہ پہ روشن ہی یہ حال
اپنی نزدیک ہی کیا مال کوئی صاحب مال

شاہزادہ ہو اگر دہیان مین کب لاتی ہین
جھوٹ سچھو نہ مسلمان ہین قسم کھاتے ہین

۴۴۶

ہمنی دیکھا کہ دبا باتو نہین ہمسی وہ شریر
دام مین اور ہوئی مرغ خوش الحان کی صفیر
منہ بنا کر یہ کہا خوب نکالی تقریر
رہی اور ونکی پہنسانی کو یہ دام تزویر

اتفاق آپکی باطن سی نہین ظاہر کو
تکیہ منہ دیکھے کی باتو نہ ہی کس کافر کو

۴۴۷

خیر ہے آپکے وعدونکا یقین ہی کسکو
صادق القول ہو یہ ذہن نشین ہی کسکو
صبر عشاق مین ای ماہ جبین ہی کسکو
مجھسہ موقوف نہین داغ نہین ہی کسکو

دل ہی ہے مین صد چاک ہی شانی کیطرح
صاف پھر جاتی ہو دم بھر مین زمانی کیطرح

۵۴۸
کل کی ہی بات کہ کچھ خاک آتا تھا تمہین — ایسی بگڑی تھی کہ ہر ایک پہ آتا تھا تمہین
جو کوئی چاہتا تھا دام مین لاتا تھا تمہین — چکمیو تمہین دم تقریر اوڑاتا تھا تمہین

باتین اوکھڑی ہوتی کرتی تھی زبان صاف نہ تھی
بال اوبھی ہوئی تھی چستی موباف نہ تھے

۵۴۹
شانہ آشفتہ گیسوی سیہ فام نہ تھا — آئینہ حیرتی روی سحر و شام نہ تھا
سرمہ و غازہ کہان انکا کہین نام نہ تھا — کنگھی چوٹی ہی کیسوقت تمہین کام نہ تھا

کیڑی خوشبوی نہ پھولونکی لپی رہتے تھے
بند انگیا کی نہ یون چست کسی رہتے تھے

۵۵۰
ساری معشوقی کی انداز سکھائی ہمنے — طور محبوبی کی جتنی تھی بتائی ہمنے
چار چاند آیکو دیکھو تو لگائی ہمنے — ناز بردار بنی ناز اوٹھائی ہمنے

ناز و انداز مین شوخی مین سلیقہ آیا
دلفریبی کا جو ہوتا ہے طریقہ آیا

۵۵۱
اب جو معشوقی مین تم نام خدا طاق ہوئے — ہر طرف دھوم ہوئی شہرہ آفاق ہوئے
نئی غمزون کی نئی عشوون کی خلاق ہوئے — ہر طرح دل کی لگالینی مین مشاق ہوئے

جھوٹی غیرونکی سخن تمنے درگوش کیے
جتنی احسان ہماری تھی فراموش کیے

۵۵۲
یاد ہی غیرونسی ہوتی تھی اشاری نہ کبھی — دوسرا گرد پھٹکتا تھا تمہاری نہ کبھی
ہرزہ گردونکو میسر تھی نظاری نہ کبھی — پاس ہی آپ سرکتی تھی ہماری نہ کبھی

اب قریب انہین سکتی ہین خدا کی قدرت
دیکھنے کو بھی ترستی ہین خدا کی قدرت

۵۵۳
خواب مین دیکھنے سکتی تھی تمہین جو ہوی ماہ — اونکو صحبت ہی میسر ہی دنہین تھی تمہین راہ
وہ تو ہم بزم ہون مشکل ہو ہمین ایک نگاہ — پک گیا جی نرا ضبط کا یارا و اللہ

اب نہین ہی ہمین ملنی کی ہوس راہ بہی لو
گریبان ٹہنڈی کرو اور رونسی بس راہ بہی لو

۵۵ ہم بہی ہین صاحب غیرت ہمین کبتک غنا
ننگی سونی کی جواب آوے تو سمجہین ہمین خاک
منت کسواسطے ہم جان کرین اپنی ہلاک
بیوفاؤن سی نہین ہی ہمین منظور تپاک

پائی الفت کی سزا دم مین نہ آئینگی کبہے
جائی جائی اب منہ نہ لگائین گے کبہے

۵۵ ننگی ہی یہ امیر و سکور ہا پہر نہ قرار
جوڑ کر ہاتہ گرا پاؤن پہ وہ لالہ عذار
جوش دلسی ہمین کچہ بن نہ پڑی آخر کار
آگیا رحم کیا سر کو اوٹہا کر اوسی پیار

رنج سب دور ہوئی عیش کی ایام آئے
فقر عیاری کی ہمنے جو کیے کام آئے

تمام شد

۵۱

الحذر جوش جنون سلسلہ جنبان پہرے
الامان خاطر ناشاد پریشان پہرے

دامن وادی وحشت مرا دامان پہرے
جادۂ دشت مرا چاک گریبان پہرے

موج اشکونکی نظر آتی ہے زنجیر مجھی
پیچ تقدیر کا ہے طوق گلوگیر مجھے

۵۲

تنگ ہوں شہر سی الفت ہی بیابانسی مجھی
خفقان ہوتا ہی گلگشت گلستانسی مجھی

اپنی کپڑی نہین کم خانۂ زندان سی مجھی
طوق وحشت نی پہنایا ہی گریبانسی مجھی

حلقۂ آنکھون کی نہین ضعف کی تصویرین ہین
جسم لاغر مین رگین جتنی ہین زنجیرین ہین

۵۳

شدت گریہ ہی اشکونکی فراوانی ہے
کشتی چرخ تلک کشتی طوفانی ہے

شوق دل ستعد سلسلہ جنبانی ہے
آہ پیرود کہ زنجیر پریشانی ہے

تیغ افغان جو کہنچی شرم سی بجلی کٹ جائی
شور نالونکا سنی رعد کلیجا پھٹ جائی

۹۴
دلکی وحشت ہی یہانتک کہ ہی صحرا معمور — روح مجنون کی گریزان ہی مری بای سی دور
شور زنجیر سے ہی چار طرف شور نشور — نالہ کش دل نہین ہونکا ہی سرافیل نی صور

لب پر آہ آئی اگر خلق پر آفت آئے
مردی قبر و نمین یہ چلای قیامت آئے

۹۵
ابتو چہرہ سی نمایان ہین یہ وحشت کی اثر — ڈر کی اوڑ جاتی ہین طاہر سی چلا تا ہون جدھر
نہین خائف مری صورت سی فقط جن و بشر — راہ سی خار تلک اوڑ گئی ناگن بنکر

دیکھی وحشت تو رمیدہ ابھی آہو ہو جائے
پیڑہ کی نام اپنا جدہر جیو مین کردن ہو ہو جائے

۹۶
دلمین وہ درد کی شدت کہ الہے توبہ — جان وہ مورد آفت کہ الہے توبہ
رخ پہ زردی کی وہ صورت کہ الہی توبہ — دم کا رکنا وہ قیامت کہ الہے توبہ

دل لگانا حق انسان مین بُرا ہوتا ہے
نور آنکھون مین نہین دیکھیے کیا ہوتا ہے

۹۷
کل کا ہی ذکر کہ رسوائی سی مین ڈرتا تہا — جسمین بدنامی ہو وہ بات نہ مین کرتا تہا
آہ سی کام نہ تہا ضبط کا دم بہرتا تہا — پہونک کر وادی وحشت مین قدم دھرتا تہا

آشنا پاؤن نہ تہی خار مغیلان سی کبہے
ہاتہ کو ربط نہ تہا چاک گریبان سی کبہے

۹۸
کب او داسی مری چہرہ سی عیان تہی آگی — طپش قلب سی کب خشک زبان تہی آگی
بیکسی کونسی دن سونس جان تہی آگے — اجگے حالت ہی مری دلکی کہان تہی آگی

نالہ گرم تہا لب پہ دم سرد تہا
غم تہا رنج تہا کوفت تہی درد تہا

۹۹
رنج کی نام ہی واقف تہا نہ مین حسرت جگر — کس فراغت سی مری ہوتی تہی اوقات بسر
چہچہی اڑ کو رہتی تہی ہنسی دن دن بہر — اب یہ ہی حال کہ اپنی ہی نہین مجکو خبر

ایک الفت نی مجھی داغ دکھای لاکھون
ایک چاہت نی کنوین مجکو جنکای لاکھون

۱۰

چاک مادۂ پابوسی دامان اب ہے
طوق آہن سی گران طوق گریبان اب ہے
بحر موّاج مرادیدۂ گریان اب ہے
آگی قطرہ تہا یہ دل عشق مین طوفان اب ہے

حوصلہ آنکھونکو ہی ابر کے شرمانے کا
ولولہ نالونکو ہے برق کے تڑپانے کا

۱۱

ہای کیا دل نادان نی پہنسایا مجکو
مینی کیا اسکا لیا تہا کہ ستایا مجکو
نہ مٹانا تہا عبث اس نی مٹایا مجکو
ابہی اتنا نہ ہنسا تہا کہ رولایا مجکو

نوجوانی مین دل زار نے برباد کیا
شاد رہنے کی یہ دن تہے مجھی ناشاد کیا

۱۲

اسکی کہنی مین نہ آنا تہا مین چوکا چوکا
ٹال جانا تہا اوڑانا تہا مین چوکا چوکا
غول کو راہ بتانا تہا مین چوکا چوکا
دل کسی سی نہ لگانا تہا مین چوکا چوکا

اور کیا کام ہوا آپ کو ناکام کیا
پہرون رہتا ہے تصور کہ یہ کیا کام کیا

۱۳

آہ کیا جانیی کیا یہ دل شیدا سمجھا
تہی کجی اسکی کہ اس راہ کو سیدہا سمجھا
آنکہین ہیہوئی تہین کہ اس چاہ کو چاہا سمجھا
مین تو سمجھا تا تہا لیکن نہ یہ اندہا سمجھا

گر پڑا چاہ زنخدان مین ڈبویا مجکو
دوجہان سی اسی کم ظرف نے کہویا مجکو

۱۴

قیدی گیسوی خمدار نہونا تہا مجھے
نرگسی چشم کا بیمار نہونا تہا مجھے
عندلیب گل رخسار نہونا تہا مجھے
قمری سرو قد یار نہونا تہا مجھے

مثل گلبن ہین عیان ہر رگ پی سے کانٹی
اپنے حق مین کوئی بوتا نہین ایسے کانٹی

۲۶ حسن تو ای مہ آیہ رام دل وجان جہان | ناز و انداز مین تہی تجکو تمیز ایسی کہان
ہمنی معشوق کیا لاکہہ ہوی حسن عیان | اب جو محبوب ہوا اوری آنکہہ اور زبان

صحبتین ترک ہوئین لطف ملاقات نہین
بات مین بات جو پیدا ہوئی وہ بات نہین

۲۷ یاد ایام کہ شوخی کا یہ انداز نہ تہا | غمزہ خونریز نہتا ہوش ربا ناز نہتا
قاتل انداز نگاہ غلط انداز نہتا | برق جانسوز تیر اشعلہ آواز نہتا

ایسی کب گرمی بازار رہا کرتی تہے
بہیڑ کسدن پس دیوار رہا کرتی تہے

۲۸ آگے کب حسن خداداد کا تہا شہرہ تمام | کسی ناکام کو کب ورد زبان تہا ترا نام
چہپکے آتی تہی کب اغیار کی پیغام وسلام | کب بدی جاتی تہی عشاق مین صلح کے مقام

کنیان کاہی کو یون گہر مین بہری رہتی تہین
ڈولیان کب تری کو چہ مین دہری رہتی تہین

۲۹ بیہجتا تہا کوئی سونی کا نہ تجکو مالا | تہا نہ یہ علم کہ کیا چیز ہے زنبدہ بالا
بول بازیب کے جنکار سی کب تہا بالا | چڑہتی تہی نام سی زیور کے حضور آلا

فتنہ پرداز نہ رہتے تہی کبہی کہات مین یون
بوتلین عطر کی آتی تہین نہ سوغات مین یون

۳۰ صحبتین تہی تہین دنیات کوئی اور نہتا | ایک تہی ہمسی ملاقات کوئی اور نہتا
قابل حرف و حکایات کوئی اور نہتا | تہی ہمین قبلہ حاجات کوئی اور نہتا

سنگ سود تہا نہ تل کعبہ ابرو مین کبہے
کالکا تہی نہ تری سایہ گیسو مین کبہے

۳۱ گل رخسار سی کب بوی جفا آتی تہے | خرمن دل مین تن یون آگ لگا آتی تہے
دل بیمار کی کب تجکو دوا آتی تہے | عشق کا نام جو سنتی تہی حیا آتی تہے

جیتی جی ہاتہ نہ آتی تہی بہت دور تہے تم
اب پری ہوگئی ایجان کبہی حور تہے تم

۳۳

یون نہاد ہوکے نکہرنا نہ تمہین آتا تہا
بگڑی رہتی تہی سنورنا نہ تمہین آتا تہا
سنکی ہر بات پہ بہرنا نہ تمہین آتا تہا
وعدی کرکر کی مکرنا نہ تمہین آتا تہا

یون جہلاتی تہی نہ عشاق کو دامان کیطرح
چاک سینو نمین نہ تہی چاک گریبان کیطرح

۳۴

اہل نظارہ کبہی جمع سر راہ تہے
ساکن دیر و حرم بندۂ درگاہ تہے
بالی کانو نمین چہڑی پاؤنمین ای ماہ تہے
کان آوازۂ خلخال سی آگاہ تہے

کبہی سنتی تہی نہ باہر سی تری ہم آواز
چہاگلونسی کبہی آتی تہی نہ چہم چہم آواز

۳۴

کب چنی جاتی تہی پیشانی پہ افشان آگی
اونگلی کب رہتی تہی یون زیر زنخدان آگی
عطر کب ملتی تہای فتنۂ دوران آگی
مجلسین رنگ مسی سی تمہین نہ حیران آگی

کپڑی سطرح نہ پہولونمین بسی آتی تہے
بند محرم کے نہ یون چست کسی جاتی تہی

۳۵

آگی انکہیلی کی یہ چال کہان چلتی تہے
دل عشاق نہ تلوونکی تلی ملتے تہے
نور کی سانچی مین فقری نہ کبہی ڈہلتی تہی
کب تف شعلۂ آواز سے دل جلتی تہے

کب زبان یون دم گفتار چلا کرتے تہے
چال پر روز نہ تلوار چلا کرتے تہے

۳۶

بہاری پوشاک اگر ہم کبہی پہناتی تہے
یہ گران تمکو گذرتا تہا کہ گہبراتی تہی
سر جو گوندہواتی تہی تم سیکڑون بل کہاتی تہے
آئینہ سامنی آتا تہا تو شرماتی تہے

چاند بیگانہ گیسو تہا اسی سر کی قسم
نور تن ایسی نہ تہے خالق اکبر کی قسم

جھونون سی نہ لگاتی تہی کہ تہی شرم بڑی
ہاتہ مین نازسی رہتی تہی نہ پہولونکی چہڑی
عاشقونسی کڑی پاونکی کرتی تہے کڑی
آنہ آنہ آنسو رولاتی تہی نہ موتی کی لڑی

نام الفت نہ کسیکے دل خرسند مین تہا
کب نصیری کوئی یون عشق علی بند مین تہا

۴۳

انکمین صاحب کے تلی رہتی تہین شر پرکسدن
باڑہ تہی سرمی کی یون تیغ نظر پرکسدن
زلف چہوٹی ہوئی رہتی تہی کمر پرکسدن
یون بلا آتی تہی دیوانونکی سر پرکسدن

اونچی چوٹی نہ پہنسانی تہی کسی مفتون کو +
نیچی نظرین نہ جہکاتی تہین کنوین گردون کو

۴۴

تہام لیتا تہا کوئی ہاتہ سر راہ اگر
بغلین تم جہانکنی لگتی تہی ادہر اور ادہر
کوئی کہتا تہا جو آوازہ سر راہ گذر
جیب جاتی تہی تم ایسی کہ جہکا لیتی تہی سر

پاس آتا تہا جو کوئی تو سرک جاتی تہے
اپنی سایسی سی بہی تم آپ جہجک جاتی تہے

۴۵

دل لگی کا نہ سلیقہ مریجان تہا تمکو
کثرت بزم طرب سی خفقان تہا تمکو
آئینہ دیکہنے کا شوق کہان تہا تمکو
عکس پر دیکہنے والی کا گمان تہا تمکو

شرم کی سب سی تم ای ماہ لقا لیتے تہے
آرسی دیکہہ کی چہری کو چہپا لیتے تہے

۴۶

دوستی صاف تہی پہان تہے نہ دشمن ایسی
پیشہ ازین صاف دلونسی نہ تہی بدفن ایسے
پردۂ خضر مین تہی کاہی کو رہزن ایسے
تم تہی عیار نہ مکار نہ پرفن ایسے

صبح پرنور جبین تہی سبب غم کسدن
عیکے بہیس مین آتا تہا محرم کسدن

۴۷

جو ستاتا تہا کڑی پ وہ سب سہتی تہے
سوجہتا تہا نہ جواب اک کا چپ رہتی تہی
وقت تقریر ہندریا کیطرح بہتے تہے
ہوش مین آوے یہ عشاق سی کب کہتی تہی

آگے باتونمین کرامات نہ تم کرتے تھے
یا علی کہکے کبھی بات نہ تم کرتے تھے

۴۴ مشکل مقراض نہ طرار زبان تھی آگے
یہ بہار گل رخسار کہان تھی آگے
جنس حسن آپکے ایسی نہ گران تھی آگے
اتنی اونچی تو تمہاری نہ دکان تھی آگے

زلف شبرنگ تمہاکا ہے کومرتا کوئی
مول لیتا تھا نہ سر بیچ کے سودا کوئے

۴۴ ترک غمزہ تمہانہ مریخ سے آمادۂ جنگ
بیشتر اس سی تھی کا ہیکو جوائی کی امنگ
شب مہتاب مین بچھتا تھا نہ کوٹھی پہ پلنگ
پھول بستر پہ چنی جاتی تھی کب نگارنگ

سجدے کرتے تھی نہ انجم تری دامن پہ کبھی
ہالہ مہتاب نہتا چہرۂ روشن پہ کبھی

۴۵ تیر مژگان کی کسی سینہ پہ چلتی تھی کہان
دل تری شعلۂ رخسار سی جلتی تھی کہان
مار گیسوی سینہ ہر او گلتی تھے کہان
موذی اسطرح تری سای مین پلتی تھی کہان

چوٹی اسطرحی کب پیٹ پہ لہراتی تھے
کسکو اوڑنا گنی کیطرح یہ ڈس جاتی تھے

۴۶ ایسی چہیڑ ایسی کاوٹ کہواگی کب تھے
یہ سجاوٹ یہ بناوٹ کہواگی کب تھے
سب سے باتونمین لگاوٹ کہوگی کب تھے
ایسی سرمہ کی گہلاوٹ کہوگی کب تھے

اتنے بل کرتے تھی تم تیوری چڑہا کر دن
چلتی تھی پانچی ہاتھونمین اوٹہا کر کس دن

۴۷ غیر کا منہ تہا تری گالو نپہ دوڑاتا ہاتھ
شاخ بی برکیطرحی وہین کہواتا ہاتھ
اپنی چہاتی پہ تری آگی اکرلاتا ہاتھ
اس کنایی سی یہ جلتا کہ کچلواتا ہاتھ

محرم راز جو ہین آج وہ نامحرم تھے
چمن حسن خداداد کے گلچین ہم تھے

۴۴۸
یا یہ نہار نگ کہ جاتا تہا اگر سوے چمن
آنکہ نرگس سے چراتا تہا تو ای غنچہ دہن
چبوتی تہی نکہت گلشن یہی جو تیرا دہن
صاف آجاتی تہی پیشانی روشن شیکن

دم گلگشت جو لگتی تہی ہوا گلشن کے
بیکلی ہوتی تہی کلیونکو ترے دامن کے

۴۴۹
یا یہ عالم ہی کہ بی پردہ ہوای ماہ تمام
جمع ہین لوگ چکورونکی طرح گرد مدام
طرفہ تر یہ ہی کہ آنکہو نمین نہین شرم کا نام
انقلاب فلک سفلہ ہی عبرت کا مقام

دیکہنے کو ہین ترستی جو بجہی تکتے تہے
گہورتی ہین وہ جو آنکہین نہ ملا سکتے تہے

۴۵۰
جان جان تمپہ بہروسا مجہی کیا کیا کچہ تہا
ورنہ دل کیون ہمین دیتا مجہی سودا کچہ تہا
اور کچہ مل گیا اللہ سے مانگا کچہ تہا
نکلی تم اور ہی کچہ ہای ہین سمجہا کچہ تہا

سادہ سمجہا تہا تمہین ایک ہی پیرہن نکلے
دوست جانا تہا تمہین جان کی دشمن نکلے

۴۵۱
آفرین آپکو ای یار یہی زیبا ہے
کیون نہو ترک ستمگار یہی زیبا ہے
دور ہم پاس ہون اغیار یہی خوبی ہے
ہم سی انکار اور ہر اقرار یہی زیبا ہے

بی سبب چین بجبین خشم سی کی ہی ہو چہ خوش
طرہ یہ ہی جو ہین کچہ کہون کہتی ہو چہ خوش

۴۵۲
قدرت اللہ کی ہم دور کہڑی رہتی ہین
بیٹہہ سکتی نہین مجبور کہڑی رہتی ہین
غیر کے تری ای حور کہڑی رہتے ہین
زر لیے صاحب مقدور کہڑی رہتی ہین

وصل دولت پہ ترای بت خود کام رہا
ہمتو ہین عاشق مفلس ہمین کیا کام رہا

۴۵۳
اب وہ خاطر وہ خوشامد وہ مدارات نہین
دل لگی اپنی تہی جس بات مین وہ بات نہین
خود بخود ڈک رہی کچہہ حرف و حکایات نہین
خیر اب ہمکو بہی منظور ملاقات نہین

اب جو بہتر سے بھی بہتر ہو تو بدتر سمجھین
بنکی سونی کی اگر آؤ تو پتھر سمجھین

۵۵۴

ہم بھی راضی ہین مدارات کرو یا نکرو ۔۔۔ بولو یا چپ رہو کچھ بات کرو یا نکرو
گاہ بیگاہ ملاقات کرو یا نکرو ۔۔۔ ایک ہی حرف و حکایات کرو یا نکرو

گلہ ہمکو بھی نہین ترک وفا کا اچھا
خلق اللہ کی ہے ملک خدا کا اچھا

۵۵۵

نہ وہ ہی چشم تلطف نہ محبت کی نگاہ ۔۔۔ دلکو دلسی تھی سو اب وہ بھی کوئی نہین راہ
اول عشق مین ہمسی یہ سلوک آپ کا واہ ۔۔۔ ماجرا طرفہ ہے پہلی ہی غلط بسم اللہ

آنکھ موجین سیل طبیعت مین ذرا میل نہین
ان تلونمین جو نظر کی تو کہین تیل نہین

۵۵۶

دست اغیار مین گل دیکھہ کی ہم کہا مین خار ۔۔۔ کہیل اللہ کی قدرت کی ہین ہی لالہ عذار
چشم اغیار کہان اور کہان یہ رخسار ۔۔۔ خاک اندھونکو نظر آئیگی جوبن کی بہار

دستگیر آپ ہوئی غیر نے جہاں پکڑا
ہی مثل اونگلی یکبرتے ہوئی پونہچا پکڑا

۵۵۷

تمکو نفرت ہے تو ہمکو بھی ہی تمسی نفرت ۔۔۔ اہل عزت کو گوارا نہین ہوتے ذلت
کج ادائی جو یہی ہی نہ نبہی گے الفت ۔۔۔ واہ کیا خوب ذرا دیکھو تو اپنی صورت

ہمتو دین جان تلک آپ اوڑا ئین دم مین
تالی اک ہاتھ سی بجتی ہی کہین عالم مین

۵۵۸

لکھنؤ گو نرہالا کہوں ہی دنیا مین حسین ۔۔۔ عالم آباد ہزارون صنم زہرہ جبین
چلمنین سیکڑون ہین آنکھہ لگائینگی کہین ۔۔۔ تحط صورت کا مرقع مین کسی شکل نہین

لعل دل تنگ تو ہین یوسف سر بازار بہت
سر سلامت ہی تو ہین سر کے خریدار بہت

ہی اگر آپ کو اس حسن کی شہرت پہ گھمنڈ
تو یہ دو دن کا ہی کیا چاہی صورت پہ گھمنڈ
زیب دیتا ہی بھی ہو جو محبت پہ گھمنڈ
کہ حسینان جہان کو ہی اطاعت پہ گھمنڈ

دلسی الفت کا اگر حرف زبان پر آئے
حور جنت سی پری قاف سی اوڑ کر آئے

۶۰

در صدف سے ہی تو ہی لعل گہر سے بہتر
قمر اختر سی تو خورشید قمر سے بہتر
شاخ سی گل تو ثمر ہی گل تر سے بہتر
جن ہی انسان تو حوریں ہین بشر سی بہتر

تل ہی مژگان سی تو ہی تل سی دو بالا ابرو
خط ہی رخسار پہ تو خط پہ ہے طرہ گیسو

۶۱

حسن صورت پہ نہ مغرور ہوا تنا کوئی
جز خداوند دو عالم نہین یکتا کوئی
نہ سمجھنا کہ نہین خلق مین ہمسا کوئے
اجی خالق کی خدائی مین نہین کیا کوئی

اس مرقع کو عجب بخشی ہے تنویر اونے
ایک سی ایک پری کھینچی ہی تصویر اونے

۶۲

کب تلک جور و جفا خوف خدا ہی کچہ ہے
یہ ادا کی ترچی ادا خوف خدا ہی کچہ ہے
یہ سبب ہے جو جفا خوف خدا ہی کچہ ہے
بت بیمہر و وفا خوف خدا ہی کچہ ہے

سب جہان تیسے طرف کیا نہین اپنا کوئی
ہم غریبون کا بھی ہی یو چینی والا کوئے

۶۳

سنگدل تجکو مری سانہ یہ کاوش کبتک
میری سوزش کی لیی غیسے سازش کبتک
فکر وصلت مین مری دی لکو یہ کاہش کبتک
جستجو مین تری کرتا رہون گردش کبتک

خاک درمین تری اکسیر کی تاثیر نہین
اور اگر ہو بھی تو مین طالب اکسیر نہین

۶۴

ہم بھی اب کہتی ہین تمنی جو کیا ایسا گرم
لو اجی چلکی سناتی ہین تمہین فقرا گرم
ایسا معشوق نکالا ہی اب اک گرما گرم
سرد ہوگی جو وہ پہلو مین کریگا جا گرم

مثل خورشید جو وہ شکل دکھائیگا تمہین
اختر صبح کی مانند چھپائیگا تمہین

۶۶۵

رشک انسان و پری غیرت حور و غلمان
جان خوبان جہان مردم چشم انسان
باوفا ہوش رہا حشر خرام آفت جان
گلبدن غیرت نسرین و سمن غنچہ دہان

لب جان بخش پہ سب اہل جہان مرتی ہین
عیسیٰ بھی وسکی مسیحائی کا دم بھرتی ہین

۶۶۶

حلقۂ سیم دہن کو دل ارمان کہیے
قد بالا کو بجا ہی الف جان کہیے
یا گیسو کو بلای سر یاران کہیے
لام ظلمات ہی وہ زلف پریشان کہیے

کسطرح عاشق شیدا نہ ہمارا دل ہو
کبھی ملتا ہے وہ معشوق جو خود مائل ہو

۶۶۷

گذر اوسکا جو کبھی جانب دریا ہو جائے
جمع یہ مردم آبی ہون کہ میلا ہو جائے
کبھی بتخانہ مین آئی تو تماشا ہو جائے
کعبہ بنکر خلق کا مسجود کلیسا ہو جائے

برہمن دیکھ کے گردون کو کہی واہ ری مین
بت بھی بتخانی مین بول اوٹھی کہ اللہ ری مین

۶۶۸

دل مین سوقت مضامین سراپا کا ہی جوش
جوش مضمون کا نہین بلکہ یہ دریا کا ہی جوش
سامعین جمع ہین ارباب تماشا کا ہی جوش
قتل ہوتی ہی ہوس خون تمنا کا ہی جوش

حسن کے پردہ ہی باقی نہین وسواس تلک
دائرہ ولنسی ہمہ تن چشم ہی قرطاس تلک

۶۶۹

کلک نقاش ہمارا قلم رنگین ہے
ایسی شیرینی مضمون ہی کہ خط شیرین ہی
بکر معنی ہی دولہن آج نیا آئین ہے
صاف بندش نہین آئینہ پی تزئین ہے

طور دل پر شجر طور کی تصویر کھینچے
شمع بنجای قلم نور کی تصویر کھینچے

۷۱ بیت

شعر کہتی ہین وہ مانگ ہی سلک گوہر
یا کنچا ہی محک حسن پہ کوئی خط زر
یا یہ ظلمات مین جاری ہوئی نہر کوثر
کہکشان یا شب دیجور مین آئی ہی نظر

۷۲

شانہ کہتا ہے زبان سی یہ نیسا پہلو ہے
اوسی کی سر کی قسم صبح شب گیسو ہے

۷۳

ہین عیان حسن کی شمشیر کی جوہر شفاف
کشش شین شب زلف کا انداز ہی صاف
دفتر حسن کی کاتب کے لکھون کیا اوصاف
زور قدرت سی دیا ہی قلم مومین شگاف

۷۴

واہ کیا صفحہ سیاہی سی یہ تصویر لکھا
فاصلہ بیچ مین رکھکر خط تقدیر لکھا

۷۵

آفت جان جو وہ گیسوی سیاہین دونون
دل پہنسانی کی لیی دام بلا ہین دونون
دیکھہ لو سلسلہ جور و جفا ہین دونون +
ایک صیاد ہین ہر چند دو تا ہین دونون

۷۶

دام الفت کی ہین آثار انہین دونون مین
دونون عالم ہین گرفتار انہین دونون مین

۷۷

اوسکی بالون مین ہین اسطرح پروی گوہر
نکل آتی ہین شب تار مین جیسی اختر
رہ گئی یا شب گیسو متبسم ہو کر +
سنبل گلشن خوبی پہ ہی یا شبنم تر

۷۸

چوٹی مین نقرہ موباف عجب زیبا ہے
دامن شب سی گریبان سحر کا نکلا ہے

۷۹

لو ذرا پہلی گرو جبہہ روشن پہ نظر
بدلی خورشید کی مہتاب سے پیدا ہی سحر
کیا صفائی ہی کہ پانی ہی خجالت سی گہر
معجز حسن عیان ہی اوتر آیا ہی قمر

۸۰

لوح سیمین تو اسی کیا ید بیضا کہیے
غش نہ آجاے اگر برق تجلی کہیے

۸۱

مطلع مہر تجلی ہے جبین پر نور
کوری دیدہ خورشید فلک جسکی حضور
زردی ماری خجالت کی رخ شعلہ طور
دیکھی گر شمع رخ حور و پری ہو کافور

گل خورشید گلستان ضیا ہے وہ جبین
آبشار عرق شرم و حیا ہے وہ جبین

۵۷۶

ذری افشان کی درخشان نہین پیشانی پر
شعلہ آتش عارض ہی اوڑی ہین یہ شرر
الف آسا جو کھنچا ہی یہ خط شقہ زر
خط رد ہی یہ پی دفتر خورشید و قمر

ذری افشان کے جبین پر جو دمکتی دیکھے
اختر طالع خورشید چمکتے دیکھے

۵۷۷

ساغر بادہ گلرنگ ہی آنکھو نپہ نثار
مستی حسن ہی سرمست ہوی ہین ہشیار
دوری آنکھو نمین نہین جمع ہوی ہین ہنجار
صاف ہی چہرہ رنگین پہ گلستانکی بہار

مست بیہمین جو وہ آنکھین نظر آئین کالی
گھر کی آئین ہین گلستان ہین گھٹائین کالی

۵۷۸

او نہین آنکھونکی تو ہی نرگس شہلا بیمار
او نہین آنکھو نپہ تو بادام ہی جانسی نثار
جام کہکہی ہوی مست ہزاروں ہشیار
جای می زہر ملا ہل ہی ہین دو فتوان سرشار

زیست سی ہاتہ وہ دہوی جو یہ ساغر پائے
ساغر عمر ہو لبریز ابھی بھر پائے

۵۷۹

خضر دیکھے تو کہی ہین قدح آب حیات
بہر عاشق ہین مگر ساغر سم جام ممات
کہپی کالی جو گھٹا صاف ہی یہ نقص صفات
چہرہ خورشید ہی اظہری ہین الشمس یہ ہات

دیدہ شوخ سیہ مست نہ تولے ہین
کہل گیا دہوپ کی گرمی مین ہرن کالی ہین

۵۸۰

تو سن طبع ہمارا بھی ہی کیا زور آور
چشم وحشی کی صفت مین نہین کتا دم بھر
گردش چشم سیاہ وحشہ جانان پر
پہیتی اک اور سناتا ہی یہ تیر دان اوڑکر

کسی صیاد نے برچھو نمین ہرن گہیری ہین
چوکڑی بہرنی پہ آمادہ ہین رخ پہیری ہین

۵۸۱ طرفہ آفت ہی بلا ہی نگہ افسون ساز | غیر اعجاز نہین ہی کوئی اسکا ہمراز
وقف نظارہ ہی باقی ہی حیا کا انداز | آنکھ اوٹھا کر کبھی دیکھا تو کیی سیکڑون ناز

واہ کیا سر سے دنبالی سی بہی کام لیا
چشم بیمار جو اوٹھی تو عصا تھام لیا

۵۸۲ اوسکی رعنائی کی کیونکر ہون بیان مجھسی صفات | ہی دو لخت اوسکا ہر اک قول دو پہلو ہر بات
سیل آنکھونکی پی مردہ دلان آب حیات | ہی مگر زہر ہلاہل کیطرح خوف ممات

سانہ امید و رجا کی خطر فوت بہی ہے
خانہ زادان نگہ ہی ملک الموت بہی ہے

۵۸۳ وصف وہ کیجی چشم و ترہ و ابرو کا | جو سُنی صاف کہی صلّ علی صلّ علے
موی مژگان نہین آنکھون پہ یہ ہین دست دعا | زیر محراب اوٹھای ہین بامید شفا

جنبش ہر مژہ آفت ہی خدا خیر کرے
نبض بیمار کو سرعت ہی خدا خیر کرے

۵۸۴ تیزی موی مژہ مین ہی بہلا اسکو کلام | پردہ دیدہ بادام مشبک ہی تمام
کبھی فصاد اگر خواب مین لی اسکا نام | ہر رگ جوہر شمشیر ہی اسوقت مدام

عاشق سوزن مژگان جو کوئی ہوتا ہے
سفتہ آلی ہین در اشک اگر روتا ہے

۵۸۵ واہ کیا ابرو ی خمدار ہی سبحان اللہ | قدرتی حسن کی تلوار ہے سبحان اللہ
ماہ نو چرخ پہ اظہار ہے سبحان اللہ | یہ کمان طرفہ دیوان دو ہار ہی سبحان اللہ

گر مرقع مین بہی اس تیغ کی تصویر کھینچے
شرزہ ہی مانی و بہزاد مین شمشیر کھینچے

۵۸۶ ایسا مضمون بندی بر و بینی کا کہ واہ | تو بتین بجنی لگین سب کہین سبحان اللہ
چاندنی رات ہی اور مشالنی وہ گیسوی سیاہ | دیکھنی ہون جسی تلدی وہ کری خوب نگاہ

واہ کیا شکلین ہین قابل ہین یہ تصویرون کی
دیکھو نکلی ہی زرچہ سابی مین شمشیرون کی

۵۸۷

واصف کوش ہین انکمو نسی تمام اہل زبان
گل ہی شبیہہ جو دین گل مین نزاکت یہ کہان
دیکھہ پای جو صدف مثل گہر ہو غلطان
نالہ عاشق شیدا یہ سنین کیا امکان

پردہ شرم یہ انکمو نسی اوٹہا دیتے ہین
سنکی اس کانسی اوس کان اوڑا دیتی ہین

۵۸۸

عارض صاف نہین شمس و قمر ہین دونون
صاف آئینہ سی بہی پیش نظر ہین دونون
رنگ مین لعل صفائی مین گہر ہین دونون
دو ہین شمعین کہ ادہر اور ادہر ہین دونون

عکس اگر آئینہ مین نور فشان ہو جاے
دیکھنے والونکو چمک کا گمان ہو جاے

۵۸۹

ہی بجا دانتونکو گر انجم رخشان کہیے
کیا صفائی ہی نہین گوہر غلطان کہیے
کیا لب لعل کو گلبرگ خمستان کہیے
رنگ پیدا ہی غضب لعل بدخشان کہیے

رنگ یاقوت کا ہی لعل شکربار مین سبہے
جوہری کی ہی دکان جسکے بازار مین سبہے

۵۹۰

دہن تنگ مین تنگی سی نہین جای سخن
شرم ہی چور مگر اوسنی چرایا ہی دہن
پر چہپائی سی کہین چہپتی ہین ایسی بہی چلین
حسن دعوی جو کری صاف ہو مضمون روشن

بات پوشیدہ نہین ہی سندین ظاہر ہین ✣
ہونٹہ دونون تو گواہی کی لئی حاضر ہین

۵۹۱

ہالۂ عنبر سمین پر اگر جای خیال
متعجب ہو کہ ہی ماہ با آغوش ہلال
لب میگون می گلرنگ کی مانند ہین لال
مست دیکہین جو غبغب کو تو ہون گرم مقال

کوئی بجہی کی نہین راہ خدا خیر کرے
قرب میخانہ ہی یہ چاہ خدا خیر کرے

سینہ دیکھین کہ کرین وسکی گریبان پہ نظر
اور اوبہار اوسپہ ہے پستانکا غصب یار
حسن کا ہی یہ اشارہ طرف مہر و قمر
مین بھی حاضر ہون نہین نور کا دعوی ہے اگر

دیر تا چند فلک سے کسی عنوان آؤ
یہی گوی یہی میدان ہے چوگان آؤ

وصف پستان کری کیا کوئی کہ مشہور ہین یہ
کتی ہین شمس و قمر قمقمہ نور ہین یہ
ثمر یاسمن نخل سر طور ہین یہ
ہاتہ کسطرحسی پہونچی کہ بہت دور ہین یہ

آشنا انکہ سی جس روز وہ انگیا ہو جای
طائر نور نظر سونی کی چڑیا ہو جاے

حکم حاتم ہی حسن کا در یا یا یاب
کوٹہی گہاٹ وسپہ ہی پستان جسکا ہی ہین آب
جال ہو جای کی انگیا کہ کری دل بیتاب
کسی وحشی کو رہی سہیان جو اوسکا دم خواب

نور کی سیر رہے ان نور کے جنگلے دیکہے
نور کی کوٹہیو مین نور کے بنگلے دیکہے

روشنی ساعد سیمین کی جو آجای نظر
شمع مہتاب بہی ہو چرچہ کو بلا جلکر
گول گول ایسی ہین مونڈہی کہ کرین دل بیتاب
گول گہر ہین ہو فلک قید پڑی آنکہہ اگر

عرش پر جا کی اگر دہوم مچاہین مونڈہی
اہل کرسی کو بہی کرسی سے گرا ہین مونڈہی

واہ کیا پنجہ پر نور ہے سبحان اللہ
پنجہ خاصی ہی تو تشبیہہ نہین ہی دلخواہ
دیکہلو پنجہ خورشید ہی یہ پیش نگاہ
اونگلیان خط شعاعی کی بہی باریک ہین واہ

دور ادب سی ہی جو پنجہ آیت قدس کہیے
اونگلی اوٹہی تو ہلالی کا مخمس کہیے

حلقہ ناف نہین ہی گرہ موی کمر
دل عاشق کی ڈبونی کی لئی ہی یہ بہنور
دورہ کیا حلقہ بگوش اوسکی ہین خورشید و قمر
دلکو تشبیہہ نہی لاوری منظور نظر

صاف آئینہ ہی اوسکا شکم صاف نہین
عکس ہی چاہ زنخدان کا پر اناف نہین

۵۹۸

طرفہ معدوم کمر جسکی عدم مین بھی نہی ہوم
موشگافونکو یہ عقدہ نہ کبھی ہو مفہوم
کیون نہ معدوم ہون جہان سے معدم
ہی جو یہ عشق کمر ہستی انسان معلوم

کیون نہ معدوم ہون اس نام پہ جو مرتی ہین
وہ کبوتر بھی ہین عنقا جو کمر کرتے ہین

۵۹۹

جوش پر نور کا دریا ہی زہی حسن شباب
موج ہی بروی خمدار تو پستان ہی حباب
حلقہ ناف کو کسطرح نہ کہی گرداب
ناخدا دیکھی اگر سینہ مین بہر آی ابھی آب

منہ کو اوسکے صدف گوہر دندان کہیے
دست گلرنگ کو بھی پنجہ مرجان کہیے

۶۰۰

ران کی وصف مین ہر چند ہی شفاف بیان
پر صفائی ہی یہانتک کہ پہسلتی ہی زبان
ساق پا شمع ہی ایسی کہ نہین جسمین فروغ
شمع مہتاب مین اسطرحکی تنویر کہان

مثل پروانہ ہی وہ کون جو شتاق نہین
شمع فانوس مین ہی پائنچی مین ساق نہین

۶۰۱

پای نازک ہی وہ نازک صفت پای خیال
سجدہ کرتی ہین جسی قبلہ کی زہرہ تمثال
کف پا صورت مہتاب ہین ناخن ہین ہلال
نقش پا طرفہ دکھاتی ہین سر راہ کمال

خوبصورت یہ دم جلوہ گری سجتے ہین
دیدہ حور کبھی چشم پری سجتے ہین

۶۰۲

راست ہی مثل الف بسکہ وہ قد بالا
دال مین جیسی الف دل مین ہی یون اوسکی جا
دل بنا دال تو ہی دال کہ ہو جان فدا
شک نہین ثابت اسی تل کی تصور نی کیا

تل سویدا ہے تو پھر رنگ نرالا کچھ ہے
جان کی خیر نہین دال مین کالا کچھ ہے

شاعر نے یہ سراپا جو کیا ورد زبان ... پھر مخاطب سی کہا سکی کہ او دشمن جان
ابھی کیا تو نی سنا اب وہ کرون گرم بیان شمع کیطرح سی سنکر جبی تو ہو سوزان

سنکے ہر عضو کی تعریف تجھے حیرت ہو
بوٹیان دانتو نبسی کاٹی جو ذرا غیرت ہو

۱۰۴

دیکھہ لی او سکی اگر گیسوی شبرنگ کا جال پڑی جنجال مین دم بھر کا بھی جینا ہو وبال
رنگ اڑ جای کری گر رخ رنگین پہ خیال منہ کی رونق نرہی دیکھہ کی زیبائش خال

دل ہو زلف عرق آلود سے ایسا پانی
ناپتا تو پھری ظلمات مین کالا پانے

۱۰۵

دیکھے گیسو تو پریشان ہو گیسو کیطرح آگے ابرو کی جھکی شرم سی ابرو کیطرح
شوخی چشم بھگادی تجھے آہو کیطرح گرمی ناز اوڑادی تجھی جگنو کیطرح

رخ سی پردہ جو اوٹھای تو یہ شرمائے تو
منہ چھپا کر کسی جنگل کو نکل جائے تو

۱۰۶

مہندی ہاتھون مین ملی اپنی جو وہ حور مثال شرم سی زرد کبھی تو ہو کبھی خشم سی لال
اوسکو آجای جو آرائش کاکل کا خیال کنگھی چوٹی کا تو کیا ذکر ہی ہو زیست وبال

مرے دل پہ کسیطرح کا قابو تیرا
آرہ بنجائے تجھے شانہ گیسو تیرا

۱۰۷

سرد ہری پانون پہ تو منہ نہ لگاون تجکو آئینہ اوسکے کف پا کا دکھاون تجکو
گرمیان اوس سی کرون خوب جلاون تجکو اگلی باتین جو مین سب یاد دلاون تجکو

روی تو مین کہون چل دور ہو منہ کالا نچل
پیٹ شرما کی لکیر اب کہ گیا سانپ نکل

۱۰۸

راہ مین سامنی آجای جو وہ غیرت ماہ آنکھین تہرائین تری خاک سو جبی تجھی راہ
زلف دیکھی تو جہان ہو تری آنکھون مین سیاہ برق آئینہ رخسار پہ ٹھہرے نہ نگاہ

آہوی چشم جو وہ شوخ دکھادی تجکو
خواب خرگوش تکبر سے جگا دے تجکو

۱۱۰

منہ پہ جب نازسی رکھہ لی تری آگی دامن
جوش وحشت ہو تجھی چاک کری پیرہن
ہونٹہ چاٹی نظر آجای جو شیرین وہ دہن
دیکھی گردن تو ندامت سی جھکالی گردن

۱۱۱

حلقہ ناف و ذقن سی جو نگاہین لڑجائین
غیر حالت ہو تری آنکھو نمین حلقی پڑجائین

۱۱۱

نرگس مست سی دیکھی جو تجھی ایک نظر
عقل زائل ہوئی بیخبری کا ساغر
شرم کی طرز کری جامی سی تجکو باہر
جاتی ہین نیچی نگاہین کہین اوپر اوپر

۱۱۱

ہون تری موی بدن ہو کی پریشان کہڑی
آنکھہ پر آنکھہ جو ڈالی تو کری کان کہڑے

۱۱۱

دیکھنے آنکھو نکو تو دل تہام کی تو کھینچی آہ
صبح ہو جای غضب تجھپہ پڑی روز سیاہ
پردہ ہو فاش ترا دیکھہ کی دزدیدہ نگاہ
بھاگی تو چور کی مانند ملی تجکو نہ راہ

۱۱۱

دلکو مضطر صفت طائر پر بند کرے
کوٹھری مین مجھی کاجل کی نظر بند کرے

۱۱۱

نیچی آنکھو نکو جو دیکھو تو بہت شرماؤ
میٹھی باتو نسی کہٹائی مین پڑو پچھتاؤ
بانکی پتی جو نظر آئین تو تم پتاؤ
مہندی دکھلائی تلو و نسی لگی جل جاؤ

۱۱۱

اشک بہی آنکھو نمین بھر لاؤ تو وہ رونکری
آنسو نکو کبھی خلخال کے گہونکرو نکری

۱۱۱

چشم جادو جو نظر آئی تو تو شرما جائے
چار آنکھین وہ کری تجسی تو تو گہبرا جائے
تیرگی چہرۂ شفاف پہ تیری چہا جائے
رنگ میلا ہوا بہی چاند گہن مین آجائے

کری اعجاز کا دعوی وہ صنم ہونٹھون پر
لب جان بخش سی آئی ترا دم ہونٹھون پر

تیغ غمزہ ہو وہ سفاک کہ تو ہو بیدم
تیر مژگان جو لگای تو تری پشت ہو خم
سامنی تیرے اس انداز سی کبھی وہ قدم
ٹھوکرین کہا کی کبھی ہای ستم ہای ستم

۱۱۵ منہ کی مہل ہو کی مجمل حسن کی سید امین گری
چاہ غبغب سے بچی چاہ زنخدان مین گرے

رخ روشن ہی نقاب اوسکی اگر وا ہو جاے
جل بجھی حق مین تری طور کا شعلہ ہو جاے
آستینو نکو جو دیکھی تجھی سودا ہو جای
فاش اوس ساعد پر نور سی پردا ہو جاے

۱۱۶ دامن شرم تلک ترک کری سا تہ ترا
کوچہ چاک گریبان مین چھپے ہاتہ ترا

حیرت آئینہ عارض سی ہو سکتا ہو جای
سایہ زلف سیہ سی تجھی سودا ہو جای
دیکھے شیرین جو وہ لب دل ترا کٹتا ہو جاے
غیر ہو حال تیرا کیا سی ابھی کیا ہو جای

۱۱۷ آنکھین اون تلو ونسی تو ہو کی قدمبوس ملے
وہ تو مہندی ملی اور تو کف افسوس ملے

ہو خزان حسن جو کبھی گل عارض کی بہار
جنبش موی مژہ دیکھہ کی تو کہای خار
پارہ پارہ ہو جگر آنکہ جو اوس سی ہو دوچار
بیٹھہ جای ترا دل دیکھی سینہ کا اوبہار

۱۱۸ اوسکے آگے نہ کوئی تجکو قرینا آئی
سینہ دیکھے تو خجالت سی پسینا آئے

آئی گر بزم طرب مین کبھی وہ مینوش
ساغر بیخبری پیکی رہی تو خاموش
چشم بیگون نظر آجای تو اوڑ جائین ہوش
ہو بنا گوش کا سو جالی تو حلقہ بگوش

۱۱۹ سامنی اوسکے نہ باقی رہین وسان تری
آنکہو نسی آنکہین کہلین کا تو نسی ہون کان تری

لہر پر آئی کسی روز جو وہ دامن پاک
صورت موج کری اپنا گریبان تو چاک
روبرو آئی پہن کر جو وہ آبی پوشاک
پانی پانی ہو رہی بروی حسن نہ خاک

ہاتھ تیرا نہ گریبان قبا تک پہونچے
ایک ہی غوطہ مین تو تحت ثریٰ تک پہونچی

۱۲۰

چھیڑتی کو جو ہنسی وہ گل خندان سمجھے
روی تو کچھ نہ بن آئی کسی عنوان سمجھے
ہو مقابل جو وہ سلطان حسینان سمجھے
ہار ہو جا تری جیت لی میدان سمجھے

نرمی تاب ہوا ناز کا گھوڑا ہو جاے
اوسکا موباف تری واسطے کوڑا ہو جاے

۱۲۱

خدمت آئینہ داری جو کری تو منظور
آنی دی وہ نہ قرین سد سکندر ہو غرور
خاصدان اوسکا اوٹھاے یہ تیر کیا مقدور
ساتہ ڈولی کی جو دوڑی تو کہی دور ہو دور

حق تو یہ ہی سمجھے ہر طرح سی باطل سمجھے
پانچونکی ہی اوٹھانی کی نہ قابل سمجھے

۱۲۲

زیب زینت کا کسیدن جو وہ سامان کری
صورت آئینہ کیسا بھی حیران کرے
موج کیطرح تری دلکو پریشان کری
پانی پانی جو ہو تو اپنی طرف دہیان کری

پہر تو کچھ تجھے نہ او کافری پیر بنے
اوٹ مین آئینی کی طوطی تصویر بنے

۱۲۳

اسقدر حسن خدا داد کی ہو اوسکے دہوم
جو تری چاہنی والی ہین کرین گرد ہجوم
تو سہی تجکو بہی ہو اپنی حقیقت معلوم
مل کی ہر دم کف افسوس سہی یا مقسوم

شکل یوسف جو اوسی لاون مین بازار و نمین
تو بہی بٹ بہیا کیطرح آئی خریدار و نمین

۱۲۴

در سی نکلی تو تجھی صورت دیوار کرے
آپ نقطہ ہو تجھی صورت پرکار کری
عشقبازونکی نگاہونمین تجھی خوار کرے
اگر زمانہ تری معشوقی سی انکار کرے

گل جو کہاتی ہین گر تیزان صفت بو ہو جائین
تو مسلمان ہو تو عاشق تری ہندو ہو جائین

۱۲۴
ایسی شوخی پہ عجب جان ہی مجھسی اوسکا
مین فدا اوسپہ ہون وہ میرپہ طرح مجھپہ فدا
مہر سینہ مین نگاہو نہین جیا دلمین وفا
دلکی صورت نہین ہوتا مری پہلوسی جدا

مجھسی برگشتہ تری طرح وہ محبوب نہین
اوسکو مطلوب نہین جو مجھی مطلوب نہین

۱۲۵
جب مین جاتا ہون مجھی پاس بٹہا لیتا ہے
ایسی کرتا ہی لگاوٹ کہ لگا لیتا ہے
دنمین سو بار جو روٹھون تو منا لیتا ہے
ناز جو اوسپہ مین کرتا ہون اوٹھا لیتا ہی

بات نکلی جو مری منہ سی وہی بات سہی
دن کہون دن وہ کہی رات کہون رات کہی

۱۲۶
کام ہی میرے اطاعت سے اوسی آٹھہ پہر
رات بہر میرے خوشامد ہی تو نت دن بہر
خاطرین میری ہی کیا کیا اوسی منظور نظر
ہاتہ گردنمین حمایل کبھی زانو پہ ہی سر

نگہ مہر جو کرتا ہون تو جی جاتا ہے
غصہ کہا کر جو گہرکتا ہون تو پی جاتا ہی

۱۲۷
الغرض ہی سنائی جو نہین یہ تقریر
ماری غصی کی ہوا پہول سا چہرہ تغیر
غیرت حسن نی دکہلائی یہ اپنی تاثیر
پہلی تو ہوگئی خاموش بزنگ تصویر

پہر جو بولی تو کہا ہوش مین آہوش مین آ
او گرفتار قضا ہوش مین آہوش مین آ

۱۲۸
خیر ہے خیر ہے بیباک ہوا کیا تجکو
پیکی آیا ہی کہ سودی کاہی دورا تجکو
بات کرنی کا بہی آیا نہ سلیقا تجکو
منہ اسی سی نہ کبہی مینی لگایا تجکو

واہ جی زور یہ شوخی ہی نئی گرمی ہے
منہ بناؤ کہ زبان خوب ہی چل نکلی ہے

۱۲۹
اتنا کہل کھیلنا انسان کو نہین ہی بہتر
اسقدر جامی سی ہو جاؤ نہ اپنی باہر
بدزبانی پہ زبان چلتی ہی کیسی فوراً
پیٹہ پیچہی نکہا جای ہماری منہ پر

ایسی دیدی کی صفائی تو نہ دیکھی یا سنی
یہ دلیری یہ ڈہٹائی تو نہ دیکھی نہ سنی

۱۳۱

ابہی کل تک تو زبان منہ مین نہین تہی گویا
بات کرتی ہوئی منہ خشک ہوا جاتا تہا
سطوت حسن سی پڑتا تہا بدن مین رعشا
آنکہہ اوٹہہ سکتی نہتی سر تو اوٹہانا کیسا

روح تہرائی تہی برہم ہمین گر دیکہتی تہی
کانپ جاتی تہی جو ہم بہر کے نظر دیکہتی تہی

۱۳۲

آنکہہ دکہلانی سی مرتی تہی اجی تم ہو وہی
سامنی آنکہہ نکرتی تہی اجی تم ہو وہی
بات کرتی ہوئی ڈرتی تہی اجی تم ہو وہی
دبکی آگی سی گذرتی تہی اجی تم ہو وہی

راہ مین بہی جو کبہی سامنی پڑ جاتی تہے
اوٹہہ نہ سکتی تہی قدم خاک مین گڑ جاتی تہی

۱۳۳

یاد ہی آگی بہی ہمپر کبہی منہ آتی تہے
آگے بہی ہمسی کبہی فقری کیی جاتی تہی
آگی بہی آپ ایسی انداز سی اتراتی تہے
آگے بہی ہمپر سیطر حسی جہنجلاتی تہے

برہمی کی کبہی آگے بہی لیا کرتے تہے
اس ڈہٹائی سی کبہی بات کیا کرتی تہی

۱۳۴

ساری تقصیر ہماری ہی قصور آپکا کیا
رحم ایسوپہ نکرنی نہ اوٹہاتی صدما
منہ لگایا تمہین ہمکو یہ اوسکی ہی سزا
سر چڑہایا تمہین ہمنے یہ ہماری ہی خطا

لچہ اداؤن سی مروت نہ ہمین کرنی تہے
بیوفاؤن سی محبت نہ ہمین کرنی تہے

۱۳۵

طرہ ان سب پہ یہ ہی چال بہی جی ہی لیا
زور گرمی نی شوخی ہی نیا ہے فقرا
کہتی ہین ہمنی نیا یار کیا ہے پیدا
اوسکی زلف ایسی ہی رخسار ہی اوسکا ایسا

سچ ہی ہاتہ آپکی ایسا ہی ہے دلبر آیا
آپنے مجہسے کہا اور مجہے باور آیا

واہ کیا بات بنائی ہی اجی کیا کہنا | نئی تمہید اوٹھائی ہی اجی کیا کہنا
خوب بی پر کی اوڑائی ہی اجی کیا کہنا | کیسی دیدی کی صفائی ہی اجی کیا کہنا

کیون نہو واہ نئی طرح کی چالاکی ہے
اسکو چالاکی نہین کہتی ہین بیباکی ہے

۱۳۷ | چشم بد دور نیا یار ملا ہے انکو | ہمسے بہتر کوئی دلدار ملا ہے انکو
کوئی یوسف سر بازار ملا ہی انکو | جان بھینٹی خریدار ملا ہے انکو

اوسی معشوق سے دل اپنا لگائین گی یہ اب
پوچھنا کیا ہی مزی خوب اوڑائین گی یہ اب

۱۳۸ | اب وسی آئینہ رخ کی یہ حیران ہونگے | اب وسی زلف پریشانکی پریشان ہونگے
اب وسیکی لب جانبخش پہ جان ہونگی | اب وسیکی نگہ ناز پہ قربان ہونگی

کیون پسند آئین گی انکو ادائین ہمارے
سچ ہی کیون بھائین گی انداز ہمارے انکو

۱۳۹ | چلو جی خوب ہوا ہمنی بھی فرصت پائی | مٹ گیا مفت کا خنجال فراغت پائی
جان جھگڑی سی چھٹی روز کے راحت پائی | سیمتن تمکو ملا ہمنی بھی دولت پائی

تم اوڑایا کرو گلچہری وہان بے کھٹکے
اپنی بھی چین سی گذریگی یہان بی کھٹکے

۱۴۰ | غمزہ خونریز ہی عشوہ ہی ہمارا جلاد | رات دن رہتی تہی ان دونون کو مشق بیداد
جھگڑی ہر روز رہا کرتی تہی ہر روز فساد | خوف ہتا تہا کہ پڑ جای نہ بیڈھب افتاد

تیغ ابروی غضب کام نہ اپنا کر جائے
نگہ قہر سے بیجرم نہ کوئی مر جائے

۱۴۱ | پھر لگی کہنی کہ او تیز زبان او طرار | او وفا دشمن و آوارہ مزاج او عیار
او پراگندہ دل و دلشکن او دل آزار | بی ادب ہرزہ درا یاوہ سرا بد اطوار

اب کبھی نام ہمارا جو زبان پر آیا
جان لی قمر خدا تجھیہ مقدر آیا
۱۴۲

کہکی یہ کہنی لگی جی مین ذرا تو شرما
ابھی کل تک تو یہ کہتا تہا کہ تم ہو کیتا
آج کہتا ہی کہ وہ یار کیا ہی پیدا
جو کہین صورت و سیرت مین ہی تمسی اچہا

خیر صاحب وہی گلفام مبارک ہو تمہین
ہم ہوی خار گل اندام مبارک ہو تمہین
۱۴۳

پردہ محجوب کہان وسکو یہان بلواؤ
کیسی صورت ہی کس انداز کا ہی دکہلاؤ
یہ تو کیا دخل کہ تم یہانسی قدم سرکاؤ
آدمی اوسکے بلانے کو مگر بہجواؤ

ایک اشارا بہی تمہارا وہ اگر پاے گا
تابع حکم ہے فی الفور چلا آے گا
۱۴۴

زلف و رخسار ذرا ہم بہی تو دیکہین اوسکی
لب اعجاز نما ہم بہی تو دیکہین اوسکے
ناز و انداز و ادا ہم بہی تو دیکہین اوسکی
غمزۂ ہوش ربا ہم بہی تو دیکہین اوسکے

ہم بہی دیکہین کہ وہ آشوب جہان کیسا ہی
سانولی لاؤ تو جی ہی وہ کہان کیسا ہے
۱۴۵

صید کی تاک مین مدت سی ہی شہباز نظر ✣
خون بسمل کا ہی مشتاق ادا کا خنجر
فکر نخچیر مین جلاد غضب ہے مضطر
جستجوی رگ جان مین ہی مژہ کا نشتر

سانولی لاؤ جو اوسکو تو میا رنگ کرین
خنجر ناز و ادا سی لیے چور نگ کرین
۱۴۶

ترک غمزہ ہی سنبالی ہوی شمشیر دودم
صف مژگان کا یہ غیرت سی ہوا ہے عالم
ہاتہ عارض پہ دہری کہاتی ہین قرآن کی قسم
آگی آیگا فرشتہ بہی تو چہوڑین گی نہ ہم

قول ہی چشم سخن گو کا کہ ہم اول ہین
کاکلونکو ہی یہ دعوی کہ یہان سنبل ہین ✣

۱۴۷ سو جی چشم فسونساز کا ہر دم ہی کلام — فتنۂ حشر کو سایی مین میری ہے آرام
چلتی ہی تیغ قضا لیکی مرا نام مدام — چار چشمی کا جو دعوی ہی تو آئی خود کام

۱۴۸ ڈہاؤنگی اوسپہ غضب قہر الہی بنکر
پہونک دونگی مین سراپا اوسی بجلی بنکر

۱۴۹ زلف کہتی ہی کہ آئی تو مقابل میرے — ماری کوڑونکی اوڑا دونگی مین ہر ہر بل کی
غیر ممکن ہی مری جالسی پہنکر نکلے — بل کری لاکہہ نچھوٹی وہ مری پہندیسی

دور سے سایہ نظر آئی تو شکین کس لون
سامنی آئی تو اور ڈر نا گئی بنکر کس لون

۱۵۰ نیچی کہتی ہین ابرو کی یہی کھینچ کر — لاؤ میدان مین تو دکہلا یین ہم اپنا جوہر
لاکہہ ہو تیر نگہہ لاکہہ ہو وہ شوخ نظر — سر نگین وار کہان تیغ قضا کی ہی سپر

سامنی ہو تو حقیقت ابھی ساری کہل جائی
جوہر اپنے جو کہا یی وسکی بہا تلسی کہلجائی

۱۵۱ ساعقہ بنکی کری کام یہ دندان کی چمک — ہو چکا چوندا وسی جای وہین انکہ جہپک
نہ سنبہلنے دی اوسی شعلۂ عارض کی لپک — طرۂ ان و نو نہ ہو جہپٹہ روشن کی جہپٹ

ٹہوکرین کہا کی گری ہیرے قلم ہی نہ لگے
گر پڑی چاہ ذقندان مین پتا ہی نہ لگے

۱۵۲ گات کہتی ہی کہ مجہپ مین کرامات کی بات — ہو مقابل جو مری حسن پہ دعوی ہو مات
مونگ چہاتی پہ دلون وسکی جو آئی بدذات — شغفتلون کی مین منہ تکتی ہین عالی درجات

گر وہ جی چہوڑ کے بہاگا بہی یہانسی جہلکر
بیڑیان پاؤن کی بنجائیگا جوبن دہلکر

۱۵۳ زلف کیطرحسی بل کہائی یہ کہتی ہی کمر — ایسی آنکہین لو کہان وسکی جو ڈونمین نظر
ہان مگر اوسکو جو ہو سوی عدم قصد سفر — جادۂ راہ کی مانند بنون مین رہبر

چوکڑی بھول کی رہجای وہین آہوے ناز
کمری ہوکی بگڑجاے کمیت انداز + +
۱۵۳

زانو و ساق بلورین کی یہی ہی گفتار ہمکو دیکھی تھی نہ زانوسی اوٹھی سر زمنار
پاؤن بھی اوس ہی نہ دبواؤن کری کہہ امرا کف پا چونی ندون ہاتہ وہ دوڑای ہزار

توسہی داغ پہ وہ داغ برابر کہاے
ہر قدم پر روش ناز سے ٹھوکر کہای
۱۵۴

الغرض خوب ہی وہ جوش مین آکر برسا ساتہ ہی اوسی بھی منہ مین جو آیا سو کہا
لیکن اسپر بھی شرارتسی نہ مین باز آیا گرمی طبع سی سوجہا مجھی اور اک فقرا

دفعتہ اوٹھہ کی کہا مینی کہ لو وہ آئے
ہوشمین آؤ اجی فکر کرو وہ آئے
۱۵۵

یک بیک سنکی وہ اس بات کو پہلے چیکا سوہی دراوٹھہ گئی آنکھہ آپ بھی گھبرا اوٹھا
دشمنونکو نہ رہا ہوش سراپا کا ذرا کہائی ٹھوکر بھی ہوا سر سی دوپٹہ بھی جدا

دھڑکر مینی سنبھالا تو سنبھلکر اوٹھا
شعلہ گویا دل بیتاب سے جلکر اوٹھا
۱۵۶

ٹک اوس گلکی نزاکت نی نیا دکھلایا سنہ دہوان ہوگیا آنکھونمین اندہیرا آیا
یون خجالت کو مٹانی لگایون فرمایا سچ ہی پریونکو بھی ہوجاتا ہی اکثر سایا

دل دہڑکتا ہی نظر کچھ نہین آتا ہمکو
جی کہی مین نہین یارب یہ ہوا کیا ہمکو
۱۵۷

کہکی مجھسی یہ کہا آپ اب آرام کرین فائدہ کیا نہ زیادہ مجھی بدنام کرین
جائین اخلاص اوسی سی سحر و شام کرین آپ ہون مست اوسی ساقی گلفام کرین

چھیڑ کا ہوتا ہی انجام بڑا یاد رہے
ہمنی کیا جانی کیا پاس کیا یاد رہے

اولی باتو نہین جو مینی یہ لگاوٹ پائی
عشق پیر تازہ ہوا جوش مین الفت آئی
گر پڑا پاونپہ کی عرض زہی دانائے
مجھکو بھی سمجھا ہی تو اپنی طرح ہرجائی

سوز دل تہا یہ فقط تیرے طلبگار ہین ہم
تو مسیحا ہی وہی اور وہی بیمار ہین ہم

۱۵ خورا ہی جو کبھی راہ بتائین او سکو
منہ نہ دکھائی جو پری منہ نہ لگائین او سکو
ماہ بھی ہو تو ترا ہالہ بنائین او سکو
بنکی خورشید بھی آئے تو جلائین او سکو

لاکھہ دل ہون تو فدا صورت پروانہ کرین
شمع رو تیرے سوا غیر کے پروانہ کرین

۱۶ سنکے تقریر مری کہنی لگا وہ طناز
تمکو معلوم ہی شیوہ کی ابھی کیا اندازہ
تمنی دیکھی نہین دنیا کی نشیب اور فراز
طاقت جبر بھی کچھ چاہیی ای بندہ نواز

بی تقت کوئی ہو کتابی ہمہ از کہان
جب تلک سوز محبت مین نہو ساز کہان

۱۶۱ الفت گل مین جو بلبل کا ہوا چاک جگر
گوش گلکی بی تب اشک ہوی اوسکی گہر
جلکی پروانہ جو محفل مین ہوا خاکستر
نام روشن کیا تب م جہان مین یکسر

عشق مین شان زلیخائی شہانی پائی
پیر ہوکر غم یوسف مین جوانی پائی

۱۶۲ فیس فرہاد کو کیا کیا نہوی رنج و ملال
بی چہری وانش و مل ہوگئی الفت مین جلال
ہو جو غیرت تو طمانچو نسی کرو منہ کو لال
اتنی سی باتمین آنی لگی غیرون کی خیال

چار دن تمنی محبت نہ بہی دیکہہ لیا +
کیا تنک حوصلہ ہو جاو اجی دیکہہ لیا +

۱۶۳ شکر صد شکر امیر اب تو گیا غم کا اثر
عاجزی سی میر سنی ڈہیلا ہوا وہ شوخ قمر
رکہہ لیا پاؤنسی زانو پہ اوٹہا کر میر اسر
صحبت عیش مع آگی تہی ہوئی بارہ گر +

یارب احباب نہ اجباب کی نظروں سی گریں
دن پہری جیسی مری ویسی زمانی کی پہریں

تمام ہوا

۱

یاد ایام کہ شوخی کا یہ انداز نتھا
جلوہ حسن ادا حوصلہ پرواز نتھا
شمع فانوس بیان شعلہ آواز نتھا
اک جہان کشتہ تیغ نگہ ناز نتھا

آنکھیں خونریز نہ تھیں خنجر قاتل کیطرح
لوٹتی تھی دل عشاق نہ بسمل کیطرح

۲

یا نون پردیسی نکلا تھا تمہارا باہر
صورت آئینہ تھی خانہ نشین شام و سحر
[illegible] تک بھی تمہیں دالان سی آنا تھا سفر
ڈرتی ڈرتی کبھی جاتی تھی اگر جانب در

دیدۂ نقش قدم سی تمہیں شک جاتی تھے
دیکھکر سایہ کو ہمراہ چھپک جاتی تھے

۳

[illegible] ریسے تھی تمکو نہ زینت سی خبر
مسی ملنی کا نہ لپکا تھا نہ سرمہ پہ نظر
ہاتھ مہندی سی تھی پنجہ مرجان اکثر
انگشت رنگ حنا سی نہ جلاتی تھی جگر

دامن زلف تلک دسترس شانہ نتھا
آئینہ پر تو عارض سی پریخانہ نتھا

بوی عارض سی معطر تہا نہ یون گلشن دہر
نہ او گلتی تہی کبہی انھی گیسو یون زہر
قلزم حسن سی وہ تہی نہ پیدا دل کی لہر
شہرۂ ماہ رخ صاف نتہا شہر بشہر

جان آفاق تہی عاشق دلگیر جمال
کہنچ کی جاتی نہ تہی ہر شہر مین تصویر جمال

۵ سیکڑون آئینہ حسن کی حیران کب تہے
لاکہون گیسوی پریشان کی پریشان کب تہی
اتنی وحشت زدۂ نرگس فتان کب تہے
اسقدر مشتری سیب زنخدان کب تہے

کوچہ یون آٹہ پہر مصر کا بازار تہا
تمتو یوسف تہی مگر کوئی خریدار نتہا

۶ کون تہا میرے سوا چاہنی والا صاحب
خانگی ماہ تہی تم اور مین ہا لا صاحب
میرے چاہت ہی ہوا رتبہ دوبالا صاحب
میرے بدنامیون نے نام نکالا صاحب

فکر کی مینی بہت حسن مین تب طاق ہوئی
نئی مضمون کیطرح شہرۂ آفاق ہوئی

۷ سیر پر تمکو نظر تہی نہ تماشی پہ نگاہ +
مثل یوسف کبہی دیکہی تہی نہ بازار کی راہ
ماہتابی پہ نہ چڑہتی تہی کبہی شام و پگاہ
بلکہ خورشید ہی دیکہا تہا نہ سایہ ای ماہ

شوخیان طبع مبارک مین یہ زنہار نتہین
کہڑکیان گہر کی کبہی جانب بازار نتہین

۸ روز ہوتی تہی نہ یون مہولنکی زیور کی خرید
خرد و دیبا کی پی جامہ نتہی قطع و برید
اک جہان گو کہ تہا مشتاق برنگ سہ عید
پر نہ حاصل تہا کسیکو مزۂ گفت و شنید

جمع ہوتی تہی نہ یون اہل غنا شام کی وقت
قصہ گویونکو بلاتی تہے نہ آرام کے وقت

۹ اب جو ہر بات مین یکتا ہوئی ماشاء اللہ
ہر بدہ جو ستم آرا ہوی ماشاء اللہ
مائل سیر و تماشا ہوی ماشاء اللہ
غیر ہم غیر اجا ہوی ماشاء اللہ

جمگھٹی آپکی محفل مین بڑے رہتے ہین
منتظر ہم پس دیوار کھڑے رہتے ہین

۱۰

یہ نہ سمجھے تھی کہ ہوگی یہ قیامت ہمپر
امتحان دم شمشیر عداوت ہمپر
غیر لوٹین گی فری آئینگی آفت ہمپر
ظلم و جور و ستم و خواری و ذلت ہمپر

کچھ ہوا خیر تھا کچھ اور گمان درویش
قہر درویش تھی دست بجان درویش

۱۱

دلمین سوچو کہ طرحدار بنایا کسنے
دلربا دیکی دل ای یار بنایا کسنی
اسطرحکا تمہین عیار بنایا کسنے
ساری معشوقون کا سردار بنایا کسنی

کب سلیقہ تھا تمہین زینت و زیبائی کا
کسکی صدقی مین یہ شہرہ ہوا رعنائی کا

۱۲

ساری احسان مری نام خدا بھول گئی
بیوفائی پہ چلی راہ وفا بھول گئے
ذائقہ مہر کا الفت کا مزا بھول گئے
پچھلی باتونکو تم ای ماہ لقا بھول گئے

ابتو دل اور دماغ اور ہی شان اور ہی ہے
آن بان اور زبان اور بیان اور ہی ہے

۱۳

رات دن صحبت اغیار ہے اللہ اللہ
گھر مین ہنگامۂ بازار ہے اللہ اللہ
دل ہین پامال وہ رفتار ہے اللہ اللہ
دم نکلتی ہین وہ گفتار ہے اللہ اللہ

آئین احباب قدیمی یہ اجازت ہی نہین
کنگھی چوٹی سی کیدم تمہین فرصت ہی نہین

۱۴

عام چاہت ہوئی اب عشق کی بیمار ہین سب
درد دل درد جگر سوز درون خشکی لب
گرم بازار ہوا سرد طبیبون کے مطب
آنکھین بیمار ونکی ہین شربت دیدار طلب

خوش دواساز ہین بن آئی ہی عطار ونکی
ڈولیان روز چلی آتی ہین بیمار ونکی

قطعہ

کوئی جانباز تری کوچہی میں اب بستی ہین — جا بجا بیٹھی ہوئی نام ترا رٹتے ہین
خنجر ناز سی لاکھونکی گلی کٹتی ہین — شربت مرگ کی پیاسونمین قدحی بٹتی ہین

خون غریبونکی روان اب صفت آب نہین
اسکی سر کوچہ ترا مسلخ قصاب نہین

۱۶

روز چپ چپکے چلی آتی ہین غیرونکی پیام — کٹنیان ہمیں بد لگر نہین کرتی ہین سلام
اونسی ہوتی ہین اشارونمین لگاوٹکی کلام — حال آئینہ ہی چاہون تو کہون نام بنام

خط پہ خط آتی ہین پوشیدہ نہین یارون پر
بیٹھی رہتی ہین کبوتر تری دیوار و بام

۱۷

راتدن صحبت اغیار رہا کرتی ہے — بزم انمین لوگونسی بازار رہا کرتی ہے
طبع تمسی مری بیزار رہا کرتی ہے — گرد غم بجمین دیوار رہا کرتی ہے

خیر کیا واسطہ بہتر ہو اگر حور سے تم
نازا و ٹھوا و یہ بیجا کسی مزدور سے تم

۱۸

ہمسی و لجی ہوئی گفتار ذرا اور سنو — ہمسی او کھڑی ہوئی رفتار ذرا اور سنو
بیرخی ہمسی یہ ہر بار ذرا اور سنو — ہم رکاوٹ کی سزاوار ذرا اور سنو

دور غمزی ہین یہ سرکار کی دانائی سے
ایسی چالین رہین صاحب کسی ہرجائی سے

۱۹

خیر تمکو جو نہین پاس ہمارا صاحب — بحر الفت ہی کیا ہمنی کنارا صاحب
کہین وابستہ اگر دل ہی تمہارا صاحب — سلسلہ قطع ہی کب ہے یہ گوارا صاحب

آپکے دلمین محبت کا اگر نام نہین
خوش رہو خوش رہو بندیکو بھی کچھ کام نہین

۲۰

بد بلا تم ہو تو ہین ایک بلا کش ہم ہے — برق وش تم ہو تو پر کالہ آتش ہم ہی
تمکو پروا نہین تو تم سے نہین غش ہم ہے — ڈھونڈہ لینگی کوئی محبوب پوش ہم بھی

دل ہی بلبل تو کہان چہرہ گلرنگ نہین
پانو نہین لنگ نہین ملک خدا تنگ نہین

۲۲ بہر خواص عدن مین در غلطان لاؤن کہون — پہول گلشن مین بہت قاف مین پریان لاؤن کہون
دل ہی دینا ہی جو منظور تو خوبان لاؤن کہون — ماہ رو زہرہ جبین مہر درخشان لاؤن کہون

جمگھٹا کونسی جا ماہ جبینون کا نہین
شہر آبادی کچہ کال حسینون کا نہین

۲۳ تو سہی ناک مین دم ہو یہ ستاؤن تمکو — شمع روایسا نکالون کہ جلاؤن تمکو
آنکہین کہلجائین وہ خورشید دکہاؤن تمکو — اشک بجاؤ تو نظر ونسی گراؤن تمکو

نہ ملون کلمی خوشامد کے جوار شاد کرو
بہول جاؤن تمہین ایسا کہ بہت یاد کرو

۲۴ ڈہونڈہ کر کوئی طرحدار نکالون ایسا — تم سہی دیکہو تو کہو صل علی صل علے
ذرہ تم سامنی ہو سکی ہو وہ خورشید لقا — کم نما جیسی کہ خورشید کی پہلو مین سہا

فخر خوبان جہان چست بہی چالاک بہی ہو
اپنے غمزی کیطرح قاتل بیباک بہی ہو

۲۵ چاند سا چہرہ شب مہ جو دکہائی تمکو — گرم شب تاب کی مانند اوڑائی تمکو
گرم صحبت ہو تو ہنس ہنس کے رولائی تمکو — آپ تو برق ہنی ابر بنائی تمکو

سامنی ہو سکے کہان دلشن و فرہنگ ہی بات
صورت غنچہ نہ نکلے دہن تنگ سے بات

۲۶ دام مین لائی تمہین کیسوی پیچان او سکا — کنوین جہنکوای تمہین چاہ زنخدان او سکا
داغ دی چاند سا رخسارہ تابان او سکا — طوق ہو تمکو مہ نو سا گریبان او سکا

عرق شرم حضور گل رخسار آئے
سر جہکا لو جو نظر ابرو ے خمدار آئے

۱۲۷ گمان کہلجائین کر وآنکہ کی شوخی جو نظر — آنکھین تہرائین جو کانونکی نظر آئین گہر
ہونٹہ کاٹو جو پڑی آنکہ لب لعلین پر — نیست کردی تمہین نظارہ عنقای کمر

رنگ فق ہوشکم صاف کی نظاری سے
حلقی آنکھو نمین پڑین ناف کی نظاری ہی

۱۲۸ زلف پر پیچ کری تمکو گرفتار رسن — کنوئین من ڈوب مرو دیکھکی وہ چاہ ذقن
تنگ جینی سی ہو ہنگام تماشای دہن — صبح کردی جو نظر آی بیاض گردن

کہنچی رشک صف مژگان کی جلش خار وتمین
آتشین چہرہ لٹای تمہین انگارون مین

۱۲۹ دلکو پہنچا ہو کمر کی جو لچک آی نظر — دم پہڑک جای جو تہنوکی پہڑک آہی نظر
درد دل چمکی جبین کی جو چمک آی نظر — غمسی لٹ جاؤ جو گیسو کی پہڑک آئی نظر

سینہ صاف جو سرشق تصور ہو جاے
شکل آئنہ ہو سکتا یہ تحیر ہو جاے

۱۳۰ دیکھو وہ لعل مسی زیب تو شامت آی — سرگمین چشم سی آنکھو نمین اندہیر چہای
زلف کج تمکو متصدر کی کجی دکہلاے — راستی قامت موزون کی قیامت ڈہاے

بیکلی دلمین ہو پیدا جو کلائی دیکھو + +
کیا ملوہا تہ جو وہ دست حنائی دیکھو

۱۳۱ کبہی آمادہ جو ہو رقص پہ وہ مایۂ ناز — ایسی بچہ جاؤ کہ تم فرش ہو یا انداز
شمع سان پہوٹ بہو دلمین یہ پیدا ہوگدا — نیش عقرب ہو تمہین جنبش مژگان دراز

خشم آلود نگہ زہر کا دی جام تمہین
سانپ بن بنکی ڈسی زلف سیہ فام تمہین

۱۳۲ گر پڑی اشک جو آنکھمین کبہی آنکھو نسی لڑین — پہول سی چہر سی لالی تمہین جینی کی پڑین
باتین رنگین وہ کری منہ سی گل تازہ جہڑین — خار ہو تمکو یہ پہانسین دل نازک مین گڑین

سرو آسا جو قدرت دکھاسے تمکو
خوب رسوا کری جنڈی پہ چڑہای تمکو

۳۳ ایسی آوازی کسی ہل نسکین آپ کی لب — پہنتیان ایسی کہی تمپہ کہ چہا جائین وہ سب
گرمیون پر اگر آجای نہین جای عجب — بہاگتی راہ نپاؤ وہ گری برق غضب

گرم فقرہ اوسی ہر وقت وہ موزون سوجہی
قافیہ تنگ کری تمکو نہ مضمون سوجہے

۳۴ میلی ہوتی ہین بہت شہر مین بہاری میلای — جاتی ہین ساری حسین کرکی وہان طیاری
شہر اُمڈا ہوا ہر سمت سی سڑکین جاری — کثرت ایسی کہ زمین بوجہہ سی جسکی عاری

امراجتنی ہین سب سیر کنان ہوتے ہین
عشقبازونکی بہی انبوہ وہان ہوتے ہین

۳۴ ابکی جاؤگی کہین ہوکی جو گاڑی پہ سوار — اوسکو بہی لینگی اوس میلی مین ہم کرکی سنگار
دیکہین ہوتا ہی دل آفاق کا کس گلپہ نثار — بندہتی ہی کی حضور اہل تماشا کی قطار

توسہی کوئی نہ پوچہی نہین گاڑی ہانکو +
تالی بج جای بہت خوار ہو بغلین جہانکو

۳۵ بس امیر اب نہین باقی ہی شکایت کا مقام — دیکہو کس رنگ سی کرتی ہین وہ ملنی کا پیام
غمزہ کہتا ہی کہ اب غیر کا ہم لینگی نہ نام — آئی آئی ہی چشم سخنگو کا کلام + +

تمہا جو اندیشہ تمہارا وہی اب کام آیا
چپ ہو چپ رہو لو صلح کا پیغام آیا

واسوخت امیر تمام ہوئے

امانت

سید آغا حسن صاحب مغفور متخلص بہ امانت ابن
میر آغا ابن سید علی ابن سید محمد تقی ابن سید علی رضوی
مشہدی کلید بردار روضہ جناب علی موسی رضا
علیہ السلام والصلوات التحیۃ والثنا ابن سید آغا حسن صاحب
امانت مغفور ۱۲۵۳ ہجری میں پیدا ہوئے اور
بیس برس کے سن تک ان مغفور عالی طبیعت کو
تحصیل علوم کا شوق رہا پندرہویں برس
شعر گوئی کی طرف طبیعت کو رغبت ہوئی دو چار

سلام تصنیف فرمائے اوس زمانہ مین بیان دلگیر صاحب مرحوم مرثیہ گوئی اور سلام گوئی
مین اوستاد کامل تھے اور والد ماجد سے ان مغفور کے اور بیان دلگیر صاحب سے نہایت
رسم و اتحاد تھا اس سبب سے سید آغا حسن صاحب مغفور کو اونکی والد ماجد بیان
دلگیر صاحب کی پاس لیگئے اور کہا کہ چاہتا ہون کہ یہ بندہ زادہ آپکی علم و کمال سے
مستفیض ہو یہ کہکے وہ سلام پیش کیے بیان دلگیر صاحب نی اون سلامون دیکھکے نہایت
تعریف کی اور کہا کہ ابتدا مین جیسا ایسی طبیعت پائی ہو تو انتہا مین درجہ کمال حاصل ہوگا
یہ کہکے اون سلامون پر جابجا اصلاح دی اور امانت تخلص تجویز کیا کہ پہ دونون نہین
سلام گوئی رہی بعد اسکے طبیعت غزل گوئی کیطرف رجوع ہوئی غزل کہکے بیان دلگیر صاحب کو
سنائی اونہون نی عذر کیا کہ مین غزل نہین کہتا اسوجہ سے اسکی اصلاح مین معذور ہون اوس
دنسی بجای خود غزل گوئی اختیار کی قصہ مختصر بیس برس کی سن مین بسبب امراض بادہ بیخودی
زبان بند ہوگئی اور بذریعہ تحریر کلام کرنا اختیار کیا اس بیکاری اور خاموشی مین شعر گوئی درجہ کمال کو
پہنچی اور امرا اور شرفا اور شعرای شہر مشتاق و مداح ہوئی اور اکثر لوگ شاگرد ہوی اوسی عروج طبیعت
مین شاہزادہ عالی قدر صاحب عالم مرزا ہمایون بخت بہادر بہی بہ اعلان شاعری مین شاگرد ہوے
کئی برس مین بکوشش اونہون کی دیوان اونکا جمع کیا اسی اثنا مین ایک واسوخت نہایت
عاشقانہ اور دلچسپ ایک سودنسی بند کا کہا ایک دوست نی وہ واسوخت انسی بھانیسی لیکر
اپنی پاس بند کر رکھا اور کہا کہ یہ واسوخت باعث میری فخر کا ہوگا کہ سوا میری اور کسی انکی دوست اور
شاگرد کے پاس نہوگا اونہون نی بہت اوس واسوخت کو مانگا مگر اونہون نی نہ دیا اوس
واسوخت کی کد یہ یہ واسوخت مشہور کہ تین سو سات بند کا ہے ۱۲۵۹ھ ہجری مین
تصنیف کیا اس واسوخت کی تصنیف کرنی مین تین بار ایسی علیل ہوی کہ نوبت ہلاکت کی
پہونچی تھی ابہی واسوخت مذکور ناتمام ہی تہا کہ اونکو شوق زیارت عتبات عالیات پیدا ہوا اور
۱۲۶۰ھ ہجری مین زیارت سے مشرف ہوے اور بسرکت و معجزہ جناب امام حسین بعد دعا کی جو زبان
کہ بند ہوگئی تھی خود بخود روضہ مین بعد دس برس کی گویا ہوگئی اوس دنسی باتین کرنی لگی مگر کچھ

لکنت زبان مین تا بمرگ رہی ایک برس مین زیارت سے مشرف ہو کر پھر واردِ لکھنؤ ہوے
اور واسوخت ناتمام کو تمام کیا اور سنہ ۱۲۶۳ ہجری مین ایک محفل قرار دی کہ تمام امرا
و رؤسا اور شعرای شہر جمع ہوے اور یہ واسوخت ایک جلسہ مین پڑھا گیا بعد اسکے
یہ واسوخت صدہا بار شہرون مین چھپا اور آج تک چھپتا جاتا ہی بعد اسکے احباب نے
فرمایش کی قصۂ راجہ اندر اسطرح نظم کیجیے کہ جسمین غزلین اور مثنوی اور نثر اور ٹھیان اور
داد دی اور ہولیان اور سیت اور سانون اور چھند ہون تاکہ اس زبان مین بھی طبیعت
کی جودت اور ذہن کی رسائی دیکھین بسبب اصرار ہر دوست دیار چار سنہ ۱۲۶۹ ہجری مین یہ
قصہ تصنیف کیا اور اندر سبھا اسکا نام رکھا کہ آج تک خاص و عام کی زبان پر جاری ہی مگر
چونکہ اندر سبھا کا تصنیف کرنا خلاف شان و تہذیب جناب مغفور تھا اس لیے اوس کتاب
سے اپنا تخلص نکال لیا اور جا بجا تخلص کی جگہہ لفظ اوستاد رکھدیا مگر عاشقانہ
دیوانگی تو نمین ہو تخلص البتہ تھا وہی باقی رہا پھر دیوانے چند غزلین اور مسدس
اور مخمس اور ترجیع بند اور ترکیب نکال کے ایک جا جمع کیے اور گلدستۂ امانت اوسکا
نام رکھا اور جب سنہ ۱۲۷۰ یہ مرحوم مغفور زیارات عتبات عالیات سے مشرف ہو کر آئے
مرثیہ گوئی اختیار کی تھی پہلے پہل مرثیہ نرمیہ ایسا کہا کہ موجد اس مضمون کی ہوے یہ مرثیہ
ایسا مرغوب خلائق ہوا کہ اہل مطبع نے بسبب شہرت کے چھاپ دیا بعد اسکے سو
سوا سو مرثیہ نرمیہ و نثر میہ فصیح و بلیغ محاورۂ اردو مین تصنیف کیے بعد اسکے مغفور کو
شوق پہیلیان اور پہیلیان اور معما کہنے کا ہوا کہ بڑے بڑے نکتہ فہم اور جرس
اوسکے بتانے اور بوجھنے مین عاجز آئے قصہ مختصر شہر جمادی الاول کی ۲۰
تاریخ روز سہ شنبہ کو قریب شام سنہ ۱۲۷۵ ہجری مین عارضہ استسقا سے انتقال
کیا اور شہر لکھنؤ مین قریب امام باڑہ آغا باقر مسافر خانہ مین دفن ہوے بعد اپنے
دو فرزند ارجمند چھوڑے ایک سید حسن صاحب لطافت دوسرے

سید عباس حسن صاحب فقط

عشق کے حال سی یارب کوئی آگاہ نہو
غرق تکیہ غم واندوہ بین دل آہ نہو

پاؤن اس راہ مین رکھکر کبھے گمراہ نہو
حسن یوسف ہے نظر آے تو کچھ چاہ نہو

مثل ہاروت اسیر چہ بابل ہوے
دل مگر پیرو جبین پہ نہ مائل ہوے

مطلع دوم

عشق کے نام سے بیگانہ کوئی ہمنام نہو
انتہا سچ کے وارفتہ خود کام نہو

خاص مین شورش وحشت کی خبر عام نہو
ابتداے عمر مین الفت کا سرانجام نہو

گر گرفتار قد عزت شمشاد رہے
بندہ کی طرح سے اس باغ مین آزاد رہے

مطلع سوم

یا خدا حسن پری کا کوئی دیوانہ نہو
قصۂ عشق صنم خلق کا افسانہ نہو

کوئی دل شیفتۂ سبزۂ بیگانہ نہو
گل کا بلبل نہ شبے شمع کا پروانہ نہو

تپش آتش حسرت سے تب و تاب ہوے
پر کسے رشک سیہ کا نہ عذاب ہوے

۹۴ یا اسکے کوئے اس عشق کا بیمار نہو — درد سر مول نہ لے غم مین گرفتار نہو
خواہش حسن مین رسوا سر بازار نہو — جان و دل بیچی الفت کا خریدار نہو

گنبد بے رنگ سے مانوس نہ اصلا ہوئے
دل دانا کو نہ اس جنس کا سودا ہوئے

۹۵ عشق وہ گل ہے کہ دامن مین ہین جسکے خار — عشق وہ نخل ہے جسمین نہ لگا پھل کبار
عشق وہ میوہ ہے جسمین نہین لذت زنہار — عشق وہ باغ ہے جسمین کبھی آئی نہ بہار

عشق وہ شاخ ہے جسمین نہین سایہ دیکھا
عشق وہ غنچہ ہے جسکو نہ شگفتا دیکھا

۹۶ یہ وہ ہے سرکہ فر یکار سکے دل ناشاد — یہ وہ ہے تشنہ کہ جسکے ہین گرفتار اداد
یہ وہ ہے دام کہ پابند ہین جسکے صیاد — یہ وہ صرصر ہے ہوا خواہ مین جسکے بہار

یہ قفس وہ ہے کہ دم بند ہے انسانون کا
یہ وہ دانا ہے کہ دل آب ہے نادانون کا

۹۷ چمن دہر مین وہ سبز قدم ہے یہ سخت — خشک ہو سبزۂ ترسا یہ مین جسکے تکسیر
گرم رفتار ہو گلشن مین ہوا سکے اگر — سرو و گلزار ہے سرو چراغان جھکبر

روشون کی جو طرف رخ کبھی اسکا ہو جائے
ہو خلش خار کو گل سو کھٹکی کانٹا ہو جائے

۹۸ یہ وہ گلچین ہے کہ تاراج کری عیش کا باغ — یہ وہ گلدستہ ہی بہولونکی عوض جسمین داغ
یہ وہ گست ہے کہ بلبل کا پریشان ہو دماغ — یہ وہ جھوکا ہے کہ جو زلیست کا گل کردی چراغ

سرو اس کے دسے گلزار کا مسطح ہو جائے
اوس شبنم یہ پڑے آتش گل یخ ہو جائے

۹۹ یہ وہ دریا ہے کہ جسکے نہین ساحل کا پتا — یہ وہ ساحل ہے کہ لب تشنہ مین جسکے صدا
یہ وہ طوفان ہے کہ ڈالے نہ گرداب بلا — یہ وہ قطرہ ہے کہ اک پل مین بنے سیل فنا

یہ وہ ہی موج کہ خنجر کے روانی دکھلاسے
یہ وہ ہے گھاٹ کہ تلوار کا پانی دکھلاسے

۱۰
یہ وہ ہے چاہ کہ اس چاہ پہ پیاسا جو گیا — آب شیریں سے نہ سیراب ہوا خشک گلا
یہ وہ ندی ہے کہ نالی کری لب تشنہ سدا — یہ وہ چشمہ ہے کہ ہو خاک پئی آب بقا

کس نی تری ہوے اس موج کی مارو نکہی
آشنا ہمنے سدا گور کنارے دیکھی

۱۱
یہ وہ سوتی ہے لڑی جسکی طبیعت اسپر — ابر و کہو کے ہوا خاک پہ غلطاں و بشر
یہ وہ یاقوت ہے رلوای جو خون اٹھ پہر — یہ وہ الماس ہے سو ٹکری ہوں کی جگر

آتش اس لعل کی گر آب مین پیدا ہو جای
دفعۃً جلکے گہر سیپ مین چونا ہو جای

۱۲
یہ وہ صحرا ہے کہ اوڑتی ہی ہوا جسپہ خاک — یہ وہ کہسار ہے جسکا کہ ہی اس صید جا
یہ وہ ویرانہ ہے گنجینہ جولی اسکا تاک — لقد جان کہو کے وقارون کی طرح ہوی ہلاک

یہ وہ دولت ہے کہ اسکی جسے حسرت ہوے
در ہم داغ جنون اوسکو عنایت ہوے

۱۳
یہ وہ بدنام ہے لے اسکا اگر صبح کو نام — شام تک کہاے غم و غصہ غذا ہوی حرام
اسکے اوصاف کا لیوی جو وہن سہ کوئی کام — شمع کیطرح زبان مُنہ مین جلی وقت کلام

اس تپنگے سے زمانہ کی جگر جلتے ہین
گو پری زاد بہت دور مین پر جلتی ہین

۱۴
یہ وہ میخانہ ہی جسمین نہین کوئی ہشیار — یہ وہ پیمانہ ہی جسکی ہین ہزارون سرشار
یہ وہ می ہی کہ سراک قطرہ ہی جسکا کف خار — یہ وہ ہی نشہ کہ ہی خواب اجل جسکا خمار

یہ وہ ساغر ہی کہ پیتا ہی لہو یارون کا
یہ وہ شیشہ ہی کہ دل چور ہی میخوارون کا

۱۵

حق مین جان بازونکے میٹھی یہ چھری ہی اکثر
جان شیرین کی لیی زہر ہی یہ قند و شکر +
جام شربت کا ہی پہلی تو یہ شہد یہ اشر
تلخی مرگ ہے آخر کو زبانکے اوپر

یہ وہ مصری کی ڈلی ہے کہ نہ بات اس سی کری
سنکھیا کہا کی مرے اسکو زبان پر نہ دھرے

۱۶

یہ وہ ہی شمع کہ جلتی ہین فرشتونکی پر
اس تپنگی مین ہی آتش کی تپنگی کا اثر
یہ وہ خانوس ہے پر دیمین ہی جسکی اخگر
یہ وہ گلگیر ہے دلسوز کا جو کاٹ لی سر

جان نا ساز ہو وہ نغمہ خوش نا زہی یہ
دل مضطر کو بد اسوز ہو وہ ساز ہے یہ

۱۷

یہ وہ محفل ہی کہ راحت کا نہین جسمین گذر
بدلی قلیان کی دہوان آہ کا ہی ہر لب پر
یہ وہ صحبت ہی کہی پان جہان جن جگر
یہ وہ مجلس ہی کہ پانی کی ہی جا دیدۂ تر

یہ وہ دورہ ہے کہ ہتیار بہی متوالی ہین
یہ وہ جلسہ ہے کہ مطرب کے عوض نالی ہین

۱۸

بوجہ اسکا نہ کسی شخص پہ ڈالے اللہ
کوہ پر سایہ پڑے اسکا تو جھلسے کاہ
یہ وہ پرکالۂ آتش ہی کہ خالق کی پناہ
خرمن عمر کو اک پل مین کری خاک سیاہ

یہ وہ بجلی ہے فلک آگی سی جسکی ہٹ جای
برق پر برق گرے رعد کی چھاتی پھٹ جای

۱۹

یہ وہ موذی ہے کہ ایذا مین رکہی لیل و نہار
یہ وہ زنبور ہے جو لینے نہ دی کل قرار
یہ وہ اژدر ہے کہ اک شعلہ مین کر دی فانی
یہ وہ کالا ہے کہ انسانکو رکہی پیچ سی مار

یہ وہ عقرب ہے کہ بچھوا ہی مگر نیش اسکا
یہ وہ تاگن ہے جہان مین نہین منتر جسکا

۲۰

یہ وہ آسیب ہی سینہ جو کری اوپر کا شق
سایہ پریون آڑے اسکا تو منہ مچمٹی فق
ہیبتین اسکی وہ ہین جان کو ہو جس سی قلق
یہ وہ ہی بہوت سیانونکو جو سمجھی احمق

نقش و تعویذ سے آسیب ہے مارا جاتا
یہ وہ جن ہے کہ نہیں سر سے اوتارا جاتا

۱۲۱
یہ وہ تلوار ہے جو قتل کرے آخر کار
یہ وہ گولی ہے بچا جانا ہے جسکا دشوار
یہ وہ ہے تیر جو کر دیوے کلیجہ افگار
یہ وہ نشتر ہے کہ ہو جای رگ جانکی جوہر

یہ وہ لوہا ہے کہ خون سیکڑون کی چاٹی ہین
یہ وہ خنجر ہے کہ لاکھون کے گلے کاٹے ہین

۱۲۳
جسکے تعبیر اجل ہے وہ پریشان ہے خواب
یہ وہ فتنہ ہی جو فتنے کو جگا دیوی شتاب
ملک الموت ہے اکثر پئے جان احباب
سیکڑون گھر کیے ویران یہ وہ ہے خانہ خراب

پاؤن شادی مین یہ رکھے تو پیا غم ہو جاے
عیش و عشرت کا بھیونا صف ماتم ہو جاے

۱۲۴
یہ وہ گیسو ہے پریشان رہے جس سے دل انسان
یہ وہ ابرو ہے جو تلوار دکھائے ہر بار
یہ وہ ہی چشم کہ گردش مین کبھی ہیں دنیا
یہ وہ رخسار ہے دلبر ہے جسے کہیے گیہان

یہ وہ لب ہی کہ اب کو رنگ ہو نچاے
یہ وہ دندان ہی کہ سر رشتۂ جان کٹواے

۱۲۵
یہ وہ ہے عطر کہ آمیز ہی ہوے حرمان
یہ وہ روغن ہے کہ گیسو کا اوڑا دیوے ہوان
یہ وہ غازہ ہے کہ رخسار پہ زردے ہو عیان
یہ وہ سرمہ ہے کہ تاریک ہو آنکھون مین جہان

یہ وہ شانہ ہے کہ سب دل مین پریشان اسسے
یہ وہ آیینہ ہے ہر چشم ہے حیران جس سے

۱۲۶
رنگ ہر رنگ مین اپنا یہ دکھاتا ہے سدا
کبھی عاشق کبھی معشوق کبھی بے پروا
شعبدی یاد ہین اس اہل دغا کو کیا کیا
کبھی گل ہے کبھی بلبل کبھی بغچے کی صدا

کبھے اس باغ مین قمری کبھے شمشاد ہے یہ
کبھے ہے طوق گردن کبھے آزاد ہے یہ

۲۷

کبھے ہی صید گرفتار کبھے ہے صیاد
کبھے مقتول جفا ہے کبھے قہر جلاد
کبھے مجنون ہے کبھے لیلے پاکیزہ نہاد
کبھے ہے عیرت شیرین کبھی شک فرہاد
کبھے انداز پیری ہے کبھے دیوانہ ہے
شمع رخسار کبھے ہے کبھے پروانہ ہے

۲۸

کبھے ہے زلف مسلسل کبھے زنجیر گران
کبھے ہے ابرو پر خم کبھے تیغ براں
کبھے خود چشم کبھے دیدہ وحشت نوگان
کبھے رخسار مصفا کبھے روی حیران
لعل لب ہے کبھے جان سوز کبھے نالہ ہے
کبھے ہے گوہر دندان کبھے تبخالہ ہے

۲۹

کیا کیا انداز لگا وٹکی ہین اس عشق کو باد
کردیا کتنون کو الفت کی ہوا مین برباد
لیلے زلف کا مجنون ہے کوئی نیک نہاد
لب شیرین کا نبا یا ہے کسیکو فرہاد
کوئے نادان دہن تنگ کا دیوانہ ہے
در دندان سی گرفتار کوئے دانا ہے

۳۰

پھوڑتا ہے کوئی سر دیکھکے پیشانئے یار
تیغ ابرو پہ کوئی جانکو کرتا ہے نثار
چشم مخمور کی شاعر سے کوئی ہے سرشار
تیر مژگان کا نشانہ ہے کیسکا دل زار
دہیان مین رخ کے کسے چشم کو حیرانی ہے
یاد کاکل مین کسے دل کو پریشانی ہے

۳۱

صفت برگ خزان دیدہ ہے کرتا کوئی غل
نغمہ زن ہے کوئی اس خار سے بلبل بلبل
کوئی باحال پریشان ہے بزنگ سنبل
چاک کرتا ہے گریبان کو کوئی صورت گل
تنگ دل غنچے کی مانند کوئی ہوتا ہے
کوئی اس باغ مین شبنم کے روش روتا ہے

۳۲

صورت آئنہ اس گھر مین ہے کوئے حیران
شکل تصویر ہے سکتہ کسے خوشتر کو یہان
جلکے اس شمع سی دم نوڑتا ہی کوئی جوانہ
کسے کم سن پہ چراغ سحر نے کا ہے گمان

کوئی اس آتش پنہان سے پکا جاتا ہے
کوئی شعلہ کے طرح طیش سے تھرا تا ہے

۳۲

دل کا آجانا حقیقت مین ہے اک قہر خدا
دین و دنیا مین بشر کا نہین لگتا ہے پتا
کچھ نہین سوجھتا آنکھون سے گر تا ہو نہین کیا
آبرو جاے کہ عزت نہین اصلا پروا

چھوٹی ذلت سے اگر موت کی ایذا سہجاے
منہ کفن مین جو چھپا لیوے تو پردہ رہ جاے

۳۳

کبھی کوچے مین حسینون کی گذارہ نکری
دل کو مارے قدم اس راہ مین بار نکری
خوش نگاہون سے محبت کا اشارہ نکری
جان دے شربت دیدار گوارا نکری

آنکھ گر ابرو و مژگان ستمگر پر جاے
تیغ سے کاٹے گلا مار کے چڑیان مر جاے

۳۴

سب مین آسیب پر آسیب محبت ہے غضب
بھوت بنجاتا ہے عاشق نہین بنتا کسی ڈھب
ہوتا ہے سایہ فگن دیو شب فرقت جب
تب یہ چلاتا ہے انسان کہ بنی جانیہ اب

جنکو دعوی ہے دم اونکا بھی فنا ہوتا ہے
حسن پریون کا حقیقت مین بلا ہوتا ہے

۳۵

نہ کسی مجسمہ لطافت پہ کرے چشم کو وا
حلقۂ گیسو محبوب ہے گرداب بلا
انکے چہٹو نپہ نہ لہرا ے طبیعت کو ذرا
آشنائی سے حسینون کی کنارہ اچھا

جان دی گر کے کنوین مین کہ جہان دہ آہ کرے
نہ کسی غیرت یوسف کے مگر چاہ کرے

۳۶

کرے سورج کو سلام آب مین جھکر سو بار
بندگی سے صنم مہر لقا کی رہے عار
بدلی عشاق کی بانے کے پہن لے زنار
بت کو پوجے نہ کری حسن پرستی زنہار

ہاتھہ سے کعبۂ ابرو پہ اگر دل کہو جاے
صاف اسلام سے منہ پھیر کے کافر ہو جاے

خوشنگاہون پہ کرے شیرنہ دلکو اصلا
ان غزالون کی جیک دیکھکے ہوجاتی ہوا
آہو چشم غضب ہوش ربا ہین سنجدا
چوکڑی دیتی ہین اک پل مین انسانکی بھلا

مرگ چالے کیطرح خشک بدن ہوتا ہے
نشہ آنکھون سی جوانے کا ہرن ہوتا ہے

۳۸
جان پیاری ہی تو انسان نکری حسن کو پیار
یہ مرض دو ہی بُرا کہتے ہین جسکو آزار
وصل جانان سے نکلتا جو نہین دل کا بخار
جی تپ ہجر سی ہو جاتا ہے وقت آخر کار

تن بدن غم کی حرارت سی جو پھک جاتا ہے
عشق کی نام سے لرزہ اوسی تپ آتا ہے

۳۹
عشق بیموت سدا رکہتا ہی عشاق کو مار
اس ستمگر کی ادا مین ہے قضا آخر کار
ہووے بیمار محبت کو جو شوق دیدار
چہرۂ یار کے نظارہ کے بدلے اکبار

ملک الموت کی شکل اوسکو دکہاتا ہے عشق
روزن در کے عوض گور دکہاتا ہے عشق

۴۰
جان کنی رہتی ہے دم رخصت سی گھبراتا ہے
خواہش مرگ مین بیتابی سے چلاتا ہے
صدمہ اس ہجر کا عاشق کو یہ تڑپاتا ہے
ملک الموت کی نظارہ سے جی جاتا ہے

رکہے محفوظ خدا عشق کے بیماری سے
موت بہتر ہے کہین دل کے گرفتاری سے

۴۱
حسرت دید مین تہرا گئین آنکہین صدہا
لب پہ دم آیا جو بوسے کیطرف دہیان گیا
ہم بغل ہونیکی خواہش مین ہوا یہ نقشا
موت نے آکے دبایا کہ ہوئی جان فنا

وصل جانان کی ہوس مین یہ تماشا دیکہا
بدلے سونی کے چہر کہٹ کے جنازہ دیکہا

۴۲
کیسا سیم تنونکو کبھی سمجھے نہ بشر
دلپہ آنچ آتی ہے پہک جاتا ہی اس آگ مین زر
دہیان مین رنگ طلائے کی دکہاتا ہی جگر
کشتۂ عشق کو سونا نہین ملتا دم بھر

نقد جان تن مین بچار رکھنے کے تدبیر یہ ہے
خاک ڈالے رخ محبوب یہ اکسیر یہ ہے

۵۴۴

مرکے افیون سے ہزارون رہے سو قبر مین جا
زہر کھاہی ہوی بیٹھے ہین اجل پر صدقہ

کہئے یار اپنے موی ایسے کہ جی چھوٹ گیا
ہمنے جو دیکھا کسیکو وہ نہ دیکھا خدا

تن سی دم عین جوانی مین نکلتے دیکھا
ویدی بیچینو کو آنکھون سے بدستے دیکھا

۵۴۵

الغرض عشق سے محفوظ رکھے سبکو خدا
اس بلا مین جو پھنسا پھر وہ کہین کا نہ رہا

اک ہمین ہین کہ گرفتار مصیبت ہین سدا
عشق کے جانکو بیٹھے موی کرتے ہین دعا

تلخی مرگ کا فرقت مین مزا چکھا ہے
اک پریزاد نے دیوانہ بنا رکھا ہے

۵۴۶

ابتدا عشق صنم کے کہون ای دوستو کیا
آگے ان باتون سے آگاہ نتھا مین بجدا

سادہ رویون کے نظارہ سی نکی مطلب تھا
میل کرتا تھا دل صاف کسے پہ نہ ذرا

عشق کے بار سی جسم سبک آگاہ نہ تھا
دور تھا کوہ مصیبت غم جانکاہ نہ تھا

۵۴۷

لالہ رویونکی نہ الفت کا لگا تھا مجھے داغ
خار اندوہ سے تھا دامن عشرت کو فراغ

صرصر عشق سے یون عقل کا گل تھا بیباغ
نکہت داغ جنون سے نہ پریشان تھا دماغ

زندہ دل رہتا تھا شادی سے غم مرگ نہ تھا
رنگ رخ رز و بزنگ گل صد برگ نہ تھا

۵۴۸

کوئی عاشق جو کسے پر کہین ہوتا گاہ
اوسکے صورت یہ بخیر سے مین آتا تھا گاہ

پھرون رہتا تھا اسی فکر مین باحال تباہ
عشق کیا شی ہے اسے کسے سب کہتی ہین چاہ

پیار کیا چیز ہے عالم مین محبت کیا ہے
ہجر کے بد مزے وصل کے لذت کیا ہے

پیار ہمجنس کو کیونکر یہ نشہ کرتے ہین
اپنا جی کہوتے ہین اور غیر کا دم بھرتے ہین
عین یہ مرتا ہون کہ کسطرح سے سب مرتی ہین
کیا بلا موت سے یہ لوگ نہین ڈرتی ہین

کوئے دیوانہ بنا ہے کوئے سودائے ہے
دل لگانے مین فقط ذلت و رسوائے ہے

۴۹

بیٹھے بٹھلاے جو یہ ولولۂ عشق اوٹھا
چند عرصے مین بڑا بول مری بیچ آیا
باغ عالم مین ہوا نخل جوانے جو ہرا
عیش و راحت کی گلستان مین جلی آ ہوا

مثل گل غنچۂ خاطر مرا کہلانے لگا
بلبل دل قفس جسم مین گھبرانے لگا

۵۰

آخر شوق یہ میری دل نادان کو ہوا
کیجیے در یافت کہ اس عشق کا کیسا ہے مزا
بخت بیدار سے اک شب جو دیا مجکو سلا
خواب مین آیا نظر اک چمن روح فزا

گل کھلاتے ہوی باد سحری کو دیکھا
روش باغ یہ اک تازہ پری کو دیکھا

۵۱

اتنے مین شیشہ و ساغر لیے دوڑی ہوی آ
اوس پری رو نے کیے جام کیے پھر عطا
متیمن نے دی کی ملائی مجھے باعیش و سرور
لڑکھڑانے لگا مین نشے مین جب یہ کر چکر

دوڑ کر اوسنے گلے اپنے لگایا مجھکو
ذائقہ وصل کے لذت کا چکھایا مجھکو

۵۲

پر ہوا تھا نہ ابھی کھول کے دل بوس و کنار
طالع خفتہ نے جو کر دیا مجھکو بیدار
نہ وہ گلشن نظر آیا نہ وہ صحبت نہ وہ یار
ہاتھ مل مل کے یہ مین کہنے لگا با دل زار

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روی گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

۵۳

خواب یہ دیکھکے رویا مین بڑی دیر تلک
ماحصل دہان مین اوس آنکھ کی جھپکی تھا بس
دیکھا گہ سوی زمین یاس سے گہ سوی فلک
نظر آتے کہین اوس پھر کے وزہ نہ جھلک

آتش ہجر سے مین صبح کو جلتا اوٹھا
وصل کا پاکے مزہ ہاتھونکو ملتا اوٹھا

۵۵۴
پھر تو اک دم نہ قرار آیا مجھے نے دلبر
آنکھین چار اوسکے تصور مین ہین آٹھ پہر
کاٹی کھانے لگا گھر جانے لگا جانب در
باتین دلسوز و نفس بھی کرنے لگا جل جلکر

آتش عشق عناصر مین جو آمیز ہوئے
گرمے شعلۂ حسرت شرر انگیز ہوئے

۵۵۵
رفتہ رفتہ مین لگا آپ سے ہونے باہر
وحشت دل نے غرض پاون نکالے یکسر
ہاتھہ دروازے پہ بازو پہ رہے شام و سحر
گھر کیا عشق نے دل مین تو ہوا مین نے گھر

چرخ مین گردش افلاک نے ڈالا مجھکو
خانہ برباد کیا گھر سے نکالا مجھکو

۵۵۶
بیکلی سے جو لگے غنچہ خاطر کو ہوا
خاک عالم کی لگا چھاننے مانند صبا
نالے بلبل کے روش کرنی لگا صبح وسا
کبھی صحرا کبھی گلشن کیطرف جا نکلا

سرو گلزار نے جو بن جو دکھایا مجھکو
جلوۂ قامت جانان نظر آیا مجھکو

۵۵۷
سیدہا شمشاد کی جانب کو چلا مین اکبار
چشم حسرت سے لگا دیکھنے قدرت کی بہار
دلکو حسرت ہوئی میری کہ یہ کیا ہے اسرار
شجر باغ ہے یا قامت برجستۂ یار

قد موزون کا کچھ اندازہ جو پایا مین نے
دوڑ کر سرو کو چھاتی سے لگایا مین نے

۵۵۸
ناگہان گل نے دکھائی جو ہمیں اپنی بہار
ہاتھہ اور پانون گئے پھول چمن مین اکبار
خار کھا کھا کے اوڑایا مجھے بلبل نے ہزار
منہ پہ منہ گل کے رکھا مینے سمجھکر رخ یار

یاد مین بوسۂ رخسار کے سب کچھہ بھولا
رخ رنگین کے تصور مین نیا گل پھولا

۵۹
مین گلشن مین جو نرگس سے ہوئین آنکھین چار
دیدبازی کی لیے پاس گیا مین اکبار
چشم جانانکی بعینہ نظر آئی جو بہار
تکتے کے بندہ گئے جھپکے نہ پلک پھر زنہار

کھپ گیا چشم صنم کا جو خمار آنکھون مین
پی گیا کاسۂ نرگس کی بھار آنکھون مین

۶۰
اس پریشانی مین سنبل کو جو دیکھا ناگاہ
دل ہوا کوچۂ کاکل کے ہوا مین گمراہ
جا کی نزدیک جو کی چشم تصور سے نگاہ
مو بمو پھر گئی آنکھونکے تلے زلف سیاہ

دم یہ اوجھا پے گیسوے معنبر میرا
حال سنبل کے روش ہوگیا ابتر میرا

۶۱
نہر گلشن پہ جو آیا کوئی دیکھونہ نظر
جوشش اشک سے فوارہ بنا دیدۂ تر
مبتلا غم جو ہوا چشمۂ حسرت یکسر
داغ دل دھونے کو لہرا کیا دریا پر

وان بھی کس کس دریکتا کا نظارہ نکیا
شام تک پاون نے ساحل سے کنارہ نکیا

۶۲
خالی دریا ہوا لوگون سے تو واں بھرایا
آپکو چوک مین نظارہ کنان پونہچایا
غنچۂ دل جو کسی جا نشگفتہ پایا
گلفروشون مین کہیں ہو مو کے جی بہلایا

خلش عشق سے وان ہی مجھے اک خار ہوا
کوئی گل آکے گلے کا نہ مرے ہار ہوا

۶۳
رویت ماہ کا مژدہ شب اول جو سنا
شوق نوچندی کا وہ چند مری دلکو ہوا
کربلا جا کے طواف درحضرت تو کیا
کعبۂ رخ کے مگر دید سے محروم رہا

وان سے درگاہ جو آیا تو الم اور ہوا
عقدۂ دل کی کشائش کا نہ کچھ طور ہوا

۶۴
چودھوین رات کا مہتاب جو نکلا سرراہ
چاندنی دیکھکے مجھکو ہوئی تالاب کی چاہ
جا کے تالاب پہ کی چار طرف مینے نگاہ
تیرہ بختی نے دکھایا نہ کوئی غیرت ماہ

دل جو بھر آیا تو اک شور مچایا مین نے
سارے تالاب کے سوتون کو جگایا مینے

۵۶۵
بھولا سب کچھ مجھے جلسہ جو کوئے یار آیا
ناچ کا رنگ دکھانیکو وہان دل لایا
جگمگاتا وہ کشونکا جو کہین سن پایا
آپکو مینے بہر کیف وہان پہونچایا

مے دیدار سے لیکن کہین سیر نہوئے
آمد و رفت کہان شہر مین میرے نہوئے

۵۶۶
ایک پل چرخ نی گھر مین نہ بٹھایا مجھکو
دربدر گردش قسمت نے پھرایا مجھکو
جذبۂ عشق جو اک کوچے مین لایا مجھکو
حسب دلخواہ پریرو نظر آیا مجھکو

غور سے مینے جو وہ نور کے صورت دیکھے
جلوۂ حسن مین اللہ کے قدرت دیکھے

۵۶۷
ٹکٹکی بندھ گئی میری جو ادھر کو ناگاہ
مسکرانے لگا منہ پھیر کے وہ عیرت ماہ
کے لگاوٹ سے پھر اوسنی مری جانب نگاہ
کر گئے ذبح مجھے تیغ نظر ناظر خواہ

بات کی بات مین منہ پھیر غضب موڑ گیا
اپنے کوچے مین تڑپتا وہ مجھے چھوڑ گیا

۵۶۸
تگ و دو اوسکے مجھے پھر تو رہے آٹھ پہر
کوچہ گردی نے کیا گردش فلک سے چکر
اتفاقاً کبھی آیا وہ چھلاوا جو نظر
لین اشارون مین پریرو کی بلا مین یکسر

کونسے مین نے لگاوٹ کی غرض گھات نکے
اسمین جانکے پر اوسنے ملاقات نکے

۵۶۹
دل مراد دستوا کدن جو بہت گھبرایا
کوئے دلدار مین بس جاکے قدم ٹھہرایا
آستان یار کا لوگونسے جو خالی پایا
گھر مین اس شوخ کے بیساختہ مین در آیا

حسن کی چار طرف جلوہ گری کو پایا
تخت پر صحن مین اوس رشک پری کو پایا

۵۵۱
دیکھکر مجھکو نباوٹ سے وہ بگڑا اکبار
آ دمے جان گئے مجھسے نکی کچھ تکرار
سر کو نہوڑا کے یہ کہکے مکر سے اوسنی گفتار
ایسا بیباک زمانے مین نہوگا زنہار

آبرو ریزی سے شاید نہین تو ڈرتا ہے
غیر گہر مین کوئے اسطرح قدم دھرتا ہے

۵۵۲
غصہ جب اوس ستم ایجاد کا کچھ دور ہوا
بیٹھکر پاس تب آہستہ سے مینی یہ کہا
دلکی بیتابی نے پیاری مجھے ناچار کیا
تجھپہ سو جان سی عاشق ہون زار تو اٹھا

یاد ا تو مجھے ذلت ہے نہ رسوائی ہے
کشش حسن یہان کھینچکے لی آئے ہے

۵۵۳
نیم راضی سا جو اوسبات پر اوسکو پایا
بے حجاب سخن مین یہ زبان پر لایا
تمنے مجھپر نہ کسے روز کرم فرمایا
دل بیتاب کو فرقت مین سدا تڑپایا

واہ جی ایسا تغافل بھی کوئی کرتا ہے
آج تک تم نے نجانا کہ کوئے مرتا ہے

۵۵۴
مسکرا کر یہ شرارت سے جواب اوسنے دیا
مجھکو معلوم ہے کیا حال ہر اک دل کا
مرنے جینے سے کسیکے نہین واقف اصلا
کوئی مرتا ہے تو وہ جاکے کرے اپنی دوا

مجھسے اس دل کی تدبیر بھلا کیا ہوسکے
کرے مردی کو وہ زندہ جو مسیحا ہوسکے

۵۵۵
اس لگاوٹکا جواب اوس سنی جبتا یا مینے
ظاہر الفت کو کیا عشق جتایا مینے
پای دل صبر کے کوچہ سے اوٹھایا مینے
کھینچکر ہاتھ گلی اوسکو لگایا مینی

منہ پہ منہ رکھدیا بوسے لب نازک کی لیے
سر کشے اوسنی دکھائے تو قدم جھک کی لیے

۵۵۶
گو رکھائی سے کیا اوسنے سراسر انکار
ایک بھی بات سنے اوسکی نہ مینی زنہار
دیر تک سوچ بدل ہے مین ہا بوس و کنار
دل سے دل مل گئے نقشہ یہ ہوا آخر کار

نشہ ساغر لذت سے جو بیہوش ہوا
کھولکر ہاتھ وہ خود مجھسے ہم آغوش ہوا

۵۶
نہ مکان یار کا صحبت سے جو قابل پایا
اپنے گھر لانیکا طور اوس سے غرض ٹھہرایا
پھر ہر اک آرزی کو گھر کا بیتا بتلایا
لاکے احباب کی صحبت مین اوسی ٹھہلایا

گرد پھر پھر کے فدا صورت پروانہ ہوا
شمع رخسار سے روشن مرا کاشانہ ہوا

۵۷
محفل آراستہ کرنے لگی اپنے سب یار
بام پہ فرش تکلف کا بچھایا اکبار
کھلے شیشے کے کنول چار طرف بڑنے دار
چاندنے فرش پہ چھٹکے تو ہوئی اور بہار

ڈالیان پھولون سے ہارون کی سراسر کمین
کشتیان شیشہ و ساغر کے برابر کمین

۵۸
مہ جبین پھولون سے لاکے وہان ٹھہلایا
وہ رہا شغل جو اوس شوخ کے دل کو بہایا
عیش عشرت کا جو سامان مہیا پایا
بیقراری سے یہ مطلع مین زبان پر لایا

عاشق تازہ ہون اور وصل کے پہلی شب ہے
شرم سے کہہ نہین سکتا ہون کہ کیا مطلب ہے

۵۹
جب لگا عنبر سے انگڑائیان لینی وہ گل
سمین بزم سے سب اور ہوگئے مثل ببل
پھر تو خلوت مین لگا چلنے بہم ساغر مل
نشہ سے سی وہ بیہوش ہوا جب بالکل

دست گستاخ بصد شوق برہایا مین نے
گہات سے داؤ پر اوس گل کو چڑہایا مینے

۶۰
ناؤ ون زین جو لیا ساق بلورین کو دبا
کسمسایا وہ بہت ناز سے پر ہل نسکا
کھل گیا جامے کے کلوبے سے جو شیشے کا گلا
ساغر وصل سے سرخ سے لبریز ہوا

یہان گرہ کھل گئے دل کی اودہر انگیا کے
لب نازک سے صدا آنے لگے بس بس کے

۵۸۱
سینہ سے سینہ ملا دل سے جگر تن سے بدن
لب سے لب آ ملے آغوش میں غنچہ دہن
لایا آہستہ سے مژگاں کی زباں پر یہ سخن
غش چلا آتا ہے ہوتا ہے مرا جی سن سن

غیر حال اسکا نزاکت سے جو پایا میں نے
نخلۂ زلف معنبر کا سونگھایا میں نے

۵۸۲
بادۂ عیش سی تا صبح رہا دل سرشار
دن چڑھا جب تو ہوا نشۂ وصلت کا اتار
خواب راحت سے اوٹھے جھومتی ہاہم کبار
سرمگیں آنکھوں میں ادھر نیند ادھر سکھ خمار

نیچے نظروں سے وہ ہر دم مرا منہ تکتا تھا
مجکو حیرت سے ادھر اوسکو اودھر سکتا تھا

۵۸۳
یوں ہی القصہ ہوئیں صحبتیں اوس سے دو چار
جو کہا میں نے قبول اوسنے کیا بیکار
وضع کو دیکھا تو بالکل ہے لڑکپن اظہار
بگڑا رہتا ہے بناوٹ سی نہیں کچھ سنگار

جامہ زیبی سے ہی آگاہ نہ رعنائی سے
خود پسندی سے ہے مطلب نہ خود آرائی سے

۵۸۴
گرم ہو کر سوی حمام اوسے میں لایا
جھینٹے دی دی کی نہانی کی لیی بہلایا
میل خاطر پر جو اوس سیم بدن کی پایا
طمع کسیۂ زر دے کے وہیں بہلایا

یوں نہا دھو کے وہ حمام سے باہر نکلا
آتشیں برج سے گویا مہ انور نکلا

۵۸۵
ٹھیک پوشاک جو سلوائی تھے جینے سارے
اوس سبکدوش کو پہنائی پلنگیا بہارے
کامدانے کے سراسر جو وہ تھے طیارے
پیٹ پر کرتے نی جائے تو ہوئی گلکاری

بند پیہم محرم زرتار کے کس کر باندھے
جال میں سونی کے چڑیا جو پھنسے پر باندھے

۵۸۶
سرخ اطلس کا وہ پاجامہ سجا پوٹے دار
جسکے گلیون کا ہوا غنچہ دہن سی نہ شمار
ہاتھ میں پانچے دونون جو اٹھائے یکبار
کس قدر جامہ سے باہر ہوا وہ رشک بہار

کلبدن بہر جو مقابل کو لی پایا اوسنے
چپکیون مین دم رفتار اوڑایا اوسنے

۸۸۷
اک دوپٹہ دیا شبنم کا پہرا اوس کل کو اوڑھا
پڑ گئے اوس حسینان جہان پر ہر جا
جنبش جسم سے آنچل کا جو ہٹا لچکا
چادر ابر مین بجلے کو تڑپتے دیکھا

جھرمٹ اوسنے رخ روشن پر جو تنکر مارا
قہقہہ برق نے سورج کے کرن پر مارا

۸۸۸
بکھرے بالون سے پریشان جو ہوا دم میرا
گنگھے چوٹے کا ہوا دل کو سراسر سودا
تیل بالون مین حنا کا جو دیا مین نی لگا
مشکبو زلف معنبر سے ہوا گھر سارا

بال مقراض سے گیسو کے برابر کاٹے
اوڑ چلے زلف کی ناگن نو دہن پر کاٹے

۸۸۹
مانگ سیدھے وہ نکالے کہ فلک کو موتی
کہکشان کو نہ ملے بہانگنے کی چرخ پہ راہ
دُرو الماس کا چھپکا جو لگایا ناگاہ
چھٹکے تارے سر شام ایسے کہ ٹھہری نہ نگاہ

مثل شب زلف کا بس قاف سے تا قاف پڑا
جا بجا نے کہل گئے جب نقرئی موباف پڑا

۸۹۰
اوسکے ماتھے کی پہرا فشان سے کیا نور فشان
تیغ ابرو کو کیا صاف ہے قتل جہان
کاجل آنکھون مین لگایا تو ہوا حشر عیان
سرمہ سان مشک سے بس لگے خوش چشم جوان

سے ملوائی تو قدرت کے چمن پھول گئے
گل موسن کے فضا غنچہ دہن بھول گئے

۸۹۱
شام کا رنگ جو سے کی ہوا سٹ مین تہا
اوسپہ لالے جو لگائے تو شفق پھولی کیا
لایا باہر جو زبانکو وہ جمانے لاکہا
پھول لالے کا عیان غنچہ سوسن سے ہوا

ہنس پڑا وہ گل رعنا تو تماشا دیکھا
گہر و نیلم و یاقوت کو یک جا دیکھا

۹۹۱
بالیان مین جو لگا اوسکو نہانے نکلے — بیچ مارے وہ شرارت سی کہ گر پڑے ماہی مہر
بالے پن سے جو نہا حلقہ بگوش زیور — کان کیا لال ہوی کان جواہر بیکر

پتیان موتیون کے جھک کے لوین چومتی تھین
بالیان خوشۂ گندم کے طرح جھومتے تھین

۹۹۲
بندی یاقوت کے اوسکو جو دی منی پہنا — کان کے لو سے شرارے نکل آئے گویا
جھالے پہنای اوسی اور عدد بھی یکتا — حسن کے باغ مین کیا موتیون کا مینہ برسا

ابر گیسو مین جو بجلی ہل کے چمک جاتے تھین
بجلیان ہیری کے دل برق کا تڑپاتے تھین

۹۹۳
طوق گردن مین وہ پہنایا کہ ٹھہرے نہ نظر — چاند سے جسکے ہوا گڑے مہ نو کا جگر
دیکھ گے ہیری کی ڈالے جو گلے کی اندر — تالیون مین لگے جگنو کو اوڑانے اختر

نورتن باندہ کے جب یار کے بازو دیکھے
سہنے دو پرچۂ الماس جڑاؤ دیکھے

۹۹۴
نکل آئے تو کلائے کو بنا کر چھوڑا — چوڑیون کا سر دست اوسکو پہنایا جوڑا
سج کے نوگرو یکو کنگن کیطرف منہ موڑا — گہنا پہنایا بہت سا کہ نہو دل تھوڑا

چمکا کندن سا بت شک قمر کا چہرہ
دیکھا ہیری کے کڑون مین جو گر کا چہرہ

۹۹۵
پہر علی بند پہنایا بے حفظ آ عضا — کر دیا ہاتھ کو پابند طرحداری کا
چھلے سونے کے جو یکدست دیئے پہنا — انگلیان ہوگئین اوس شوخ کی انگشت نما

آرسے پہنے تو دل اور لبھایا اوسنے
کیا انگوٹھا مجھے ہنس ہنس کے دکھایا اوسنے

۹۹۶
اوسکے پہرا پ مین پہنای وہ سونکی چہرے — جسکے گھنگرو کے صدا شور قیامت سے اڑی
دم رفتار وہ جھنکار مین ہو دین جو کر شے — چین نہ دونگا اور نہ نیند نہ مردونکو پڑے

غلغلہ زیر زمین دور تلک چال کا ہو
دل لرز جائین گمان خلق کو بھونچال کا ہو

۹۸

پھر طلائی اوسی جوڑا وہ پہنایا بہاری
چنیان حسین جواہر کے جڑی تھین سارے
جھاڑی اسطرحکی ہو جس سے خجل گلکاری
گھنگرو سونے کے ٹکی گرونے تمیارے

دل لگا روندنی جب وہ بت پرفن میرا
دوست ہر سمت سے کہنے لگے دشمن جا پا

۹۹

جب یہ سب زیور و ملبوس پہنایا اوسکو
پھر تو نایاب جہان حسن مین پایا اوسکو
دلکی بیتابی سی گودیمین اوٹھایا اوسکو
آئینہ خانے مین لیجاکے بٹھایا اوسکو

دیکھکر حسن کو وہ رشک چمن پھول گیا
دیکھا تن کے بدن شرم وحیا بھول گیا

۱۰۰

اس ہوا مین جو شگفتہ اوسے پایا مینے
گہنا پھولو نکا پھر اوس گلکو نپایا مینے
صورت صحن چمن گھر کو بنایا مین نے
شیشیون عطر عروسی وسے لگایا مین نے

زر کے جلوی سے دولہن جیکہ بنایا اوسکو
شادی وصل مین حیاتی سے لگایا اوسکو

۱۰۱

ہمکنار اوس سے رہا کرتی لگا آٹھ پہر
خوش رہا وصل سے دل ہجر سی بیخوف و خطر
تہا کچھ اندیشہ رقیبو نکا نہ اغیار کا ڈر
عیش و عشرت مین کیا کرتا تہا اوقات بسر

کچھ سفید اور سیہ کی نہ خبر ہوتے تہے
صبح ہوتے تہے کہان شام کدہر ہوتی تہے

۱۰۲

دولت وصل سے تہا خانہ دل مالا مال
نہ جدائیکا کہین خواب مین آتا تہا خیال
لپٹا رہتا تہا مین اوس شوخ سے وصلی بنکر
ہجر کے مشق سے کیا غیر تہا ہر غیر کا حال

کوئی غم کہاتا کوئی خون جگر پیتا تہا
لوگ مرتے تہے مجہی دیکھکے وہ جیتا تہا

قصد جانیکا مین کرتا جو کسے دوست کے گھر
ہنسکے وہ کہتا تھا لو مجھے قتل کر

بانہین گردنمین پڑی رہتے تھین بانکیدیر
چار پائی سے نہ ہوتے تھے جدا آٹھہ پہر

روٹھ کر مین جو کبھی پاس سے ہٹ جاتا تھا
ہاتھ پھیلا کے گلے سے وہ لپٹ جاتا تھا

۵۵۴

چند دن جبکہ اسی عیش مین گذری ہم
چاہا قسمت نے کہ ہو صحبت عشرت برہم

فلک بد سے نہ یہ دیکھہ سکا جاہ و حشم
کردی اک تفرقہ اندازی کی صورت باہم

ظلم کے طرح نکالے ستم ایجاد کیا
عین شادی مین دل شاد کو ناشاد کیا

۵۵۵

میری محبت سی غرض یار کا دل گھبرایا
پھونکے کان مین شیطان کچھ اوسکی آیا

مال و زر سیم تنی کے جو بدولت پایا
حسن کو اوسنے بناوٹ سے غضب چمکایا

آبرو خاک مین سونے کے ملادی اوسنے
اسقدر رنگ طلائے کو جلادی اوسنے

۵۵۶

آئنے سے وہ دوچار آہ مہر رہنے لگا
شوق خود بینی کا منظور نظر رہنے لگا

زلف و عارض پہ فدا شام و سحر رہنے لگا
برق بن بن کے بت رشک قمر رہنے لگا

ناز و انداز مین غمزے مین غضب طاق ہوا
خود نمائے مین خود آرائے مین مشاق ہوا

۵۵۷

زلف اوبھی جو سر مو تو دل اوسکا الجھا
بال شانی سے کیے صاف بہ حسن صفا

کھینچکے مو باف جو چوٹے مین پڑا کوڑی کا
نازیانہ فرس غمزہ و نازش کو ہوا

کنگھے اونھے یہ رہے زلف کے سلجھانی مین
درد افراط تراکت سے ہوا شانے مین

۵۵۸

ذرہ وزہ رہے اوس مہر کو اعضا کے خبر
خالے افشان سمی نہ پیشانی کو رکھا دم بھر

چاند سے منہ پہ نظر آی ستارے اکثر
سر کو نہوڑا سکے ہوا چین بجبین رشک قمر

بارافشان کا نزاکت مین غضب ہوتا ہے
درد سر یہ کسے معشوق کو کب ہوتا ہے

۱۱۳۱ھ

پڑ گئے چشم پہ جب مین بناوٹ مین نگاہ — کاجل آنکھون مین ستمگر نے لگا یا دلخواہ
نہ ملے تیغ نظر سے دل مردم کنیاہ — اہل نظارہ کو اک بلمین کیا خاک سیاہ

پلکین جھپکا کے ہزار آفتین ڈھائین اوسنے
لاکھ چھڑیان دل عاشق پہ لگائین اوسنے

۱۱۳۲ھ

مسے ہوٹون پہ سرشام لگائی وہ دہوا — ہو گئے جس سے کہ عشاق کی مجلس حیران
دانت سے کشور دل پر جو لگائی دندان — کر دیا پان نے شبخون کا سراسر سامان

جان لب ہو گئے دو ایک نہ لب کی غم مین
خون لاکھ نے ہزارون کے بہائی دم مین

۱۱۳۳ھ

ٹھیک پوشاک پہننے کا اوسے شوق ہوا — ڈھیلے کرتے سے سدا غنچہ دہن تنگ رہا
سر کے پستان سی کٹوری تو موے بین خفا — بند محرم کے بندی جیسے تو دل رہا کھلا

گھاٹ انگیا کا کم و بیش جو پایا اوس نے
ہیکے خیاط کو چڑیا کا بنایا اوسنے

۱۱۳۴ھ

گجرے پہولونکے پہن ہاتھ لگا چمکانے — عطر مل مل کے یہ اترایا کہ پہڑکے شانے
اینڈ کر کات کا انداز لگا دکہلانے — دم رفتار نزاکت سے لگا بل کہانے

حسن و خوبی مین پریزاد پہ جب فوق ہوا
دید بازی کا لگا وٹ کا اوسے شوق ہوا

۱۱۳۵ھ

فاش در پردہ کیا حسن نے پردہ اوسکا — پاس چلمن کے کہڑا رہنے لگا نت پردا
قتل اٹکھیلیون سے اہل تماشا کو کیا — منہ نکالا کبھے باہر کبھے شہرہ کے چھپا

ربط رہنے لگا اوس شمع کو پروانون سی
آشنائی کیا حوصلہ بیگانون سے

۱۱۱۴

دھوپ جب ڈھلگئے اور رہ گیا دن چار گھڑی
تلملا کر وہ اٹھا نیند نہ آنکھوں میں پڑے
دھو کے منہ ہاتھ گلوری رکھی کہ منہ میں بر کے
ہاتھ کے آسرے میں دیکھلے سی کی دھج کے

دید باز و نکوتہ بام جو پایا اوس نے
بر محل آکے کوٹے پہ چڑھایا اوس نے

۱۱۱۵

لیکے پہولونکے چھڑے ہاتھ میں وہ گل اندام
ناز سے کرنے لگا بام پہ ہر سمت خرام
منہ پہ لایا طپش دل سے لگاوٹ کی کلام
کہیے اشعار زبان پر کہیے لب پر شنام

چٹکیاں گاہ بجانا کبھی گانا اوسکو
سر پہ عاشق کے مزے روز اڑانا اوسکو

۱۱۱۶

راگ لانے لگا ہر رنگ میں و آخر کار
چھیڑ نیکو مرے در پردہ کیا شوق ستار
نہ خیال آیا مری دل شکنی کا زنہار
اپنے بیگانے میں گانے وہ لگا بیباکانہ

جب کہا میں نے مری پاس بھی اب آیئے ہو
بولا وہ زہرہ جبیں طعن سے کیا گاتے ہو

۱۱۱۷

جبکہ عیاری میں کامل ہوا وہ ماہ تمام
تب ملاقات کے آنے لگے ہر سو پیام
نقد دل نذر لیے ہاتھ میں پہونچی ناکام
اہل بازار ہوئے یوسف ثانی کے غلام

پردی پردی میں سخن رمز کے سب کہنے لگے
جگمٹے یاروں کے چلمن کے تلے رہنے لگے

۱۱۱۸

لب پہ اشعار امانت کے کو مسلسل تا تہا
کوئے وحشت زدہ سودا کے غزل گاتا تہا
سوز پڑھ پڑھ کے کوئے درد سے چلاتا تہا
رقعہ لکھ بھیجکے جرات کو نے دکھلاتا تہا

کوئے کہتا تہا کہ اس بات سے کیا ہوتا ہے
وہی ہوتا ہے جو قسمت کا لکھا ہوتا ہے

۱۱۱۹

کوئی کہتا تہا کہ سو جان سے قربان میں ہون
کوئے کہتا تہا ترا تابع فرمان میں ہون
کوئی کہتا تہا کہ ناشاد پر ارمان میں ہون
کوئے کہتا تہا ترے وصل کا خواہان میں ہون

آئینے مین مری صورت نے ڈرایا مجھکو
زیست نے مردۂ صد سالہ بنایا مجھکو

۱۴۳

سنکے احباب نی یہہ حال کرم فرمایا
دوستانہ مجھے یارون نے بہت سمجھایا
غمگسارون نے جو انے کا مری غم کہا یا
یہ سخن متفق اللفظ زبان پر آیا

کسکے غم مین ہوئے ای شخص یہہ حال تیرے
رونا آتا ہے ہمین دیکھکے صورت تیرے

۱۴۴

اپنا یہہ حال کوئی عشق مین کرتا ہی بھلا
جانکو دشمن جانے کی لگے تیری بلا
دل لگا اور سے تو ہے اوسی خاطر مین لا
جسقدر اوسنے جلایا اوسی تو ہے تو جلا

غم کے کہانے سے کشیدن عضب جای گا
جان جای گی تری یار کہان پائی کا

۱۴۵

ہمنشینون نی مری حقین جو یہہ فرمایا
سبکا فرمانا مرے دل کو نہایت بھایا
اور معشوقون کا نے الفور مجھے یہان لایا
شعر یہہ اوسکی تصور مین زبان پر لایا

توہے ہرجائے تو اپنا ہے یہے طور سے
تو نہین اور سہی اور نہین اور سہی

۱۴۶

دلمین یہ بات سمائے تو حواس آی ذرا
تب فرقت ہوئی کم ولولۂ عشق سوا
منہ لگایا نہ اوسے مینے بھی پھر موکی خطا
کے رو کہائے وہ بناوٹ سی کہ بگڑا نقشا

دیکھا اندھیر تو دل طیش سے معمور ہوا
جے جلانا مجھے اوس شمع کا منظور ہوا

۱۴۷

چمن دہر مین پھر پھرنے لگا شکل صبا
دل گل اندامونکی غنچے مین رہا ہیچ وہ
بندہ گئے عشق کی اپنے یہ زمانی مین ہوا
لالہ رویونکو ہوا داغ مری فرقت کا

دیکھکر رنگ مرا غنچہ دہن کھلنے لگے
سرو قد شوق سی جھنجھک کے گلی ملنے لگے

۱۴۴
رنگ مین بو مین نزاکت مین جو کیا پایا یا
اک گل تازہ سی دل مینے غرض لگایا
چمن حسن کا اوسنے جو سمان دکھلایا
سخل قد اوس کی روش سینے گلی لپٹایا

کئے دن لگ کے مزے کی روش سے آوڑائی کیا کیا
شجر قد سے ثمر وصل کے پائے کیا کیا

۱۴۵
مین نی اوس گل کو جو بگڑنگی مین کال پایا
خار دینی کو تب اوس غنچہ دہن کی آیا
دیکھکر مجھکو یہ کلمہ وہ زبان پر لایا
اب یہے ناحق مری چونڈیہ کرم فرمایا

کسکے ہے یاد کہ تو دل سے بھی بھولا ہے
نہ خدا جھوٹ کرے اب کوئی گل پھولا ہے

۱۴۶
کہلکہلا کے مری منہ سی یہے نکلا اکبار
گل وہ پھولا ہے کہ دکھلائیگا اک بہار
اپنے جوبن پہ ہے نازان عبث ای گلرخسار
باغ عالم مین پڑے ہین گل تر تجھسے ہزار

سرو قد سیکڑون ہین غنچہ دہن لاکھون ہین
گلشن دہر مین بلبل کو چمن لاکھون ہین

۱۴۷
دوستا نہ سمجھی ای دشمن جان سمجھایا
کہنا عاشق کا نہ کچھ دہیان مین ہرگز لایا
تونے کیا کیا نہ مرے حقمین ستم فرمایا
سخن بد نہ کہیے اپنے زبان پر لایا

ہم تجھے کہتے رہے پیار سے جانی پیارے
تونے افسوس مری قدر نہ جانے پیارے

۱۴۸
آتش رشک سے حالت مری کیا کیا نہ ہوئی
دنکو اوقات بسر صورت پروانہ ہوئی
سوز پنہان کی کسیکو خبر اصلا نہ ہوئی
شمع کے طرح جلا مین مرے پروا نہ ہوئی

گھر مین دلسوز کے اندہیر مچایا تونے
آتش افروز دنکو محفل مین بٹہایا تونے

۱۴۹
چرب بے چا ئی یہ تری آنکھو نمین الیتسع تھا
اپنے دمسازکے سوزش پہ نہ کہلا اصلا
موم روغن لب خشکیدۂ دل پہ نہ ملا
غیر سی چرب زبانی رہے محفل مین سدا

اپنے حجرے مین بٹھایا اوسے اغیارون نی
گل رعنا کو مرے گھیر لیا خارون نے

۱۳۱۱

دھوکے ہاتھہ آبرو کے پیچھے پڑا یار ایسا
آشنائی رہے چشمون سی نگاہو نکو سدا
دلکو مرغوب ہوئی چاہ سے پانی کی ہوا
روز تالاب پہ وہ نام ڈبونے کو گیا

۱۳۱۲

دو مڑی کہڑکہڑیا سڑک پر سے کے باری اوسکے
دم لوان ڈولی مین سنگے رہنی سواری اوسکی

۱۳۱۳

محل عشرت سے مری دلکو ملا غم کا مکان
عیش باغون مین مہ و گل کرنے لگا شام سحر
سوتی جہیل اوسکو کہینچ لیکے گئی بدگوہر
لہرا دریا کا لگا یا کہ نہا چل کر

۱۳۱۴

آشنائی سے ہوا میرے کنارا اوسکو
چہینٹے پیرا کون نے دی دی کی اوبہارا اوسکو

۱۳۱۵

چاندنی رات کی دن آئی تو نکہرا وہ قمر
برق پوشاک وہ بدلے کہ تڑپ جای بشر
آنگے دریہ شام سکے بدا ختر
لیکئے ماہ کو میرے کسے بیہر کے گہر

۱۳۱۶

شب مہتاب مین کیا کیا ستم آرا چمکا
تیرہ بختون کی نصیبون کا ستارا چمکا

۱۳۱۷

گو کیا اوسنے کوئی امر نہ مجھسے اظہار
پر پہے ہر بات کی پر گذری مجھے لیل نہار
لی گئے ایکدن اوس گل کو جو دو خدنگار
سیری ہرکارون نے آکر یہ سنایا اخبار

۱۳۱۸

لینے وہ صدر نشینون مین گرفتار ہے آج
گرم اوسکے تو کہرے سرور بار ہے آج

۱۳۱۹

پہر تو دزہ نکیا اوسنے مراخوف خطر
رو سیاہون مین رہا مہر تقا دن بہر
در بدر پھرنے لگا رات کو مانند قمر
گہر مین آیا کبہے پچھلے کو کبہے وقت سحر

۱۳۲۰

دن نکل آیا کسے دن یہ اوسے دیر ہوئے
ہو گئے صبح تو دنیا مجھے اندہیر ہوئی

۱۳۶

بخت بیدار مری خفتہ ہوی آیا زوال
سونا اوس سیم بدن پاس مواخذہ احوال
روز و شب قتل مجھے کرنے لگا شوق وصال
دل رہا ہر گھڑی تیغ غم فرقت سے نڈھال

خاک پر لوٹنے کے ہر رات بسر ہونے لگے
سر ٹپک کر شب فرقت مین سحر ہونے لگے

۱۳۷

ناز بیجا مجھے کافر نے غضب دکھلایا
منہ بنا کر کبھے بگڑا کبھے وہ جھنجلایا
کبھے گھورا مرے جانب کبھے سر نیچا یا
دانت پیسے کبھے جھپر کبھے غصہ کھایا

کیے سو غمزے پے ترک ملاقات اوسنے
رد تھہ کر دو دو پہر مجھسے نکے بات اوسنے

۱۳۸

کشمکش مین مرا دل آٹھ پہر رہنے لگا
اشک آنکھون سے بہے درد جگر بہنے لگا
شب کو وہ خانہ خراب اور کے گھر بسنے لگا
بستر مجھ بیمار مین شام سے مر رہنے لگا

غم نے کیے سے نہ سرکانے دیا سایہ مجھکو
خانہ ویرہ ہوا گور سے بد تر مجھکو

۱۳۹

دنگو نے گھر سے جلایا طیش سودانی
دشت وحشت کی لگین مجھکو ہوائین آنے
پنجہ دست جنون یاون لگا پھیلانی
ہاتھہ پڑہ پڑہ کے لگے سوی گریبان جانے

دل لگا کہنے کہ چل بیٹھے دیوانون مین
بھر گئے بیڑیون کے غل کے صدا کانون مین

۱۴۰

دیکھکر مجھکو لگے کہنے عزیز اپس مین
دل کسیکا نہ پڑے آہ کسیکے بس مین
شدت جوش جنون پاکے مری نس نس مین
فصدین کھلوانے لگے دیکھی لہو کی فصدین

زردی چہرے کی بڑہی گھٹنے لگا خون بہرا
ہو گیا حال بہر رنگ دگرگون بسرا

۱۴۱

لیچلے غم کے خزان باغ جوانی کے بہار
مچھلیان مارزدونکے ہو گئین کانٹا کبار
حلقے آنکھون مین پڑی جسم ہوا غم سے نزار
یہہ سولی شکل کہ پر سونکا ہو جیسے بیمار

بگڑی منہ کی کوئی مسی سے بناوٹ کرتا
سرمہ دیکر کوئی آنکھونمین لگاوٹ کرتا

۱۲۰ جعلسازی کوئی زلف بناکر آتا
لے بلائین کوئی ہاتھونکے خاو کہلاتا
درودان کوئی ہنس ہنسکے غضب چمکاتا
سرخرو ہونیکو لالے کوئی لب پرلاتا

قدا کڑکر کوئے اوس سرو کو دکھلاتا تھا
کوئے یوشاک سے تنگی سے کھنچا جاتا تھا

۱۲۱ دیکھا جب وسنے کہ عالم ہے مرا محوجمال
امتحاناً کیا درپردہ ہرا کسی کا سوال
سروقد غنچہ دہن کہنے لگے ہو کی مجال
جان حاضر ہے یہان مال ہے پیاری کیامال

زر کے دینی سے کہیے دل کو نہ آسایش ہو
کاٹ دین تن سی ابھی سر کی جو فرمایش ہو

۱۲۲ یہ ہوا بولی کہ باغ مجھے دینی لگے خار
ہار لالا کے دل اوس گل کا کیا باغ بہار
طرہ اسپر یہ ہوا اور پے عاشق زار
بدیہان میسے منگائین تو نہ پہنین زنہار

گرسیان یار کو دکھلائین منے چاہون نے
نکلیان ہیولون کے بھوائین ہواخواہون نے

۱۲۳ چکنے باتون سی اوسی چھایا میسے ایسا
حال دہرایا کوئے میسے تو منہ پھیر لیا
جے مین کہتا رہا کچھ صاف زبان سے نہ کہا
بات کی ایسے جبا کر کہ ہوا دل چورا

عشق کے بوسے معطر ہوی کہر گلیون کے
خاصدان آنے لگے عطر لگے ڈلیون کے

۱۲۴ پان منگوانی کی لی رسم پھر اوسنی جاری
جمع اس رنگ سی عشاق کے ڈھولی سارے
ہوسے غیر نکو گلوری یہ گلوری ہمارے
قتل پر بیڑا اوٹھایا مری یون یکباری

سرخرو لوگ ہوی حوصلے نکلے جی کے
رہ گیا رشک سی مین خون جگر پی پی کے

ہوگی

۱۲۵

ہوگیا جام مے حسن سے ایسا سرشار
ہم پیالہ رہا کم ظرفون سے وہ لیل و نہار
ساغر مل گئے بہر بہر کے پلانے سیخوار
شیشۂ دل پہ مری سنگ جفا کے ہوئی مار

نشہ کی جوہری یاقوتیان بھوانے لگے
کیا فلک سیر مجھے آنکھون سے دکھلانے لگے

۱۲۶

تپے یاقوت کے دکھلاتا تھا کوئے لالا
بھیجیان یار کو آنے لگین بالا بالا
سرمہ دیتا تھا کوئے آنکھ لگانے والا
مسّے بھجواتا تھا کوئے کہ کرون منہ کالا

چھلے دیتا تھا کوئے ہاتھ پہنانی کی لیے
مہندی لاتا تھا کوئے رنگ جمانی کی لیے

۱۲۷

چنکے اچھا سا دوپٹا کوئے لیکر آتا
گلبدن کو کوئے پاجامہ نیا بھجواتا
رنگ کندن سا جو وہ سیم بدن چمکاتا
جاکر سونے کے چڑیا کوئے انگیا لاتا

کرتیان لی کے کہ کوئے خانہ خراب آتا تھا
جعلسازی کوئی اس جال مین پھیلاتا تھا

۱۲۸

راہ داروں نے کیا یار کو آخر براہ
کوچہ گردی سے کیا باز چلنون نے آگاہ
رفتہ رفتہ ہوا خود رفتہ مزاغیرت ماہ
یوسف پردہ نشین کو ہوئی بازار کے چاہ

وصل کے بھوکے عداوت مجھے دکھلانے لگے
گھر سے نادیدہ دنکی دعوت کی پیام آنے لگے

۱۲۹

اپنے جلسے مین جلیسون نے بلایا اوسکو
رقص کے جنس کا سب بھاد بتایا اوسکو
دل لگانے کی لیے ناچ دکھایا اوسکو
راگ لاکر مری باتھون سے گنوایا اوسکو

پردہ ساز مین سب دل کا کیا راز اوس سے
ساز نشین کرنے لگے بزم مین مسراز اوس سے

۱۳۰

بیکلے سی جو کبھے غنچہ دہن تنگ آیا
باغ مین اوسکو ہوا خواہون نے جا پہنچایا
فرش اُجلا سا قریب لب جو بچھوایا
کھلتیان ہوے لیکن دل جو شگفتہ پایا

چہرہ بلور سا چمکا کے جلایا ہر شب
کیا مری دل کا کنول تو نے بجھایا ہر شب

۱۵۳

باغ الفت کا چمن ای کل تر خشک ہوا
رنج کی چلنے لگی گلشن راحت مین ہوا
کشت سرسبز کو یون ہاتھ سے ہائے کیا
خار حسرت ہوی پیدا گل امید کی جا

نخل دل پر جو ریاض اب ہو تو کیا ہوتا ہے
شجر خشک مصیبت سی ہرا ہوتا ہے

۱۵۴

ہم نہ کہتے تھے کہ دیکھو نہین اچھے یہ کام
اوس بری بات کا آخر کو ہوا بد انجام
اپنا آغاز ہے کچھ یاد ہی ای ماہ تمام
اختر حسن اسے اوج پہ رہتا تھا مدام

ماہ سی کب تری چہری کے ضیا ملتے تھے
چاند نے پرتو رخسار سے یون کہلتے تھے

۱۵۵

تن بدلکانہ تجھے ہوش تھا کبھی مہر لقا
میل کرتے تھے نہانی پہ طبیعت مہ زرا
نہ سر مو تجھے گیسو کی خبر تھے اصلا
زلف کا حال پریشان ترا کرتا تھا

تھا ناوٹ کا نہ شوق ای بت پرفن تجھکو
کنگھے چوٹی سے رہا کرتے تھے اوجھن تجھکو

۱۵۶

درد سر تھا تجھے صندل کا نہ ای جان جہان
تنکے چنتا تھا ترکین مین کہانکی افشان
تیغ ابرو مین خونریزی کی جوہر تھے عیان
تیر مژگان مین یہ شوخی یہ شرارت تھے کہان

سرمہ آنکھو کو نہ منظور نظر رہتا تھا
کوئے کاجل نہ لگاوی یہ ڈر رہتا تھا

۱۵۷

شوق مسنہ دہونیکا تھا خاک تجھکو ای یار
ایکدن صاف نہ ہم باتی تھے دونون رخسار
رہتا تھا آئنہ رخ پہ سدا گرد و غبار
پوچھا جاتا تھا نہ رومال سے چہرہ ہرگز

کاجل اکثر تری گالون مین بہرا رہتا تھا
آیینہ سامنے پہرون نہ دہرا رہتا تھا

۵۵۸ دردندانکی صفائے سے نہ کچھ تھا مطلب — گلے سے لفظ نکلی تھے لگن کے سبب
آئنہ لے کی جاتا تھا دھری ہو موتیہ کب — دانت کٹتے تھے سبھی کی آگے غیرت لب

پان کا رنگ ہو موتیہ ذرا لاتے تھے
کبھی کھاتی تھی گلوری تو چھا جاتے تھے

۵۵۹ اچھے پوشاک پہننے کا کہے شوق تھا — دیکھا کرتے تھی بری حال سے ہم کو بسر
پردہ داری سے نہ محرم تھے طبیعت اصلا — بند انگیا کے کھلا رہتے تھی ہر صبح و مسا

آستینین نہ کوری سی چڑھی رہتے تھین
بھیان کھیل مین کرتے کی اوڑھے رہتے تھین

۵۶۰ ہماری انگیا سی نہ محرم تھا تو ای شک پڑی — چمکی رہتی تھے کوری نہ ستارہ دلسی درے
مانگ چڑیا کی کہے موتیو نسے تھے نہ بھرے — گھٹا پر لہر نہ مکتے تھے یے جلوہ گرے

آنکھین سینے پہ کبھی جان جھکے رہتے تھین
چشمکین گو کہ دہین یون نہ روکی رہتے تھین

۵۶۱ حاملہ انی مین تھے تھان چین کی یہان — تجھکو پہچان تھی ای کلبدن اطلس کے گمان
گل کی شبنم کو سدا جانتا تھا آب رواں — اخرنے کے شجرون پر تھا شجر کا گمان

گرمین شبکو نظر قامتہ دسنجاب آیا
ہاتھہ مل مل کے سحر ہو گئے کمخواب آیا

۵۶۲ آگے دو تھان کا پاجامہ سیتے تھے کب — کمر اور کولونکی سیج دیجے سے تھا کچھ مطلب
کلیان پڑتی تھین اب ای کلبدن اسطرح کی کب — پانچا بیسی کا تری پانچہ تھین فرق ہی ۶

ڈھیلا ہر وقت کمر بند پڑا رہتا تھا
نیفہ چیتے سے شکم مین نہ گڑا رہتا تھا

۵۶۳ رنگ بیرنگ تھا ہر رنگ سے سرمائے تھے — ہلکے ہلکے یہ دوپٹے نہ زنگی جاتی تھی
جوڑ توڑا ایسے بھلا تمکو کہان آتے تھے — پہنتے گوٹہ نہ باد اے مین مکوا تی تھے

گندمی رنگ کو نیکر نہ کہرا کرتے تھے
دھانے جوڑی سے کبھی دل نہ ہرا کرتی تھے

۱۱۱۵ھ

انگیں چوڑیوں کا تھا نہ طبیعت میں ذرا
سچا جوڑا تجھے جھوٹوں نہ پہنتے دیکھا

رنگ مہندی کا کیسے رنگ نہ خوش آتا تھا
دل چرائے تھے حنا سی صفت و رضا

دست رنگین سی حسینوں کے ملا کرتے تھے
پاؤں پیلا کبھی نہ ہاتھوں کو ملا کرتے تھے

۱۱۱۵ھ

تھا ستارہ نرا گردش میں بت ماہ لقا
چکنے سلے کا کبھی پاؤں نہ جوتا نہ سجا

دل تھا آگاہ نہ رفتار سے چالوں نرا
کھنگر دجھانگل کے صنم بوتے تھے یوں صدا

سنہ سے زندوں کی کبھی نہ کل پڑتی تھے
مردی کب پاؤں کے آہٹ سے اچھل پڑتی تھے

۱۱۱۶ھ

ہوئی جاڑے کی آمد کا ہلا فرسا کیا
گھنا ہونگا نہ اسے غنچہ دہن تنگ قبا

شاخ گل رہتے تھے گودوں ہی کھلائی سے
ہار کانا ہے پہ پڑے رہتے تھے کسدن بسلا

کان بلی کی نہ کلیوں سے بھری رہتے تھے
پھول چنپا کے کب انگیا میں دھرے رہتے تھے

۱۱۱۶ھ

ہے کہا ہولنا گلا تھا نہ سر پہ یار
چوٹے ہاروں سے نہ رہتی تھی سراسر گلزار

جنبر تھے کبھی ہولنے نہ تھا باغ بہار
بدھیاں رہتی تھیں اسطرح گلے کا کب ہار

بیل ہم ڈال کے زلفوں میں کہپا کرتے تھے
عطر مل مل کے یہ فتنے نہ بپا کرتے تھے

۱۱۱۷ھ

آئے مقراض کیسوت نہ زبان تھی طرا
پرزی تھا تیزی تقریر سی کسکا دل زار

تر تیروئی سی تری کٹتے تھے جی سبکی پایا
لب شیریں پہ نہ بات آتی تھے میٹھے زنہار

یوں تکریریوں میں قند کہاں گھولتا تھا
مرغ تقریر کا طوطے نہ صدا بولتا تھا

رفتہ رفتہ یہ ہوئی میری کہے سی باہر
بے اجازت چلے جانی لگی ہر شخص کے گھر
سیر عالم کے ہوسے چشم کو منظور نظر
ہاتھ پردی سے غضب ہے کہ اوٹھایا نہ گیا

۷۰ پاؤن کیا جلد بڑھنے چال سے آگاہ ہوی
راہ پر آنے نہ پائے تھے کہ گمراہ ہوی

کوچہ گردی سی کیے پاؤن کو یون راہ نتھے
آرزو چاندنے مین پہر نیکے اسی ماہ نتھے
یون ترائکی ہوا دے کے ہوا خواہ نتھے
تہا کنارہ تجھے تالاب ہے یہ چاہ نتھے

۷۱ بخت دریا کے تو اسے بحر کرم سوتی تھے
آشنا پاؤن نہ ساحل سے کبھے ہوتی تھے

دزدک آتی تھے نہ صاحب کہین جاتا کیا
نہین تم جھانکتے تھے آنکھ اڑاتا کیا
سایہ سے بھاگتے تھے دل کا لگانا کیا
اف نہ مجھسے کبھے کرتے تھے جدا کیا

۷۲ زلیت کا لطف تہا ہر دم مرا دم بھرتے تھے
جان جان زندہ دلون پر نہ کبھے مرتے تھے

آنکھڑیون پر جو نگہہ پیار سی کوئی کرتا
عین اخلاص مین ہمچشمونسے ہوتی تھی حفا
دیدہ بازی تو نہ منظور نظر تھے اصلا
آنکھہ تم مردم دنیا سے چراتی تھی سدا

۷۳ دیدی عاشق کو قیامت کے نہ دکھلائی تھی
چتونون مین سر محفل نہ غضب ڈہائی تھے

سن کی یہ بات وہ خوش چشم یکا اچنبکر
دیدی بہوتین جسے نظارہ ہو منظور نظر
گہورا گہارکی نہین یان تو فرشتونکو خبر
رکہتا ہے دیدہ و دانستہ بھی تہت مجھپر

۷۴ بدنگہ کونے کہان جاکے کیا کرتا ہے
تو تو ہر دل مجھے آنکھون مین رکہا کرتا ہے

فرق اسطرحکا ہے نہین دیکھا سی کہین
کس مصیبت مین پڑی ہای غضب جان حزین
کب تلک صورت تصویر رہون خانہ نشین
من بہی تو آدمی کی جان ہون حیوان نہین

جی نہ بہلانی کو کس طرح سے باہر جاؤن
۱۷۵ اپنا دم گھونٹ کے اس قید مین کیا مر جاؤن

جانکنی اور کسکی تو بھلا کو سون کیا — ہو چکون مین کہین غارت کہ چکے یہ جھگڑا
آگ لگ جا ہی محبت کو اور اسکا مزا — کہ دیا اچھے بھلے دل کو مصیبت مین پھسا

قدر بیقدر سے کچھ خاک نہ جانے میرے
۱۷۶ مفت کیا ہو گئے برباد جوانے میرے

ایسے باتین کہیے آگے نہ سنی تھین جلشا — طعنہ دی دی کے کلیجے کو ہاتھ سے پکا
ہان بہت دن ہوی اب دل مرے صحبت سے بھرا — ایسے ہر جائی سے اللہ مات نہ کرواے خدا

اچھے صورت جو کسی اور طرف پاتے ہے
۱۷۷ غیر سے ملنے کی تہمت مرے سر آتے ہے

آنکھ مین ڈالکی آنکھ اوسنی جو اسطرح کہا — بولا مین بس مجھی دیدی کی صفائی نہ کہا
مہربان غیر پہ تو ہے تو بھلے اس سے کیا — مین نے بھی ڈھونڈھا ہی اپنے لیے وہ ماہ لقا

دیکھیے انسان جھلک اوسکی تو چکا چوندین آئے
۱۷۸ جلکے مہتاب سے چہرہ ہوا ہے جھٹ جائے

پہر وہ شعلے کی طرح کانپ کی بولا اکبار — مین نہ کہتا تھا کہ ہاتھہ آیا ہی اوسکی کئی بار
ایڑی چوٹی پہ اوسی صدقہ کرون بل نہ لگا — مین پکارا کہ زبان بند کر ای بدکردار

تجھکو کیا کیا نہ جلاوے گا جلایا اوسکا
۱۷۹ کان اب کھول کے سن مجھسے سرایا اوسکا

آب وہ رخ مین ہی اوسکی کہ نہین تاب بیان — تیزی خنجر اوصاف سی قاصر ہے زبان
جلوہ قدرت کا ہی اوس بت کے سراپا سے عیان — دیکھے ہونگی نہ فرشتون نے بھی ایسی نسان

حور منہ اوسکا تکے ششدر و حیران بنکر
ہوش پریونکی اوڑین تخت سلیمان بنکر

۱۸۰

اوسکی قامت پہ قیامت کا گمان ہے نہ خیال
کب قیامت سے بھلا پائی ہے یہ حشر کی چال
سرو و طوبیٰ نہ ہیں جو کوئے کردی نہال
شاخ کیا ایسے ہی طوبیٰ میں ہے جو دل صد شکل

اوسکے رفتار سے یہ بات مگر پائے ہے
حشر طور میں اعجاز مسیحائی ہے

۱۸۱

چال و قہر و غضب ہے کہ زمانی کو چلائے
ہر قدم زلزلہ ملک دل عشاق میں آئے
حشر تک شکل نہ عالم کو قیامت دکھلائی
تھرتھرا تا ہوا سہو بخیال زمین میں چھپ جائے

دم رفتار کمر جب کہ لچک جاتے ہے
پرتو حسن سے اک برق چمک جاتے ہے

۱۸۲

اوسکے زلفوں پہ وہ عالم ہے کہ عالم ہے نہال
سامنی جسکے خزاں مدہ ہے سنبل کے بہار
کیا سنبل نہیں سنبل سے کچھ اصلاح کار
یہ مسلسل وہ پریشان یہ توانا وہ نزار

اسکو شائستہ و طرار سراسر دیکھا
اوسکو محبوبۂ گلزار میں اکثر دیکھا

۱۸۳

ہرن سومری تن پر ہو اگر شکل نہان
ہو دی اوس زلف کی خوبی کا سرموبیان
کبھی زنجیر کا ہوتا ہے طبیعت کو گمان
کبھی کہتا ہوں پریشانی میں شام ہجران

بال بھر بھی نہیں وصف اوسکا ادا ہوتا ہے
موشگافی میں کردن لاکھ تو کیا ہوتا ہے

۱۸۴

جعلسازی یہ ہے شہباز طبیعت طیار
پیچ سے طائر مضمون کوئی گرا ہوں شکار
نہیں اندھیر جو گیسو کو کہوں میں شب تار
اس شب تار میں روشن ہے چراغ رخسار

جلوہ کاکل کا نہیں رخ پہ نظر آتا ہے
کان کی لو کا دھوان نار سے مل کھاتا ہے

۱۸۵

عقدہ اوس زلف کی بندش کا کسی پر کھلا
اسے سودہ میں پریشان بڑی پہرے ہی صبا
گرہ زلف رسا باغ میں ہو جاوی جو وا
نکہت گل کے چمن میں نہ بندھ جاوے ہوا

صحن گلشن مین پریشان جو وہ سنبل ہو جاے
نافۂ مشک ختن غنچۂ ہر گل ہو جاے

۱۸۷

زلف پیچیدہ وہ اسکے ہے کہ خالی کے بنا
جسکے کاٹے کا بھی مان مین نہین منتر واللہ
بگڑی اوس زلف سی سنبل تو بنی خاطر خواہ
بولے زنجیر تو ہو خانۂ زنجیر تباہ

اوسکے ناگن تو وہ کوڑا دم رفتار پرے
بل کری سانپ تو ترسے کے اوسی مار پڑے

۱۸۸

اوسکے بینائی وہ روشن ہے کہ مہر نیگاہ
جسکے سر شام سے ہر زہرہ جبین شام پگاہ
چاند سی ماتھے پہ افشان جو جبین عزت ماہ
چشم افلاک سی گر جائین ستارے واللہ

ماہ یک ہفتہ نہ منہ پر کبھی تابندہ ہو
چودھوین رات کا چاند اوس سے تو شرمندہ ہو

۱۸۹

تیغ ابرو کو اگر چرخ پہ وہ ماہ چڑہائی
چشم مریخ سے شمشیر ہلالے گر جای
روبرو اوسکے کہے قوس فلک سر نہ اوٹھے
دلین کشکر مہ نو چرخ کہن سینای

خالی آما ہے نظر حسن سے پہلو میرا
جون کی تشبیہ کی قابل نہین ابرو میرا

۱۹۰

وہ سمو دیکھو جو کری لیس تو سمجھے یہ جہان
بھاگے کوشی مین نہان ہو نیکو چلا کی کمان
دون کمانون سے چلین تیر تو تڑپین انسان
مرغ ناوک زدہ ہر تن مین نہی طائر جان

رشک اون پلکون کا معشوقون کو تو وہ پڑ جاے
دل کمان ابرون کا تیر مژہ سے چھد جای

۱۹۱

آنکھ اوسکے وہ نہایت ہے جو گلشن مین اوٹھاے
حشر تک نرگس بیمار نہ صحت کہے پاے
بنکے ہمیغر جو بادام کہے آنکھ ملائی
پوست اندام کا بس چشم زدن مین کھنچ جاے

صید گاہ اوسکے اگر دشت ختن ہو جاے
نشہ آنکھون کا غزالون کی ہرن ہو جاے

۱۹۱

چشم تو نمین وہ قیامت کی شرارت ہی بہرے
جسکے دفتر مین ہے خوش چشمون کا چہرہ لکھا
ہے مگر چشمون مین تیلی کی غضب جلوہ گری
مچھلے پانی مین ہی یا بند ہی شیشہ مین پری

اوسمین سرمہ جو لگے اور بنے لاثانی ہو
کیا پری ہے وہ نگہہ جو سلیمانی ہو

۱۹۲

چشم مین ہے وہ کہانی کہ ہوا سبکو بتای
کری سرمہ جو لگاوٹ تو وہ آنکھین کہلائے
عین نادانی ہی مردم کوئی گر جان کیا
بستے بس جای مگر ہاتھہ وہ بادام نہ آئے

ایک سختی مین ہنین نرگس بیمار آنکھین
کوئی دیکھین اوس سے جو کرے چار آنکھین

۱۹۳

بیچ مین آنکھونکی اسطرح ہے بینے کا گذر
جیسے اک مست کی ہون بیلو و بین دو ساغر
اس بیانسے ہوئے سیری نے طبیعت کی مگر
دور بینے کی سبب مجھکو یہ آتا ہے نظر

ناک کے پاس ہوین سرخ نہین نورانے ہین
شاخ بلور مین تو ارکے پھل آئے ہین

۱۹۴

رنگ رخ ہے وہ طلائی کہ نہین جسکا نظیر
ہے بجا خاک عناصر کو جو کہیے اکسیر
جلوہ اوس شوخ کے رنگت کا قیامت ہے پھر
پھوٹے ضو مہر کے جسکو نہ قمر کے تنویر

رنگ رخسار کا شعلہ جو بھڑک جاتا ہے
آتش حسن مین کندن سا دہک جاتا ہے

۱۹۵

چہرہ ایسا ہے درخشان کہ پڑی جسکے نظر
آگے آنکھونکے چکاچوند رہے آنکھہ پھر
اوسکے رخسار و لبونے جو کہا شمس و قمر
چاند سورج کو حسینون نے چڑہایا سر پر

رخ کے تشبیہ سی کس کو یہ پیاری نہوئی
مہر و مہ چرخ کی کب آنکھ کے تاری نہوئے

۱۹۶

اوسکے عارض مین وہ رنگین کہ جسے ہو گلزار
دل ہے جسکے تصور سے سدا باغ و بہار
عارض حسن پہ نازان ہی عشت گل ہر بار
دیکھے ان لبونکو بلبل تو ہو آنکھون مین خار

رزی گل ہے یہ نہین نیزہ و رخساری ہین
ایک رخ کیا عجل اوس سی تو رخ ساری ہین

۱۹۷
لب ہین اوس گل کی وہ نازک کہ نہین جسکا بیان
رنگ اپنا ہے نزاکت سی ہی جنکہ گران
بوسہ لی لینے کا عاشق جو کری ہم گمان
نازکی سے وہین رنگ گل سوسن ہو عیان
نگہ گرم کبود اور سوا کرتے ہے
کالا منہ مسی سی اوس لب کی بلا کرتی ہے

۱۹۸
دہن تنگ کی کس منہ سی کری کچھ انشا
یہ وہ عقدہ ہے کہ مضمون کی نہ بندش سے کھلا
یا زبان لال ہی غنچہ کی روش منہ مین سدا
فرط حیرت سے نہین بات دہن مین گویا
اوڑ کے مضمون یہ مری ام مین پر آیا ہے
جال مین جسنے عنقا کو لے پھڑکایا ہے

۱۹۹
لب ہین وہ لعل کہ یاقوت کے ٹھہرے نظر
کہای غیر سے عیقق سینے خون جگر
جان لب جو ہے ہوا لب کے جھلک سے دیگر
زرد دیکھرا ج کے مانند ہو چہرہ مکسر
اوسکے باتون مین جو اعجاز مسیحائی ہے
لعل کے طرح لب سرخ مین جان آئی ہے

۲۰۰
لب وہ شیرین ہین کہ ہی کرکری جنسی بوزات
باتین مصری وہ ڈلیان کہ ہین سینے ذرات
آگے اون ہونٹون کی نکلی لب شیرین سے نبات
بوسے دو دی وہ شکر ریز تو مطلب ہو جاے
منہ مرا قند مکرر سے لبالب ہو جاے

۲۰۱
اوسکے سلک دندانسے جو انکہہ لڑی
جب پڑی فکر تو ثابت ہوئی موتی کی لڑی
کیسے موتیکی لڑی اوسپہ نثار ہو نہ پڑے
ہے شرارت جو بڑی اوسپہ تو سیارے ہین
ہین جو سیاری تو انکہون کی مری تارے ہین

۲۰۲
کام کرتی نہین دانتون کی صفائی پہ نگاہ
دست صانع نے عجب موتی پروئی ہین واہ

سنبلے گر پڑتی ہے جب ہنستا ہے وہ عنبر سا
ایسے الماس تراشی نہین دیکھے والله

ہوئی ہیری کی کنے جس سے مجل تیزی مین
موتی اون دانتون سی جھوٹھا ہو گہریزی مین

۲۰۳
اوسکی دانتون کی صفائی یہ ہو غلطان گہر
ٹوٹے گردون سی ستارہ جو پڑے اونپہ نظر

دیکھہ لے آب تو پہر تاب نہ لاوے دم بھر
مشتری دیکھے تو مر جاوی وہ پہر اکبار

ٹکڑیان اون دانتون سے الماس کا دل ہووے
بیدیا ہوئے کوئے موتے جو مقابل ہووے

۲۰۴
کیا ہوا اوس چاہ زنخدان کے لطافت کا بیان
جسمن حسن صنم مین یہ مگر ہی وہ کنوان

باؤلی ہو رہے ہی اپنے طبیعت تو یہان
پانے بہرتے ہین جہان یوسف گلزار جہان

کیا طراوت ذقن مشک وہ ماہ مین ہے
ڈانوا ڈول اپنا دل زار سدا چاہ مین ہے

۲۰۵
اوسکی گردن ہے کہ اک نور ہے سانچی مین ڈلا
جسنے دیکھا وہ گلا آپ سے باہر ہو چلا

آبدار ایسے جو مملو نظر آیا وہ گلا
رشک کی برف سے کیا جسم صراحی کا گلا

سوی میخانہ گلو اوسکا اگر منہ موڑے
ہو کے ہر مست مجل شیشے کی گردن توڑے

۲۰۶
رتبہ شانو نکا بڑا جاتے ہین حسن پرست
واسطے جام کہون انکو تو مضمون ہے یہ پست

اس سے بہتر کوئی پہلو نہین ملتا سر دست
تن کی کرسی پہ عصب پائے ہی موڈھون کی نشست

سچ اگر پوچھو تو وہ ساعد سیمی جانین ہین
کشور حسن مین شانو نکی بڑی شانین ہین

۲۰۷
اوسکے بازو ہین مگر موجۂ دریای صفا
مچھلیان جنکی صباحت پہ تڑپتے ہین سدا

شمع ساعد کو کہون مین نہین اندہیرا ایسا
بیخ مہر سے روشن وہ کلائی ہے سوا

ایڑی دیکھون مین عجائب ہین مرغان بہشت
اوسکے پہنچے کو نہ روی مہ تابان پہونچے

۵۲۰

پنجہ دست وہ گلدستہ ہی دل جس سے ہوا
دست بستہ ہے اسد جسکے تصور مین حنا

اونگلیان توڑکے رکھدی ہین موج دریا
پنجہ مرجانکا جو ہو دست نگارین سے کرا

پیکے گل کو ہوا اوس ہاتھہ سے حبسدم ارجائے
تڑپے رضار پہ صرصر کا طمانچہ پڑجائے

۵۲۹

اوسکے ہاتھو نکو نہ پہونچی مہ کامل حاشا
بید بیضا سے مقابل ہو ہتیلی کی ضیا

اونگلیان ایسی کہ معشوقون مین انگشت نما
ناخن اسطرح کے ہر دلکی گرہ جس سے ہوا

سامنے اوسکے جو شرماکے نہ سر نہوڑائے
سب کہین عقل کے ناخن مہ نو لے دوڑے

۵۲۸

سینہ وہ سینہ کہ دیکھی نہ پڑے جا بیشر
اسکے سینے نہین دیکھین مین کسنے سن بھر

اوبھری ابھری ہین وہ پستانین غضب خوبی پر
سر اوٹھایا ہے مگر حسن صفائے نے کمر

قد دلستان نی نے تجھے دکھلائی ہین
سنجد طوبے نے دو بیر کے پھل پائی ہین

۵۲۷

نخل قامت مین دلستانکی نہین کیا
دیکھہ لی سیب تو آی نہ اسے سیب بلا

فربہی ہو نہ بے کو کبھے غم سی حاشا
دانت نارنگی کی کھٹے رہین غیر سے سدا

پھول سی سینی یہ کب ہین سرپستان پیدا
ہوی گلشنمین انار دلنشی پستان پیدا

۵۲۶

بحر تن مین نہین پستانکی لطافت کا جواب
کیون نہ مچھلے کیطرح طبع رواں موج حباب

فکر مین ڈوبکی مضمون یہ ملا ہے نایاب
ایک جا حسن کے دریا مین مگر دو ہین حباب

اور بات اس سے نہین رہ کی کہے جاتی ہے
اوسکے پستان پہ یہ پھبتی مری کیا جاتی ہے

۲۱۳
شکم صاف کی اوصاف بیان کیجیے کیا
پرتوِ لباس کا یا چاند کا کیسے ٹکڑا
سو بپوشت عیان ہے سبب جوشِ صفا
خانۂ تن مین ہے یہ آئینہ اعجاز نما

نہین سیلی کا نشان سانپ سا لہراتا ہے
عکس چوٹی کا شکم مین یہ نظر آتا ہے

۲۱۴
کمرِ یار کو سب بال سی دیتے ہین مثال
طبعِ نازک کو ہماری تو یہ مضمون ہے محال
دیدۂ فکر مین ہے اوسکے کمر آدھا بال
موشگافی کے سبب کھینچیے ان بال کی کھال

ناف اس بال مین حکمت سی نہین خالی ہے
دستِ صانع نے گرہ بہر نشان ڈالی ہے

۲۱۵
کمر اور کو لونگا عالم ہے کہ عالم ہو فدا
نازکے چال سے ہوتی ہی قیامت برپا
آگے ہے شرم کی جا فکر ہے یا بندِ حیا
صدفِ بحرِ لطافت کا کہون حال مین کیا

سخنِ مرہین منہ سے نکالا جاتا
دُرِ نا سفتہ مین ڈورا نہین ڈالا جاتا

۲۱۶
پہونچے زانو کی صفا کو نہ پری کا رخسار
پہلے دل ہاتھ سے گر جوہ یہ دیکھی اسکے
سکے پا جامہ جو اون الونسے وقتِ فشار
زانو پٹیا کرے حسرت سی سلد عاشقِ زار

مثلِ مہتاب لگی منہ پہ ہوا نے چھٹنے
وہ جہاں لیوی جورا مین تو لگے دم گھٹنے

۲۱۷
ساق پانے تو عجب نور کا پایا ہی ظہور
دیکھیے مہتاب تو منہ فق ہو رنگ کا فور
نور کا جوش ہے یکدست صباحت کا وفور
چمنِ حسن مین کیا پھولی ہی شاخِ بلور

شب کو وہ پنڈلیان گر جامہ سے باہر ہو جائین
شمعین فانوسون مین خاموش سراسر ہو جائین

۲۱۸
پاؤن اوس شوخ کی کرتے ہین قیامت برپا
کوئے پامال ہے پستی ہے کوئی شکل حنا
آئینہ وہ کفِ پا ہے کہ ہر بھر لقا
اوسکے تلوے کو نہ یہ نیچی تری چھوڑے کی صفا

۲۱۹ اونگلیان دیکھہ لی تو اوسکے تو غم سانھہ سے لگے
ناخن یاسی خراش جگر سے ہاتھہ سے لگے

۲۲۰ غرق ہی حسن کے دریا مین سراپا وہ نگار
کسطرح دل نہو ایسے در یکتا پہ نثار
اچھے صورت پہ غرور اوسکو نہین ہے زنہار
ہے وفا پیشہ جفا سے نہین ہرگز سروکار

۲۲۱ نور کے شکل پہ ہی مہر و محبت بھی ہے
یہ تکلف ہی کہ صورت بھی ہی سیرت بھی ہے

۲۲۲ زلف اوسکے جو کری پیچ بنا و سی درسے
ہو پریشانی دل سے سنجے آشفتہ سرے
بکھرے بالونکو ہلا دیوی جو وہ شوخ پرے
تیری گیسو کی ملی خاک مین سب جلوہ گری

۲۲۳ چھٹ کے دل شوخ سی غمزی کو سراسر ہوئے
بلکہ مجموعہ عناصر کا ہے ابتر ہوئے

۲۲۴ نظر آجای جو اوس ماہ جبین کا ماتھا
ورد سر ہو تجھے کس شوخ سے ای ماہ لقا
بوسی لون اوسکے جبین کے کبھی جو نوکف پا
تو ساجت سی قدم پر مری وی سر کو جھکا

۲۲۵ پاؤن خنجر کو مرا اور تری پیشانی ہے
جو مین کہتا ہون وہ اکدن تری پیش آنی ہے

۲۲۶ اون بھوون سے جو لڑی آنکھہ لوجی ہو بیکل
کشور دل مین مچے چار طرف اک ہل چل
تیغ ابرو کی نظار یکا ملی تجھکو یہ پھل
سید ہا ہو دم مین بغلجای یہ سارا کس بل

۲۲۷ نوک مژگان پہ کری غور تو تو رجل جا مین
ایک دلیر تری سو شوخ سے خنجر چل جا مین

۲۲۸ آنکھہ سے اوسکی جو ملجای تری آنکھہ ذرا
شرم سے مردم بینا پہ کری چشم نہ وا
شوخیان اوسکی نگہ کی جو کرین حشر بپا
دید بازی تری نظرون مین ہو یہہ عین خطا

نرہے نام کو یہ قہر و ستم آنکھون مین
چشم کی رشک سی آئی تر ادم آنکھون مین

آگئی اوس بینی کی خود بینی نرگسِ ہو بیکار
اک نظر دیکھے جو وہ چاندسی دونون رخسار

دیکھکر ناک کو تو کان مروڑی ہزبار
چھوٹین مہتابیان آ رشک مرصع ہزار

گوری گا لونیہ نہ خورشید کا انداز رہے
عارضی حسن پہ وزانہ تجھے ناز رہے

۲۲۵

لب نازک سی جو ہو اوسکے دو چار اے دلبر
دہن تنگ کا نظارہ دکھائے یہ اثر

رنگ سے ہونٹھہ چبایا کری تو آٹھہ پہر
زلیت سی تنگ ہو تو جین ہو عفقا کمر

رنگ اک بات مین ہونٹون کا روان سب جائے
لب می گون کا تری جام لبالب ہو جائے

۲۲۶

اوسکے دانتونکے صفائی یہ کری جسم جو
ڈھار مین تو مار کی رویا کری غیرت سی سدا

میٹھے باتین جو کری وہ لب شیرین سی ادا
ایسا کڑوا ہو کہ بھولی تجھے دنیا کا مزا

چپکی لگ جای تحیر سے نہ پھر لب وا ہو
اپنے شیرینیے گفتار سی دل کھٹا ہو

۲۲۷

میٹھے باتون مین ہے اوسکے مزہ آب حیات
جنکا مشتاق ہے یوسف مصری و رات

اوسکے شیرینیے گفتار کے شہد کو مات
قند باتون مین وہ گھولی بھی کہان آنی ہات

زندگی تلخ ہو شیرینیے سخن کی کھو جائے
شربت زلیت تجھے زہر ہلاہل ہو جای

۲۲۸

نام وہ پوچھے تو ہو شرم سی جہر آب آب
ای صنم نام کو نکلے نہ تری منہ سے جواب

گھر کو وہ پوچھے تو ششدر رہو تو فانی خانہ خراب
اس حماقت پہ وہ ہو ماری ہنسی کی میناب

سر بلا کہیے تب مجھسے یہ وہ غیرت ماہ
واہ کیا آپ کا معشوق ہے سبحان اللہ

۲۲۹

رخنہ چشمک وہ کری چشم دنین سو بار
نعلین بوجا کی کرا کہنہ اوس موتھے چا

باتین سو ڈھال سے تجھپر کہے وہ شمع عذار
گر سیان ہون بڑی تقدیر سے آگی فی النار

جل کے شاید جو کوئی بات کہے مشکل مین
وہ شرر ریزیون سی آگ لگا دی دل مین

۲۳۰

غرق ہو بحر ندامت مین ہیر بولا جاے
چھینٹی دی ایسے وہ تجھکو کہ لیسنا آجاے
بولی زوہ عنیان اس ڈھب کے کہ دل شرما جاے
پھینکے ایسے وہ کہ گرم کہ تجھیر جا جاے

دل کڑا کر کے نہ ان باتون پہ جب تو سکے
کیسے آوازہ زر قلب وہ دیکھے کیسکے

۲۳۱

متبسم ہو کہے خار وہ تجھکو دیوے
طمطمہ مار کے گہ ہوش تری کھو دیوے
گالے تو ایک اوسی دیوے تو وہ دو دیوے
ایسا ایسا وہ ہنسے تجھسے کہ تو رو دیوے

بگڑی تو اوس سی جگت مین تو بنائی تجھکو
ٹھیکیو نہین وہ سر دست اوڑائی تجھکو

۲۳۲

دیکھے چاہ ذقن اوسکا تو یہ ہو حال تباہ
ہو ندامت سے کنوین مین تجھے گرنکی چاہ
اوسکے گردن کی صفائی پہ جو پڑ جاے نگاہ
گھٹکے دم آی گلے مین ترا ای عزت ماہ

ہوئی سہدست نہ بیہات کہے تو اوسکے
ہاتھہ ہوا یا کرین ساعد و بازو اوسکے

۲۳۳

شانہ مین دین اوسکی سراپا تری شانہ کو گھٹا
گشت اکبار کرے گشت نکبر کو دتا
بھوٹی جیب تختی سلی وسکی تری قسمت کا لکھا
دیکھے پستانکو تو سینہ نہ اوبھارے اصلا

اپنے نارنگیون کی حسن سی کٹا دل ہو
اون انارون سی تو رنجون کا اثر حاصل ہو

۲۳۴

اوسکے محرم سے ہو محرم تو عجب ہوئی بہار
گہاٹکے باڑہ سے ہو سینہ خاطر افگار
پان بنگلیکی کٹوریکا نظر آی جو یار
پھٹ پڑی تجھپہ غم و رنج و الم کے دیوار

صف مژگان کی رخ انگیا کے کرن سی جا جا
دیکھے چڑیا تو ترے ہاتھہ کے توتی اور جا جا

۲۳۵ شکم صاف پہ گر دیکھلی کرتی کی پہبن — جھلسا زی مین تری رخنہ پڑی ہای پہن
ناف اوس شوخ کی بنجای ترا قفل دہن — پیٹ کی آسکے بجز کولی لپیٹ آی تہ بن

آنکھہ اوس موی کمر سے جو کبھی لڑ جاے
طائر دل پہ میان بال کا پہندا پڑ جای

۲۳۶ اس سی آگی کسی عضا پہ اگر جای خیال — آتش رعب صنم تجھکو جلادے فی الحال
دل و انا دم رفتار کری گر کوئے چال — آسیا رانو نکی جیسے تجھے گندم کی مثال

گر تصور مین کچھہ اوس عزت مہتاب کا دیکھہ
صدف صاف مین جلوہ در نایاب کا دیکھہ

۲۳۷ پنڈلیان اوسکی جو تو دیکھے تو یہ رشک ہویا — زانو غم سے کہے سر اوٹھائے زنہار
بیٹھے تو اوسکے بچھونے پہ جو با عزو وقار — پاؤن دبوای نہ وہ تجھسے کبھی از رہ عار

سر قدم پر ہے جھکالے تو نہ مانے تجھکو
اپنے تلوی سے برابر وہ بنانے تجھکو

۲۳۸ اوس سی مانوس ہو مین مجھسے اوسی الفت ہے — رنج کا ذکر نہین مشغلہ راحت ہے
ذائقہ وصل کا بوسو نکی کیہے لذت ہے — قہقہے اور مٹتے ہین کیا لطف کیا صحبت ہے

لب بلب رہتی ہین باہم نہین منہ موڑتے ہین
جشن رہتی ہین شب و روز مزی اوڑتے ہین

۲۳۹ اسمے کم سن ہی وہ ہر بات سی آگاہ نہین — وضع دار یکا طریقہ کوئی دلخواہ نہین
حسن کا شیفتہ وہ رشک وہ ماہ نہین — میری یوسف کو بناوٹ کی ضرورت چاہ نہین

مسی کاجل سے طبیعت اسے گہراتی ہے
سادگی چہرہ روشن کے غضب ڈہاتی ہے

۲۴۰ بال اوسکے ہین تو ریوا نہین اوسکو سر مو — چوٹے موباف ہے برہم ہے سراسر مکیسو
مانگ کج رہتی ہے شانی سے کشیدہ گیسو — عار سی رکہتا ہے آئینے سی وہ آئینہ رو

تیری صورت کوئی کب شکل کا دم بھرتا ہے
اپنے چہرے کی طرف رخ وہ نہین کرتا ہے

۲۳۱
بگڑ رہتا ہے بناوٹسے وہ نادان نہین
حسن ذاتی ہے خود آرائی کا ارمان نہین
مسکے انگیا کا خیال اوسکو کسے آن نہین
جاک کرتے کا گریبان ہے، تو کچھ دہیان نہین

عطر ملتا ہے نہ پوشاک نئے بھاتی ہے
میلے کپڑون سہی سدا لوی عروس آتے ہے

۲۳۲
یان سہی اب جاؤن تو مین راہ پہ لاؤن اوسکو
زیب و زینت کا سب انداز بتاؤن اوسکو
وضع داری کی وہ تصویر دکھاؤن اوسکو
عاشق زار بناونگا بناؤن اوسکو

اسقدر مد نظر حسن کے آرایش ہو
مجھسے ہر روز نئے چیز کے فرمایش ہو

۲۳۳
جب بہت مین اوسی زیبائی پہ مائل پاؤن
تجھکو پہر آگی بھانی سی وہان لیجاؤن
قسمین دون سنگ کی منت سی وسی سمجھاؤن
آگی اوس شوخ کے لیجا کی تجھے بٹھلاؤن

جو نہو چیز مہیا وہ اوسے آن کرون
بگڑے تو اوسکے بناونگا مین سامان کرون

۲۳۴
اوسکو نہلا کے وہین جلد بسا اور بال سکھا
تیل نفون مین وہ ڈالون کہ ترا دم ہو ہوا
شانہ اون گیسو عنبین کرکی بصد حسن و صفا
چوٹی وہ کھینچکے پہر گوندہون کہ تو ہو دیکھا

ڈالون وہ نقرہ موباف کہ تو بل کہا جاے
سر بسر رنگ طلائے یہ سپیدی جا جاے

۲۳۵
پہر جنون ماتھے پہ اسطرحکی افشان بکھیر
چھٹکے جی تیرا ستارون کی طرح تنگ و قمر
کاجل اوس چشم کو ہو جگمگی منظور نظر
سرمے کی طرح ترا لیکے ہو دل خاک بسر

سے ملوا کی دہوین تیری اوڑاؤن دم مین
عمر بہر روی لہو سرخی پان کی غم مین

۱۴۶ مانگ لی موتیونکی مانگ تری رنگی صفا
سر کے تعویذ کا تو نقش ہے دل پہ سدا

بالیان اوسکے کرین حلقہ صفت قد کو دوتا
جھالی برسائین تری آنکھونسے مژگان شکوا

زلف کی جھونک پریشانی کا سامان کردی
آئینہ کھول کی تجھے حیران کردے

۱۴۷ دست و پا اوسکے بھبھوکا وہ کرون ملکی حنا
گر سیان شبکی کرین آتش گل کو ٹھنڈا

تیری مہندی کا مے رنگ نہ اوسجا اصلا
ہاتھ بغلو نمین جیسا لیوی بصد شرم و حیا

جسم پامال ہو نقش کف پا کی صورت
رنگ چہرہ کا اوڑی وزد حنا کے صورت

۱۴۸ چوڑیون کا اوسی وہ تنگ پہناؤن جوڑا
بند ڈھیلا تری ہر عضو کا ہو ماپتا

سر نہ پہرا وٹھہ سکے تو لاکہ کری دنکو کرا
باکنین خاک مین ملجای کری چشم نوا

ہوئی محتاج قدم وہان سی اوٹھانی کی لیے
آدمی چاہیے ہو راہ بتانے کے لیے

۱۴۹ بہاری انگیا اوسی وہ ٹھیک بنا ؤن ہی یار
ہو سبک سیری نظر مین تری تیتکا اوہنا

طعن کرکی تری جانب وہ کہے سو سو بار
پردہ کر لو مجھے نامحرمون سے ہی انکار

شرم کی ہے یہ جگہ اسنے نہ نے پروا ہو
وان پہناؤ نہ مجھے انگیا نہ جہان چرغا ہو

۱۵۰ گاج کی کرتے پہناؤن اوسی مین وہ زرتار
نو کین ہون جسکی کرن کی تری سینی پار

چٹکیان چٹکیان لین جسم و جگر مین آبا
پای خاطر مین پیہے گو کہروا وسکا ہزار

بھر کی آنکھ اوسکے طرف دیکھے نہ تو کوٹالی
گوٹ کی لہر مگر بحر الم مین ڈالے

۱۵۱ کامدانی کا دوپٹہ وہ اوڑہاؤن بہاری
مرغ زرین فلک مین نہو یہ طیاری

موتی اور چینونکی بیل ملکی ہو ساری
آنچل اسطرح حکی بہاری ہون کہ تو ہو عاری

گر گری شیخی ہو سب تار دری مین جھڑ جائین
گو گھر و خار دی چہریان تری دل پر پڑ جائین

۲۵۲

لے وہ اوس اجلس گلنار کا جامہ پہن
جسکے گلبان ترا دل بند کرین غنچہ دہن
چست نیفی کی نظر آئی جو کو پنہ پہین
مار غم تیری کمر توڑے ای سیم بدن

پانچے ایسے ہون بہاری جو وہ ہاتھ مین آ جائے
مین کہون بوجہ سہی لچکے کی نہ ٹہہرا چرہ جائے

۲۵۳

پشت ماہی کا پنہاؤن اوسی پہر و جوڑا
ہو وہ طیاری کہ بہارے رہی دل صبح و مسا
ٹوٹے تو خاکپہ مچھلے کی طرح غسے سدا
ماند چمکی سے ستارہ ہو تری طالع کا

کر دی رفتار سے پامال وہ مہر و تجکو
جہانچ مین لائین صدا بولکی گہنگر و تجکو

۲۵۴

گہنا پہولو کا جنگیر و نمین و ہمرا مو طیار
بدہیان و یکی غم ہوی گلیکا تری ہار
پہنے ہنس ہنس کے مری ہاتہ سی وہ گلرخسار
بہولی ای غنچہ دہن منہ ترا دیکہون مین بیمار

خار کہا کہا کی طبیعت کا یہ نقشا ہو جای
مین کرون بات تو تو جہاڑ کا کانٹا ہو جائے

۲۵۵

سرخ جوڑی مین پہر اوس گلکی بلون عطر
باندہ تو غم سے ملے رنگ ہو جہر کا ہوا
عطر سے کار کے خاک بسر بخت کو سدا
کر دی مجموعہ پریشانے خاطر کو سوا

تنگ کیا کیا ترا دل شیشۂ افلاک مین ہو
فتنہ انگیزون سے عطر کا دماک مین ہو

۲۵۶

شام کی وقت دکہاؤن تجہی اک تازہ بہار
فرش تختون کا بچھے صحن چمن مین کہلکر
چاندنی برد سے جو گرد کہنچے ای نگار
اک بلنگ ایسا لگی اوسپہ کہ دل ہوئی نثار

نقرۂ پاؤن سے سیماب کا دل آب رہے
اوسکے چادر سے کتان چادر مہتاب رہے

۲۲۴
تکیے ایسے ہون سبک اوسپہ کہ سر مونگران — ہوئی عاشق کو تو معشوق کی انو کا گمان
چاند گل تکیونپہ ای شنگ قمر ہو قربان — پائنتے ایک دولائی ہو دہرے نوراف لان

باغبان اوس گل رعنا کو شگفتہ پاکے
اوٹ پھولون کی رکھے دونون طرف لالا کی

۲۲۵
تخت کی کونونپہ مرزگین لگی ہوین چار — دل جلے جسمین ترا شمع کے بدلی ای یار
ٹھنڈی ٹھنڈی ہو ہوا سانسے بچتا ہو ستار — میری پہلو سے لگا بیٹھا ہووہ مہ رخسار

چاندنی رات مین چہل پل ست کلفام کرے
جگمگاہٹ پہ نہ کیڑون کے نگہ کام کرے

۲۲۶
گرگڑی چاندی کی ہووہ گل ترمنہ سی لگائے — حسن محفل ترا دم گھونگی ہو تھمو پیرائے
گرے درد جگر جانکے دہو مین تین اوڑائے — بیچ وان کوئی نہ تیرا چلے حلکر رہ جائے

ہو قرینہ نہ کوئی پاؤن کے ٹھہرانے کا
چلکے تو قصد کرے گھر کے سٹک جانے کا

۲۲۷
دوڑ کر یک صبا دی جو ہوا کو سنکار — آئین کیا دونو نطرف نیند کی آنکھونمین خمار
جھوکی مین کہاؤن می عیش سی ہو کر شار — لیکے انگڑائیان مجھپر وہ گری سو سو بار

وصل کی شوق مین پھر لیٹنے کا چیر چاہو
رشک سی حال ترا اوسگھڑی پتلا کیا ہو

۲۲۸
گھر کے تو جانیکا اوسدم جو کرے قصد صنم — یعنے منگو دو سوارے مرا گستاہے دم
از رہ طعن وہ تجھسے کہے ای کشتۂ غم — آج رہ جاؤ امانت کے تہین سر کی قسم

گھر کہان جاؤگی اب رات کو سودائے ہو
سور ہو تخت پہ گر نیند بہت آئے ہو

۲۲۹
سنکے اس طنز کو تو خجسے کہے ہو کی خفا — خوب بان آپنے لاکر مرا دل شاد کیا
انسے کہدو کہ زبان بند رکہین بہر خدا — مجھکو یہ رمز و کنایہ نہین بھاتا اصلا

لطف یہ ہے کہ ملاقات کا پردہ رہ جائے
کچھ مری منہ سے نکل جائی تو پھر کیا رہ جائے

۲۶۳
قہقہہ مار کے تب یون کہی وہ گل اندام
اپنے عاشق سے کہو اور کسی کیا کام
مجھسے کر سکتا ہے بیہودہ بھلا کوئی کلام
بس چلو چپ رہو ہوتی ہے مری نیند حرام

نام اس گھر کا محلے مین نہ بدنام کرو
لڑ چکے جاؤ خدا کے لیے آرام کرو

۲۶۴
سنکے اسباکو ہو جائے تو اوسدم جا چار
حسن کے رعب سے کچھ کر نسکے پھر تکرار
چارپائے کو ٹے نیچے ہو جو دالا غین یار
منہ لپیٹ اپنا وہان پڑ رہے تو با دل زار

قہقہے سنکے مرے نالہ و فریاد کرے
گذرے رات ایسے کو دن اپنے بہت یاد کرے

۲۶۵
خواب یہ دیکھکے آئے نہ تجھے نیند ذرا
کروٹین لی لیکے دل سے یہ کہے تو اسجا
ایک وہ دن تھے کہ تنہا پیر احد سی ہوا
ایک یہ شب ہے کہ اصلا نہین میرے پروا

وان وہ ہنستے ہین گلی ملتی ہین خوش ہوتی ہین
ہم یہان اپنے نصیبونکو پڑے روتی ہین

۲۶۶
مین ادہر لوٹون مزی اوسکے بیخود جھطر
تو ادہر غم سے تڑپتا رہے با دیدہ تر
دیکھکر گرنے سمجھے جسم و جگر
اشک رنگ لاتے تجھے انگار و پنر

رات بھر تک تو دل گردش افلاک کرے
صبح کے ساتھ گریبان کو تو چاک کرے

۲۶۷
سنکے اس قصۂ جانسوز کو آیا نہ قرار
اشک آنکھون سی بہانے لگا آخر کار
ایسا رویا کہ لگین ہچکیان بیحد و شمار
جلد سینے اوسے چھاتے سے لگایا اکبار

رویا کو بن سے مگر داغ نہ چھوٹے دل کے
اوسکے اشکون سے یہ بیلی مری پھوٹی دل کے

۲۶۸
رو چکا کھول کی دل خوب ہو جب وہ مذہال
کھل گیا حال کہ تو جاہل و نادان ہے کمال

پوچھکر اشک کہا مینے بصد حزن و ملال
اتنے سے بات مین آنسو نکل آئے فی الحال

ہم نہ کہتے تھے کہ پچھتائیگا جے کھوئے گا
اب تو ہنستا ہے کوئے دن کو بہت روئی گا

۲۶۹
ترس آیا تری رونے پہ مجھے اسدم یار
ورنہ سمجھاتا اگر سارا زمانہ یکبار

دوڑکر چھاتی سی لپٹا لیا ہو کر نا چار
تجھسے ملتا نکبھے مین کیے جاتا انکار

کہین اس صلح سی دل صاف بھلا ہوتا ہے
زنگ آئینہ کا کب سے جدا ہوتا ہے

۲۷۰
ہنس پڑا روتی مین وہ کہنے لگا ہو کر شاد
غم کے ہاتھ سے نہ مچھیر ہوئی کیا بیداد

باتین بس بس نہ بناؤ وہ بگڑنا کر و یاد
پھوٹے منہ سے نہ کسی دن مری پوچھی روداد

بے سبب آج بے تشریف نہ لائین آپ
دل جلانے کے رولانے کے لیے آئی تھے

۲۷۱
الفت آمیز سخن سنکے یہ تب مینے کہا
سارا دن کٹ گیا باتون مین نہ کچھ ہان نہ ہا

جو چلا جاتا ہون تم کس لیے ہوتے ہو خفا
ہوگے تشویش مری سمت سے اوسکو کیا کیا

غم مری دیر لگانے کا بڑا ہوئے گا
دل کو تھامے ہوئے دروازہ کھڑا ہوئے گا

۲۷۲
کہتا ہوگا کہ اٹھے ہوئی کیا آج بلا
صبح سے شام تلک مہربان نہ آیا یار

اشک آنکھون مین بھری ہوئین گی اور پیچ جا
آدمے ڈھونڈنے بھیجکو گئی ہونگی ہر جا

خاک کیا کیا مری فرقت مین نہ چھانے ہوگے
حاضر سے حضرت عباس کے مانے ہوگے

۲۷۳
قصہ یہ ہجر کی مین اسنی جو گبرا کے چلا
جلد ہاتھ اوسنے بڑھا کر مرا دامن پکڑا

ڈالکے سر کو گریبان مین بصد ناز و ادا
چپ ہوا ایسا کہ منہ مین نہ زبان تھی گویا

جھٹکے دامن کو لگا دینے جو وہ شرما کے
رنج و غم دور ہوا پاس مین بیٹھا جا کے

۲۷۴ جب رہی دیر تلک اسطرح کی صحبت باہم
سر اوٹھا کر یہ کہا اوسنی بصد لطف و کرم
اب کہین حشر ملک جانے نہ دونگی تجھی تم
لینگے اوس کافر بیرحم سے ملنے کی قسم

مسنہ نہ پھر دیکھین جو تو شکل دکھای اوسکو
ہم جلے جیسے خدا ایسا جلائے اوسکو

۲۷۵ تب کہا مینے بنا دونگا بگڑکر اکبار
بیٹھنا پیچھی کی برائی نہین اچھے ای یار
مجھسے رکھہ کام تجھے اوس سے بھلا کیا ترکا
ایسے فقرون مین اب آنیکا نہین مین نہار

بنکے نادان قسم ترک محبت کہا ؤن
تو لی غیرون سے مین دونون طرفسے جاؤن

۲۷۶ ہان اب تمھاری خلاص کی صورت ہوگی
مین قسم کہاؤن بڑی چیز اوٹھالے تو بے
لینے غیرون سی ملاقات کرون گر مین کبھے
ایک ہفتی مین سزا دیوی خدای احد ے

اسپہ راضی ہو تو قرآن اوٹھا لاؤن مین
رکھہ تو ای مصحف رو ہا تھہ قسم کہاؤن مین

۲۷۷ ورنہ قرآن کا ہے جامہ جو پہن لے تو یار
ہو پس و پیش یقین ہے نہ مجھکو زنہار
دل ہے زیر و زبر غمسے خ مطلق ہو قرار
حرف آنیکا ملاقات پہ شک ہو سو بار

تو قسم کہا تو مرے دل کے سیاہی دہو جاے
اور صورت ابھی ای یوسف ثانے ہو جای

۲۷۸ سنکے یہ حرف وہ بولا کہ نہ تو اوسکو چاہ
مین ہے کہتا ہون قرآن کی قسم بسم اللہ
تب کہا مینے اگر یہ ہے تو پھر ہوگا نباہ
لے قسم تجھسے ہے کر اوسکی چلون پھر کی آہ

جب یہ سب قول و قرار اوس سے سکرار ہوا
کرکے ہان ہان وہ قسم کہانیکو طیار ہوا

۲۷۹ سب کہا سنے کر رکھہ سر پہ ہاتھہ ذرا — کچھہ قسم کھانی کی حاجت نہین ای ملقا
کب بہری گہر بیچ قران کا اوٹھانا اچھا — امتحان کی لیے ای جان سب جھگڑا مٹا

بولا وہ نام نہ اب لون گا کبھی لب سے
تیرے قدمون کی قسم ہاتھہ اوٹھا یا سب سے

۲۸۰ نظر بد جو سو مردم دنیا اب جاے — آگے آنکھون کی مری عین جوانی مین آے
پاؤن مین گہر سے نکالون تو قدم جمن نپاے — دربدر خاک بسر شہر مین اللہ پھرا ے

جیتے جی منہ نہ خدا غیر کا دکھلای مجھے
جان اب جای کسے پر تو اجل آی مجھے

۲۸۱ پھر لگا کہنے قسم دی کی وہ اپنے سر کے — دست بردار ہو یکدست اب اس سے تو بے
پاؤن پڑ پڑ کی اکر لیوے بلا مین وہ کبھے — ہاتھہ تو لیکے جھٹک دی کہ چلی وسکا جے

ہم بغل ہوی تو پہلو سے اوٹھانا اوسکو
بوسے لیوے تو ذرا منہ نہ لگانا اوسکو

۲۸۲ مجھکو پیٹے جو ہر ولای نہ اوسی ہنس ہنکے — مجھکو ہی ہی کرے فریاد سے اوسکی اگر
حلوا کہاے مرا پیٹے جو کرے اوسپہ نظر — قبر مین مجھکو اوتارے جو چڑہا ہی دسی سر

پھول سیری کرے گر ہوے شگفتہ دیکھے
زندہ دل اوسکو جو رکھے مرا مردہ دیکھے

۲۸۳ سنکے یہ دلکو مری تاب نہ آئے اصلا — منہ پہ ہاتھہ اوسکے رکھا مین نے کہ تو کیا کہی
لے تری سر کے قسم اوس سے نہین بلنی کا — ہاتھہ اوٹھا یا تری خاطر سے بس اب جانے دے

پاؤن ٹوٹین اگر اب جاے وہ در دیکھو نہین
آنکھین پھوٹین جو اوسے پھر کے نظر دیکھو نہین

۲۸۴ مار کے ہاتھہ پہ ہاتھہ اوسنے یہ سب سنکے کہا — حال معلوم ہے کچھہ یہ اکا بیٹھے ہو کیا
نیند کے مارے برا حال ہے اب تو سرا — چلکے دو چار گھڑے سو رہو از بہر خدا

کھینچکر ہاتھ بہرا اوس جاسے اوٹھایا مجھکو
بستر خواب پہ لیجاکے گرایا مجھکو

۲۸۵ شو

چہڑہ کی چھاتی پہ مری پیاری یون کہنی لگا
لوتبا وکہ تمہاری ہے سزا اسدم کیا
استے دن مجھسے جدا رہ کی بہت عیش کیا
اب گلا گھونٹ کے دم دشمنو نکا کردون فنا

بولا مین دیر نہ جی کہو نے مین اے جان کرو
اپنا صدقہ مجھے سر پہ سے قربان کرو

۲۸۶ ب

ب گلے لگ کی کہا اوسنی کہ مین ہون قربان
ہمکنار اب ہو کہ نکلے تری دل کا ارمان
جوش مین آیا جو دریای شباب آبادان
مین ہوا اوس پہ رنا یاب ہے ایسا چسپان

کہ ملاطم سے لگے جان پہ اوسکے بہنے
کہولے لہای صفت موجۂ بحر تن سے

۲۸۷ ل

مل گیا گوہر مقصود جو باحسن وصفا
کرکے غواص گہر ریزیان دریا سی بہرا
آشنائون کی حواس تہ سی لڑی طبع رسا
خندہ زن ہوکے کہا موتی پروے مین کیا

الغرض دیکھکے سوتا نہ پکارا مین نے
کیا اوس بجہ لطافت سی کنار اسینے

۲۸۸ ب

پاس بہر لیٹ اوسکے جو گلی مین لپٹا
نیند مین پیار کی آواز سے اوسنے یہ کہا
تیرے صدقے نہ خدا را ابھی سوتی مین ستا
سنکے یہ مینے بے آنکھو نکو دمین بند کیا

وصل سے شاد ہوئی کھل گئی عقدی دل کے
سوی کیا عاشق و معشوق گلے مل مل کے

۲۸۹ ب

چونکا ہنگام سحر نیند سے وہ مہ لقا
گدگدی کرکے دیا مجھکو بے کا فرنے جگا
دل تو تہا صاف شیشے سے گو کدورت اصلا
بدلی آئینہ کے منہ یار کا مین نے دیکھا

دونون ہاتھو نکو گلے مین مرے ڈالا اوسنے
پہر اوسی ذکر کا نذکورہ نکالا اوسنے

ہنسکے بولا کہ وہ ہے دشمن جانی جو مرا
اک نظر مجھکو دکھادی او سی از بہر خدا

حسن و خوبی کا بیان کرتا ہے توحدسی سوا
دیکھنون مین ہے تو کہ اوس شکل کا کیا بات ہی

توجو کہتا ہے یہ باور نہین آتا مجھکو
رشنے صورت مین نکلتے جو دکھاتا مجھکو

۵۲۹

گدگدی دلمین مرے کرنے لگا جوش شباب
خندہ زن ہوکی دیا یار کو مینے یہ جواب

حال سنکر تو ہوا دشمنون کا حال خراب
اوسکے نظارہ کی کسطرح بھلا آئیگی تاب

میری ہنسنے سی وہ کچھ بات کو پہچان گیا
بولا چلاکے یہ کچھ رمز ہے مین جان گیا

۵۳۰

رکھکے منہ چھاتی پہ اخلاص سے بانازوادا
لین بلائین مری اوس رشک پری صدقہا

حلوی مردیکی دلاکر مجھے مستین یہ کہا
تیرے صدقی تری قربان تبا بہر خدا

سچ ہے تیرا کسے معشوق یہ دل آیا تھا
یا فقط جھوٹ کا پتلا یہ بنا لایا تھا

۵۳۱

یار کے بتاب اوسی مینے یہ تب ہنسکی کہا
کیسا معشوق صنم وہان کہ ہری تیرا

فقری یار ونکی غصب مجھی ہین بس ہے کیا
انیا مطلب نکل آی یہ مرا مطلب تہا

قصہ کہو دینی کے ساری یہ کہانی سب تھے
دل جلانی کے لیے چرب زبانی سب تھے

۵۳۲

رکھکے پیشانی پہ ہاتھ اوسنے تحیر سی کہا
تو بڑا فتنہ ہے چل مجھے ہنسکر نہ جلا

جعلسازی کو تے دیکھے تو ذرا بہر خدا
ایسے بے پر کے اوڑائے کہ مرا ہوش اوڑا

مجھکو حیرت تھے کہ دولت یہ کہان پائی ہے
دام مین سونی کی چڑیا کوئے کیا آئے ہے

۵۳۳

اب کہلا حال کہ الو کوئی ہو یگا پہنسا
غیرت آئی مری صدقی مین اوسی چھوڑ دیا

طرطی کہوٹ کا نہین ہوتا دنیا مین سدا
مجھ سیہ کاری اکی روز تو آخر کو ملا

جس سے رغبت ہو وہی شے وہ عطا کرتا ہے
منہ شکر خور کا شکر سے خدا بھرتا ہے

۲۹۶

کرچکا ریز جو وہ طرۂ گلزار سخن
بولا مین بند کراب چونچکو ای غنچہ دہن
جھڑ چکے پھول بہت منہ سی نا گھر گلشن
دیکھین دیکھین ترے گلریزیان آرنگ چمن

خلش رشک سی کیا تجھکو سرو کا رہا
جسکا کھٹکا تھا طبیعت کو نہ وہ خار رہا

۲۹۷

چھیڑنے لگا تب وہ برنگ بلبل
دل جو تھا غنچۂ پژمردہ کھلا صوت گل
رشک کا خار جگر مین نہ رہا جب بالکل
کروبا چار و نظر اوسنی ملا تکا غل

اپنے بیگانی مین جلدی یہ خبر بھجوادے
لوگ دینے لگے آآکے مبارکبادی

۲۹۸

باغکے صحن مین جبکل ہوئی انسان کے ہمراہ
کمری اوس یوسف ثانی کی عزیزون سے بھری
ڈولیان چاندی کی کاندھونپہ کہار اے ہمراہ
حور کے گھر مین اوترنے لگے پریونکی پری

سب پریزادونکو تختونپہ بٹھایا اوسنے
بزم عشرت کو پرستان بنایا اوسنے

۲۹۹

دل کی برآئین مراد ین تو ہوین شادمان کیا
رنجگی ہونی تھی رحم جو خالق نی کیا
رات بھر اوسنے رکھی رقص کے صحبت برپا
شمع رخسارونکو ہنگام سحر تہ لیا

جلکے مسجد مین چراغونکو کیا چاق اوسنے
گھر ہوا غیر سے خالی تو بھرا طاق اوسنے

۳۰۰

آئی میٹھی جو مراد اوسکی تو شربت پیوا
کوندی شیرینی کے احباب مین تن تن کے کہا
سہرے پھولونکی شہیدونکی مزار پہ چڑہا
دل جو ٹھنڈا ہوا کیا گیے کی چراغ اوسنی جلا

حاضری ساتھ لی حضرت کے رضامندی کو
چلے درگاہ کے کہو لے گئے نوچندی کو

نذرین مانی ہوئین جب ہو چکیں تب کی یہ دعا
یا خدا عزت و حرمت مری تو رکھیو سدا
کرکے پھر لوگونکو رخصت بصد انداز و ادا
میری دہجوئی مین درات وہ مصروف رہا

ہر نفس وہان رہا یار کو پیہم میرا
ٹھنڈی سانسونکی عوض بھرنے لگا دم میرا

۱۳۶
شاد رہتی ہی شب و روز طبیعت میرے
یار سی صلح ہوئے لگی قسمت میرے
الفت اوس مصحف رو کی ہی بشدت میرے
ورق دل پہ لکھے رہتی ہی صورت میرے

یاد جس روز جدائی کا وہ غم کرتا ہے
دمبدم سورۂ اخلاص کو دم کرتا ہے

۱۳۷
پوچھ لیتا ہے تو مہمان کہین جاتا ہے
بے مرے حکم قدم وہ نہین سرکاتا ہے
دیدمی بھیشمونکو ہر بات مین دکھلاتا ہے
جو مین کہتا ہون وہ آنکھون سے بجالاتا ہے

چشم مردم سے حیا اتنو بری رہتی ہے
آنکھہ ہر پل مری چتون سی لڑی رہتی ہے

۱۳۸
سر اوٹھانی ہے کبھے مجھسے جو پیشانی یار
دمبدم فرق پہ چمکاتے ہین ابرو تلوار
ٹیڑھے ہوتی ہین وہ ابرو جو کبھے ازرہ عار
بارہ پلکونکی اونہین کرتے ہے عار سوبار

چتون مین دل کبھے میرا جو دکھا دیتے ہین
پتلیان پنجۂ مژگان سے سزا دیتے ہین

۱۳۹
شامت آتی ہے وہ گیسو جو اکڑ جاتا ہے
کنگھے کے مو باف مین ہر بال جکڑ جاتا ہے
زرج کا نقشہ جو کبھے مجھسے بگڑ جاتا ہے
زلف کا منہ یہ طمانچہ وہین پڑ جاتا ہے

سخن گرم زبان پر اگر آجاتا ہے
شعلہ آواز کا بتے سے جلا جاتا ہے

۱۴۰
جلسے رہتی ہین مزاورتی ہین ہر صبح و مسا
قہقہے چلتے ہین بات پہ ہر ہین سدا
رہتا ہے گانے بجانے کا لو مرشد چرچا
کرے صحبت کی دکھاتی ہی تماشے کیا کیا

آتش رشک سی غیرون کے جگر جلتے ہین
آنسے اب شمع یہ پروانے کے پر جلتے ہین

دولت وصل کو کیا منہ ہے جو لوٹین اغیار
پھر وہی مین ہون وہی کہر وہی صحبت ہے وہ آہ

اب امانت مین خیانت نہین موتی نثار
وصل جانانکی اوڑاتا ہون فرمی لیل و نہار

غیر کے ذکر سے دل یار کا گھبرانا ہی
بے امانت اوسی دم بھر نہین چین آتا ہے

تمام ہوا

آباد

تخلص ہے مہدی حسین خان کا خلف الرشید
ہین غلام جعفر خان کے باشندۂ لکھنو ہین شاگرد
شیخ امام بخش ناسخ مرحوم کے ہین صاحب تصانیف
کثیرہ ہین ہر بحر مین غزل کی انکا ایک دیوان
ہے بڑی خوش فکر اور صاحب طبع رسا ہین
ایک دیوان ان کا مسمّے بہ بہارستان سخن مطبوعہ
اور مشہور جہان ہے یہ دو دواسوخت اونکی نتائج
فکر رسا سے شامل مجموعۂ ہذا کیے جاتی ہین

۱
جب تک تھے نہ جوانی تو عجب شادی تھی
کچھ نہ اپنی دل آزاد پہ بیدادی تھے
حسن اور عشق کی اُن جھڑپوں نمی آزادی تھے
اسطرح نشہ راحت کی نہ بربادی تھے

شیشۂ دل مین می عشق کا کچھ جوش نہ تھا
وہی ایام بہت خوب تھے جب ہوش نہ تھا

۲
ہوش جب بھی سنبھالا تو سنبھلتا نہین دل
ایکدم اتو بجز عشق بہلتا نہین دل
آتش حسن سی کب سینی مین جلتا نہین دل
شمع کیطرح کسی روز نکلتا نہین دل

پیشتر سوز غم ہجر سی نالان کب تھے
ہمہ تن داغ تھے لیکن ہم سر و چراغان کب تھے

۳
تھے وہ دن خوب نہ جب حسن سے واقف تھے نگاہ
دلکو معلوم نہ تھے کوچۂ الفت کی راہ
تھی نہ آگاہ کہ کس بات کو سب کہتے ہین جلوہ
عشق مین حالت دل ہوتی ہی کسطرح تباہ

ہای کیا دن تھے کہ جب بیخبری رہتے تھے
کاہیکو آہ بہر نوحہ گرے رہتے تھے

ظلم و بیداد کسی کہتے ہین واقف تہا کون
خانہ برباد کسی کہتے ہین واقف تہا کون
فتنہ ایجاد کسی کہتے ہین واقف تہا کون
آہ و فریاد کسی کہتے ہین واقف تہا کون

کسے صورت کی نہ غفلت مین خبرداری تہے
وہی دن خوب تہی جب تک کہ نہ بیماری تہے

۵

پیشتر انکو اسطرح نہ بخوابانے تہے
کیا ہے آرام سی سوتی تہے نہ بیتابی تہے
غنچۂ دلمین عجب رنگ کی شادابی تہی
خوش گذرتی تہے غم و درد کی نامابی تہے

موم تہا پہلے یہ دل سینے مین کچہ سنگ نہ تہا
پر جواب دسنگ ہے آگے یہ کبہی ننگ نہ تہا

۶

وہی دن خوب تہے جب غم سے سروکار نہتا
عشق کے رنج سے زنہار خبردار نہتا
دام آفت مین دل زار گرفتار نہتا
عیش سو طرح کی تہے ایک ہے آزار نہتا

دل سے اسطرح نہ پھیرون مجھے سرگوشی تہے
ایسے ہشیار پہ بہتیری بیہوشی تہے

۷

پیشتر دل کی اذیت سی نہ آگاہی تہے
ان پریزادون کی صورت سی نہ آگاہی تہی
رنج کیا چیز ہے راحت سی نہ آگاہی تہی
ہجر اور وصل کی لذت سی نہ آگاہی تہی

کچہ نہ خوبی سی صباحت کے خبر رکہتے تہے
چاشنی سی نہ ملاحت کی خبر رکہتے تہے

۸

پیشتر دلکو نہ سمجہی تہے کہ رسوا ہوگا
نوجوانے مین ہمین زلف کا سودا ہوگا
عشق کا کوچہ و بازار مین چرچا ہوگا
دیکہیں انجام اس آغاز کا اب کیا ہوگا

لطف سمجہتے تہے جوانی مین دو چند اون ہوگی
یہ بہلا کسکو خبر تہے کہ پریشان ہون گی

۹

ہای ای رنج کہان اپنا وہ بہلا آرام
ہای بیتابی دل تونے کیا کلمہ تمام
سورش عشق سے ہی آتشہ پہر لیت حرام
ہے تپ شام سے تا صبح سحر سے تا شام

اسقدر یون نہ طبیعت پہ بلا کش ہوتے
آب و گل مین نہ اگر عشق کے آتش ہوتے

۱۱۰
مدوای اشک رواں ضبط سی گھبراتا ہون
آتش عشق کے گرمی سے پگھلا جاتا ہون
سوزش داغ کی مین تاب نہین لاتا ہون
ہای کیا آگ لگی ہے سے چلاتا ہون

سرد ہوتی نہین اس اپنی دل زار کے آگ
پھوک دی عشق نے کس شعلۂ رخسار کی آگ

۱۱۱
ظلمت دل کو کیا عشق کے جلوہ نے کم
صاف آئینہ کے صورت نظر آیا عالم
حسن دکھلانے لگا اپنے تماشے پیہم
ہنسنے آتی ہے جوانی کی عجب بچپن ہم

دل کا پہلے نظر آنا تھا و بجھنا مشکل
کھل گیا اب کہ اوجھ کر ہے سلجھنا مشکل

۱۱۲
خلق مین سبکی لیے عشق کا دین نیا ہی
عشق پر کونسی یہان شان نہین نیا ہے
گر کہین ہم خضر راہ بھین نہ نیا ہے
عشق کا خاتم خاطر یہ نگین نیا ہے

دولت عشق جو عالم مین فراوان ہو جاے
کیا عجب ہے کہ ہر اک مور سلیمان ہو جاے

۱۱۳
حسن اور عشق نہ ہوتی جو عیان دنیا مین
ہوتے ظاہر نہ کبھے راز نہان دنیا مین
جے کے آرام کا ملتا نہ نشان دنیا مین
دیکھتے لطف نہ کچھ پیر و جوان دنیا مین

ہر بشر معتقم اس راہ نما کو سمجھے
خلقت عشق سے بندی یہ خدا کو سمجھے

۱۱۴
عشق اپنے نہ اگر جلوہ گر دے دکھلاتا
کبھے مہتاب نہ داغ جگر دے دکھلاتا
حسن اگر شیشۂ دلین نہ پری دکھلاتا
پردۂ چشم نہ اشکو نسے تری دکھلاتا

دل نہ یون شیفتہ زہرہ شمائل ہوتے
نہ فرشتے بھی غریق چہ بابل ہوتے

۱۵

دل مجنون کو اگر عشق کا آتا نہ پیام
کیسے ہوتا لیسے بے لیتا نہ وہ لیلی کا نام
دل فرہاد مین کرتا نہ اگر عشق مقام
کیسے شیرین کی جدائی مین نہوتا وہ تمام

سب کو عالم مین عجب عشق کی سرکار ملی
گر ملا یار تمنای دل زار ملے

۱۶

گر نے عشق دلونمین نہ اگر کرتے راہ
شمع پر کرتے نہ پروانی بھی جلنی کی نگاہ
محو گل پر دل بلبل ہے نہوتا واللہ
ماہ کنعانکی زلیخا کو نہ پھر ہوتے چاہ

عشق اگر چاند کیصورت نہ عیان ہو جاتا
جلوۂ ماہ سی کیون چاک گریبان ہو جاتا

۱۷

کشش شوق ہی اس عشق کی عالم سی جدا
جذب ہر شی مین کیا حق نے اسی سی پیدا
آشکارا ہی اسی سی کشش کاہ ربا
سو جگہ اسنی دل سنگ کو ہی موم کیا

کل اسی سی کسی جیکو نہین وہ آفت ہی
چھوتا عشق کسیکو نہین وہ آفت ہے

۱۸

کس مصیبت مین گرفتار ہے جان غمگین
کیصورت ہمین ہوتی نہین دم بھر تسکین
حسن اور عشق سے بھی دشمن جان ہوگی کہین
ایک ہے جان سوان دونو سے بچنے کی نہین

کر رہے ہین دل نالان مین یہ آفت برپا
صحبت شعلہ وخس سے ہی حمایت برپا

۱۹

حسن خلقت مین اگر نور ہے تو عشق ہے نار
سوزد و نور نمین ہے تنگ اسمین نہین ہے آرنہار
گرم ان دونون کی گرمے کا بہت ہے بازار
انہین دونون نے جگر پہوکی ہین بیحد و شمار

شعلہ انگیز ہین یہ شعبدہ پرداز ہمین یہ
خرمن صبر کو برق شرر انداز ہمین یہ

۲۰

انکی خلقت مین قیامت کی شرر خیزی ہے
انکی آتش کے ہر اک دانہ مین بڑی تیزی ہے
ہر جگہ انکی نے اک شر انگیزی ہے
سانے انکی ہر آتش کے عرق ریزی ہے

کچھ تنے و تنگ کی گرے یہ دکھا دیتے ہین
جگر و دل سینے نے آگ جلا دیتے ہین

۲۱

حسن اور عشق ہین یہ دست و گریبان دونون
ہر جگہہ ہین یہ نئے سلسلہ جنبان دونون
فتنہ پرداز ہین غارت گر ایمان دونون
پھونک دیتے ہین یہ آتش نیہان دونون

ڈھنگ نالی ڈھنگ زمانی مین عجب ہوتے ہین
اسنے نیرنگ زمانے مین عجب ہوتے ہین

۲۲

حسن ہے باغ تو یہ عشق ہے اسمین گلچین
گل سے مانند شگفتہ ہین ہزارون ہے حسین
ہے تماشا کہ سے نطرح ہے سبکے تزئین
لالہ ہے کونے خوش آیندہ کوئی ہی نسرین

رنگ سو طرح کے ہین وضع ہزارانکے ہے
چشم بد دور کہ کیا خوب بہارانکے ہے

۲۳

جسکو سب کہتے ہین عالم مین خزان اور بہار
ہجر اور وصل ہے وہ اسمین نہین تنگ و نہار
جس روش پھولونکی ہین ساتھہ گلستان مین خار
یون ہے گلفامونکے ہین گرد ہزاران اغیار

باغبان پھولونسے اقرار صبا صادق ہے
یہان ہوائی نفس سرد دل عاشق ہے

۲۴

یا الٰہی رہے سرسبز ہمیشہ یہ چمن
حسن کا صرف خزان ہو نہ کبھی یہ گلشن
ہو کسیطرحسے دل تنگ نہ اک غنچہ دہن
رنگ گل وہ ہین کہ پھولونسی ہنسے بانکی مین

سنبل گل کوئی گل اندام نہ پژمردہ ہو
باد غم سے دل عشاق نہ افسردہ ہو

۲۵

تیرے قدرت کے تماشے ہین یہ آرب کریم
حسن اور عشق کے ہر جا پہ نئی ہی تقسیم
چشم خونبار کہین ہے تو کہین دل ہی دونیم
ایک یہ عشق ہے سو رنگ سے ہر دل مین مقیم

نے صوت کی سنے ہمنے فسانے ہر جا
دل نے تیر ملامت کے نشانے ہر جا

۲۴
تجھین ہے اسکو دہے جسکو کہ ہی غم دونکا
عشق کے واسطے دل سینہ عاشق بن بنا
چشم اسواسطے ہے حسن کا دیکھے جلوا
اسلیے گوش ہین معشوقکی تا آئی صدا
دست عاشق ہین اوسی زلف کی سلجھانی کو
پاؤن ہین کوچۂ محبوب تلک جانے کو

۲۷
عشق کو یہ نہ سمجھتے تھے ستم توڑیگا
نوجوانے مین یہ جیتا نہ ہمین چھوڑیگا
کب خبر تھے صفت آبلہ دل پھوڑیگا
چوڑیہ تفرقہ انداز بہت چوڑیگا
لاکھہ جادو نے دام مین اوبھائی گا
چشم عاشق کو نے بیچ یہ دکھلائی گا

۲۸
عشق وہ ہی کہ ہر ایک دلمین جگہ اسکی ہے
کیمیا سے ہے سوا قدر اسی مس کے ہے
جان اس ظلم کے ناوک سی بچی کسکی ہے
مٹ گیا اوسکا نشان تاکہ اسی جسکی ہے
گھاٹ سی موت کی کیا پار اوتارا اسنے
جیتے جی سیکڑونکو پار اوتارا اسنے

۲۹
کیا یہ سب کہتے ہین بیتاب یہ ہونا کیسا
عشق مین معنت بھلا جانکا کھونا کیسا
دمبدم ہجر مین چلاکے یہ رونا کیسا
دلکو دریای تفکر مین ڈبونا کیسا
جلوۂ حسن پری ایک نظر دیکھین وہ
دلیہ قابو ہے جنہین عشق تو کر دیکھین وہ

۳۰
ذکر کیا غیر کا آپنے کہانے کیسے
جیمین آتا ہے کہ ایذاے جوانی کیسے
کس سبب سے ہی یہ اشکونکی روانی کیسے
ای زبان ضبط کجا راز نہانے کیسے
دل بجان آمدہ از عشق نہان یار کجاست
پردۂ راز دل افتادہ دل از راز کجاست

۳۱
حسن اور عشق بہم ہوکے سمائے دلمین
مین ہون حیران کہ ہری یہ در آئی دلمین
فتنے ان دونون نے کیا کیا ہین اٹھائے دلمین
یا خدا کام تھا کیا اکا پرائے دلمین

عقل و دین و خرد و ہوش کا محتاج کیا
کشور دل کو انہیں دونوں نے تاراج کیا

۳۳

پرسے جب عشق کے آمد کے تو ترآئے
کیا ہے مہم و خرد و ہوش و توان گھبرائے
کشور دلمیں نہ چینے کے ٹھکانے پائے
شوری بہا گئے کی دل سی غرض ٹھہرائے

چھوڑ کر دو یہ سب پاس سے یکبار ہوئے
ہم فقط عشق کی ہیند یمیں گرفتار ہوئی

۳۴

الامان عشق کو من ایسی نہ سمجھا تھا بلا
میرا دشمن یہ کہانے مری پہلو میں ملا
دل یہ قابو نہ رہا کچھ بھی مرا بس نہ چلا
پھونکے وہ آگ کہ سب دل مری سینی میں جلا

کچھ ابھی سی یہ طبیعت مری گھبراتے ہے
دیکھیے عشق سے کیا سر پہ بلا آتے ہے

۳۵

ایکدن میرا گذر راہ سے ناگاہ ہوا
کیا کہوں دل کو جو کچھ صدمہ جانکاہ ہوا
غرقی سے پیش نظر جلوہ گر اک ماہ ہوا
کہ جسے دیکھ کے میں راہ سی گمراہ ہوا

ہوش جاتی رہے سب طاقت دل دور ہوئی
عشق کو صاف اسیرے مری منظور ہوئی

۳۶

دور سی تا بگر دیکھہ کی کھولی ہوی بال
پھنس گئے پھند و نمیں ایسی کہ ہوئی رسوا بال
بھر گیا چار و نظر فتنہ و لیہ عجب عشق کا جال
جمع لاکھوں ہے ہوی دلمیں پریشان خیال

گیسوئے یار کی وصفوں سے ئی بات یہ ہے
دن کیے جسکا نہ کیے کوئے وہ رات یہ ہے

۳۷

فکر کرتے ہی مرے تازہ سراپا لکھیے
سر سے تا ناخن پا وصف صنم کا لکھیے
خود پسند و نکو سپند یدہ ہوا لکھیے
سب سے بالا ہو وہ وصف قد بالا لکھیے

فرق ہرگز نہ سر مو ہو وہ نقشا کھنچ جاے
سامنے چشم کی تصویر سراپا کھنچ جاے

۳۳۸
ساتھہ اس قصد کی بس طبع نی مارا اک جوش — قلزم فکر نے بر پا ہے کیا تازہ خروش
در مضمون نظر آنے لگے سب حلقہ بگوش — کھولنے امواج طبیعت کی تلاطم نے موش

طبع مین حسن کے لہر و نکا سمایا دریا
سیری آب در مضمون نے بھایا دریا

۳۳۹
دل مین اک لہر نے بحر محبت نے دی — عنبرین زلف کی بو موج طبیعت نی دی
اک پریشانی نے سر سے حقیقت نی دی — دلین آشفتگی اک جمع راحت نی دی

ژولیدگی بندش کا طبیعت نے نیا دکھلایا
رنگ سودائے محبت نے نیا دکھلایا

۳۴۰
مانگ وہ مانگ کہ نے لاگ گر تمار ہوں — باہر اس راہ سی تا زیست نہ زنہار ہوں
اسکے خوبی سے اگر کچھ ہے خبردار ہوں — صدقے اس راہ خطرناک کی سو بار ہوں

مانگ اوس ماہ کی زلفون مین کہان پیدا ہے
شب تاریک مین یہ کاہکشان پیدا ہے

۳۴۱
زلف وہ زلف کہ دیکھے سی پریشانی ہو — حسن سنبل کو ہے سو طرح پشیمانی ہو
جے ہوا آشفتہ نے بے سر و سامانی ہو — دل ہوا زدہ کو سلسلہ جنبانی ہو

گر نظر دور سے وہ زلف گرہ گیر پڑے
لاکھہ جا پاے نگہ مین وہین زنجیر پڑے

۳۴۲
ظلمت زلف ہی یا میش نظر کالے رات — اکیصورت پہے نہان آنہیر کالی رات
داغ دینے کی یہ دیتے ہی خبر کالی رات — ایسے دیکھے نہ کوئے جن و بشر کالی رات

آنکھہ اسپر جو پڑی نور نظر کالا ہو
دیکھے اس شام کو تو روی سحر کالا ہو

۳۴۳
اسطرح کیسو و نکی پاس چمکتی ہے جبین — صاف اس جا شب دیجور کی ہی چاند نظر
حسن پیشانی مین ہو فرق یہ ممکن نہین — گھٹ کی نبتا ہے مہ نو یہ بھلا بدر کہین

کھے ابرو پہ چین دیکھہ کے جو ینا ہے
نصب محراب در حسن یہ آئینا ہے

۴۴۵
قتل کیواسطے کین حسن نی تیار ہوین
کھینچے رہتے ہین مری سامنے تلوار ہوین
بھولتین ہے نہین دم بھر مجھے زنہار ہوین
دمبدم کہتا ہو نہین ہای وہ خونخوار ہوین

سامنے آنکھونکی پھر جاتے ہین تیور اونکے
دل پہ چل جاتی ہین سو طرحسے خنجر اونکے

۴۴۶
ہای وہ چشم جسپہ دیکھہ کے بیمار ہے دل
کچھ سوا نرگس بیمار سے بیزار ہے دل
سو طرح دام اشارت مین گرفتار ہے دل
رات دن یاد مین اون آنکھونکی بیدار ہے دل

کیا طبیعت یون ہے ای پیر فلک لگتے ہے
کیا بلک سی نہین عاشق کے بلک لگتے ہے

۴۴۷
چشم سی دیدۂ آہو کو بھلا کیا نسبت
مدمن فتون سازمین چشمان سیہ کی آفت
کسے جادو نے کہان پائی ہی ایسی طاقت
سامری کو ہے کرشمہ تیے ہو جنکی حیرت

معجزہ چشم وہ اک پل مین دکھا دیتے ہے
دل مردہ کو اشارون سے جلا دیتے ہے

۴۴۸
حسن سو طرح کرے خنجر مژگان کو تیز
شوقین قتل کے ہے جانکاک کو پرہیز
غیر ممکن ہے کہ ہو اوس صف مژگان کی ستیز
آنکھہ اپنے نہ پھرے لاکھہ ہون بلکین خونریز

ناوک انداز ہے معشوق سے ڈر کیسا ہے
ایسے تیرون سے بھلا خوف و خطر کیسا ہے

۴۴۹
اسطرح چہرۂ تابان مین ہے بینی کی ضیا
اک الف نور کا ہے مہر درخشان مین کہان
گوش وہ گوش کہ ہین کان جواہر سے سوا
آئینہ گر دہے رخسار نے پائی وہ صفا

لب ہین وہ لب کہ عقیق اپنے خون کرے
دانت وہ دانت کہ ہیری کے کنے خون کرے

۵۸۰
وہ دہن کہ نکتۂ موہوم ہے بی وہم و گمان
کچھ سخن ایسین نہین قدرت خالق ہے عیان
ایسے تنگے کسے عیسیٰ نے نہ پایا کہان
دیکھکر چشمۂ حیوان اوسے اتنک ہے نہان

خوب وصاف دہن کس سے کہے جاتے ہین
لب تقریر سنے خاموش ہے جاتے ہین

۵۸۱
وہ زنخدان ہے کہ ہے ایک خدا کے قدرت
حسن کے بحر کا گرداب ہے کیا خوش صورت
دلکو ہے چاہ زنخدا نے سراپا حیرت
آپسے ڈوبنے کے دلکو ہوا ایسین سبقت

گر کے ایسین سے نہ ہرگز کوئی مائل نکلے
یہ کنوان وہ ہے نہ یوسف کا کہیے دل نکلے

۵۸۲
گردن ایسے ہے کہ آنکھون نے نہ دیکھے زنہار
شفق صبح کے مانند دکھاتی ہے بہار
مصحف رخ کے لیے رحل ہوئی ہے طیار
ہاتھہ گر دینمین حمائل ہو تو آجائے قرار

جلوہ گر دہیان مین جسوقت سی وہ گردن ہے
شمع کا نور سحر سامنے اک روشن ہے

۵۸۳
ہاتھہ مہندی کی جو رنگت سی ہوئی ہین مشعل
اب سرد ست دل زار گیا اور بے حبل
ہاتھہ سہیات نہین ہاتھہ مین جی ہی بیکل
عشق مین دل نہین لاتا ہے مجھے لائی اجل

رنج پہونچاتے ہے فرقت مین کلائی مجھکو
آجکل کیا نہین مدت سے کل آئی مجھکو

۵۸۴
ہاتھہ ایسے ید قدرت سے ہوئی ہین طیار
لے ہتیلے کے بلائین ید بیضا سو بار
دست خورشید درخشان ہو رہے یہ ہزار
ہاتھہ کٹوائین جو اوس پنجے سی آکر ہو دچار

اونگلونکی جو چمک دیکھے تو حیران رہ جائے
پنجۂ مہر ہے انگشت بدندان رہ جائے

۵۸۵
جان سو جانسے ہے خوبی ستان یہ تنا
سرو سے قد نے یہ کیا خوب کمالی ہین ادا
توپیان بازیہ دو رکھے ہین یا بہر شکار
یا ہوئے تمغے دو نور کے روشن یکبار

بات عاشق کی نزاکت سی وہ کب سنتے ہین
در و سر ہوتا ہے افشان جو کسے چنتے ہین

۶۵
چشم پر بار گران ہے اسے کاجل کا بوجھ
دوش سے اونکی سنبھلتا نہین آنچل کا بوجھ
دو ہی اونکی کلیسے اسے ہیکل کا بوجھ
ایسے نازک ہین کہ اوٹھتا ہی نہین بلکا بوجھ

تاب کب ہار نزاکت کے وہ لا سکتے ہین
ہاتھ کب مہندی کی رنگت کو اوٹھا سکتے ہین

۶۶
اپنے قسمت پہ مجھے رشک بہت آتا تھا
میری گھر مین کبھی جی اونکا جو گھبراتا تھا
تھے کہ کہہ کے مزاج اونکا مین بہلاتا تھا
بار آنے کے نہ خلوت مین کوئی پاتا تھا

دخل صحبت مین کسے غیر کا زنہار نہ تھا
گرد اوس غیرت گل کے کسے اک خار نہ تھا

۶۷
وصل کے عیش مین کب تھا غم فرقت کا دھیان
تھا نہ برگشتگی طالع و قسمت کا دھیان
اچھے دن کٹتے تھے کچھ تھا نہ مصیبت کا دھیان
رات بھر رہتا ہے اب چاند سی صورت کا دھیان

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روی گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

۶۸
زندگی ہی شب فرقت مین ہوئی کارِ زیان
چاند نے قبر کے چادر ہے اگر یار نہین
مردہ ہے ہجر مین میرا بدن زار نزار
گھر مجھے گور ہے پہلو مین جو دلدار نہین

رنج ہے فرقت محبوب مین تازہ مجھکو
گر نہین وہ تو چھپر کٹ ہے خبازہ مجھکو

۶۹
اپنے صحبت سے وہ بے وجہ ہے قائل عالم سہرے
خارِ ہر نظر و بنین اوس گلی بہت نم سہرے
تو ہے ای دل یہ بتا تجھسے مین کیا دم سہرے
کس طرح رو مینے اب دیدہ پر نم سہرے

جاری تیرت ہے اگر یہان جگر چاک نہ ہے
ابر بہار ہی نہیے جس سے وہ کیا خاک نہ ہے

۴۴ اب یہ سنتے ہین وہان اور ہے کچھ لفظ ہے — آشنا غیرون سے وضرات مزاج اونکا ہے
صحبتین ہین نئے صورت کی بنا چاہتے ہے — روز ہے ناز نیا روز نیا غمزہ ہے

اسطرف آئی ہوے جان کے کراتی ہین
سانہ غیرونکی الگ دورسے پھر جاتی ہین

۴۵ برسون اب ہوگئی صورت وہ دکھائی نہین — ایسے بھولے کہ ادھین یاد ہم آتی ہی نہین
حدسے مغرور ہین کیہ دھیان مین لاتی ہی نہین — اپنے گھر ہین کبھے اکدن وہ بلاتی ہی نہین

اونکے کوچے مین سرشام اگر جاتے ہین
ضد یہ ہے دیکھکے کوٹھے سی اور جاتے ہین

۴۶ غصہ وخون جگر تا بہ کجا کہای کوئے — کوفت پر کوفت کہانتک یہ بھلا پای کوئی
دل شب ہجر مین کسطرح سے بہلا کوئی — کیا جیے جسکا کہ اسطرح سے جھٹ جای کوئی

سانہ نالی کے جگرسنہ کو جلا آتا ہے
دم کوئے دم مین یقین ہے کہ نکل جاتا ہے

۴۷ اونکی صحبت مین وہان دخل ہے بدنوتونکا — آگے آیا وہے ڈر تھا مجھے جن باتونکا
نرہا لطف وہ آپسکے ملاقاتون کا — سامنا روز پراہجر کے اب راتون کا

مل گئے غیر ولے وہ دل یہ مصیبت ہے
بیٹھے ٹہلا ے نئے سر پہ قیامت ہے

۴۸ ہٹ کے اب جنگ سے جانباز کوئی آتی ہی نہین — غیر سے بھاگین یہ انداز کوئی آتی ہین
اپنے ان چالونسے ہم باز کوئی آتی ہی نہین — تازبان دلسے بھلا راز کوئی آتی ہین

سر وگردنکا کوے یسل سمجھتی ہین ہم
جان پر کھیلنا اک کھیل سمجھتے ہین ہم

۴۹ حیرتا مردونسے مردونکو تنفر ہے مدام — غیر کیا مال ہین کیا چیز ہین جو کیجے کلام
تمنے ناموس کا غیرت کا ڈبویا ہے نام — اب شکایت کا ہے باقی ترا تم سے مقام

دلکو سو طرحسے وسواس رہا کرتے ہین
دور رہتے تھے وہ پاس رہا کرتے ہین

۵
مینے جب تمکو بنایا تو بگاڑا مجکو
قبر مین جیتے ہی جی مار کے گاڑا مجکو
خوش نہین آتا یہ غیرونکا اکھاڑا مجکو
کرکے کشتے غم فرقت نے پچھاڑا مجکو

ایکدن آپکے پر کوچے مین تمراوٹھے گا
رفتہ رفتہ کوئے دل بیچ یہ کراوٹھے گا

۶
کیا زمانے مین نہین تمسا حسین اور نیا
ڈھونڈھے لینگے کوئی ماہ جبین اور نیا
دل لگائے گا خریدار کہین اور نیا
آکے اب بیٹھے گا معشوق قرین اور نیا

رشک آئے گا تمہین داغ بڑا کھاؤگے
چہرہ وہ چاند سا تم دیکھکے جل جاؤگے

۷
تم تو کہتے ہو کوئے بیچمین کیا لائے گا
سامنا ہوگا تو سب حال یہ کہل جائیگا
رخسے وہ مہر اگر زلف کو سر کائیگا
غش کیے رکھتے ہین ساجکو وہین آئیگا

ہوکے حیران یہ کہوگے کہ اسے کیا دیکھا
برق چمکے کہ کسے ماہ کا چہرہ دیکھا

۸
شکل آمینہ وہ رخ دیکھکے حیرت ہوگے
نہ کہے جائے گے وہ آپ سے حالت ہوگے
پہر نہ یہ شان نہ یہ روپ نہ نوکت ہوگے
بیچ پڑجائینگے کیہ اور سے صورت ہوگے

زلف کے بل مین گرفتار رہوگے برسون
چشم کو دیکھکے بیمار رہوگے برسون

۹
دم بہڑک جاوی کا دیکھوگے جو لطف بینی
نام کو ایسے رہے گی نہ کہے خود بینی
تنکے چنواوی گے اوس خلکی تمہین کلغینی
خون رلواوے گے ہونٹھو کی تمہین رنگینی

خوبے زلف جو دیکھوگے تو گھبراؤگے
تب ہی جانین گے جب اسطرحسے بل کھاؤگے

۸۱

سامنے اوسکی نہ یون حسن پہ نازان ہوگے
دیکھکر اپنی طرف دل مین پشیمان ہوگی
اوسکے محرم سے جو محرم کسے عنون ہوگے
صاف تم میر بطرح چاک گریبان ہوگی

۸۲

اوسکے آنکھونکا جو دم بہر بے لظارہ ہوگا
نہ یہ جیشمک نہ یہ غمزہ نہ اشارا ہوگا

۸۳

اوسکے صحبت سی ہمارے ہو طبیعت کیلتا
آتش رشک سی تم دلمین جلو حد سی زیاد
اپنے جو دلکی ہو برلای وہ ہر وقت مراد
ایسے بھولو کہ ذرا جور رہین لسکو نیاد

۸۴

کیا کیا ہمنے پریشانی کی تقریرین ہون
میرے ملنے کے لیی سبکرون تدبیرین ہون

۸۵

آپسے آپ ہی تم نامہ وپیغام کرو
تذکرہ میرا ہے ہر دم سحر و شام کرو
چین دن کو نہ ہے شبکو نہ آرام کرو
غیر کو بھولو مرا ورد زبان نام کرو

۸۶

کچہ ہے ملنے مین اگر میری توقف ہو جانے
برطرف آپ کا سارا یہ تکلف ہو جانے

۸۷

ہم تلک نامہ وپیغام تمہاری آئین
شاد ہو جائین بہت دلمین عجب تر آئین
کچہ دنون تو متین و انستہ نہ ہم بلائین
مصلحت جانکے ہم صبر متین دکہلائین

۸۸

منع آنے کو کرین اور ستانے کے لیے
آوے بھولے سے بھیجین نہ بلانے کے لیے

۸۹

ہو بڑا لطف کہ سب غیر نکالے جائین
آوے خاک مرے در کے اوڑا لیجائین
کچہ دنون اسپہ ہے دلکو جو سنبہالے جائین
آپ وہ آکے ہمین گھر سے بلا لی جائین

۹۰

اپنے قسمت سی تمنا سے دلے ہاتہ لگے
دور اغیار ہون سب کیا ہے خوشے ہاتہ لگے

۹۱

اب جو کچہ راہ یہ تقدیر ہماری لے آے
شاد مانے عوض نالہ و زاری لے آے
اسطرح سے نہ منانے کی ہی باری لے آے
یک بیک سنتے ہین ہم کیا کہ مزاری آے

یہ سخن سنتے ہی دل سینے مین کیا شاد ہوا
شکر ہے خانۂ برباد پھر آباد ہوا

۸۸

در تلک اونکے اوترآئے کو دوڑی بیتاب
دل ناشاد کو شادی ہوئی بیحد جب
شکل کو دیکھتے ہے پھر نہ رہے ضبط کی تاب
دل ہوی سرد جو تھے آتش فرقت کے کباب

دونو جانب سے ہوئے حرف شکایت آغاز
ہوئی ایسین مصیبت کی حکایت آغاز

۸۹

جب کہا مینے کہ انصاف مین کیجے انصاف
ماتمین سب آپ نے کین میرے طبیعت کے خلاف
بے مری پوچھے ہوی جمع یہ کیون سب حرّاف
منفعل ہوکی یہ کہتے ہین وہ تقصیر معاف

اونسے واللہ کسیطرح ہمین کام نہ تھا
جب تلک تم سے جدا تھے ہمین آرام نہ تھا

۹۰

انمین تھا ہمین الفت کا تمہاری منظور
تمسے عاشق کے رہے پاس دلستہ جو دور
اب یہ فرمایے تو آپ کہ ہے کس کا قصور
اور کو جاہین گی کہہ بیٹھے یہ تم میری حضور

کہیے کیا کہتے ہن اسطرح کے فرمانے کو
لاکہہ جاہین دل عشاق کے بہلانے کو

۹۱

منہ سے کچھ بولو یہ تقدیر ہمارے آگے
کے بڑی تمنے ہے تقصیر ہمارے آگے
ڈہونڈہے اک چاند سی تصویر ہمارے آگی
نہ چلے آپ کے تدبیر ہمارے آگے

دیکھین دل جس سے لگایا ہے بلا لاو سکو
جس جگہہ تمنے چہپایا ہو نکالو اوسکو

۹۲

تمنے اسدم یہ ہماری جو برے کے خاطر
سمجھے ہوآے ہین یہ میرے خوشی کے خاطر
سو ہم آئی نہین یہان اور کسی کے خاطر
ہم فقط آی ہین اوس تنگ دلی کے خاطر

جسکے تعریف سنے اوسکے طلبگار ہین ہم
اک نظر دیکہہ کے گہر جانے کو طیار ہین ہم

۹۹۲
سامنے کیون نہین آتا وہ حسین کیسا ہے
ہم بھے تو دیکھین کہ وہ ماجھین کیسا ہے
آپکا چاند وہ بالاے زمین کیا ہی
دیکھہ لین اوسکو کہ دانش کی قرین کیا ہے

ہے وہ خوشرو تو تامل ہے بلانے مین کیا
چاند کو عیب ہے صورت کے دکھانی مین کیا

۹۹۳
سنس کے معنی کہا اب ملنے پہ ازرائی ہو
حرف اسطرح جو بالاے زبان لائی ہو
کسنے بلوایا تہا یہان کیلیے تم آئی ہو
منفعل ہو رون یہ ہو خوب سے شرمائی ہو

تم آیذا مین جو دین ایسے ہے کم دیتے ہین
کرو انصاف تمہین سر کے قسم دیتے ہین

۹۹۴
صحبت غیر کا تم کرتے ہو ہر دم انکار
کہتے ہو اونسے سروکار نہتا کچہ زنہار
کہانی ہو اپنے جوانے کے قسم ہے ہر بار
آگیا ہمکو یقین اسمین عبث ہے تکرار

خیر جو کچہ ہوا کیون کرتے ہو اسطور کا ذکر
باتین یہ جانے دو وہ ہوگا کسے اور کا ذکر

۹۹۵
جسطرح غیرونکے ملنے کی ہی تہمت تیر
کہتے ہو جہوٹ یہ دشمن نے اوڑادی ہی خبر
آپ اس ماکو ہے کیجیے دل مین باور
اور معشوق سے واقف نہین اسمین نظر

عشق ہین اک مہر یہ کہتے ہین جلانی کے لیے
جہوٹ باتین نہین متوارے وہ ستانی کے لیے

۹۹۶
اپنے باتونسے جلاتے ہو مین تیر قربان
تمسے معشوق نہین بہتر ہے کیسے کب شان
اور معشوق کا گہر مین نہین عاشق کشی شان
ہم قسم کہاتی ہین جاتا نہین اسپر ہے گمان

رنگ چہرے پہ نہین جسم مین اب جان نہین
اپنے عاشق کی تمہین حال کا کچہ دھیان نہین

۹۹۷
تمنے پہچانی بہی اب کیا ہے ہماری صورت
دو ہے دنمین ہوئے کیا غیر ہمارے حالت
نر ہے جسم کی طیاری نہ دلمین طاقت
مضمحل کر گیا دور وزمین رنج فرقت

قابل عرض مرا حال دل زار نہیں
کیا وہ پوشیدہ ہے جو رشکے نمودار نہیں

۵۹۴

سنکے یہ مجھسی لپٹ کر وہ گلے سی روئے
دیکھن جو داغ کدورت تھے سراسیر ہوئے

چین راتون کا ملا سا تہ وہ جسدم سوئے
وصل کے عیش نے بر خواب شب فرقت کھوئے

شکر آباد کہ ہم وصل سے آباد ہوئے
غیر جتنے تھے وہ سب رشک سی برباد ہوئے

تمام ہوا

۱

پیشتر حسن سے یون آپ خبردار نتھے
آشنا ناز و ادا سے کبھی زنہار نتھے

فتنہ پرداز نتھے یار دل آزار نتھے
ہم ہی صحبت مین رہا کرتے تھی اغیار نتھی

۲

حکم یون کسکو چلے آنے کا خلوت مین تہا
غیر کو دخل کہان آپکی صحبت مین تہا

۳

نام سی بہی کوئی آگاہ نہ بیگانہ تھا
شمع رخسار کا کوئی بہی نہ پروانہ تھا

استقر گرم کسی سے بہی نہ یارانہ تھا
شعلہ انگیز نہ یون حسن کا افسانہ تھا

۴

جانتا تھا کوئی تمکو نہ رسوا ہم سے تھے
کوئی وارفتہ نہتا اب کی شیدا ہم سے تھے

۵

صحبتین تہین تمہین تفرقہ پردازون سے
دور رہتے تھے ہمیشہ خلل اندازون سے

کچہ کبہی سنتی نہ تھی کان مین غمازون سے
آشنا ہوگئے اب اور ہی اندازون سے

۶

کیسے پیدا ہین چلن سب سے نرالے تمکو
پاون اب وضع سے باہر ہین نکالے تمکو

۷

چپکے غیرون سی نہ ہوتے تہے اشارے آگے
روزن در سے نہ کرتے تہی نظارے آگے

کوئی بے اذن آتا تہا تمہارے آگے
اب وہ ہمدم ہین جو رہتے تہے کنارے آگے

۸

یون نظر رخنۂ در سے نہ لڑی رہتی تھی
خلق مشتاق نہ کوچہین کھڑی رہتی تھی

وضع سادی تھی سہتی تھی نہ جوڑا سہارے
آستینون مین نہ کھولاتے تھے پہنا بہاری
کبھی اسطرح سے بہی تھی نہ انگیا سہارے
پاؤن مین یون نہ اکر تھا جوتا سہارے

۵

طبع نازک کبھی مائل طرف ناز نہ تھے
آشنا کان سے پازیب کی آواز نہ تھے

۶

چال یہ کب تھی کہ کایہ لچکنا کب تھا
ناز و انداز نہ ایسے تھے نہ ایسی تھے ادا
دل عشاق کو اب بیتے ہو نام خدا
طرز رفتار سے ہے ایک قیامت برپا

۷

سیر کو آپ نہ اسطرح کبھی اوٹھتی تھے
فتنے کب چال برائے رشک یہ ہی لوٹھتی تھے

۸

کنگھی اسطور سے بالون مین کرتے تھی کبھی
لب خوشرنگ پہ جمتی تھی نہ مسی کی دھڑے
نہ کبھی پان کی رہتی تھی لبون پر لالے
اسطرح ہاتھی پہ افشان نہ سچے جاتی تھے

۹

سرمہ دینا نہ کبھے مد نظر رہتا تھا
آئینہ ہاتھ مین کب آٹھ پہر رہتا تھا

۱۰

نور تن بازو دون پر لون نہ کبھی بند ہی تھے
آشنا کان نہ تھے موتیون کی لڑ نے
پہنے پہرتے تھی تم اسطرح نہ توڑی نہ چھڑے
پور پور آپ کی ہاتھون مین کہان تھے چھلے

۱۱

اسطرح باتون مین سہدی نہ ملا کرتی تھی
ایسی اٹکھیلے کے چالین نہ چلا کرتی تھی

۱۲

چشم انجم سی حیا کرتے تھی ای شک قمر
اپنی سایہ سے جھجک جاتے تھے تم سر تا کمر
تھے حیا آنکھ کے پردے مین نہان آٹھ پہر
نے خطر دیدہ روزن سے نہ لڑتے تھی نظر

۱۳

پردہ یوشی سی مزاج آپکا اب باز رہا
پھر گئی آنکھ نہ وہ شرم کا انداز رہا

۱۴

سوچیے تو بہی اگے تھے سخن صاحب کے
پاس کرتے تھی نہ یون کہتے تھے چل دور ہٹ
بات کرتے ہوے ہر ایک سی نکرتی تھی
اب ہین تقریر کے کچھ اور ہی انداز ہوے

بات سنتی نہین باتو مین اوڑا دیتے ہو
ایک ہم کہتے نہین لاکھ سنا دیتی ہو

۱۱

بات کہنی مین نہ دی بیٹھنے تم یون چھڑکے
کب زبان آپکی خوگر تھے بھلا گالی کے
آنکھہ اسطور سے ہرگز نہ بہری رہتے تھی
خار مژگان کو نہ ہر بات مین تھی نیش نے

یون نہ خنجر دل بیتاب پہ چل جاتی تھے
تیور اسطرح یکایک نہ بدل جاتی تھی

۱۲

تم سی پان نہ کہاتی تھے کہلایا ہمنے
مسی ملنا تمہین ہونٹون پہ سکھایا ہمنے
ناز و انداز زمانے کا بتایا ہمنے
کرو انصاف تو معشوق بنایا ہمنے

نہ یہ شوخی تھی نہ غمزی تھی نہ زیبائی تھی
تمہین فرماؤ کہ پہلے بھی یہ گویائی تھی

۱۳

روٹھ جانا نہ تمہین بات پر آتا تھا کبھے
منہ بنانا نہ تمہین بات پر آتا تھا کبھے
یون ستانا نہ تمہین بات پر آتا تھا کبھے
غصہ کھانا نہ تمہین بات پر آتا تھا کبھے

مہربان ہمپہ شب و روز رہا کرتے تھے
لعل لب سے نہ کبھی سخت کہا کرتے تھے

۱۴

بال صاحب کے اولجھتے تھے تو سلجھاتی تھی
رخ پہ یون چھوڑ کے بالونکو نہ سکھلاتے تھے
جب نہاتے تھے تو کپڑے ہمین پہناتے تھے
ہای کیا دن تھی کہ تم ہمسے نہ شرماتی تھی

تنگ اب زیست سے کیونکر نہون ہای غمکے
بندبند ہوا تے ہونا محرمون سے محرم کے

۱۵

ہمکو اک آن مکدر جو کبھے پاتے تھے
پیار سے اسکے گلے آپ لپٹ جاتے تھے
آپ لے لیکے بلائین ہمین سمجھاتے تھے
کیا ہوا خیر ہے کچھ کہیے یہ فرماتے تھے

اسطرح کا ہیکو ہنس ہنسکر رولا دیتی تھی
گدگدی کرکے ہمین آپ ہنسا دیتی تھی

عوض عشق و محبت ہمین سودا ہوتا
کاش دل دام مین گیسو کے نہ الجھا ہوتا
جا بجا ہوتے نہ رسوا نہ یہ چرچا ہوتا
سچ ہے مغرور رون سے ملنا نہین اچھا ہوتا

۱۸

پیچ مین آگئے ایسا نہ تمہین جانتے تھے
کبھی دیکھا نہ تھا صورت بھی نہ پہچانتے تھے

۱۹

دلمین پچھتاتی ہین ہم تمسے محبت کرکے
نقد دل دیکے بجز رنج نہ کچھ ہاتھ آیا
ملکے غیرون سے ہمین غم دیا تمنے کیا کیا
حق سے اب مانگتے ہین ہم یہی درات دعا

۲۰

حسن عشاق کی نظر و نسے یہ سب گر جائے
تم پھرے ہمسے صنم تمسے خدا پھر جائے

۲۱

ملکے غیرون سے بہت دلکو ستایا تمنے
یاد خاطر رہے وعدونکو بھلایا تمنے
جنسے پردہ تھا اونہین گھر مین بلایا تمنے
جوکہ دشمن تھے اونہین دوست بنایا تمنے

۲۲

جو تھی وہم و گمان مین کبھی وہ بات ہوئے
ترک ہمسے ہوئی غیرونسی ملاقات ہوئے

۲۳

خیر کچھ غم نہین ناحق کا نہ غم کھائینگے ہم
جی سے نئے سلسلہ عشقین ولبھائینگے ہم
گر مین اک مہر کے ای شوخ قسم جائینگے ہم
لطف اس داغ کا اپنے تمہین دکھلائینگے ہم

۲۴

مول سر دیکے کسے زلف کا سودا لینگے
پیچ جو دلمیہ پڑے ہین وہ نہین سلجھا لینگے

۲۵

نئے کیے عشق کبھی کر نہین سکتے ہین نہین کرینگے
رنج ہرگز شب تنہائی کے سہنے کے نہین
اچھی صورت کی طلبگار رہین گے نہین
دیکھنا اشک کبھی آنکھون سے بہنے کے نہین

۲۶

عشقبازیمین ہم اوقات بسر کرینگے
سہتے ہی ہوئے دن رات بسر کرینگے

۲۷

جی کو اب اوس سے لگاتین کہ جو چاہے ہمکو
واسطے اپنے فراموش کرے عالم کو
رنج نہ ہو نجانے ہمارے دم کو
شادمان رکھے ہر اک وقت دل پر غم کو

آپکا نام نہ بولی سے بھی یاد آئے کبھی
بیوفاؤن کی خدا شکل نہ دکھلائے کبھی

۲۱
کر عوض تم سے نہ لین نام نہ لیں اپنا
غیر سے ملنے کا دکھلائینگے صاحب مزا
ایسا معشوق طرحدار کرینگے پیدا
غیرت سرو و بوقد پھول سی بہتر چہرا

خار تم کہا تو جو اوس شکل مین کو دیکھو
بات تک منہ سے نہ نکلے جو دہن کو دیکھو

۲۳
سر کو ٹکرا تو جو تم ماتے کی افشان دیکھو
دم اولجھ جاے اگر زلف پریشان دیکھو
شوخیان بھولو جو وہ نرگس فتان دیکھو
مونٹھ چابو اگر اوسکے لب و دندان دیکھو

کہو بیباختہ کیا چہرہ پر نور ہے یہ
یہ فرشتہ ہے پری ہے کہ کوئی حور ہے یہ

۲۴
نار تم اوسکے جو دیکھو تو یہ یون نازان ہو
غیر ممکن ہے کہ تم ہاتھ سے انصاف کھو دو
دم بہرک جاے جو تھوتھنی پھڑک کو دیکھو
صاف اوس چاند سے مکھڑیکی بلائین لیلو

دور سے بھی اگر اوس رخ کا نظارا ہو جاے
اب جو نقشہ ہے ہمارا وہ تمہارا ہو جاے

۲۵
بوسے لینی اوس لب شیرینکے ستائین تمکو
جسقدر تمنے رولایا ہے رولائین تمکو
نہ پکارین نہ بلائین نہ بٹھائین تمکو
تم اگر بیٹھے بھی جاؤ تو اوٹھائین تمکو

ہم تو کیا روتے ہین تم نالہ و فریاد کرو
صحبتین گذری ہوین دل مین بہت یاد کرو

۲۶
فرش پھولونکا اوسے گل کے لیے بھجوائین
لب دریا پہ شب ماہ مین لیکر جائین
آپ بھی چاندنی دیکھین اوسے بھی دکھلائین
صفت ماہی سے نے آب تمہین تڑپائین

بیٹھے دین نہ کنارے سے بھی تمہین محفلین
موج کو طور سے بیتاب ہو کیا کیا دین

۲۸ ہم کو تو اب رات کو ہمسے ہو وہ رشک مہتاب — وہ نہ شرمائے ہمین اوس سے نہ کچھ آئے حجاب
ساقیا ہمین محفل مین پلائے وہ تم شراب — آتش رشک سی جل جلکے ہو تم دلمین کباب

گر میان ٹھنڈی سب آسیم بدن ہو جاتین
نشے سب حسن و جوانی کے ہرن ہو جاتین

۲۸ ایکدم پاس سے نہار نہ جاتین اوسکے — آپ جب ڈھونڈھین ہمین گرد ہی پاتین اوسکے
جو کرے ناز وہ سب ناز اوٹھاتین اوسکے — ہاتھون سے روز لین پاون کی بلائین اوسکی

سلکے مہندی وہ کف پا جو تمہین دکھلائے
دست افسوس ملو کچھ نہ تمہین بن آئے

۲۹ اپنی صورت جو دکھادی تمہین وہ ماہ لقا — سب یہ باطل ہو جو ہے حسن کا تمکو دعوا
خود کو مونہ سے کہ دیکھا نہین ایسا چہرا — خوب بلجای تمہین میرے جلانیکی سزا

تلخ جینا ہو تمہین اور مری ہم لوٹین
روتے دیکھین تمہین جب لگی پھپولی پھوٹین

۳۰ یہ چل چل کے کہا ہمنے یہ ہر دلکا چال — محو ہوتا ہے نہین آپ کا زنہار خیال
یاد آتا ہے کبھی رخ کبھی زلفین کبھی گال — کبھی ہنسکر گلے لگنا کبھی باتین کبھی چال

باتون کہتی ہین یہ ہر بار چل اوس کو جہین
بیکلی جاتیگی آئی گی کل اوس کو جہین

۳۱ آنکھین کہتی ہین وہی بیس نظر ہو جہا — کان کہتے ہین سنا کر وہی دو رات صدا
جلد اوس لب سے ملین قول ہی یہ ہو ٹوٹا — سینہ کہتا ہے مجھے بھر اوسی سینے سے لگا

نام بس ورد زبان آنکا ہر بات مین ہے
دل بے صبر بہت شوق ملاقات مین ہے

۳۲ ہنسکے لگ جاؤ گلے بس نہ رولاؤ ہمکو — دور غیرون کو کرو پاس بٹھاؤ ہمکو
بس بہت رنج دیا اب نہ ستاؤ ہمکو — ملتے ہین آپسے ہم پاس بلاؤ ہمکو

۳۳

دلمین کچھ سوچکے انصاف مرحبان کرو
منتین کب سے کھڑی کرتے ہین ہم دہان کرو

۳۴

غیر معشوق کا جو نام زبان سے نکلا
کاٹو اس جرم پہ گر میری زبان تو بجا
سر کو پاؤن پہ رکھتے ہین ہوتی ہمسے خطا
حق سے یہ بات کہ معشوق کہان ہم تمسا

۳۴

اور پر شیفتہ ہون ہم کو نہ ایسا جانو
تم وہی اپنا ہمین عاشق و شیدا جانو

۳۵

طرز آمیز شکایت وہ غلط تھے یکسر
وقت پر مصلحتاً کہہ گئے تھے ہم جل کر
عذر کرتے ہین نہ آزردہ ہواون باتون پر
مصلح طرفین سے ہو جاے یہی ہے بہتر

۳۵

ہجر سے وصل ہوا اب خلد صفا لی ہو جاے
جیسے ہمسی ہے وہ غیر ونسی لڑائی ہو جاے

۳۶

کچھ نہین اب بھی گیا آن کے ملجاتین آپ
بعد آباد کے ایسا نہو پچھتاتین آپ
غیرون سے ملنے کی ایمان قسم کھاتین آپ
اوسکو آنکھون سے بجا لاتین جو فرماتین آپ

آرزو ہے کہ تمہارا رخ زیبا دیکھین
آنکھین پھوٹین جو کسی اور کا چہرا دیکھین

تمام ہوا

آزاد

تخلص ہے محمد امیر الدین صاحب کا باشندہ ہین
بانس بریلی کے شاگرد رشید ہین میر غلام علی صاحب
عشرت تخلص کے کلام انکا سوائے اس اسوخت
کے جو شامل مجموعہ ہذا ہے نظر سے نہین گذرا
نہ اور کوئی شعر ان کا سنا مگر اس اسوخت کی طرز سے
معلوم ہوتا ہی کہ طبیعت سار رکھتی ہین سب کے رنگ سے
ان کی طبیعت کا رنگ علیحدہ ہے تخلص کا تو ار میر غلام علی
آزاد مرحوم بلگرامی خلف مولوی عبد الجلیل بلگرامی سے فقط

۱۱

عشق وہ ہوش ربا ہی کہ الٰہی توبہ
عشق وہ سیل فنا ہے کہ الٰہی توبہ
عشق وہ برق بلا ہے کہ الٰہی توبہ
عشق وہ تیغ قضا ہے کہ الٰہی توبہ

الامان آتش جاں سوز مصیبت ہی عشق
الحذر تابش خورشید قیامت ہی عشق

۱۲

عشق وہ لشکر غم ہے کہ نہیں اسکا شمار
عشق وہ ابر شرارت ہی کہ برسائی شرار
عشق وہ ہی کہ سستے ہی تمام اسکی خماں
عشق وہ تند ہوا ہے کہ اوڑا دے کہسار

دم شمشیر ہی نزاکت لہو چاہتا ہے
کسکے عشاق حسینوں کی گلے کاٹتا ہے

۱۳

یہ وہ ہی طرفہ گلستاں کہ بہار اسکی خزاں
بہل ہے تلوار کا پھل پھول گل داغ عیاں
بہل نغمہ سرا نالۂ موزوں ہی یہاں
چشمۂ چشم ہے جاری عوض نہر رواں

نفس سرد نسیم سحری کے بدلے
طائر روح اوڑا کبک دری کے بدلے

۴۵
یہ وہ تشہیر اجل ہے کہ نہیں اسکے پناہ — اسکا ماہی سے چلا آتا ہے فضا تا ماہ
دم اژدر ہے کہ ہے کام نہنگ اسکا گواہ — گل و بلبل ہیں کرتا ہے ہزاروں کو تباہ

پسکے خورشید فلک خاک کا ذرہ ہو جائے
چرخ سیار اس اندوہ سے چرخا ہو جائے

۴۶
ہے سیہ روز نہاد اسکا کوئی نام نہ لے — ساقیٔ بزم طرب خیز ہو تو جام نہ لے
روز ملتے ہو اگر دولت ایام نہ لے — شاہد کام روا ہے ہو تو کچھ کام نہ لے

کامیاب اس سے ہوا جو کوئے ناکام رہے
نام پیدا کرے جو شخص وہ بدنام رہے

۴۷
کہو کیا دامن تخریبی کوئی ہے یہ وہ متاع — نالۂ مرگ پدر محفل شادی کا سماع
جنگ جو ہے کہ فرشتو نسے دم نزع نزاع — کشتۂ عمر روان کی لیے دم اسکا تراع

نہ چھپے پردۂ افلاک مین بھید اسکا
آفت کوس دہل نغمۂ ناساز اسکا

۴۸
جان انسان کو جاہل کہ چھپے اسکی راہ — کوہ اس صدمہ سے لرزان ہو لبسان برکاہ
آسمان کیسا زمین مانگتے ہے حق پناہ — ہو گئے اسکے سبب سیکڑون گھر خاک سیاہ

قافلے اس رہ پر ہول مین لٹتے دیکھے
جے دلیران جہان سوز کے چھٹتے دیکھے

۴۹
وہ ہوا ہے کہ بلند آتش نیسان کر دے — وہ صدا ہے کہ دما غونکو پریشان کر دے
وہ صبا ہے کہ گلستان کو بیابان کر دے — وہ جفا ہے کہ لب نہر یرا فغان کر دے

یہ وہ لالہ ہے قہا کوہ کا دامن ہو جائے
اور شگفتہ ہو جو گلشن مین سو گلخن ہو جائے

۵۰
تا کجا اوس ستم آرا کے صعوبت لکھون — اک مرض ہے کہ ہوی سیکڑون عاقل مجنون
دل دیا اور کو خود ہو گئے مجبور و زبون — وصل ہو ہجر ہو عاشق کو نہو صبر سکون

بگڑی بن بن کے ہزارون ستم وجور کے ہاتھ
کیا مزہ زیست کا ہو موت وحیات اور کے ہاتھ

غزلہ

دل ملی جرأت وہ بدخو نظر آئی آنکھین — ڈرتے ڈرتے جو نظر کیجے دکھائی آنکھین
لطف زور دیدہ نگرست بھی سیرائی آنکھین — آگ ہو نا نہ کوئے سیکنے پائی آنکھین

سر چڑھا ہین ہوا دیوی ہم اور وہ ناری دل سے
پر جھکے یہ وہ رہا ان کوئے ہماری دل سے

غزلہ

پیش ازین کہ بر روی کا مین پروانہ تھا — شمع رخسارۂ گلرنگ کا پروانہ تھا
خانۂ کعبۂ دل اپنا صنم خانہ تھا — تخت شاہے مجھے سنگ در جانانہ تھا

میری خوش ہونی کے سامان مین ناکرتی ہے
کام کرنے کا مرے آپ کیا کرتے تھے

غزلہ

کون سا لطف ہی صحبت مین شریک نہ ہوا — کون سا عیش کا سامان ہے کہ موجود نہ تھا
کون سا راز محبت ہے کہ پیڑا نہ گیا — کون سا راز تھا پوشیدہ کہ پردی مین نہ تھا

ہو سکا ارمان نہ ہا اور کوئے حسرت نہ رہے
اٹھ گئے گل و بلبل سے حقیقت نہ رہے

غزلہ

یاد ہے بلکہ کہ اک روز شب عشرت مین — روی خوی کردہ ہی جب لطف اٹھا صحبت مین
بوسہ دو تو نہ ہی آخر ہی محبت مین — اور کہا دیکھہ تو اب حسن ہے کیا صورت مین

سینے پہ سیج گلگون کے بلائین لے لین
کشتۂ ناظر خرم کے ہوائین لے لین

غزلہ

بس سی مہر محبت سی گذرتے اوقات — متنفر عمل لہو ولعب سے بالذات
لب شیرین سی کہی اور سی کرتی تھی مناجات — گہ وبیگاہ چلی آتی تھی دن ہوی کہ رات

مجھے تنہائی مین کہنے لگی لل کے
مین ہون اور تم ہو اب ارمان نکالو دل کے

۵۱۵
ناگہان عشرت کامل کو زوال آنے لگا — خاطر خرم دلبر کو ملال آنے لگا
خواب کرنے میں مرے ساتھ خیال آنے لگا — ربط دیرینہ میں نقصان کمال آنے لگا

خلل انداز ہوا عاقبت اک ہم صحبت
دفعۃً ہو گئے سب برہم و درہم صحبت

۵۱۶
چند ہی البتہ رہا خاطر محزون کو قلق — سینہ یک لخت ہوا دشنۂ اندوہ سی شق
رنگ چہرہ کا اڑا منہ نظر آنے لگا فق — اشتراک اک ہوا مجموعۂ صحبت کا ورق

رفتہ رفتہ گئے لشکر بیش بجا ہوش ہوئے
سابقے اگلے بتدریج فراموش ہوئے

۵۱۷
لعل الحمد کہ پھر وقت خوش اپنا دیکھا — گلشن خاطر غمدیدہ شگفتہ دیکھا
خار خار غم خوبان سے کنارا دیکھا — دلکو پڑھتے ہوئے تسبیح ترا دیکھا

گل سے پھولا نہ سمایا جو چمن دیکھیں گے
جلوۂ قد کسی سرو و سمن دیکھیں گے

۵۱۸
اب کوئی مجمع خوبان نہ بجے گا ہم سے — میلا ٹھیلا کوئی باقی نہ رہے گا ہم سے
منہ تو دیکھیں کوئی تقریر کرے گا ہم سے — بڑھ کی بات اب کوئی لسان کہی گا ہم سے

تو سے حرف رکھوں جو سے استادوں پر
پیتیاں سب کڑوں کہہ جاؤں پریزادوں پر

۵۱۹
چشم مگیوں نظر آجائی تو مین مست غزل — آنکھ اٹھاؤں نہ تلی سی کہے چشم بدور
حور بہے ہو تو نکالوں میں شمائل میں قصور — اتبو مختار ہوں دون گئے تہامین غیور

دل ملائی کوئے عیار میں ہرگز نہ ملوں
قسمیں کہائے کوئے مکار میں ہرگز نہ ملوں

۵۲۰
صلح کو آئی تو میں گرم و غا سمجھوں اوسے — آئے پیغام تو پیغام قضا سمجھوں اوسے
بل کرے زلف سیہ کالی بلا سمجھوں اوسے — ناز سے چین بجبین ہو تو خفا سمجھوں اوسے

ہتھیلیاں دست خالبتہ کے نا کا سمجھون
طائر رنگ حنا موم کے چڑیا سمجھون

۱۱۰

اب ملاؤنگا نہ خوبان جہان سی آنکھین
ترسہ کیے گا کوئے اشک روان سی آنکھین
نیچے طفلان نمون پیر و جوان سے آنکھین
نہ چراؤنگا حریفان زمان سی آنکھین

متصل بیٹھنے کا شوق اٹھایا دل سے
مزۂ لطف زبانی کو بھلایا دل سے

۱۱۱

اونسے بھی کہدون کہ کی ترک محبت مینے
تنے کم سے جو بہت چھوڑ دی الفت مینے
تلخ سمجھے لب شیرین کی حلاوت مینے
بدلا شادی سے تمہارا غم فرقت مینے

وہ دن آئے کہ دل غمزدہ خرسند رہے
کہدون اب کھل کے رہا کیا کہ زبان بند رہے

۱۱۲

یاد ایام کہ آنکھون مینے سماتا نہ تو
دہیان مین ایک نظر باز کے آتا نہ تو
رات دن بزم مے و جام مین جاتا نہ تو
وجہ کم روئی سے منہ اپنا دکھاتا نہ تو

قابل دید نہ سمجھا نہ کسے نے چاہا
چشم الفت سے نہ دیکھا نہ کسے نے چاہا

۱۱۳

تمہین کہدو سلیقہ یہ ہوا تمہین کب
پیشتر شوق خود آرائی تہا اتنا تمہین کب
یاد ہوتا تہا یہ پوشاک بدلنا تمہین کب
پیک اسطور سے منظور تہا مکنا تمہین کب

تنگ تنگ ایسے نہ انگرکے سیے جاتے تھے
جامہ زیبون کے برابر نہ کیے جاتے تھے

۱۱۴

مشغلہ شعر و سخن کا یہ رہا تہا کس روز
حرف ہر فن کے طلبگار پہ رکہا کس روز
کسے ناخواندہ کا خط ڈاک مین آیا کس روز
خط یہ خط جانی پر آتا تہا تقاضا کس روز

۱۱۵ چنگے مرض طب کیا پیدا تمنے
کر دیا ہند کو یونان کا تختا تمنے

۲۲ رغبت زینت تو زمین نظر آتے ہی کمال
اور قبا بر مین قبای گل رنگین کی مثال
تو چمون پر وہ مسالہ کہ مثال رسکی مرغال
ہاتہ مین رہتا ہے ہلکا سا چکن کا رومال

دور دار امتو دوشالہ و ہ الوان گیا
طبع رنگین مشلون سے مین پہچان گیا

۲۳ دیکہہ دیکہہ آئینہ با تو نکو بنانے کب تہے
سرمہ آنکہون مین نہا دہو کے لگانے کب تہے
لاکہا سو دبہے ہزارونکو دکہانے کب تہے
گا لیان در دسنانے یہ سنانے کب تہے

بولتے مجمع خوبان مین نہ بڑہکے پایا
سر اوٹہای کسے محفل مین نہ بیٹہے پایا

۲۴ اون دنونمین عمل جب لتہین محبوب نہ تہا
تذکرہ سحر و طلسمات کا مرغوب نہ تہا
خطر نقرۂ طالب و مطلوب نہ تہا
ہمہ تن جہل مرکب تہا یہ اسلوب نہ تہا

کب پر بوم پہ تعویذ لکہے جاتے تہے
بیست و زبیت کے کب نقش بہری جاتی تہے

۲۵ جب کرے یار نہتا یار تمہارا مین بنا
باغ دنیا مین ہو دار تمہارا مین بنا
نقد دل دیکہی خریدار تمہارا مین بنا
الغرض گرمے بازار تمہارا مین بنا

نار واجنس تہی تم ہاتہہ نہ دہرتا تہا کوئے
منہ لگانا تو الگ بات نکرتا تہا کوئے

۲۶ مین وہی ہون کہ رہا کے مری خاطر مغلوب
مین وہی ہون کہ نہوتا تہا مری پاس سے دور
مین وہی ہون کہ مرے ساتہ نہا ناز و غمزو
مین وہی ہون مری صحبت مین اٹہاتا تہا سرور

روز فرقت شب عشرت سی نہ کم تہا مجکو
گل رخسارے گہر باغ ارم تہا مجکو

۲۷ مین وہ ہون کنکہون پر مری چلا کرتی تہے
باغ مین لیکے مجہے ساتہہ پہرا کرتی تہے
خندۂ گل پہ ظریفانہ ہنسا کرتے تہے
نہر پر بیٹہتی تہے لطف اوٹہا کرتے تہے

چمن آرا کو ہرا کرتے تھے پیارے سنہ سے
پھول جھڑتے تھے گلستان مین ہماری سنہ سے

۳۲

اب یہ صورت ہے کہ جگہ دیتی ہین سب لین نہین
لوگ ممتاز سمجھنے لگے محفل مین نہین
رخ مین کہتے ہین پر ہے حور شمائل مین نہین
کہتے ہین شاہد حق دیکھہ کے محفل مین نہین

جملہ عشاق نظر باز حسین جانتے ہین
شعر و جانتے ہین ماہ جبین جانتے ہین

۳۳

بزم عشرت ہو کہین آپکو جانا کہین ہو
تمین دی دسی کی مصرع کے بلانا کچھہ ہو
اک نہ اک تازہ گرفتار پھنسانا کچھہ ہو

میری صحبت مین نہ لیتے تھے کسی کا نام تم
اب لبون سے پیتے ہو ہر جام پر جام تم

۳۴

صحبت ناکام ہو موقوف کیا کام کو ہے
حرکت دور سے ہے تھمتے نہین آرام کو ہے
صبح کو بزم سے دھاوا ہے اور شام کو ہے
اب تو بدنام ہو نکلا در و بام کو ہے

نظر گرم سے سیماب صفا اڑ جاتے تھے
رنگ کا ہون سے نہ ملنے کے قسم کھاتے تھے

۳۵

اک مری چاہ سے سو چاہنے والے نکلے
نازہ ایجاد ہوئے طرز ادا سے نکلے
بالیان کانون کے نہ تھی ہون بالی نکلی
بالے کیسے مہ رخسار کے بالے نکلے

نئے وضعین جو کاتین نے انداز نئے
نئے چہلین صلواتین نئے ہمراز نئے

۳۶

بیش ازین نہ کہے بات پر ایسا اکثار
دلبرے کیا ہوئے کیا ہوگئے اگلے اقرار
اب جو مین بات کہے کرتا ہون تو سناٹا
خو یہ ہے آگے سے ہوتے تو نہ ہوتے تکرار

ایکدم درد ترحم سے ہمارا نہ سنا
بیوفا تجربہ زمانے مین ذرا نہ سنا

مدتون آئینہ سان حلقۂ حیرت مین رہا
شاہی دغم سے معطل غم فرقت مین رہا
مزۂ ریست ہوا تلخ مصیبت مین رہا
نہ وقیقہ کوئے انواع ضراعت مین رہا

یکقلم قطع کردن حرف سے رہنے مین مرے
تو نہ کہنے مین رہا دل تو ہے کہنے مین مرے

۳۸
مین گیا تجسے تو پھر تو ہے زمانی سی گیا
بزم مین بیٹھنے کی لطف اٹھانی سی گیا
منزلت صحبت دلخواہ مین پانی سے گیا
اور وفا پیشون مین تو آنکھہ ملانی سی گیا

حسن صورت مزہے ناز فروشے کم ہو
ناک مین نتھ خریدار سے تیرا دم ہو

۳۹
ہو سو ہو دلپر اب اک سنگ ستم پیشہ ذہرا
آنکھہ اٹھا کر تجھے دیکھون نہ کرون غم تیرا
شہر مین تجسے بہت مین صنم ماہ لقا
دل تو اب بس مین ہے ہر طرحسی بہلا لونگا

نقش غم صفحۂ خاطر سے مٹا دون تیرا
نام مین ہیر رکھون نام جو پیرلون تیرا

۴۰
دل لگے کو کوئے مہ پارہ نیا یار کرون
اپنے عادت سے اوسی پہلے خبردار کرون
مین گرفتار ہون اوسکو گرفتار کرون
وہ مجھے پیار کرے مین ہے اوسی پیار کرون

مجھے وہ حوش رہی مین اوس سے رضامند ہون
چندی اس پیر غم آباد مین خرسند رہون

۴۱
جو رخ سے ستم زلف دوتا سی چھوٹی
روز فرقت سی شب غم کے جفا سے چھوٹے
خوب ناکردہ گناہی کے سزا سے چھوٹے
شر گیا خیر ہوئی بند بلا سے چھوٹے

تو وہ ہے تجسے ملی جو کوئے ناشاد رہے
بندگی مین ترے بیفائدہ آزاد رہے

تمام ہوا

برق

تخلص ہی جناب فتح الدولہ نجبی الملک مرزا
محمد رضا خان بہادر مرحوم کا خلف الرشید
حضرت مرزا کاظم علی صاحب علیہ الرحمۃ عالم
صالح کے تھے جوان خوشرو مہذب باوضع
لاغر اندام عالم شباب مین بڑی بانکی اور
خانہ جنگ اور بہادر و جری تھے خلیق اور
جگت آشنا بھی تھے شاگرد رشید تھے
شیخ امام بخش ناسخ کے

۱

کیا بیان کیجیے ای برق گرفتاری دل
دمبدم ابتو فزون ہوتی ہی بیماری دل
بیکسی مین نہین کرتا کوئی غمخواری دل
غم کیا کرتا ہی پرسیر امیدواری دل

۲

گلشن دہر مین ای کاش نہ پیدا ہوتا
سنبل زلف کا پر مجکو نہ سودا ہوتا

۳

وحشت دل نی کیا مجکو بیابانی ہے
شہر مین جی نہین لگتا یہ پریشانی ہے
مثل آئینی کی ہر دم مجی حیرانی ہے
دل لگانی کی بہت مجکو پشیمانی ہے

۴

اوس سی الفت جو نہ ہوتی تو نہ حیران ہوتا
اسقدر کا بیکو اب حال پریشان ہوتا

۵

بیٹھی بیٹھی غم فرقت سی جو تنگ آتا ہون
شہر کو چھوڑ کی صحرا کو نکل جاتا ہون
دل بہلتا نہین ہر چند کہ بہلاتا ہون
بہی پڑہ پڑہ کی مین سر کو سی ٹکراتا ہون

۶

تنگ آتی ہی نظر وسعت صحرا مجکو
دیکہون لیجای کہان پوشش سودا مجکو

۷

نیلیا جو کبہی یاد مجہے آتا ہے
دل تڑپتا ہی مرا جی مرا گہبراتا ہے
ہر کوئی آہکی کیا کیا مجہے سمجہاتا ہے
سبکی سنتا ہون خدا جانے نہی سنواتا ہے

۸

پر کہون کیا کہ جنون اور فزون ہوتا ہی
اوسکی بہانی سی دونا یہ جنون ہوتا ہی

حال اب دیکھہ کی میرا یسی کہنا ہی یکیب
مرض عشق سی صحت نہین ہوتیکی نصیب
دوست روتی ہین مجہی دیکھہ کر اور خوش ہیز
تیری دوسی فی کیا ہی مجہی مرنیکی قریب

بس جدائی فی تری جان سے مارا مجکو
غم فرقت نہین واللہ گوارا مجکو

۹۲ شو

روز کرجاتی ہو آنی کا ہو جانان اقرار
منتظر در پہ کہڑا رہتا ہون چپکا لاچار
سچ تو یہ ہی ہو نہین آنا کرو تم انکار
اسی کہہ کہہ کی مین جہوٹما ہو ہوا ہون سنوار

ما نتا دل نہین کہتی ہو جو تم آنے کو
بات ٹہہرائی ہی کہہ اسکی بہی بہلانے کو

۹۳ شو

آتش ہجر سی ہرگز نہ جلاؤ ہمکو
شکل اپنی کسی عنوان دکہاؤ ہمکو
ہو کی رو پوش خدای یار ستاؤ ہمکو
آپ گر آ نہین سکتی تو بلاؤ ہمکو

یہ تو کہنی نہین ہم آپ سی آیا کیجے
شکل تو بہر خدا اپنی دکہایا کیجے

۹۴ شو

یاد وا یام کہ رہتی تہی یہان رات اور دن
ہوتی اک آن جدا ہمسی نہایت سکین
سال و مہ اب تو گذرتی ہین کہین کیا تم بن
تم بن اب زیست کی دن کاٹی ہین ہمنے گن گن

تمکو ای یار جہمسی ہے بہی بیزاری
ہمکو بہی اب نہین منظور ہی ایسی یاری

۹۵ شو

ہو کی آزردہ جواب یہان سی چلا جاؤنگا
جیتی جی در پہ تری پھر نہ کبہی آؤنگا
غم مجہے کہا ئیگا مین غم کو سدا کہاؤنگا
مطلع تیر ہا پڑہ پڑہ کی مین چلاؤنگا

مہر کی تجہسی توقع تہی ستمگر نکلا
موم سمجہی تہے تری دل کو سو پتہر نکلا

۹۶ شو

اگلی باتونکو ذرا اپنی تو تم یاد کرو
خاک کر کی مجہی اسطرح نہ برباد کرو
اپنی اس بندۂ بی زر پہ نہ بیداد کرو
ہو جو بیزار تمہ ایسی تبہی آزاد کرو

پیچ کلالو نہین کمتی ہی خریدارونکی
سبکو خواہش ہی یجان ہیسی وفادارونکی

۱۱

آجتک ہمسا کوئی تمنی ہی عاشق دیکھا
تا قیامت بہی ہی یاد رہوگا پیدا
ابتو بیزار ہو صورتسے ہماری مانا
ہمنی بہی دلمین کیا عہد ہی ایکی ایسا

نا دم مرگ نہ منت آپکو دکھلاوینگے
دل کسی اور ہی معشوقسے بہلاوینگے

۱۲

اوس سی اب دل مین نگاہون سی جو لاتا نی ہو
عشوہ و غمزہ و انداز کا وہ بانی ہو
سرو کو اوس قد موزون سی پشیمانی ہو
زلف کو دیکہہ کے سنبل کو پریشانی ہو

گل عارض بہی ایسا کہان دیکہا ہووے
آنکہہ سی اوسکی غزالون نے سیکہا ہووے

۱۳

رخ انور ہو اگر مہر تو ابرو ہون ہلال
ماہ ہین نور نہو دیکہی نہ گرا اوسکا جمال
وصف تنگی دہن مین نہی بیان میری لال
آوی ہرگز نہ نظر کیجیے گر لاکہہ خیال

بی نقاب اوسکا اگر چہرہ زیبا ہووے
جو حسین دیکہی اوسی عاشق شیدا ہووے

۱۴

اوسکی پوچہونہ کوئی شرم و حیا کا ہوال
نیچی نظرون سی کری سارا زمانہ پامال
آنکہہ پہیرو دیکہی اوسی کو یہی کسکی مجال
سرو مہری پہ جو آجائی کبہی اوسکا خیال

جسکو دیکہی نگہہ گرم سے نسبت ہووے
آنکہہ مین ایسی بہری اوسکی ہی شرارت ہووے

۱۵

نازو انداز مین وہ شوخ ہوا ایسے یکتا
چال ایسی کہ ہو ہرگام پہ محشر برپا
وصف اب اوسکی بیان و سخن کیہی کیا کیا
ہو ہر اک فن مین غرض مثل نرکہتا اپنا

موسی باریک کمر ہو یہ نزاکت ہووی
نظر آجای وہ قامت تو قیامت ہووی

اپنا احوال جو ہنس ہنس کی سنایا تم نے
خیر خاموش ہو کیوں دکھ کو لگایا تم نے

برق کیا تم سی کہیں خوب دلایا تم نے
دل لگانی کا مزا ابتو اوٹھایا تم نے

طول دیجیے نہ بس اب اپنی پریشانی کو
مختصر کیجیے اس قصۂ طولانی کو

تمام ہوا

بحر

تخلص ہری شیخ امداد علی صاحب کا خلف رشید ہین شیخ
امام بخش صاحب کے باشندہ لکھنو شاگرد رشید ہین شیخ
امام بخش ناسخ مغفور کی صاحب دیوان ہین طبیعت بہت
عالی رکھتے ہین شاعر دلی مسلّم الجواب ہین مشہور ہے
کہ علم عروض و قافیہ خوب جانتی ہین بہت لوگ اُنکے
شاگرد ہین انکی آوازمین رعشہ ہمیشہ سی ہے اب بسبب
ضعف کے رعشہ زیادہ ہو گیا ہے اس سبب سے شعر
کم پڑھتے ہین دو واسوخت انکی شامل مجموعہ ہذا کیے گئے

۱
بحر جو حال ہمارا ہے نہ پوچھو ہمسے
کیون زمانے سے کنارہ ہے نہ پوچھو ہمسے
دلنے کس گھاٹ اوتارا ہے نہ پوچھو ہمسی
کون بدخواہ تمہارا ہے نہ پوچھو ہمسے

زندگانی کا مزا عشق مین کھو بیٹھے ہین +
اپنے کشتی اسے دریا مین ڈبو بیٹھے ہین

۲
دیکھکر حال سمجھ بوجھ لو پوچھو نہ مزاج
طعن و تشنیع کی تیرون کا جگر ہے آماج
وہ مرض ہے کہ مسیحا سے نہو جسکا علاج
کل یہی حال ہمارا تھا جو احوال ہے آج

آدمیت کی یہی طور ہین کس سے پوچھین
ہم وہی ہین کہ کوئی اور ہین کس سے پوچھین

۳
کیا ہوئے اپنی وہ خوش خلقی و خوش اسلوبی
لیگیا کون بداطوار ہمارے خوبی
اب وہ سج دھج نہ رہی اپنی نہ وہ محبوبی
ہم کہان گم ہوئے کس چاہ مین غیرت یوسف

انقلاب ایسا زمانی مین بہت کم دیکھا
دیکھتے دیکھتے کچھ اور ہے عالم دیکھا

۹۴ صورت نخل خزان دیدہ ہین بے برگ و ثمر
ہیزم سوختنی جو ب سزاوار تبر

ٹھوکرونکے لیے گلیون مین ہین کنکر پتھر
خس و خاشاک ہوئے سب سے کنارا بہتر

کس و ناکس کے ملاقات کے قابل نہ رہے
کس کے مونہ جا کے لگین بات کی قابل نہ رہے

۹۵
دلکو بہلائین کہان دل ہی نہین ہم رکھتے
اپنا دم رکھتے ہین کوئی نہین ہمدم رکھتے

بھید سے اپنی کسیکو نہین محرم رکھتے
درد کی چھیڑ سے آنکھین تو ہین پرنم رکھتے

آفتون کے لیے دنیا مین ہوئے ہم پیدا
زخم وہ کہان کہ جس کا نہین مرہم پیدا

۹۶
نالہ و آہ کی خوگر ہین اثر ہو کہ نہ ہو
خاک پر لوٹتے ہین درد جگر ہو کہ نہ ہو

اپنی تقدیر سے لڑتے ہین ظفر ہو کہ نہ ہو
کچھ خبر اپنے نہین تمکو خبر ہو کہ نہ ہو

جب گئی اوٹھ کے ادہر اور ادہر رو آئے
چین کوڈ ہونڈتے پھرتے ہین کدھر کھو آئے

۹۷
ہر بہی کاتب قدرت نے لکہی روز نجست
کیا ہو جمعیت دل کیا ہو مزاج اپنا درست

گو طبیعت ہو بہت سست مگر دل نہین سست
نالہ کرنے مین قوی خاک اڑانی مین جست

خار غیرت کی نہین دل مین کھٹکنے پاتی
ننگ و ناموس نہین پاس پھٹکنے پاتی

۹۸
دل کی وحشت نے کیا ہے طبیعت مین لگاؤ
سنگ و دیکھہ کی یاد آتی ہے جنگل کی بہار

دل بہلتا نہین بستی نظر آتی ہے اوجاڑ
گھر سے جب بن کو چلے کہل گئی چھاتی کہ کہار

کبھی صحرا کی طرف خاک اڑاتے نکلے
کبھی دریا کی طرف اشک بہاتے نکلے

۹۹
شکوہ کرتے ہین یہ آنکھین ہین گریان کب تک
ہوش کی ہے یہ شکایت کہ پریشان کب تک

جان کاہی یہ گلہ فرقت جانان کب تک
درد کہتا ہے کہ بے طارد و درمان کب تک

کہتی ہی شرم وحیا تن پہ کوئی تار نہین
پہرتی ہونگی کھلی ننگ نہین عار نہین

۱۱۵

آجکل اپنی ملازم ہین غم وحسرت و یاس
بر طرف ہین جو مصاحب تہی بڑی ہوس و جوش سر
اب سمجھتی نہین کچھ مال جو تہی رتبہ شناس
خاک سرکار مین اوڑتی ہی کوئی آتش یاس سر

جسم کی تاب و توان بی ادبی کرتے تہی
جان ناشاد بہی رخصت طلبی کرتے ہے

۱۱۶

دین و دنیا کی بگڑ بیسی اب آزاد ہوئی
رہین آباد وہ جنکے لیے برباد ہوئے
ایسے اندوہ اوٹہائی کہ بہت شلہوی
دل کے ٹکڑی ہوئے ٹکڑی لب فریاد ہوئے

ایسے پچیسون مین نیند کہان آتی ہے
سانس لیتے ہین تو آواز فغان آتی ہے

۱۱۷

کوئی کہتا ہی کہ بھیسا کیا پایا تو نے
بد چلن داغ شرافت کو لگایا تو نے
کوئی کہتا ہے یہ کیا حال بنایا تو نے
ہے غضب زندہ رہا زہر نگلیا تو نے

راہ چلتون کے یہ گفتار رہا کرتے تہے
طعن و تشنیع کی بوچہار رہا کرتے ہے

۱۱۸

غم کی گہیر گہین ہین گلیون ہی اب کہانا
صف ماتم ہی اب اپنی لیے بستر اپنا
آہ جسدن سے دل آیا ہی کسی پہ اپنا
مشغلہ نالہ و فریاد ہی دن بہر اپنا

جان گہبراتی ہے کیا کیا سبب تنہائی سے
دیو بن بن کے ڈراتی ہے شب تنہائی

۱۱۹

کبہی آتی نہین ہرروز کی آنی والے
گہر مین سب بیٹہے رہے ناز اوٹہانی والے
ہمکو ہستی ہین جو تہے ہمکو ہستانی والے
کچھ وفادار نہین ابکی زمانے والے

انکی خلقت مین برائی ہے کوئی بہید نہین
فاتحہ بہی یہ پڑہین قبر پہ امید نہین

۱۵
لوگ اب میری ملاقات سی کتراتی ہین
دیکھتے ہین جو مجھے آنکھہ چراجاتے ہین
یار اگلی سی نوازش نہین فرماتی ہین
کون وہ دوست ہین جو دوست کے کام آتے ہین
وای افسوس کہ یہان دل ملتا ہے
جو گزرتا ہے ادہر پیر کے منہ چلتا ہے

۱۶
لکھہ گیا آخر خدا یا تو نہین نام اپنا
طشت از بام زمانے مین ہوا جام اپنا
دین باقی نہ رہا اور نہ اسلام اپنا
کیا بگاڑا ہے مقدر نے بنا کام اپنا
پوچھنے والے بشر جان حزین کی کیا ہے
کہو یا عشق نے افسوس کہین کے نہ رہے

۱۷
اللہ اللہ ری العشق تری شان و شکوہ
میرا دل کیا تری ہیبت سے بھی شق سینہ کوہ
آفتین تیری سواری مین ہین انبوہ انبوہ
طرفہ ابوتا چلتا ہے نقیب اندوہ
سر جھکا ہے ترے آگے فلک خود سر کا
ملک الموت ہراول ہے ترے لشکر کا

۱۸
تاجدار و نہ ہے طرہ ہے تری سردار ے
شہر در شہر ہے تیرا گزر و سکہ جارے
قیس و فرہاد سے لاکھون ہین تری دربار ے
تیرے جھنڈے کے تلے خلق خدا ے ہمار ے
صف عشاق تہ دار کھڑے رہتے ہے
تیرے سولے سر بازار کھڑی رہتے ہے

۱۹
کوئی صیاد نہین تیری طرح خوش اقبال
بال مجھو کی زلفونکی ہین تیرے لیے جال
جالین دانہ ہے رخسارہ گلفام کا خال
خال بندوق کی گولی سی زیادہ وتال
تیرے ہاتھون ہے گرفتار بلا ہر کوئے
سینے دیکھا نہ ترے حال سے باہر کوئے

۲۰
مژہ و ابرو جانان ہین ترے تیر و کمان
ترے ناوک کے نشانہ ہین دل مشتاقان
آنکھین پیتی ہین لہو جان ہے سینے مین ہلاک
کشتہ ہم تری بنکیتی کی ہین اے آفت جان

نگہ چشم بتان تیغ ستم ہے تیرے
قتل عشاق کو تلوار علم ہے تیرے

۱۱۱

تو نے نور نظر دیدۂ یعقوب لیا
داغ یوسف کا زلیخا کے کلیجی کو دیا
بہر بلقیس سلیمان کو میناب کیا
کسنے خون جگر انیا تری ہاتھون پیا

زلف سے پیچ مین ایوب کو اوجھا رکھا
خاص بندونکو ہے پابند بلا کا رکھا

۱۱۲

تو خدا یا تو یقین پیر مغان ہی العیشق
تیرے ساغر مین بہر شیرۂ جان ہے العیشق
تیری بوتل کا خریدار جہان ہے العیشق
ابر رحمت تری بیٹے کا دھواں ہے العیشق

شیشہ سے نغمۂ منصور یہان سنتے ہین
یہین سیخونپہ کباب جگری بنتے ہین

۱۱۳

کسے انداز کی دیکھے تری گرما گرمی
کسے موقع پہ حیا اور کہین بیشرمی
کہین انصاف و کرم اور کہین بیدادگری
کہین سختی و درشتی کہین لطف و نرمی

کہین رحمت ہی کہین قہر ہے اللہ اللہ
کہین شکر ہے کہین زہر ہے اللہ اللہ

۱۱۴

دلربائی کہین تیری ہی کہین دلکشی
کہین مصری کی ڈلی ہی کہین میر کی کنی
ہے کہین قہقہہ بازی تو کہین نعرہ زنی
کہین خوش پیرہنی ہی کہین عریان بدنی

تیری جلوے مین کہین عیش کہین غم دیکھا
ساری عالم سے نرالا ترا عالم دیکھا

۱۱۵

لوگ پہچان گئے شعبدہ بازی تیری
جان ہارو نسے تو پوچھے کوئی بازی تیری
پانی کرتے ہے کلیجے کو گدازی تیری
جان بچ جاوی تو ہے بندہ نوازی تیری

تیری کرتوت سے آگاہ ہین کرتب والے
کلمہ گو ہین تری ہر ملت و مذہب والے

۲۶ تمکو اس بزم مین پایا جو کماری ہمنے — گوش زد کر دیے گن عشق کے ساری ہمنے
مہربان کہہ لیے کان اپنے ہمارے ہمنے — دین ایمان اسی کھیل مین ہارے ہمنے

یہ کہانی جو سنائے تمہین ہشیار کیا
پھر نکہنا ہمین تو نے نہ خبردار کیا

۲۷ جسنے یہ کام بد انجام کیا یا پایا — منہ چھپا بیٹھا کفن سی جو بہت شرمایا
پاؤن توڑی بہت اس راہ مین کیا ہاتھ آیا — نخلبندان محبت نی کہے پھل پایا

نونہالونکی کبھے عمر نہ بڑہتے دیکھے
کبھے یہ بیل منڈہے ہمنے نہ چڑہتے دیکھی

۲۸ خوبرو جتنے ہین آفت کے ہین سب بڑکالے — انمین اچھی ہین نہ گوری نہ بھلے ہین کالے
بڑی بیدید ہین یہ سب بڑی آنکھون والے — ہمسے پوچھے کوئے انکو یہ ہین نیکی بھالے

جنس بازار کی قیمت تو کہلے رہتے ہے
خانگے ہے رقم آنکھون مین تلی رہتی ہے

۲۹ انکا قد چشمہ تمشیر کا فوارہ ہے — آتشے شیشہ ہے جو چاند سا رخسارہ ہے
خال کہتے ہین جسے عقرب جرارہ ہی — جو سیہ زلف ہے وہ بند جگر خوارہ ہے

تیغ ابرو کی اوڑاتے ہے بشر کے ٹکڑے
ہونٹہ سے قینچے سے کترتے ہین جگر کے ٹکڑے

۳۰ کوئے بدوضع اگر عشق کے فقری بنتے — صاحب وضع کو لازم ہے کہ اوسکو ڈانٹے
نہین بٹتا یہ غم و درد کسیکے بانٹے — اپنے حق مین کوئی کسواسطے بوٹی کاٹے

نہ سنے تذکرہ ایسا نہ حکایات ایسے
اونگلیان کا نو نہین رکہہ لے جو سنے بات ایسے

۳۱ جسنے یہ بات سنے آئی بس اوسکی خوارے — ڈال دی تو دہ ماروت مین اک خیکارے
آہ پر سوز کی ہونے لگے آتشباری — دل یہ داغون کی نظر آنی لگی پھلواری

رفتہ رفتہ یہ ہوا حال یہ بیداد ہوئے
مر گئے خاک ہوئے خاک سے برباد ہوئی

۳۲
ہین سنے کی سمع خراشے نہ رلانے گا
سمجھیے گا تو بڑا دوست مجھے جانے گا
کون کہوتا ہے کہ اکون ہے پہچانے گا
دلدہے خوب نہین دلمین یہے ٹھانے گا

تم سے جو پردہ ہے ای بحر اوٹھا دیتا ہون
اپنے غار نگر سینے کو دکھا دیتا ہون

۳۳
دیکھہ لو سامنے بیٹھا ہے جو وہ دشمن دین
سبکے آنکھون کی ضیا حلقۂ محفل کا نگین
کسقدر حسن پہ مغرور ہی یہ بعت چین
حسن یوسف کا سنے ذکر تو ہو چین بجبین

کوئے مقبول طبیعت نہین اسکے آگے
چاند سورج کے حقیقت نہین اسکے آگے

۳۴
دیدۂ حور کے تعریف سی ہوتا ہے ملال
شیر بنجاتے ہین بیساختہ آنکھون کی غزال
دولت حسن کسیکے یہ بھتا نہین مال
تیغ ابرو سے کرے ذبح جو لو نام ملال

سچ ہے وہ کسکے بھلا حسن کو سمجھے
اپنے سائے سے جو بہتر نہ پریکو سمجھے

۳۵
اور تو اور مروت سے ہے آگاہ نہین
آدمیت سے ذرا رسم نہین راہ نہین
گاہ انداز کرم ساختہ ہے گاہ نہین
بیوفا اسکے برابر کوئے اللہ نہین

جو مبصر ہین حسینون کی وہ پہچانتے ہین
کوئے کیا جانے اسے خوب ہمین جانتے ہین

۳۶
اپنے تقصیر پہ مطلق نہین شرماتا ہے
شکوہ سنہ پر جو کوئے لائے تو مکراتا ہے
ظلم کے بات تو اسطرح سے دوہراتا ہے
کاٹ کر مارسیہ جیسے پلٹ جاتا ہے

لاکھہ اندوہ ہین ہمکو اسے غم کوئے نہین
ایسا بیگانہ ہوا ہے کہ ہم کوئے نہین

۳۷

وہ ہی دن یاد ہین گھر مین مری روز آتے تھے
کبھی اکدن نہ ملاقات کو ترساتی تھے
چٹکے لیتا تھا کبھی مین تو نہ جھنجھلاتی تھی
سسکے بھر کر مرا منہ دیکھکے رہجاتی تھے

مین کرتے بات جو کہتا تھا یہ سہ لیتے تھے
یہ بھی چل دور مجھے پیار سے کہہ لیتی تھے

۳۸

مین بھی گستاخ بہت یہ بھی بیباک کہ
سینہ ہے ڈال دیے چیک سے اپنے پہنچا اوگال
نہ کبھی مجکو تکدر نہ کبھی انکو ملال
بے جھری آج کیے ڈالتے ہین مجھکو جال

ور غلاتے ہوئے غیرون کی ہین کیا ہے تو یہ
آج غصہ ہے یہ مجھ پر کہ ارے تو بہ

۳۹

بیٹھتے تھے مرے زانو سے پھڑا کر زانو
خالے اونسے کبھی رہتا تھا نہ میرا پہلو
کل تک ایسے نہ ترش رو تھے نہ ایسے بدخو
آج وہ دن ہے کہ ہر بات مین مین تو تو

پان سے ہونٹ ہے خونریز کیے بیٹھے ہین
آج تو مجھ پہ چھرے تیز کیے بیٹھے ہین

۴۰

چھیڑتا تھا مین کبھی جو میان محفل
یہ گلوری کسے دیدی ہوی کس پر مائل
مجھسے فرماتے تھے باتین نکرو لاطائل
میرے دشمن مری جیرے پہ لگاتے ہی دل

کھل گیا حال مجھے آپکے گویا ئے سے
سابقہ ہو تو پڑا ہے کسی ہرجائی سے

۴۱

روز مین کی سنگارا یا دکہان سے جب مجھے
پان پر پان بنا کر یہ کہلاتے تھے مجھے
پھیان لی لے کی سوتی نے جگاتی تھی مجھے
کسے خلسے مین نہ اسطرح جلاتی تھی مجھے

آج دکھلائے دیے ہین تو یہ تیور مجھے
کان غیرون نے بھرے ہین جو بھرے بیٹھے ہین

۴۲

فتنہ سازون نی سکھای ہین یہ سارے انداز
آ گئے دم مین نہ سمجھے کہ یہ سب ہین دمباز
خوبیارون نی ملا عطر کی جا روغن قاز
آج ہم غیر ہوئے غیر ہوئے محرم راز

قول و اقرار فراموش سراسر کیا خوب
طاق پر رکھ دیا قرآن اوٹھا کر کیا خوب

۴۳ بال بنوانے لگی پیچ مین لاما سکیے
سرمہ بے دینی لگے آنکھ لڑا سکیے
پان کہا کہکے بہت ہونٹ چبا سکیے
اوڑ چلے ایسے کہ بے پر کے اوڑا سکیے

دہیان اسکا رہا قول و قسم ہے کچھ ہین
ناسمجھ ہین جو یہ سمجھے ہین کہ ہم ہے کچھ ہین

۴۴ ہم کہے رکھتے ہین انکی جو ہے ہین کہیں
سب کے مٹھکانے اوڑ جائیگا منہ کا روغن
تھو کہنے کو ہے نہ آئیگا کوئی عاشق تیرے
کسکے پاپوش کو بھائیگا یہ شیوہ یہ چلن

اپنے غزلمین ہوئی غول کیصورت گرا
خیر لاحول و لا قوۃ الا باللہ

۴۵ اپنا دل وہ ہے اگر جذب محبت دیکھلائے
حور جنت سے پری قاف سے دم مین کھینچ آئے
اپنے اوسپری ہوے جوبن پہ نکو ئی اترائے
کیا عجب غیرت حور اکوئے ہمکو لجائے

پیر نہ صاحب کوسے یا رہ ہمارے آگے
ناکر رگڑین جو یہ سو بار ہمارے آگے

۴۶ چپکے چپکے اسے کرتا تھا پیری غیبت
پیار کرتے ہین ہمین یہ سنے خدا کی قدرت
آئینہ لیکے ذرا دیکھین تو اپنے صورت
فوج ایسون سی کرون رابطہ نصرت نصرت

کیا مزا ہو جو ادا ہے کا لیون پر ہم چھوتین
ہمکو جو گھورے اسے کری دیدی ہیوتین

۴۷ مجکو اس شخص کی بدنام کیا شہر شہر
کیون کوارا کرون اپنے لیے رسوائی ہر
خوف ہے مجکو خدا کا نہین دنیا ہی کا ڈر
مجکو کہتا ہے ستمگار پڑی اسپر قہر

بیٹھنے پائی نہ یہ آگے نہ جا دی کوئے
خوش ہونگے اسکو جو محفل سے اوٹھا دی کوئے

کوئے اس سی کے یہ بات کہ اے مہ ذات شریف
خوش لباسو نمین نہ مل بیٹھے باحال کسیف

دیکھیہ دیکھیہ آپکو سب ہنستے ہین محفل مین طریف
اوٹھ کہڑی ہو جیی لیجایئے گہر مین تشریف

آرزو اپنے ہیمیلے یہ سے میٹے ہو
تمکو کچھ خیر ہے کیا نشہ پے بیٹھے ہو

۵۴۹
مجھیہ دل آپکا آیا تو بلا سے میرے
جیکو یہ روگ لگایا تو بلا سے میری

لہو آنکھو سے بہایا تو بلا سے میرے
حال اپنا یہ بنایا تو بلا سے میرے

روئین بیٹھین رہین ناشاد کیا تہا مین نے
میرے الفت مین ہوون برباد کیا تہا مین نے

۵۵۰
فضل دین اپنے ذرا ہوشین آہین معقول
ذی مت آپکو سمجھے ہین منش خاک زہول

اپنے درگہ مین دعا بہی نہین لیتے کی قبول
ہم تو کہہ دیتے ہین منہ پر کوئی خوش ہو کہ ملول

کون محفل مین جگہہ دیتا ہے دیوانے کو
دیکھہ لو شمع جلا دیتے ہے پروانے کو

۵۵۱
مجکو دل دیکی پشیمان بہت ہین ایسے
میری نہ لفونکے پر لبنان بہت ہین ایسے

میری خصلت سے پر ارمان بہت ہین ایسے
ایک یہ چاک گریبان بہت ہین ایسے

سیکڑون مرگئے دم توڑ رہے ہین کتنے
میرے دروازیہ سر پٹخ رہے ہین کتنے

۵۵۲
سن چکی مشفق من یار کی اقوال فضول
گئے خوش وضع ہین یہ ہین کئی معقول

مین جواب اسکا دونگی دون نہین مرسول
حسن پر ناز ہے جو کچھ وہ کہین ہے مقبول

پر ہے انصاف بہی کچھ کو نہین پروا میرے
کیون ہوا رانده درگاه خطا کیا میرے

۵۵۳
کیا غضب ہے کوئی منصف نہین کرتا انصاف
کوئے اتنا کہے بہتر نہین یہ لاف گزاف

کلف آجائیگا چہرہ پر نہ گا شفاف
آئینہ ہم تمہین دکہلائینگے تقصیر معاف

ایکدن نشہ جوانے کا اوتر جائے گا
بات رہجائی گی یہ وقت گذر جائے گا

کہنے سننے سی کیا کہ نہ بہت غصہ مین آؤ
اسقدر تابع فرمان یہ نہ غصہ فرماؤ

سر اوٹھاؤنہ بہت پاؤن نہ اتنے پھیلاؤ
یہ خلش خوب نہین بیحیرسی اوٹھکر ملجاؤ

دوست کو ڈہونڈتے ہین لوگ نہین ملتے ہین
چاہنے والے زمانی مین کہین ملتے ہین

تمام ہوا

واسوخت دیگر بحر

۱
یا خدا عشق صنم کا کوئی بیمار نہو
دم نکلجاے بلاسے پہ یہ آزار نہو
شعلۂ حسن کبھے گرمے بازار نہو
کھوئے داموں کوئی یوسف کا خریدار نہو

نرہے حسن پرستی کا مزا آنکھون مین
ماہرو داغ نظر آئین سدا آنکھون مین

۲
عشق دیکھین جو دو دوام تو ہو جائین پاک
داسن دشت جو اس خار سی الجھی تو ہو چاک
یہ ہوا باغکو لگجای تو گل ہون خاشاک
پڑی دریا مین یہ قطرہ تو اوسے آب مین خاک

پھٹ پڑی سر پہ فلک عشق جو بریا ہو جائی
یہ بلا طور پہ نازل ہو تو سینا ہو جائے

۳
یہ کباب نمک آلود ہے صد شور انگیز
یہ مٹھائی ہے جو اونکی لیے زہر امیز
یہ بلا خرمن جان پر ہے مدام آتش ریز
کیجیے اس آگ سی سیماب کے مانند گریز

زندہ ہوتا نہین عیسے سی ہے مارا اسکا
آگ پانے مین لگاتا ہے شرارا اسکا

قتل کرنیکے لیے خنجر بران ہے عشق
کشتے دل کے ڈبو دینے کو طوفان ہی عشق
رخنہ راست ہے ہنیں رگ شریان ہی عشق
نہ چھٹے جس سے موی پر بھی وہ زندان ہی عشق

حق تعالی نہ اس آفت مین کسیکو ڈالے
نام اسکا جو کوئے لے تو زبان وہ دالے

عشق کا نام لے انسان عیاذاً باللہ
اوڑکے بیٹے کوہ کی منزل کو نہ پہونچی پہ کاہ
قیس و فرہاد ہوی ٹھوکرین کہا کہا کی تباہ
قافلے لٹ گئے لاکھون ہوے گھر خاک سیاہ

دل جلا کر یہ اوڑاتا ہے وہین دنیا مین
یہ فرشتو کو جھنکاتا ہے کنوین فنیا مین

عشق وہ ابر ہے جس دل پر امنڈ آتا ہے
اشک خون دیدۂ مشتاق سبی سا تا ہے
صاعقہ آہ شرر بار کا چمکاتا ہے
ننگ و ناموس حمیت کو ڈبو جاتا ہے

اسکے بارش ہو جہان سبزہ وہان خاک نہو
گل و سنبل کے چمن مین خس و خاشاک نہو

عشق وہ فصل بہاری ہے جو رنگ لاتے
لاکھہ داغون سے تن زار کو گلزار بناتے
نوہالو نکا بدن پھول سا کاٹنا بنجاتی
تیغ جلاد کا پھل شاخ گلو سی ہاتھہ آتے

پیچ و پیچ طبیعت رہے سنبل کے طرح
مرغ دل نالہ و شیون کرے بلبل کی طرح

عشق وہ ساز ہے جس سے ہو طبیعت ناساز
ہوش پر یونکی اوڑا دیتی ہے اسکی آواز
اسکا نغمہ جگر سنگ کو کرتا ہے گداز
اسکے مارے ہوی ہین اہل عراق اہل حجاز

دل عشاق کو راگ اسکا جلا دیتا ہے
یہ بے دیکھ کیطرح آگ لگا دیتا ہے

ڈھب کر ہمین کسیکو نہ اور چلتے دیکھا
در جان کو صدف تن سے نکلتے دیکھا
مثل پروانہ دل اس آگ مین جلتے دیکھا
حسن کو شمع کے مانند پگلتے دیکھا

گرد آلود بہت جامۂ تن دیکھے ہین
کپڑے یارون سے جو بدلے تو کفن دیکھے ہین

غزل

داغ وہ دل جو کرے میل کسے گلزر پر
کور وہ چشم سے دید ہو منظور نظر

وہ زبان لال جسے درد ہو نام دلبر
گر ہون وہ کان جو سنتے رہین جانا نکی خبر

قطع وہ ہاتھ جو پھیلین کسے دامانکے طرف
ٹوٹین وہ پاؤن جو دوڑین درجانانکی طرف

غزل

کسیکے چال یہ بھولے نکوئی اپنی چال
دیکھکر بکھری ہوے بال نہ لی سر پہ بال

جان کا مال کا دشمن ہی جمیلو نکا جال
چاہیے خوابمین بھی آی کسیکا نہ خیال

جامہ زیبونکا کبھو طالب دیدار نہو
بانکے وضعونسے تنفر ہو سر دکار نہو

غزل

آئی آفت جو کسے شے یہ طبیعت آئے
ہفت اقلیم مین مشہور ہوی سودائی

آبرو کھوئی کسے جا کہین دولت پائے
پیار کرنا بہے زمانی مین ہے کیا رسوائے

تا بمقدور محبت نکرے بہتر ہے
زہر کہا جاے کہین دوب مرے بہتر ہے

غزل

چاہ کیسے کسے محبوب کی یہ ڈاکری
حور بہے آگے ارم سے تو نظر نا کری

اپنے ہاتھون کوئی شخص آپکو رسوا نکرے
خانۂ حسن جو قبلہ ہو تو سجدہ نکرے

ضد ہو نسے ہی خفا باطن و ظاہر ہونمین
بخدا یہ جو مسلمان ہون تو کافر ہونمین

غزل

نور سمجھے نکوئی حسن صنم کو وہ ہے نار
ماہ نو ابرو پر خم نہین وہ ہے تلوار

قد دلدار کو شمشاد بجا نو رہ ہے دار
گل نہین گال کسیکے وہ حقیقت مین ہین خار

مردم دیدۂ میگون نہین قاتل ہین وہ
لب نہین قند مکرر کہ ہلاہل ہین وہ

میر علی تقریر یہ بجا نہیں ایجان جہان
تو ملیحہ نے حال مرا تو کہ عیان ہے جیسا

بجھنا پر کالہ آتش جو ہوا دشمن جان
آگ تلوونسے لگے اوٹھنے لگا ہے دھواں

نہیں سمجھتے یہ سگے خلق عذار وتے ہے
پینک رہا ہے مرا تن جان ستے ہوتی ہے

غزل

زندگی موت ہے ایراحت جان تیرے بغیر
قید خانہ نظر آتا ہے مکان تیرے بغیر

جان بیتاب کو بہلاؤں کہاں تیری بغیر
ساری دنیا سے ہے دلکو خفقان تیری بغیر

اب خوش آتی نہیں یارونکی صحبت مجکو
کچھ عجب طرح کے ایروزون ہے وحشت مجکو

غزل

کیا کہون ہیں تری ویوشنی مین کیا کیا دیکھا
دیکھے وہ رنج کہ سوٹکڑے کلیجا دیکھا

داغ پر داغ سے صد پارہ صدا دیکھا
دل لگانے کا مرے جان تماشا دیکھا

منہ برسنی سے سوا اشک فشانے دیکھے
گنگا جمنا کے ان آنکھونسے روانے دیکھے

غزل

میلے کپڑے کبھے تن پر ہین کبھے جامہ گرد
سرخ آنسو کبھے جارے ہین کبھی چہرہ زرد

تب کی شدت ہے کبھے اور کبھے سینی مین درد
دیکھکر حال مرا کہتے ہین اکثر زن و مرد

کسکے غم مین ہوئی اتنیض یہ حالت تیرے
رونا آتا ہے ہمین دیکھکے صورت تیرے

غزل

کوئی کہتا ہے کہ کس گلنے کیا تیرا رنگ
کوئی کہتا ہے کہ تا چند یہ رسوائی کی ٹنگ

کوئی کہتا ہے عجب حال پریشان ہے ترا
کیون تو مغموم ہے کیون چاک گریبان ہے ترا

غزل

ای گل گلشن جان بوی وفا تجمین نہین
ای دوائی دل بیمار شفا تجمین نہین

ای مہ برج کرم مہر ذرا تجمین نہین
بجلاوت ہے ترے چاہ مزا تجمین نہین

تو وہ ہی غم مین کیسکے نہ کہے آہ کرے
ابر بیان ہے جو مین رگڑون تو کہڑا واہ کرے

۲۱
حق تعالی نی عجب دی ہے طبیعت تجکو
کہ اثر کرتے نہین کوئی نصیحت تجکو
اپنے عاشق سے ہے کس مرتبہ نفرت تجکو
نہ محبت نہ مروت نہ حمیت تجکو

منصفے شرط ہے کب تک ترا غم کہای کوئی
یار ایسا تو نکر ظلم کہ مرجاے کوئے

۲۲
چین دم بھر نہین ہر دم ہی مرا دل بیتاب
نظر آتی نہین آنکھونکو کہے صورت خواب
کم غذا ہو گئے طاقت نے دیا تن کو جواب
زندگی اہو مریجان کو ہی سخت عذاب

خاک پر لیٹ کے ہر شام سحر کی تو کیا
مردی کی شکل اگر زیست بسر کی تو کیا

۲۳
دمبدم یار تجے یاد کیا کرتا ہون
ٹھنڈی سانسین دل سونسے بہر کیا کرتا ہون
دیکھو روتے ہوے لوگونسے حیا کرتا ہون
شب کو اوٹھ اوٹھ کے مین فریاد و بکا کرتا ہون

گھر مین آنکھونکے تلے پھرتے ہی صورت تیری
در و دیوار سے کرتا ہون شکایت تیری

۲۴
سیر بہائی ہے نہ مطلق نہ تماشا مجکو
نہ خوشی آتی ہے کوئے سوا نگ نہ میلا مجکو
دشت کا شوق نہ دریا کے تمنا مجکو
بخدا تیرے سوا کچھ نہین بھاتا مجکو

ہے حسرت ہے خدا دن وہ دکھاے مجکو
جسطرف دیکھون تو ہے تو نظر آئی مجکو

۲۵
خلل اوقات مین ہے بند ہین سب کاروبار
نہ ملاقات کسے سے نہ کسیکا دربار
پھٹ پڑا ہے مری سر پر فلک ناہنجار
گردش بخت نے دکھلای عجب لیل و نہار

حال یہ ہی کہ جو رات آئی تو آفت آئے
دیکھو دیکھا تو یہ جانا کہ قیامت آئے

مجھسے بیزار ہے تو مین ہے ہون تجھسی بیزار — مجھسے نفرت ہی سہی مجھکو بھی تجھسے انکار
پر نہ یہ جاننا مجانہ ملے گا دلدار — تجھسے دنیا کے مرقع مین بہت نقش و نگار

۳۸ گل جو لالی سے تو شبو سے سمن بہتر ہے
ایک سی ایک یہان رنگ چمن بہتر ہے

فخر کرتے ہین مری چاہ کا دنیا مین حسین — اونکو تو قدر ہے گو تجھکو مری قدر نہین
عشقبازی مین وہ تاثیر ہے اوہ جبین — آنکھ وہ آنکھ جو خنجر پر تو بنی زین

۳۹ سنگ سی آئینے کے جلوہ گرے پیدا ہو
اپنے سائے کو جو دیکھون تو پرے پیدا ہو

خامۂ عشقیان اللہ نے دی ہے تاثیر — چاہون تو کھینچ کی کملاؤن تجھے دلگیر
رنگ تبدیل ہو نقشہ ترا ہو جای تغیر — شکل تصویر کے ہے تو تیری تو قدر

۴۰ ورق خاکہ صورت وہ دکھادون تجھکو
نقش باطل کے طرح آج مٹادون تجھکو

گل مہتاب جو مانا ہو تو بال ابر بہار — ہیبت ابر کی ہو طغرای درعز و وقار
آنکھ ہو داروی مرض ناک عصای بیمار — قمقمے نور کی معلوم ہون گوری رخسار

۴۱ موتیا دانت ہون لب برگ گل خوبے ہون
کان دونون صدف گوہر مجہولی ہون

سنہ مین پانی بھرے دیکھے جو کوئی جانور — جام ہو طوق گلو اور صراحی گردن
شمع پر نور جو ہاتھ مین ہون تو کا نور بدن — مہ بیضا کے طرح پنجہ رنگین روشن

۴۲ سینہ اوبھرا ہوا سمور تو لا ہو وے
ناف گرداب شکم نور کا دریا ہو وے

لال نیفے پہ جو لچکے وہ کمر پتلے سے — لال بادل مین نظر آی چمکتی بجلے
دو سبو چی ہون سرین خنین می حسن بہرے — دم بھڑک جای اگر ران کی دیکھی پہلے

سور

کول سا قین ہون زنگت مین جبہو کا ہو وین
ناخن الماس ہون آئینہ کف پا ہو وین

۴۴
میری نزدیک یہ آسان ہی کچہ دور نہین
چاہون تو دہونڈہ کی ایسا ہے انکا لون حسین
پر جو ہین اہل وفا او نکا نہین یہ آئین
اپنے تقدیر کا لکہنا تری چین جبین

صبح اوٹہکی ہوس ہے ترا چہرا دیکہون
دیکہکر پاؤن ترا منہ نہ کسیکا دیکہون

۴۵
جو وفادار ہین وہ جسکی ہو ملی وسکی ہوے
اپنا دل دیکی کسیکو وہ نہین پہر لیتے
بات پر اپنے اوٹہاتی ہین ہزارون صدمے
پر لب خشک کو تر کرتے نہین شکوی سی

مین بے ہون او پر اونکی جو تو رہزن ہی تو ہو
مین تو ہون دوست ترا تو مرا دشمن ہے تو ہو

۴۵
پر صد افسوس کہ اوجڑی مرا بستر امید دوست
ز انو غیر یہ دیکہو نین ترا سر امید دست
ایسے جینے سے تو پہر موت ہی بہتر امید دوست
پہیر دی آکے چہری میرے گلے پر امید دست

چار کے کاندہے جنازہ تو اوٹہا دے میرا
آگ دی گہر کو اور اسباب لٹا دی میرا

۴۶
غصہ کوتاہ بس اب تا بکجا طول کلام
پہوڑی دیکی تو پہیولی کرو اسوخت تمام
بحر یہ لوگ خداوند ہین ہم لوگ غلام
سر کٹے انکا جنین عجز ہمارا ہے کام

انکے بر رو نہ یہ تقریر نہ یہ بات رہے
چاہتے ہو اگر ایسو نسے ملاقات رہے

تمام ہوا

جرات

تخلص ہی یحیی مان عرف میان قلندر بخش
مرحوم کا خلف الرشید تھے حافظ مان
صاحب کے باشندہ دہلی مقیم لکھنو تھے
صاحب دیوان تھے علم نجوم مین بہی طاق
شعر گوئی مین استاد عدیم المثال شہرہ آفاق
روشن دل بظاہر نابینا تھے شاگرد تھے
مرزا جعفر علی حسرت کے الحق طبیعت عاشقانہ
تہی کلام درد آمیز ہے

واسوخت جرأت

۱

یارب اندوہ جدائی سے تو مرنا بہتر
گذری غم جی پہ تو بس جی سے گذرنا بہتر
بحر الفت مین قدم کا نہین دہرنا بہتر
ہے کنارا ہی اب اس چال سے کرنا بہتر

رفتہ رفتہ وہ ہوا بحر آفت مین غریق
موج زن دل مین ہوا جسکی یہ دریا عمیق

۲

قیس و فرہاد سے اس بحر مین لاکھون سر اک
آہ کیا جانین کدہر بہ گئے تشکل خاشاک
آشنا مثل صدف کوئی ہوا اس سے کیا خاک
حاصل ربط یہی ہے کہ جگر ہو وہی چاک

اس سے جون موج روان جسکو پڑا ڈوبنا
نلا پر نملا اوسکا کہین تہل پیڑا

۳

دلکو ہر چند مین سمجہایا کہ اے خانہ خراب
جان اس ہستی موہوم کو تو نقش بر آب
جی لگا کر کسی بیرحم سے مت ہو بیتاب
اب جو دیکہو تو دم آنکہو مین ہے مانند حباب

کوئی دم کا جو یہ مہمان نظر آتا ہے
ایک دریا مری آنکہون سے بہا جاتا ہے

۴

جس ستمگر کی کبہ آہ یہ حال دل زار
جیہین آتا ہے کہ روکش ہو نہین وس سے یکبار
یہ کہون صاف کہ تک سن تو اب اے ظلم شعار
واقف اس بات کو ہین ایک سے لے تا بہ ہزار

محو نظارہ ترا یا کہ یہ دل تھا نہ مرا
تازگی یہ گل رخسار کب ایسا تھا ترا

۵

آئینہ دیدۂ گریان نے دکھایا تجکو
جس سے آگاہ نہا سو وہ جتایا تجکو
اپنی وحشت نے پریزاد بنایا تجکو
دل کے بیتابی نے کیا کیا نہ سکھایا تجکو

آنکھہ ورنہ تری ہر ایک سی نیرنگی تھی
کل کی ہی بات تجھے بات نہ کرآتی تھی

۶

تجھہ مین یہ خوبی کے گفتار کہان تھی تو یہ
ایسی اٹکھیلے کے رفتار کہان سے تے تو یہ
طبع عالم کے گرفتار کہان تھے تو یہ
اسقدر گرمی بازار کہان سے تے تو یہ

اپنی ہی چاہنے سے تو یہ نمود ارہوا
کہ ترے حسن کا ہر ایک خریدار ہوا

۷

آشنا آنکھہ نہ غمزے سے ذرا تھے واللہ
دلبرے کے نہ کچھ انداز سے تو تھا آگاہ
تھا نہ یہ ناز و کرشمہ نہ یہ شوخی نگاہ
مین تو حیران ہون تجھی دیکھکے سبحان اللہ

بیوفا ایسی بھی ہوتی ہے جہان مین محبوب
اپنی خوبی پہ یہ مغرور ہوا تو کیا خوب

۸

جامہ زیبی سے کہان پیدن تھا یہ لباس
آتی مخمل سی بدن مین تھے یہ کب کلکی باس
پاس ان سب کا ہوا بیٹھنے سے اپنے پاس
گفتگو غیر محل تھی تری چتون تھے اوداس

اب جو کچھ اور بنا تو ہمین سمجھا غیر
گر یہی بات تری دلمین سمائی ہی تو خیر

۹

مل نہ مل پاس مرے بیٹھ نہ بیٹھ آکہ نہ آ
تجکو بہکایا جنہون نے اونہین پاس بٹھا
مری ملنے سے اوٹھایا تہ اونہین پاس بٹھا
پر یہ تو دیکھیو کیا اسکا مزا دیکھے گا

ایسے محبوب سے دل اپنا لگاون مین ہے
کہ جو کچھ تو نے دکھایا ہی دکھاون مین ہے

۱۰

چشم پوشی نے تری مجکو جتایا ہے یہی
کہ لگاونگا کسی ایسی ہی محبوب سے جی
چار سو دہوم ہو خوبان جہان مین جسکی
ناز بیجا سے جو آزردہ کرے دل نہ کبھی

قد قیامت ہو رخ آفت ہو بلا زلف سیاہ
جتو تون مین یہ شرارت ہو کہ اللہ اللہ

۱۱ سر سے لے پاؤن تلک کوئی نہ ایسی ہو جا — حسن و خوبی کے مبصر نہ کہین جسکو بُرا
ہو وہ اک حسن کے تصویر کہیے سراپا — جای دل جسپہ کہ نقاش ازل کا سہے کہیا

جبکہ ہنس بول کے وہ تجھسے مقابل ہوگا
دلمین کچھ سوچ کے تو اپنے کہیو وے

۱۲ بال بکہری ہوی پر دیکہیے جو مکھڑا اوسکا — جی بکہرنے لگے ہو حال پریشان ترا
اور نظر آتے جو اوس ماہ جبین کا ماتہا — عقل و دین کہو کے تو سر دی وہین سبھی جہکا

تیغ ابرو کی جو در بافت کرے بُرانی
بڑی ایسا ہی تو مارا کہ نہ مانگے پانی

۱۳ چشم وہ جادو بہری ہو کہ جو تک آئے نظر — تشکل نرگس نرہے آنکھو نمین کچھ نور بصر
کان وہ کان ملاحت ہون کہ دیکہیے تو اگر — صورت گل نہ سنے کچھ نرہے اپنی خبر

ہو پہین بالی کی ایسے کہ اگر دیکہیے تو
غم خدا جانے لگے کیا ترے بالی کو

۱۴ بینی ایسی ہی کہ دیکہیے تو یہ ہو حال ترا — لوگ کیا جانتے لالا کے سونگہنی کو کہا
تسپہ نتہنونکی پہڑک سے ہو آفت برپا — کہ بخود آتے پہ بہی جای نہ دل کا دھڑکا

اوسکی بو باس مین تو اور وہ بدن سونگہرا
تجکو دکہلاؤن مین اور ناک مین دم لاؤن ترا

۱۵ رنگ و ہو یہ بہو کا سا کہ تو دیکہیے اگر — سبکو سنہ آتے ترا جون گل تر مردہ نظر
ہو وین رخسار بہرے ایسے کہ مانند قمر — جان دی دیکہ جنہین سانس تو ٹہنڈی بہر

تیری اور اوسکے کوی سامنے گر آئینہ لاے
ہووے رو پوش تو ایسا ہی کہ پہر نہ دیکہا

۱۷ پارۂ لعل ہون لب سلک گر ہون دندان — مطلقاً جاے سخن ہو نہ بہ تنگے دہان
تس پہ ہنستا ہو اس انداز سے وہ آفت جان — کہ چمک دانونکی تو دیکھے تو جون برق طپان

۱۸ غرق بیتابی ہو اوقات ہمیشہ کاٹے
یاد جب آئین وہ لب ہونٹھ ہی اپنی چاٹے

ہو وہی وہ چاہ زنخدان کہ نظر تجکو جو آئے — غوطے تو بحر تفکر مین پڑی لاکھون کھاے
گردن ایسی ہو کہ خوبی کوی کیا اوسکی بتاے — دیکھکر جسکی صفا صبح کی چھاتی پھٹ جاے

حق تو یہ ہے وہ گلا تجکو دکھاوہ دیوے
خون ناحق کوی گردنپہ جو اپنے لیوے

۱۹ بازو و ساعد نازک بھی ہون ایسی تا دست — شاخ گل جھومی سدا جنکی ہوا مین جو ہست
ہو وہی انگشت نگارین کا یہ عالم یکدست — خوبی پنجہ مرجان ہو جنمین دیکھہ کی پست

سیر تب ہو کہ جو گلشن مین وہ دست گلرو
ہاتہ مین اسنے ہو اور ہاتہ سے بیٹھا تو

۲۰ سخت اور ابھری ہوین ایسی بدن کا فرپستان — نکلین جس شکل بہم ہون دو انار صفہان
ہو تہ نخ چمن حسن پہ بھی اون پہ حیران — دیکھکر دست بدل ہون جنہین غیبان جہان

پھیر کے ہاتہ مزے اونکے جو بندہ لوٹے
یاد کچھ کر کے تو بیٹھا ہوا چھاتی کوٹے

۲۱ شکم ایک کھنچ کی لوتی سا ہو ایسا شفاف — لوح سیمین کوئی جیسے کہ بنا لاوی صاف
غور کر دیکھیے گر اوسکو تو بچشم انصاف — صورت چشم بنی دیکھیے کو اوسکی ہے شگاف

گورا گورا وہ شکم دیکھیے جو مہتاب سا تو
پیٹ یکڈی ہوی دوڑا بھری بتیاب سا تو

وہ کمر جس سے کہ وابستہ رہے تار نفس — ہون سرین گول بھری انمین ہو ایسے کہ بس
دیدۂ حسن کو بھی دید کے ہو جنکے ہوس — ساق پا ہو یہ بلورین کہ چلے اوسپہ سو سو

بیٹھکر دست محبت سی دباؤن کیا کیا
تجکو جون شمع مین اس غمسی جلاؤن کیا کیا

۲۲

پاؤن پاؤن وہ دلدار کے جب لگاؤن پاؤن
کبھی سہلاؤن کف پا کبھی چھاتی سی لگاؤن
اوجو ہاتو نہین اوٹھالون تو عجب لطف اوٹھاؤن
پھر جو وہ لطف اوٹھانا تجھی ٹھہلا کی دکھاؤن

حسرت وصل دکھادی تجھون ایسی گہری
جنکے تہا نام سی ننگ اونکی تو جا پاؤن پڑی

۲۳

گفتگو ایسی کہ ہر بات ہو اوسکے اعجاز
گرمی وعشوہ و انداز و ادا ہو ور ناز
گدگدی دیکھے سی ہو دلمین بدن ہو یہ گداز
ہوی تصویر طلسم ایسی ہی اک خوش آواز

گاکی وہ مست مے حسن جو مدہوش کری
اپنے انداز کو تو صاف فراموش کری

۲۴

اوس سی ہو گرم سخن تجکو جلاؤن ظالم
ظلم جو تونے دکھایا ہی دکھاؤن ظالم
اپنا دل شاد کرون تجکو کڑاؤن ظالم
چاہیے اب تجھی ایسا ہی بھلاؤن ظالم

کہ مری یاد مین دن رات تو فریاد کرے
ایسی یاد اپنی لگاؤن کہ بہت یاد کرے

۲۵

ساری عالم سی ترے واسطے منہ موڑا ہی
رشتہ ربط ہر ایک شخص سی تہا توڑا ہی
جز تری تہا نہ کسی اور سے گٹھ جوڑا ہی
تونے ناحق کا نکالا جو یہ نک توڑا ہی

کیا کہون دلنی مری کو فتا اوٹھای کیسی
ای تری نفرقہ پردازونکی ایسی تیسی

۲۶

جسمین تہا لون سوا تیرے کسی اور کا نام
تو نہ سمجھا کہ پڑا مجھی اب اوس شخص کو کام
جملہ خوبان جہان جسکے ہین مشتاق کلام
بیوفائیکا اس آغاز کی بد ہے انجام

ظاہر اب دیکھیو یون صبر دل شدید ہو
چاہیے چاہنے والا نہ کوئی پیدا ہو

دل سے سب مجھ کیی تونی جو تہی قول قرار — بھولے اے عہد شکن تجکو وہ سب اور مدار
اب نہین تیری جو نظر وغمین اغیار وقار — تو غم درد جدائی سے ہوگو نبار و نزار

نرکہون پر نرکہون تجھسی محبت مین ہے
تو ہی مغرور تو ہون نام کو جرات مین ہے

تمام ہوا

تخلص بہ منشی جواہر سنگھ صاحب کا فرزند رشید
ہین نجتا ورسنگھ راقم کے باشندہ لکھنو ہین مقام
دیوان اردو و فارسی ہین فارسی مین شاگرد ہین کل محمد خان
ناحق مکرانی کے اور اردو مین شاگرد ہین
ہین خواجہ وزیر صاحب مرحوم وزیر تخلص کے
شاعر مکتا ہین صاحب طبع رسا ہین
یہ واسوخت جو شامل اس مجموعہ کے ہوا ہے
انھین کا نتیجہ فکر آسمان پیما ہے فقط

۱

ہای کیون چرخ ستمگار ستایا مجکو
لالہ سان داغ دیے خوب جلایا مجکو

بیچ مین گیسو پریشان کے لایا مجکو
صورت شانہ دل افگار بنایا مجکو

مہ و خورشید ترے داغ جگر ہو جائین
بھلے ایسا کہ ستارے بھی شرر ہو جائین

۲

تیر سختی مری ہی او چرخ ترا ہی تقصیر
تیری گردش سی وہ برگشتہ ہوا مانیر

نوجوانی مین دیا داغ مجھے او بے پیر
تو ہی اک سفلہ بس اب تجسے کرون کیا تقریر

اوس پہ ہی سے کہون تم ایسے بداطوار ہوے
عاری جنسیے زمانیکو وہ اب یار ہوے

۳

باتین وہ کرتے گئے کا فہ نہین اب آکر
لائق حلقہ بگوشی نہ تھے جو بد گوہر

منہ مقابل ہو نکا جو چڑھتے تھے کبھی سیر سے منہ پیر
صورت نقش قدم ہتھے پامال اکثر

سر چڑھا دے وہ بل کرتی ہین گیسو کیطرح
مجھ دکھلاتی ہین تیغ دو دم ابرو کیطرح

۴

چیرتی ہین تمہین کیا چیرتی آتی ہین مجھے
مسی ظاہر مین کچرتی ہین بناتے ہیں مجھے

آتش افروزیان کرتی ہین ستاتی ہین مجھے
گرمیان کرکے مشاطہ [illegible]

پاس میرے نہین کچھ پاس بہانے ہوا دین
یہ ڈھٹائی کہ مری لگے بلانے ہوا دین

۵
اونکو مچلا دیکھنا میٹھی نگاہ ہونگا دکھائے گا مزا
ہنسنا اسی نیچہ دہن اونسی نہین ہے اچھا دیکھ لینا کہ کوئی تازہ شگوفہ پھولا

لگ گئی اور ہوا ایسے تم اب بھول گئے
مثل گل حسن دو روزہ یہ عبث پھول گئے

۶
قلعی کھولون کرہ نین آئینہ سا ہے اوصاف
خود نمائی یہ مری روبرو اب کھولون صاف
رشک گلبرگ دوپٹے کی کمان تھی سنجاف
سبزلیمین لفون مین کلیونکا یہ کب تھا موباف

دھڑی مسی کی جمی تھی یہ کہان ہوٹون پر
سرخی پان تھی نہ یون آفت جان ہوٹون پر

۷
عشوے آتے تھے نہ رعنائی تھین آتی تھی
صاف باتون سے طبیعت تو اوجھاتی تھی
زلف ناگن کیطرح رخ پہ نہ لہراتی تھے
یہ کمر بال سے اسطرح نہ بل کھاتی تھے

چال ڈھال آپکی سیدھی تھی یہ انداز نہ تھے
ترچھی کب تیغ نگہ رہتی تھی دم باز نہ تھے

۸
رخ گلفام پہ غازہ نہ ملا جاتا تھا
گوری اندام پہ بٹنا نہ ملا جاتا تھا
عطر بیبناک مین ایسا نہ ملا جاتا تھا
مسی کیا دانتون مین کولا نہ ملا جاتا تھا

لطف دنیا سے خبر ہی نہ تھی کیا ہوتا ہے
کیا ملاقات مین آپس کے مزا ہوتا ہے

۹
غیر در تک بھی پھٹکنے نہین پاتے تھے کبھی
باتین عیاری کی تم یون نہ بناتے تھی کبھی
ڈھنگ محبوبی کی ایجان نہ آتی تھی کبھی
شرم سی سامنی آنکھین نہ اوٹھاتی تھی کبھی

اک فقط حسن خداداد تمہارا تھا
سیدھی سادھی تھی ادا کی یہ طرحدار نہ تھے

۱۰
زرق برق ایسی تھے وضع یہ البیلی نہ تھی
سحر تقریر مین رفتار مین ایسی نہ تھی
طوق منت کا گلے مین تمہارے تھا نہ تھی
زلف کو کہتی تھی زنجیر کہ ایسی جیلی نہ تھی

جھوٹی ناحق کے اولھنی نہ کبھی آتی تھے
راست یہ ہی کہ ہر اک بانین چپ جاتی تھے

۱۱

ناز و انداز کا انداز بتایا کس نے
یہ تو کہدو کہ کیا لب کو مسیحا کس نے
دل ہو یا مال سکھایا چلن ایسا کس نے
چشم جادو کو کیا دیکھو ستم زا کس نے

ترک و طرار بنائی ہوئی آپ اپنے ہین
سب طرحدار بنائی ہوئی آپ اپنے ہین

۱۲

وضع پہلی کہو یون ہوش ربا کسکی تھی
ترچھی چتون تھی کہان بانکی ادا کسکی تھی
نہین منصف ہو یہ تقریر جفا کسکی تھی
قد قیامت تھا کہان زلف بلا کسکی تھی

مہندی کب ہاتھونمین چنچی تھی یہ سیج کسدن تھی
ایسی کس روز نکھرتی تھی یہ دیج کسدن تھی

۱۳

یون گلوری کبھی کھا کر نہ ہنسا کرتی تھی
باتین شوخیسی چپا کر نہ سدا کرتی تھی
چشم اغیار سی تم پر وہ کیا کرتی تھے
مردم آسا مری آنکھونمین رہا کرتی تھے

خود بخود گل کی روش یون نہ کھلی جاتی تھے
مسکرانمین شرارت کی وہ ہنگ آتی تھے

۱۴

بہر گلگشت اگر باغمین تم جاتے تھے
آنکھہ نرگس سی ملاتی ہوئی شرماتی تھی
سرو قد غنچہ دہن کا ہیکو کہلاتی تھے
بلبل و فاختہ کی ذکر سی کہبراتے تھے

تھی ہمین عاشق شیدا نہ کوئی مفتون تھا
لیلی حسن کا کب غیر کوئی مجنون تھا

۱۵

قتل عشاق نہ منظور ہوا کرتا تھا
ایسی کب سرمہ کا دنبالہ جفا کرتا تھا
دمبدم خون یہ خنجر نہ کیا کرتا تھا
گرد دامان حیا سرمہ رہا کرتا تھا

چھو نہ سکتی تھی کبھی باد صبا دامن کو
یون اوٹھا کر تو نہ چلتی تھی سدا دامن کو

۵۱۶ ذوق کب تھا یہ مدام آغوشی کا — نشۂ حسن سے عالم نہ تہا بیہوشی کا
نام لیتے تھے بہک کر نہ ہم آغوشی کا — تھے بہ کم گو کہ دہن بسم تہا خاموشی کا

۵۱۷ چپ رہو چپ رہو فقرے نہ بناؤ صاحب — بت بنی رہتے ہے باتین نہ بناؤ صاحب

۵۱۸ رخ و گیسو کا نہ حیران و پریشان تہا کوئی — صورت صبح نہ یون چاک گریبان تہا کوئی
نوحہ گر اتون کو کب بہر سر و سامان تہا کوئی — ہستی غیر و نسی نہ تہی آپ نہ گریان تہا کوئی

۵۱۹ مشتری جمع نہ تہے گرم یہ بازار نہ تہا — ماہ مصر آپ تہے پر کوئی خریدار نہ تہا

۵۲۰ جالی گرتی کی ہوئی دام بلا اپنے سبب — آینہ پیش نظر رہنے لگا اپنے سبب
بڑہ گئی حسن مصفا کی صفا اپنے سبب — ذوق آرستگی تکو ہوا اپنے سبب

۵۲۱ اپنی صحبت مین سلیقے مری جان سیکہے ہو — جھوٹ کہتا ہون تو سچ کہدو کہان سیکہے ہو

۵۲۲ چشم کو آپ کی آشوب نظر رہنے کیا — شوخ دیدہ نہ تہے آپ اتنے مگر رہنے کیا
پری ہوتا نہین انسان کوئی پر رہنے کیا — اجی کرتا نہین جو کوئی بشر رہنے کیا

۵۲۳ اب تو باتو نہین اوڑانے لگے ہر آن ہمین — ای پری آگی سمجہتے تہے سلیمان ہمین

۵۲۴ مین وہ بلبل تہا کہ گل مجہسے اکہاتی تہے — جانکر فاختہ قمری و سار گہلاتی تہے
ہم بغل مین جو ہوتا تہا تو گہبراتے تہے — ایسی شیرین تہی کہ فرہاد نظر آتی تہے

۵۲۵ کہتے تہے آپ ہین یوسف تو زلیخا مین ہون — گل اگر آپ ہین تو بلبل شیدا مین ہون

۵۲۶ اک گہڑی پاس آتا تہا تو تم روتی تہے — آہین کر کر کے مری واسطے جی کہوتی تہے
جاگتی رہتے تہی شب بہر نہ کبہی سوتی تہے — جی سے بیزار اجی میرے لیے ہوتے تہے

زہر وافیون بھی منگاتی تھی سد اکھانی کو
زندگی جانتی تھی یاد ہے مرجانی کو

(۱۲۲)

گرمی بواتی تھی سو طرح بمنت مجکو
دل لبھانی کو دکھاتی تھی محبت مجکو

جو سو کس پیار سے کرتے تھے عنایت مجکو
رنج کو بدلے دیا کرتے تھے راحت مجکو

ایکدم مجسے جدائی کے روادار نہ تھے
یار دلجو تھے مری جان دل آزار نہ تھے

(۱۲۳)

پاس الفت کا ہمین بھی بخدا تھا ایسا
دور ہی دور پھرے منہ نہ کسیکا دیکھا

جان وو سو رہے ہر لحظہ تمہین پر شیدا
جانتا ہوگا اجی دل ہی جو کچھ ہمنے کیا

اب جو یہ اور نبا ہینگے وہ دیکھینگے نہ ہم
اسطرح آپکو چاہین گے وہ دیکھینگے نہ ہم

(۱۲۴)

تھے ہمین عاشق صادق کہ ہوئی مثل حنا
ہوئی پامال مگر رنگ نہ اپنا بدلا

خوب اب غیر سے ہوکے دیکھو گے تم ایسی وفا
ہوا لہوس سب یہ شیاطین ہین لاحول لا

لوٹ کر حسن کی دولت کو جدا ہو دینگے
کرکے برباد تمہین آپ ہوا ہو دینگے

(۱۲۵)

خواب مین ہمنے کبھی چوک گئے ہم بخدا
آنکھ اوٹھا کر بھی نہ دیکھا کسی بت کا نقشا

عین الفت سی تمہین آنکھ کا سمجھے تارا
تمکو آنکھو نمین سدا پتلی کی صورت رکھا

ہمنی سطرح سی چاہا کہ خدا جانتا ہے
عہد الفت یہ نبا ہا کہ خدا جانتا ہے

(۱۲۶)

ایسی الفت ہی کہ ہر روز ستم سہتے ہین
پاس بی آئی پھر بھر بھی نہین رہتے ہین

ایکدم خوان کی نگاہ مین فرقت مین سہتے ہین
ہونٹہین آؤنہ کہنا تھا سو اب کہتے ہین

اپنی بڈھری سی ای ماہ لقا روئے گا
دل اوٹھا لینگے جو ہم بیٹھے سدا روئے گا

۲۶

پھر گریے گا مری رو برو نا آپ آکر
مین نمانون گا تو پھر روئیگا چلا کر
تتنین کیجیے گا سیکڑون قسمین کھا کر
چلی پھر منبر و نمین باندھیے کا جا جا کر

۲۷

پھر جو کچھہ خوفِ خدا آئیگا تو بولینگے
دل مین رحم ایسا ہی آجائیگا تو بولینگے

۲۸

ای صنم توڑون اگر عہد و فا مین واللہ
وہ اوڑاون مری حسرت سے کہ جنکی نہ آہ
جھنڈ پریون کے مری گرد رہین شام و پگاہ
لطف یہ آئین نظر جس سی یہ نورانگاہ

۲۹

سر پہ ٹہلائین بلا کر مجھے خوبانِ جہان
باندہ کر ہاتہ گرین قدمون پر ایجان جہان

۳۰

خوبرو ایسی کہ تم چاند ہو وہ مین خورشید
تم جو اک چھوٹی ستاری ہو تو وہ مین ہی ہے
لبِ جان بخش سی دین مُردونکو عمر جاوید
روبرو اونکی ہے ہر سو مرجین صورت بید

۳۱

نورِ رخسار ونکا اونسے جو عیان ہو جائے
شعلۂ آتش ہمزد دہوان ہو جائے

۳۲

دیکہیی قد تو وہ ہے فتنۂ روز محشر
تیرا وہ دل عشاق کہ جس سے
دیکہیے زلف کسلی اونکی کوئی شکو اگر
نازل اک کالی بلا سبح کو ہو
عکس انداز جو اونکا بھی اک مو ہو جای
چاک چاک آئینۂ شانۂ گیسو ہو جاے

۳۳

جین گیسو کو اگر جین کہون تو ہے خطا
مشک سی دون اوسے تشبیہ تو ہے بیہودا
آلش رخکے دہوین کا بھی گمان ہی بیجا
گر کہون صرع پیچیدہ نہین ہو سکتا

۳۴

رنج گلرنگ پر زیادہ ہے یہ سایا ہے
باغ پر ابر سیاہ آکے گہرایا ہے

۳۵

دیکہکر نور جبین داغ مہ تابان ہے
چشم حیران سی بھی آئینہ سا حیران ہے
دل عاشق کطرح صرفلک گردان ہے
حسن کہتی ہین جسی جسمی

سرنوشتِ دل غمدیدہ ہی اسپر تحریر
جو کہ پیش آتی ہے اسپر ہی سراسر تحریر

۳۳۳

چین ہو جبین پر نہین ای گل خمسار
چہرہ گل ہی فورگ گل ہی یہ ای رشک بہار
اس سی شرمندہ ہین امواج نسیم گلزار
ہی رگ گل یہ یہ تا نغمہ بلبل زار

چین پیشانی پہ کیا لطف دکھاتی ہی کدہ
جوہر اس آئینے مین وہ ہی کہ سبحان اللہ

۳۳۴

وہ بھوین بند ہو جسی دم شمشیر دودم
اک اشارہ مین کرین قتل یہ دنون عالم
کہائی جلاد فلک انکی دم قہر قسم
انکی ہی قبضہ قدرت مین اجل ای ہمدم

جنبش انکی ہے غضب قہر اشارا انکا
ملکے پانی بہی نہین مانگتا مارا انکا

۳۳۵

پردہ دیدہ بادام مین پلکین اونکی
برگ بادام ہین بادام مین پلکین اونکی
دل سینسی دیکہکر کیا دام مین پلکین اونکی
جی نہ چہوڑی وہ بلا دام مین پلکین اونکی

دل تڑپتا ہی اجی ہر بن مژگان کی تلے
روز گردن ہے یہان خنجر بران کی تلے

۳۳۶

آنکہین وہ ساغری ہین کہ جلاتا ہی چلو
صورت مردم دیدہ ہو سیہ مست اکبار
ایسا مدہوش ہو راحت رہی دلمین نہ قرار
نشہ پنجہری آسے کری ہوش فرار

سحر ہی قہر ہے آفت ہے نظارہ اونکا
غضب آشوب قیامت ہے نظارہ اونکا

۳۳۷

پیاری پیاری وہ پری چہرے دو رخسار کی
حور جنت کی بہی ہو دنگی نہ عارض ایسی
شاخ ہی گردن نازک پہ ہین دو پہول کہلے
طاق ابرو مین ہین یا آئینے گلدستی کے

برق عکس رخ انور ہے لب آب گرے
موج کیطرح سے بجلی وہ بیتاب گرے

بینی دیکھی تو اگر اونکی تو حیران ہو جای
ہو یہ دم بند کہ سکتا تجھے ایجان ہو جای
ناک مین آئی دم اسدرجہ پریشان ہو جائے
اپنی خود بینیون سے دل مین پشیمان ہو جائے

آفتاب رخ روشن کا الف ہے بینی
چشمۂ مہر کا پل یا ہے بطمی سے بینے

۵۳۹

دہن تنگ ہی اونکا کہ کوئی غنچہ ہے
صدف گوہر اسرار خفی ہے گیا ہے
تنگ شکر ہے کوئی قند کا یا کوزا ہے
رخ ہی آئینہ دہن طوطی شکر خا ہے

بات اسدرجہ ہے شیرین کہ نبات ایسی نہین
سُنی شیرین ہے بھی خسرو نے تو بات ایسی نہین

۵۴۰

لب جان بخش پہ ہو جائین مسیحا قربان
چشمۂ خضر سنے دیکھہ کے چشم گریان
اونکی بوسی کا اگر دلمین ہو اپنے ارمان
شیرۂ قند مکرر ہو دہن شیرۂ جان

کیا کہو نہین کہ شکر پاری ہین یا خرمی ہین
روبرو اونکی تو حنظل سی سوا خرمی ہین

۵۴۱

مکری میری کی ہین کسطرح کہون گوہر ہین
در شہوار سی بھی بلکہ کہین بہتر ہین
ابر مین مسی کی چمکے ہوی یہ اختر ہین
صاف یا تیغ تبسم کی عیان جوہر ہین

دانت پیسین جو کبھی حور مین وہ دندان دیکھین
ہیری کہالیوین اگر خوابہین پریان دیکھین

۵۴۲

سیب جنت سی کہین سیب ذقن بہتر ہے
ثمر باغ سی ای رشک چمن بہتر ہے
رنگ سے انکے کہان رنگ سمن بہتر ہے
ہر گل تر سے وہ ای غنچہ دہن بہتر ہے

گر لب چاہ ذقن اپنا دکہائین تمکو
چشمۂ مہر یہ عیسی نظر آئین تمکو

۵۴۳

شیشۂ می کہون گردن کو کہ شمع کانور
کوئی روشن ہی کنول یا کوئی خوارۂ نور
دستۂ آئینہ ہے یہ کہ صراحے بلور
ہاتھہ اگر اوسمین حمائل ہو تو مینا مسرور

صدفِ گوش کی ایجان تب وصاف کری
آب گوہر سے اگر دہو کی زبان صاف کری

۴۴

شاذ ہین شان خدا نور کی سانچی مین ڈھلے
گوری گوری ہین وہ ایسی کہ قمر ہو صدقے
دل پھڑک جائے نظر آئین جو بازو اونکے
سینے مین ماہی بی آب کی صورت تڑپے

۴۵

آستینونمین چمکتی وہ نہین ہین باہین
شمعین کافور کی دو جلتی ہین فانوسون مین

۴۶

دیکھی جب اونکی کلائی نہ کل آئے واللہ
کبھی دیکھی نہین ایسی تو کلائی واللہ
آستین ہی جو چمک کر نکل آئے واللہ
سر پر اک برق بلا آج کل آئے واللہ

۴۷

پنجی کو پنجۂ خورشید درخشان کہیے
بی حنا سرخ یہ ہے پنجۂ مرجان کہیے

۴۸

چال وہ جسسے دل غالب کرین لے آرام
اثر شوخیٔ رفتار دکھاوین وہ تمام
رنگ ایسا ہی ہو ہر اک نقش قدم وقت خرام
سحر کیا بلکہ کرامت ہر اسی چال کا نام

۴۹

روشنی نازسے بادِ سحری پیدا ہو
گھنگرو سے قہقہۂ کبک دری پیدا ہو

۵۰

الغرض تمنی جلایا تو جلاون مین بہی
منتون سے جو بلاؤ تو نہ آؤن مین بہی
بی بلائی ہو ذکر غیر ونکی جاؤن مین بہی
جسقدر تمنی ستایا ہی ستاؤن مین بہی

۵۱

خیر اب ایسی ہی مین بہی تمہین ایذا دونگا
دل جلانیکا مزا دیکہنا دکہلا دونگا

۵۲

تو سہی آنے دو مکو مین پیار کرون تم دیکہو
چومون مین گال تو تم غصہ مین پیٹو منہ کو
ہاتہہ مین ہاتہہ مین لون تم کف افسوس ملو
یہ ہنسی دل لگی ہو دل مین کہو تم رو دو

۵۳

جام بہ کف ہو صراحی ہو بغل مین ساقی
دیکہکر بزم طرب تم یہ جلو آتش

۵۴۹ جو ہی

پُتری آنکھہ اور چشمک سی ستاؤن تمکو
مژہ سان آنکھون یہ ٹہلاؤن دکہاؤن تمکو
دم اگر آنکھو نہین آئی نہ بلاؤن تمکو
صورتِ اشک یہہ نظرون سی گراؤن تمکو

عار سب تمسے کر بن جان سی تم عاری ہو
ہو سبک ایسے کہ جینا بہی تمہین بہاری ہو

۵۵۰

کیون نہ کہتی تہی کہ پہر روئیگا رونی لگے
اتہہ سی ننہا کلیجا نہ تمہارو نے لگے
ٹہنڈی سانسین گہی یون بہر نے کیا رونی لگے
واہ واسن کی تلے مُنہ کو چہپا رونے لگے

صاحب اب فائدہ ان باتون پر آجانی سے
یو ہین پہر کیجیے گا غیرون کے بہڑکانی سے

۵۵۱

خیر ہی خیر ہی کچہہ ہو تمہین آؤ صاحب
آگ اس بیلی لگاؤ ٹ کو لگاؤ صاحب
ٹہنڈی سانسین بہر و بیٹہہ کی جاؤ صاحب
دیکہی دلسوزی بس اب جی نہ جلاؤ صاحب

گر میان غیرو نسے ہون میر اکلیجا سُلگے
جب کہیو دلمین تمہارا بہی دل ایسا سُلگے

۵۵۲

جائی جائی سب جہوٹی محبت دیکہے
بہی پابند ہماری تہی بس الفت دیکہے
چاہ کی باتین بہی ہوتی ہین چاہت دیکہے
خوب کی ہمسے وفا داہ مروت دیکہے

اُوہ جی ایسی ہی دنیا مین اگر الفت ہے
گذری ہم بلی سی اس بلی پہ یہی لعنت ہے

۵۵۳

تمکو غیرو نسے ملاقات مبارک ہو وی
اُنس اونسے تمہین نہ رات مبارک ہوی
ہنسنا اور بولنا ہر بات مبارک ہو وی
دمبدم لطف و عنایات مبارک ہو وی

گر نہین تمکو غرض ہی تو ہمین کیا پروا
تم پڑا سمجہے ہمین بہی نہین اچہا پروا

۵۵۴

سنکے یہ باتین میری اور بہی بپتا یہ ہوئی
تڑپی بجلی کیطرح ابر کیصورت رونی
رعد کیطرح سی کرنے لگے بہد نالے
ہچکیان لینے لگی آہین گلے [illegible]

پیٹ کر ران کو اک حشر بپا کرنے لگے
عذر یون کر کی وُ فریاد و بکا کرنے لگے

۵۵

بات کی غیر سی کیون گونگی زبان ہو نہ گئی
لگ گئی کیون نہ عوض ہمسخنی کے چپکے
آئی کیون اس لب خاموش پہ کنجت ہنسی
گر پڑی موج تبسم سی نہی ہی سنبلے

جانب غیر جو دیکھا تو یہ آفت دیکھے
اک نظارے مین یہ فتنہ یہ قیامت دیکھے

۵۶

دل جلی مین بہت اتنا نہ جلاؤ جوہر
تمہین واللہ بس اب نہ ستاؤ جوہر
بیٹھے بٹھلائے تو ناحق نہ رولاؤ جوہر
ہائے اتنی تو رو کہانی نہ بتاؤ جوہر

قسمین دیتے ہین خدا کی لیے بولو ہمسے
نسبتین کرتے ہین اتنا نہ خفا ہو ہمسے

۵۷

غیر کے فقرے مین ہم آگئے تقصیر ہوئی
اپنی شامت تھی کہ جل کہا گئے تقصیر ہوئی
دن بڑی رنج یہ دکھلا گئے تقصیر ہوئی
ہائے اسدرجم کو پہونچا گئے تقصیر ہوئی

اب کبھی ایسی ہو تقصیر تو جو چاہو کرو
نہ ملو پھر کبھی تعزیر دو جو چاہو کرو

۵۸

اب جو اقرار سی اپنی ہو کوئی بی اقرار
اوس پہ ہو حضرت عباس علمدار کی مار
کربلا چلیے تو کھاؤن مین ابھی قسمین ہزار
لو خدا کی لیے اسپر بھی ہی مجھسے انکار

موت آئی مری آسان یہ وقت ہو جای
کہین لگجاؤن ٹھکانے تو فراغت ہو جای

۵۹

کہین اور انگہہ لگی کا ہیکو اب بولو گے
اب تو ہر بات پہ بگڑو گی خفا تم ہوگے
پھر گیا مجھسے دل آہ کیا گیا اب چھوڑو گے
اور دلبر ہے کوئی دل مین تو اوسی اب دو گے

زہر دی دو مجھے گر ایسے ہی بیزار ہو تم
مار ڈالو جو یونہین قتل پہ طیار ہو تم

۶۰

عذر کرنا ہی وہ دلبر تو اب اچھا ہے سے
کہ چلا صبر دل زار کنارا ہم سے

لاکھ تنہا ہیں نہیں تنہا ہی کلیجا ہے سے
اب تو واللہ نہ اوسے گا یہ صدما ہم سے

۶۱

ضبط کیونکر کریں آنسو کو نہیں رکتا ہے
اشک امنڈا ہوا رو کے سے نہیں رکتا ہے

۶۱

لو ہم اب صاف ہیں تسی بخدا چپ بھی رہو
ہم بھی رو دینگی تو پھر فائدہ کیا چپ بھی رہو

اب نہیں دل میں غبار اپنی ذرا چپ بھی رہو
عذر کرتی ہیں بس اے ماہ لقا چپ بھی رہو

بدلے شکوے کے ہو اب تذکرۂ الفت دل
آؤ سینے سے لپٹ جاؤ مرے صورت دل

۶۲

ہو وہی بی کام زبان بولیں اگر غیر وہی
ہاتھ مل ہون کبھی کیسو جو جھوٹی اور کسی

آنکھیں پھوٹیں جو نگاہ اور کسی پر ڈالی
جی پہ بنجائے اگر اور کسیکو ول دی

جھوٹی باتیں نہیں سب تمکو جلانے کے لیے
چھیڑ کرتے تھے مری جان ستانے کے لیے

۶۳

اب اگر اشک بہاؤ تو مجھی کو پیٹو
منہ سے دامن جو ہٹاؤ تو مجھی کو پیٹو

لب پہ شکوی کبھی لاؤ تو مجھی کو پیٹو
گر نہ آغوش میں آؤ تو مجھی کو پیٹو

ہنسکے جو منہ نہ ہلا دے مرا مردہ دیکھے
گر کلیجے سے نہ لپٹے تو جنازا دیکھے

۶۴

لو چلو آؤ مسہری میں لپٹ کر سوئیں
جاگ اوٹھیں بخت قیبو نکی مقدر سوئیں

بیحجابانہ شب وصل ہی دلبر سوئیں
ایک کروٹ یہ تمنا ہے کہ شب بھر سوئیں

رنجشیں دور ہوں بشاش ابھی دل ہو جائیں
آرزوئیں جو دلو نکی ہیں وہ حاصل ہو جائیں

۶۵

وصل دلدار کی امید بر آئی صد شکر
ہوئی اوس آئنہ طلعت سے صفائی صد شکر

بات بگڑی ہوئی خالق نے بنائی صد شکر
پھر شب عیش مقدر نے دکھائی صد شکر

ہم بغل ہی وہ پری عیش ہیں جو ہر ہیں ہم
عہد کی اپنی سلیمان ہیں سکندر ہیں ہم

جذب

تخلص ہے سید علی حسین صاحب کا شاعر اچھے ہین
صاحب طبع رسا ہین ملازم اور شاگرد نواب مرزا محمد
مہدیعلیخان بہادر متخلص بہ افسون کے ہین اور وہ شاگرد
ہین جناب شیخ امداد علی صاحب بحر تخلص کے
سوا اس واسوخت کے جو شامل اس مجموعہ کے
کیا گیا ہے اور کچھ کلام ان کا نہین ہے
تعجب نہین جو صاحب دیوان بھی ہون اس سے زیادہ حال انکا
دریافت نہین ہوا باقی العلم عند اللہ فقط

واسوخت جذب

۱
بے سبب کیون تجھے ایدل خفقان رہتا ہے
یاد کسکی ہے ترا دھیان کہان رہتا ہے
وحیدم کیون طرف دیگران رہتا ہے
کسلیے راتونکو سرگرم فغان رہتا ہے

کس پہ یزاد پہ مرتا ہے جو دیوانہ ہے
کیون جلا کرتا ہے کس شمع کا پروانہ ہے

۲
بیقراری کبھی ایسی نہ تھی تجکو ایدل
یون تڑپتا ہی طپان رہتا ہے جیسے بسمل
رنج پر رنج اوٹھاتا ہے بھلا کیا حاصل
تو تو نادان بنا جاتا ہے ہو کر عاقل

کون سی بات کا کس چیز کا خواہان ہی تو
ایسی باتون سے تو ثابت ہے کہ نادان ہی تو

۳
گیسوون کا جو تصور ہے تو سودا ہی ہے
ایسی باتون مین بڑی ذلت و رسوائی ہے
تیری قسمت مین مگر بادیہ پیمائی ہے
اری نادان مگر تیری اجل آئی ہے

درد سر مول نہ لے دیکھ یہ نادانی ہے
عشق مین کاکل پیچانکی پریشانی ہے

۴
فرقت زلف دکھائیگے شب تا بجے
عشق کا کل کبھی ہوگا نہ سزاوار تجھے
دیکھ کر دیکھا یہ رسوا سر بازار تجھے
غل و زنجیر مین کردیگا گرفتار تجھے

شب کیسو یہ تری سر پہ بلا لائیگے
ظلمت گور یقین ہے تجھے دکھلائیگے

یاد پیشانی جانان سے تو حیرانی ہے
ذلت اک روز ترے واسطے پیشانی ہے

ایسی باتون کا تصور ہے تو نادانی ہے
آسمین آخر کو مرجان پشیمانی ہے

زندگی کرتا ہی رہا دجو نادان اپنی
باز رہ ایسے خیالون سے نہ دی جان اپنی

۵۴
گوش محبوب سے لازم ہے تجھی لو نہ لگا
ہوگا مشہور فسانہ ترے رسوائی کا

کچھ بجز ذلت و خواری کے نہ حاصل ہوگا
یہ بُرا دان نہ کسیکو کبھی دکھلائے خدا

تنکے ہر کوچہ و بازار کی چنی ہونگے
طعنے غیرونکے تجھے کانسے سننے ہونگے

۵۵
یاد ابرو مین یقین ہے کہ چلینگے خنجر
نوک مژگان کی تصور مین چبھینگے نشتر

غم دا ندوہ مین گذری گی تجے آہ بہر
زندگی بھی تجے ہو جائیگی ایدل دوبھر

فرقت چشم سیہ تجے جو ہو جائی گی
اجل آنکھین تجے پھر دیکھنا دکھلائی گی

۵۶
چشم بیگو کا کبھی تجکو جو دھیان آئیگا
جام لبریز ترے عمر کا ہو جائے گا

خواب مین بھی کبھی آرام نہ تو پائے گا
آسمان حسرت دیدار مین ترسائے گا

آنکھین پھر آئینگی پھر دیکھنا بیخوابی سے
دم نکلیگا آخر ترا بیتابی سے

۵۷
بینی صاف کی یاد آئے تو حیران ہوگا
وجہ حیرت کی یقین ہے رخ جانان ہوگا

لب جان بخش جو یاد آئی تو بی جان ہوگا
دیکھہ سمجھا تا ہون ناحق کو پشیمان ہوگا

تلتے مرکب کا ہو نہ نہ نہ مزا آئے گا
دیکھہ پچھتائیگا پچھتائیگا پچھتائے گا

۵۸
اوسکی دانتونکی صفائی تجے یاد آئیگی
خرمن صبر پہ اک برق چمک جائے گی

یا دستی کے تجے خاک پہ مر جائی گے
آبرو خاکمین ایدل تری ملجائی گی

کبھی حیران کبھی انگشت بدندان ہوگا
گاہ گریان کبھی خندان کبھی نالان ہوگا

۱۱
لالی اوسکی لب رنگین کے جو یاد آئیگی
خون دل آنکھو نسی ہر دم تجے رلوائیگی
چاہ اوس چاہ زنخدان کی بلا لائیگی
غرق بحر غم واندوہ مین کر جائیگے

زہر کہلوائے گا وہ سبزۂ رخسار تجے
کوئی مونس نظر آئیگا نہ غمخوار تجے

۱۲
ہوگا آسیب تری واسطے وہ سیمبدن
خار دیگا تجے فرقت کا جو وہ غنچہ دہن
یاد آئے گا تجے جب وہ گلوے روشن
خود بخود کا تکے مرجائیگا اپنے گردن

سینہ اوبیرا ہوا لبسہ کا جو یاد آئیگا
کف افسوس یقین ہے تجے ملوائیگا

۱۳
چھلے بازو کی جو یاد آئیگی تجکو ناداں
ریگ ماہی کی طرح خاک پہ تو ہوگا طپان
نہ گل آئیگے کلائی سے تجے میرے جان
دست رنگین کی تصور مین بھلا چین کہان

مرض ہجر سے دشوار سنبھلنا ہوگا
کف افسوس یقین ہے تجے ملنا ہوگا

۱۴
شکم صاف کی تجکو جو محبت ہوگی
ہر گہڑی آئینہ سان دیکھنا حیرت ہوگی
دیکھنا لینا تجے ہر ایک سی وحشت ہوگی
مردنی چہرہ پہ چائیگی یہ صورت ہوگی

ناف تعمین ترے بنجائیگی بس ایک بھنور
راہ معدوم دکھائیگی وہ موہوم کمر

۱۵
رانین آئینہ دکھائینگے تجے حیرت کا
ہر گہڑی سامنا تجکو رہیگا آفت کا
پاس باقی نہ رہیگا تجے کچھ عزت کا
گوشہ گردیکی سواد ہیان کہان ذلت کا

نازکی چال کریگی کبھی مفتون تجکو
وارد کہلائیگا ہر دم قد موزون تجکو

۱۶ دیکھہ کہتا ہون کچھ اسمین نہین حاصل ایدل
ابرو و نسی نہو اوس شوخکی تسہیل ایدل
نہ دکھا پھر خدا کو چہرہ قاتل اے دل
دیکھہ کیا کرتا ہے کیا کرتا ہے ایدل ایدل

دام گیسو مین نہین جان کے آنا اچھا
جان آفت مین نہین مفت پھسانا اچھا

۱۷ جو کہ سمجھانیکا حق تھا وہ تجھے سمجھایا
آئینہ پند و نصیحت کا تجھے دکھلایا
راستہ تجھکو خرابے کا بہت بتلایا
پر وہ سمجھانا ترے ذہن مین تھا کب آیا

خنجر ناز کا تسہیل ہے خدا خیر کرے
ایک بیدرد پہ مائل ہی خدا خیر کرے

۱۸ تپش غمسے ہر اک لحظہ بہکا کرتا ہے
نالہ و آہ یہ ہر وقت کیا کرتا ہے
دیہا نہین چشم سیہ کے جو بکا کرتا ہے
دیکھہ ای دشمن جان دیکھہ یہ کیا کرتا ہے

دیہان اسکو نہین کچھ ذلت و رسوائی کا
حال مین کس سے کہون اس دل سودائی کا

۱۹ سنیے آگے کبھی الفت سے مین آگاہ نہ تھا
غم واندوہ نہ تھا نالہ جان کاہ نہ تھا
راہ مین عشق کے اسطرحسے گمراہ نہ تھا
ایسی باتون سے مین واقف کبھی اللہ نہ تھا

شمع عارض کا کسیکے نہ مین پروانہ تھا
کبھی پریونکی محبت مین نہ دیوانہ تھا

۲۰ زلف شبگون سے کسیکے نہ پریشانی تھی
آئینے سے نہ رخ صاف کی حیرانی تھی
غم واندوہ کے دلمین نہین مہمانی تھی
کوکبو خاک نہین مین نے کبھی چھانی تھی

مائل کاکل پیچان یہ دل زار نہ تھا
اسکے سودا سے کبھی مجکو سروکار نہ تھا

۲۱ نرگس چشم دل آزار سے بیمار نہ تھا
کسی گلرو کی محبت کا مجھے خار نہ تھا
مائل ابرو و رخسار دل زار نہ تھا
وہی دن خوب تھی حب عشق کا آزار نہ تھا

بیکلی کچھ بھی نہ تھی گل کی روش شاد تھا مین
سرو کی طرح صبا اس باغ مین آزاد تھا مین

۲۲ دوستون سے ہوئی القصہ یکایک صحبت — بڑھ گئی اونسے روابط ہوئی باہم الفت
سیلے ٹھیلے مین بھی جانکی ہوئی پھر عادت — ایسی ہی چالو نہین بس آ گئی مجھپر فرصت

گردش بخت نے کیا کیا نہ ستایا مجکو
دربدر خاک بسر ہاے پھرایا مجکو

۲۳ میلا ٹھیلا نکا جو آیا تو یہ بولے ہمدم — سیر کے واسطے اب چاہیے چلنا باہم
متفق ہوکے چلے سیر کو سب یار اوسدم — آفت آنیکی بھی اب حال کو کرتا ہون رقم

برطرف میلے مین برپا تھا حسینونکا ہجوم
خوشی اسطرح سے تھی جیسی کہ شادی مین ہوم

۲۴ غول کی غول حسینونکی نظر آتے تھے — خوب عشاق کو بسمل سادہ تڑپاتی تھے
جو ہین اسنے وہ پریزاد جو دکھلاتے تھے — دل بیراک کا مہ یہ لوگون کی پسی جاتے تھے

کوئی ملبوس ریشمی پہنے ہوئے آتا تھا
سادی پوشاکہی مین کوئی حسین بھاتا تھا

۲۵ تہ بتس پہ کوئی گلرو کوئی بگھی پہ سوار — آمد فصل بہار یکی ہو جسطرح بہار
کیا کہون جیسی حسینونکی تھی میلے مین بہار — ساقنین کہتی تھین اک ایک ہے بر خوردار

بہار میلے ہو کسانون کی طبیعت والے
آؤ اکدم تو لگا لو سیان جانے والے

۲۶ خانہ بدوش کہین پہ کہین گانے والے — حقے والے کہین پر دسکے جلانے والے
کہین مشکی جو دہان پانی پلانے والے — تھی گرد لکے لگے کے وہ بچھانے والے

گلفروشونکی دکانونپہ یہی گلگے بہار
بلبل دل تہا ہر اک شخص کا اوسپہ نثار

۲۸ ماہرو کوئی تھی ساقن کوئی خورشید جمال — دلکی لے لینے کا ہر دم مین وہ کرتی تھین سوال
دیکھے ابرو جو کبھی اونکی تو شرماتی ہلال — چاندسی کھڑ پہ غرہ تھا اونمین اسنے کمال

۲۹ برق رخسار و نسی اونکی جو چمک جاتی تھی
آنکھ خورشید درخشانکی جھپک جاتی تھی

۲۹ الغرض سیر سے جب پارون فرصت پائی — چاندنی زینو نیہ تالاب کے اک بھر ائی
دوست سب بیٹھے مگر مجھپہ یہ آفت آئی — گردش بخت نی یہ راہ سے مجھے دکھلائے

۲۹ چھپ کے سب یارونسی اسجا کہ وہ میں نے دیکھا
اکطرف مین نے سنا ایک تماشا دیکھا

۳۰ ہے ہجوم ایک جگہ لوگونکی یہ کثرت ہی — پاؤن رکھنے کی بھی اوسجا یہ بہت قلت ہی
دلمین اپنی یہ سمجھا کہ کوئی آفت ہی — جمع اسواسطے بس ایک جگہ خلقت ہی

۳۰ پر کہا لوگون نی یہ ایک حسین بیٹھا ہی
آگے اس غول مین وہ زہرہ جبین بیٹھا ہی

۳۱ جا کی اوس غول مین مین نے یہ تماشا دیکھا — اک پریزاد کو اوس غول مین بیٹھا دیکھا
ہر طرف حسن خداداد کا جلوہ دیکھا — کیا کہون دیدۂ مشتاق نی ہے کیا دیکھا

۳۱ سیکڑون طالب دیدار تھی اوس یوسف کے
لاکھون ہی دلسی خریدار تھی اوس یوسف کے

۳۲ سر سے پا تک تھا وہ مہ نور کے سانچی مین ڈھلا — بس گئے لاکھون ہی دل نازسے جسدم وہ چلا
دیکھکر زلف سیہ آتی مرے سر پہ بلا — چیخ کر مین نے پکارا کہ مرا دم نکلا

۳۲ غش پہ غش آنی لگی جان سی بیزار ہوا
دلمین پیدا وہین بس عشق کا آزار ہوا

۳۳ مانگ نکلی ہوی اوسکے جو نظر آتی تھی — راہ سیدھی شب تاریک مین کہلاتی تھی
چمک فشانکی اوسی اور بھی چمکاتی تھی — آنکھ پڑتی تھی ہتھارونکی جھپک جاتی تھی

زلف شبگوں پہ وہ افشاں جو کبھی یاد آئے
تاری گنتے ہوئی وہ رات بسر ہو جائے

۳۳

دیکھکر زلف سیہ آنکھوں مین اندھیرا ہوا
جوش سودا یہ ہوا جینی سے مین سیر ہوا
کہتے ستے لوگ کہ آسیب کا کچھ پھیرا ہوا
ایکدم مین دل مضطر زبر و زیر ہوا

زلف شبگوں نکا مین اوس شوخکی دیوانہ بنا
دل صد چاک مرا گیسو و نکا شانہ بنا

۳۴

بارہ کچھ ایسی خم ابرو خمدار مین تھی
برش ایسی نہ کسی ترک کی تلوار مین تھے
خنجر تیز سے دہشت یہ تن زار مین تھی
جان باقی نہین مجھ تازہ گرفتار مین تھے

تیغ بران پسبل اوس کی مائل ہو کر
مثل بسمل مین تڑپنے لگا بسمل ہو کر

۳۵

نوک مژگانسی مری سینے مین اک خار ہوا
چشم بیمار سی بیمار دل زار ہوا
بینیکا جو میسر مجھے دیدار ہوا
آنکھین تیر اگین جینا مجھے دشوار ہوا

کر دیا دید نے اوون آنکھونکی اندھا مجکو
رخ کی آتشے سے حسرت ہوتی بینا مجکو

۳۶

روشنی ایسی تھی اوس مہر کی رخسار و نمیں
کہ ہو جسطرح دمکتی ہوئی انگار و نمیں
چمک دون دانتون کی جھوٹی نہ تھی کچھ تارونمیں
سبزۂ رخ نے گھسیٹا مجھی بس خار و نمیں

رنگ چہرے سے اوڑا صبر کیا سینے کا
لب شیرین سے ہوا تلخ مزا جینے کا

جوہری کوئی جو اوسکے لب و دندان دیکھے
پھر یقین ہے نہ کبھی گوہر و مرجان دیکھے
جو کے آئینہ رخ صاف کو حیران دیکھے
ڈوبنے یوسف بھی جو وہ چاہ زنخدان دیکھے

کھولکر اپنا گریبان جو وہ نکلے گھر سے
سیکڑون کانٹے مرجائین گلے خنجر سے

۳۸
قدرت حق کے بناتے ہوئے وہ شانے تھے — گول شانے نہ تھے دونور کے پیمانے تھے
شمع بازو کے گرد سیکڑون پروانے تھے — دم نظارہ پر بزار دسنے دیوانے تھے

باقی تھی نور کی اوس گل نی کلائی ایسے
شمع نے بھی نہین دیکھی ہو صفائی ایسی

۳۹
مہ نو دیکھے اگر صاف کلائی اوسکی — عمر بھر بھولے نہ پھر دیکھے صفائی اوسکی
یاد آتی تھی ہتیلے جو حنا تے اوسکے — ہاتھ ملواتے تھے عاشق کو جدائی اوسکی

چور منہدی کا وہ دکھلای اگر موسی کو
محو ایسے ہون کہ بھولین وہ ید بیضا کو

۴۰
شکم صاف سی آئینے کو ایک حیرت تھے — سکتہ سا ہو گیا تھا وسکے عجب صورت تھے
نازکی مین کمر یار کے یہ نوبت تھے — رگ گل اوس سی مقابل ہو یہ کیا طاقت تھے

اوس گل حسن کی جو ناف نظر آتی تھی
دیکھکر بلبل گلزار بھڑک جاتی تھے

۴۱
کاسنہ زانو روشن جو دکھا دیتا تھا — کاسنہ مہر کو سینے مین ملا دیتا تھا
شمع ساقین پہ پروانہ بنا دیتا تھا — مثل نقش کف پا مجھ کو مٹا دیتا تھا

ہر قدم ناز سے اک حشر مچاتے تھا وہ
کبک کو طاؤس کی رفتار بھلاتے تھا وہ

۴۲
تھی سراپا شجر حسن پہ اوس گل کی بہار — گل فدا تھے کبھی اوسپر کبھی بلبل نثار
شوخ اس مرتبہ تفسیر مین تھا وہ یکتا — ایک کہتا تھا اگر کوئی تو وہ کہتا تھا ہزار

دلکو زلفون کا کبھی شانہ بنا دیتا تھا
شمع رخ کا کبھی پروانہ بنا دیتا تھا

۴۳
الغرض جانیکا اوس شوخ کا سامان ہوا — جاتی ہی اوسکے ہوی مجھپہ قیامت پیدا
فرقت یار نے ایسا مجھے بیتاب کیا — ضبط ہر چند کیا مین نے مگر ہو نہ سکا

ننگ و ناموس کا سب پاس فراموش ہوا
نالے اسطرح کیے مین نے کہ بیہوش ہوا

۴۴

بیہوش کچھ سرکانہ تھا مجکو نہ پاؤن کی خبر
ہوگیا جامے سے بیسانحتہ اپنے باہر
گر پڑا خاکپہ بس تھام کے ہاتھ سے جگر
اتفاقاً ہوا اک دوست کا اوسجا پہ گذر

۴۵

غیر حالت پہ مری جبکہ نظر کی اوسنے
اور سب دوستونسی جاکی خبر کی اوسنے

ہوکے بیتاب چلے آتے وہ سب یکبار
مجمہ مین دیکھا جو نہ اون یارون نے کچھ ہوش و خبر
کوئی رکتا تھا مری حال پہ کوئی تھا اودھر
دلمین کرنے لگے احباب وہ کیا کیا وسواس

۴۶

عطر مئی کا وہین لاکے سنگھایا مجکو
بستر خاک سے اون سب نے اوٹھایا مجکو

کوئی بہرتا تھا مری واسطے ہر دم سر پر
پوچھتا تھا کوئی دامن سے مرے آکر گرد
دیکھکر کوئی یہ کہتا تھا مری رنگت زرد
اسکے سینے مین کسی جہ سے اوٹھا ہے درد

۴۷

کوئی کہتا تھا کہ اب سینہ خوشی طاری ہے
خوب ہم سمجھے اسی عشق کی بیماری ہے

الغرض مشورے آپس مین یہی ہونے لگے
کہ بہر طور یہان سے انہین لے چلیے
کوئی تدبیر سواری کی مہیا کرکے
ساتھ پھر میری سواری کے وہ احباب چلے

۴۸

اک پلنس پر وہ اوٹھاکر مجھے لائے گھر مین
ساتھ ہی ساتھ وہ سب دوست بھی آئے گھر مین

اور باد دیکھکے حالت مری سب روتے تھے
جان رو رو کے مری واسطے وہ کھوتے تھے
ہوکے بیتاب بہت اشکونسی سنہ دھوتے تھے
میری خاطر وہ شب و روز نہین سوتے تھے

نسخے لکھوا کے طبیبونسی کوئی لاتا تھا
گنڈے تعویذ کوئی دوست لیے آتا تھا

دیر کے بعد غرض ہوش جو آیا مجکو
دل بیتاب نے بس اور ستایا مجکو
یاد دلدار نے دیوانہ بنایا مجکو
ایسا بیتاب جو سب لوگون نے پایا مجکو

۵۰
مری تسکین کے لیے مجکو وہ سمجھانے لگے
آتش دلکو مری اور بھی بھڑکانے لگے

مضطرب حد سے سوا سبکو جو پایا میں نے
ضبط کر کے وہ غم و رنج بھلایا میں نے
اونکی تسکین کو کہانا تو منگایا میں نے
پر بجز غم کے ذرا کچھ نہ کہایا میں نے

۵۱
ساتھ صحت کے میسر جو مری دید ہوئی
یہ خوشی اونکو ہوئی جیسی کہ اک عید ہوئی

بولے احباب ذرا حال تو کہیے اپنا
کسلیے آپنے اپنا یہ بُرا حال کیا
کس سبب مائل ہوئے اور کس پہ تھے ہوشیدا
جلدی کہیے کہین بیتاب ہے دل بہر خدا

۵۲
حال دل اپنا غرض اونکو سُنایا میں نے
روکی سب سکا پتا اونکو بتایا میں نے

سُنکے وہ بولے اسیواسطے بس مرتے ہو
نالہ و آہ اسی واسطے تم کرتے تھے
بس اسیواسطے یہ سرد نفس بھرتے تھے
موت سے بھی نہین تم اپنی ذرا ڈرتے تھے

۵۳
جستجو مین ابھی اوس شوخکی ہم جاتے ہین
ڈھونڈھکر اوس ستم ایجاد کو لاتے ہین

وہ گئے اوسطرف اور اسطرف اپنا تنہا رہا
غم واندوہ سوا ہوتا تھا اور رنج و ملال
اک گھڑی ایسی گذرتی تھی کہ جیسے اک سال
موت کا کرتا تھا خالق سے ہر اک لحظہ سوال

۵۴
کیا جدائی سے مری عمر بسر ہوتی ہے
شب تڑپتے ہوئے فرقت مین سحر ہوتی ہے

آتش ہجر سے ہر لحظہ جگر جلتا تھا
ہر گھڑی کوئی کلیجے کو مرے ملتا تھا
دل مجروح پہ اک خنجر غم چلتا تھا
فرقت یار کا صدمہ نہ مجھے کیا کہتا تھا

۸۳ شمع کا حال تھا ہر وقت مرا وقت مین
لشکر غم مین مین رہتا تھا گھرا فرقت مین

۸۴ ہجر دلدار کا صدمہ مجھے تڑپاتا تھا
تن بدن آتش فرقت سے پکا جاتا تھا
آپ سے آپ مرا دل بھی بھر آتا تھا
منہ کو آتا تھا کلیجا جو مین گھبراتا تھا

۸۵ صدمۂ ہجر مجھے آٹھ پہر رہتا تھا
درد دل درد جگر درد کمر رہتا تھا

۸۶ اسنے مین دوستون نے آکے اوٹھایا مجکو
مژدۂ وصل صنم سنکے سنایا مجکو
اوسی گھر کا جو پتا تھا وہ بتایا مجکو
شادی وصل سے اوس گل کی ہنسایا مجکو

۸۷ پھر لگے کہنے کہ پیغام نہین لائی ہین
لو مبارک ہو کہ ہم اونکو ہی لے آئی ہین

۸۸ لا کے پہلو مین مرے اوسکو بٹھایا آخر
مجکو اوس عیسی دوران نے جلایا آخر
گل خندان نے مری دلکو ہنسایا آخر
حال مین نے دل مضطر کا سنایا آخر

۸۹ شکوی ایام جدائی کے بہم ہونے لگے
گلے مل ملکے بہت درد سے ہم رونے لگے

۹۰ رونے دھونے سے غرض ہمنے جو فرصت پائی
دل مضطر نے مرے رنج سے راحت پائی
پھر تو احباب نے میرے بھی فراغت پائی
اسنے گھبرا جانیکی اون یارون نے مہلت پائی

۹۱ ہونے اگلے وہ غم و رنج کیا دلکا ملال
ہنسی خوشی مین بسر ہوتی ہے دن رات کمال

۹۲ میری پہلو مین جو وہ رشک قمر رہتا ہے
شمع رخسار روشن مرا گھر رہتا ہی
درد پہلو نہ کسے درد جگر رہتا ہے
سامنا عیش کا اب آٹھ پہر رہتا ہے

۹۳ سر پہ زانو پہ کبھی اور کبھی بوسہ گاہ
لوٹا کرتے ہین شب وصل کے ہم لیل و نہار

اب دعا ہے یہی خالق سی مرے صبح و مسا
زندگی جذب کی اک لطف سی ہو جا کبھی

میری مالک کی رہے مجھ پہ عنایت کی نظر
تخم واندوہ کی اصلا نہ ہو اب تجھ کو خبر

مثل بسمل دل مضطر نہ کبھی بسمل ہو
فرقت یار کا صدمہ نہ تجھے حاصل ہو

تمام ہوا

جوش

تخلص ہے نواب احمد حسن خان عرف

اچھی صاحب کا خلف الرشید ہین نواب

محمد مقیم خان مرحوم کے ابن نواب محبت خان

مغفور ابن نواب حافظ الملک رحمت خان

بہادر مبرور والی ملک کٹیہر ساکن شہر لکھنؤ

محلہ رستم نگر متصل درگاہ جناب حضرت

عباس علیہ السلام اندرون کٹرہ نواب

محبت خان مرحوم شاعر خوش فکر عمدہ کلام ہین

۱
یاد ایام کہ کچھ غمسی سروکار نہ تھا
عشقکی نام سی دل اپنا خبردار نہ تھا
آنکھہ سی جوش رواں آنسو ولکا تار نہ تھا
کاہش ہجر سی کاہیدہ تن زار نہ تھا

۲
کیا ہی عشرت مین شب و روز بسر ہوتی تھے
دین کا ہوش نہ دنیا کی خبر ہوتی تھے

۳
شمع رویون پہ دل زار کا آنا کیسا
جان کو صورت پروانہ جلانا کیسا
داغ پر داغ نیا روز یہہ کھانا کیسا
جی عبث آتش فرقت مین کھپانا کیسا

۴
اگیدن عیش کا برسون کی مصیبت سکی
سحر وصل کہان کی شب فرقت سکی

۵
عشق ہی باعث اندوہ و غم و رسوائے
گرد اسکی جو پھرا اوسنی اذیت پائے
رابطہ گرچہ بڑہایا تو یہہ آفت آئے
کہ رہی دلپہ گھٹا رنج و الم کی چھائے

۶
اسکی سودہ مین اگر سود ہو سودا نکرے
اسطرف کعبہ ہوا ی قبلہ تو سجدا نکرے

۷
عشق دریا ہی وہ آفت کا عیاذا باللہ
جسکے ڈوبی نہین اوبھری کہین خلق ہی گواہ
صورت موج ہوئی سیکڑون تیراک تباہ
ہاتہہ آئی نہ کسی کو بہی کبہی اسکی تہاہ

۸
حضرت خضر نبی پایا نہ کنارا اسکا
دہا رہی خنجر خوشاب کی دہارا اسکا

۵
یہ کہین صورت معشوق عیان ہوتا ہے
کہین عشاق کے سینی مین نہان ہوتا ہے
بنکر افسانہ کہین زیب بیان ہوتا ہے
کہین دلسوز کی آہو فکا دہوان ہوتا ہے

اسکی سایہ سی اوڑی ہوش پریزاد دیکھے
مطلب دل نہ برآئی کبھی ناشاد دیکھے

۶
گیسو و رخچہ کیسکے جو طبیعت آئے
سر پہ اک بیٹی بہالے نی آفت آئے
پہنس گیا پیچین سو طرح کے شامت آئے
صبح عشرت تو گئی شام مصیبت آئے

لاد واہی یہہ مرض اسکی دوا مشکل ہے
ملک الموت ہی آئے تو شفا مشکل ہے

۷
دل کا آجانا حقیقت مین ہی اک قہر خدا
کچھہ شبہ کو نہین آنکھو نسے دکھائی دیتا
اوسکے نزدیک برابر ہی برا اور بھلا
سچ ہی یہہ بات بلا ریب نہین جھوٹ ذرا

سنین احباب بدل کچھہ مین بیان کرتا ہون
ہین جو اسرار نہان اونکو عیان کرتا ہون

۸
تہی کبھی ایک پریزاد سی الفت مجکو
اپنی تاثیر دکھاتی تہے محبت مجکو
جانتا تہا بخدا رونق صحبت مجکو
ہان سلیمان زمان کہتی تہی خلقت مجکو

میری پہلو مین وہ گل صبح و مسا رہتا تہا
مین بہی بلبل کی روش اوسپہ فدا رہتا تہا

۹
جام می بہر کے پلاتا تہا وہ مجکو ہر بار
نشی کی دہن مین ہی کیفیت بوسہ کنار
رنج کا نام نہ آتا تہا زبان پر زنہار
میری فرقت مین کبھو وقت نہ تہا اوسکو قرار

لب سی لب سینی سی سینی جو ملی رہتی تہی
دور محفلسی جدائی کی گلے رہتی تہے

۱۰
پنجشنبہ کو جو درگاہ مین وہ آتا تہا
اپنی ہمراہ مجہی گرچہ نہین پاتا تہا
صدمہ ہای الم و رنج سی گہبراتا تہا
غصی ہو کی سیہے بیساختہ فرماتا تہا

جوش نے اب بھی صورت سے دکھانا چھوڑا
آج سے میں تو درگاہ کا آنا چھوڑا ✣ ✣

۱۱ درد ہوتا تھا اگر سر میں ہماری پیدا
دم بدم مصحف رخسار کی دیتا تھا ہوا
اسکی صندل کو لگاتا تھا وہ ہر صبح و مسا
ہر گھڑی پھونکتا تھا پڑھ کے دعائیں صد ہا

بار غم سے دل نازک کو قلق رہتا تھا ✣
رنگ رخسارہ گلرنگ کا فق رہتا تھا ✣

۱۲ بارہا پیار میں از راہ محبت یہ کہا ✣
زندگی تک کبھی دم بھر نہ ہونگا میں جدا
بلکہ ہر بار خدا سے یہی میری ہی دعا
تیری ہی سامنے ہو سوئے عدم کوچ مرا

سوگ میں تیری نہ اللہ بھلائی مجکو
گور کی شکل ان آنکھوں سے دکھائی مجکو

۱۳ اوسکی باتیں تھیں محبت کی جو منظور نظر
جوش الفت سے میں کہتا تھا کہ ای رشک قمر
تیرے حسن چمکتا رہے ہر شام و سحر
مجھسے سو لاکھ تصدق ہوں ابھی قد ہو تہ پر

غیر کے سمت اگر دیکھوں نہ اندھا ہو جاؤں
بولوں جو تیری سوا اور سے گونگا ہو جاؤں

۱۴ سینے پر داغ محبت کو عیاں کرتا ہوں
تیری رہنے کی لیے دل سا مکاں کرتا ہوں
سر میں سودائے جنوں خیز نہاں کرتا ہوں
شعر یہ آٹھ پہر ورد زباں کرتا ہوں

گو پھنسے زلف مسلسل میں گرفتار رہوں ✣
مردم چشم فسوں ساز کا بیمار رہوں ✣

۱۵ دلکو اب جوش کی ہی وصف سراپا منظور
حسن و جوبن کی بھی نہ جسی عارض حور
دیکھلی کوی جو شفاف جبین پر نور
شام غربت نظر آئی سحر جلوہ طور

زلفین بکھری ہوئی عارض کی قریب آتی ہیں
ناگنین گلشن فردوس میں لہراتی ہیں

۱۸
لب جاں بخش سے شرمندہ عقیق یمنے ۔۔۔ ہی بجا کیئی اگر دانتو نکو ہیرے کہے
شوخیاں چشم کی دیکھیں جو غزال ختنی ۔۔۔ ہوش اوڑیں کہ ائیں ہیں ہنوز مرگا کی انی

قاتل خلق ہے شمشیر سے کے چمک
ناک کی کیل کی ہیرو نہیں ہی انجم کی چمک

۱۸
کیا ڈھلی نور کی ساچھیں ہے گوری گردن ۔۔۔ سحر عید کی جلو سی زیادہ روشن
قہر ہی چالکا انداز قیامت کی چلن ۔۔۔ رہگذر نقش قدم سے ہے زمین گلشن

چاند ہی دیکھکی سینی کی صفا کٹ جاے
قرص خورشید مقابل ہو تو رتبہ گھٹ جاے

۱۸
ساعد و بازو کی ہمتیل ہیں نازک ایسے ۔۔۔ شاخ گل جسکے تراکت کو نہ اصلا پہنچی +
غیب سے انکو بھی مضمون کمر ہاتھ آے ۔۔۔ صرف ہیں تا نظر دام میں اس عنقا کی

سب حسینان جہان گرد ہیں نایاب ہی وہ
ناف ہی یا کہ یم حسن کا گرداب ہے وہ

۱۹
پہنچیاں سخت جو سینی پہ ہیں اوسکی موجود ۔۔۔ تر نخل جوانی نے یہ پکڑی ہے نمود
دسترس اپنا بھی اوس تک ہو کہیں ہے وہ ۔۔۔ دیکھکی قد کو ملک پستی ہیں ہر بار درود

ساق کی وصف کی ہے شمع گواہ کامل +
ہان کف پاسے خجالت زدہ ماہ کامل

۲۰
مسی و آئینہ و سرمہ و پانسی نہیں ذوق ۔۔۔ ننگ پوشاک سی مطلب ہے نہ خود بینی کا شوق
سادگی نام خدایار کی ہے سب پہ فوق ۔۔۔ راتدن زیب گلو رہتی ہیں منت کی طوق

کبھی شانی سے نہیں زلف کو سلجھاتا ہی
دل عشاق ہر ایک پیچ میں اوسکے الجھاتا ہے

۲۱
غیر تین دید کی معشوق بنایا اوسکو ۔۔۔ ناز کا طرز نہ آتا تھا سکھایا اوسکو +
دلبری کا جو طریقہ تھا بتایا اوسکو ۔۔۔ وقفیت جس سے نہ تھی سب وہ جتایا اوسکو

غمزہ وعشوہ وانداز مین کیا طاق ہے اب
دلفریبی وخود آرائی مین مشاق ہے اب

۲۲
ابتو سرمہ اوسی منظور نظر رہتا ہے
سوق خوبی کا ہر شام وسحر رہتا ہے
شغل آرایش تن آنہہ پہر رہتا ہے
اک نہ اک آگی وہان روز ہی مر رہتا ہے

دیکھہ کچہہ اور ہے اطوار مین ایدل اوسکی
رات دن رہتا ہی آئینہ مقابل اوسکے

۲۳
ہر جگہہ وہ مہ نو ابتو پہر اکرتا ہے
شہر مین حسن کو انگشت نما کرتا ہے
رات بہر سیر شب ماہ کیا کرتا ہے
ہان رقیبان بد جنت کا کہا کرتا ہے

مجہسے یہ جبہ بنا وٹسے بگڑ جاتا ہے
صلح کی بات جو کہتا ہون تو لڑ جاتا ہے

۲۴
حسن ہی ابتو سر بازار اوسکا
یوسف مصر ہے سو جانسی خریدار اوسکا
شکل سی ہے ہر اک طالب دیدار اوسکا
اک زمانہ ہے بدل آج طلبگار اوسکا

ہی انداز کچہہ طرح اوسے ناز نہو
دل مین مغرور بہلا کیون ہو طناز نہو

۲۵
طمتمس یون ہی کوئی لیجئو قدمبوسی کا سلام
کوئی کہتا ہی کہ ای شاہ حسین مین ہون غلام
بہیجتا ہی کوئی نادیدہ ربانی یہ پیام
لی خبر جلد کہ اب عمر دو روزہ ہی تمام

طالب دید ہین ایسا ہی کسی عاشق کا
جان دیدینی منشا ہے کسی عاشق کا

۲۶
کھینچتا ہی کوئی دلسوختہ جلکے دم سرد
کہہ رہا ہی کوئی بیمار کہ سینہ مین ہی درد
کوئی چپ بیٹہا ہی اک سمت کو یا چہرہ زرد
کوئی پڑہتا ہی بآواز ملائم یہ فرد

ای نسیم سحر آرام گہ یار کجاست
منزل آن مہ عاشق کش عیار کجاست

۳۲۷
دیکھا جب اوسنی کہ دم بھرتی ہین اغیار مرا
ایک عالم ہی دل و جانسی خریدار مرا
ابتو یوسف کیطرح گرم ہی بازار مرا
سرکشی پر ہی بہت شعلۂ رخسار مرا

امتحان کا جو ذرا دلمین خیال اوسنی کیا
یہ جواب اوسکو ملا جس سے سوال اوسنی کیا

۳۲۸
نیلم و نقرہ و الماس و طلائے احمر
سب یہ کیا مال ہین ای غیرت خورشید قمر
نقد دل و دولت دین پارہ یاقوت جگر
کیسہ جسم مین ہے گوہر جان مضطر

روشنائی مین اسے دون جو دکھاؤ رخسار
پردۂ شرم و حیا سی نہ چھپاؤ رخسار

۳۲۹
سنکے ان باتونکو پھولا وہ گل رشک بہار
ایک میری نہ سنی سنین کین لاکھ ہزار
ہمرہ یا غی بدخواہ رہا بوس و کنار
بلبل خاطر غمگین کو نہایت ہوا خار

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روی گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

۳۳۰
اوس پریزاد کی غم سے مین بنا دیوانہ
دل ناشاد کو مرغوب ہوا ویرانہ
قیس و فرہاد کا سب بھول گئی افسانہ
ذکر بلبل نہ کہین تذکرۂ پروانہ

شور ہے چار طرف اب مری رسوائی کا
شغل ہے آئندہ بربادیہ پیمائی کا

۳۳۱
یاد آئے جو کبھی وہ گل رخسار مجھی
شوق دیدار نی اسطرح کیا زار مجھے
وحشی آبلہ پا جانتی ہین خار مجھے
اس صعوبات پہ لاحق ہی یہ آزار مجھے

شکل بلبل کے نکلنی لگی نالی دل سے
اشک حسرت صفت شمع نکالی دل سے

۳۳۲
ہی یہان لخت جگر بھونی کی تیاری
گرم رہتا ہے وہان جلسہ بادہ خواری
درد اپنا ہے یہان نالہ و آہ و زاری
ہین وہان قہقہے ہر وقت دہن ہی جاری

لب پہ ہی شور و فغان دلمین نہان حسرت ہے
شعر خوانی کی وہان آئہ پہر صحبت ہے

۳۳۳
اس تب غم نی بنا دی ہی وہ حالت اپنی — ہوش کا کوچ ہوا سب سے طاقت اپنی
صورت مردہ صد سالہ ہی صورت اپنی — زعفران زار خزان دیدہ ہی رنگت اپنی

وقت آگئست کزین دار فنا در گذریم +
کاروان رفتہ و ما میتر براہ سفریم + ++

۳۳۴
دیکھکر حال زبون مجھسی شفیقون نی کہا — تو بھی اپنی دل محزون کو کسی سی بہلا
ورنہ اس درد غم اندوز نی گھیرا ہی برا — جان جائیگی تری یار کا کیا جائی گا

اس سی وصل بت یکرنگ رہے مدنظر
لشکر ہجر سی یان جنگ رہی مدنظر +

۳۳۵
اونکی سمجھا نیسی کچھ آیا مری دلمین خیال — ناخن فکر سی کھولی گرہ رنج و ملال +
ڈھونڈا اپنی لیی معشوق حسین بیمثال — جسکی آنکھون سی خجالت زدہ ہیں آہوی غزال

اب اوسی شمع پہ دن رات مین پروانہ ہون
ہان اوسی رشک پریزاد کا دیوانہ ہون

۳۳۶
دی ہی اوس بت کو خدا نی وہ محبت میری — نہین منظور نظر بخش فرقت میری
ایکدم بہر ہو نہین دیکھتا صورت میری — در و دیوار سی رہتی شکایت میری

لیکے رخصت کہین گر کعبہ کو مین جاتا ہون
پہر جو آتا ہون تو پیچھین اوسی پاتا ہون

۳۳۷
راز مستور مرا جبکہ مشہور ہوا + — سنکے آزردہ نہایت بت مغرور ہوا
پیش چشم اوسکی زمانہ شب دیجور ہوا — نشہ کبر جو سر مین تہا وہ سب دور ہوا

میری لینے کے لیی آدمی اپنا بہیجا +
مندرج جسمین یہہ مطلب تہا وہ نامہ بہیجا

۳۸
آج اسی جوش اگر تو نہ یہان آئیگا | دیکھہ پچتائیگا پچتائیگا پچتائیگا
لاکھہ ڈھونڈھیگا جہانمین نہ کہیں پائیگا | سیر ہو جائیگا جلبنی سی یہ غم کھائیگا
جو آنا نزاای غیرت مجنون ہوگا +
جان جانی رہیگی تجھپہ مرا خون ہوگا +

۳۹
دل برخوف مین یہ سنکے بہت آئی ہراس | ربط سابق کا جو تہا مد نظر تھوڑا پاس
خود قدم اوسنگئے باقی نرہی ہوش و حواس | پی گئے حسرت دیدار بھی بی وسواس
شادمان دیکھتی ہی وہ بت بی پیر ہوا +
ہاتھہ کس نازسی پہیلا کے بغلگیر ہوا

۴۰
پھر کہا ہنسکے کہ یہ خلق تمہاری کیسے | دور از حال کبھی پاس نہ آئی میرے
گل تازہ کوئی ثابت ہی کہلایا تجھے | مثل بلبل اوسی سے لطف اوٹھاتی ہو
حلوی مرد سیکے قسم ہان تمہین دیتا ہوگا +
سیکڑون قول نہ آنیکے وہ لیتا ہوگا +

۴۱
کیونجی تہا میرے تمہاری تو یہی قول و قرار | بنگئی اور پریزاد کے جو عاشق زار
تم تو کہتی تہے اگر اور بہی آئی اکبار | بی تری آنکھہ اوٹھا کر نہ مین دیکھون زنہار
اب کہان بولہی وہ عہد وہ پیمان گیا +
جو حقیقت تہی تمہاری مین اوسی جان گیا

۴۲
تہا کبی دلکو یہ سید ہا سا جواب ایک دیا | واہ جی واہ اسے کہتی ہین بگڑنا اوٹہنا
پہلے کسنی مری گردن پہ چھری کو پہیرا | اب تو مین جانتا ہون یاد نہوگا اصلا
تو نی وہ خار دیی ہین کبی اوغنچہ دہن
دل من و اندو من دانم و داند دل من

۴۳
ایک جہان آگی بہلا حسن کا خواہان کب تہا | آگی مرتا یون کوئی گبر و مسلمان کب تہا
آگی تو غیرت یوسف و سلیمان کب تہا | آگی ہر جن و بشر تابع فرمان کب تہا

جان من ہمنی ہے معشوق بنایا تجکو
عشوہ و غمزہ و انداز سکھایا تجکو

۳۴۴
سیری الفت سی زمانیمیں ہوا تو مشہور
ورنہ اتنا نکوئی جانتا تھا او مغرور
جن ہی یا آدم خاکی ہی پری ہی یا حور
پھونکتا ابتو ہی پڑہ پڑیکی ہر اک سورہ نور

آگی یون اوج پہ یہ حسن کا تارا کب تھا
آگی خون دل عشاق گوارا کب تھا

۳۴۵
آگی ایسی تو پہنتا تہا نہ انگیا بھاری
اوڑہتا تہا نہ کبھی ایسا دوپٹا بھاری
زینت پای حنائی تہا نہ جوتا بھاری
زیب سر رہتا تہا اسطرح یہ چھپکا بھاری

کب لب لعل پہ مسی کی دہڑی رہتی نہی
شائق دید نہ مخلوق کہڑی رہتے تہے

۳۴۶
آگی سایہ سی ہچکنا نہ تجھی آتا تھا
بیٹہی بیٹہی یہ سکنا نہ تجھی آتا تھا
صورت برق چمکنا نہ تجھی آتا تھا
مثل شعلہ کے بہڑکنا نہ تجھی آتا تھا

آگی رنگینی کا یہ شوق کہان تہا تجکو
آگی خود بینی کا یہ ذوق کہان تہا تجکو

۳۴۷
جبکہ اس طور کے اطوار نظر آی مجہر
ہان نئی روز خریدار نظر آی مجہے
رند و بدوضع طلبگار نظر آی مجہے
سیکڑون طالب دیدار نظر آی مجہر

بنکے مجبور کیا تجھی کنارا مینے
ڈہونڈہا اپنی لیے ایک او پیارا مینے

۳۴۸
پھول گرتی ہین جہن سے جو ہو گرم گفتار
طرز رفتار یہ مفتون تذرو کہار +
ایسا طرا رہی ای غیرت گل رشک بہار
تو کہی اک اگر اوسکو تو سنای وہ ہزار

قد قیامت ہی بلا زلف ہی رخ لالہ سے ہے
اور تو کیا کہون تجھ فتنہ کا وہ پرکالہ ہے

امتحاناً سرِ محفل جو لطیفے بولے
دم ترا بند ہوا اک بات نہ منہ سے نکلی
مثلِ تصویر سے گلے شرم سی بت بنجائی
ٹیہی ٹیہی تجھی کچھ بن نہ پڑے اوٹھ بھاگے

قہقہی ایسے لگائے کہ رولا دی تجکو
چٹکیون مین وہ جگت بازار اوڑا دی تجکو

۵۵۰
کہکی یہ مینی کہا ای بت خورشید لقب
لی خدا حافظ جان تیرا مین گھر جاتا ہون اب
اوسکے حق مین یہ جدائی ہی مری تحت غضب
گذری ہونگی دل نازک پہ بہت رنج و تعب

راستہ بیٹھا ہوا دیر سے تکتا ہوگا
جانی کیا غصی مین اوٹھ اوبھکی وہ بکتا ہوگا

۵۵۱
بعد ازین قصد کیا مینی چلے جانیکا
نازسی کھینچکے دامن کو مری یون بولا
کیا قصور ایا بھلا مجسی ہوا تنہا تیرا
بی سبب آج سنائین ہین جو باتین صدہا

غیر کے ملنے کی تہمت تہی یہ میرے اوپر
میں تو سو جانسے قربان ہون تیرے اوپر

۵۵۲
اب تو جسطرح سے اوسکو بچا لاؤنگین
نہ یقین آی تو قرآن اوٹھا لاؤنگین
چلکی درگاہ مین یہ آج قسم کہاؤن مین
جو خلاف اسمین ذرا سا بھی ہو مرجاؤنگین

جھوٹ سچ میرا خدا اسکو دکھا دیتا تو
ورنہ اس کافر بدظن کو سزا دیتا تو

۵۵۳
پھر بنا وٹسی بگڑکر یہ جواب اوسکو دیا
مین وہی ہون تو سمجھتا تہا جسی دلمین مرا
بھول کے بھی نہ کبھی ہای غضب یاد کیا
آج کیا ایسی عنایت ہوئے لگا بنا

حرف مین جانتا ہون ای بت سفاک تجھے
اور کوئی بھی نہ سمجھا بجذ اخاک تجھے

۵۵۴
صدمۂ ہجر اوٹھانا ہی ابھی یاد تجھے
بی سبب تیر اسنانا ہی ابھی یاد تجھے
دلمین یہ درد کے پانا ہی ابھی یاد تجھے
آہین کر بیکز ملنا ہے ابھی یاد تجھے

اب مین کافر ہون اگر تجھے لگاؤن دلکو
شمع کیطرح سہی کیون مفت جلاؤن دلکو

۵۵

مجھی از بہر خدا ترک ملاقات رہے
واسطے میرے نہ اب فکر مدارات رہے
اور کے پہانسنی کی مد نظر گہات رہے
جان جائی تو بلا سی مگر اک بات رہے

دل مرا پھر گیا ہے او بت ترسا تجھسے
بخدا اب نہ ملون گا نہ ملون گا تجھسے

۵۶

سنکے باتون کو مری آگ بگولا ہونا
صورت برق تڑپکر یہ شرارتسی کہا
تو ہے کیا مال کہ ہوگی مجھی جسکی پروا
لاکھون بہرتی ہین زلیخا کیطرح دم میرا

ہوگی خود یوسف ثانی تری رکھون مین چاہ
اجی لاحول ولا قوۃ الا باللہ

۵۷

مجکو تہی مد نظر دسے خوشامد میرے
اور مین بھول کے بھی بات نکرتا تہا کبھی
ہان جو تو کہتا تہا رخسار دکہا دیجی ہمکو
با لعوض اوسکی دکہاتا تہا مین اپنے پی

پس دیوار پہنکنے نہ تجھے دیتا تہا
ہاتھ سے تیرے گلو رے بھی مین لیتا تہا

۵۸

منہ لگا تیکی سلے مجکو یہ اپنے تعزیر
ایسی بیباک جو آجاتی ہی ہر دم تقریر
جا ہوا کہا کہ بہت کی مرے عزت توقیر
اور ہوتا تو سزا دیتا نکرتا تاخیر

خیر اچہا ہوا جو کچھ ہوا وہ خوب ہوا
مجکو اب جان یہ تو دلمین کہین ڈوب مرا

۵۹

اوسکو ہی ہی کری بولی جو کبھی ہمسے
گور مین گاڑی اوسی جو یہان زندہ آسے
جو مری آرزو رکہی اوسی مردہ بھی
حلوا اوس شوخ کا کہائی جو مرا نام بھی لے

میری کوچیکے طرف سلی نہ نکلنا زنہار
اک قدم دیکھہ نہ اس راہ مین چلنا زنہار

۵۶۰
جا خدا کی لئی جی چاہی جہان جان بچے
جان اوسی چشم وچراغ دل وجان جان بچے
بس وہی نام رہی ورد زبان جان بچے
یاد رکہہ بھول کی آنا نہ یہان جان بچے

تجکو پروا اگر اکبار نہ میرے ہوگے
کبھی سو بار نہ خواہش مجھی تیرے ہوگے

۵۶۱
ہنسکے اوس کافر بی پیر ہی پہر مینی کہا
ایک اسی فقر مین یہ دشمنو نکا حال ہوا
بخدا تیری ہی ملنی کا تہا سارا جھگڑا
ورنہ معشوق کہان وہیان کدہر تھا

تیرے جلنی کی لئی جرب زبانی سب نے +
بان اسیواسطے کہتا ہون کہانی سب نے

۵۶۲
پہر وہ تکل رگ جان آکی گلے سے لپٹا
تو بہی ای شخص بڑا اجعلیہ ہے فرمایا
ایسے بی پرکے اوڑائی زہی ہوش بجا
یہ بکہیڑا تہا فقط میرے لئی آج کہلا

دل غمگین ہین اب آرام ذرا آنی دیے
رنج کا نام نہ لے پہر خدا جانے دیے

۵۶۳
قصہ کوتاہ غم ودرد والم دور ہوئے
پہر یہان وصل کے سامان میسر ہوئے
ہم بہت شاد ہوئی خوش ہوئی مسرور ہوئے
جو کلام آپ زبانی اوسی منظور ہوئے

اب وہی ہم ہین وہی وہ ہی وہی صحبت ہے
وہی جلسہ ہی وہی دن ہین وہی عشرت ہے

۵۶۴
راغب اوس سمت کو ہی جو کہ ہی مرغوب مجھی
طالب اوس بات کا ہی جو کہ ہی مطلوب مجھے
اوس ہی سیکہا ہی پسند آیا جو اسلوب مجھے
آپ عاشق ہی بنا سمجہا ہی محبوب مجھے

اب تو ہر وقت مری پاس رہا کرتا ہے
گوش دلسی جو مین کہتا ہون سنا کرتا ہے

۵۶۵
ہاتہہ بہی جوش تری سامنی وہ جوڑتا ہے
رشتۂ مہر و مروت کو نہین توڑتا ہے
ملنے سے حاسد غماز کے منہ موڑتا ہے
ہی پشیمان بہت بد وضعی چہوڑتا ہے

جولان

ان کا نام معلوم نہین مگر تذکرۂ سراپا سخن سے
اسقدر معلوم ہوا کہ شاگرد خواجہ حیدر علی آتش
مرحوم کے ہین یہ واسوخت انکا جو شامل مجموعۂ ہذا
ہوا ہے اسکے طرز اور مضمون سے دریافت ہوتا ہے
کہ شاعر خوش فکر ہین طبیعت بھی اچھی ہے
سوا اس واسوخت کے اور کوئی کلام
ان کا نظر سے نہین گذرا مولد اور مسکن
بھی انکا معلوم نہین فقط

واسوخت جولان

۵۱

یاد تو وہ بہار کہ جب فصل بہار آئی تھی
سیر گلشن کو طبیعت مری للچاتی تھی

دشت دل سوی گلزار جو لیجاتی تھی
نذر کو ڈالیاں پھولوں کی صبا لاتی تھی

ساتھ احباب بھی اور زمزمہ پردازی تھی
کبھی گاتے تھے باہم کبھی گلبازی تھی

۵۲

یاد عالم وہ بغل گیر تھا دل تنگ
واشد دلسی تھا ہر گل صفت آئینہ دنگ

داغ ہائے جوش پہ رہتا تھا گل عیش کا رنگ
اوٹھتی تھی طبیعت سی تھی کنارہ منگ

گاہ خوش تھے چمن دہر میں کچھ کام نہ تھا
کسیکا شیفتہ عارض گل نام نہ تھا

۵۳

یاد تھا کاہیکو تھا صرصر اندوہ کا نام
آتی پاتا نہ تھا لب پر کبھی افسردہ کلام

یاد وہ نوشی سی سرد کار تھا ہر دم ادام
روز بی رنج بسر ہوتی تھی ہر صبح سے شام

سیر گلشن تھی بہم دوست تھے مے نوشی تھی
یاد گلگشت تھی اور غم سے فراموشی تھی

۵۴

آثار بہار نمایاں تھے ظاہر بہ غبار
روبرو آنکھ کے تھا کھلا باغ و بہار

شاہد عیش سی ہر محفل تھی سد الوبر و کنار
یا تو دکھلائی نئی چرخ نے اب لیل و نہار

صرصر عشق نے یہ شیفتہ جا لے ڈالی
شجر دل کی جدا ہو گئی ڈالے ڈالی

۹۵

دفعتہ زرد ہوا برگ خزانکی صورت
گل عشرت سے ہوئی باد بہاری رخصت
اوٹھہ گئی پہلو سے اکبار عروس حسرت
چیخ نی او سکو عوض بجکے بخشی صحبت

گل تر مردہ کے مانند جھکا ئی سر ہون
شکل نرگس کے مین حیران ہون اینہ خشدر ہون

۹۶

ہو گئی لال زبان صورت برگ سوسن
خود بخود چاک ہوا صورت گل پیرا ہن
پہ مجھے بھولے نہ کچھہ یاد رہی سیر چمن
صورت طائر پر بستہ ہون طے اگر دن

بگلو حلقہ غم صورت قمری وارم
وہ کہ کر دست بمن کار مراد شوارم

۹۷

بحر خون چشم سی ہر وقت پڑا بہتا ہی
ہاتھہ حیرت سی زنخدان کا ستون رہتا ہے
قصر تن انکی تحیر مین پڑا بہتا ہی
دل ہی واقف ہی جو کچھہ درد الم سہتا ہے

طاقت ضبط نماندست خدایا چکنم
درد دل باکہ بگویم و مداوا چہ کنم

۹۸

سیل دریای تالم مین گہرا ہون ایسا
نظر آتا کسی جانب نہین ساحل جسکا
موج ہر ایک ہی اک سلسلہ رنج و بلا
دیکھیی خوبی تقدیر دکھائے کیا کیا

آشنا کوئی نہ غمخوار ہے اسوقت مرا
کون جز ذات خدا یار ہے اسوقت مرا

۹۹

کیا کرون کس سی کہون سخت ہون آفت مین پھنسا
آتش عشق مین دن رات مین جلتا ہون پڑا
سانس کے ساتھہ نکلتا ہی دہن سے شعلا
ضبط اس سوز نہانی کو کرون تا بکجا

شرح این آتش جان سوز نگفتن تا کے
سوختم سوختم این سوز نہفتن تا کے

۱۰۰

ضبط اب اسکا ہی دشوار خدا ہی آگاہ
آتش عشق ہے یہ آگ عیاذاً باللہ
جسنی اکدم مین کیی سیکڑون گھر خاک سیاہ
گر پڑا مین بھی اسی آگ مین قصہ کوتاہ

جلوۂ حسن جہان سوز دکھا کر مارا
ایک پرکالۂ آتش نے جلا کر مارا

۱۱

گھر مین اوس شوخ کی ہی دخل دراندازونکا
چل رہا جوڑ ہی وہان مفسدہ پردازونکا
سُنہ لگے ہین وہ بہت دور رہے غمازونکا
آج کل تیز بڑا فقرہ ہے دم بازونکا

آتش افروزی کی باتین اوسی سکھلاتی ہین
مدعی میر بطیر فسے اوسے بھکاتے ہین

۱۲

دلمین ہر بار یہ آتا ہے جو ہونا ہو سو ہو
کر چکا ضبط بہت قصد یہی ہے اب تو
جو جلاتا ہی مجھے مین بھی جلاؤن اوسکو
جا کی گھر اوسکے کہون سُن تو بھلا ای جگر

پیشتر میری سوا اوسکو تری پروا تھے
شہرت حسن تری کاہیکو یون ہر جا تھے

۱۳

محفل عام مین زنہار نہ تو جاتا تھا
بی حجابانہ سخن لب پہ نہ تو لاتا تھا
بات کرتی کس دن اکس سے تو شرماتا تھا
غمزہ و ناز و کنایہ نہ تجھی آتا تھا

وضع داروں کی سخن لاکھ تو لاوی لب پر
تو وہی ہی کہ ترا حال عیان ہی سب پر

۱۴

آگی یہ نازیہ انداز یہ خونخوار کب تھا
سیر بازار یہ تن تنکے نکلنا کب تھا
مثل خورشید درخشان ترا چہرہ کب تھا
تجکو معشوقونمین ظالم کوئی گنتا کب تھا

گرچہ کوئی تو گل اندام گلستانی بود
خود بفرما کہ کسے بلبل نالانے بود

۱۵

اسقدر آگی نہ مد نظر آرایش تھی
ساد گی حسن خداداد کی زیبایش تھی
غیر کی میرے سوا دلمین نہ گنجایش تھے
ہم بغل تھی دل بیتاب کو آسایش تھی

رنج کی میری نہ تم بات کوئی کرتی تھے
دل وار فتہ کو ہاتھون پہ لیتی تھے

۵۱۹
حال میرا جو کسی رات پریشان ہوتا — آپ بھلا نی تھی تم زلف مسلسل کو دکھا
دیکھتے غنچۂ خاطر جو مرا پژمردہ — گل رخسار کا ہوتا تھا وہین رنگ ہوا

۵۱۷
تہ پہ ہم مرتی تھی اور ہمسی محبت تھی نہین
چین صاحب سی تھا اور بندسی حرمت تھی نہین

۵۱۸
نہ سمی سی لب گلفام کبھی تئے آگاہ — سوی غازہ نہ کیا کرتی تھی بھولسی نگاہ
سنبلین زلف مین کس رشتی شانی کو راہ — نیک و بد کچھ نہ سمجھتی تئے جہانکا واللہ

بھولی بھولی تھی لڑکپن تھا عیان چہرے سے
شوخیان تھین یہ نمودار کہان چہرے سے

۵۱۹
منفعل مانگ سی ایماہ تھی کب کا بکشان — جعد شبگونہ شب قدر کہان تھی قربان
مار پیچ ایسے تھی گیسوی سلسل مین کہان — اسطرح چلتی تھی کب مہ سی جبین پر افشان

تیغ ابرو سی تری تھا نہین لسبل کوئی
وا للہ آنکھ نہ تھا تجھ سے ای قاتل کوئی

۵۲۰
نگہ تھا خنجر مژگان سی کسیکا نہ جگر — چیریان چلتی تھین اسطرح دل عاشق پر
شوخیان آگی تھین بیدردی مدنظر — عشوہ و غمزہ بسی زہر تھی تجھکو خبر

چشم فتان تری یون مفسدہ پرداز تھی
گردش مردمک چشم فسون ساز تھی

۵۲۱
رنگ رخسار پہ شوخی تھی یہ کب ایمہ سیمان — نا مکین دم گل شبو کا تھا بینی سی کہان
خال عارض تھا صدا دیدۂ مردم سی نہان — شوکت حسن نہ اسدرجہ تھی چہرے سی عیان

دہن تنگ سی غنچہ کو خجالت کب تھے
لب نازک کی یہ گلبرگ سی رنگت کب تھے

۵۲۲
پیشتر چرب زبانی سی نہ تھا تو آگاہ — برق سان کب دہ ندا نکی چمک تھی ایماہ
تھا نشیب ذقن اک ساغر وازون واللہ — بادۂ حسن کو زہر تھی جس سی راہ

عیب جنت سی یہی نایاب ترا غبغب تھا دسترس خامونکو اسطرحسی وس نک کب تھا	۲۲
غرقۂ چاہ زنخدان دل عشاق نتھے بی حجابانہ تھی کب سینہ اوٹھاکر چلتے	کب تھی شہ مندہ بیاض سحری گردنسے ساعد و دست نگارین کی کہان تھی چرچے
سینہ و دوش و کمر مین یہ کہان خوبی تھی کان مین بات نہ یہ تھی نہ خوش اسلوبی تھی	۲۳
ساغر حسن تہا نافکا سابق مین لقب ساق سیمین مین نہ یہ پیچ جیساکہ ہی اب	نور آئینہ رانو نہین صفائی تھی یہ کب خندق پای نگارین کا تھا رنگ غضب
چاہ بکی یون تری رفتار مین کب پیدا تھی تجھسہ اسطرحسی کب خلق خدا شیدا تھی	۲۴
یاد انداز تھی کب تجھکو خود آرائی کے می نہ غارت گر تسکین و شکیبائی کے	راہ رو تھی نہ کبھی منزل زیبائی کے مذکرہ ہوتی نہ تھی آپ کی رعنائی کے
عشق اپنا ہوا اس نشو و نما کا باعث میرا مٹ جانا ہوا تیری صفا کا باعث	۲۵
جانفشانی نی مری بجکو بنایا محبوب ہوئی بدوضعو نسی اکبار یہ صحبت مرغوب	قطع دارو نہین جو مشہور ہوے خوش اسلوب کہ ملاقات سمجھتی ہو ہماری معیوب
دن مین چین آپ کو جز بزم خرابات نہین بادہ نوشی نہ کرو ایسی کوئی رات نہین	۲۶
کوچہ گرد آپ کی اب رہتی ہین ہمراہ تمام بزم رندانمین تمہین صبح سی پہر تا شام	شغل ہے بادہ پرستی سی شب و روز مدام نیکنامی سی نہ مطلب ہے نہ بدنامی ہی کام
ایک دم راہ تامل کو نہین دیتے ہو دل مین جو آتا ہے فوراً وہی کر لیتے ہو	

۵۲۷

آگہی زنہار نہ تھی رسم جفا سے آگاہ
بیوفائی کو نہ مطلق تھی طبیعت مین راہ
بات کا اپنی تہین لیکہ تہا ملحوظ نباہ
پاس رکہتی تہی مراد نظر خاطر خواہ

آنکہہ مین مردم بد وضع سمائی کب تہی
تہقی کاہی کو اسطرحسی زیر لب تہے

۵۲۸

ہوئی اگاہ جواب رسم سی معشوقی کی
یک قلم ترک ملاقات صنم کی ہم سی
کہتی جو بات ہین اغیار وہی ہو کرتی
ایسی بہولی ہمین گویا کہ کبہی یاد نہ تہی

واہ ای شوخ یہی شرط وفاداری ہی
یا تو وہ لطف تہا یا اب یہ جفاکاری ہی

۵۲۹

ہمسی برعکس ہوئی ایسی عیاذاً باللہ
کہ مری نام کا لینا بہی سمجہتے ہو گناہ
اپنی وعدون کی کیی آپنی کیا خوب نباہ
آفرین آفرین صد آفرین ای غیرت ماہ

نہین کہتا کہ بُرا آپ نے محبوب کیا
اپنی اپنی ہی خوشی خوب کیا خوب کیا

۵۳۰

گر کیا کوئی مروت سی سفر بہتر ہے
ہمسی بدلی جو محبت کی نظر بہتر ہے
رنج میرا ہی خوشی آپکی گر بہتر ہے
اب حذر انسی تہین دیدہ تر بہتر ہے

تنگ بدوضعی سی ایسا ہون ستمگار تری
اب نہ دیکہونگا مین صورت کبہی زنہار تری

۵۳۱

تو اگر ماہ لقا ہے تو نہین مطلب ہی
کوکب برج صفا ہی تو نہین مطلب ہی
مرض دل کی دوا ہی تو نہین مطلب ہے
سبب دفع بلا ہی تو نہین مطلب ہے

وضع اپنی کبہی ای یار ندین ہاتہ سی ہم
جان دین بات پہ زنہار ندین ہاتہ سی ہم

۵۳۲

گر یہ سمجہے ہو کہ مجہا نہین دلبر کوئی
کشور حسن مین میرا نہین ہمسر کوئی
یہ غلط فہمی ہی کیونکر کری باور کوئی
قدرت اللہ کی ہی جانتا ہی ہر کوئی

خاتمہ حسن و ادا کا نہین کچھ تمپر سے
۳۳ ایک سی ایک پریخانہ مین حسین بہتر سے

خوبصورت سی جہان خالی ہو کیا ممکن ہے — تو تو کیا تجسی پریزاد سوا ممکن ہے
چاشنی عشق کی بھولو نہین یہ کیا ممکن ہے — مین نہ اور چاہون کسیکو یہ بھلا ممکن ہے

دل لگاتا ہون مین اب ایسی کسی گلرو سے
۳۴ چمن دہر معطر رہی جسکی بو سے

دیکھکر کوئی بشر او سکو کوئی حور کہے — کوئی خورشید او سی سمجھی کوئی نور کہے
ہو کی بیتاب کوئی صاعقۂ طور کہے — قدرت حق کو کوئی کوئی بت مغرور کہے

سامنا تیرا اور او سکا ہو کسی محفل مین
۳۵ عقل زائل ہو تیری سوچ کی کچھہ کچھہ دل مین

زلف ایسی ہو سیہ فام بلا لی سر م — سالی مین جسکی نہ پھر آ کی کوئی ماری دم
بدر کی رو برو پیشانی کی ہو دشنی کم — رہی مشتاق جسی دیکھنے کا اک عالم

گر نظر او سکی بچتے ابروی خمدار پر ہے
۳۶ رشک کی دل پہ دو دستی تری تلوار پر ہے

چشم فتانسی تری آنکھہ سدا شرمائی — تیر غم ناوک مژگان سی جگر پر کھائی
سبزۂ خط پہ اگر تیری نظر پڑ جائے — شوق تو یہ تجھی جنجال نہین پھر سوجھائی

سرمہ و اچشم فسون ساز کا تو مفتون ہو
۳۷ خال مشبرنگ جو دیکھی تو ترا دل خون ہو

راست بینی کا الف ایسا مرے جان ہو دی — دیکھی یاقوت رقم خان بھی تو حیران ہو دی
لب سمگو نسی خجل لعل بدخشان ہو وے — یا نکی لالی سی خون دل مرجان ہو وے

لب پان خوردہ او در نظر چون آید
آن قدر رشک خوری کز جگرت خون آید

خفیفہ اوسکا رہون مین وہ رہی یار مرا
مین ہون پروانہ وہ ہو شمع شب تار مرا

۴۴ اختلاط اوس سی ہی محبوبہ مجھی مانوس
ہو بغل مین نہ تری طرح لباس سا لوس
ہاتہ چومی مری اور مین سر ہون اوسکا پاؤن
دیکہہ یہ ربط بہم تو سلے دست افسوس

لب دریا بہی ہو اور وہ مری آغوش مین ہو
قلزم اشک ترا سیل صفت جوش مین ہو

۴۵ شب مہتاب ہو گلزار ہو اور فصل بہار
مین بلاؤن اوسی دم مجھکو بلاوی ہر بار
یہ نہ صحبت ہو مئی ناب ہوای خلد شعار
ہاتہ گردن مین کبہی ہووی کبہی بوس و کنار

دونو جانب سی یہ ہو جوش مئی الفت کا
کہ جبہی دیکہہ کی پیلا تو بنی حسرت کا

۴۶ یاد کر کر کے وفادار کو میری اظلم
سرد آہین تو بہرے رنج والم سی ہر دم
ہو جدائی کا مری دلیہ تری آپسی غم
کہ فراموش کری رسم خوشی ایک قلم

چاہیی کوئی نہو مونس و ہمراز ترا
ہان مگر گوشہ تنہائی ہو دمساز ترا

۴۷ ہوشمین آوگی ہر دیان ہی جولان تیرا
ایک مٹی کی یہ پتلی مین کبہی بت نجدا
نہین ان خانہ برانداز سی ملنا اچہا
دور اس قوم فسون گر سی ہی لازم رہنا

مل نہ تو انسی کہا مان لی ناداں بازآ
باز آ انکی ملاقات سی جولان بازآ

تمام ہوا

جانصاحب

تخلص ہے میر یار علی صاحب کا ابتدا سے شعر گوئی سے ریختی فرماتے
ہین اور محلات معلی کی محاورے اور اونکی زبان کو
خوب جانتے ہین انکی ریختی مین غزل کا لطف
ملتا ہے پڑھنا بھی ریختی کا انہین پر ختم ہے
شاگرد رشید ہین نواب علی شور علیخا نصاحب مرحوم کے
فی الحال رامپور مین تشریف رکھتے ہین ملازم
ہین نوابصاحب رامپور کے یہ واسوختی انہین
کی طبعزاد داخل مجموعہ ھذا کی گئی فقط +

واسوختی جانصاحب

۱
عشق کی نام سے مین تو کبھی آگاہ نتھے
کچھہ خبر میرے فرشتونکو بھی واللہ نتھی
دائی بندی کی توگمشی مین پڑی چاہ نتھے
نیک بختون مین رہا کرتی تے بدراہ نتھی
پاؤن پھیلاکے سدا شام سے مین سوتی تھی
مجکو معلوم نتھا صبح کو ہم ہوتے تھے

۲
جھوٹہ کہتی نہین سچی یہ قسم کھاتی ہون
اک تہین غم کی ناری لوگون جلی جاتی ہون
کس مصیبت مین پھنسی اوہی مین گھبراتی ہون
ایسا کہون کہول کے اس حال کو شرماتی ہون
چین ایکدم نہین آتا ہے خدا خیر کرے
دل کا کچھہ اور ہی نقشا ہے خدا خیر کرے

۳
بیکلی سے جو مجھے چین نہین ہے دمبھر
کچھہ کچھہ ہوے گا کل دل یہی دیتا ہی خبر
چاہ اس بات کی رہتی ہے مجھے آٹھہ پہر
مجھ زلیخا کو وہ یوسف کہین آجاے نظر
دو بدو مجھسے کہین آکے وہ اب بات کرے
آرزو نکلے مری دل کی ملاقات کرے

۴
اتنی سے اتنی ہوئی ہوش سنبھالا جبسے
مرد وا آج تک ایسا نہین دیکھا مین نے
مجکو اس سر کی قسم کہہ گیا دلبر میرے
اوسکی تعریف مین کرتی ہون تمہارے آگے
سر سے لی پاؤن تلک حسن کا اوسکے خانم
نور اللہ کا تہا اور کہون کیا عالم

۵۵
مین فرشتہ کہون یا حور کہون یا انسان
جن کہون یا مین پریزاد کہون یا انسان
کیا کہون اوسکو مرے عقل ہی سجا ہے حیران
اپنی دلمین کبھی لیجاتی ہون یہ بھی مین گمان
جن توعاشق اجی ہوتی ہین پری جلتی ہی
پر فرشتون کی یہان دال نہین گلتی ہے

۵۶
چاند سا جسمے نظر آیا ہے اوسکا مانتہ
سر شکاتی ہون دزا چین نہین دلکو پڑا
اور اون بالون کا جسدلسی ہوا ہی سیخ تا
پھنس گئی جان بلا مین یہ تماشا دیکھا
دم اوجوتا ہے مرا جسمے نظر آی وہ بال
میری جندڑی کا پڑی چاہ نگوڑی پہ وبال

۵۷
مجکو معلوم ہوے بال وہ گھونگھر والے
رات برسات کی ہے بیٹھی ہین اکجا کالے
جٹی جٹی وہ بھوین دیدے عجب شان
گر ہن دیکھے پڑین جانکی اُسکو لالے
سو تو ان ناک بھی وہ دلکو مری بھاتی ہے
او سکی نتھنون کی پھڑک ناک مین دم لاتی ہے

۵۸
عقل نے کان مری کھولی کیا مجھسے بیان
بہری کیا بیٹھی ہی سن بات مری او نادان
حور کی کان کڑی ہوین اگر دیکھی ہے کان
مینا بازار لگا حسن کے یہ ہے دکان
تو بھی دل بیچ خریدار ترا آیا ہے
حسن تو دیکھ تو اوسس کھڑی نی کیا پایا ہی

۵۹
او ٹھنی کوپل وہ جوانی کا بنا ہی انداز
ہونٹھ پتلے ہین مسین پھیگتی سبزہ آغاز
گل سے گالون پہ سہین پھولا سما ہی ناز
چشم بد دور رہے نام خدا خوش آواز
او سکے بوسو نگنے کا کیون ہی مین ارمان کرون
سیب جنت کا بھی اوس ٹھوڑی پہ قربان کرون

۶۰
موتی اون دانتون کی تعریف اگر سن پاے
دانی میسان کو نہ منہ اپنا کبھے دکھلاتی
سیپ میا ہی کے وہ پیٹ مین مر جاتی
سپوٹی نظرون نہ کسی جوہر یکو پہر بہاتے

رہتی بی باپ سدا چنیان در در کر تین
بالیان کواریو نکی تو تو سمجھ کر دُر تین

۱۱
کیا کہون تسی اجی کیسی ہی وہ ہای زبان
جان آجای مری منہ مین جو وہ آئی زبان
بہینا شیرین نہ بات آئی یہ ہکلاے زبان
میٹھی باتون پہ بوا او سکی جو آجای زبان

زہر کو قند کہے قند سے بہتر ہو جاے
نام میٹھی کا اگر ہووے تو شکر ہو جای

۱۲
کبھی پروار سے بی پر کا لگا ہے جوڑا
کام تالو سے کیا کوی سی تا تا تھوڑا
لاکہ بی ماما سی نے کیا آپر کو ڑا
ساتہ دانتون نے مسوڑہ ہو نکانہ ہر گز ہو ڑا

پانکی سرخی جو رنجون مین نظر آتے ہی
شان اللہ کی وہ سرخی دکہا جاتی ہی

۱۳
گنٹہہ نکلا نہین ہے صاف صراحی سا گلا
مونڈہ ہے خوش ڈول عجب کا بند ہو نکی بانکی ادا
دائی بندکی نہ کیون ہنسلی پہ ہو جان فدا
دہگدگی دیکہکے وہ پیرون کا دم ہی ہنڑکا

آملی چہاتی سے وہ سینہ کہ دم رکتا ہے
یاد اوس کوڑ یکی ہی اب نہین غم رکتا ہے

۱۵
شان خالق کی ہے شانون کی کہون شان کیا
اون بہرے بازوون مین نور کا عالم دیکہا
دلکی بیتابی سے رہتا ہی یہ اب حال مرا
مچہلی بازو کی او دہر پہڑکی ادہر ان بندکی

کچ آدائی نی بہی اون کہینو نکے مارا ہے
اب ستم سینے کا بندیکو نہین یارا ہے

۱۶
چاہ اون پہنچو نکی اب گور مین پہنچائی گی
آج کل آئی کلائی سے نہ کل آئی گی
مہندی اون ہاتہو نکی اب رنگ نیلا لائی گی
اونگلیان او سکی بہری خون مین بوائی گی

چور پہنہدی کی بہتان دہرین گی لوگو
خون نہ یکا وہ ناحق ہی کرین گی لوگو

۱۷ دمبدم اوسکی بغل کو جو یہ دل کرتا یاد — بغلی گھونسا ہی میری جانکا بیری ناشاد
راتدن کرتی ہون درگاہ مین اوسکی فریاد — اپنی بندی کی کہین جلد خدا دیوے مراد

رات جاڑے کی کہین آکی بغل گرم کرے
اوس سے کہل کھیلون مین اور محبتی وہ تنرم کرے

۱۸ گدگدا روی سادہ پیٹ ملائم شفاف — اور اوس ناف کی کیا تمسی کرون مین وصاف
دل گرا اوسمین تو یوسف کی طرح جیب گیا ناف — نیچو وہ اندہی کنوین سی بہی سوا ہوگئی ناف

جیسے یعقوب کو یوسف کی پڑی تہی لالے
اسطرح دل مرا اب اوسکے پڑا ہے پالے

۱۹ پہر نہ آیا مرے گھر مین کبہی آکر جوگیا — مڑکی کروٹ بہی نہ لی مینہ دکہا کر جوگیا
ہان سلائی گا وہی مجکو جگا کر جوگیا — نیند وہ لی گیا دل مجہسی لگا کر جوگیا

اب لگی ہاتہہ تو مضبوط کمر پکڑون گے
لون گی کوڑون کی بلائین نہ ہین جانی دونگی

۲۰ شرم کی بات ہی کیا مردونکی لون جرگا — جسکے تابع مین یہ رستی ہین حلال اور حرام
کام لیتا نہین وہ ہوتا ہے یہان کام تمام — دودو کاغذ مین اسی سوچ مین گستی ہون مدام

رانون سی رانین ملین پیڑو سی پیڑو ملجائین
جیسے بچہڑی ہین ملین ایسے کہ دونو چہلجائین

۲۱ اس سی تولی کی چہری کوئی کری مجکو تلار — غم سی دم گھٹتا ہی آتا ہی جو گھٹنو کا خیال
پیاری پیاری ہین عجب پنڈلیان کی جال — روندا اون پیرونے دل مجہین نہین اتنا بہی حال

مین تو بولا گئی کس کس کی ادا دیکہ کرون
چپنی بہر بانی مین اس جینے سے اب ڈوب مرون

۲۲ مچہیان گہٹنون کی لون اڑیان انکہوسی نکلان — ملوی دہو دہو کی بیون اوگلمیان وسلی چہلکا
ستونکو سپر کا ناخون ہی اوسکی ند کہاون — پہاتی کی بیٹیو نسی گہائیان اوسکی سہا

ایکدم پہلو سے اپنے نہ جدا اوسکو کرون
آنکھکی پتلی سے مین پیار سوا اوسکو کرون

۲۴

شاد ہو جاؤن جو دلکی مری آجای مراد
نامراد دن مین ہون خالق کبھی تو لوای مراد
چلّہ باندہ آیی جو درگاہ مین تو آیی مراد
صدقی عباس علی کی مری دلوای مراد

دسے غم دور رہے عیش کا سامان ملے
جسکے ملنی کا ہے ارمان سو وہ آن ملے

۲۵

کیا کہون تسے عجب داغ دکھایا مجکو
دل لگانا تو ذرا راس نہ آیا مجکو
گرمیان اور رونسی کین اور جلایا مجکو
جسقدر تمنی ہنسایا تہا رولایا مجکو

غم کے لشکر نے مجھے آن کے پھر گھیرا ہے
آج کل اکلا سا پھر حال وہی میرا ہے

۲۶

اوس سی یہ میری زبانی کوئی کہتا نہیں آہ
اپنی بیگانی تو اس حال سی سب ہین آگاہ
میری چاہت کا بہت خوب کیا تمنی نباہ
رحمت اللہ کی ہی تمکو یونہین چاہیے واہ

تم پہ مین مرتی ہون تم اور کا دم بہرتی ہو
اسکا شاہد ہے خدا جانکے شر کرتے ہو

۲۷

سچ صاحب نے جدائیکا دیا مجکو کمال
اب ملاقات کا گذرا ہی نہین پور اسال
پانون گہر سے جو نکالی تو چلی مینڈہی چال
گہر مین رنڈی سے گئی میرا کیا دل پامال

پیٹ سی پاؤن اگر ایسی نکالون مین بہے
ایک کیا دیکہنا گہر سیکڑون گہالون مین بہے

۲۸

پھرون اب روتی ہون اور آکی منہا پیٹتی ہم
پانچا ایسا کیا بہاری کہ آتی نہین تم
پہولسی گال مری منہ مین لگاتی نہین تم
منہ بند ہی پائی کلی پہولون سماتی نہین تم

تو سہی تجکو کبھی منہ بند کہاؤن مین بہے
آگی ان آنکھون کی ہان یار بلاؤ نہین بہے

تم چھوڑو گی اوسی مین نی بہی تمکو چھوڑا | مینی بہی دُہونڈہ نکالا اجی اپنا جوڑا
سوت کا رنڈیکی حق مین نہین ہی غم شہ کا | کردیا دلکو جلاکی مرے پکا پھوڑا

کسے بہتر مجے یہہ بات مری یاد رہے
میرے جوبن کا بغیچا مگر آباد رہے

۳۰
منہ تمہو تہایا مرے گہر آکی ہوئی آپ دوبار | جائی رنڈیکی گہر مین بہی چلی یار کے پاس
سوسہی ملوا چکی تم ایک سی کرآئی مساج | فوج ملنی کی تمہاری ہو مرے دلکو راس

تم ہو ہرجائی تو اپنا بہی یہی طور سہی
تم نہین اور سہی اور نہین اور سہی

۳۱
جو مرے دلپہ مصیبت ہی خدا ہی محرم | کیا کہون اگلی محبت کا تمہارے عالم
اپنی بالون مین مری کنگہی تم کرتی جسدم | چار قل پڑہ کی تم اوس کنگہی پہ کرلیتی تہی دم

میرے اور آپ کے اخلاص کی یہ صورت تہی
بغض سی ڈرتی تہی مجسی نہ تمہین نفرت تہی

۳۲
ابتو مین دیکہکے صاحب کو بہت ہون حیران | ایک ادنی یہ محبت کا تمہارے بیان
مجہیان لی لیکی سہلاتی تہی تم بندیکی ران | دلسی مین آپکی لونڈی تہی مرے آپ تہی جان

آپکے زانو پہ سر رکہکے مین سوجاتی تہی
مجسے کرتی تہے مساس ایسا کہ ہوجاتی

۳۳
تم پہ مین مرتی تہی اور تم مجہی کرتی تہے پیار | مین تہی محبوبہ تمہاری مرے تم تہی دلدار
آپکے دلسی نہ آتا تہا مرے دلپہ غبار | صاف دل آئینہ سی رہتی تہی دونون ہمکار

مین تو اوباش تہی آپ بہی عیاش تہے
مین مین مین کرتی تہی مارتے تم ماس تہے

۳۴
چھوڑ دو رنڈی کو ان باتونسی ہی کیا حاصل | روز کی اچہی نہین ہوتی ہے اوانتا کل کل
آپکا مجسے پہرا میرا پہر آپسے دل | جہوٹ مین کہتی ہون تو کیجیی مجسکو قائل

چون کی سوت بری ساجھی کا ہی کام برا
۳۵ اسکا آغاز برا اوسکا ہے انجام برا

تم تو ہو مجھسے گھڑی مین کرو ون تمسے نرمی — اپنی باتو نسی ہو فاعل کرو ہت ہر دمی
میری گھر آلی گر اس نرمی پر شرماشرمی — پھوس کی آگ مین ہوتی نہین ایسی گرمی

دیکھنا بات پر اپنی اگر آجاؤن گی +
۳۶ کیسا نگنی کا تمھین ناچ مین نچواؤنگی +

یہ امانی نے نکالے ہین نرالے انداز — اپنے بردا تیون سے ایکدم آتی نہین باز
گھر مین تم سوت کے جاتی ہو مری کہو کی نمانی — مجھسے اوسنی کی نہین آپکی یہ پہچانا نہ

اوسکی چاہت ہے تو گھر مین مرے آیا نکرو
۳۷ جھوٹی باتین مرے آگے یہ بنایا نکرو

مفت دنیا کی مزہ مین نکرو دین خراب — اسی بی جمن تو ذرا دیکھہ نصیحت کے کتاب
دل جلاکر میرا ہونی کا نہین تمکو ثواب — ہی بڑی روئی مین آیا موی ظالم عذاب

مجھسی دیوانی سے تم اوہی یہ کیا کرتی ہو
۳۸ دو میانون مین اجی ایک چھری دہرتی ہو

غصہ اب تھوک دو جو کچھ کیا وہ خوب کیا — مین تو ہر طرح سے لونڈی ہون تمہین دل دیا
کیا خطا تھی مری جسکا یہ عوض تمنے لیا — سچ ہی وہ ہوی سہاگن کہ جسی چاہ پیا

زور معشوق پہ عاشق کا نہین چلتا ہے
۳۹ ہان مگر چاہنے والی ہی کا دل جلتا ہے

کل وہ اکل کا تہا دن آجکی پر گورہی ہے شام — چاندنی رات وہ ابھی جو ہو دلکو آرام
دل بھی کچھ صبح سے دیتا تہا خوشی کی پیغام — عین نہائی ہون کرین آپ بھی چلکر حمام

شکر اللہ کا پھر دور ہوے دلکی رنج
پھر مری حسن کا آباد ہوا دولت گنج

جانصاحب

سینے جو کچھ کہا واللہ ہی سچ ہے خلاف	میرے چوٹی کا کسینی نہیں دیکھا سویا
رنج جب ہوتا ہی دل و دلوں نہیں ہوتے ہیں صاف	جو کہ ہونا تھا ہوا کیجے تقصیر معاف

آپکے ملنی کی پہر دہوم سے ہووے شادی
جانصاحب دی مجے آکے مبارکبادے

تمام ہوا

حکیم

تخلص ہے سید غضنفر علی صاحب کا
خلف الرشید ہین تدبیر الدولہ منشی سید ظفر علیخان
بہادر بہادر جنگ اسیر تخلص باشندہ لکھنو کے اور وہ شاگرد
رشید ہین میان مصحفی صاحب مرحوم کے بزرگ انکے ہمیشہ سے باشندہ
قصبہ امیٹھی متصافات لکھنو سے تھے منشی صاحب موصوف شاگرد
اساتذہ لکھنو سے ہین عہد حضرت امجد علی شاہ جنت مکان
مین میر منشی تھے محکمہ وزارت کے نواب امین الدولہ بہادر
ذوالفقار جنگ مرحوم کی سرکار مین نہایت رسوخ
رکھتے تھے فقط

واسوخت
حکیم

۱

کارخانی عجب اس عشق فسونسازکی ہین
پردی اس سازمین سو طرحکی آوازکی ہین
کوی آگاہ نہین ہی یہہ سخن رازکی ہین
وہی واقف ہین جو کشتی نگہ نازکی ہین

کوی چاک جگر سیکڑون شانیکی طرح
رنگ مردم یہہ بدلتا ہی زمانی کیطرح

۲

بعد مدت کی دکھای بہی اگر صبح وصال
شام ہونی بہی نہ پائی کہ دیا داغ ملال
دولت وصل کا منظور اسی جلد زوال
بی چہری عاشق مہجور کو کرتا ہی حلال

کون کشتہ نہ ہوا تیغ سخن سازی کا
جور اکس پہ نہ پڑا تفرقہ پردازی کا

۳

کوہکن کوہ پہ سرگشتہ محل مین شیرین
قیس آوارہ ہلیلی رسی محمل مین یکین
حال کچہہ دامق وعذا کا بہی پوشیدہ نہین
نل کہین اور دمن گردش قسمت سے کہین

خلق پر قصۂ محمود و ایاز آئینہ ہے
تا زیوسف کا زلیخا کا نیاز آئینہ ہے

۴

دام صیاد مین بلبل ہی تو گل زیب چمن
سرو گلزار مین قمری کا قفس ہی مسکن
ذرہ بالای زمین مہر فلک پر روشن
کبہی پروانی کی پرسان ہوی شمع لگن

گر نظر نور اگر دیدۂ انصاف مین ہے
قید زندان مین ہی دیوانہ پری قاف مین ہے

۵

الغرض عشق مین آفات ہین بیحد و شمار
نشہ اس بادۂ پرزور کا ہی عین خمار
یہہ وہ ہی باغ کہ تو ام ہی خزان اور بہار
روز رہتی ہین یہان دست و گریبان گل خار

معرفت خانہ حقیقت مین ہی یہہ باغ نہین
گل بیخار نہین لالۂ بیداغ نہین

۹۵

یہہ جو تمہیدی اس سی ہی یہہ حاصل مجکو
مل گیا ایک جو رشک مہ کامل مجکو
دل مرا مجھسی لیا ایسا دیا دل مجکو
دستانی مین کیا اپنی مقابل مجکو

بعد چندی کی جو دیکھا تو کوی بات نتھی
پھر گیا یہہ کہ کبھی گویا ملاقات نتھے

۹۷

آہ اوس شوخ کا قسمت نی کیا عاشق زار
ایک جا جسکو نہین برق کی مانند قرار
آئی جب گرم مزاجی پہ وہ خورشید عذار
پھونک دی پنبۂ افلاک کو بھی بنکی شرار

نہین ممکن کہ سکون اوسکو ہو اک آن کہین
دل کھین وہیان کھین آنکھ کھین کان کھین

۹۸

کام اس دل کو پڑا طرفہ بت مہوش سی
برق سی تیز کہین گرم کھین آتش سی
شعلۂ طور کو نسبت نہین اوس کش سی
دیکھین ہو سی جو اوسی آنکھ نکھوین عش سی

دل کو کیا اوس سی نظر ای تسلی کیطرح
پھونک دی طور کو جو برق تجلی کیطرح

۹۹

کو بیان کرتا ہون وہ قصۂ عبرت آمیز
تازہ افسون سی یہہ فسانۂ شورش انگیز
ایک زن سی ہوی صحبت کہ وہ تھی فتنہ خیز
گرم صحبت جو ہوی شوق کی آتش ہوی تیز

دلمین رہگی کیطرح بسکہ نظر بیٹھہ گئے
بڑہ گئی ایسی ملاقات کہ گھر بیٹھہ گئے

۱۰۰

یعنی دلدار اوسی جانکی دلداری کی
رسم جو مہر و محبت کی تھی وہ جاری کی
بزم پر نور ہوی جشن کی طیاری کی
شمع آئی تو شبستان سی گی تاریکی

قلب صافی مین کدورت کا کوئی ڈہنگ گمان
صاف صیقل سی جو آئینہ ہو پھر زنگ کہان

واسطے اوسکی مہیا کئی سامان کیا کیا
فرش و اسباب سی آراستہ ایوان کیا کیا
گھر ہوا باغ ہوا زیب گلستان کیا کیا
چاندی سونے کی قفس مرغ خوش الحان کیا کیا

خوش نوا دو مینان سامنی گانی کی لیے
ساز سب طرحکی موجود بجانی کی لیے

۱۱۲

اسقدر جائیہ زیبا کہ نہین جسکا حساب
پرنیان حد سی زیادہ خرد و دیبا نایاب
اطلس ایسی کہ نہ ہو اطلس چرخ اوسکا جواب
خواب اوڑی دیدہ انجم سی حضور کمخواب

گوٹا پٹہا بنت انمول کناری بہارے
جوڑی طیار کئی سیکڑون بھانی بہارے

۱۱۳

جو ندیکھی ہون فلک نی وہ مرصع زیور
رشک مہ عقد ثریا کو وہ سامک گوہر
ماند فیروزہ سی فیروزہ چرخ اخضر
لعل و یاقوت کی انبار ادہر اور ادھر

شاخ مرجان کیطرح دست ہوس کاٹ دیا
مجتمع اتنی جواہر کی گھر پاٹ دیا

۱۱۴

نرم کردین دل مریخ وہ پرزیب کڑے
جو لگائین دل زہرہ کو بھی چرچان چھڑے
آگی وہ ماہ دو ہفتہ مین جو رہتی سی بڑے
دیکھی یا زیب تو خورشید فلک پانپوش ہی

ڈھنگ بالون سی عیان دامرہ نورکی سی
پتی وہ برق کہ پتی شجر طور کی تھی

۱۱۵

وہ حوالین کہ جو آراستہ زیور سی تمام
وہ جلیسین کہ ہی حسن سی سرمست مدام
جنکی دیوانی ہین غلمان وہ پیرچہرہ غلام
وہ کنیزین کہ میسر نہین حورونکی مقام

لائین جنت سی شرابین جو طلب حاضر کیا
پاون چپی کو وہ بیٹھین اگر آرام کیا

۱۱۶

بادہ نوشی کا مزا بزم مین ہنگام نشست
ساقی جنفی پرستار وہ سب بادہ پرست
کف بکف ساغر می اور سبو دست بدست
طاق مین شیشہ کہ ابرو کی تلی نرگس مست

مع

مرغ عشرت کو اگر خواہش پرواز ہوی
بط مے اڈر کی اوسی چنگل شہباز ہوی

۱۱۹

رقص کا شغل کسی شب جو مواند نظر — زہرہ گردون سی اوترای زمین کی اوپر
اس اداسی دم رفتار لگائی ٹھوکر — پاون پر اکی گرافتہ روز محشر
پھک گیا صور قیامت سی نمودار ہوئی
مردی جی اوٹھی جو پازیب کی جھنکار ہوی

۱۱۸

وہ بھیڑ دنکی چمک جن پہ مہ و مہر نثار — گئی طبلہ کی گمک گنبد افلاک کی پار
زخم دل چھڑ گئی عشاق کی چھیڑ اجو ستار — ہوی شاداب گل نغمہ چلی باد بہار
خوش ہوین دیکھی یہہ بزم خوش آئین یہان
ہوی مشتاق ہواسی اوترائین پریان

۱۱۷

وقت خاصی کا چوایا تو گئی خوان طلب — نعمتین جتنی ہین دنیا کی وہ حاضر ہوین سب
ہمنشینو نکی جو ہی غول وہ پیٹھی ہے ادب — کیا کمی خوان عنایت مین کہ زراق ہی
پرہمانی لیی واپنی ہاس رہنے کو
روح حاتم کی بھی حاضر ہوی مہمانی کو

۱۱۶

آب خاصی کا وہ عالم کہ ہوا آب حیات — مشکیان برف کی موجود ہمیشہ دن رات
وصف پانو نکا کری کوئی تو سرسبز نبات — بازی غنچہ گل جنکی لطافت سی تہی مات
پان ڈلیو نسی بھری شتریان خوبو مین
چاندی سونی کی ورق لپٹی ہوی پانو نمین

۱۱۵

ایا سہپال نکلل ہوی جس روز سواری — وردیان پہنی ہوی ساتھہ ہوی خدمتگار
برچھی والونکی صفین اور پیادونکی قطار — راست و چپ عہدہ لیی ہاتھو نمین بلم دار
دھوم سی شہر مین جس سمت سواری ہی
باغ بازار ہوا باد بہاری آئے

۵۲۲
عیش و عشرت مین بسر ہونی لگی آخر کار
مجھسی الفت کا یہہ عالم کہ دل و جان سی نثار
مین بھی سرمست مئی ذالفقہ بوس و کنار
ایک سی دونون طرف باغ جوانی کی بہار

واہ وہ گیسوی سیہ دوش پہ بادل کیطرح
ہاتھہ گردن مین پڑی شوقسی ہسکل کیطرح

۵۲۳
دیر گذری جو کسی روز تو گریان ہونا
نازسی ہو کی خفا دست و گریبان ہونا
آپ ہی سوچلی کچھہ دل مین پشیمان ہونا
عذر کو خم صفت زلف پریشان ہونا

ہای گلگرگ سی ہونٹھون مین تکلم کی ادا
گریۂ شوق مین پیچیدہ تبسم کی ادا

۵۲۴
مین یہہ کہتا تھا یہہ خواب ہی یا ربی کیا ہی
یہہ ضیا اسمین سری بخت کا کوکب کیا ہی
دل یہہ کہتا تہا کسی بات سی مطلب کیا ہی
تمہین پھر ملک کی مالک ہو کوئی اب کیا ہی

صحبت خسرو شیرین کی صفت یہان کیسی
رونق محفل بلقیس و سلیمان کیسی

۵۲۵
فلک تفرقہ پرداز کو بہایا نہ یہ طور
رنگ تبدیل ہوا بزم طرب کا فی الفور
بس پلک مارتی سامان بندہا ادہی دور
تنہا در انداز کوئی دشمن جان صاحب جور

یا رغم روزن دیوار محل سی نکلا
خانگی گرگ تھا یوسف کی بغل سی نکلا

۵۲۶
وقت پا کر یہ کہا گوشہ تنہائی مین
شک نہین آپکی کچھہ خوبی و رعنائی مین
پردہ دانائی کا یہان طور ہی یکتائی مین
لطف کیا دوستی عاشق ہرجائی مین

صلح تا چند لڑائی کا یہان طور بہی ہی
تم ہی تنہا نہین معشوق کوئی اور بہی ہی

۵۲۷
بات یہہ سنتی ہی یہو رنہی وسکی درست
غم سی دل بیٹھہ گیا رنج سی اعضا ہوی سست
بولی ہان ہم تو یہ سمجھی ہوی تہی روز نخست
ڈھیلی بندش نہین رکہتی کبہی مضمون کو چست

مکر و پردہ محبتون سی برا ہوتا ہے
خیر آئین تو سہی دیکھی کیا ہوتا ہے

۵۲۸
آخر اوس روز کی جب شام ہوی غم انجام — داخل خواب گہ خاص ہوا مین سر شام
سست سست آئی میری سامنے وہ گل اندام — لب پہ شکوی کا بظاہر تو نہ لائی وہ کلام

دل پریشان تہا مگر زلف پریشان کیطرح
پھیر لی آنکھ میری سمت سی مژگان کیطرح

۵۲۹
وہیان آیا کہ ہی کچھہ آج دگرگون احوال — کچھہ کہا اس سی حسینی جو یہہ ہی رنج و ملال
مین تو اس سوچ مین اور خشم سی وہ مالامال — زیر لب سر کو جھکا کر یہ لگی کرنی مقال

تم لی کیا اور کوئی آفت جان دیکھا ہے
بولی ہم آئینہ دکھلائی کہان دیکھا ہے

۵۳۰
ہنسکی بولی کہ یہ دیدہ کی صفائی کیا خوب — وہیان چور یکیطرف اوسنے دیہا کیا جواب
جو بہلا چاہتی ہون اونسی برائی کیا خوب — صلح ظاہر مین تو باطن مین لڑائی کیا خوب

مال کیا ہو تمہین کیا اہل نظر گنتی ہین
ہم تو اوڑتی ہوئی چڑیا کی بہی پر گنتی ہین

۵۳۱
میلی چاہا کہ کسیطرح کرون رفع ملال — دور ہو دل سی کہین اوسکو جو آیا ہی خیال
مرغ زیرک کہین پہنستا ہی نگر دیکہی حال — الغرض مجہکو بہی اوس رات رہا رنج و ملال

مہو مین صبح تلک سامنی اوسکی آنکہین
تاری گنتی رہین انگشت مژہ سی آنکہین

۵۳۲
ہر طرح رات ہوی فکر و تردد مین بسر — کہل گئی آنکہہ و ہم صبح تو پہنچی یہ خبر
وہ کسی سمت روانہ ہوی خالی ہی گہر — باغ سی جیسی روان ہوتی ہی بوی گل تر

یوسف مصر روان جانب بازار ہوا
نخجسم ثابت جسی سمجہی تہی وہ سیار ہوا

۳۳۳
دل نی پہلی تو کہا خیر گئی وہ تو گئے
دل لگی کی لئی ہو سکتی ہین معشوق کئی
بعد کچھہ دیر کی پیدا ہوی تشویش نئی
صدمۂ ہجر نی دی آکی در دل پہ ڈہی

ضبط کرتا تہا پہ دل سینہ مین گہبراتا تہا
کچھہ مین کہتا تہا تو کچھہ مونہہ سی نکل جاتا تہا

۳۳۴
صبح کو دوست جو ہی جمع ہوی میری حضور
رنگ پیجان کی بولی کہ بلا ہین ہمین دور
آج کچھہ طرز طبیعت ہی خلاف دستور
ٹال کر مینی کہا کچھہ ہی طبیعت رنجور

دل کو آرام کی درخواست ہوا چاہتی ہی
جلد اس جلسی کی برخاست ہوا چاہتی ہی

۳۳۵
سنکی یہہ بات رہی گو کہ وہ مخلص خاموش
پر چہپای سی رہی چہپتا ہی کوئی عشق کا جوش
پھر کہا سب نی کہ ہم لوگ ہین حلقہ بگوش
کوی مشکل ہو کبہی اپنی اوڑاتی نہین ہوش

واقف حال ہین می نوش ہم اک جام کی ہین
کام آئین نہ اگر آج تو کس کام کی ہین

۳۳۶
مینی آخر یہ کہا دیکہہ کی اونکا اصرار
وہ جو تہی گہر مین مری غنچہ دہن لالہ عذار
کسی جانب کو گئی صبح سی ہو کر بیزار
دہیان اپنا نہین آجای گا آخر کو قرار

کس مصیبت مین وہ ہوگی یہ بلا ل آتا ہی
اوسکی تکلیف کا ہر وقت خیال آتا ہی

۳۳۷
سب لگی کہنی کہ یہ کونسی ہی بات حضور
ابہی لاتی ہین اوسی ہی جو خدا کو منظور
کام پڑ جای تو نزدیک ہی ہمکو رہ دور
قاف سی لائین پری گی شن فرہاد سی حور

وہی منظور خدا ابہی ہو جو تدبیر کرین
آی قابو مین قسم مہر کو تسخیر کرین

۳۳۸
دل کو تسکین ہوی کچھہ کہ چونسی اونکی کلام
اون جانیکا دیا اونکو متجمیل تمام
ہوی رخصت گئی وہ لوگ پی نیل مرام
سخت شستند رہی کہ معلوم نہا اوسکا نظام

گو کہ پیدا تہا کہین گہر نہ کہین دراوسکا
چہان کر شہر کو دریافت کیا گہراوسکا

۹۳۹
جا کی دروازی پر سب نی جو ہلائی زنجیر
ایک اصیل آئی کہ تہی زال جہانکی شمشیر
پہنچی اوسکو جو خبر پہلی تو کچہہ کی تاخیر
پھر کہا آئین و راونکی ہی سن یون تقریر

پردہ ہلکا سا کیا گہر مین بلایا سبکو
بیٹہہ کر آپ پس پردہ بٹہایا سبکو

۹۴۰
بول اوٹہی آپ ہی پہلی کہو کیا کہتی ہو
آپ آئی ہو کہ بہیجا ہی کسی نی تمکو
پر یہ کہتی ہون ذرا کان اکا کر سن لو
اونکا پیغام جو لائی ہو تو خاموش رہو

کام جسسی نہین اوسی مجہی کچہہ کام نہین
درد سر دونہ مجہی خواہش پیغام نہین

۹۴۱
بولی سب ہوش تمہین وہ سی آئی ہین ہم
کیجی اتنا توقف کہ ذرا راست ہو دم
بعد کچہہ دیر کی دی سب نی یہ اوس بت کو قسم
جو کہین اوسکو سنو بعد کرو لا و نعم

کاٹنا بات کا آئین مسلمان ہی کو ئے
بات جو چاہو کہو خلق کا درہان ہی کو ئے

۹۴۲
کہلی یہ سب نی کہا تم تو ہو خود واقف راز
جانتی سب ہو زمانکی نشیب و فراز
ہم جو آئی ہین یہان ہمکو بہی ہی تمسی نیاز
خیر خواہی مین ہین بدخواہ نہین بندہ نواز

دل مین سوچو لو ذرا روٹہہ کی آنا کیا
قدر داں کوی نہین ہی زمانہ کیا

۹۴۳
لکہنو لٹ گیا دہلی سا ہوا شہر خراب
ہین جو شہزادیان پہرتی ہین وہ بیشہ حجاب
کون معشوقونکو پوچہی کہ ہوا بند یہ باب
کہیل یہ زر کا ہی سو زر ہی جہان مین نایاب

عشق پیشہ تہا امیرونکا مگر بہول گئی
خانہ مستی کی سبب نشۂ زر بہول گئی

وہ تو سب طرح کی کرتی تھی تمہاری خاطر
ساری اسباب امیرانہ مہیّا حاضر
ہمنشین خواجہ سرا اور مصاحب ناظر
زیور ایسی کہ زبان وصف مین جسکی قاصر
فرش ایوانمین قماش پری وحور کی تھی
کمری آراستہ جنّت تھی مکان نور کی تھی

۴۴۵
آرہی ہو جو یہان لیکی کرایہ کا مکان
نہ ملازم ہی کوئی اور نہ کوئی دربان
پاس ہی ایک اصیل ایسی کہ تھی دلوان
کام کو کل وہ اوٹھی آج جو بای فرمان
لوگ بدغیر محلہ مین تمہارا ٹھہرے
دشمنون کا نہ کوئی یال ہو بیکا ڈر سے

۴۴۶
حال افلاس سی گیسو کیطرح ہی ابتر
کپڑی میلی ہین نہین ہاتھہ گلی مین زیور
روز جاتی ہی اصیل آپ کی بینی کی ٹھہر
قرض کچھہ آی تو تا شام ہوا وقات بسر
گھر مین دانہ نہین کیونکر نہ کلیجا ملکے
رہن ہوای کوئی چیز تو کھانا پکے

۴۴۷
گھر سی بیفائدہ تمکو نکل آنا کیا تھا
بیٹھی بیٹھلای یہ تکلیف اوٹھانا کیا تھا
ایک شتاق جو تھا اوسکا ستانا کیا تھا
تھا گھٹانا تو محبت کا بڑہانا کیا تھا
پہلی تعویذ محبت کی بلای گولے
دل لگی پھر نی سوجھی کہ لگای گولے

۴۴۸
خیر ہونی تھی جو کچھہ ہو گیی اب جانی دو
دلمین جو شکوہ شکایت ہو وہ سب جانی دو
گھر چلو جانی دو یہ غیظ و غضب جانی دو
دل سی آزردگی غیر سبب جانی دو
پھولی کیون بیٹھی ہو ایسا نہین ہوتا صاحب
حق مین اپنی کوی کانٹی نہین بوتا صاحب

۴۴۹
سنکی اوسنی یہہ کہا بات بڑہانا نہ بہت
مجھہ کو میری ہی سنو اپنی ہی گانا نہ بہت
دیکھو بگڑو نہ عبث باتین بناؤ نہ بہت
آپ جلتی ہو نمین تم لوگ جلاؤ نہ بہت

ہو مبارک اونہین جو زلبر و زر اونکا ہو
مین نہ سجدہ نکرون کعبہ جو گھر اونکا ہو

۵۰

پہلی کس شوق سی گھر اپنی بلایا مجھکو
دم دیی ایسی کہ پردی مین بٹہایا مجکو
کر کی قابو مین دیا داغ جلایا مجھکو
سوت اجڑی کا کیا پاس ستایا مجکو

داغ احباب کو دین پیشہ احباب نہین
اس جلاپی کی کبھی دل کو مری تاب نہین

۵۱

چین آی گا وہان مجکو نہ میٹھی نہ کڑی
لطف اوٹھای مین نہ صدمہ بہی اوٹھای بڑی
ہین مری حق مین یہ چڑیان نہین دکار چڑی
پاؤنکو حلقہ زنجیر ہین سونی کی کڑی

ساتہ دولت کی نہین چاہتی مین اوج نہو
ایسی دولت کو اجی آگ لگی فوج نہو

۵۲

گرم یہ لوگ بہی آخر ہوی سنکر یہ سخن
بولی کیا خوب زہی ذہن زہی فکر رسا
مونہہ بنا و یہ بڑی بات یہ چہوٹا سا دہن
خاص معشوقہ جو اونہی ہی وہی رشک چمن

خیر ہی خیر ہی اوس سی تمہین رتبا کیا ہے
سامنی مہر جہانتاب کی ذرہ کیا ہے

۵۳

اوسکی ہوتی جو ہی اتنی ہی تمہاری توقیر
کم نہ سمجہو اسی قدر یہ دولت ہی کثیر
ہین رئیسونکی رئیس اور امیرونکی امیر
ایک پر بند بہی رہتی ہین کبہی شاہ وزیر

ایک کیا دس جو محل ہون تو تعجب کیا ہی
یہ تہتک جو کرو تم تو بہت بیجا ہے

۵۴

حال پروینر کی بہی کچہہ تمہین بہنچی ہی خبر
ایک شیرین ہی تو تہی دوسری معشوقہ شکر
ہو مسلمان تو اسلام یہ لازم ہی نظر
عقد مین چار شریعت مین بحکم داور

بعد زہرا کی علی حیدر کرار کی ہے
تو محل جانتی ہو احمد مختار کی تھے

۵۵۵ یہ تو کرنی رہی احکام شریعت کی بیان
بہرہ ایمان ہی کب رکھتی تھی وہ بی ایمان
بولی جھنجلا کی کہ آفت میں پڑا او بیجان
شرع کی صدقے نبیؐ اور علیؑ کی قربان

اس سی بڑھکر کیوسی کلمۂ مری صندمیں کھو
وعظ کہنا ہی تو جاکر کسی مسجد میں کھو

۵۵۶ الغرض دام میں وہ طائر وحشی پھنسا
ہاتھ ملتی ہوی آی جوگئی نہی رفقا
یہ خبر مجکو جو پہنچی تو ہوا رنج بڑا
کی نظر جانب افلاک کہ قادر ہی خدا

محض بی سود تھی تدبیر جو احباب نی کی
دستگیری مری آخر دل بیتاب نے کی

۵۵۷ اب اس اجمال کی تفصیل میں کرتا ہوں بیان
اوسکی ملنی کا نہ جسوقت بندہا کچھ سامان
صبر باقی نہ رہا ضبط کی تھی تاب کہاں
لب تلک آگیا شکوہ نہ رکی منہ میں زبان

طنز آمیز سخن طالع واژون کیطرف
حسرت آلود نگاہیں کبھی گردون کیطرف

۵۵۸ وہی واقف ہی جو اس درد کا رکھتا ہی مزا
نہوی جب تپ فرقت کی طبیعتسی روا
جوش وحشت ہو تو ناموس کجا تنگ کجا
آخر کار میں اک گوشہ میں جاکر بیٹھا

ہو کی تنہا رخ احباب پہ در بند کیا
چشم بد دور مقدر نی نظر بند کیا

۵۵۹ تنہایی سوچ کہ اب دیکھیی کیا ہوتا ہی
آج رہتا ہی سرادم کہ فنا ہوتا ہی
صدمۂ ہجر حقیقت میں بڑا ہوتا ہی
ہجر معشوق کا پیغام قضا ہوتا ہی

بیقراری غم فرقت کی کوی کیا جانے
چوٹ جس دل کو لگی ہو وہ یہہ صدما جانے

۵۶۰ بڑھ گئی بسکہ اسی فکر میں بیتابی دل
دلسی فریاد کا آنا ہوا لب تک مشکل
ہو سکا ضبط نہ دل سی کلکڑی تھی منزل
غرق بحر غم بیکار میں ہم دور نہایت ساحل

عزم اشکوں نی کیا گوشۂ دامان کیطرف
خود بخود ہاتھ لگا اوٹھنی گریبان کیطرف

۶۱
ضبط سی اور مری شوقسی ہوئی لگی جنگ
شیشۂ دل پہ گرا آکی غم سخت کا سنگ
لختِ دل آی نظر اشک کی دریا مین نہنگ
پہاڑ کہانی ہوا شیر سی ہی بڑہکی پلنگ

ہاتھہ زانو پہ کبھی گاہ دل زار پہ تہا
سر کو تیکی سی اوٹھایا تہا کہ دیوار پہ تہا

۶۲
عشق کامل کی ہی مشہور جہان مین تاثیر
دور سی کاٹتی ہی یہ وہ ہی برّان شمشیر
اس کمان کا نہین کرتا ہی خطا ایک ہی تیر
دل وہ ذرّہ ہی کہ خورشید کو کرلی تسخیر

مرغ مطلب کی لیی چٹکل شہبازی ہی عشق
سحر پرداز نہین صاحب اعجازی ہی عشق

۶۳
دل کی بیتابی نی آخر اوسی بیتاب کیا
خود جو سیماب بنا اوسکو بہی سیماب کیا
جل کی پر داغ اوسی صورت مہتاب کیا
گرم نالی یہ کیی سنگ کو بہی آب کیا

نالہ جو لبِ تلک آیا وہ اوسی تیر ہوا
نفس گرم چمک کر دمِ شمشیر ہوا

۶۴
خشکی لب نی بتدریج دکہایا یہ اثر
ہونٹہ دانتون سی لگی کاٹنی وہ شاکِ قمر
ابر کیطرح سی برسی جو ادہر دیدۂ تر
صدف چشم اودہر ہی ہوی لبریز گہر

دل پہ صد مونگی جو بدلی کوئی گہری آئی
یہ ہوا سرد چلی اوسکو پہریری آئی

۶۵
ہم جو بیچین ہوی اوسکا بہی کہویا آرام
تہی کبہی صحن مکانمین نہ کبہی وہ لب بام
اور اولجہن ہوی جسوقت کہ ہونی لگی شام
تہی اصیل ایک لیا اوس ہی یہ گہر کی کلام

شام ہوتی ہی مری جان چلی جاتی ہے
آجکی رات قیامت کی نظر آتی ہے

۶۶۶
کہدی ہمسائیونسی جلد کہ آوین للہ | وہ جوائین تو کہا حال نہایت ہی تباہ
نہین معلوم کہ کیا دل پہ ہی صدمہ جانکاہ | خود بخود آج مری مونہہ سی نکل جاتی ہی آہ

اثر نالۂ پر درد کہانا ہی کو رے
دل مری سینی سی کھینچی لیی جاتا ہی کو رے

۶۶۷
رات فرقت کی کسیکو نہ خدا دکھلائی | کوی افسانہ کہوتا مجھی نیند آجائی
دیر گذری ہی کہلتک سر اجی گھبرائے | ڈرتی ہونمین نکہین مونہہ کو کلیجا آئے

کر دیا ہی کسی ناشاد نی ناشاد مجھے
ہچکیان آتی ہین کرتا ہی کوئی یاد مجھے

۶۶۸
کھٹکی یہ بات جو تکیہ پہ ذرا کھاسر | آنکھ جھپکے بھی کہ یک آی سیاہی ہی نظر
چونک کہ چیخ کی بولی کہ اوٹھا وبستر | نوج کوئی رہی اس گھر مین بلا دنکا ہی گھر

جی بہت تنگ ہی دو لی کہ عماری لاؤ
اپنی گھر جاون گھین جلد سواری لاؤ

۶۶۹
صبح ہونی کی بھی پہر تو نہ ذرا دیکھی راہ | آی کچھ رات رہی گھر مین مری غیرت ماہ
دی خبر دارنی مجھکو یہ خبر وقت پگاہ | لو مبارک ہو ترقی پہ رہی دولت و جاہ

چمن عیش کہلا یا دھاری آئے
جن کی مشتاق تہی تم اونکی سواری آئے

۶۷۰
امر مشکل تہا ہوا مین متعجب اوسدم | اوس خبر دار کہای مری قدمونکی قسم
جان مین جان پڑی سینی مین آیا دم | نخل امید ہوا پہری سرسبی خرمی

بخت یاور ہوی اللہ کی تائید ہوے
گٹ گئی شام محرم سحر عید ہوے

۶۷۱
سامنا ہوتی ہی سلوی ہوی یا حکم کمال | جتنی احوال گذشتہ تہی ہوی خوب خیال
دونون جانب سی بہر کیف ہوا رفع ملال | کر دیا زیور و اسباب بہی پہر مالا مال

دل ملا دنی میں کس درجہ ہیں عیار آنکھیں
اوڑ گئی ساری شکایت جو ہوئیں جار آنکھیں

۵۲۲

پھر وہی بزم طرب اور وہی عشرت ہے
وہی محفل وہی جلسہ وہی صحبت ہے
بخت و اقبال موافق ہیں رسا قسمت ہے
ہاتھ گردن میں ہی ہر روز شب وصلت ہے

یار ہمخواب عجب بخت کی بیداری ہے
پھر وہی عیش وہی جشن کی تیاری ہے

۵۲۳

واہ کیا صاف ہر یک گوہر غلطان ہی حکیم
بحر ساعالم میں نہیں کوئی سخندان ہی حکیم
دلسی اب دور غم گردش دوران ہی حکیم
اب تو سب بزم نشینوں کو یہ فرمان ہی حکیم

عیش جانی پہ جو مائل ہو تو جانی پائے
رنج آئے تو خبر دار نہ آنی پائے

تمام ہوا

حشمت

معلوم نہین کہ انکا نام کیا ہے اور کہان کے
رہنے والے ہین اور کس کے
شاگرد ہین سوا اس واسوخت کے
جو اس مجموعہ مین درج ہے کچھ کلام انکا
نہ کسی سے سنا نہ بچشم خود دیکھا
مگر شاعر بہت اچھے معلوم ہوتے ہین
ظاہر فارسی گو ہین شاید ریختہ بھی فرماتے
ہون واللہ اعلم بالصواب فقط

واسوخت حشمت

۱
بلبلان گر نه مرا بار سخن بایدداد
فرصت یک دو سه آه بچمن بایدداد
مسکنے در قدم سرو سمن بایدداد
فرش خاری پئی آسایش تن بایدداد
پر عندلیم نفسے یاد وطن بایدداد
بعد ازین گوش بر افسانهٔ من بایدداد

که من از تازه گلی تازه حکایت دارم
از وفائی که در و نیست شکایت دارم

۲
طرفه حالیست که با شرح و بیان نتوان گفت
تازه دردیست که با آه و فغان نتوان گفت
حرفی از دیدهٔ خونبار فشان نتوان گفت
شمهٔ از دل بی تاب و توان نتوان گفت
شرح بیدادی آن آفت جان نتوان گفت
بقلم راست نیاید بزبان نتوان گفت

ریخت خون از لب تقریر و شکایت بایست
قلم نوک زبان سود و حکایت بایست

۳
بود پابستهٔ ایمان دل صد پاره من
داشت در معبد اسلام چو تسبیح وطن
نرگس مست زدین گشت بصد فتنه رهزن
کرد در دوستی خود بجهانم دشمن
حالیا هیچ نمی پرسد ازان بازه سخن
گر همین رسم بتان ست درین پرچین

نیستم کافر اگر آه مسلمان نشوم
منکر کفر اگر قائل ایمان نشوم

۹۴
دست در گردن اغیار چه معنی دارد — سیر هر کوچه و بازار چه معنی دارد
مست گشتن بشب تار چه معنی دارد — تو و این شیوهٔ رفتار چه معنی دارد
باز در پیش من انکار چه معنی دارد — اینقدر سادگی ای یار چه معنی دارد

بخدا کس بصفائی دل من یار تو نیست
غیر من آیینه در خور رخسار تو نیست

۹۵
دل زعمر بسر کوی تو سرگردانست — دیده چون آیینه در یاد رخت حیرانست
جان بشوق دم شمشیر تو بال افشانست — تن بخاک رهت از روز ازل یکسانست
قدرم از پیش تو امروز هم از یار انست — امتحان من و یاران دگر آسانست

نقد جان گو بفشانند نثار سر راه
یا من امروز دهم جان بر هت بسم الله

۹۶
گرم جوشی بچنین مرده دلان کمتر کن — کار من پرده دری نیست بیا باور کن
عهد و پیمان بمن ای عهد شکن از سر کن — بنگاهی دل رنجور مرا بهتر کن
قصد جمعیت اوراق دل ابتر کن — دلبری های قدیمانه به ابرو سر کن

جان و کر پیش کش نرگس فتان تو باد
محرم پردهٔ دل سوزن مژگان تو باد

۹۷
یاد عهدی که خریدار تو من بودم بس — ببلبل نو گل رخسار تو من بودم بس
بجهان محرم اسرار تو من بودم بس — همه بودند ولی یار تو من بودم و بس
یار و هم خلوت و غمخوار تو من بودم بس — در کمند تو گرفتار تو من بودم و بس

این زمان نیست اسیران ترا هیچ شمار
بیشمار و بسر زلف تو مرا در چه قطار

۹۸
خیر باشد چه شد آن طرز غزلخوانی تو — رو بمن کردن صد رنگ گل افشانی تو
شوخی و ناز و اشارات و اداهای تو — خنده زیر لب و دیدن پنهانی تو

کشتن غیر معشاق ادائی دگرست
ورکنی جور بتخصیص جفائی دگرست

۵۹

طفلی و رسم وفا هیچ نمیدانی تو
ناز و تمکین و ادا هیچ نمیدانی تو

موقع جور و جفا هیچ نمیدانی تو
شیوهٔ لطف و عطا هیچ نمیدانی تو

آئینهٔ اهل صفا هیچ نمیدانی تو
بخدا قدر مرا هیچ نمیدانی تو

همچو من عاشق دل خسته کجا خواهی یافت
از پئی مشق ستم باز کرا خواهی یافت

۵۱۰

چند نالد بغم نرگس جادوی تو دل
چند بندد ستم از گوشهٔ ابروی تو دل

چند آزار کشد این همه از خوی تو دل
چند ناکام بود از لب خوشگوی تو دل

سردی مهر تو برد آشته اندوی تو دل
چند افسرده شود بیهده در کوی تو دل

به که رخت خود ازین کوچه برا هی بکشم
بر سر تخت کنم خاکی و آهی بکشم

۵۱۱

یاد آنروز که دل کشتهٔ انداز تو بود
وآله طرز تو و شیفتهٔ ناز تو بود

سالها پیشتر از آئینه دم ساز تو بود
پیش ازان دم که کنی جلوه نظر باز تو بود

سایه پرورده مژگان فسونساز تو بود
آشنا با نگه نرگس غماز تو بود

این زمان مشق رسیدن زمن انداز تو شد
یک قلم حرف محبت قلم انداز تو شد

۵۱۲

شمع سان اشک من افشاگر بیداد تو نیست
دود آه جگرم در پئی فریاد تو نیست

شکوه ام از ستم غمزهٔ جلاد تو نیست
لیک یک ذره اثر در دل فولاد تو نیست

از که آموختی این شیوه گر ایجاد تو نیست
گرد و شب ناز تو ام قتل و سحر یاد تو نیست

باد آن صحبت و با تیغ تو دم سازی من
بهر این روز بنود این همه سربازی من

۹۱۳ چه شد آن خنده کنان تمدن پرسیدن — صرف با من نه نهادن گران نشنیدن
سوی من پیش سوی آئینه کمتر دیدن — به تبسم سوی من دیده نگه نزدیدن
این زمان نیست ترا آن نگه و خندیدن — بلکه از چند که آموخته رنجیدن

سبق آموز صفا نرگس غارتگر تست
از پی مشق ستم چین جبین مسطر تست

۹۱۴ چه شد آن خنده یاقوت صفاگوهر تو — چه شد آن صاف مئی دلبری از ساغر تو
چه شد آن جنبش خونگران فسون گستر تو — چه شد آن عهد که ره داشت بدل نشتر تو
چه شد آن عهد که دل بود ستم پرور تو — چه شد آن دم که سر داشت بمن خنجر تو

شب نگاهت همه شب گرم جفاسازی بود
همچو شمعم بدم تیغ تو کلباری بود

۹۱۵ هرده این بار الم بیشتر از کار مرا — سخت آورد بجان درد تو این بار مرا
صبر اگر دغمت بسمل و افگار مرا — گنهت نیست دلم میدید آزار مرا
که گرو کرد بدست تو ستمگار مرا — کرد با همچو تو بیداد گری یار مرا

چه بسر خاک کنم گر ننشوم زار چنین
دل چنین صبر چنین درد چنین یار چنین

۹۱۶ ساخت تا با تو بمن یار نگردد دل — غمگسار من بیمار نگردد دل
گرد بالین من زار نگردد دل — از تو و جور تو زنهار نگردد دل
درد و فائی تو زار قرار نگردد دل — غرض از سوی تو زنهار نگردد دل

شکوهٔ جور ترا درد دلم اصلاره نیست
از زبان تا لب بهت این گله دل آگه نیست

۹۱۷ من که رکوی تو عمری بجفا ساخته ام — با دل زار و غم عشق سر و پا ساخته ام
در وفائی تو بصد گونه بلا ساخته ام — سر خود پیشکش راه وفا ساخته ام

حق شمسیہ تو صد بار او اساختہ ام | دین و ایمان دل و جان بہ تو فدا ساختہ ام

محجل از لطف نگاہت بدو بادام نیم
وز لب لعل تو شرمندہ دشنام نیم

۹۵

نہ ز لعل لبت امید دوائی دارم | نہ دگر از نگہت چشم وفائے دارم
با تو میگویم اگر درد جفائے دارم | کافرم گر ز غمت شکوہ بجائے دارم
من کہ دل در گرہ دام بلائے دارم | چون رہائی ز غمت نیست دعائے دارم

گر بنالد بہین درد چو عشمت روزی
وحشی چشم تو آغاز کند واسوزی

تمام ہوا

ذکی

تخلص ہے اسد الدولہ رستم الملک نواب محمد ذکی خان
بہادر فیل جنگ عرف نواب بہادر مرحوم کا
یہ خلف اکبر تھے نواب امیر الدولہ مرزا حمید رصاحب
مغفور حمید رتخلص کے بزرگ انکے سب
نیشاپوری ہین بڑے سیر چشم امیر ابن امیر
اور رئیس ابن رئیس اسم با مسمی طبیعت
نہایت ذکی رکھتے ہین صاحب دیوان ہین مگر
دیوان انکا نظر راقم سے نہین گذرا فقط

یاد ایام کہ کچھ دل کو غم و درد نہ تھا
گرم آہین یہ تھین لب یہ دم سرد نہ تھا

اشک سوزان آنکھون سے جاری نہ تھا
جامہ تن یہ مرے پیرہن گرد نہ تھا

کام رہتے نہ تھے ہرگز کسے خود کام سے ہم
رات دن عیش و طرب بسر کرتے تھے آرام سے ہم

دلکو جون ماہی بی آب نہ بیتابی تھے
نہ یہ وحشت نہ یہ رونا نہ یہ بیخوابی تھے

چمن طبع مین اک رونق و شادابی تھے
حسرت و یاس غم و درد کی نا یابی تھے

باغ عالم سے ہوا کوسے دل افسردہ منتہا
غنچۂ خاطر رنگین گل پژمردہ منتہا

کوسے رونا تھا تو کہتے تھے کہ رونا کیا
غم کسے کہتے ہین منہ اسکو بھی ہوتا کیا

نالہ و شیفتہ محبوبون یہ ہونا کیا
دل و دین ہوش و خرد عشق مین کھونا کیا

لوگ معشوقون سے کیون جور و ستم سہتے ہین
عاشقی چیز ہے کیا عشق کسے کہتے ہین

۵
اب جو دیکھا تو یہ دیکھا کہ قیامت ہے عشق
قہر ہے ظلم ہے بیداد ہے آفت ہی عشق
سچ کہا باعث صد طعن و ملامت ہے عشق
شعلۂ خرمن دین و دل و طاقت ہی عشق

راہ بتلائیے جسکو وہ رہزن ہو جائی
دوست کیجے جس سے وہی دشمن ہو جائے

۶
آتش افروزی الفت سے نہ ہم تھے آگاہ
اک شراری سے کیا خانۂ دل خاک سیاہ
لب پہ اب نالۂ جان سوز ہے با شعلۂ آہ
جگگئے لیکہ اسے آگ سے ہمنو واصد

ہے امان مانگے اسی سے کرۂ ناری سے
لاکھون گھر ہو نکے ہین اسی چنگاری سے

۷
منیں کو اسنی کیا ساکن صحرا جنون
کیسے شیرین اسکے سر پہ ہے فرہاد کا خون
اسنے وامق کو کیا تھا عذرا کا مفتون
اس فسون ساز نے مجھپر ہے کیا ہی منسون

عشق کے رنج مین راحت کا سرانجام کہان
اب ترستا ہے دل آرام کو آرام کہان

۸
ایسے اک جا نکی دشمن سی پڑا ہے پالا
ہے جگر سینہ مین پر داغ بر نگ لالہ
ویسے آغشتہ بخون آتا ہے تا لب نالہ
آبکو دیدہ و دانستہ بلا مین ڈالا

گل سے بہلاتے دل اور دیکھتے سنبل کیطرف
دھیان کرنا تھا اوسکے رخ و کاکل کیطرف

۹
یہ چھپین لائی ہے آخر مجھے وہ زلف سیاہ
کرتے کاش اسکے عوض شام غریبان نگاہ
ست تاریک سے بدتر ہے مرا دل واہ
ہو گیا گھر ہے سیہ خانہ زندان مجھے آہ

موجب برہمیٔ عیش دل بیغم تھے
زلف جانا کی عوض مشک کے بو کیا کم تھے

۱۰
دیکھیے سنیے نہ سمجھے چاند سی وہ پیشانی
تھے مگر عشق کی قسمت مین بلا میں اتنی
آب شمشیر سے بہتر تھے شہادت پانی
اوسکے ابرو کے نہ ہوتی ہمین بڑھ کر کمانے

خارخار غم ہجراں کا ستم سہنا تھا
برچیاں کہانی تھیں اون پلکوں سے بچ رہنا تھا

غزل

چشم جادو سے تہا اوسکے مناسب ہو ہیز
یہ نہ سمجھے کہ ہے سفاک نہ ترک خونریز
قتل مردم کو گیا ہونگے ہیں سو خنجر تیز
اوس سے جون آہو وحشی مجھے لازم تہا کرنا

دیدۂ نرگس بستاں پہ نظر کرنے سے
شوخی چشم غزالاں پہ نظر کرتے تھے

قطعہ

گرچہ رخسار سے تھے اوس شوخی مہ پرنور
چاک دل کرتا تہا مانند گمان حسن دور
مار کر ہمکو بلاتا تو کہے تہا مقدور
لب جان بخش کا لاتے زبان پر مذکور

سنتے آگوہ ہوا دن انتو نہ مرتے ہم کاش
شب ایک میں انجم پہ نظر کرتے کاش

ہیں تو اندہو یکطرح چاہ زنخدان میں گرا
ڈوب مرتا جو کنوئیں میں تو بہت بہتر تہا
اوسکے گردن کی صفا دیکھ یہ عبرت ہوئی
دیکھتا گردن مینای بلورین کی صفا

گو کہ تہا رشک سحر نور صفای سینہ
دیکھنا آئینہ تہا جسکو بجای سینہ

دست رنگین کے تراکت پہ ہوا کیوں مائل
ملتا ہوں دست تاسف کہ گیا ہاتہ سے دل
لعل یہ پنجۂ مرجان ہی سے کرتے حاصل
پنجہ سے موی کرکے ہے نکلنا مشکل

کام ساق و کف پا سے نہ کچھ تہا مجکو
کردیا عشق نے پامال سراپا مجکو

جیسا رسوا ہوں میں اسطرح کوئے خوار ہو
اس بلا میں کوئے انسان گرفتار نہو
جو مرض مجکو ہے ایسا کوئے بیمار نہو
او بیماریان ہو میں یہ یہ آزار نہو

دن جو گذرا تو یہ دیکر کاہے کہ شب آتی ہے
عشق کے نام سے اب تو مجے تپ آتی ہے

۱۵ ایسے دریا مین ہون ڈوبا کرا وچلنا معلوم
عمر بھر دام محبت سے نکلنا معلوم
سیر گلشن کو بے جاؤن تو بہلنا معلوم
اس بلندی سے گرا ہون کہ سنبھلنا معلوم

ہوش بلبل کی ہے مانوسے مین کھو دیتا ہون
مسکراتا ہے اگر غنچہ تو رو دیتا ہون

۱۶ مثل آتشکدہ آتے ہے نظر صورت باغ
اسقدر سوز محبت نے دیا ہے مجھے داغ
روش غنچہ ہون دل تنگ نہین عنسی فراغ
نکہت گل ہے مجھے کرتے ہے آشفتہ دماغ

مثل شبنم کبھے گلبن کے تلے روتا ہون
اور کبھے سرو کے لگ لگ کی گلے روتا ہون

۱۷ ہمدم و مونس و یار سے مجھے ہی سرکار
گھر مین دہرات تڑپنے سی مجھے ہی سرکار
بیقرار ایسے نہین ایک جگہ مجھکو قرار
کچھ عجب طرح بسر ہوتے ہے لیل و نہار

شہر سے گاہ نکل جاتا ہون صحرا کیطرف
صورت سیل کبھے جاتا ہون دریا کیطرف

۱۸ کیونکر اس خانہ ویرانکو مین آباد کرون
کسطرح اس دل ناشاد کو شاد کرون
عشق نے ظلم کیا کس سی طلب داد کرون
کون سنتا ہے کہان جا کے مین فریاد کرون

آپ رسوا تو ہوے اور کسے رسوا کیجے
شکوۂ دوست جو کیجے تو بھلا کیا کیجے

۱۹ کہنا دشمن کو بھی دشمن ہمین کیا لازم ہے
بخت ناساز کا اسنے ہی گلا لازم ہے
تو جو دشنام بے دیوی تو دعا لازم ہے
جور معشوق کو عاشق کو وفا لازم ہے

کشور حسن تبان جب تلک آباد رہے
وہ وفا کیجے عالم مین بہت یاد رہے

۲۰ شمع سان آگ زبان پر نکلے دلکا راز
آتش عشق سے ہو جاے گر جسم گداز
توبے ثابت قدمی سے نہ کبھے آؤن باز
کاٹ لی سر کو اگر تن سی ادای پایۂ ناز

سوجھت اسکے ہے کہ تنہا غیر سے ملنا نہ تجھے
رشک سے مین تو جلون اور ہو پروانہ تجھے

وہ ہم ہین کہ نہ آئی تو بلاتی تے ہمین
روٹھتے تے تو سماجھے مناتی تی ہمین
کہوی جاتے تے تم آزردہ جو پاتی تے ہمین
جبین پر بانتا جھنک نہ ہنساتی تے ہمین

دہنین سو بار کمر مقتل پر اب کستے ہو
قہقہے مار کے رونے پہ مری ہنستے ہو

دردسر مین مری ہوتا تھا تو پڑتی تی کل
آپ ماتھے پہ لگاتی تے ڈر کر صندل
نہ جدا رہتے تے مجھسے کوئی ساعت کوئی پل
ابتو تیغ خم ابرو سے نکلتا نہین بل

خوب بیمار محبت کے دوا کرتے ہو
سر پٹکتا ہون تو کہتے نہین کیا کرتے ہو

شمع رخ کا ترے پہلے کوئی پروانہ نتھا
حسن تجھسا پہ طرحسے کوئی دیوانہ نتھا
دخل اتنا ہے فقط تھا کوئی بیگانہ نتھا
کس کی ناکس کے زبان پر مرا افسانہ نتھا

اب گلستان جہان مین ہے یہ شہرت تیری
ہر خس و خار سے سنتا ہون حکایت تیری

رشک کس کسکا کرون ایک مین ہو لاکھ مہ و مہر
لاد و ادرد یہ ایسا ہے کہ عاجز ہین طبیب
تجکو سو انہین کچھ اور مری حالت ہی عجیب
اب بے کر رحم کہ پہونچا ہون بلا کے قریب

کسطرح رتبہ غیر اپنے برابر دیکھون
جو کبھے طلعت دیکھا ہو وہ کیونکر دیکھون

جسکو مر مر کے ترے حکم نتھا آنے کا
اب مزہ پر گیا اون لوگون کے گھر جانے کا
شوق ہے پہلو مین اغیار کی پہلانے کا
دھیان مطلق نہین تجکو مری غم کھانے کا

یہ فرومایہ خریدار ترے کسدن تھے
ای پری چہرہ یہ اطوار تری کسدن تھے

۱۲۸

چاند سے چہرکا زلفونمین چھپانا کب تھا
آنکھونمین مہ نظر سرمہ لگانا کب تھا
لاکھا یون پانکا ہونٹھونمین جمانا کب تھا
یہ گلوری یہ گلورے کا چبانا کب تھا

نہین پروا کوئے وحشتے کوئے سودائی ہے
یہ آئینہ سامنے ہے محو تماشائی ہے

۱۲۹

پاس سے غیر نہین اٹھ پھر ملتے ہین
خنجر غم دل مضطر پہ پھری چلتے ہین
اونسے سرگرم ہے تو رشک سے ہم جلتے ہین
یا ونکو چھوتے ہین وہ ہاتھونکو ہم ملتے ہین

ملنے والی ترے سب شاد ہین معدوم ہین ہم
لٹتے ہے دولت دیدار پہ محروم ہین ہم

۱۳۰

چاہنے سے مری تم خلق مین متہم ہوے
جب کیا حسن سے آگاہ تو مغرور ہوے
مجھسے ناخوش ہوے اور غیر ونسے مسحور ہوے
راتدن پاس جو رہتے تھے وہی دور ہوے

وہ ملاقات کے وقت اور وہ معمول گئے
یاد رکھنا جنہین لازم تھا اونہین بھول گئے

۱۳۱

ہے منظور ہے صاحبکو تو لاچار ہین ہم
کسمین طاقت ہے کہ ہر وقت سہے جور و ستم
ہم بے کہاتے ہین تری کوچی مین آنیکی قسم
غم گوارا نہین تجھکو تو ہمین بھی نہین غم

دل لگاتا ہوا جبکہ ہمین منظور
تو نہین مہر تھا اور کوئے رشک قمر

۱۳۲

دیکھنا شہر سے اب ہم کہین جاتی ہین تو
ڈھونڈھ لیتے ہین کوئی تجھسا وہ خوشرو
دل کسی سی نہ لگاوین یہ سمجھتے کیسو
تہا نہ منظور یہ صدے ترے ای عربدہ جو

ایسا محبوب خدا چاہے تو پیدا کیجے
تیرے شیدا ہین ہم اوسپر تجھے شیدا کیجے

۱۳۳

بزم مین سیر دا وسکے تجھے جانا ہو خیال
بکھری لف اوسکے اگر دیکھے تو ہو پریشان خیال
پریشانی سے کاہیدہ ہو لمتد ہلال
بیت ابرو کے سنے یہ کہے ہو نچی خیال

محو ہو چشم کے گر شعبدہ بازی دیکھے
آنکھین کھل جائین جو پلکون کے درازی دیکھے

۳۲
ہوئے بی پردہ رخ اوسکا تو حجاب آئے سمجھے
گالیان دیوی وہ اور کچھ نہ جواب آئے سمجھے

خال مشکین کو جو دیکھے تو نہ تاب آئے سمجھے
دنکو مضطر رہے را تو نکو نہ خواب آئے سمجھے

آئے دم ناک مین دیکھے جو الف بینے کا
عمر بھر نام نہ لے تو کبھی خود بینے کا

۳۳
زنگ سلی دس لب بیان خوردہ کی تو سنہ کو جیسے
دانت پیسے جو وہ سلک رمندان کھلائے

خونے جاہ ذقن چوے بخالت مین گرائے
دیکھکر حسن گلو شرم سے گر ذکو جھکائے

سینہ کوہ دوش و کمر فکر مین غلطان کردی
نور آئینہ زانو سے تجھے حیران کردے

۳۴
دیکھکر دست حنائے کف افسوس ملے
ساق سیمین کے صفا دیکھے تو جون شمع جلے

ماری اس نازسی ٹھوکر کہ ترا بس نہ چلے
فرش آنکھین کرون اپنے اونہین تلوونکی تلے

سمجھون لیلے اوسی درپیس سا دیوانہ رہون
تو جلے اور مین اوس شمع کا پروانہ رہون

۳۵
سامنے تیری اوسی پیار کرون تو دیکھے
بوسے اوسکے لب شیرین کے مین لون تو دیکھے

گالیان وہ مجھے دی مین اوسی ون تو دیکھے
لے بلائین وہ مری صدقے مین مون تو دیکھے

کچھ ہے غیرت ہو تو جینے سے نہ تنگ آئے تو
اپنے عاشق کے ستانی کے سزا پائے تو

۳۶
بس دفتر عشق کا دفتر نہین ہونی کا تمام
لکھے ہوتی ہین حیا نین بیتان خود کام

تا کجا شکوہ وتا چند شکایت کے کلام
لازم آغاز جو اسنے مین ہے فکر انجام

نیست لازم کہ اسیر غم بیہودہ شوی
از ہمہ رو بخدا آر کہ آسودہ شوی

تمام ہوا

بہ عون محسن افزا محبوبان عنایت جمال

اندنوچ گلدستہ باغ عشق و عاشقی غیرت بہار و رشک رضوان موسوم بہ

مجموعہ محبت

اعنی جلد دوم

جس مین شعرای اردو و فارسی کی نہایت عمدہ عمدہ و اسوخت مجتمع ہین

مطبع منشی نول کشور مین مطبوع ہوا

جناب منشی محمد مرتضیٰ خان صاحب بصار عنا

جناب ممدوح قوم سے افغان یوسف زئی مگر شریف
ہین اصل اسلاف کی ولایت افغانستان ہے
مگر عہد شاہ جہان بادشاہ سے ازروز بنا رشہر
مراد اباد جو نام سے سلطان مراد ابن شاہجہان کے
بسا ہے اس شہر کے متوطن اور روسا سے ہین
بزرگ ان کے سلاطین دہلی سے لیکر تا تسلط
وزیر اودہ جاگیردار و مختار رہے حضرت نے
سرکار انگریزی ملک پنجاب سرحد افغانستان مین

سنہ ۱۸۶۱ء سے تا سنہ ۱۸۷۶ء کمال لیاقت و شجاعت و نام آوری اور عزت سے روزگار
بیش قرار کیا ہزارون روپیہ انعام اور اکثر اسناد کارگزاری پائین و ترقی اور خیر خواہی سے مورد
تحسین و آفرین حکام گورنمنٹ برٹش رہے بعدہ روزگار انگریزی سے استفادہ کر ریاست کپورتھلہ
و مالیہ کوٹلہ ملکیہ پنجاب والور مین ممتاز رہے اور ذاتی لیاقت اور رسائی اور تدبیر سے ہر ریاست
کے مشکل کاروبار مین تا محکمہ عالیہ گورنری اعلیٰ ہند فتحیاب رہے اور ہر جگہ سے
خود تمسک روزگار کیا اور سنہ ۱۸۶۷ء سے حسب الطلب والی ملک کے جودھپور مین
اکر نائب دیوان ریاست مقرر ہوے ہر کہ ومہ اون کی حسن سلوک اور
خوشامد وضعی کا مداح ہے حکام انگریزی اور سر مہاراجہ صاحب بہادر والی
مارواڑ بھی بہت عزت و عنایت کرتے ہین اکثر اعلیٰ اعلیٰ حکام انگریزی سے
تا جناب وایسرائے و گورنر جنرل بہادر ہند حال اور نوابان عالی شان اور
راجگان و مہاراجگان والی ملک سے ملاقات ہے اور سب تعظیم و تکریم
سے پیش آتے ہین ۔ سن چالیس سے متجاوز ہو چلا قد و قامت تناسب
اعضا خط و خال چہرہ مہرہ و جاہت خداداد اور سیرت صورت سے اسم با مسمے
اور بے شبہہ جوان رعنا ہین فکر سلیم طبع مستقیم ذہن رسا طبیعت
مین اوپج اور ذکا طینت پاک دل صاف ہر بات مین انداز یارون کے یار
مزاج مین انکسار شاطر بے رنج خلیق متواضع بامروت رقیق القلب بااوقات
کریم النفس عالی ہمت جہان آشنا خوش پوش خوش وضع لطیف ظریف
اور بڑے آن بان کے یکرنگ شخص ہین ۔ اونکے محامد اور کارنامہ قابل اسکے
ہین کہ بطور یادگار و سوانح عمری لکھے جاوین اکثر کمیٹی اور انجمن علمی وغیرہ واقع ہندوستان
کے ممبر بھی ہین اور رائے صواب اونکی ہر معاملہ مین برجستہ اور عمدہ ہے
جفاکش اور محنتی حد درجہ حتی الوسع اوقات عزیز کی سب سے زیادہ قدر کرتے
ہین اور اکثر وقت آپکا بعد فراغ امور منصبی کے ہمیشہ تحریر یا مطالعہ کتب مین

صرف ہوتا ہے کلکتہ سے تا جمون و پشاور اور شملہ سے تا ریوان و راجپوتانہ سیاحت
ہند بھی کی ہے علوم متعارفہ عربی و فارسی گھر مین تحصیل کیے تحریر چست تقریر درست
ہے معاملہ نویسی قلم بر داشتہ اور اردو نثر مقفی ایسی کم دیکھی ہے علم نجوم و جفر و
تاریخ و علم موسیقی و تصوف وغیرہ صرف مطالعہ کتب و زور طبیعت سے حاصل
کیا اور تاریخ البلاد و نوائے غریب تاریخ مین اور نغمہ صنم و غنچہ راگ فن موسیقی
ہند مین اور نظل ناصری علم جفر مین آپ کی عمدہ تالیفات سے قابل یادگار ہے
اور یہ سب نام تاریخی ہین اور اب ایک نظم کتاب کئی ہزار شعر کی اور ایک عجیب نسخہ
علم تسخیر بزم کا زیر تالیف ہے اس عجوبہ علم و عمل مین بھی آپ کو خوب دستگاہ
ہے علاوہ آن کمالات صوری کے خدا داد سعادت بھی حاصل ہے یعنے
بقولے دل بیدار و دست بکار۔ نماز روزہ کی پابندی اور چلہ زکوٰۃ و
عملیات کا شوق بھی چلا جاتا ہے چنانچہ مین اسمائے باریتعالی سے ایک بار
شب قدر دیکھی اور کئی بار زیارت حرمین شریفین و کربلائے معلی اور حضرت خواجہ
معین الدین چشتی اور صحابہ کرام اور جناب علی مرتضی و امامین حسنین علیہم السلام اور
کئی بار رویت و زیارت حضرت رحمۃ للعالمین جناب سید سادات مآب محمد صلعم سے بھی
بعالم رویائے صادقہ مشرف ہوئے بلکہ دو بار حضور صلعم کے ساتھ جماعت
مین نماز پڑھی کلامہ کلام انکہ حدیث است و کارش اعجاز است + مرا بنجواب نماید
جمال نورانی + با اینہمہ کثرت اشغال و قدر اوقات عزیز کے شعر و سخن سے ذوق
سے آپ کو ملک الشعرائے ہند حضرت نجم الدولہ نواب مرزا اسد اللہ خانصاحب
بہادر غالب دہلوی سے تلمذ حاصل ہے اور صاحب دیوان ہین اکثر اردو
فرماتے ہین مدتون کلام دلکش آپکا طرہ اخبارات ہند ہوتا رہا ہے واسوخت
جسکا تاریخی نام سم باسمی ضبط عشق ہے نئے انداز کا واسوخت اور سب سے
نرالا ہے جسکے پڑھنے سے ۱۲۸۱
تلاش اور سعی سے آشکارا ہے اور کلام دلکش عزیز مشتی نمونہ از خروارے

داسوخت رعنا

تمہید عشق

۱
عشق موقوف نہین ہی دل انسان پر آہ
کونسا دل ہی کہ ہی عشق سے جس دل کو پناہ
کی ہی اس عشق نے سو راہ سے ہر چیز مین راہ
عشق کا شان نزول آیہ انا للہ

عشق صیاد ہے اور شوق پر پرواز سریع
حسن ہے دام بلا طائر دل ہے تخییر

۲
تہہ کو پہونچین نہ کبھی خضر کرین لاکھ شنا
قلزم عشق کا ہی کس نے کنارہ دیکھا
عاشق زار نے اشکون سے بہائے دریا
آشنا ڈوب گئے اور نہ لا تھل بیڑا

کشتی نوح کا گر اس مین گذارا ہوتا
ڈوب جاتے نہ کسے بار او تارا ہوتا

۳
عشق دوزخ کو دم ہون مین ہرا باغ بنا دیتا ہے
برق وش خرمن ہستی کو جلا دیتا ہے
خاکمین عالم و آدم کو ملا دیتا ہے
جلوہ خورشید کا ذرہ مین دکھا دیتا ہے

ہے جہنم تو فقط ایک شرارہ اسکا
آب حیوان سے بھی جیتا نہین ہارا اسکا

۴
عشق وہ سم ہے مہلک مار جو اسکا نام
اژدہا دیکھے تو ہو جاے دہن کام تمام
اسکی تاثیر کو سب جانتے ہین خاص و عام
اسکا آغاز ہے انسان کا جو ہی انجام

خون سیاہی دم تحریر عشق نظر آے
خاک کاغذ ہو قلم سو کہ کے کانٹا بن جاے

گاہ دریا مین نظر آتا ہے جسطرح بھنور
موج بنکر کبھی ظلم مین یہ آتا ہے
کشمکش جزر و مد شوق کی آتی ہے نظر
کبھی طوفان کیطرح جاتا ہے یہ سر سے گذر

ہون جو کم ظرف نہ تابین کبھی پانی عشاق
صاف دریا دل کرو بی کو ہو استغراق

بیقرار اسنے ہی سیماب کو کر ڈالا ہے
سم کا الماس مین ظالم نے اثر ڈالا ہے
اشک نیسان کو بنا اسنی گہر ڈالا ہے
جگر سنگ مین آتش کا شرر ڈالا ہے

ہے یہی کاوٗربا اور اثر مغناطیس
ورنہ ہے کون سلیمان کہانکی بلقیس

چاشنی قند مین شیرینی کی دکھلاتا ہے
اور کبھی زہر ہلاہل بھی کر دکھاتا ہے
گہ نمک مین نمکین شور یہ بنجاتا ہے
ذائقہ بنکے ہر اک چیز مین در آتا ہے

مشک مین عطر مین گل مین ہے بو دیتا ہے
بنکے خنجر کبھی عاشق کا لہو لیتا ہے

راگ مین گاہ دکھا جاتا ہے سحر تاثیر
زلف کی دام مین کافر کبھی کرتا ہے اسیر
طوق عاشق کی گلے کا کبھی پا مین زنجیر
ترک چشمون کا کبھی کرتا ہے قاتل نخچیر

گاہ صورت کبھی سیرت مین یہ در آتا ہے
دل عشاق کو ہر طور سے لے جاتا ہے

مہر بنتا ہے کبھی سپہر پہ گہ ماہ تمام
گاہ ثابت ہی کبھی اختر سیارہ نام
کہکشان گاہ کبھی عقد ثریا خود کام
شب کبھی روز کبھی گاہ سحر گاہ ہے شام

طالع وصل مین ہو جاکر قران السعدین
ہو کبھی زائچہ ہجر مین شکل نحسین

عالم الشوب ہون اس عشق کی اسرار نہان
چاہتا ہون کہ کرون چاہ کا احوال عیان
تاکہ اس عشق سے آگاہ ہو ہر پیر و جوان
دل یہ کہتا ہے کہ ہے عشق عیان راچہ بیان

ابتدا دھوم ہے انجام کو بربادی ہے
شادی مرگ اسی عشق مین دلشادی ہے

۱۴

خواب راحت سی یہ بیچین جگاتا ہی ضرور
ٹھنڈی سینون کو یہ دلسوز جلاتا ہی ضرور
خون دل دیدۂ عاشق سے بہاتا ہے مزور
چاہ مین چاہ فرشتونکو جھکاتا ہی مزور

زندہ مردیکو کرے معجز عیسے دکھلاے
مردہ زندے کو کری پھر اوسی احیا فرماے

۱۵

دام مین لاتا ہی یہ طائر دل کو دم مین
اسی آخر کو زوال آتا ہے جاہ و جم مین
ملک دل کرتا ہی تاراج یہ فرطرغم مین
ننگ و ناموس کو چھوڑا ہی کہین آدم مین

اس سے بدتر نہین دنیا مین کوئی بیماری
لاعلاجی سے مسیحا بھی یہین ہین عاری

۱۶

عشق جادو ہے کہ ہے سحر طلسم و نیرنگ
عقل اعجاز مسیحا ہی اوسے دیکھکے دنگ
پانی ہوجاتا ہے اس عشق کی تاثیر سی سنگ
عجب انداز ہین اور سکے سراپے مین ترنگ

چرخ سی ارض پہ کردیونکو جھکا ہی
فرش سے عرش پہ معراج بشر کو دکھلای

۱۷

معجزہ ہی کہ کرشمہ ہی کہ تسخیر ہے عشق
نقش حق ہے کہ عمل یا کوئی تکسیر ہے عشق
کیمیا کہتے ہین جس شی کو وہ اکسیر ہی عشق
قلب ماہیت قلبی ہو وہ تاثیر ہی عشق

قائم النار ہو سیماب تو کچھہ دور نہین
شعلۂ عشق کم از مشعلۂ طور نہین

۱۸

عشق صیاد نمین عجب ہے اثر جذب قلوب
جذب الفت سی ہو عاشق کو سخر محبوب
لیک عشاق کو درکار ہے صبر ایوب
ہے رہ عشق مین اظہار محبت معیوب

جادہ دکھلاتا ہے گہ طور پہ معشوقانہ
گاہ بلواتا ہے افلاک پہ بیباکانہ

عرش پر حضرت انسان کو دکھاتی معراج
وصل بلقیس کا ہو جاے سلیمان متاج
ہے یہی عشق کہ کار زمین مدت سے رواج
دین و ایمان دل و جان سب ہین عشق کے باج

چاہ انسان کی چاہت مین فرشتو کو جھکای
چاہ مین لاکے کبھی یوسف مصری کو گرای

سہل ہو عشق کی تاثیر سے کار سنگین
کوہ کن کوہ سے لائے کبھی جوئی شیرین
بجد سی قیس کری شوق مین ملحی کی زمین
درد فرقت سی زلیخا کو معا ہو تسکین

صبر عشاق کو کیا کیا نہ کرشمے دکھلای
حور بھی چاہے تو جنت سے زمین پر آجاے

عنصر عالم ایجاد کا یہ عشق ہے جان
روح ہے عشق خدا داد جو ہے جسم جہان
شعلۂ طور سے بالا نور کہ مہر رخشان
سبب وصل الی اللہ ہے بہر انسان

زندہ کہتے ہین کرامات جبھی ہی وہ عشق
سنتے ہین چشمۂ ظلمات جبھی ہی وہ عشق

عشق کو نار جو کہی تو وہ ہی نار خلیل
اور اگر خاک ہی تو خاک شفا ہی بدلیل
آب فرمایا تو ہی آب حیات اوسکی سبیل
ہے اگر باد تو ہے باد جناح جبرئیل

نفس ناطق اسے ساری حکما کہتے ہین
عقل اول بھی اسیکو عقلا کہتے ہین

ہر فلک صفحہ ہر اک نخل قلم گر ہو جاے
آب ظلمات سیاہی مع کوثر ہو جاے
نوح کی عمر میسر ہو تو آخر ہو جاے
عشق کا حرف بھی لکھے تو وہ دفتر ہو جاے

حضرت عشق کی القصہ ہے آخر تقریر
عشق وہ چیز ہے سب کہتے ہین جسکو تاثیر

کوئی شی عشق سی خالی نہین ہرگز واللہ
عالم و آدم و درویش سے لیکر تا شاہ
ہے وہ باطل نہین الحق اوسی جس خیر مین راہ
ذرہ سی مہر تلک مہر سے لیکر تا ماہ

ہی شوخ ہر فرد مین عالم کے تجھہ اسکا جلوہ
بلکہ ہر چیز نے اس عشق سے پایا رتبہ

۲۱

عشق اور حسن مین ایسین نہایت مانوس
عشق اگر شمع ہی تو حسن پر پروانوس
بیکدہ عشق ہی اور حسن صنم ہی ناقوس
دلفریبی مین غرض ہے، یہ بڑا جالینوس

ہر طرح سے دل انسان کو لبھا لیتا ہے
ہر بہانے سے یہ عاشق کو پھنسا لیتا ہے

۲۲

عشق ہوتا نہ جہانمین تو نہ ہوتی الفت
قیس کو لیلی سے زنہار نہوتی رغبت
ہوتی گلرویوں سے کب باغ جہان کو زینت
شوق وصل اور غم ہجر ہی ہوتی فرصت

لطف کچھہ زیست کا انسان کو نہ حاصل ہوتا
ایک گر ایک پہ دنیا مین نہ مائل ہوتا

۲۳

فاختہ کس لیے منہ اشک سے اپنا دھوتی
حلقۂ طوق ہی قمری کو نہ زینت ہوتی
صحن گلشن مین نہ گل کی لیے بلبل روتی
کبک و لبا خته کب چاند پہ دلکو کھوتی

صاف پیرانون سے ہر شمع کا دامن ہوتا
شہر خاموش سنائے مرغ کے گلشن ہوتا

۲۴

قیس کیون نجد مین سرگشتہ و ویران ہوتا
سنگدل شیرین کا فرہاد نہ خواہان ہوتا
نہ کبھی مائل بلقیس سلیمان ہوتا
مصر کے اوج پہ کیونکر مہ کنعان ہوتا

تمہید عشق — عشق ہر چیز مین اک شان دکھا دیتا ہی — **و سراپای خود**
۲۵ — ایک ذرہ کو وہ خورشید بنا دیتا ہے

کیا کہون اگر عنا کی جب ایام شباب
رات دن جمع رہا کرتی تھی اکثر احباب
عشق کہتے ہین کسے کون ہوا یہ خانہ خراب
آتش عشق سے دل جلکی ہو کس رنگ کباب

نام ہی بھی بخدا عشق کے آگاہ نہ تھا
حسن کیا چیز ہے واقف کبھی واللہ نہ تھا

۲۷
شوق سے رات کو رہتی تہہ دا بادہ پرست
عیش مین دن کو رہا کرتی تہی ہم مست الست
دیکھتی تھے نہ کبھی سوے بتان سرمست
سر بازار تہی اصلا نہ سر راہ نشست

۲۸
نہ تو کچھ آگی کی شادی نہ گئی کا غم تہا
خود طرحدار تہی چوبن تہا عجب دم خم تہا

۲۹
وضع اور حسن و جوانی کا عجب تہا عالم
مجھپہ خوبان جہان رہتے تہی مائل ہر دم
آنکھہ تہی نرگس شہلا تو نگہہ نیمہ ستم
دور سے دیکھنے آتے تھے غزالان حرم

۳۰
ہی جوانی کا جوانون مین فسانہ میرا
خود ستائی نہین شاید ہے زمانہ میرا

۳۱
دام دلہای حسین حلقہ اموی خمدار
تار مو کافر سودا ایکے حق مین زنار
طرہ چھوٹا ہوا اور سر پہ ہے بانکی دستار
اور ٹیڑہی کبھی ٹوپی ہے مغرق زرکار

۳۲
صاف پیشانی سے ہے بخت بلندی پیدا
چاند ماتھا ہے تو سجدے کا نشان ہے تارا

۳۳
ابرو نہین جو بل آجای نصیب اعدا
قوس کا تیغ ہلال آکے اوتارے جلا
کونکر آنکھہ مین اللہ نے بھر دی ہی حیا
آنکھہ جس بت پہ پڑے اوسکو مسخر ہی کیا

۳۴
شیر بچے نہین والد چہپکتے ہے پلک
مردم چشم کو رستم سے رہی چشمک

۳۵
ناک کا وصف جو آجای تو ہو خود بینی
ناک اس ناک کی رکھہ لی ہی جہانپنہ نے
منہ پہ وصف دہن آئے تو ہی نکتہ چینی
شیرین لب چاٹ لی باتون مین ہی وہ شیرینی

۳۶
طور کا نور ہے دندان منور سے عیان
معجز عیسے مریم ہے لبون مین پنہان

۳۷
خط کی خوبی پہ لکھے خط غلامی غلمان
چاند سے چہرہ پہ اس خط سے ہی ایکا گمان
حسن خط نور کی چہرے پہ عیان راچہ بیان
مصحف رو پہ ہی خط شان نزول قرآن

خط سے پہلے تو دل حور پہ لٹتے دیکھا
آج پروانہ ہے پریونکو یہ خطِ طغرا

۳۴

جب گلی سے کوئی محبوب لگا یار عنا
جذب الفت سے بھلا اوسے پہر تاب کہا
زور بازو مین ہے اور نام خدا ہے پنجا
تیغ ابرو کیلئے قبضے مین زیبا نینا

۳۵

تول سی ہاتہ پہ ہاوے ہوئے بیٹھے ہین حسین
جسکے سینے پہ رکہا ہوگئی فوراً تسکین

۳۶

سینہ زوری مری سینہ سپری گرد کملائی
شیر مست سورے جی چہوڑ دی چہاپے پہٹ جانے
جتنے دلباختہ محبوب کہ چہاتی سے لگاے
آجتک کوٹ کہ چہاتی یہی کہتے ہین ہے

۳۷

کب وہ دن آئی کہ عنا ہین چہاتی سے لگا ئین
پیار کرین ہمین منہہ چوم لین پہلو مین بہائیں

۳۸

دلمین تبھی ہی سدا یاد خدا کی متعال
خواب مین بہی نہین آتا ہے حسینو کا خیال
مال زادی کو سمجہتا نہین یہ مین کیا مال
آئے گر دلمین ارادہ بہی تو کرتا ہون حلال

۳۹

دلمین الفت بہی اگر ہے تو خدا کی الحق
وسوسہ بہی نہین مردارونکا حسینون مطلق

۴۰

ذکر اندام سے اسواسطے ہی سخت حیا
چوٹ بہی جائیگا جی شوخ جو سن لیگی ذرا
پونچہیے نام حسینون سے ذرا لیکے مرا
کانپ کر سسکیان بہرنے ہین اگر کرجا

۴۱

بندہ جس شوخ سے ایکبار ملاقات کرے
غیر سے بہولکے پہر وہ نہ کبہے بات کرے

۴۲

جسنے کچہہ عوی عیاشی فرمایا کام +
کام بس ایک ہی ٹہہرا کر مین کیا اوسکا تمام
شرط کی جسنے دمین بہوہوئی اوسکی شام
بندہ اسکی کہ نسنے کو سمجہتا ہے حرام

۴۳

دم مرا بہرتے ہین سب کرتا ہون پاس الفقار
بیدشریا کی سوا یاد ہے ایک ایک مساس

آپ ہی کیجیے انصاف اب اے بندہ نواز
جبکو خالق نے دیا میرت وصورت انداز
زر بھی اور زور بھی ہر دو سے جہانین ممتاز
نازنینون کو ہنو کیونکہ بدل روے نیاز

ای صنم تا تے تست ہے جوان رعنا
شاذ و نادر ہے جو اللہ ملائے جوڑا

۳۱
چشم بد دور خدا داد ملی صورت پاک
جامہ زیب ایسا ہی خوشوضع اور خوشپوشاک
وہ نفاست ہے کہ یوسف نہ ملک کا ادراک
خلق غفلت مین ہی طینت مین نخم ہے تباک

شکل یوسف مری تصویر لگا کرتی ہے
قد سیو سرو مری چاہ کا دم بھرتی ہے

۳۲
نام تھا اپنا طرحدارونین کھسے گھر مشہور
آپ تھے حسن و صباحت پہ ہم اپنی مغرور
سر مین تھا نشہ جوانی کا تو سینہ مین سرور
نام لیتے تھے حسینونکا نہ علی المقدور

رات دن اپنی ہی صورت کا تماشا کرتے
پھرون آئینہ مین ہم شکل کو دیکھا کرتے

۳۳
محفلین رہتے تھین باعیش و طرب یارونین
ہوتی نور و زر تھی ہر روز محب یارونین
تھا تکلف نہ حجاب اور نہ ادب یارونین
ایک کا ایک سے دلشاد تھا سب یارونین

تمہید معاشقہ
شب برات کیطرح رات گذر جاتی تھے
دن کی جلسونین کبھی عید نہ یاد آتی تھے
و بزم و باغ

۳۴
صاحبو عشق کی آغاز کا اب ہے مذکور
سچ ہے واللہ کہ تقدیر سے سب ہین مجبور
عشق ہے آب و گل آدم خاکی مین ضرور
جانبر اوس سے ہوا انسا کا نہین ہے مقدور

ہوتا جو لمحہ ہے وہ آخر شدنی ہوتا ہے
اپنی تقدیر کو لکھے کو نہ کوئی روتا ہے

۳۵
حضرت عشق کی آمد ہے خبردار ای دل
افتین جھیلنی ہونگی تجھے ہوشیار ای دل
طاقت و صبر و تحمل کو نہو بار ای دل
خلق و سنج سے کرنا نہین انکار ای دل

جور عشوق کے سب بھلاوے ٹھہرائے ہونگے
اشک حسرت تجھے فرقت مین بہائے ہونگے

۴۴

درد وہ آتا ہے جسکا نہین درمان اصلا
غم ہے جسکا نہین غمخوار جہانمین پیدا
صبح محشر ہے کہ عالم مین نہین جسکی مسا
ہے مرض جسکی میسر نہین عیسی کو دوا

ہے وہ شعلہ جو بجھاؤ تو وہ اور آگ لگائے
ہے وہ ناوک کہ نکالو تو کلیجہ نکل آئے

۴۵

کیا کہون باغ مین آکر ذرتہی سب شاطر یار
ساز و سامان طرب عیش کا سب تیار طیار
مست بوہپولون کی اور آمد ایام بہار
نشۂ جوش جوانی مین ہر اک تھا سرشار

چند محبوب بھی تھے بزم مین گانے والے
کیسے کیسے تھے طرحدار رجھانے والے

۴۶

ہر روش پھولونکی نکہت سے معطر تھی دماغ
جھاڑ فانوس سے روشن بہت اور شمع چراغ
لالہ رویون کے دل لالہ پہ تھا رشک کا داغ
خلد رضوان تھا کہ فردوس ارم باغ زباغ

چاندنی رات مین تھا فرش تمامی کا تمام
ماہتابی کے مقابل تھا قمر ہی لب بام

۴۷

کوئی مدہوش تھا سرشار تھا کوئی مخمور
کہین چرچا تھا کبابون کا کہین بادہ طہور
اختلاط ایک کو تھا ایک سے باوفرط سرور
اک پری نازنین خاموش سی بیٹھی تھی دور

ہمت کیمصوت تھا خدا جانے اوسے کیون سکتا
دل تھا دوبا ہوا اور ہوش نہ تھے اوسکی بجا

۴۸

چشم رضوان مین کھٹکتی تھی وہ دلچسپ بہار
چھپکے کرتے تھے ہر شاخ پہ مرغان ہزار
سبزہ خط رخ غلمان تھا تو طوبی اشجار
خضر کے دل کو بھائے گئین موج انہار

شور بلبل بانگ ہوا صاف صدائے قلقل
دل بلبل پہ اودہر شور نمک خندۂ گل

رعنا

روش باغ تھے یا خطۂ رہ کا ہکشاں
خوشۂ تاک پہ تھا خوشۂ پروین کا گماں

جا کی طرب سے ملائکل کا شجرہ رضوان
تھا سکان نو محل باغ تھا گر نور افشان

دلربا صوت مزامیر مسرت انگیز
روکش حور رقصا و پری حیرت خیز

۵۰

صاف شفاف محل نور کی وہ بارہ دری
ہو دی شد کمین بہو لے سی جو اجالے پری

قصر قیصر کہون رفعت مین دیا کوہ مری
دیدہ ماہ مین تھی تاب سے خیرہ نظری

ٹھاٹھ ہم شیش محل نور کا کاشانہ تھا
باہر پیرو یونکے جھرمٹ سے پریخانہ تھا

۵۱

جمع احباب تھے اک جان دو قالب باہم
جسقدر یار تھے بس او تنہی محبوب و صنم

بزم خلوت تھی نہ اغیار کا تھا نام کو غم
گرد وہ غلمان بہشتی سے تھے تو یہ حور ارم

تھا تجرد سے مجھے شوق نہ تھا مین عیاش
دل لگی تھی نہ کبھی سے جسینونکی تلاش

۵۲

رقص کے بعد خورد و نوش کی آئی نوبت
حیرت اک چا گئی پریونکی جو دیکھی صورت

طائفے آئے ہوئے محفل عیش و عشرت
حسن محبوبون کا اللہ رے تیری قدرت

ساز نے ملکے سمان باندھا بجا سے کماچ
بولی جرخ کو بھی ناچ سے نچوا یا ناچ

۵۳

ناچ پر چشم پری کی بھی نظر جا جھپک
شور زمگو لہ سے شورش نہ سما نا بسمک

وقف نظارہ او دہر دیدۂ انجم سی فلک
نقش دیوار یہان محو تماشا سی کتنک

چھب بلا قہر ادا غارت ایمان چتون
جی اور اڑے لیے جاتی تھی ہوا ی دامن

۵۴

سنتے مردنگ تو ہو جاتے ہی کر تو لی دنگ
دلربا طبلے کے پر تو نکا عجب ڈب اور رنگ

اور تانو سے ملائک پہ ہوا عرصہ تنگ
دل کجا راگ کی تاثیر سے پانی جسے سنگ

خیال رہ گئی نین خیال مین جو آئین کہہ
داد رسے داد رسے گر سنتے تو کرتے بھی

۵۵

ماہ شش در رہا بندہی یہ کرارے نے ہوا
آسمان سکتے مین خود رفتہ ہر اک سیارا
دیس کو دیس کی تاثیر نے پردیس کیا
اور سو رٹہہ سے دلو نین ہوئی شور غل پیدا

رات آدہی سے دہلی تہی ہی کہ لی تان بہاگ
اور شکر خوا بین گاتی تہی پری جاگ رہی جاگ

۵۶

کیف نشہ کا ہوا بعض کی آنکھو نین ظہور
کچہہ ادہر نیند مین بیداری کی باعث مخمور
وقت کے راگ کی تاثیر کا اودہ سپہ وفور
ٹھہری آرام کی موقوف ہوئی بزم سرور

طرح عشق و پیار پیشانی
معشوقہ کی زبانی

ہر جوان ایگیا محبوب کو اپنے ہمراہ
داد دی عیش کی عیاشون نے قصہ کوتاہ

۵۷

اوٹہہ کے مین نے چہپکہٹ کیطرف جبکہ بڑہا
سانحہ کیا کہون او سوقت کا جو پیش آیا
آہ کی پہلے تو آنی مرے کانو نین صدا
دیکہتا کیا ہون کہ افسردہ ہے اک ماہ لقا

لوٹکر پردہ مسہری کا جو جہانکا مین نے
رو تا دیکہا اوسے تب جا جو لپکہا مین نے

۵۸

ہچکیان لیکے لگی اور زیادہ رونے
نازنین جان کو حسرت مین لگی وہ کہونے
تخم الفت کو لگی مزرعہ دلمین بونے
بولے کیون پوچہتے ہو بولے ہم بہی سو گئے

پر یہ فرماؤ گئے سب تو ہر ایک یار کے ساتہہ
اب رہا کون کہ لیجاے پکڑ میرا ہاتہہ

۵۹

رحم آیا مجہے پر درد جو مذکور سنا
کسی محبوب کا عاشق اوسے میرے سمجہا
بولین لازمی ہی جانے والون کی سزا
مین نے پوچہا تمین کچہہ خیر تو ہے ہوش مین آؤ
بولی سنتے نہ بنو بس نہ زیادہ اترا ؤ

پیار کرتی ہون مگر تمکو مری چاہ نہین — آپ اترائے ہین یا خیر سے آگاہ نہین
کہا کے سوگند کہا مین نے کہ واللہ نہین — تم سے کیا رسم ہو خو بو نسے مری راہ نہین

حال دل کہنے مین اکراہ نہو تو فرہاد
بولی کہتی ہون جو سنا ہے تو پھر اسمین بلا دُ

۲

مین نہ سمجھا کہ بناوٹ کی ہی اسکی تقریر — یعنے باتو نمین پھنساتی ہے یہ دام تزویر
ہوتا عیار اگر مین بھی تو کرتا تدبیر — مین نے پوچھا دل دشمن ہے کیسکا نخچیر

ہنس پڑی اور کہکے مسہری مین سے آئی پاس
بولی کہدی ہون لو جمع ہیں اب میرے حواس

۳

لینے ولباختہ وصف آپکا مین سنکر تی — یاد آئی تو عجب ہوتی تھی حالت دلکی
دیکھکر بانکی ادا کب گئی خیمین برچھی — ضبط دلیر نہ ہا صبر نے بھی خصت لی

ہوگیا جانکا لیوا مجھے کرکے مفتون
اٹھی چوٹی یہ سوے عشق کو قربان کرون

۴

دل ہوا تم پہ فدا تم نہین واقف پیارے — ہوکے خون رہ گئے آخر دل وجان بیچارے
دن جو حسرت مین کیا شام الم کی ہمارے — رات پھر صبح ہوئی ہجر مین گن گن کر تارے

خاکمین آپکی الفت نے ملایا جو بن
آتش عشق نے پھونکا دل وجان کا مرے

۵

چوٹی اک کالی بلا سر پہ ہے سوار اسکے — آہو چشم ہوئی دام مین کاکل کی شکار
آستین کے مین وہ افعی جو کلیجے ہین ہمارے — مانگ چوٹی ہے نہ کنگھی ہے نہ سر پہ نہ سنگار

بوے کاکل سے دماغ اپنا اڑا جاتا ہے
طائر حسن بھی جنجال مین گھبراتا ہے

۶

دم اوجھتا ہے اگر زلف مین اوجھا نہ — تاب سے ہے دل سودا زدہ بیتابانہ
کان کی بالیون تک بار ہوا در دانہ — ہے سدا گوش برآواز دل دیوانہ

صاف تقدیر کا بل ہو گئی مانی کی شکن
خاک افشان کے بجا ملتی ہون مشکل جوگن

۶۶

ابرو اپنی ہے تو خنجر ہے اور اپنا ہے گلا
حیرت آنکھون مین سمائی ہوئی ہی خواب کی جا
آنکھہ جھپکنے لگی پھر نہ لگی آنکھہ ذرا
لی کبھی خواہین کروٹ نہ دکھایا مکھڑا

پیار سے شکبو نہ بستر پہ سلانے آئے
ناز کے خواب سے اکدن نہ جگانے آئے

۶۷

طائر رنگ رخ رد کو ہے میل پرواز
نالہ کمین دم ہے نہین بھاتا ہی بینی کا فراز
نے اثر ہو گیا نتھنو کی پھڑکنا اعجاز
گمت گلبدن اب دیکھیے کب ہو دمساز

سنہ ہی چھوٹا سا بڑی بات ہے کہنا مشکل
چپ بھی نے ماجرا کہنے کے ہی رہنا مشکل

۶۸

رنگ پر سیب زنخدان کی اودا سی چھائی
جبین آتا ہی گلوبند سے لبون پہ ہنسی
نہ تو شانہ ہی پھڑکتا ہے نہ بازو ہی کبھی
ڈالدون ہاتھو کو گردنین تری ہی چوٹی

بیکلی مین نہین بھاتی ہے کلائی بہہات
پنجہ ہو رہو ہی دست حنائی بہہات

۶۹

بند محرم کی کساوٹ سے دل اولٹا تا ہے
چھاتی بھر آتی ہی دل سینے مین گھبراتا ہے
رات دن کروٹین لیتے ہی گذر جاتا ہے
کمیہ رکنے سے کہین پہلو مین چین آتا ہے

پیر پھیلا کے نہ آرام سے سوئے تنہا
چین آیا کسی کروٹ نہین مجکو اصلا

۷۰

جادو ٹونے کیے اور لاکھ بسیانے بلوائے
چلہ درگاہ مین نوچندی کو جاکر بادہ آئے
مفتین ہاتھ مین لکھی نقش عمل تک پر ہوائے
تاکہ بلوائے ہین یا کہ وہی خود آجائے

کوئی درجہ نہین تدبیر کا باقی رکھا
کسکو بھیجا نہین کس کس سے نہین منتے کہا

چاک جامہ تن پرنور پہ ہر شکل کتان
کیسا آرام ترے ہجر مین ای راحت جان

تہی اداگبڑی ہوئی جسپہ بناوٹ قربان
ہوگئے ترک خودارائی کے ساری سامان

آس جب ٹوٹ گئی عشق نے پیدا کی راہ
صدقے اللہ کے ملوایا ہے قصہ کوتاہ

۵۸

اب اگر اور مفصل کہون دل کا احوال
بار خاطر ہو تو بندی سے ہو صاحب ملال

آپکے سامنے جاتے رہے سب ہم خیال
ماجرا ہجر کا یاد آتا ہے کر وقت وصال

وصل و سراپا ۵

طول ہے قصۂ دل رات نہایت کم ہے
اب چلو سو رہین کہ لینگے جو دم مین دم ہے

معشوقۂ اول

۵۹

خلوتِ خاص ہو اور نام محل تک کا نہو
پاک پروانہ سے ہو دامن شمع پرنور

اور وہ ہر دو طرف جوش جوانیکا وفور
پھر یہ اصرار کہ مین آپکی لونڈی ہون حضور

کہا ئی جلوا مرا ہے ہے کرے مجکو گاڑے
گر کہا آج نمانے مرا مردہ دیکھے

۶۰

بر طرف پھر تو تکلف ہو اور شرم و حجاب
لیکے ہر سو سے سہری کے دیے چہرۂ نقاب

آتش شوق سے شنا فون کے دل تھے سیماب
اختلاط اوسپہ ہوئے گرم کہان تھی پرتاب

عشوہ و ناز نے آخر یہ دکھایا انجام
آگیا چین مجھے اوسکا ہوا کام تمام

۶۱

ابر نیسان سے گہر درج صدف مین برسا
دہن غنچہ مین یا قطرۂ شبنم اترا

کہنا اک جان دو قالب کا بجا تھا الا
ذکر مخصوص تشابہ سے اتی ہے حیا

آشنا تھا کہ ہوا غوطہ زن بحر وفا
آشیانے مین ہے غنقا کہ نشیمن مین ہما

۶۲

دیکھہ خونریزی کو ناگاہ ہوا اندیشہ
خوبہا دیکھیے اس خون کا لینے مین کیا

ہمدمو سر پر دشمت سے گر ہونا تھا
پیار کر بوسے لیے چھاتی سے لپٹا لپٹا

نازنین ہاتھہ سے چٹ چٹ لین بلائین اوسکر
آئین تعریف پہ کر شرم سے نیچی سے نظر

۷۷

کیا کہون دیکھا تو کچھہ بند ہے پھیکا پھیکا
رنگ گلرنگ کا نور ہے اور روم ہے ہوا
سنسناہٹ ہے جو سینے مین تو دل ہے ڈوبا
بنضعین چھوٹی ہوئین ڈھیلی ہوئی اعضا اعضا

پتلیان پتھری ہوئی آیا ہے گردنین خم
ہوش جاتے رہے دیکھا جو غشی کا عالم

۷۸

عرق شرم مین ڈوبا ہوا پانی پانی
دلمین پچھتاتا ہون کیسی ہوئی یہ نادانی
التجائین کرین اللہ سے منت مانی
پیار کر کر کے کئی بار پکارا جانی

ہون بجا ہوش تو سو بار وہ دے مجکو جواب
دیکھہ بیخود اوسے گھبرا کے اوٹھا ہیں شتاب

۷۹

کر تیمم وہین قرآن کی ہوا دی لاکر
اور ملی خاک شفا اوسکے دل و دیدہ پر
دم کیا پانی کبھی کیوڑہ چھڑکا اکثر
تیل ماش اور اوتارا گھر و سیم و زر

اونکے اوپر سے کبھی پی گیا پانی کو اوتار
گہ سہری کے پھرا گرد ہوا گاہ نثار

۸۰

سر کو پھر زانو پر رکھہ بیٹھہ گیا اونکے پاس
کھولکے زلف معنبر کی سنگھانی بو باس
گھمت زلف پریشان سے ہوئی جمع حواس
کھول دی آنکھہ مجھ ناز سے پھر کھہ اوٹھا

دلکو ڈھارس دیا فرمایا سنبھل کر کہا ہے
عرض کی ہنسے کہ ہان شکر ہے ہو گزرا ہے

۸۱

بولین مین فرط نزاکت سے گئی تھی کچھہ سہم
تیر سے بیٹھے بٹھلائے تمہین کیا جاگا دہم
سنتے ہے چوڑی پہ مرے اوسوئی گو کہی نا فہم
بس نہ اک اپنی مرنے کے لیے آیا کچھ رحم

کہا تو سو گندمری جان کی پھر کیا گذری
راز سربستہ کہا مین نے پریرو سے سبھی

۸۸۲

پھر تو اور اوسکو بڑا مجھسے تعشق واللہ
آخر کار مجھے بھی ہوئی یوسف کی چاہ

جا ہی اضافت ہے کیون دلکو نہو دلسے راہ
حسن تہا قدرت حق پڑتی نہی قدسی کی نگاہ

شکل وہ پاک کہ سو جان ہو تو کیجیے قربان
عالم حسن کہ غش سایہ یہ کہا مین بربان

۸۸۳

حور سے بڑہکے ہے اوسکی خمین نازکبدنی
گل سے رخسار لب لعل ہین نعل یمنی

سخت مغرور ہے اور خو مین بہت کم سخنی
حیلہ عادت مین جبلت مین ہی تو بہ شکنی

حسن محبوب مین قدرت کا تماشا دیکھا
اک خدائی کو ہی بت کر لیے شیدا دیکھا

۸۸۴

جاب الفت کا یہ عالم ہی کہ ہے عالمگیر
عالم نور کیا حسن پری نے تسخیر

سحر با تو نہین ہی اعجاز کی گویا تقریر
کوی محبوب مین رہتا ہے سدا جم غفیر

دلفریبی سے ہے خود رفتہ و والہ عالم
کونسا دل ہی جہانمین جو نہین وقف ستم

۸۸۵

ہمہ تن محو خیال رخ جانان ہین ہم
دل کے آئینے مین اب بت ہی تصویر صنم

جب سراپا کے لیے مینے کیا عزم رقم
او تری شیشے مین پری آئی او دہر حورام

ہے علم وصف سراپا صنم مین جولان
قلزم طبع مین ہے موجہ مضمون طوفان

۸۸۶

جب یہ چاہا کہ کرون وصف سراپا مرقوم
شہرہ سعی مضامین کی پڑی ملک مین دھوم

لیکے موجود سے افراد تہے جو جو معدوم
سکے فرمایشون کا سب کے کیا آکے ہجوم

ہر طرف سے مجھے آنے لگے اخر پیغام
سب نے بھیجے مجھے تشبیہ کے اکثر پیغام

۸۸۷

خط فردوسیہ مین خط مجھے رضوان نے لکھا
نامہ بر ہو کے اسے خلد سے غلمان لایا

ورق گل پہ کیا صاف یہ تازہ انشا
ہے اگر مد نظر وصف کسی گلرو کا

بہر تشبیہ سراپای قدِ جانِ جہان
گر ہوں منظور تو لو نذر مین حور و غلمان

۸۵

آمد آمد ہی تہی حوروں کی کہ بالنفس نفیس
خط سلیمان کا چلی لیکے سبا سی بلقیس
لا کہ پریان تہی سوار مین انیس و جلیس
سر پہ پرزاد برازجیلہ و مکر و تلبیس

سعی بلقیس سلیمان نے یہ کی تہی مسطور
لیکھے کچھ حسن کے اوصاف مین اوسکا مذکور

۸۶

رشک سے ملزم و عمان مین جو اک لہر اوٹھی
کیپ بھجوائی پر از لولو و لالای جلی
لعل نے بیجے بدخشان سے بہی پیغام گئی
گٹھری آبدنے بہی نافون کی خطا سے بہیجی

خضر بہی چشمۂ ظلمات سے لائے پانی
لائے الیاس بہی یاقوت کئی رمانی

۸۹

رشک سے بہر آینہ کی اہل حلب نے تقریر
ہے صفائی کی اگر مدنظر کچھ تحریر
کیجے بیساختہ وصف آینہ رو کا تسطیر
اوتری شیشے مین پری کینیچے ایسی تصویر

لوح محفوظ سے خوبان جہان کا حلیہ
عالم نور سے جبریل بہی لیکر آیا

۹۱

عین آنکہون کے تصور مین جو تا مدنظر
سحر کا سامری نے رکہدیا چشمہ لاکر
مردمو ہو گئی حیرت سے جو پرگش شدہ
چشم امید سے کی اوسنے سدا قطع نظر

چشم زخمی سے ہوا آہو چین کے بسمل
چشم پوشی سے مری ہو گئے باد اوم خجل

۹۲

فکر و اوہام یہ بیجا تہے خیالات فضول
مختصر وصف سراپا ہو الا طائل طول
لا اوبالی بیان فرمائیگی کب ہین مقبول
ایسی تشبیہون سے ذہن رسا سخت ملول

اوسکا وہ حسن خداداد ہے مانا نہ جائے
ہین سہ و مہر فروغ رخ روشن پہ گواہ

ہاتھ کنگن کو آرسی کیا محتاج
رنگ و رخ زیبا کو نہیں ہے معراج
کھوٹی چیزوں ہی میں ہوتا ہے تکلف کا رواج
تمسے کرتا ہوں میں اے اہل سخن استمزاج

جبکہ ممدوح کو پروائے تشابیہ نہو
خود جو ہو ضرب مثل پھر اوسے تشبیہ ہی دو

۹۹۴
کرکے یک لخت میں اب قطع نظر ای رعنا
چشم پوشی کروں تشبیہوں سے از سر تا پا
قلم انداز کروں یک قلم اونکو بجدا
حق بجانب ہے سراپا لکھوں سید ہاسیدا

بندہ منت کش رضوان و سلیمان نہوا
شکر صد شکر کہ شرمندۂ احسان نہوا

۹۹۵
آفتاب فلک حسن ہے وہ مہر لقا
ماہ کامل ہے کہ ہے برج شرف کا تارا
مطلع حسن ہے یا جلوۂ طور سینا
الغرض نور کا عالم ہے عجب صل علیٰ

خوبی و شوخی و حسن اور لطافت ساری
انچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا دارے

۹۹۶
دلکش اک حسن خداداد ہے اوس گلرو کا
ہے اوسی پیکر بلقیس پہ عالم شیدا
طرفہ از بام ہوا حسن کا اوسکے شہرا
جابجا دیر و حرم میں ہے اوسیکا چرچا

پیر گردوں نے کہاں دیکھا ہے اوسکا ثانی
خاک بر سر ہو اگر دیکھ لے خاکہ مانی

۹۹۷
قدر ہے صرع تو جبین حسن کا مطلع گویا
شعر کاکل سے ہوا ملکے شش خمسا
بیت ابرو کی ہے تضمین سے مسبع ایسا
نر ہا سبع معلق کو بھی اب کچھ رتبہ

ہاتھ میرے جو بیاض آئی تو ڈھونڈھوں تجھکو
شعر باریک کروں موئے کمر کا موزون

۹۹۸
قامت رہبت کو شمشاد کہوں و لبر کے
باکہ دوں سرو کی تشبیہ قد جانان سے
الف نور لکھا ہے ید قدرت نے دلے
قد رعنای پریرو کو قیامت کیہے

فاختہ سرو روان کیکے پکارے کوکو
بولے حق سترہ قمری پہ ہو گویا جادو

۱۱۱ھ

راتون وقت کی شب تارین سوچے مضمون
جیسے لیلی کے تصور مین پریشان مجنون
تیرہ بختی جو کٹی کفر مین کیا اوسکو لکھون
سیاہ اس سوچ مین جل جل کے ہوا کاجل خون

الف لیلے کے بھی ظلمات مین کاٹے چلے
مثل موسی کے پریشان عدم مین بھٹکے

۱۱۱ھ

سر سیر ہے شب دیجور سے اوسکے چوٹی
ہے وہ ظلمات پہرے خضر بھی بھٹکا تا جی
ہے شب ہجر سے عشاق کی چوٹی لمبی
ناگ کالا سر گنجینہ پہ بیٹھا ہی کوئی

دیکھو چوٹی مین یہ سو باف زری ہے لٹکا
صبح کاذب ہے کہ ہے جلوہ فرقد پیدا

۱۱۱ھ

لوگ کہتے ہین کہ واللیل ہے اوسکی چوٹی
مین یہ کہتا ہون شب قدر ہے عشاق کی
کہو لکار اوسکو چھپا لیتے ہین چہرہ جو کبھی
ہے خسوف قمر آتا ہے یقین سبکو یہی

کسی کافر کو بھی سودا نہ ہو اوس چوٹی کا
تیرہ بختی ہو تو دشمن کو نصیب اعدا

۱۱۱ھ

عنبرین جعد سے ساری ہوئی جب کیسو بو
لوگ کہنے لگے تب عنبر سارا اوسکو
فرق رکھنی نہین کچھ نکہت عنبر سر مو
کاکل و زلف بلا دام ہین جعد و گیسو

مشک چین مشک ختن نافہ تبت تاتار
سامنے چارون کے کافور ہے ہوتی ہر چار

۱۱۱ھ

ہے گدا دل ہنگ کے عاشق کا نہین یہ آہ
کہکشان ہے شب یلدا مین کہ ظلمات کی راہ
خال تابندہ ہے یا کہ گہن مین ہے ماہ
جا پڑے گر دل عاشق تو بس انا للہ

دو لڑے موتیون کی اوسمین پڑے ہین رسیا
صبح کاذب کا شب تار مین ہے یہ جلوا

۱۱۵۰

پٹیاں ماتھے پہ اوتری ہین لیا رنگ کو گھیر — روز روشن مین ہے یہ ظلم کہ چھایا اندھیر
کاکلین دوش سے اور رخسے ہوئین لفین تیر — کالے سوتے نہین ان گیسوؤنکے سیر ہی سیر

مرغ دل ایک ہی پرواز سکے لیے دام کئی
کیسا اندھیر ہے دن ایک ہے اور شام کئی

۱۱۵۱

کیا اوڑا لیگئی کاکل کی صبا مشکین بو — ناز تاتار و ختن مین جو ہوا ناف کو
پھرتے آوارہ دوحشی ہین خطا سے آہو — سونپ سحر سے ماموریں ہوئے گیسو

زلف جادو کا اگر سایہ پری پر پڑ جاے
نقش تصویر ہو تصویر سے سا نظر آے

۱۱۵۲

حال زلفون کی پریشانی کا کچھ بھی کہیو — بکھری دل سینہ مین دانتہ بنین بان ہی رہیو
نہ بنفشہ کو نہ سنبل کو ہی نسبت اوسسے — اوسکے جنجال مین دام گیسوؤن اوجھی رہیو

لاکھہ مشاطہ سر شام سے لے سلجھاے
دل عاشق کہین جھکولے ہے کہ باہر آے

۱۱۵۳

رات چوٹی ہو تو ہے صاف جبین ماہ مراد — وہ ہے دلیل یہ والصبح تنفس کی یاد
صبح صادق بھی اوسی کہتے ہین اہل اوراد — سورہ نور کا مطلع ہے وہ بالرب عباد

حسن مطلع ہے جبین مطلع ثانی ابرو
ابرو محراب حرم کی ہین تو آنکھین آہو

۱۱۵۴

زلف ہاپوڑی ہے کافر ہے بلا ہے جادو — کاکلین سانپ ہین اور زلف چلیپا کچھو
دام و لکش ہین بلا کے وہ پریشان گیسو — ہوگئے صید و شکار اوننکے حرم کی آہو

خم کاکل نے توپھندی مین پھسائی یہ غزال
آہو چشم کو ہے زلف کا جال اک جنجال

۱۱۵۵

عید کا چاند ہے یا ہے وہ جبین مہ پارا — افق مطلع انوار ہے یا جلوہ نما
صبح صادق ہے شب قدر کی یا نام خدا — ہے مہ و مہر کا نور اوسکے مقابل پھیکا

حرف تقدیر نظر آئے تہ پیشانی
آب کر رشک سی ہے آینہ پانی پانی

۱۱۰
واسنی ماتے پہ زیبا ہی بصد خوشوضعی
جسطرح گردمین ہو ماہ کی ہالہ کوئی
چاند کا ماتا ہی ٹیکے کا ہی تارہ پہیتی
زلف سی تا بکمر لٹکی ہی موتی کی لڑی

مار گیسو ہو تو ہے کینچلی سلک گوہر
ہے وہ انداز حسینون کا تو یہ ہی زیور

۱۱۱
بحر خوبی کی وہ موجین ہین کہ ہین چین چین
رشک سے ماتے کو پکڑ اپہری ہر بعت چیین
چاند تاری کی عجب بیب ہے ماتھے کے قرین
ہے جو یہ ماہ تو وہ صاف ہی عقد پروین

عرق ناصیہ کے قطرون سے یہ پیدا ہے
جرخ خوبی کا ہر اک ثابت و سیارا ہے

۱۱۲
ہین کمان ابرو خمدار ہر سب کعبہ
قاب قوسین سے ہے اونکا برابر رتبا
برق دم جنبش ابرو ہی صنم ہے گویا
چلہ کش گوشۂ خاطر سے بھلائین اوسکو

وہ کمان ہی تو نگہ ناوک صید افگن ہے
لب معشوق ہو اس تیر کو یہ قدغن ہے

۱۱۳
تو سن ناز بعینہ وہ ہین چشم جادو
ابلق لیل و نہار اسنے نہ دیکھی ہون کبھو
تازیانہ ہو ادہنا کہ سرمہ او سکو
سرگین آنکھین ہین آہو تو وہ شاخ آہو

مرد مو شیشے مین اونری ہی بعینہ یہ پری
چشم بد دور رہے یا مردمک چشم اونکی

۱۱۴
چشم بینا مین نہین ہے یہ رگون کی سرخی
ہی خط نسخ مین تفسیر لکھی بیضاوی
آنکھہ مخمل ہے بعینہ تو ہی پتلی لیلی
ماہ دو ہفتہ گہن مین ہے کہ وہ ہی پتلی

یا پرستانین تبلی کا تماشا ہے آج
یا کہ پریونکو ہوئی عرش برین پر معراج

۱۱۵

چشم انصاف ہی ہم چشم سی مردم کو رام
چشم جانانہ کو نے مغز ہین کہتے بادام

نام سی نرگس بیمار کے ہوا دنکو ذکام
صاد ہم اوسپہ کرین جو لکہی تشبیہ تمام

وصف شہادیدہ خوبین کا مجھسے مدنظر
دہیانین چشم تغافل کی رہی کچہہ نہ خبر

۱۱۶

حسن کی ناک ہی بینی کا کہون کیا انداز
سحر تہنو نین ہی اور ادنکی پہر کین اعجاز

بینی ہا رخ مین ہی خوبی کا نشیب و فراز
پست خود بینون کا ہی سامنے سخت و ناز

اوسکی خود بینی سی عشاق کا دم ناکمین آے
اور جو خود بین ہون تو وہ ناک چڑہی اونکو چباے

۱۱۷

کاہ دنتہنون کی پہڑک کر گئی دل کو بیتاب
دل بسمل ہی یہ پہلو مین کہ ماہی بے آب

آتش حسن جو شعلہ ہی تو دل ہی سیماب
دونون منخر ہین حرم کے لیے باب الابواب

کعبہ ابرو کا ہے کوہ صفا سے رستا
فلزم حسن کا اس پل سے گذر ہی سیدہا

۱۱۸

معجز فکر ہے یا معجزہ پیغمبر
طشت از بام ہے یہ مخبر صادق سی خبر

شق کیا آپ نے انگشت مبارک سی قمر
یہ وہ ہے منظر اعجاز ہے روی انور

ماہ دو ہفتہ دو حصہ ہے وہ چہرہ الحق
درمیان بینی ہے انگشت ہوا جس سی شق

۱۱۹

گورے گورے سے ہین رخسار بلا نم آنکر
عمر بہر بوسہ دلچسپ کی ہو جنکی ہوس

صفت ہی جان کی عوض ہی جو میسر ہو مس
بل بے مہ پہکا ہے پڑتا ہی جوانی کا رس

دیکہکر کہتے ہین صورت کو ملک صل علی
رخ سی رخ چہوٹ گئے حور کی حاشا کلا

۱۲۰

سوف گلفند بنا ہو گئے تخنے نوزات
تنگ شکر ہی دوات اور قلم شاخ نبات

لعبت چینی کی ہے یوسف مصری کی نبات
ہین یہان قند مکرر لب شیرین کی صفات

بوسہ لعل لب شیرین دہنان کا لیجے
طائر روح کو زنبور عسل کا کیجے

۱۲۱

لعل سے دینگے نہ تشبیہ لب جانان کو
ہین یہ لب کو شرو حیوان ہے لبالب ہر دو

ہے کہان او سمین یہ لطف اور تبسم یارو
دانت کٹے ہوئے فرہاد کی شیرین سے کہو

لب بلب ہون تو مزا قند مکرر کا آوے
ذوق سے دودہ چھٹی کا بھی لبون پر آجاوے

۱۲۲

لب مین اعجاز مسیحا ہی خواص جسے
بو ہی غنچے مین نہان یا کہ ہی ہونٹون مین تبسم جسے

واہ کیا خوب تبسم ہے بمضمون ذکی
ہے حیا آنکھون مین یا بند ہی شیشے مین پرے

وہ بہتی شہر خموشان کی ہی قحبہ دیوار
زعفرانی چمن دہر ہے اوس کا گلزار

۱۲۳

ہر کوئی نکتہ سو موہوم پر یرو کا دہن
برگ گل لب مین دہن ہے بورگ برگ سمن

بالیقین غنچہ ہے گویا دہن رشک چمن
قافیہ تنگ ہی خاموش نہین جاے سخن

پایا ذوالقرنین نے کب قطرہ آب ظلمات
خضر رہ خضر ہوا تہہ نہ آیا ہیہات

۱۲۴

ہے زبان بندی لسان کا مذکور بیان
لال ہوجاے زبان گو سی ببل لسان

ہو زبان زدوہ زبان جسکی فصاحت ہے بیان
عربی مین اوسی کہتے ہین فصیح اہل لسان

بند کچھہ نا طقہ ببل شیراز نہین
طوطی ہند کو کمتر ہے بد آواز نہین

۱۲۵

گال مین اونکے قیامت وہ گلوریکا او بہار
پان کا نار سے پہر سہتہ ہین چبانا ہر بار

شان اللہ کی معراج مین جسنے خسار
قہر او گال اونکا ندیا وہ دم بوس و کنار

رنگ پان تو دل عالم کا ہوا خون بہا
اک زمانے کو ہوا زنگ مسی پر سودا

وصف

۱۲۶
وصف دندان مین گیا جبھی مرا فکر قیاس
فرق ہوا نور جو انجم کا تو کافور اداس
دانت لو لو کے جو سر سے ٹوٹی ہی آس
سخت حیرت مین ہے انگشت بدندان الماس

ایک بوسہ کے دندان کا بھی لینا ہی ضرور
لڈو مرغوب ہین رعنا کو مگر موتی چور

۱۲۷
قد الف سین کے دندانے ہین دندان تمام
لام ہونے مین نہین کاکل پرخم کی کلام
ایک الف بینی ہی تشبیہ دہن میم سی نام
مسلمو نام خدا سے وہ مجسم اسلام

ابرو یار تو ہین کعبۂ دین کی محراب
عاشق روی کتابی ہین جب ہی اہل کتاب

۱۲۸
ہے ذقن غیرت جنت کا عجب سیب جنان
نخل آزاد ثمر لایا بہ لالہ رو دان
مرکز حسن کی ہے وسط مین چاہ کنعان
چاہ مین ڈوبا زلیخا ہی مین یوسف ساجوان

یہ وہ گرداب بلا ہے کہ نہین اسکی تہا
خضر سے کہدو کہین نوح نہ کھائین غوطا

۱۲۹
کہا کرو بیونچے مجھسے لگا کان سی کان
کان دھر کر جو سنو تم تو کرین راز بیان
گل رضوان نے عجیب آج کیی ہین سامان
کہ تو ہین حلقہ بگوشی تری حتی الامکان

نسبت گوش گل خوبی سے کیجے اقرار
صاف منکر ہو کہا مینے نہو گا زنہار

۱۳۰
گوری گردن ہی مصفا کہ صراحی کا گلا
شاخ گل ہے جو گلو چہرہ ہی گل قد طوبیٰ
آمد و رفت مین انفاس نظر آئی تو کیا
نظر آجا ہی کرے دخل اگر و ہم ذرا

غنچۂ دل ہے مرا زیب گلو ہار ستمگار
عشق مین اوسکے مجھے پھانسی ہی تار زنار

۱۳۱
سخت حیرت ہی مجھی بلکہ تعجب کا مقام
گردن اور بانو پہ رشتہ ہے بندھا نیلی فام
حسن محبوب جو کعبہ ہی تو وہ کفر و ظلام
کفر کعبے سے جو اوٹھے تو کہا پھر اسلام

ہی تعصب مجھے مین اوسپہ چلا دن گنڈا
کفر و اسلام کا اس رنگ سی توڑون رشتا

۱۳۴

اونچی شانون سی عجب شان خدا ہی پیدا
جی اوٹھون گردہ موی پر مجھے دیدی کاندھا
ہاتہ ہین یا کہ پری نی یہ کیے شہپر وا
صاف بلور کی ہی شاخ کلائی گویا

ہاتہہ ہین نام خدا قدرت حق کی صورت
ہاتہہ گر ہو نچا تو مین چومونکا ید قدرت

۱۳۳

دسترس آج مری طبع کو ہی دست بخیہ
لو سر دست دکہا دیتا ہون مضمون کی سیر
کون کافر او سی کہتا ہے صنم صاحب دیر
دست آویز یہ اسلام کی ہی کفر سے غیر

دیکہو یو موسنو با دیدۂ حق بین پنجا
نقطہ اللہ کا لکہا ہوا ہے نام خدا

۱۳۴

یار کی دست نگارین پہ نہین رنگ حنا
خوبہا دزد حنا فہمی ہے یہ قاتل سے لیا
ہاتہ مل خون ہوئی دل ہاتہ نہ آیا بوسا
افق نور ہتیلی وہ شفق ہے حمرا

روز روشن مین یہ اندہیر کہ شبخون مارا
کہہ دہائی ہے شہ حسن کی اے وزد حنا

۱۳۵

ناخن ابیض و شفاف و مصفا اوسکا
آب او رناب مین وہ مہر تو ہیرا ذرا
لال ہی رنگ حنائی سے وہ یاقوت تما
چرخ خوبی کا بنا چاند جو ناخن ترشا

عقدۂ فرقت عشاق کو کہولے ناخن
اوسکی الفت مین دل حور کے ٹنکے چن

۱۳۶

دست محبوب کا جب وصف کیا سینے تمام
قاف تک دست بدست اوسکا گیا شہرۂ عام
آئین لینے کو بلائین مری بربان گلفام
ہاتہ جہٹکا تو چڑیلین لگین دینے دشنام

ہاتہ بائی مین مرا ہاتہہ پکا یک جو بڑہا
سیب بستان پہ بزاد مرے ہاتہہ لگا

۱۳۷ گول گول اوبھرا کڑا اونچا نکیلا سینہ — گنج خوبی کا ہے وہ مہر سر گنجینہ
صاف باطن کی طرح بے صفت آئینہ — حسن معراج اگر پاے تو وہ ہو زینہ

حسن خوبی سے ہین یہ دونون خزانے معمور
چشم بد دور ہین جوبن سے سراسر بھرپور

۱۳۹ مے عشرت سے ہین معمور عجب خم ہر دو — قعر نور کہون یا دو حباب دلجو
محرم آب روان یا دحباب آیا مجکو — دل حبابون کی طرح پھوٹ بہا ہے رو رو

برج ثمن ہین کہ وہ گنبد چرخ دوران
فلک حسن کا جوزا ہے کہ برج میزان

۱۴۰ محرم راز سے در پردہ ہے وصف انگیا کا — حال مشاطہ سے سخت اوسکے کساوٹ کا کھلا
دم کے رکنے سے یہان بند ہی اک اک ہیلا — طائر حسن ہے وہ کہتے ہین جسکو چڑیا

لوٹ جالی کے اوسے دام مین لائینگے ہم
آپ دانے کی بنا ئینگے کٹوری محرم

۱۴۱ مرغ دل کے لیے ٹھہرایا جو اوسکو جوڑا — مرغ بسمل کیطرح شوق سے ترپا پھڑکا
طائر روح اڈو ہر مائل پرواز جدا — ایک مادہ کو جو دو نر سے پڑا ہی پالا

جان و دل دونون کی آتی نہین اب خیر نظر
ہنکے صیاد شکار آپ ہوے چڑیا پر

۱۴۲ مرتون وصل مین اوس سینے سی پایا ہی سرو — برسون فرقتین کیا کوٹ کی چھاتی کو چور
گات کو کوی مین بہر بہر کے دبوچا ہی فرو — اوسکے خمیازۂ حسرت سے ہین دل مین ناسور

بنے کڑا دل کیے اوس سینے کو چھاتی ہی لگا
شوق کی فرط سے مشتاق کی چھاتی بھینچے

۱۴۳ بدہیان پھولون کی کیا سینہ پہ تی مین بہار — بلبل دل کو ہی پھولونکے گرز تنک سی خار
رشتۂ جان کے لیے ہو کیا دلکش زنار — سینہ نازنج ہے یا سیب وہی ہی کہ انار

دل ہے یوسف کیطرح ایک خریدار کئی
ہر انار ایک گرا سکے ہین بیمار کئی

۱۴۳
رشکِ نرمی سے ہوا سیسے کا آٹا کیلا
رنگ قاقم کا کمد رہے قمر کا پھیکا
جان دی مرمر کے اگر دیکھ لے مرمر وہ صفا
قلزم نور شکم ناف ہے گرداب بلا

بحر خوبی ہے صنم اور شکم صاف حباب
فرش ہو جائے پہرے پیٹ کو پکڑی سیماب

۱۴۴
وہ پراتے کی بنت دار نکیلی انگیا
کرتی جالی کی اور اوسپر سنہری لچکا
چشمۂ خور ہمین ہے یا جال شعاعی پھیلا
گدگدی پیٹ کی بس دیتی ہے پٹھر کا پٹھر کا

اونچی کرتی سے شکن صاف نظر آتی ہے
لین جو انگڑائی تو تصویر سی کھنچ جاتی ہے

۱۴۵
کمر کلک مین آئے گا نہین گر لچکا
بال باندھا لکھون مضمون کمر کا سیدھا
مشقِ نازاکت کا میان نام نہ لیوی جیتا
پھر نزاکت کا میان نام نہ لیوی جیتا

گر نہ ہاتہ آئی کہ ہو وصف کمر کو اغماض
خالی اک بند کی جا چھوڑ رکھون صاف بیاض

۱۴۶
خانۂ فکر کی جولانیان تہین ناسرناف
شرم سی پیر سپارے تو ہوا چاک شگاف
عرض کرنے لگا آگے کہ بس بطول اسطاف
بس خبردار رہو بھولے سے نہ لے نام نہ قاف

راہ بھولوگے وہ ہی چشمۂ آب حیوان
ڈوبا جس چاہ مین ہاروت وہی ہے کنوان

۱۴۷
کوئی نافہ ہی اوسے کہتا ہے ازراہ خطا
صدف گوہر عشرت ہین بہم دو اک جا
غنچہ ہی باغ جہان کی نہ لگی جسکو ہوا
دون وہ تشبیہ کہ احسنت کہے سنکے حیا

چاک دامانِ صبا کا ہے یہ گل پر سایہ
عکس یا شیشے مین ہے چشم پری کا اوترا

قافیہ تنگ ہی مضمون کا حکایت ہی وہ
حقہ گو ہر نا سفتہ عشرت ہے وہ
مثل دل تنگ ہی پر عالم وسعت ہی وہ
مرجع جاہ و حشم دولت و سروت ہی وہ

پوست کندہ نکرون چیر کے مضمون کی شرح
ایک نکتہ کے سمجھہ لینے سے حاصل ہی فرح

۱۴۹
کوہکن لایا تھا جس کو وہ سی جوی شیرین
شنگدل شوخ کے ہین کوہ سی وہ دونون سرین
زینت کرسی دہم مسند عز و تمکین
گود مین بیٹھین تو عشاق کو آئی تسکین

گدگدے نرم ملائم ہین صفا مین صندل
غیرت قاقم و سنجاب و سمور و مخمل

۱۵۰
ران کی وصف مین حیران ہون از بتر یا
نسبت نقرہ و بلور نہین ہے زیبا
ہونا ان رانون کا رانو نہین غصب ہے رعنا
ران کی یاد نے مچھلی کیطرح تڑپایا

بخت بیدار رہین تو سو ہینگے رکھہ ان پر ران
طالع خفتہ اگر ہین تو رہینگے ارمان

۱۵۱
حسرت تکیہ زانو مین مجھے ہے گھٹنا
سر بزانو سے حیرت مین مجھے ہی رہنا
طور کے شمع نہین ساق کو لازم کہنا
پر فرشتونکے جلین ہووے پری پرانا

ہو کے نلے پر بڑین پیرون نہ کہین ہاکر
اور مین جلکے رقابت سے بنون خاکستر

۱۵۲
پانون پر فخر سے سر رکھتے ہین سرو خیل تبان
گلشن دہر مین کیا خوب ہے یہ سرو روان
نقش پا قبلہ نما کہتے ہین اہل ایمان
مردم چشم سے سلامتین ہین حورین تلیان

سجدہ گاہ ملکوت اوسکا ہوا پا انداز
ٹھوکرون مین ہی مسیحا کا سرایا اعجاز

۱۵۳
دیکھنا چاہی لیلی کو بچشم مجنون
اوسکا سایہ ہی پیری بنکے اوسی پر مفتون
معجز عیسی مریم کا ہے رفتار سے خون
جھومنا سحر ہے آنکھون کی چال مضمون

رعنا

بیان مفارقت و بحث و ناگہ کیسی مستانہ قیامت کی چھبیلی ہی چال — وصال فراق و وصل

کبک اور ہنس تو خود رفتہ مین آہو ہا مال

۵۵۴

ہاتھہ اک رسے پہ اور ایک ہو بالا دہان
کب لگتی ہوئی اوس چالسے دل پہ ہاں ہان
سینہ اوبھرا ہو اگر دنین خم اور کچھہ خندان
تکتے چوری کے نظر سے وہ چلی ترم کمان

پیر سکرا کے جو پازیب کی جھنکار کرے
خفتہ خواب عدم کیسے نہ بیدار کرے

۵۵۵

فاش پردہ ہوا جب آئینہ زانو کا
سر کے بل پہینک کے آئینہ سکندر آیا
آب آئینہ سے پانی ہو بہت سا جا ہا
دو تیا چپنی بھرا پانی نہ یوسف کو ملا

آئینہ رو یون سے یون نسبت زانو ہے عیان
آئینہ داری ہے مانند حضور کوران

۵۵۶

شوخ و شناح ہی وہ کافر بدین عیار
رام اوس بت کے کیے زاہد و مومن دیندار
ہی قیام اوسکا قیامت تو بلا کی رفتار
ستم و جور و جفا سیکے نرالے اطوار

ڈھنگ ساری ہین نئے چھب نئی انداز نئے
طور ہین تازہ کرشمے ہین نئے ناز نئے

۵۵۷

ایسا معشوق اور اوسپر ہو وہ اپنا مفتون
کس زبان سے کہو اللہ کا مین شکر کرون
عیش ہی وصل ہے خلوت ہے وہ مین اور مین ہو
اونکا مین بندہ احسان ہو وہ میری ممنون

اتفاقون مین طبیعت کی ہی بس لطف عجیب
خوش نصیبی ہی کرے جسکو کہ اللہ نصیب

۵۵۸

میرا اور اونکا جو آپسمین بڑھا یارانہ
اک زمانے مین وہ گھر گھر کا ہوا افسانہ
مین اگر شمع تو سو جان سے وہ پروانہ
وہ جو لیلی تو مین مجنون کی طرح دیوانہ

آفت جان ہوئی میرے لیے اونکی شہرت
ایک عالم ہو اشتاق جمال صورت

نایکہ کو جو ہوا حال یہ سارا معلوم
دیکھا عشاق کا رہتا ہی سر راہ ہجوم
جیمن اترا گئی سمجھی مرے جاگے مقسوم
آیا حرافہ کے دلمین یہ خیال مذموم
پڑ گئی گھر مین تو بس ہو گئی خانہ برباد
آج سے آمد و رشد کیجیے موقوف اُستاد

۱۶۰ھ

تہا ہر اک جمعہ کو گھر جانے کا اونکا دستور
کر کے حمام چلی آتی نہین ہفتے کو ضرور
ہفتہ بھر ہو لیا آنے کا وہان کیا مذکور
دلمین حیران ہون کہ ایسا ہوا کیا مجھسے قصور
آدمی جاتا ہے پر اونسے ملاقات کہان
نایکہ پھولی ہوئی بیٹھی ہے وہ بات کہان

۱۶۱ھ

گاہ یہ حال کہ درگاہ کو جاتی ہین وہ
اور کسی روز یہ کہٹراگ کہ گاتی ہین وہ
گہ عمل ہے کبھی یہ جُل کہ نہاتی ہین وہ
کبھی یہ عذر کہ موقع نہین پاتی ہین وہ
قصہ کوتاہ کہا صاف ہوا جب اصرار
وہ نہ آئینگی کہو اب نہ بلائین زنہار

۱۶۲ھ

خانگی رکہہ لین نہین شوق سے کرلین شادے
کسبیون کے کمرین گھر کی مگر بربادی
کہلگئی اونکی مجھے خوب بس اب اُستادی
ایک تنخواہ کے پیچھے ہی یہ سب جلادی
ناچ مجرے سے گئی شہر کا منا جیوٹا
کیا ملاقات کرے قہر خدا کا ٹوٹا

۱۶۳ھ

دس بیسے آدمی آن آن کے پہر جاتے ہین
سب رئیس و امرا شہر کے بلواتے ہین
کنچن آ کے بُرا کہتے ہین خبر پاتے ہین
طعنے سازندے اودہر آ کے سنا جاتے ہین
زر کی ہو طمع جسے ہم نہین وہ گوہر ہے
کیا وہ کر لینگے یہ ہے لکھنؤ اور ہے

۱۶۴ھ

مارنے بصری کی ان چھوکریون پر آہین
لٹو ہو جاتی ہین دیکھا جو کہین مرد حسین
اور جو خاطر کی تو مردار پہر آپے مین نہین
مگیا دہگڑا جو عیاش تو اوسکی ہو لین

پاس خدمت تو کہان خاک وہ کردین گھر کو
پیٹتی لاکھہ پھرے نایکہ اپنے سر کو

۱۶۵ سبز باغ اونکو دکھا دیتے ہین کیسا عیار
کسیان ایک ہون عیاش مگر سو مکار
زر سے زیور سے اطاعت سی بنالیون تیار
بات جب کوئی نہ بن آئی بنے عاشق زار

مرمٹے پر نہ کرین جی جان سی صدقہ ہوجائین
الغرض لاکھہ جگت پیچ کرین گھر مین ٹہہرائین

۱۶۶ اونکو بندی ہی کہ گھر سے نہ نکلنے پائین
در کجا تا بدریچہ بہے نہ ہرگز آئین
گھر مین جو چاہین کرین لیک نہ باہر جائین
نام بہولے سی نہ میرا وہ زمان پر لائین

قفل ڈیوڑہی پہ سرشام سی پڑجاتے ہین
غیر در آنے مگر شوق سے در آتے ہین

۱۶۷ نایکہ سخت وہ بدذات کہ خالق نہ دکہائے
سیدہی گر ایک کہلوس سے تو سو ٹیڑہی سنائے
لیکے منکر ہو اگر پانو پڑے سر ہوجائے
موت بہی تو نہین خرانٹ کو آتی ہی ہائے

ہین وہ مجبور ادہر اور ادہر مین حیران
وہ ہین مشکل مین گرفتار یہان ضیق مین جان

۱۶۸ طمع بہی ویسے تو کان نہین دہرتی ہی
اور سمجہائیے تو بات نہین کرتی ہی
فعل مختار نہو جائین یہی ڈرتی ہی
نام میرا کہین لیجائے تو بس مرتی ہی

کارگر ایک بہی زنہار نہ تدبیر ہوئی
مجہسے برگشتہ ہی آخر مری تقدیر ہوئی

۱۶۹ بچہڑا محبوب جو یک بخت مری پاس سی آہ
لوٹ لی کشور دل لشکر غم نے ناگاہ
دولت صبر و تحمل ہوئی فرقت مین تباہ
درد و غم نے دل ناشاد سے پیدا کی راہ

یہ گیا خون جگر آنکہہ سے دریا ہوکر
جان بہی تن سے ہوا ہو گئی شعلا ہوکر

۱۶۹ عمکدہ ہوگیا نے یار کے خلوتخانہ — مین ہون تنہائی ہے دلرکا ہوا فانہ
عرض کی صبر نے رخصت کا ملے پروانہ — عقل بولی چلو آباد کرو ویرانہ

چھوڑکر جان حزین ہوگئے غمخوار جدا
بخت بھی پھر گئے جسدن سے ہوا یار جدا

۱۷۰ نقش جب لکھتا ہون پھر مٹاتا ہون کیونکر ان کا حال — اور بناتا ہون بگڑ جاتی ہے ہر بار مال
بیچ والون کو کبھی زر سے کیا مالا مال — تاکہ پیدا کسی صورت سے کرین شکل وصال

منتین مانین بہت چلے بھی کھینچے اکثر
التجائین کرین مردان خدا سے جاکر

۱۷۱ وہ پریشانی کہ اللہ نہ دشمن کو دکھائے — وہ مصیبت کہ خدا اوس سے عدو کو بھی بچائے
اختیار اپنا جو دل پر ہو تو سب کچھ بن آئے — دل ہی پہلو مین نہو اوسکو کوئی کیا سمجھائے

بنیاد شر — جان قالب مین کہان جان جہان جیسے نہین — وشکوہ
آسمان ٹوٹ پڑا تنگ ہوا صحن زمین

۱۷۲ آخر کش جذب محبت نے دکھایا ہے اثر — یاس جب ہوگئی اور آگیا دم بھی لب پر
غیب سے آکے یہ اک شخص نے دی مجکو خبر — فعل مختار عدالت مین ہوئین وہ جاکر

لیجیو اتنے مین وہی خیر سے لائین تشریف
دوڑکر چھاتی سے لیٹا کے بہت کی تعریف

۱۷۳ رو میں دل کھولکے خوب اور گلا کرلون بھی — کچھ خجل نایکہ کے جبر سہ کچھ نالان بھی
فعل مختاری پہ بھولا ہو کچھ نازان بھی — عذر کچھ شکر کبھی پیار کبھی احسان بھی

شکر خالق کیا اونپر سے تصدق اوترا
آکے زہرہ نے کیا چرخ بریں سے مجرا

۱۷۴ پھر وہی جشن وہی لطف وہی عیش مدام — راحت جان کے آتے ہی بس آیا آرام
خلوت آٹھون پہر اور بند درخاص و عام — نہ ملاقات نہ دربار نہ مجرا نہ سلام

شکر صد شکر کہ پھر آئی گلستان مین بہار
دیدۂ دہر مین پھر رشک چمبا صورت خار

۱۷۶
کھاتے پیتے تھے اگر ساتھ تو رہتے بیجا
سوتے تا صبح تو مل بیٹھتے تھے تا بہ سا
ساتھ ہی جاتے تھے اکثر پی سیر دریا
تو قسم کی ہو جو گلگشت گلستان تنہا

ساتھ حمام کو سرما مین گیے تمام و سحر
یکدلی سے ہوے الفت مین غرض شیر و شکر

۱۷۷
چاندنی رات مین ہر شام ہوا کہانی مین
دل کو برسات کے جھولے مین بھی بہلانے مین
لیٹے بیٹھے تھے ساتھ ہی خلوتخانے مین
شکل جو زار ہی تصویر کے کھنچوانے مین

فرط سے چاہ کے اک جان دو قالب گویا
دونون مطلوب تھے اور دونون ہی طالب گویا

۱۷۸
رشک ہوتا تھا مجھے دیکھکے عیارونکو
طیش آتا تھا اونہین دیکھکے دلدارونکو
جوڑ کچھ چھوڑ رہے سوچی یہ غرض یارونکو
جمع اک جا کہین رکھتا ہی فلک پیارونکو

آخر کار زوال آتے جو ہو جاے کمال
ہی ہمیشہ یہی نیرنگی گردون کا حال

۱۷۹
الغرض اوسکو وہ انداز دغا کا بھڑکا
کچھ تو وہی جل اوسی کچھ طمع بھی کچھ دم دہ گا
ایک عیار سے دربردہ ملاقات کرا
ناقص العقل تو مشہور ہے یہ قوم سدا

ڈھنگ بدلا نظر آیا مجھے آخر اوسکا
ہونے سرگوشی لگی غیر سے کھلم کھلا

۱۸۰
دوسرے تیسرے میلے سے کبھی گھر جانا
اور کبھی باغیچون کو باغ مین جا بلوانا
کرایا غیر سے کاغذ نے غرض یار رانا
مجھے کچھ جینا کچھ بھاگنا کچھ کترانا

چھیڑ چھ جا بجا ہر اک بات پہ کرنا اوجھن
جا لیہ کر سے کرنے لگی جب جالیہ پن

۱۸۱ اختیار اور سنے کیے جبکہ یہ فعل اور کر تو ت
پھر تو مینے بھی بہر طور کرا اک اک کا ثبوت
آگیا طیش چڑھا غصے کا سر پر جب بھوت
ضبط کی تاب کہان ہو نکا پھر تو سکوت

دل سے تنگ آکے کہا صاف کرو جو چاہو
مُنہ نہین دیکھونگا راد ہا کو بس اب یاد کرو

۱۸۲ نالہ و آہ و پریشانی و اندوہ و بکا
غم الم رنج قلق درد و ملال و ایذا
غصہ و حسرت و افسوس سہین بطلب کیا
کیون کی عیش کہو ئین دل و دولت دین ننگ و حیا

کیون کسی کافر ہرجائی سے دل کو اور لگائین
نام عیاشی ہو اور رنج سہین کو فت اوٹھائین

۱۸۳ ننگ و ناموس و حیا غیرت و عزو اکرام
دین و ایمان دل و جان راحت و عیش و آرام
مال و جاہ و حشم و دولت و دین و اسلام
سبکو برباد کرین اور پھر اولے بدنام

نقد جان دیکے کبھی ہم نہ خریدین جھگڑا
چاہ کا رکھتی ہے یوسف کر زلیخا سودا

۱۸۴ یاد وہ روز ہین یا بھول گئے ہو فرہاد
یاد کر چاہ کو کجبازی پہ اپنی شرماو
پردہ رہنے دو زبان دیکھو اب بھی کھلوا دو
دور ہو جاو مجھے آج سے تم منہ نہ دکھاو

کردنی خویش بہ تقدیر سے پیش آتی تھی
آدمیت تجھے سکھلا کے دغا پاتی تھی

۱۸۵ یہ تو فرہاد پیر زاد بنایا کس نے
عشوہ و ناز و ادا تمکو سکھایا کس نے
سارا انداز و کرشمہ یہ بتایا کس نے
طرز دلداری عشاق جتایا کس نے

مین نے انداز یہ سب تجکو سکھائے کہ نہین
میری صحبت نے ترے عیب سنوارے کہ نہین

۱۸۶ نے تمیزی کا تری واقف و شاہد ہے جہان
بات کا بھی نہ سلیقہ تھا تجھے اے نادان
چال بے ڈھنگی تھی یہ چیل چہلاو آئے کہان
اب بہ اترائی کہان سے بھلا لے جاہان

ہان مگر صدقے مین کے رعنا کی یہ رعنائی تھی
خوش نصیبی تری واللہ یہان لائی تھی

۱۰۷ کیا تم ایسے تھے لکھا مین ذرا پایا ایسا — شعر اکاہ کو جا ہین تو بنا وین طوطے
تم گریبان مین منہ ڈالکے دیکھو تو ذرا — تھی یہ سب سحر بیانی مری لا اصل لہا

جیمین آتا ہی تری صاف حقیقت کہدون
پھر یہ کہتا ہون کہ کیا واسطہ لعنت بھیجون

۱۰۸ تو ہمارا ہے بہت روز سے دیکھا بھالا — ہم سلامت ہین تو تجھ ایسے ہون لاکھون پیدا
تو تو کیا مال ہے کیا چیز ہی اور کون بلا — گر پری ہم سے اوڑی جیوڑ دین اوسکا تا

معشوقۂ اول

سراپا ہجویہ — آینہ لیکے ذرا دیکھ تو اپنی صورت
اسپہ اترائی ہے اللہ رے تیری قدرت

۱۰۹ شکل بھونڈی سی ہے گاڑھی سر اسر نقشا — تار او مدار ہے یا چندکے سر مین سودا
تنگ پیشانی ہے اور بھینٹکا سا ہی دیدا — ناک چٹی ہے کہو کانگڑا مین جا بنوا

رنگ و پھیکا ہے چہرے پہ ذرا نور نہین
داغ چیچک کے ہین یہ خانۂ زنبور نہین

۱۱۰ ہے دہانہ جو دریدہ تو زبان سخت دراز — سب بناوٹ ہی نہ اندازنہ کچھ عشوہ و ناز
کوتہ گردن ہے گلا پونگلا ہے اور بدآواز — رکھتی ہے گندہ بغل طبع کو اکثر ناساز

ناترا شیدہ ہی تو کندہ تو دوہاتہ ہین چوب
پنجہ انگشت نما مثل پریشان جاروب

۱۱۱ بال جہاتی پہ ہین اور سینہ ہی چھتا چھتا — گول محرم نہین اور بند ہے ڈھیلا ڈھیلا
فاختہ الو کی دم کیسے نہین ہے چڑیا — کرتی پیڑو سے ہے لٹکی ہوئی ڈھلم ڈھلا

پیٹ ہی پیٹ کی مانند سپاٹ اور کرخت
ناف اوبھری ہوئی گھونگی سخ زیادہ ہے سخت

۹۹۲
کوے لڑیڑھے سے پیاڑ اور بہت ناہموار — اور پستی کا سر سنون سے کروں کیا اظہار
ذکر کرنے سے ہی ہے اک چیز کہ اب نفرت و عار — بن مین اژدر کی ہو جس شکل سی بانبی کا غار

مثل مزبل کے بھا کرتا ہے گندہ بانی
تھوکتے ہی نہین مردار پہ ابتو زانی

۹۹۳
ران پر گوشت نہین ورنہ اوسمین مچھلی — ساق پر بال ہین اور سخت ہی لکڑی جیسی
پنجہ جنی کیطرح کج ہی کڑی ہے ایڑی سی — انگلیان پیر کی بے قطع ہین ٹیڑھی ٹیڑھی

پا مین چکر ہے نو مانند فلک کج رفتار
نام پر مارے ہے ہر جائی کے پیزار ہزار

۹۹۴
خاک صورت پہ ادا کا بھی نہین نام کو نام — ہے سراسر وہ مخنث کیطرح بد اندام
رنڈی ین سی ہی نہ خود کام کو کچھ پوچ سی کام — نام ہر جائی آوارہ ہی اب طشت از بام

بیزار و ترک از — ایک پر بند نہین لاکہہ سے انکار نہین — معشوقۂ اول
تجسی بدکار جہان مین کوئی مردار نہین

۹۹۵
تند جو عربدہ جو کافر بیدین مکار — بیحیا دیدہ و بے شرم نہ کچھ ننگ نہ عار
خود غرض بسکہ ہی خود مطلب و خود بین خود دار — لغو مین راجۂ الور کی طرح قول و قرار

ضد ہی نفرت ہی مرا ناک مین ہی تجھے دم
ترک الفت مجھی منظور ہی لے مجھے قسم

۹۹۶
تو معاذ اللہ خدا ہو تو مین بندہ نہ بنون — تو پیمبر ہو تو واللہ مین ساحر سمجھون
تو جو قرآن ہو تو مین سنکر دامی ٹھیرون — کعبۂ دین ہو تو اوس سمت کو سجدہ نہ کرون

تو جو فردوس ہو تو ضد سی بنون مین ناری
تو اگر دین ہو تو مین ترک کرون دینداری

۹۹۷
بخت بیدار جو تو ہو تو بنون خواب عدم — تو جو شادی ہو تو ہو جاون مین صورت غم
بت شکن مثل خلیل اللہ ہون گر تو صنم — نام کو نام نہ لون تو ہو جو اسم اعظم

خواب مین آ ے پری بیکر تو کر دے بیتی لون
حور بنجاے تو جنت مین نہ پھر کر دیکھون

۱۹۸
تو تو ہو آبحیات اور مین عطش سے جان دون
تو مسیحا ہو تو جینے کی تمنا نکرون
تو فرشتہ ہو تو مین دم کو چراہی جاؤن
تو ہو محشر تو کبھی خواب عدم سے نہ اوٹھون

جیتے جی نام بھی بھولے سے نہ لون مین تیرا
نعش لون سر کی اگر کہہ بھی ہو تیرا اسود ا

۱۹۹
تو ہو گر صبح و مین شام پریشان مین ہون
تو ہما ہو تو ترے سایہ سے بچکر نکلون
تو جو بھگوان ہو تو دور سے ماتا ٹیکون
تو ہوا وتار تو تیرے کبھی درشن نکرون

دختر رز ہو اگر تو تو نہ ناکون حاشا
تو جو ساقی ہو تو ہو مشرب صوفی میرا

۲۰۰
دے چکا لے ترے یار آ کے جواب استعفا
کھدیا مین نے مچلکہ کہ نہ لون نام ترا
کوچہ کیسا نہ چلون شہر کا تیرے رستا
بھولکر بھی نکرون رخ تری جانب اصلا

تجکو سوت آ ے تو آؤن نہ تری تربت پر
جان بلب ہو تو عیادت نکرون مین جا کر

۲۰۱
چا لیے تو جہان جاتا ہی خبر ہے ساری
ہون اوس اوباش سی واقف کہ ہو جسپر واری
جن رقیبون کے لیے کرتے ہو آزار ترے
گھات سب تار گیا یل نے تری عیاری

دلسین کچھ اور منافق کے ہی ظاہر کچھ اور
ڈھنگ بدلے ہوئے سارے ہین ترے سب طور

۲۰۲
عشوہ و ناز یہ بیجا ہین بس اترا و نہین
بیحیا دیدہ کو مکاری سی شرما و نہین
بغلین جھانکو نہین جیبو نہین گھبراؤ نہیں
دیکھہ لی شرم نہ اوٹ مجھے دکھلاؤ نہیں

رنگ فق خشک ہین لب سنہ پہ ہوائی جھوٹی
تیرا اُستاد ترا پیر بھی تو بھی جھوٹی ٭

۲۰۳
فکر و اوہام و خیالات تھی ساری یہ غلط
سچ ہے کوئی خواب پریشان کہ اضغاث احلام

کسکا عاشق ہون سراپا ہی کسیکے کیا کام
کسکے محبوب ہو تبلاؤ دزی اپنا نام

سخت نسیان ہوا بندہ کی خطا کیجیے معاف
جو لکھا مین نے تری شان مین تہا لاف و گزاف

۲۰۴
غیر سے آپ نے در پردہ کیا یارانہ +
ہنسنے بہی تاڑ لیا جانچ لیا پہچانا

عذر و انکار و قسم ہیچ ہی اب شرمانا
اپنی اوقات پہ آخر تہا تجھے آجانا

تو نے احسان فراموش کیا ترک وفا
پہٹ گیا تجھسے دل اب نام نہ لونگا تیرا

۲۰۵
شکلین جھیلین گوارا کرین ناز بیجا
شہر در شہر ہون بدنام تو گھر گھر رسوا

اپنے بچہتائین نہ سہین غیر نصیب اعدا
لعنت اس چاہ پہ لعنت زیست پہ لاحول ولا

طوق رسوائی ہی آفت ہی مصیبت یاری
ایسے ہمدرم سے دشمن کو بچائے باری

۲۰۶
عشقبازی کا جہانمین جو یہی ہی انجام
حضرت عشق کو تسلیم ہی اور تمکو سلام

جیتے جی نام نہ لون میرا جو رسوا ہی نکنا نام
آجسے تجسے مجھے مجھسے نہین تمکو کام

با توان چشم نہ مردان علیخان دارد
قول مردان نہ شنیدی صنما جان دارد

۲۰۷
میرے پابوس کے صدقے سی مرو یا کہ جیو
چال دکہلاؤ سبو اکہاؤ چلو رستہ لو

باز با من ملاقات سے بچا چہوڑو
ہی جو کچہہ شرم تو بس بیٹہ کے کہین ڈوب مرو

بر ملا کرتے ہین چوری نہین پریاری سے
بندہ آزاد ہین نہین غل کی غلامی سے ہے

۲۰۸
دلگی دل کی ہی بلا کو بلا آفت جان
ہی مثل ٹوٹ پڑی سونا پڑے جس سے کان

کیا مسلمانی نہین کہتے ہین جی ہی تو جہان
جایئے آپ کو خصومت ہی علی کی ہوا مالک

شوق سے کھول کے دل جو نہین کرنا ہو گرہ
تمکو واللہ ہوس دل کی نہ باقی رکھو

۴۸۰
پر ذلیل ایسا کرون تمکو کہ بس رکھو یاد
نام کیا بلکہ نشان آپ کا کردون برباد
خیال مین ہو کبھی خرم نہ کہین خواب مین شاد
تم ہو علامہ تو ہون ایک ہی مین بھی اوستاد

پھین اگر دم بھی جلاپے مین نہ پاؤ واللہ
رو و قسمت کو کرو آٹھ پہر نالہ و آہ

۴۸۱
فرش ہو جائے تو سو ؤن نہ تری سات کبھی
لاکھ ہو ترسے مگر مین نکرون بات کبھی
جان جاتی رہے پر ہو نہ ملاقات کبھی
خواب مین تیرا خیال آئے نہ دن رات کبھی

بلکہ جس بزم مین تو جاے نہ جاؤن واللہ
جلوہ دہو کے سے تو پھر نہ لگاؤن واللہ

۴۸۲
تیری مشکل کو بھی تجھسے مین سمجھون بدتر
تیرے ہنام کا بھی نام نہ آئے منہ پر
تجھکو آوارہ خدا چاہے تو دیکھون در در
تجھسے پھر جاے خدائی جو پھرے میری نظر

جبکا دم بھرتی ہو تو ہو ہی تجھے بیزار
آج سے آئے نہ دم مین ترے کوئی زنہار

۴۸۳
آپ اس حسن جوانی پہ عبث ہین مغرور
صاف ہو جائیگا دو روز مین جوبن کا فور
آدمی زاد ہین کچھ نہین خلد کے حور
ماہ دو چار ہی دن چاند کا رہتا ہی نور

طائر رنگ کسی روز کرے گا پرواز
خاک مین آپ کا ملجائیگا سب نخوت و ناز

۴۸۴
بل کی لی زلف سے آئیگی نہ پھر او سکو باز
صاف دیکھائیگا حسن رخ پر نور جواب
کوئی دن کی ہی فسانہ کو ہر و ندا نمین آب
ڈھل گیا سینہ تو یاد آئینگے ایام شباب

باد نکلے تو بگڑ جائیگا واللہ خمیر
ہوگا سوزاک تو ہو جاؤگی انکھون مین حقیر

۲۱۴ زن مریدی کرے مردان علیخان توبہ | آئینہ رو کا سکندر سے ہے حیران توبہ
بندہ کافر بیدین ہو مسلمان توبہ | سایہ پرور دیپری زاد ہو انسان توبہ

صحبت قوم شیاطین کی اور مجکو چاہ
توبہ لاحول ولا قوہ الا باللہ

۲۱۵ دور رکھہ دل سے گمان اسکا کہ میں عباش | زن مرید اور کوئی ہوگا جہانمین اوباش
مین رہا کرتا ہون تجرید مین لیکن بعیاش | اور میلان طبیعت بھی اگر ہووے کاش

تو زمانہ مین حسین ایک سے ایک ہے بہتر
گو نہو لکھنؤ آباد رہے امرت سر

۲۱۶ ضبط الفت کو کرون پہلے تو حتی المقدور | بلکہ مین نام ملکشال سے کرون عشق کا دور
اور خالق نکرے دے اگر ہون مجبور | دل لگانا ہی پڑے مجکو جو ایسا ہی ضرور

تو کسی اور پریرو سے ملاقات کرون
عیش و عشرت مین فرہاد سے بسر اوقات کرون

۲۱۷ زعم باطل ہے کہ پیدا نہو مجسا دلبر | تجھسے کیا نام خدا لاکھہ سے وہ ہو بہتر
قدر دان اور وفا پیشہ و بندہ پرور | نور کا پتلا ہو ہمشکل پری حور سیر

بزم عالم مین کرون آفت جان وہ پیدا
دم اولٹ جاے اگر دیکھہ لے تو بھی کمر ا

۲۱۸ رونمائی پہ جو تو اپنا لٹا دے جوبن | سایہ تک دیکھنے پائے نہین یہ ہو قدغن
تو لگاوٹ کرے وہ دیسے ہو تری دشمن | آتش رشک سے بس تجکو جلاے سوتن

بندہ خلوتکدہ اوس حور سے آباد کرے
تو اسی غم مین سدا نالہ و فریاد کرے

۲۱۹ عشقبازی گھر گھر ہے جواب طمشا از بام | جا بجا سے مجھے آتے ہین حسینونکے پیام
اور وفاداری سے واقف ہین مرے دل آرام | کلمہ پڑھتے ہین مومن مرا اور ست ہین رام

عشقبازی کا مرے فخر ہے دلداروں کو
ناز چاہت پہ سو طرح طرح حسداروں کو

۱۲۱
تو خبردار رہو ہوشیار رہو ہو آگاہ
تجھسے اب قطع نظر کرنے مین نالد

پیدا اوس شوخسے کرلیتے ہین انکی راہ
جس پر نیزاد پہ ایک عمر سے پڑتی ہو نگاہ

۱۲۲ سراپای بہاریہ
حور ہی خواہ پریزاد ہے یا انسان ہے
معشوقہ ثمانیہ

ہان مگر غارت ایمان و بلای جان ہے

۱۲۳
گلبدن غیرت رضوان ہے کہ ہو رشک ارم
ہو گلرو سیب ذقن باغ عالم

سایہ اوس غیرت فردوس کا ہو ابر کرم
اوسکا کرتے ہین سراپای بہاریہ رقم

باغ باغ اہل جہان دیکھکے اوسکو ہو جائین
پھولکر گل کی روش جامہ تن مین نہ سمائین

۱۲۴
نکہت سنبل پیچان سے معطر ہو مشام
لطف سیب ذقن حور سے شیرین ہو کام

نار پستانسے ہو بیماری دل کو آرام
گلبدن گلرو گل روش و گل اندام

وہ سراپای بہاریہ جانانہ ہو
باغ رضوان کے فضا سبزہ بیگانہ ہو

۱۲۵
بلبل طبع یہ کہتی ہے کہ لی آئی بہار
لکھہ لے گلرو کے سراپا کو بخط گلزار

سرزمین سخن تازہ ہے پر گل نے خار
شوق گلرو کے سراپا کا گلیکا ہو ہار

یہ وہ گلشن ہو کہ گلچین کا یہان نام نہین
باغ فردوس مین صیاد کا کچھہ کام نہین

۱۲۶
آبجو حوض و خیابان روش و تختہ گل
سرو شمشاد و گل و لالہ و نرگس سنبل

طوطی و قمری و طاؤس و هزار و بلبل
نکہت باد نسیم اور صبا تک بالکل

چیدہ چیدہ چنون گلزار حیا سے مضمون
دیکھیون سونگھیون پھر دون کو کبھی سے ملاقات کرون

پھر یہی آجا ہی جو مضمون سراپا مین کمی
سیر رضوان کردن گلگشت کیہی جنت کی

اب یہی قلت ہو تو پھر حق سے کہون اے بارے
شکر ہی لاکہ مجھ تو نے یہ نعمت بخشی

تیری درگاہ تلک لاتی ہے مجکو حیرت
ایسی دکہلا دے فضا تا نہ رہے پھر حسرت

۲۲۶

پھر کہلے خیر سے مجھ سے دماغ رحمت
آستانے پہ فدا جسکے ہون آٹھون جنت

لو بی و سدرہ کو ہو شاخ شجر پر حیرت
ہو کہین عرش سے دیوار کو اوسکی رفعت

لاکہہ جبریل سے گویا ہون غزل خوان مجھ سے
ہون ہما بلبلین غنقا سے ہون مرغان چمن

۲۲۷

تہا یہی دہیان کہ اتنے مین ہوا کہا القا
بولا ملہم کہ نکر فکر و تامل رعنا

فیض روح القدس الدنی تجکو دیا
دا ہوئی تکیہ بذل اور ابد تک کی غذا

پھر نظارت کی سو البس نظر آیا کہہ اور
تب لکہا شاخ قلم سے یہ سراپا فی الفور

۲۲۸

شاخ طوبی ہو قلم کلک ہوا اوس سے طیار
کلبن کاغ کہون تب وصف خط گلزار

اور سیاہی ہو سویدای گل لالہ ہزار
لاؤن نسترن کی جا سرخی رنگ گلنار

گل کے اوراق ہی کاغین سے فرید ان رعنا
یا عمین نقد زر گل کا کہین سے توڑا

۲۲۹

قامت سرو رواں ہی کہ وہ سرو آزاد
باغ عبرت گلزار ہے نخل شمشاد

اوسکی تو خبری یہ تشبیہ یہ کی ہی ایجاد
شجر طوبی ہے وہ نام خدا نیک نہاد

شاخ گلبرگ وہ قامت ہے کہ شاخ سدرا
راست یا باغ جہان کا ہے وہ نخل طوبی

۲۳۰

نہ تو کہہ تاڑ یا نسا سے نہ مانند چنار
پستہ قد بھی نہین وہ غیرت گل رعنا

کلبن باوٹے سے قد کا ہی کہ شاخ گلنار
شاخ گل کو ہی بہت سخت جسے دیکھے

شجر گل جسے کہتے ہین سو وہ گلرو ہے
قمری و فاختہ کی اُڑسکے لیے کو کو ہے

۲۳۱

تا رسنبل سے نہین جعد کو فرق اک سر مو
بید مجنون کی ہین شاخین کہ صنم کر گیسو
عشق پیچا ہی کہ ہین کاکل پیچان ہر سو
رگ گل زلف کو باندہا تو یہ مہکی خوشبو

باغبان ہو گیا مست تو گلچین مدہوش
ہو گئے مرغ ہوا رہ گیا صیاد خموش

۲۳۲

مانگ ہی ٹھنڈی سڑک گلشن خوبی کی عیان
تاک مین خوشۂ انگور ہی سو باف کہان
روش تختۂ گلزار ہے یا کاہکشان
باندہون یا اوسکو مین گلدستۂ گلزار جہان

پُتلیان ہین جو خیابان تو جبین صحن چمن
چہرہ گلزار ہی تو ہی وہ سواد گلشن

۲۳۳

ابرو بیت و رگلزار ہے محراب اسا
آنکہہ ہے نرگس شہلا سی بڑی سحر نما
ہے نظر نکہت گل اور گل تر دیدہ وا
گل مین جس رنگ ہو بو اوسمین ہے یون شرم و حیا

رکہین دیدار سے عشاق کو شائق برسون
ہجر مین آنکہون سے برساتے ہین ساونون بہادون

۲۳۴

پہرتی سورج مکہی ہر روز ہے گرد رخ یار
ہے جو قد شاخ صنوبر تو گل تر رخسار
خندہ رو گل کی روش رہتا ہے دایم باغ و بہار
مائل اس گل پہ رہا کرتے ہین مرغان ہزار

ان گلونکے ہو سدا ہار گلے کی حسرت
رکہے ان پہولونکی سرمست ہمیشہ نکہت

۲۳۵

یہ وہ گلشن ہے کہ نہین نام کو جس باغ مین خار
بی نشان یان ہی خزان اور سدا اسمین بہار
بہر گلگشت جو وہ دوش صبا پر ہی سوار
طائر رنگ چمن اور اُڑے پر اب ہی طیار

یہان جنت کی فضا سنیرۂ بیگانہ ہے
باغ عالم مین اسی گل کا اب افسانہ ہے

گل شبو ہی کہ کمر کہون اوس مینی کو — طائر حسن کا ہی یا کہ نشیمن یار و
بالیقین کوثر و تسنیم کا پل ہے دیکھو — منحرین اوسکے فقط معجز عیسی سمجھو

قوت شامہ مین اورہنین کوئی قصور
لیک خود بینی سے اک بوی وفا ہی کافور

۲۳۵
غنچہ سربستہ ہی ایدل دہن رشک چمن — پنکھڑی پھول کی لب سرخ ہے قدسیہ ذقن
سوتیا دانت تو گویا ہی زبان برگ سمن — زعفران زار بناخندۂ گل سے گلشن

عرق چہرۂ گلرو تو بعینہ ہے گلاب
اور جوبن جو ٹپکتا ہے تو ہمرنگ شہاب

۲۳۶
گل تر چہرۂ گلرو شاخ گل ای صل علے — وہ نہین پھول کہ پھر سونگھے اسے پھینک دیا
ہے خوش آوازی گلبانگ دلاویز صدا — طائر حسن کا پھندا ہے وہ زیبا ڈورا

حسن گلرو کے گلے کا جو بنا ہار سنگار
فیضہای دل عاشق ہوے گردن کے ہار

۲۳۷
ہی عیان شانہ محبوب سے اک شان خدا — قد ہے طوبی لہم و حسن مآب اوس گل کا
ہی وہ گلدستہ چنار و نکا ہی یا وہ پنجا — رنگ لائی ہی کہ خون ہو گئی پس پس حنا

انگلیان سیم کی پہلیون کیطرح ہین ناز
تو سن حسن پری کے لیے جیسے چابک

۲۳۸
سیب ہین یا کہ بہی ہین کہ انار ستان — یا گلے نخل تمنا مین یہ دو پھل جوبن کے
ہے دو بنہ کہ ثمر پر ہے دو گلکا دامان — ملو ملی حسن یہ کہتا ہے عیان چہ بیان

آشکارا ہے عجب حسن جوانی کا فور
مدہ سے بھرپور ہے جوبن سے ہی سینہ پر

۲۳۹
طائر حسن مین شہباز ہی شاید چڑیا — دام مین حسن کے یا آگیا قسمت سے ہما
لوٹ جالی کی یہ محرم ہین کہ ہی جال بچھا — آشیان ایک گرد و مین نشیمن یک جا

تل کا زاغ اسکے ہی سایے سے جما ہوتا ہے
مرغ دل اسکے ہی صدقے مین رہا ہوتا ہے

۴۴۲

پھولی ہے بیچ سے ہے نرم شکم اور شفاف
صحن گلشن ہے اگر بیٹ تو گلبن ہے ناف

نور کا حوض جو ہے تو وہ نوارہ صاف
حدقۂ دیدۂ نرگس ہی نہین کہنا لاف

ہی کمی چور کلی مین تہہ دامن پنہان
چاک یا جور صبا سے ہوا گل کا دامان

۴۴۳

بلبل دل ہے اسی غنچۂ گل پر شیدا
کھلا

کلیان پاجامہ مین ہین گلکی روش پر ہی
پاسے پامال ہوئی گلشن عالم کی فضا

مرد مو آنکھ سے سہلاتی ہی نرگس کف پا

۴۴۴

عذر شوقۂ اول

پھول کے طور سے پھولا نہ سمائے دل مین
وترک محض

کوئی گل سے صبا لائے تو ہو باغ و بہار

۴۴۵

کر چکا جبکہ مین گلرو کے سراپا کو تمام
پوچھا گھبرا کے خیر سے کہان کون مقام

جب مقام اونکا بتایا تو کہا آخر نام
نام سنتے ہی گئی بیٹھ سے کلیجے کو تھام

صورت خانہ جبھی غیرت گل کی تعریف
سن کے عرق آگیا اور دم مین ہوئی غنچ حنیف

۴۴۶

پھر سو عذر کیے اور ہزار ہون انکار
التجائین کرین اور کہا گئی سو گند ہزار

مینے جسوا ایک نہ مانی تو مچل بیٹھے پیار
رو کے خفت سے ہوئی مرنے پہ آخر تیار

جان پر کھیل گئی کھیل ہی جانا مینے
منتین لاکھ کرین ایک نہ مانا مینے

۴۴۷

بسوا پن اوسے تریاکا چترا سمجھا
غیر سے دیکھ چکا تھا ہی سب اوسکا شیوا

آزمائے پہ نہین ہوتے ہر گز عقلا
دودھ کا جا جہہ کو بھی پھونک کے پیتا ہی بلا

فی المثل چھوڑے ہوے شہر کا پھر نام نہ لے
تف ہی اور زوف ہی جو نہوک کی اوسکو چاہے دل

۹۴۴ الغرض بالکی منگوا کے کیا ہی اسوار — آگئی پھر نگہ پیش آئین بعذر و اصرار
کہدیا صاف کہ واللہ نہو گا نہ سوار — ہی سزا اونکی یہ کرتوت کی بھگتین کردار

بند دیوری ہوئی تالے نہ کوئی اصلا
دلکو تسکین ہوئی جہانی کا بہرا وترا

۹۴۵ رقعے آتے تو انگشتہی مین جلا دیتا تہا — اور پیغام کو باتون مین اوڑا دیتا تہا
التجا سنکے نہ دلمین کبہی لا دیتا تہا — ہمنشین کہتے تو صاف اونکو جتا دیتا تہا

نام آیا تو زبان صاف قلم کردون گا
طرح گر صلح کی ڈالی تو ستم کردون گا

۹۴۶ کردیا مینے دل و دیدہ سے اوسکو مردود — یکقلم نامہ و پیغام ہوئے سب مسدود
نام مردار پہ نے فاتحہ نے دم نہ درود — مجکو آج اوسکا برابر نہا عدم اور وجود

۱۲ ملاقات محبوبہ ثانی لاثانی

۹۴۷ دلکو قدغن کہ خیال اوسکا نہ آنے پائے — آنکھہ کو حکم نہ وہ خوابمین منہ دکہلائے

۹۴۸ دل لگی کی تہی جو اک عمر سے مجکو عادت — خالی خالی مجھے لے یار نہ بہائی صحبت
اوسپہ یاران طریقت نے دلائی رغبت — آیا جیمین بہی اوسی پیچہے رشک وصلت

شام سے مینے دیا حکم کہ ہو طیاری
جاے لانے کو گل اندام کی گہر اسواری

۹۴۹ دیر کہنے کی اودہر تہی کہ اودہر آئین آپ — واہ کسر دہوم سے تشریف بہان لائین آپ
میرے بلوانے سے کچہہ بہی نہین تر آئین آپ — پیار سے بیٹہتی پہلو مین نہ شرمائین آپ

کیف بیساختہ پن نے بہی عجب دکہلایا
لطف برسون کی ملاقات کا اول پایا

۹۵۰ چہا گیا نور کی تصویر سے گہر مین نور — شان شاہانہ تہی اور ٹہاٹہہ کا کیا ہو ندکور
زور پر جوش جوانی ہی کہ چشم بد دور — چوچلا وضع مین با تونمین مزا دلمین سرور

فرط شوق دل بیتاب سے دیوانہ ہوا
محو نظارۂ حسن رخ جانانہ ہوا

۲۵۴

وضع کا بات کا انداز کا کچھ اور ہی ڈھنگ
سرزم ناموس کی اور پاس حیا نام کا نگ
طور شایستہ طبیعت میں فراوانیٔ رنگ
خوب ہی جذب محبت نے دکھائے نیرنگ

پیش خدمت میں بری اور جلو میں غلمان
حور و دنیا میں ملی قدرت حق کے قربان

۲۵۵

تھے کبھی دور کے گھر سے پیام اور سلام
راز پردہ سے ہوا تھا نہ ابھی طشت از بام
نہ ملاقات نہ کچھ آمد و شد اور نہ کلام
انس تھا اونسے مجھے وہ نہ ہی مرسے درام

بے تکلف کیا احوال کی پرسش کا سوال
بولین کیا خوب کروں آج ہی تسے قبال

۲۵۶

خاندان اپنا بتا فاش سب اسرار کیا
اور ریاست سے شرافت سے خبردار کیا
بلکہ در پردہ مری چاہ کا اظہار کیا
اوسکے پیرائے مین عصمت کا بھی اقرار کیا

بولین شہر ہے محلات ہین بے شک واللہ
پاکدامن ہین ہم اور کہاتی ہین بیشک واللہ

۲۵۷

نہ ہمین مال کی پروا نہ خیال ثروت
سب ہی اللہ کے صدقے سے میسر نعمت
ہان بس اک بات کی کچھ باقی ہی دل مین حسرت
چاہتے ہین کہ کرین چاہ مین عیش و عشرت

جس سے جی چاہے پس عقد ملاقات کرین
عمر بھر عیش سے باہم بسر اوقات کرین

۲۵۸

دیر یان کیا تھی کہا ہنے ابھی بسم اللہ
بولین بلوائیے قاضی کو اسی دم واللہ
دہوم سے عقد ہوا عیش سے شادی سے بیاہ
دی دعا سب نے مع الخیر مبارک ہو نباہ

نوبہ عیاشی سے کی عقد سے دلشاد ہوا
شکر اللہ کا گھر خیر سے آباد ہوا

۲۵۸
کس زبان سے کروں اللہ کا مین شکر کرم
چین سے عمر بسر ہوتی ہے بانا ز و نعم
نہ تو کچھ رنج رقیبون کا نہ اغیار کا غم
عیش سے آج بدل ہے سب رنج والم

۲۵۹
چاہ تھی قید فرنگ اوس سے نجات اج ہوئی
قید بابل سے چھٹے عرش پہ معراج ہوئی

۲۶۰
مال کا ڈر نہین اولاد کی اب یاس نہین
وصل ہے آٹھہ پہر ہجر کا غم پاس نہین
بیوفائی کی یہان نام کو بو باس نہین
وسوسہ دلمین من الجنۃ والناس نہین

۲۶۱
دوزخ اوباشی ہے فردوس ہے خانہ داری
اسمین سب عیش خلا دہین اُسمین خواری

۲۶۲
دلکو تسکین سے میسر ہے عجب لطف مدام
دنمین ہے چین مجھے رات کو عیش و آرام
آبرو اپنی ہے اپنون مین تو غیرون مین نام
قلق صبح نہ وہ دیدہ براہ سر شام

خط بجانب ملال
فرقت معشوقہ اول

۲۶۳
اون بد ایام کی ہے یاد سے دلکو نفرت
عاشقی اور ہے عیاشی بہر دو لعنت

۲۶۴
اتفاقاً جو ہوا خوری کو اک دن نکلا
دور سے آتا سر راہ ملا ہرکارا
خط دیا لیکے اوسے جیب کے اندر رکھا
آکے گھر شمع جلا اوسکو جو کرتا ہون وا

۲۶۵
نام کاتب نہین پر بوی وفا بید اسے
درد آمیز کچھ احوال ہے کچھ نکوا ہے

۲۶۶
تہا یہ تحریر عجب آپ ہین ہمسے بدبر
پھر گیا آپ کا دل شہر ہے طبیعت مین بشر
تھے یہ سب جوڑ نہین میری فرشتونکو خبر
گو خطا وار سہی پھر بہی تو بندہ ہے بشر

۲۶۷
سو خطا بندہ کی اللہ بہی کرتا ہے معاف
تمہی سچے سہی ہو جانے دو ہو جاؤ صاف

۲۶۸
اور اگر جیمین کسی اوسے کچھ ہے ٹھانی
اور محبوب کوئی ڈہونڈہ لیا دل جانی
آنکھہ کے پھرتے ہی دیدے کا ڈہلا ہو پانی
پھر بہی ایسی تو قیامت تہی نہ آخر ڈہانی

آپ کے غم مین مصیبت کوئی سہتی ہوگی
خلق فرمائیے کیا آپ کو کہتی ہوگی

۱۱۶۶
یک قلم نامہ و پیغام کیے بند حضور
پہلے کچھ آپ سے ثابت تو کیا مدعا قاصر
دل مین باقی ہے جگہ تو نہیں اب بھی کچھ دور
اور جو در اصل وہی بات ہے جو ہے مشہور

تو مبارک ہو لڑائی کا بہانا کیا تھا
راز جب کھلگیا پھر اوسکا چھپانا کیا تھا

۱۱۶۷
کچھ و اللہ نہ معلوم تھا او سدم زنہار
سمجھی دو دن مین نکل جائیگا غصے کا بخار
چاہ مین قدر کریے ہے شکر رنجی یار
اب کھلا بید کہ وان اور ہی کچھ تھا اسرار

باعث رنج فقط اور تو کچھ بھی نہ تھا
خیر سمجھا دل ناخواستہ عذر لبیا

۱۱۶۸
سوت کا پہ بھی سہا جائیگا مجھسے نہ ملال
خاک مین کی ہے جوانی مری اوسنے پامال
گو دہون پردہ نشین لاکھ مین کبھی ہون چنال
پر رہے دلمین حضور آپکے یہ خوب خیال

عشق صادق ہے تو کچھ رنگ نیا لائیگا
دیکھنا صبر کر شہ کوئی دکھلائیگا

۱۱۶۹
اب نہ جینے کی تمنا نہ غم مرگ اصلا
حسرت و رنج و قلق سبکو دیا دلسے بھلا
عیش سب کر لیے باقی نہ لگن ارمان ذرا
اپکی چاہ کا انجام بھی بس دیکھہ لیا

عیش اب اونکو نئی چاہ مبارک تمکو
لو بس اللہ کو سونپا تمہیں آباد رہو

۱۱۷۰
بد دعا کیا تمین دون اور شکایت تیسے
گو ملاقات نہ واجب کرتی تو بھی +
ترک ملنا ہوا الفت تو نہیں دیسے گئی
سنگدل مرد سے دشمن کو بچانا ربی

خاک مین سوت کی آمین جوانی مجائے
سب سے چھپا یا اس بندی کو وہ چین نہ پایا

۲۶۹ ٹھمکی جن دیدوں سے ہو وہ نہ لگا ہو مین ہائے ٹوٹین وہ ہاتھ کہ جن ہاتھوں سے لی ہوئین بلائین
پیار جس منہ سے کیا ہو اوس وہ منہ لگائین
چہاتی سر رکھا ہو تو چہاتی کا پتھر ہو جائین

ہار ہو جائے کمر بند جو کھولا ہو کبھین
بل نکلجائے جو بل رسی کا بل ہو آمین

۲۷۰ لوٹے انگار و نپہ آگ اوسکی جوانی کو لگے
مر مر کے جئے تری سانس لے ہر دم ٹھنڈے
کوک جس ناری کی ٹھنڈی ہے تپ غم سے جلے
یا علی شمر کی جائی کو کبھی کل نہ پڑے

چاہنے والا اوسے منہ نہ لگائے یارب
پیار سے پہلو مین اکدن نہ بٹھائے یارب

۲۷۱ عمر بھر ہو عوض عیش نصیب اوسکو الم
اوسکی میت پہ کرے آکے نہ بیری ماتم
اور عذابون سے دم نزع نکلجائے دم
تجکو ہے رب قسم دامن پاک مریم

دنکو تابوت مچلتا ہوا نکلے باری
گور مین چین سے تا حشر نہ سوئے ناری

۲۷۲ مرد سے خاک مین ملجائے ترا اترانا
لوچ ہو تجھپہ کسی پر ہو تو ہی دیوانہ
پھر میسر نہ کسیکا ہو تجھے کلپانا
شمع و تجکو جلائین صفت پروانہ

۱۴ تقریر قاصد بحال پریشانی معشوقہ اور
جسطرح مجکو زلیخائی سے تری کھویا
ہو کسی یوسف مصری کا تجھے بھی سودا

۲۷۳ الغرض خط تھا کہ افسانۂ غم یا طومار
تسمیہ کہنے لگا روتی ہین وہ لیل و نہار
نامہ بر نے کیا پھر مجسے زبانی اظہار
صبر واللہ نہ دل پھر ہی نہ کچھ ہوش و قرار

نالہ و آہ وہ دن رات کیا کرتی ہین
نام سرکار کا لے لیکے جیا کرتی ہین

۲۷۴ خواب و خور ترک ہی پینا کہان کسکا کھانا
درد مین اور گھر ہی نہ آنا نہ کہین بھی جانا
کیسی تعلیم کہان رقص کہان کا گانا
منے اثر ایک سے ہی لاکھ تلک سمجھانا

نفس سرد دہ سے لیکے سد اروتی ہین
جی سے بیزار ہین اب جان تلک کھوتی ہین

۲۶۵

کروٹین لے لیکے راتو نکو سحر کرتی ہین
چاہ کو نامرہ نام آپ کا لی دہرتی ہین
یا دم سرد ہی یا آپ کا دم بھرتی ہین
چونکا لی اٹھتی ہین کبھی خوابمین گھبڑتی ہین

ذکر سرکار چلے شکوہ تو نبڑاتی ہے
یا ملک دسیا نمین آپ ہی کی جھپک جاتی ہے

۲۶۶

روز ہر صبح شب ہجر ہے صبح محشر
دن قیامت کیطرح کٹتا ہی گھڑیان گن کر
شام کو رہتی ہی ہر روز نظر جانب در
پوچھتی ہین کبھی کچھ آنے کی ہے اونکی خبر

خیر دن بھر کی مصیبت تو گذر جاتی ہے
رات کیا آتی ہے اک سر پہ بلا آتی ہے

۲۶۷

پان سے ذوق نہ کچھ عطر سے اب رغبت ہی
مانگ چوٹی ہی نہ کنگھی ہی نہ وہ زینت ہے
درد ہی دلمین تپ غم کی بہت شدت ہے
آپ کا نام ہی اور آہ ہی اور رقت ہے

رات کا شغل جو کہیے تو شمار اختر
پوچھیے دن کا جو احوال تو مردم شمار

۲۶۸

درد کی چیز جو کم بخت کوئی گاتا ہے
حد سے بسل ولولۂ شوق گذر جاتا ہی
ہوکے بیتاب طبیعت مین جو کچھ آتا ہی
ٹھہرنا گھر مین پھر اک لحظہ نہین بھاتا ہی

پا پیادہ در دولت پہ چلی آتی ہین
روک لیتے ہین تو دیوار سے ٹکراتی ہین

۲۶۹

بوا اوٹھا دہوکے سے گر کوئی کہ آتی ہین حضور
حکم طیاری کا دیتے ہین ہمین غیرت حور
فرش رہ آپ ہی ہوجاتی مین بافرط سرور
دیر ہوتی ہی تو کہتی ہین کہ ہین کتنی دور

یاس ہوجاتی ہی جسوقت تو گھبراتی ہین
ہوکے مضطر کبھی روتی کبھی شرماتی ہین

اتفاقاً کبھی آجاے دستی پہ مزاج
اور خوش ہوکے کرے اوسنے کوئی آکر پرسش
تو یہ فرماتے ہین مدتین ہوئی ہے معراج
خواب مین رات مری پاس وہ آئے تھے آج

پیار کرکے کبھی چھاتی سے لگا لیتے تھے
اور کبھی شوق سے پہلو مین بٹھا لیتے تھے

۱۵۱
اور کبھی سامنے سرکار کے رکھکر تصویر
آپ ہی آپ کیا کرتی ہین بہروپ تقریر
کبھی چھاتی سے لگا اور کبھی ہو دلگیر
پوچھتے ہین کہ ہوئی کون سی مجھسے تقصیر

پیار چپکے سے کبھی اوسکو کیا کرتی ہین
اپنے بوسے کبھی آپ اوسکو دیا کرتی ہین

۱۵۲
جان کا دھیان نہ اصلا تعلق رسوائی
وحشت دل نے بنایا ہی اونہین ہوا ئی
حد سے بالکل متجاوز ہوئی نے پروائی
کوئی سمجھائے نہین خاک وہان شنوائی

گو کہ مین خوب جھکاتی ہی اونہین اپکی جا
حسن یوسف ہے زلیخائی مین اب بھی والہ

۱۵۳
وہ جوانی یہ ستم اور وہ صورت یہ غم
ہے یہ افتاد وہ پروردگی ناز و نعم
اوسپہ سرکار کی یہ قطع نظر بل یہ ستم
خیر سے آپ ہین سب حال سے آگے محرم

برملا کہتی ہین کچھہ کہاسے مین مرجاؤنگی
اس مصیبت کا مزا حشر مین دکھلاؤنگی

۱۵۴
ہاتھہ بندے کا وہان آپکا دامن ہوگا
زخم جان و جگر اک ایک کہان بخدا
عالم الغیب پہ روشن ہے جو مجھپر گذرا
اس جلاپے کا قیامت مین بھکاؤنگی مزا

۱۵۵ حالت قاؤ فو معشوقہ و ذاتی صدت
وہ جنم مین جلے دل مرا ٹھنڈا ہو وے
اول و شہ قلق ان
تو بھی محشر مین ذرا اپنے دلون کو روے

۱۵۶
رحم کہانتک نہ کہا دلسے نہ لے لکا عذاب
کچھ ہو اخوف خدا کچھ قلق روز حساب
چاہا لکھہ بھیجے اونکو خط تسکین شتاب
کیسے قاصد سے بھی لو دو کیا دلسی جواب

آئی اسنے مین کماری کہ چلین جلد حضور
مین گیا محلمین واں ہو گیا کافور

۲۵۶
شدنی تھی کوئی اور اوس سے نہ بن آئی بات
قہر برپا وہان کیا کرتا ہے جا کر یہ ذات
کہدیا بات نہ کی مجھسے کسینے ہیہات
کچھہ سنا آپنے ہین عقدین اونکے محلات

قطع امید کرو اونسے ملاقات کہان
وہ ہین پابند وہ دن ہی نہین وہ بات کہان

۲۵۷
سنتے ہی کھائی پچھاڑ اور دو ہتڑ مارا
سر کو دیوار سے دی مارا کبھی ٹکرایا
صبر مطلق نہ ہاسب نے بہت سمجھایا
کہا کے کچھہ سو رہی اور صبح کو ٹھنڈا یا یا

شور ناگاہ اوٹھا ہاے قیامت آئی
دولت حسن لئی مر گئی ہے ہے بائی

۲۵۸
شہر کے اہل نشاط آئین کیی شیون و شیر
نوحہ کرتی تھی کوئی کوئی بکا کوئی بین
ہالہ گرد قمر حلقۂ ماتم تھا عین
راستے بند تھے مخلوق خدا تھی غمگین

نوجوانی پہ کوئی کرتا تھا آہ و زاری
کوئی بیہوش کہین غش کہین حالت طاری

۲۵۹
محلوا س قہر سے زنہار نہ تھی آگاہی
شکوہ سو یا تو مکرر مصیبت سے کٹی
گو نہو رسم گر راہ ہو دل سے دل کی
خود بخود دلمین دم صبح عجب وحشت تھی

اوٹھہ کے افسردہ مسہری سے دریچہ وا کر
جسکے بہلانے کو بیٹھا مین سر راہ آکر

۲۶۰
دور سے دیکھا نظر آتی ہے جسطرح برات
جانا دشاہ سے دلہن کوئی بیاہی گئی ہے
دھوم ہے شور ہے انبوہ ہے اور مخلوقات
وسط مین ڈولہ عروسانہ ہے لیکن ہیہات

آخری اونکی سواری ہو نہ تابہ معلوم
نامراد آہ جوانمرگ سدا ری مسموم

آیا اسنے مین مرے کانہن ماتم کا غل	شور تہا شمع سر شام ہوئی حسن کے گل
دیکہتا ہون کوئی نالان ہو برنگ بلبل	چاک دامن ہین گل اندام بہت صورت گل

پا برہنہ مین سب اور بال کہلے خاک بسر	
دم بو کہ جس ڈولہ کا تہا نکلا وہ تابوت مگر	

۲۹۲

جوڑ قوال کے کچہہ بین گاتے ہین عجیب	پیٹتا ہی کوئی کہتا ہے کوئی ہای حبیب
کوئی کہتا ہی مے خاک مین الفت سے نصیب	الغرض آیا جنازہ مرے کمرے کے قریب

مین نے پوچہا یہ گئی کون جہانسے ناکام	
دم ہوا ہو گیا بس سنتے ہی محبوب کا نام	

۲۹۳

رکہکے تابوت کہا چاہ کی دکہیاری تہی	نامراد آہ یہ فرقت زدہ بیچاری تہی
اس جوانمرگ کو کچہہ عشق کی بیماری تہی	زندگی بار جدائی سے اسے بہاری تہی

جان پر کہیل گئی چاہ نے مارا ہے آہ	
طیش مین کہا موئی کچہہ رات کو انا للہ	

۲۹۴

عہد موئی تہی مری میت سے نہ وہ شرمائین	خیر تقدیر کا لکہا تہا نہ کچہہ پچہتائین
نہ پڑہن فاتحہ نی پہول مری اوسہ پہ چڑہائین	ہان مگر آخری دیدار تو دکہلا جائین

قبر مین چین نہین آئیگا زنہار مجہے	
پہر تو محشر ہی مین دکہلائینگے دیدار مجہے	

۲۹۵

کی وصیت تہی ہنود ین وہ جنازہ میرے بعد	عشق تاثیر کریگا بیقین میرے بعد
ہون نہ پیش آئی ہے کچہہ چین کہبی میرے بعد	روح کو میری ستائین نہ کہین میرے بعد

دکہ آزار نہ دین فرط فراق سے واری	
حق مین میت کے بہی اچہی نہین آہ و زاری	

۲۹۶

یان گریبان اوسنے لوٹہ دیا سینہ	صبر کب ضبط کجا کوٹ لیا سر سینہ
جبین رہتا نہین زنہار مرے پر کینہ	جوش الفت سے دل زار تہا صاف آئینہ

چاک کردامن دل تا بہ نہ بنی پوشاک +
سر کو دیوار سے ٹکرایا لی منہ پر خاک

۲۸

آیا بیتابی سے تابوت تک افغان فغان
ٹکرے دل پر زے جگر غصے کلیجہ بریان
سیر جنیے سے دم اولٹا ہوا اور لب پہ فغان
آسمان ٹوٹ پڑا آنکھو نہین تاریک جہان

آگے بالین پہ دوشالے سے جو کھولا کھڑا
چشم بر راہ ابھی دیدۂ حسرت تے وا

۲۹

انکھریان چوم لین اور خوب لپٹکر رویا
عذر تقصیر کیے سخت پشیمان ہوا
بین سب نے کیے محشر ہوا کہرام مچا
دم بکب پر تہا یہ عالم رفت گویا

در نمازم خم ابروے تو در یاد آمد
حالتے رفت کہ محراب بفریاد آمد

۳۰

بال بکھرے وہ ابھی یاد ہین اور لعف در زبان
نور چہرے پہ برستا ہوا اور نرگس باز
ہنستی پیشانی وہی اور لبون مین اعجاز
نام میت تہا مگر زندہ کے ناز و انداز

صورت اب تک مری انکھو نہین پھرا کرتی ہے
جان اکثر مری واللہ کڑھا کرتی ہے

۳۱

وہ جوان مرگ تو دنیا سے گئی یون ناکام
زندہ در گور ہوا زیست ہوئی مجکو حرام
جان مین غم دلمین ندامت ہے تو سر مین سرسام
نہ خور و خواب کبھی اور نہ دم بھر آرام

۳۲ تمہید تمثیل محبوبہ شادی

دیکھا نہین رویا تو کچھ خواب سی آجاتی ہے
صورت اگر کبھی رویا مین دکھا جاتی ہے
واہ انتقال رام عالم فانی

۳۳

ماجو گردش ایام جب آجاتی ہے
رنگ نیرنگی چرخ اور یہی دکھلاتی ہے
پٹے تقدیر یہی ہر بار سنے کہاتی ہے
کوئی تدبیر بھر اوسوقت نہ بن آتی ہے

چارہ کنندہ کو غرض چارہ ہے پیش حضور
کردنی خویش مثل سچ ہی کہ پیش آتے ضرور

۳۰۲
عشق صادق نے مرا کام کیا آخر کار
کھو گئے تاب و تواں ہوش و خرد صبر و قرار
خود بدولت نے دیا و دہر دیکھا مری حالت زار
رشک سے سخت جلاپے پہ بہت کہا یا خار

۳۰۳
چار دنا چار کیا ضبط جو دل مین غم و درد
رنگ ہوتا گیا گل رنگ کا اس رنج سے زرد

۳۰۴
لاکھ سمجھایا کیا انس کا اوسنے اظہار
عرض کی جو گیا دنیا سی پہر اوس سے سروکار
اب وہ گل ہی نہین ہم جسکے لیے گوندین ہار
تم سلامت رہو دلسے تمہین کرتے ہین پیار

۳۰۵
رشک سے دل نہ کڑھایا کر دیدہ بے انجام
جی سے تم جاؤ گے ہم سنت مین ہونگے بدنام

۳۰۶
یون تو کی دار مدار اوسنے بظاہر اکثر
لیک کرتی ہے بہلاوے ہی کہین پنداثر
روز بڑھتا گیا رشک و قلق و درد جگر
کام ہی اونکا کیا طول مرض نے آخر

۳۰۷
نور کا تڑکا تہا جسدم وہ گئین جسے گذر
ہو گئی صبح وطن پہر مجھے صبح محشر

۳۰۸
رنج پر رنج ہوا سخت مجھے غم پر غم
صدمے پر صدمہ ہوا اور الم پر یہ الم
ایک جان لاکھ قلق ایک حزین و دو ماتم
شیشۂ دل پہ گرا کوہ الم چرخ ستم

۳۰۹
وہ اگر جان تہی تو یہ دل جو یہ دل تہی تو وہ جان
دل و جان کھو گئے فرمائیے پھر زیست کہان

۳۱۰
خلوت خاص نظر آتی ہے جیسے سن سان
خالی خالی سا پریشان بھیانک دالان
وقف فریاد محلسین ہے کوئی صرف فغان
در و دیوار پہ چھایا ہے اودا سی کا سمان

۳۱۱
جاؤن مردانے مین تو یاد وہ آجاتی ہے
اور محلسین مری آنکھون مین وہ پھرجاتی ہے

۳۱۲
قید خانہ ہے کہ بیت الحزن اب گھر کا قفس
دن قیامت ہے گھڑی سال ہے اور صور جرس
خالق اعدا کو دکھائے نہ یہ تنگی نفس
جان سے تن تنگ تہا اور جان کے لیے تن مجبس

کبھی یہ قصد کہ جاے فقط ہو تا م
گاہ یہ عزم کہ عزلت مین گزارو ایام

۳۰۸ الغرض دیکھا حباب فی یہ حالت زار
لے کے سمجھا یا کہ لرتی ہے قضا ہم سر کار
مرضی حق سے کسیکو نہین چارۂ نہار
خیر جو تھا شدنی اوس سے سبھی ہین ناچار

جی بہل جائیگا ہے دلکا لگانا بہتر
یا کسی ملک کا کچھ روز کرین سیر و سفر

۳۰۹ سیر کا دلکو پسند آیا غرض منصوبا
کر کے سامان سفر بندہ سیاحت کو اوٹھا
کبھی دہلی کبھی کشمیر کبھی کلکتا
لکھنؤ گاہ بنارس کبھی گہ شملا

کبھی لاہور کبھی بمبئی گاہے ملتان
دیکھا چل پھر کے غرض خوب طرح ہندستان

۳۱۰ بال بنگالی کے طول شب ہجر عشاق
صورت پاک بنارس کا زمانہ مشتاق
لکھنؤ کا وہ غضب شکل پریرو دقاق
حسن کشمیر ہے مشہور میان آفاق

چشم پنجاب کمر دہلی کی تلے کی گات
جسم لاہور کا اور قامت و قد گجرات

۳۱۱ رفتہ رفتہ ہوئی وحشت جو طبیعت سے دور
غم الم رنج و قلق ہو گئے آخر کافور
نظر آجاے کسی شہر مین گر غیرت حور
جی یہی چاہے دل اس سے ہی لگالیجیے ضرور

یاد آجائین جو ناگاہ وہ اندوہ و محن +
لاکھہ فرسنگ طبیعت وہین اوڑ جاے معا +

۳۱۲ دل لگانا بہت آسان ہے پر دشوار نباہ
عیش آغاز مین انجام کہ ہے نالہ و آہ
دلبر زہرہ جبین رہتا ہے قابو و اعدہ
صبر ہوش و خرد اس عشق مین دیکھے ہین تباہ

عدۂ عشق سے جب ننگ کا ہے لفظ عیان
معنی تنگ ہین مشہور عیان راچہ بیان

۳۱۳
مشکل یوسف ہو گر قیس سے بد تر کہلائے
آنکھہ کا نیر ڈبائے الک بہین حیرت جائے
طائر رنگ رخ عاشق نے پر اوڑ جائے
آنکھہ پر لخت جگر پارہ دل منہ پر آئے

۱۵
مکروہ ہیں مجنون یا عیار
موت آجائے طبیعت نہ کسی شوخ پر آئے
وگریز از قوم بدکار
جی نہ مانے ہی تو کچھہ کہا کے ملا سے مر جائے

۳۱۴
خوب رو گر نظر آئین تو اوہ نہیں سمجھے خواب
اور اگر بات کریں دے نہ حسینون کو جواب
جائے سہوا تو پھرے کوچہ جانان سے شتاب
عشق انگیز کبھی یاس نہ رکھے اسباب

ہو مرتع جو حسینون کا تو کر دے فی النار
عاشقانہ نہ پڑے بھولکے شعر و اشعار

۳۱۵
عشق جتلائے بھی کوئی تو اوسے سمجھے زور
پاس آبیٹھے تو ناری سے معا ہو کافور
نار ناری ہی نہین چاہیے کہنا اوسی نور
آئے پھندے مین حسینونکے نہ حتی المقدور

مرد عاشق ہو تو ہی موت بس اوسکو لفت
زندہ در گور رہے چاہے اگر اوسکو عورت

۳۱۶
گرم بازاری کی کرتے ہین ضم سو تدبیر
ناچنا گانا ہی سب سحر لگاوٹ تسخیر
ہے خود آرائی کی یہ وجہ کہ کیجیے تخییر
جو ہی جب جالیون کی بات دوام تزویر

فتنہ معشوق ہین اور آفت جان ہین حرکات
سخت مشکل ہی کہ دل ایک ہو لاکھون آفات

۳۱۷
بزم یا باغ کی گشت مین یا بر سر راہ
ہو ہی جاتا ہی کہین سامنا بس خواہ مخواہ
آدمی ہے کہین پڑ جائے جو کمبخت نگاہ
اگیا دل تو ہوا خاتمہ انا للہ

اور اگر جبر سے فرمایا طبیعت کو ضبط
تو ادو ہر کرتی ہین سو راہ سے پیدا وہ ربط

۳۱۸
رد ہے مکر ہے اظہار محبت حاشا
رحم دلمین نہین زنہار نہ آنکھون مین حیا
بیوفا قوم ہے کسبی کی بقول رعنا
دلمین دل ڈالکے دل لیتے ہین دلدار بنا

لیکے تصویر بنا لیتے ہین تعویذ صنم
پیار سے رکھتے ہین محرم مین نشانی خاتم

۳۱۹

خاصدان لائی گلوریکا کسیدن مہری
کبھی شکوہ ہی خبر کیون نہین کل سے بھیجی
آئے سر صدقہ کسی روز جو سر ہو بہاری
گاہ آنے کی تمنا ہی بلانے کی کبھی

گنگے عمہ سے معاکر رفقا کو ہمراز
ساز کر سارے حواشی کو بنائین دمساز

۳۲۰

عاشقانہ کوئی تقریر سناتا ہی ندیم
کوئی کہتا ہی کہ عشق سے دل میرا دونیم
بول اوٹھا کوئی کہ اس شہر مین ہے درتیم
کرتی سب متفق اللفظ ہین سنکر تسلیم

عشق مشہور ہے گفتار سے پیدا ہو جاے
یہ وہ طوفان ہی کہ اک قطرہ سے دریا ہو جاے

۳۲۱

اکمی فطرت سے بچے گر دل و دین و ایمان
شکر کر شکر کہ ہے لاکھہ خدا کا احسان
زن مریدی نہین شایان ہے برائے مردان
مردمی شرط ہے انسان کو اگر ہی انسان

دل کا سمجھانا جو سمجھو تو بڑی بات نہین
شعبدہ باز ہین خوبو نہین کرامات نہین

۳۲۲

سر مین ہو جد پر پیرو کا جو کچھ بھی سودا
ملک کفار سیہ پوش کا لیوے رشتا
مار کاکل کا جو لہرائے دل خود رفتہ
بال لے شوق سے ناگن کا بلا سے جوڑا

مانگ دل مانگے تو رستہ اوسے تیار صاف
تاک لے خوشہ پروین کو بجائی مو باف

۳۲۳

یاد آجاے اگر ناصیۂ ماہ جبین
ماہ نو دیکھہ لے ہے اوس سے منور وہ کہین
گر پہرین آنکھہ تلے دیدۂ شوخ خودبین
دیدۂ نرگس کی ہے بس دل کو برائی تسکین

ناک کے غم مین جو غمناک ہو بیتابانہ
معجزہ عیسی مریم کا بڑھے افسانہ

حسن رخسار پہ یہ روکا جو آجاے خیال
شوق سے دیکھہ لے دل بھر کے سو بہر کمال

لب شیریں پہ جو ٹپکی بت چینی کی رال
کیا شکر یوسف مصری ہے جو ہووے سکا گال

ہنسے تسلیم کیا سلک گہر ہین دندان
جوہری کی نہین کم کان جواہر سے دکان

۳۲۵

گود مہن غنچہ سہی کان ہو گل تو کیا
باغ عالم مین نہین غنچہ و گل کا توڑا

گل مین بو غنچے مین گلبانگ نہین ہے گویا
مارے پندار کے گنبد مین بت بی پروا

ایسے محبول صفاتون سے بلا یارانہ
کہیے عاشق کو کہ ہشیار ہے یا دیوانہ

۳۲۶

شمع و پروانون کا نمود یکہہ دلا پروانہ
قیس و فرہاد کا مذکور رسنا ہے یا نہ

لے کم و کاست لکہا عشق کا خوب افسانہ
کام مرزا ان عثمان نے کیا مردانہ

حسن محبوب کا ہی صورت برق روشن
پہونک دیتا ہی دل و دین کو یک چشم زدن

۳۲۷

پند نامہ ہوا لکہا گیا ایسا واسوخت
ہو گیا عشق کا دستور عمل یاد اسوخت

واہ کیا خوب لکہا آپ نے رعنا واسوخت
ضبط عشق آہ یہ در پردہ ہے گویا واسوخت

آفت عشق سے اللہ بچاے آمین
یہہ قیامت دل دشمن پہ نہ آے آمین

رند

تخلص ہے جناب نواب سید محمد خان بہادر
مرحوم کا خلف الرشید ہین نواب سراج الدولہ
غیاث الدین محمد خان بہادر نصرت جنگ
نیشاپوری کے نواسی ہین نواب نجف خان
بہادر کے باشندۂ فیض آباد مقیم لکھنؤ
تھے صاحب دیوان ہین ارشد تلامذۂ
خواجہ حیدر علی آتش مرحوم سے ہین
فی الواقع دیوان انکا قابل ملاحظہ ہے
طبیعت عاشقانہ رکھتے تھے فقط

واسوخت رند

۱

پیش ازین یار ترا عاشق شیدا تھا مین
ہمہ تن آئینہ سان محو تماشا تھا مین
بسہ سلسلۂ زلف چلیپا تھا مین
کو بکو شہر مین تیرے لیے رسوا تھا مین

اک زمانہ ترا عاشق مجھے بتلاتا تھا
اونگلیان اوٹھتی تھین جس اہی مین جاتا تھا

۲

مدتون بلبل مست گل رخسار رہا +
چشم میگون کا ترے واله و سرشار رہا
سالہا سال تپ ہجر سے بیمار رہا
سحر مین نرگس جادو کے گرفتار رہا

بیخودی مین لیے اٹھ پھر رہے تھی
دو دو دن تک سر و پا کی نہ خبر رہتی تھی

۳

آتش ضبط سے دن رات جگر جلتا تھا
حال دل اپنا کسی سے مین نہ کہہ سکتا تھا
یاد آئینہ رخسار مین اک سکتا تھا
ہوکے ششدر مین کبھی چار طرف تکتا تھا

گاہ بیگاہ کوئی بات کی تو اس نے سب کی
دنکی پوچھی جو کسی نے تو بتا دی سکے

۴

درد سر تھا یہ سکے جو مرا سننا سر درد
کوسنے مونس نظر آتا تھا نہ کوسنے ہمدم
نالۂ گرم تھا ہمدم مرا یا آہ سرد + +
ڈبڈبائی ہوئے اشک آنکھون مین اور گرنے لگے سرد

یاد مین خنجر ابرو کی کلیجا شق تھا
صدقۂ ضبط سے لب خشک تھی چہرہ فق تھا

غزل

چاہا ہر چند محبت نہو فتنہ پرداز — دل کے دل ہی مین رہین عشقکی سب راز و نیاز
گوش زد ہو چکا گو خرد و کلان کی یہ راز — پر تیرے میرے زبان سے تو نہ کوئی غماز

کر دیا مجکو خموشی نے جو تیلا غم کا
داغ سودائے جنوا اور زیادہ چمکا

دوست سمجھاتے تھی ہر بار تو سودائی ہے — کس پہ مرتا ہے تو کیا تیری قضا آئی ہے
بیمروت ہے وہ بی دید ہے ہرجائی ہے — خاک لاکھون ہی سے اوس شوخ کی چھوٹی ہے

ہوگی پروا اوسے اصلا نہ تری حالت کی
خود غرض ہے وہ اوسی قدر نہین انصاف اگر

رحم کر اپنے جوانی پہ نکر اوسکا خیال — مول لیتا ہے بہت جی کے یہ جنجال
خون عشاق سمجھتا ہے وہ بی پر حلال — خوب اطوار سے اوس بت کے ہین ہم واقف حال

ہمنے مانا کہ وہ نے مثل ہی لاثانی ہے
دل مگر ایسے کو دی بیٹھنا نادانی ہے

پہلے اتفاق و عنایات سے پیش آتا ہے — غمزہ و ناز کو شیوہ سبے دکھلاتا ہے
دام تزویر وہ سو رنگ کا پھیلاتا ہے — مثل دیوانون کے پھر ستکے بھی چھواتا ہے

لاکھ معشوقون مین اک عربدہ پرداز ہی ہو
بیمروت ہی ستمگار ہے دمساز ہے وہ

دیکھ بچھاتے گا تو ان کسے کانٹے — یاد آئینگے یہ باتین تجھے جب ہوگی دغا
آنکھین کھل جائینگے نشہ سا اوتر جائے — ہاتھ مل مل کے کہے گا کہ کوئی کہتا تھا

جان اور بوجھ کے نادان نہو ہشیار ہے تو
دوستانہ تجھے سمجھا چکے مختار ہے تو

مطلقا پند و نصیحت نہین کرتے تھے اثر — سن سارہ جاتا تھا ایک ایک کی باتین سنکر
عشقبازی کا ترے جن چڑھا تھا سر پر — جس جگہ بیٹھ گیا کاٹ دیے آہ پھر

۱۱ مین کہان خواب و خورش اوبت خود کام کہان
جسکا دل ہو ترا اسا پکے اوسی آرام کہان ؛

دلمین کہتا تہا کبھی جیسے تمہا ایجان دیکہا
حور آئی نہی نظر یا کوئی انسان دیکہا
پہر نہ دیکہا رہی وسکو کسی عنوان دیکہا
حیف صد حیف یہ کیا خواب پریشان دیکہا

وصل کس طرحسے اوس شوخ ستمگر کا ہو
نام معلوم ہو جسکا نہ پتا گہر کا ہو

۱۲ ڈہونڈتی اوس گل رعنا کو کہان جاؤنمین
آواب اپنا گلا کاٹ کے مرجاؤن مین
وہ تو گذرا نہ ادہر جی سے گذر جاؤنمین
عشقبازی مین بہلا نام تو کر جاؤن مین

شمع و گل گور پہ شاید وہ چڑہانے آئے
پیٹنے رونے جنازے کو اوٹہانے آئے

۱۳ دن تو ہو جاتا تہا ہر طور سہی چل پہر کی بسر
لاتی نہی آفت تازہ شب فرقت دل پر
مردنی شام سے چہا جاتی تہی میری منہ پر
روز کرتا تہا شب ہجر کی مرمر کے سحر

ایک جا پر نہ قرار آتا تہا سیماب کیطرح
لوٹا کرتا تہا پڑا ماہی بے آب کیطرح

۱۴ جو ہوا اور قلق اس دل مضطر کو سوا
اٹہ یان رگڑ کر زمین پر کبھی سر پٹکا
دیکہا جب یون بہی تسلی نہین ہوتی اصلا
دونون ہاتہو سے جگر تہام لیا اوٹہ بیٹہا

کیا کہون رات غضب بلا تہی کیا کیا جانی
کبھی لیٹا کبھی بیٹہا کبھی ٹہلا جانی

۱۵ ہر سحر صبر کی کرتا تہا مین خالی ہی دعا
کربلا جاتا تہا تو جیدیون مین روتا تہا
علم حضرت عباس مین باندہا چلا
پیر و بدار کا بیڑے لیے کونڈا مانا

ٹہکے کیا کیا نہ کیے سحر کے اور افسونکے
نقش و تعویذ بہت مینے جلائے پہونکے

موت کا سامنا تھا ہوگئی تھی نیست — قصد کرتی تھی نکل جانی کا جان ناکام
عشق خونخوار مرا کرچکا تھا کام تمام — بیشتر ورد زبان رہتا تھا حافظ کا کلام

ای نسیم سحر آرام گہ یار کجاست
منزل آن مہ عاشق کش عیار کجاست

الغرض وقت برابر نہوا تھا دلدار — دیکھنا تھا مجھے ان آنکھوں سے پھر روئے نگار
میری تقدیر میں لکھا تھا ترا بوس و کنار — اک دن اک شخص نے آکر یہ خبر دی یکبار

مینی پیدا کیا اوس یوسف کنعانی کو
بلکہ دیکھنے آیا ہوں آنکھوں سے تری جانی کو

دفعۃً سنتے ہی یہ مژدۂ راحت افزا — فرط شادی سے ہوا اور ہی میرا نقشا
تھی مجھے باقی تھی نہ اوسمیں رہی ہوش بجا — بیخودی ہوئی طاری مجھے غش سا آیا

آگیا سینے سے ہونٹوں پہ مرا دم یکبار
بر اطراف کا عالم ہوا بغیر چیٹ کر

دیر کے بعد طبیعت ہوئی فی الجملہ بحال — کچھ تسلی ہوئی کم ہونے لگے رنج و ملال
دل مشتاق تھا از بس ترا جویای جمال — جان مہجور کو دو چند ہوا ذوق وصال

درمیان نامہ و پیغام مرے جان ہوئے
قول و اقرار ہوئے وصل کے سامان ہوئے

شکر صد شکر ہوئی ہجر کے ایام تمام — زندگانی کی ہوئی مجھکو امید آگے غام
گرچہ آغاز برا تھا پہ ہوا نیک انجام — صبح وصل آئی نظر گذری مصیبت کی شام

لائی تشریف مری گھر میں سرافراز کیا
جو تصور میں تھا مجھسے وہ انداز کیا

آتے ہی والدہ نے ہاتھ گلے میں میرے — خوب سا رو کے مری ساتھ گلے مل کے
اپنے انچل سے مری آنکھوں کی آنسو پونچھے — منہ پہ رکھے ہوئے دیر تلک کہتے رہے

۲۲ رنج ہوتا ہے نہ رو تجکو مری سر کی قسم
جان رو رو کے نہ کھو تجکو مرے سر کی قسم

جشن شادی کا ہے ہنگام نکر حال تباہ
ہو قلق دشمنون کو روتین ہمارے بدخواہ

مجکو ہی رنج جدائی تھا نہایت واللہ
عالم الغیب مری حالت ولکا تھا گواہ

۲۳ تجکو باور نہین آنیکا تو کیا واقف ہے
جو مرے دلپہ گذرتی ہے خدا واقف ہے

جبسے دیکھا تھا تجھے تھی تری الفت مجکو
ہو گئی تھی تری الفت سی محبت مجکو

بھولتی تھی نہ کوئی دم تری صورت مجکو
تیری حالت پہ رہا کرتی تھی حالت مجکو

۲۴ من نہ لیوین کہین اندیشہ تھا غماز و سی
تذکری تیرے رہا کرتی تھے ہمراز و سی

لد الحمد کہ پھر تجھے ملاقات ہوئے
دو گرفتار دان پہ خالق کی عنایات ہوئے

جو تھی وہم و گمان مین کبھی وہ بات ہوئے
اسکو اعجاز کہون مین کہ کرامات ہوئے

۲۵ عقل حیران ہے کسطور سی یان تم آئے
کسطرح وصل ہوا کہنے یہ دن کہلائے

سرگذشت اپنی تو جو کچھ تھے وہ رہنے کے
داستان اپنی سنا ہجر مین کیا کیا گذری

کیونکر ایام جدائی کے مصیبت جھیلی
بھولتی ہی تھی مری یاد تجھے کوئی گھڑی

۲۶ کسطرح صدمۂ جانکاہ مین تو رہتا تھا
کون سے شغل مین مصروف رہا کرتا تھا

مین نے آغاز کیا سنکے یہ افسانۂ غم
سب بیان کر دیے گذری تھی جو کچھ ظلم و ستم

روتے اس دکھڑے پہ پھر خوب سا ملکر باہم
تھا یہی قول برا ک بات پہ تیرا و سندم

تجکو باور ہو کہ کاذب نہین تو صادق ہے
میر انشید امرد یوانہ مرا عاشق ہے

مجھپہ ثابت ہوئی والد محبت تیرے
ہوگے میرے جدائی مین بہ حالت تیرے

دل مین میرے بھی اثر کرے الفت تیری
بھوگے دم بھر نہ گوارا مجھے فرقت تیری

میری عاشق تجھے چاہین گے خدا شاہد ہے
عمر بھر تجھسے نباہین گے خدا شاہد ہے

۲۸

اوسکے دیوانے ہین ہم آپ پہ جو شیدا ہم
جان وین اوس پہ کوئی تہمہ اگر مرما ہو

واسطے اسنے جو بدنام ہوا اور رسوا ہو
کسطرح اوس سے محبت نہ ہمین پیدا ہو

پر الہوس ہمکو ہر اک پیر و جوان ملتا ہے
چاہنے والا زمانے مین کہان ملتا ہے

۲۹

واقعی مجسی اسی طور سے تم پیش آتے
جو ند سکھے تھے وہ الفت کے مزے دکھلاتے

چین آرام جو صاحب کے بدولت پاتے
لابیان ہین وہ زبان پر کوئی کیونکہ لاتے

راحتین وہ کسی دلبر سی نہ پاتین مین نے
لذتین ساتھ تمہاری جو اوٹھاتین مین نے

۳۰

دلدہی تی مری ہر وقت تمہین مدنظر
حال پرسی ہی مین ہوتے تھے سراپا پہ سپر

اوٹھنے دیتے تھے نہ تم پاس ہی مجکو دم بھر
پیشتر زانو کو کرتے تھی مرے بالش سر

میری ہی فکر تمہین شام و سحر رہتی تھی
دین و دنیا کی نہ صاحب کو خبر رہتے تھی

۳۱

عاشقانہ غزلین بند سے پڑہواتے تھے
کتنا خوشگو ہے تو تعریف بھی فرماتے تھے

پان میری ہی لگائی ہوئی خوش آتے تھے
اور سی لیکے گلوری نہ کبھی کھاتے تھے

سر مہ مین دیتا تھا سی مین ہی ملواتا تھا
مہندی مین ملتا تھا گہنا مین ہی پہناتا تھا

۳۲

یاد ہی لیٹنے سونے کو جو اے ہور لتا
سر مرا رکھتے تھے بازو پہ ہٹا کر تکیہ

اور کہتے تھے مرے ساتھ لپٹ کر سو جا
صبح تک یون ہی پڑا رہیو نہ کروٹ لینا

تہا یہی ساتہ کے سونے کا قرینہ تا صبح
لب بلب رہتے تہے اور سینہ بسینہ تا صبح

۳۳ رات دن یوں ہی رہا کرتی تہی باہم صحبت
عشق تہا تم سے مجہے مجہسے تمہین تہی الفت
نام اغیار سے صاحبکو ہوئی تہی نفرت
گر تلک اپنی نہ جاتی تہے مری بی رحمت
کبہی جاتے تہے تو دم بہر کے لیے جاتے تہے
جی نہ وان لگتا تہا گہبرا کے چلے آتے تہے

۳۴ ابتدا مین تو یہ اخلاص بتایا تمنے
جعل کر کے مجہے پہندے مین پہنسایا تمنے
جو ندیکہا تہا کبہے لطف دکہایا تمنے
بعد چندی یہ مری جان ستایا تمنے
نہ وہ صحبت نہ وہ الفت نہ مدارات رہی
آٹہوین سا تو مین کی مجہسے ملاقات رہی

۳۵ ہو گیا طبع کا صاحب کے دگرگون عالم
یکقلم بہول گئے تہی جو کیے قول و قسم
گہر سے بلواتا جو مین کہتے تہے ہو کر برہم
یہ حکومت رہی اور دن یہ نہین آتے ہم
چاہین رکہین کہ نہ رکہین وہ محبت مجہسے
ہو نہین سکنے کی اب اونکی اطاعت مجہسے

۳۶ اور جو آئے بہی کبہی دلمین کیا خوف خدا
منہ لپیٹے ہوئے لیٹی رہی خاموش جدا
دیر ملنے کا اگر مین نے گلا کچہ بہی کیا
رو کے پہیکے ہوے بہر ہو کے ترش فرمایا
جا ہو ناراض ہو یا خوش یوہین ہم آئینگے
ابتو آتے ہین بہت اور بہی کم آئینگے

۳۷ چپ رہو حالت دل مجکو سناتی ہو عبث
بیٹہکر پاس مری باتین بناتے ہو عبث
بیقراری مجہی تم اپنی دکہلاتے ہو عبث
مجکو پروا نہین تم جان سی جاتی ہو عبث
اب کسی اور سی تم جی کو لگا لو اپنے
دہیان میرا نکرو دل کو سنبہالو اپنے

سنتے سنتے ترے لی وکڑی ہوئی باتین ہزار — سمجھا میرا بھی جی پھٹ گیا تجھے دلدار
بلکہ نے لطف ملاقات سمجھ کر پیکار — رفتہ رفتہ ترے ملنے سے کیا خود انکار

صدمۂ ترک ملاقات گوارا کر کے
۳۹ کیا کروں بیٹھ رہا تجھسے کنارا کر کے

یہ نکرتا تو مرا جان بھلا کیا کرتا — کیا بجز اسکے علاج دل شیدا کرتا +
وصل مین ہجر مین کسطرح گوارا کرتا — کب تلک ظلم و ستم روز کے دیکھا کرتا

ہر طرح اپنی طبیعت کو سنبھالا مین نے
۴۰ خار الفت کو ترے دل سے نکالا مین نے

خود کو اوغیرت تسخیر دہی سمجھایا — کسنے ان سرو قدون سے ہی بھلا پل پایا
پھول سے رخ کا ترے دھیان جو دل مین آیا — باغ سبز اور زمانے کا اوسے دکھلایا

دل لگا جسمین اوسی شغل مین مصروف کیا
۴۱ مختصر قصہ ترے عشق کو موقوف کیا

بکلم دل سے مٹی یار محبت تیرے — مضطرب اب نہین کرتی مجھے فرقت تیری
بلکہ یہ یاد نہین کیسی تھی صورت تیری — کون عاشق ہی کسی باقی ہے الفت تیرے

ہمکو تم بھول گئے تم نہ ہمین یاد رہے
۴۲ ہم نہ دیوانے رہے تم نہ پریزاد رہے

سنتے پیر ملنے کا پیغام جو بھجوایا ہے — مہربانی کے کرم بندے پہ فرمایا ہے
یہ تو بتلا ہے اب حال جو پہلا یا ہے — ستم نو کوئی مرے لیے ٹھہرایا ہے

وجہ کیا اسکی جہت کونسی اسی طور ہے اب
۴۳ ظلم باقی کوئی رکھا تھا جو منظور ہے اب

تیرے ہی سر کے قسم کھاتا ہون مین وللہ — سامنے میرے جو تو آتے پری ہی بنکر
پھوٹین یہ آنکھین اگر دیکھون تجھی بھر کے نظر — تو جو پھر آنکے بیٹھے نہ کرون منہ بھی ادھر

ربط اگلے سے کہاں اب وہ ملاقات کہاں
ہم تم اک جا بھی اگر ہونگے تو وہ بات کہاں

۹۴۴

دوستی بندیکو صاحب سے نہیں اب منظور
رسکینے تکلیف ملاقات سے مجکو معذور
گریہ بابو وضع ہے یہ رسم جہانمیں مشہور
پر زمانے پہ بھی ظاہر جو مرا ہے دستور

عمر بھر منہ سے کبھی اقرار کیا
جب کسی بات کا ناچیز نے انکار کیا

تمام ہوا

رقت

تخلص ہے مرزا قاسم علی مرحوم کا بزرگ ان کے
قدیم الایام سے متوطن خطۂ جنت نظیر کشمیر تھے مگر
مولد و مسکن مرزا صاحب مرحوم کا دہلی ہے مقیم
لکھنؤ تھے صاحب دیوان ہین شاگرد تھے میان
قلندر بخش جرات مغفور کے کوئی کلام انکا سوا اس
واسوخت کے جو شامل مجموعہ ہذا ہے نظر سے
نہین گذرا معلوم ہوتا ہے کہ شاعر اچھے
تھے باقی حال دریافت نہین ہوا فقط

واسوخت رقت

۱

دوستو حال زبون کا مری افسانہ سنو
صاحبو سوز درون کا مری افسانہ سنو

ہمدمو رنج فزون کا مری افسانہ سنو
قصہ کوتاہ جنون کا مری افسانہ سنو

ایکمدت تلک اک شخص سی صحبت تھی مجھے
مجھسے الفت تھی اوسی اوس سے محبت تھے مجھے

۲

رات دن ہم وہ رہا کرتی تھے باہم دونوں
مے عشرت بھی پیا کرتے تھے پیہم دونوں

اور پہر اکرتی تھے ہر ایک طرف ہم دونوں
وصل میں رہ کہتے تھے وصلی کا سا عالم دونوں

ہم وہ اس شکل ہر اک آن ملی رہتے تھے
ایک جان اور دو قالب ہمیں سب کہتے تھے

۳

شمع و پروانہ کا تھا اپنی ملاقات پہ رشک
قمری و سرو کا تھا اپنی تو وقات پہ رشک

گل و بلبل کو بھی تھا اپنی ہر اک بات پہ رشک
مدعی کہاتی تھے باہم کے مدارات پہ رشک

نہ بناوٹ نہ لگاوٹ نہ تکلف باہم
بے تکلف تھے ہر اک آن تلطف باہم

اپنے وہ یسمین تھی اور ہم تھی اپنے یسمین
دوستے کی بھی عجب ہوتی ہین راہین رسمین
امتحان کو بھی نہ اوستے تھے وہ ہم آپ یسمین
نہ خفا ہو کی ہم کہاتی تھے اسپر قسمین

عہد و پیمان یہے و نزات بندہا کرتے تھے
وعدی ہوتی تھے جو آپ یسمین وفا کرتی تھی

تھا نہ مطلق مجھے گلگشت چمن سی سروکار
تھے غرض سرو سے کچھ اور نہ سمن سی سروکار
گل کی عارض سے نہ غنچی کی دہن سی سروکار
کبک کی چال سی مطلب نہ ہین سے سروکار

عارض و قد پہ کسیکے تھا مرا دہیان سدا
کہ دل اوسیر مین کیا کرتا تھا قربان سدا

نکیا کرتے تھے ہم شکوہ اغیار کبھے
مدعی سی بھی نہ تھا ہمکو سروکار کبھے
اپنے پہلو سے بجاتا تھا وہ دلدار کبھے
نہ ہمین دیتا تھا آزار دل افگار کبھے

تھا نہ دنیا ہے کا غم اور نہ عقبا کی فکر
اپنے صحبت مین سدا عیش کا رہتا تھا ذکر

کیا کہین ہجر کی ہم نام سی واقف ہی نتھے
وصل تھا لذت پیغام سے واقف ہی نتھے
عیش ن اور کسے کام سی واقف ہی نتھے
کچھ ہم آغاز اور انجام سے واقف ہی نتھے

نہ سمجھتے تھے کہ اوقات یو ہین گذری گی
جسطرح گذرنے ہی و نزات یو ہین گذری گی

شکوہ چرخ زبان پر نکبھے آتا تھا
دیکھہ مین سوی فلک بھی کبھے جاتا تھا
نہ کبھے بخس ستارونیہ مین جھنجلاتا تھا
نہ کبھے گردش گردون سی مین گھبراتا تھا

تھا جب اوس ماہ سی کاشانہ منور اپنا
پای کیا اوج یہ تھا بخت کا اختر اپنا

نہ مری بات نہ کوتھا میری گریانسی ربط
نہ مری لخت جگر کو مری دامان سی ربط
نہ غم و رنج و الم کو دل شادان سی ربط
اور نے کام و زبا کو مری افغانسی ربط

عیش و عشرت کا اگر ذکر کہین آتا تھا
میری قسمت کے ہر اک شخص قسم کھاتا تھا

۱۱۵

نہ سر راہ کبھے منتظر بارتے ہم
کشتۂ ہجر نہ اور طالب دیدار تے ہم
آہ اس رنگ نہ یا دیدۂ خونبار تے ہم
دلیست سے اپنے نہ اگر کبھے بیزار تے ہم

دیکھکر ہمکو یہ کہتے تھے جہان کی اوباش
جسطرح اسکی گذرتے ہے کٹی اپنی کاش

۱۱۶

یا ہوا ایسا یکایک ہی سبب کیا کیجے
آہ دل منہ کو چلا آتا ہے اب کیا کیجے
جان پر گذری ہے بہت بیکس و لعب کیا کیجے
دور گردون نے کیا ہم پہ غضب کیا کیجے

جس سے دنیا کی صحبت تھے وہ چھوٹا ہم سے
دوستو کیا کہین تم پوچھتے ہو کیا ہم سے

۱۱۷

مجھ سوا بات نکرتا تھا جو پہات کبھو
پوچھتا اب وہ نہین آکی مری بات کبھو
پاس سی اپنی نہ جاتا تھا جو دو رات کبھو
اب تو ہوتی ہے نہین اوس سے ملاقات کبھو

کیا کہون بات مری ہاتھ سی اب جاتی ہے
ہے جگہ موت کی اب موت نہین آتی ہے

۱۱۸

اج اوسکی مین نہین دیکھنی آتا ہون شکل
ہے یہ صورت مری جو سب سے چھپاتا ہون شکل
دہیان مین اپنے کبھو اوسکی جو لاتا ہون شکل
تو بری اپنے مین اوسوقت بناتا ہون شکل

کیا قیامت ہے وہ اب ورد آتا ہے نہین
منہ کسے شکل مجھے آکے دکھاتا ہے نہین

۱۱۹

فرصت اب ہاتھ کو اپنی نہ گریبان سی ہے
مہلت اب کام و زبانکو بھی نہ افغان سی ہے
چین اب دلکو مرے نے غم ہجر انسی ہے
آفت اب مجھ پہ یہ سب دور جہان سی ہے

مجھے تنہا نہ عزیزو وہ مرا یار چھٹا
دل جلا جان گئے صبر گیا یار چھٹا

رقت

نہ تو پیغام سلام اور نہ ملاقاتین ہین
نہ وہ اگلی سی ہین خلطے نہ وہ اب باتین ہین
ہم ہین بیدار ہی اور ہجر کی اب راتین ہین
قصہ غم ہے مصیبت کے حکایاتین ہین

بت کا فر نے ذرا قدر نہ جانے اپنے
کسکے آگی کہین ہم رام کہانے اپنے

اب یہ حالت ہی مرے رونے سو اکام نہین
بن تڑپنے کی ذرا دل کو اب آرام نہین
اوس سے ملنا تو کہان نامہ و پیغام نہین
دوسرا مجھ اب اس عصر مین ناکام نہین

بد تر از مرگ ہے ایدوست جینا اپنا
دل پہ داغ سے اب داغ ہے سینا اپنا

غم دوری سی مین یہو نچا ہون قریب مرگ
میری خاموشی کا ہر ایک زبان پر ہی سخن
کب بلک مین یہ نئی ظلم سہون چرخ کہن
اس روش پر تری آگی تو نہ تے آہ حزین

یاد ہے چال وہ اگلے تجھے یا بھول گیا
یا اب اوسطور کی گردش کا ہے معمول گیا

کونسا نحس مری طالع مین اختر آیا
کہ جو ہر روز جدائے میرے سر پر آیا
ایسے آفت سی بھلا کیونکہ مین سر پر آیا
شاید اب وقت مرا یار و برابر آیا

کہ مین وارستہ مزاج ایسے مصیبت مین پھنسا
جیتے جی وہ نہ چھٹا جو کہ اس آفت مین پھنسا

تہا جو عشرت کدہ اب خانہ ماتم ہے وہ
آگے کہتا تہا مین ساتھ جسکی اب غم ہے وہ
جیسے مردی کا ہو عالم مرا عالم ہی وہ
جسے ہی وہ جان ہے وہ ذات سے ہے وہ دم ہے وہ

ماری والی ہے مجھے آہ جدائے اوسکے
بد تر از مرگ ہے واللہ جدائے اوسکے

کوئی جا کر کہے اوس سے یہ ہمارا پیغام
جو رہے یون ہے جدائی تو ہوا کام تمام
سہل ہے ہمکو تو مرنا کہ ہمارا ہے کام
پر ہی مشکل نہین دنیا مین جو ہم ہون بدنام

بالو کہنے کو ہماری جو کہین بات کرو کسے صورت سے تم اب فکر ملاقات کرو	
مہربانی کرو تشریف یہان لاؤ تم جو جو شکوی کرین ہم اونپہ قسم کہاؤ تم	کہول آغوش گلے آکی لپٹ جاؤ تم کچہ کہین ہم تمہین اور کچہ ہمین فرماؤ تم
پہر اوسی شکل کے آپسمین ملاقاتین ہون وہے چہرے ہون وہی شغل وہے باتین ہون	
دوست سب شاد ہون اور ہون غمین دشمن سارے عیش و عشرت کرین اس وضع سے ہم تم سارے	جیجے یار کرین غیر نہ کچہ دم مارے کہ غم و رنج و الم دور ہون سب کہہ مارے
کٹے ہر ایک کہ رفقت کی پہری جیسے دن جو جو مہجور ہین اونکے بہی ویسے دن	

تمام ہوا

راحت

تخلص ہے مرزا محمود بیگ صاحب دہلوی کا
معلوم نہین کہ شاگرد کس کے ہین نہ
اور حالات انکے معلوم ہوئے مگر اس
واسوخت سے جو اس مجموعہ مین شامل
کیا گیا ہے دریافت ہوتا ہے کہ کلام
بہت متین ہے اور شاعر
خوشگو اور سخنوران خوش فکر
سے ہین باقی العلم عند اللہ فقط

واسوخت راحت

۱
اگیدن وہ تہا کہ الفت سی ہم آگاہ نہ تہے
عشق کی نام کو جلتی ہی کبہی راہ نہ تہے
ان ستمگار وں کو ہم جانتی ہی آہ نہ تہے
واقف رنج و الم ہی کبہی واللہ نہ تہے

غنچہ کیطرح دل اس ذکر سی ننگ آتا تہا
پاس ناموس تہا کچہہ عشق سی ننگ آتا تہا

۲
واقف لذت تیر نگہ یار نہ تہے
تشنۂ آب دم خنجر خونخوار نہ تہے
آہ اس درد جدائی مین گرفتار نہ تہے
وہی کچہہ دن تہی کہ الفت سی خبردار نہ تہے

ہنستے رہتے تہے سدا ہم گل خندان کیطرح
رونی صورت نہ تہی یون سبل نالان کیطرح

۳
کچہہ عجب جوش پہ تہی فصل جوانی کی بہار
چہچہے یار دنہین رہتی تہی سدا لیل و نہار
یا کہ دریا پہ ہین یا کرتے ہین سیر گلزار
میرے کوچے کا صبا بہی نہ دیکہا تہا غبار

نکہت خندہ گلہاے رخ احباب
گلشن عیش مین رکہتے تہی ہمیشہ شاداب

۴
باتے بہی نہتے کہتی ہین کسے غمزہ و ناز
یہہ سمجہتے بہی نہتے کیا ہی ادا اور انداز
نالۂ دل کی بہی سنتے نہ تہے ویسے آواز
پوچہتے پہرتے تہے ہم معنی لفظ دم ساز

قدموزون کا تصور تو کہان آتا تہا
مصرعہ موزون بہی زبا نسے پڑہا جاتا تہا

۵
سادہ رو یونسی یہ نفرت تھی کہ اللہ اللہ
بھی آنکھین کیے بازار مین رہتے سرراہ
اپنی بھی وضع سے ہم آپ نہ تھے کچھ آگاہ
آینہ بھی نہ کبھی دیکھتے تھے بہر نگاہ

وضع و کلش کسے کہتے ہین خبردار نہ تھے
تھے طرحدار پہ گویا کہ طرحدار نہ تھے

۶
اب یہ حالت ہی پڑی رہتی ہین دن رات اداس
اڑ گئے طائر وحشی کیطرح ہوش و حواس
جز غم و رنج نہین آکے پٹکتا کوئی پاس
مونس و محرم و غمخوار ہے ایک عالم یاس

جاے سینہ مین نہین ہے کہ جہان ہووے نہ داغ
دل کی جا پہلو مین جلتا ہے مرے ایک چراغ

۷
وہی ہم ہین کہ اوڑھتے تھے سدا لطف شباب
نشۂ بادہ مین سونگھی نہ کبھی بوے کباب
جانتے تھے کہ ہین جاہت مین بڑے رنج و عذاب
یہہ نہ واقف تھے کہ اسطرح سے ہوینگے خراب

اپنی ملمائیکی سب خاک مین یہ رعنائی
سارے غمخوار بتاینگے ہمین سودائی

۸
وہ کہان صحبت احباب کہان سیر چمن
داغ گل کیطرح مرے ہی سب پیراہن
پاؤن مین چاک گریبان ہے بگلے مین دامن
بار سر بھی مجھے گویا ہے وبال گردن

کہر باسی ہے فزون چہرے کی رنگت سیری
تنکے چنتا ہون ہے وحشت سے یہ صورت میری

۹
یہہ نہ سمجھا تھا کہ اسطرح سے ہونگا بیتاب
دل لگی کرتے ہی چھٹ جائینگے سارے احباب
عمر بھر تڑپینگی اسطرح سے ہم بیخور و خواب
طاقت صبر و تحمل ہمین دے دینگے جواب

عمر کے دن نہین کٹتے ہے تہ تیغ ستم
موت بھی ہاے مری آنکھی کھا دیگی قسم

۱۰
یہ خبر کب تھی کہ دل آپ پہ مائل ہوگا
خنجر ناز کا قاتل تری بسمل ہوگا
تو ہی یون کر کے لگاوٹ مرا قاتل ہوگا
ایسا خونخوار نواسے حور شمائل ہوگا

نام لینے سے مرے یہ تجھے نفرت ہو گی
اس محبت پہ میاں ایسی عداوت ہو گی

۱۱

یہ بھی تقدیر کی خوبی کہ مجھے الفت ہو
اس محبت پہ مری آپکی یہ صورت ہو
گرمی صحبت اغیار کی یہ شہرت ہو
میلے ٹھیلے ہوں سدا اور سدا خلوت ہو

محرم راز بنے غیر تمہاری ایسے
دشمن جان بنے آپ ہماری ایسے

۱۲

دلمیں انصاف ذرا کیجیے اور کیجیے غور
ناز و انداز کا یہ کہنے بتایا تمہیں طور
اب سجیلی جو ہوے چاہنے والی ہوئی اور
ہاں میاں جو یہ سکھاوے وہی لائق جور

آہ ظالم تجھے اسطرح بنانا ہی نہ تھا
غمزہ و ناز و ادا تجکو سکھانا ہی نہ تھا

۱۳

مری چاہت ہی کی خوبی سے ہوئی یہ شہرت
سیکڑوں دیکھنے آنے لگے تیری صورت
پھر تو ہر ایک کو تجھسے لگی ہونے الفت
اور ہی ہو گئی تم مجکو تو یہ ہے حیرت

نہ محبت نہ مروت نہ ملاقات رہی
نہ وہ صحبت نہ وہ اقرار نہ وہ بات رہی

۱۴

تیغ تھے ابرو خمدار مگر تھی بے آب
جھوٹے موتے در دندان تھی ہی نایاب
ہونٹھ پتلے تھے مفرنہ کہ جوں برگ گلاب
طبع چالاک تری ایسی تھی کب جوں سیماب

دی کے دل کبھی چھوڑا بھی تھا یوں دنبالہ
آہ اب ایسا تو آفت کا بنا پر کالہ

۱۵

کب غنچہ دہن خندہ کب ایسا تھا دہن
غیرت عطر بہاری تھی کہاں بوے بدن
کب لگاتی تھی کمر آپ کی جوں شاخ سمن
کب ہر اک بات میں کہتے تھے تم اے رشک چمن

تیری چھلوں سے تھی کب سینۂ اغیار پہ گل
نہ ایکسدن تھا مرا رشک صفیر بلبل

۱۶ ایسی پیچیدہ بھلا آپکی کب تھی تقریر — یون جماتے تھے لکھوٹا نہ مسی کی تحریر
کھینچ کر کب جاتی تھی ملکو نہین تمہاری تصویر — حسن یوسف کو دیا کرتے تھے کب تمسی نظیر

چاہنے سے مرے مشہور ہوئے تم ایسے
ورنہ معشوق رہے ہین بہت تم جیسے

۱۷ بیٹھکر رتھ مین نکلتے تھے بھلا سیر کو کب — چاک پردہ سے کہان جھانکا کیا کرتے تھے جب
تھا لگاوٹ کا تمھارے تجھے ایسا ڈھب — راہ چلتونکو اشارون پہ لگا لیتی ہو اب

جسکو پر دیہن سے جھانکا اوسی گویا مارا
سسکی بھرتا ہی نہین ابتو تمہارا مارا

۱۸ آپکی باتو نمین کب ایسی فسون سازی تھی — کون سے دن تری چشمک مین یہ غمازی تھی
تھی بالا مین کہان آپکے طنازی تھی — یاد کب آپکو اسطرحکی دم بازی تھی

غیرت کبک دری چال تمہاری کب تھی
آئینہ دیکھو ہی شکل تمہاری جب تھی

۱۹ آنکھ مجلسمین اوٹھاتے ہوتے شرماتے تھے — میری بن سیر بھی کرنے نہ کہین جاتے تھے
آنکھ جھک جاتی تھی کو بات بھی فرماتے تھے — غمزہ و ناز و ادا کیہ بھی تمہین آتے تھے

اب ہمین چھیڑو نمین آپ اوڑا دیتے ہین
گہ رولا دیتے ہین اور گاہ ہنسا دیتے ہین

۲۰ بیٹھنا کب پس چلمن تمہین یون آتا تھا — جھانکنا تاکنا اسطرحسے کب بھاتا تھا
صورت غیر سے دل تیرا دھڑک جاتا تھا — پھرون بندہ ہی تجھے باتو نمین پھسلاتا تھا

بانکے دلی کے کب اس طرح اڑی رہتی تھے
دیکھنے جلوہ دلکش کو کھڑی رہتے تھے

۲۱ دیکھنی اور دکھانی کی ہوئی جب قابل — اور ہی اور تمہارے گھے ہونے مائل
مین اگر ایسا سمجھتا تو نہوتا تسہل — تا بمقدور نہ دیتا کبھی ہرگز تمہین دل

کبھی ایمان نہ لاتا نہ مسلمان ہوتا ++
آپکا چہرہ اگر صورت قرآن ہوتا

۵۲۲

ہم یہ سمجھے تھے یونہین ربط رہیگا باہم
ہونگے فرمایشونکے رسل رسائل پیہم
خاصدان آدمی لاویگا تمہارا ہر دم
گٹھی اور ٹوپیان پہنواؤ گی دیکر قسم

اپنی ہاتھونہین نشانی مری تم رکھوگے
گنجفہ مین بھی مرے نام کا خم رکھوگے

۵۲۳

مرے زانوہی کا تکیہ رہیگا آٹھہ پہر
لیٹتے بیٹھتے زانو کے تلے یا تہ سر
منہہ مرا دیکھے بن اٹھوگے نہ ہنگام سحر
آئینہ جب بھی دیکھینگے تو باہم مل کر

خاصہ جب کہائینگے صاحب ہم کہائینگے
ہم نہ کہائینگے تو کہانے کی قسم کہائینگے

۵۲۴

سیر کو جاؤگے جب رتھہ مین کہین ہوکے سوار
بن مری پاؤن بھی رکھنے کے نہین تم زنہار
ساتھہ ہی لیکے چلوگے مجھے باصد تکرار
سنسے تھی کب یہ توقع کہ مجھے سوسو بار

حکم ہوویگا کہ مت آ مرے گھر چل یا نسے
آنے مت دیجیو فرماؤگے دربان سے

۵۲۵

ہنستہین آپکے اسطرحسے ہونگے رقیب
پھولکر بیٹھینگے بلبل کیطرح گل کی قریب
ہمکو برسون بھی زیارت نہین ہونیکی نصیب
جوش وحشت سے مری ہوگی شورش یہ عجیب

گھر سے نکلیگا ہر اک لے لے کے تیشہ باہر
تم بھی گھبرا کے نکل آؤگے اکثر باہر

۵۲۶

آہ اسطرحسے فقرہ تجھے دینگے دم باز
جوڑ چل جائینگے اسطرحسے مجھپر غماز
یون بگڑ جائینگے دو دن مین تمہارے انداز
خیر گر غیر رہے یونہین تری محرم راز

یہہ سمجھہ رکھیو کہ در پر ترے تلوار چلے
کل چلے آج چلے جب ہوئی تکرار چلے

سامنا کریگا مرا کوئی بدخواہ ++ اور نظر بھی نہین آنیکا کوئی شام و پگاہ
آپ بھی اور بچھوڑینگے رقیبو نسے یہ راہ خوب یہ دلمین سمجھہ رکھیے ہی اللہ گواہ

شعلہ رو ڈھونڈ کے ایسا مین کوئی یار کرون
پھر تصور بھی نہ تیرا کبھی زنہار کرون

۲۸

جانتے ہو کہ مرض یہ کبھی جانیکا نہین دل لگی بن کبھی آرام یہ پانیکا نہین
دیکھہ لینا کہ غم ہجر مین کھانیکا نہین آنکھہ مین بھی کبھی آنسو مری آنیکا نہین

ضد ہی تیری کوئی وہ ماہ لقا لاؤنگا ++
ذکر بھولے سے بھی ہرگز نہ ترا لاؤنگا

۲۹

ہوی وہ رشک پری ماہ لقا غیرت حور شعلہ طور کہے کوئی اوسے عالم نور
آنکھہ اوٹھا تیری طرف دیکھے اگر وہ مغرور رنگ اڑجای ترے چہرہ کا جیسے کافور

ہوش اوڑ جائین ترے غش کی سی حالت ہوے
نفرت آنے لگے ہر اک کو یہ صورت ہوے

۳۰

لمعہ ناصیہ ہو گیسو نسے ایسا عیان نصف مہتاب تہ ابر ہو جسطرح نہان
اور بھوین ایسی ہون کافر کی کہ جیسے کہ کمان اصفہانی ہو کبھی یا کہین تیغ بُران

دیکھکر اوسکی بھوین یہ چڑہانی بھولو
ایسی چھپکلیا نسے کاجل کی بنانی بھولو

۳۱

ہون فسون سازدہ کافر کی بلا چشم سیاہ ایک جنبش سی ہون سب ساحر ہنگالہ تباہ
ہوی وہ عابد صد لہ فریب اوسکی نگاہ دیکھکر مانگے فرشتہ بھی جسے دلمین پناہ

خود بخود اشک ندامت مین یہ پیلے کھل جائین
ہووی وہ آنکھہ کہ جس سی تری آنکھین کھلجائین

۳۲

ہو وہ خوکردہ خونریزی عاشق مژگان جان عشاق ہو اوس تیر فگن کی قربان
پنجہ دست قضا اوسکو کہن اہل زمان فتنہ حشر ہو ہر جنبش پنہان سے عیان

تو گر اوس جنبش مژگان پہ کرے ایک نگاہ
بیٹھہ ہی جای کلیجہ کو پکڑ کر سر راہ

۳۳

اور ہو بینی موزونکا یہ اوسکے نقشا
لوح قدرت پہ الف جیسے ہو قدرت سے کھچا

دیکھہ اوسکو نہ رہین آپکے پھر ہوش بجا
بیخود بہین یہی جی چاہے کہ کیجے سجدا

رکھکے سر پاؤن پہ اوس شوخکے ترسا ہو جاے
ناصیہ سائی سے پیشانی مین گٹھا ہو جاے

۳۴

غنچہ باغ عدم اوسکی ہو تنگی دہان
لعل ہون ہو نہہ تو ہیرے کی کنی ہون دندان

ہووے اوس نکتہ موہوم سی قدرت یہ عیان
ایک بجلی سے چمک جاے اگر ہو خندان

اوسکی اوصاف دہن سے اگر کان سے تو
ہاتھہ دہو بیٹھے اوسیوقت مگر جان سے تو

۳۵

روکش عارض خورشید ہو عارض کی ضیا
خال کا ہندو لے تا بجبش ہو شہرا

چاہ غبغب کبھی گر دیکھہ لے یوسف اوسکا
عمر بھر چاہ محبت مین رہے اوسکے پھنسا

سیب جنت سے فزون سیب ذقن ہو اوسکا
شعلہ طور جسے کیجے بدن ہو اوسکا

۳۶

اوسکی گردنکی صراحی اگر آجاے نظر
ہچکیان لیلے کے رویا کرے تو شام و سحر

قہوہ نور کہین شانون کو سب اہل بصر
دیکھتے ہی اونہین تو تھام لے ہاتھون جگر

سینہ اوبھرا ہوا وہ دیکھکے حسرت ہووے
آپ ہی اپنے سے دلمین تجھے نفرت ہووے

۳۷

کان ہون اوس رشک نور کے جیسے گل تر
اور بناگوش کے ہو نور پہ قربان سحر

بجلیان پہنے ہوئے کانونمین ہووہ دلبر
اور جھڑے سے ہون پڑے موتڈھہ ہوسی سیمی ڈھلکر

ہوی وہ زلف کہ دیکھے سے پریشان ہو تو
اپنی ان باتونسے کیا کیا نہ پشیمان ہو تو

۳۰ ساعد و دست نگارین کا ہو ایسا جوبن — ڈھالی بلور کی جیسے کوئی شاخ سمن
پہنچیان پنجہ پہ ہون بازو پہ نیزون جوشن — پنجہ مہندی و دیکھے پنجہ کی پہنچن

دیکھا اوس دست حنائی کو پسے دل تیرا
پنجشاخہ سے ہے سر محفل تیرا

۳۱ چھاتیان اوبھری ہوئی اور وہ جوانی کی بہار — جس پہ ین دیکھے ہو نامحرمونکے جان نثار
ایسی پستان ہون ترنج شجر قامت یار — کٹھے ہو جائین جسے دیکھکے جنت کے انار

کچھہ جھلکتی جو دوپٹہ کی توتہ سے دیکھے
چھاتی بھر آئی یہہ حسرت کی نگہہ سے دیکھے

۳۲ وہ شکم آئینہ قدرت سیرزا نے ہو — سیم گون چھوٹی سی اک تختی بورانی ہو
جوہر ناف بھی وہ عرض درخشانی ہو — چشم انجم کو جسے دیکھکے حیرانی ہو

خواب مین دیکھکر اوس آئینہ حیرت کو
پیٹ کرتی مین چھپاؤ جو اگر غیرت ہو

۳۳ پشت وہ چشمہ حیوان سے دوبالا ہووے — صدقے مہتاب کا اوس پشت پہ ہالا ہووے
چوٹی اوبھیر پڑی حسن نرالا ہووے — منہہ مین من جیسے لیے کیینڈا کالا ہووے

آپ گر دیکھین وہ پشت اور وہ کھوری چوٹی
عمر بھر پھر نہ گوندہی سر کی یہ پوری چوٹی

۳۴ وہ نزاکت ہو کمر مین کہ رگ گل ہو خجل — کھائی لچکے جو ڈھلے دوش پہ سر سے آنچل
دونون جانب ہون پڑی زلف گرہ گیر کی بل — جسکی خوبی ہے دل سنبل تر ہو بیکل

اوس نزاکت پہ اگر اوسکی اگر دیکھے تو
دونو ہاتھون سے کمر اپنی پکڑ لیوے تو

۳۵ گول گول اوسکے سرین اور وہ ملوری سی ران — آوے دیکھے سے تن عاشق بیان مین جان
پنڈلیان دیکھہ ٹھہرک جاوے نہ کیونکر انسان — شمع حسن ہون پروانہ ہون جسکی پریان

پاؤن اوس گل کی ان ہاتھونسے دباؤن کیا کیا
شعلہ رو شعلہ نمط تجکو جلاؤن کیا کیا

۴۴۳

نرم نرم اوسکی کف پاہون وہ رشک مہتاب
فرش خاقم پہ رکھے پانون تو ہووے بیتاب
ناخن پا سے نو دیکھے سے ہو رو بہ نقاب
پانون جب رکھے زمین پر جو بچے برگ گلاب

دیکھکر وہ کف پا آپکو گر غیرت ہو
لیکے دیکھو کبھی آئینہ پہر صورت کو

۴۴۴

بو ہوا اوس قامت دلکش پہ قیامت صدقے
سرو جنت بھی اوسے دیکھکے غش کہا کر ے
پانچھی تمام کرچکی مین وہ جسوقت چلے
ہوکے بیہوش گرین پر یونگی گر ہوئین پرے

یہ ہوا اوس زہرہ جبین ماہ لقا پر جوبن
صدقے جوتے کی ستارونپہ ہو موج کی کرن

۴۴۵

جانفزا ہو دم رفتار صدا ئی خلخال
وضع مستانہ ہو اور اوسپہ ہو اک ناز کی چال
پانون وہ نازسے جہان پہ رکھے بدر کمال
خاک اوس جا کی لیجاے پری آنکھ مین ڈال

اتفاقا کہین وہ نقش قدم دیکھو تم
آئینہ پھر نہ کبھی تا بعدم دیکھو تم

۴۴۶

ہو وہ تقریر کہ دیکھا کرے چہرہ اوسکا
سامنے اوسکے بجائے کبھی تسمے بولا
سیکڑون پہیلیان تم پر کہے وہ نام خدا
دیکھہ کیسیا نا تمہین کیا ہی ہمین آئی مزا

چھیڑے ایسا تمہین ہنس ہنس کے کہ روئی لگ جاؤ
آؤ غیرت پہ تو پھر جان کو کھوئی لگ جاؤ

۴۴۷

غمزہ و ناز و کرشمہ و ادا مین انداز
موقع موقع سے ہو ہر عضو بدن کے انباز
چشم و ابرو نرگس جادو لب شیگون اعجاز
ہوے دلچسپ مزامیر سے افزون آواز

اوسکی آواز خوش آہنگ سناؤن تجکو
ہوکے سرگرم سخن اوس سے جلاؤن تجکو

میلے ہیلے ہون سدا او وسدا ہو می بہار
رتہہ مین وہ بیٹھے ہون اور گھوری یہ ہم سوار

چاک پردیسے ہین جہانکتی جاوین ہر بار
ہون اشارون مین وہ باتین کہ سمجھین یہ غیار

دیکھہ یہہ ربط ہم سینہ ترا چھن جاوے
جی یہہ چاہے کہ کسی طرح سے یہہ من جاوے

۹۵۰
بجھین اور اوسمین یہ کچھ ربط وفا ہو باہم
وہ مرے نام کا عاشق ہو مین اوسکا ہمدم

رنجش تفرقہ پردازنہ اغیار کا غم
ہو مین سرشار مئی ناب محبت مین بہم

اوسکو لپٹا کے گلے لطف اوٹھاؤن کیا کیا
کوفت جو دل نے اوٹھائی ہے سٹاؤن کیا کیا

۹۵۱
باغ مین ساتھہ کبھی آپسے اوسے لیجاؤن
نغمہ بلبل و طوطی مین اوسے سناؤن

فرش گل کرکے خیابانمین اوسے بٹھلاؤن
لب جوبادہ گلرنگ اوسے پلواؤن

باہم ایسائی دو آتشہ کا دور چلے
گھر مین تو آتش اندوہ مین گھٹ گھٹ کے جلے

۹۵۲
بزم احباب مین جاؤن جو تقریب سے کہین
آدمی ساتھہ ہو اونکا یہ ممکن ہے نہین

خاصدان پانونکا پھر دوسرے بیچ وہین
دد گھر مین یہ سیام آئے رہو شب کو وہین

روٹھہ جاوین جو لگے دیر مجھے منحصل مین
منتین کرکے مناؤن اونمین اک شکل ہیز

۹۵۳
جی مین آتا ہے کہ تجھسے قسم کھاؤن تری
ہو ہی بیگانہ چین تو بہی نہ گھر آؤن ترے

سونے مین بہی نکرون گھر کیطرف پاؤن ترے
ہے یہی شرط اوسی ضد سے ابہی لاؤن ترے

دم پھڑک جائیگا واللہ جو وہ آ نہ سکے
منہہ چھپالوگے جو شکل اپنی وہ دکھلا نہ سکے

۹۵۴
مینے پھر عہد وفا جس سے کیا اوس سے کیا
مجسا عاشق نہین ملنے کا نہین ملنے کا

ہے یہی وقت جو کچھہ ہوگا ابہی ہو یگا
دی وفا تو نے مجھے پھر نہ یہ فرمائیے گا

ابھی لے آتا ہون اوس ماہ لقا کو جا کر
کل دکھاؤنگا جو فرماؤگے تو یہان لا کر

۵۴

کچھ نہین اب بھی گیا مان تو میرا کہنا
بند کر دیجیے اغیار رون کا گھر مین آنا
دو ہی ہم ہین وہی تم اور وہی رہنا سہنا
گر نہ مانوگے تو تم دل مین سمجھہ یہہ لیںا

خود بخود ہوگے خجل نامہ و پیغام کرو
جسمین ہو رفع تنازع وہی انجام کرو

۵۵

چاہیے آدمی ہر روز تمہارے آوین
مت نیا صلح کا پیغام زبانی لاوین
مین ملون یا نہ ملون گھر مین وہ کہکہ جاوین
میری جانب سے جواب آپ نہ جب کچھہ پاوین

کم گھبرا کے یہہ دو میری سواری لاؤ
بن بلائے مرے تم آپ سے دوڑے آؤ

۵۶

شہر مین چرچے محبت کے مرے گھر گھر ہون
آپ مشہور جفا کار ستم پرور ہون
دوست جو آج ہین دشمن سے بھی کل بدتر ہون
آپ سے آپ یہ اغیار رفو چکر ہون

نہ تو ہم ہون نہ یہ اغیار نہ جوبن ہووے
نہ یہ انداز نہ جلوہ نہ چلمن ہووے

۵۷

حسن دو روزہ پہ اتنا نکرو دلمین غرور
اک نرالے تمہین دنیا مین نہین غیرت حور
شہر مین سیکڑون معشوق ہین چشم بد دور
خاتمہ ہو یکا محبت کا بس اب ہون مجبور

آپکے سر کی قسم خوب ہی پچھتاؤگے تم
دیکھہ لینا کہ یہ ساعت نہین پھر پاؤگے تم

۵۸

کہکہ ہون اہل وفا اور اوٹھائی ہین ستم
دل لگی کرنے سے آیا ہی مرا کینہ دم
کچھہ پسوا اور سے چاہت کی بھی کہاتا ہون قسم
سمجھسا ناعربی میگا کوئی اسوقت مین کم

کوئی مضمون نیا ڈھونڈ کے ایسا لاؤن
بن بلائے تجھے گھر بیٹھے بلا لی جاؤن

راحت

ہی یہی تمکو مناسب کہ ابھی جاؤ
بھیجدو ان تمکو جو کچھ ہو اگر فرماؤ

رنج بیجا کی شکایت نہ زبان پر لاؤ
جسطرح آتے تھے گھر اپنا سمجھ کر آؤ

شہرۂ شہر دوبارہ مری جانب ہووے
وہی تم ہو وہی گھر وہی راحت ہووے

تمام ہوا

سودا

تخلص ہے ملک الشعرا طوطی ہند سخنور نامی شاعر گرامی مرزا محمد رفیع
مغفور کا خلف الرشید تھا مرزا محمد شفیع باشندہ دہلی کا مقیم لکھنؤ
تھا صاحب دیوان ہندی و فارسی ہیں قصائد اور ہجو انکی غایت
شہرت ہے محتاج تحریر اور تقریر کی نہیں مدح وقدح کے
بادشاہ تھا اول شاگرد ہوا سلیمان قلیخان و داد کے بعد
شیخ ظہور الدین حاتم کا شاگرد ہوے عہد نواب
آصف الدولہ بہادر انار اللہ برہانہ میں بمعصر تھا بلبل ہند
ملک الشعرا جناب سید محمد تقی صاحب میر کا رفیقا

واسوخت سودا

۱

یا الٰہی مین کہون کس ستی اپنا احوال
زلف خوبان کی مری دلکو ہوئی ہے جنجال

یارب اس پیچ سیتی اس دل شیدا کو نکال
کاٹنیکے موت ہو یا دور ہو سر سے یہ وبال

تیری الفات سی میرا بھی ہر دم ہی سوال
تجھہ سوا غیر سے مین کیونکہ کہون دلکا حال

ساز آباد خدایا دل ویرانے را
یا مدہ مہربتان ہیچ مسلمانے را

۲

کیا کری دل بھی بڑا ہی بہ محبت کا فسون
کب تلک دلسی مین اس سکا وش بیجا کو کرون

اس غم و درد و مصیبت مین کہان تک مین بیون
کب تلک حال دل اس وحشی خصی جا کر کہون

اب نہین تاب بانکو کہ مین خاموش رہون
کب تلک شمع نمط غمسی مین رو رو کے جیون

شرح این آتش جان سوز بگفتن تا کے
سوختم سوختم این سوز نہفتن تا کے

۳

کیون سی دل مین نہ ہراک آن تجھے کہتا تھا
بیوفا ونسی نہ مل ہان تجھے کہتا تھا

درد فرقت نہین آسان سنجھے کہتا تھا
اسقدر مت ہو نادان سنجھے کہتا تھا

دیکھہ ہوگا تو پشیمان سنجھے کہتا تھا
کیون تو لیتا ہے مری جان سنجھے کہتا تھا

انچہ کردی تو دلا با خود و با جان من
کس نکرد ست بچنین کار کسے با دشمن

۴ تجکو اوس شوخسی تنہا نہ پڑا تھا پالا — سفت مین مجکو بی لجاکے بلا مین ڈالا
ملکے آنکھون سے دوانی تی مرا گر گیا لا — کیون سے دل مین نی بھلا کہہ تو ترا کیا دہالا
کیون ہوا ہی تو مری جان کا لینے والا — ہای ری ہای مین دشمن کو بغل مین پالا

این زمان چارہ مدارید وچہ تدبیر کنیم
کردۂ خود بکہ گویم وچہ تقصیر کنیم

۵ یار تجہ زلف کے سودا مین پریشان ہی دل — تیری دیدار کا بجا تہ حیران ہی دل
داغ ہجرت سے تری رشک چراغان ہی دل — گاہ پروانہ گہے شمع شبستان ہے دل
کسقدر اپنی کہے تجھ بن پشیمان ہے دل — کیا کہون تجھ سے بہت نے سر و سامان ہی دل

حال دل خستہ شوقت چہ شنیدن دارد
ہیچ دانست آن قدر آئینہ کہ دیدن دارد

۶ تجھسے امید یہی تہے کہ یہ بیداد کرو — دل ہمارے کو کڑہا اور کا دل شاد کرو
جرم کیا ہمسے ہوا پہلے وہ ارشاد کرو — تب ہمین بندگی اپنی سے تم آزاد کرو
خاکساری کو مری تم بہی نہ برباد کرو — کچہ تو وہ اگلے محبت بہی صنم یاد کرو

یاد باد آنکہ سر کوے تو ام منزل بود
بر زبان انچہ ترا بود مرا در دل بود

۷ کیون ری بی مہر تجھے یاد ہی وہ اگلی چاہ — ایکدن میری جدائی کا تجھے ہوا نہ دہ
کہہ کہ اب کونسا اثبات ہوا مجھسے گناہ — ہرگز احوال مرے پہ نہین کرتا ہے نگاہ
بلکہ کہتا ہے رقیبون سے ندوا سکو راہ — اسقدر رنج مجھے تو بزار ہے سبحان اللہ

یاد آن شب کہ بہ بزمت رہ بیگانہ نبود
گرد شمع رخ تو جز من پروانہ نبود

۸ اسقدر چشم مروت کو اوٹہا مت اکبار — کچہ تو دل مین سمجہہ اسنے کہ انصاف ای یار
خوبرویون مین تجھے کسنے بنایا سجدار — ورنہ خوبان مین نہ کرتا تہا کوے تجکو شمار

بلکہ پہرتا تھا تو ہر ایک کے گھر سو سو بار | اپنی مجلس مین نہ دیتا تھا کوئی تجھکو بار

این زمان جاے تو در دیدۂ مردم شدہ است
روی زیبای تو از دیدۂ ما گم شدہ است

۹

پہلے ہی دلکو مری نہی لیا کس عنوان | اب جگر کرتی ہو مجھے دیکھکے تم کیون لہو تان
مجھکو معلوم ہوئی ہی غرض اس تان کی جان | دلکو لیکر کے لیا چاہتی ہو میری جان
لیجیے یہ بہی دل اپنی مین نہ رکہیے ارمان | لیکن ہونا نہین کچہ تجھسے لیا مین یہ جان

تو نہ آئی کہ غم عاشق زار تا باشد
ور شود خاک بران خاک گذار تا باشد

۱۰

باندہنا لٹ پٹی جیسے یکا سکہایا ہمنے | تنگ جامہ کو ترے برمین کہپایا ہمنے
رکہکے جدہر کو تجھے تیکہا بنایا ہمنے | ہاتہ سے اسنے غرض تجکو گنوایا ہمنے
شوخی و ناز کی طرحون کو جتایا ہمنے | اکڑ چلنے کو تجہ سب سے بتایا ہمنے

این نہ گویم کہ من از دست تو گشتم دلریش
کردۂ خویش مثل ہست کہ می آید پیش

۱۱

سچ کہو کس سے تمہارے نی لگے ہے لگن | کیا ہوا کسکو تمہارا کسکا لیا ہا نہ مین من
مجھسے کچہ اور ہی تم ہو گئے ہو پہر ئین | کیا ہوے تمنے جو مجھ سا تہ کیے تہے پہرچن
دل مرا ٹوٹ گیا تجھ ستی اے عہد شکن | حیف اس دلکی قدر تو نی بجانی اسی بجز

دل کہ طومار وفا بود من مجنون را
پارہ کردند و ندانستہ بنان مضمون را

۱۲

واہ واہ ایسی ہی ہوتی ہے وفا تم سیتے | کوئی یہ طرز و ادا سیکہے لے آتم سیتے
غیر کے واسطے جو مجھپہ ہوا تم سیتے | مین تو لاچار ہون سمجہے گا خدا تم سیتے
مین عبث غیر کا شکوہ جو کیا تم سیتے | دیکہنا تہا سو کچہ اب دیکہہ لیا تم سیتے

گر بظاہر بکسی خلق تکو خواہی کرد | شوخ باما تو چہ کردی کہ ما خواہی کرد

۱۴ مجلس بدبین تمہین آٹھ پہر صحبت ہے | غیر کے ساتہ شب و روز تمہین خلوت ہے
دیکہکر طرح تمہاری یہ مجہے حیرت ہے | گر ہو تم آدمی زادے تو یہ کیا غیرت ہے
واہ واہ چاہیے امرد کو یہی زینت ہے | ایسی برداشت کی اب کسکو میان طاقت ہے

گر چنین است کہ دائم بہ ملامت باشید
ما بخیریم و شما نیز سلامت باشید

۱۵ چشم بد دور سیان خوب نکالی ہین ڈنگ | جا بجا ڑو نمین قدح بہر کے لگی پینے بنگ
بیٹہہ کر خند و نمین سیکیے ہو بجانی مینگ | اسقدر آپ ستی تمنے اوٹہایا ہے نشہ
چہوڑو یہ طور سیان تم نکرو مجکو تنگ | عبث اب جا کے کسو سانہ کرو نگا مین جنگ

من اگر گشتہ شوم باعث بدنامی تست
موجب شہرۂ بیباکی و خود کامی تست

۱۶ اسقدر یار بری کام او بدست تن دے | مان میرا ابہی کہا بات مری سن من دے
مت ملا کر تو رقیبون سے کہ وہ ہین حسد ے | سب چلے جائینگے آخر کو تمہین وہ تن دے
کیا بری ہین جی تمہین مفت کے ہمسے بنا دے | ایک بوسی سے کیے تمہارے نہوے شرمندے

عاشقی ہمچو منت نیست خدا سید اند
پاکبازم ہمہ کس طور مرا سید اند

۱۷ ابتو کہتے ہین حریفان وفا باز مدام | ای میان مینے محبت سے تری ہم ہین غلام
خط نکالوگے تو معلوم کروگے یہ کلام | سب چلے جائینگے آخر کو تمہین کون ہے ہام
پہر تو رسوا کرینگے ملکے تجہے خاص و عام | دیکہہ پہر نہ کہے سمجہ ای یار نکما ایسا کام

زان میندیش کہ از کردہ پشیمان باشے
جمع تا جمع نباشند پریشان باشے

۱۸ کاستکے تجہسے مری مہر کے رشتی تو ہین | تب تو ای یار جلے دل کے پہپولے پہوڑین
غیر سے ملکی تم اب ہمکو نہ پوچہو ہو ہین | ہم تو ستے ہی رہے غیر سے یون تو ٹین

کب تلک ہر کے گھوٹو نکو بہلا یم گھوٹین | مار بھی ڈال بلا سی کہ بلا سے چھوٹین

آنقدر زندہ کیے خویش مرا شوار است
۱۸ گر تو ناحق بکشی حق تو بر من یار است

کیا کوئی تجھ ارسے یار نتھا دنیا مین | کیا کوئے اور طرحدار نتھا دنیا مین
کیا کسو کو کسو سے پیار نتھا دنیا مین | کیا کوئی ہائے گرفتار نتھا دنیا مین
عشق سے کسکو سروکار نتھا دنیا مین | یہ ستم پر کہین زنہار نتھا دنیا مین

ہیچ کس ہیچو من از دست کسی زار نشد
۱۹ خوار در سوای سر کوچہ دلدار نشد

شیشۂ دلکو مری سنگ جفا سے توڑا + | دل نے میری بھی میان تجھ سی اب منہ موڑا
جو کچھ ہم ساتھ کیا تمنے نہین سہے توڑا | بس کرو بس کرو زیادہ نکرو نکتو ڑا
خوبرویون کا جہان بیچ نہین سہے توڑا | شعر وحشی کا مین اب دلکے اوپر لکھہ چھوڑا

سید ہم چاے دگر دل بدل آراے دگر
۲۰ چشم خود فرش کنم زیر کف پاے دگر

مت گنوا دل کو مرے پہیر نہ تو پاوے گا | یہ دل اس بار گیا پہیر نہ ہاتھ آوے گا
کف افسوس کو ملتا ہی رہ جاوے گا | کسطرح تجھسے کہون دیکھہ تو بچتاوے گا
آخر اس دلکی تئین اور بہی چاوے گا | کیا بہلا جانا ہے میر اسکے اب بہاوے گا

میروم از در تو باز نخواہم گشتن
۲۱ گر درت کعبہ شود سجدہ بآن سو نہ کنم

دل مرا سرمہ نمط سنگ جفا سی ہے چو | تو بہی آنکھو نمین تری یار نہین ہے شطور
ای میان دیکھہ نہ بہاویگا خدا کو یہ غرور | کیا کرون ہای زمین سخت و زمان بیگانہ
ہاتھ تیری سے کہان جاون اری ہون مجبور | دیکھہ بیتاب مجھے حسن پہ مت ہو مغرور

آنکہ رخسار ترا رنگ گل نسرین داد | صبر و آرام نواند بمن مسکین داد

۳۲

تجھ بنا باغ کی جا گل کو نہیں دیکھتے ہم
تجھ سی تی غیر تفاغل کو نہیں دیکھتے ہم

غیر تجھ زلف کے سنبل کو نہیں دیکھتی ہم
دل نالان بنا بلبل کو نہیں دیکھتے ہم

غرض اب جزو کو اور کل کو نہیں دیکھتی ہم
چھٹ نری سنہ کو کبھی مل کو نہیں دیکھتی ہم

۳۳

انچہ سنلے، رو تیو منظور نظر داشتہ ام
آستین است کہ بر دیدۂ تر داشتہ ام

اسقدر کیون بھلا بیزاری ہی مجھ زار ستی
مت چھپا منہ کو صنم اپنے خریدار ستے

ہو نہ مایوس یہ سودا تری دیدار ستی
چشم پوشی نکر اس عاشق بیمار ستے

دیکھہ ایدھر بھی کبھو ایک نظر پیار ستے
سنگے یہ بات میان اپنے گرفتار ستے

خوش کنی خاطر وحشی بہ نگاہی سہل ست
سوی او گوشۂ چشمے ز تو گاہی سہل ست

تمام ہوا

سحر

تخلص ہی شیخ امانعلی مرحوم کا خلف الرشید شیخ
محمد امین باشندہ لکھنو کے ہین اور صاحب دیوان
ہین شاگرد ہین بخشی الملک فتح الدولہ مرزا محمد رضا خان
برق کے انکی طبیعت کا رنگ سب سی علیحدہ ہی کلام
نمکین طبیعت رنگین ہی تا حیات اپنی ایک وضع
اور نہایت آن بان سی بسر کی یہ تین واسوخت
جو شامل مجموعہ ہذا ہین انہین مرحوم کے
نتیجہ طبع وقاد اور ذہن نقاد ہین فقط

اول
واسوخت سحر

۱

تا کین دم ہی بہت عشق سی جی عاری ہی — زندگی تلخ ہی اب روح سی بیزاری ہے
نام لیتے نہین جسکا وہی بیماری ہے — سیکڑون سمین گئی اب کی سری باری ہے
سخت بیمار ہون یہ سال مجھے بھاری ہے — لکھنو جیونا ہے کوچ کی طیاری ہے

وقت آنست کزین دار فنا در گذریم
کاروان رفتہ ومانیز براہ سفریم

۲

ہی وہ سرسام مجھی کوئی دوا اس نہین — تلخی بنتے ہین لیکن تری بو باس نہین
میرے جینے سی زمانے مین کسی یاس نہین — طاقت اوٹھنی کی نہین بھوک نہین پیاس نہین
سب سے نفرت ہی کوئی آس نہین پاس نہین — کیا تعجب ہی کہ مجکو بھی مرا یاس نہین

۳

از غم عشق تو بیمارم و میدانے تو
داغ عشق تو بدل دارم و میدانے تو

یہ ستم دیدہ و دانستہ نکالے ظالم — اسنے بیمار کے لے جلد خبر اے ظالم
کیون مری قتل پہ باندہی ہے کمر اے ظالم — اور گیا آہ کا دنیا سے اثر اے ظالم
یاد کرتا ہون تجھے آٹھ پہر اے ظالم — تو نہ مجھے بھول گیا دل سے مگر اے ظالم

اگرچہ من تا نشوی یار چہ مے پرہیزے
یار شو با من بیار چہ مے پرہیزے

۴ آخر اس ضعف نے یہ شکل بنائی میری — نبض چلتی ہے تو تسبیح سی کلائی میری
اب یقینی ہے قضا ہجر میں آئی میرے — تم کو منظور ہوئی دل سے جدائی میری
حشر کے دن پہ گئے انبو صفائی میری — جیتے جی اب نہیں ممکن ہے رسائی میری

۵ فارغ از عاشق جانباز نمے باید بود
جان من این ہمہ بیباک نمے باید بود

۶ غم نہیں ہجر میں نیند اس سے گذر جاؤں گا — آپکے عاشقوں میں نام تو کر جاؤں گا
اب نہ اس کوچہ سی اٹھونگا گذر جاؤں گا — میں وہ عاشق نہیں ہوں موت سے ڈر جاؤنگا
ڈر ہے اتنا کہ تو دے دل سی اتر جاؤنگا — دیکھ لینا کہ گلا کاٹ کے مر جاؤں گا

۶ من اگر گشتہ شوم باعث بدنامی نیست
موجب شہرت بیباکی و خود کامی نیست

۷ سنے خبر مجھی ہو تم خاک بسر ہو میرے — مر بھی جاؤں تو مہینوں میں خبر ہو میری
زہر کہانے پہ نہ کیوں مد نظر ہو میری — یہ دعا کیوں نہ بھلا آٹھ پہر ہو میرے
آج مر جاؤں میں کل موت اگر ہو میرے — آپ فرمائیے کسطرح بسر ہو میرے

۷ شرح درماندگی خود بہ کہ تقریر کنم
عاشقم چارہ من چیست چہ تدبیر کنم

۸ ہجر میں بن نہیں پڑتی ہے کوئی بات مجھی — وصل کا دیہان رہا کرتا ہے دنرات مجھی
ہر مہینا مرے رونے سی ہی برسات مجھی — وصل ہونی کی بتاؤ تو کوئی گہات مجھی

۸ مدتے ہست کہ حیرانم و تدبیر منست
عاشق بے سر و سامانم و تدبیر منست

۹ ہنسے کہانی تھی پھولوں کی چھڑی آج تلک — یہ مصیبت نہیں واللہ پڑی آج تلک
نہ سہی تھی بخدا اتنی کڑی آج تلک — نہ لگائی تھی برساون کی جھڑی آج تلک
رات فرقت کی نہ دیکھی تھی بڑی آج تلک — روکی گاتی نتھی ایک ایک گھڑی آج تلک

انچہ کردے تو بہ من ہیچ ستمگار نکرد
۹ ہیچ شنگین دل وبیداد گر این کار نکرد

کب تلک تم سے جدا رات دن اے جور رہون — کب تلک ظلم سہون چپ رہون مجبور رہون
کب تلک عاشقونین آپکے مشہور رہون — کب تلک خالی محبت مین بہلا چور رہون
کب تلک وصل کے امید مین سرشور رہون — کب تلک پاس مین غیر مین ہی دور رہون

شرح این آتش جانسوز نگفتن تا کی
۱۰ سوختم سوختم این راز نہفتن تا کی

تری صحبت مین فرشتی کو کبہے بار نتہا — تحلیہ رہتا تہا دنرات یہ دربار نتہا
سامنے میرے کبہی عشق کا اظہار نتہا — اس طرح وصل کا اک ایک ہی اوار نتہا
سجھے ملنے کا کبہی آپ کو انکار نتہا — دل کسے اور کے باتون مین گرفتار نتہا

کس درین سلسلہ غیر از من دلبند نبود
۱۱ یک گرفتار ازین حلقہ کہ ہستند نبود

ہمنے مغرور کیا تجکو بنایا ہمنے + — اے پری حور کیا تجکو بنایا ہمنے
اسقدر دور کیا تجکو بنایا ہمنے ++ — نشے مین چور کیا تجکو بنایا ہمنے
رنج منظور کیا تجکو بنایا ہمنے ++ — سب مین مشہور کیا تجکو بنایا ہمنے

بس کہ کردم ہمہ جا شرح دل آرائی تو
۱۲ شہر پر گشت زغوغاے تماشائی تو

مجھے دم بھر کی جدائی نہ کبہے ہوتی تہی — رات دن ایسی لڑائی نہ کبہی ہوتی تہی
لوگون مین میرے برائی نہ کبہی ہوتے تہی — چہپ کی غیرون سے صفائی نہ کبہی ہوتی تہی
نارساؤن سے رسائی نہ کبہے ہوتی تہے — کمری مین ساری خدائی نہ کبہی ہوتی تہی

این زمان عاشق سرگشتہ فراوان دارد
سگے سر بر گ سن بانی سر سلمان دارد

۱۳ھ

یاد آتی ہین وہ دن ہجر کے اکثر ہم کو ۔ رات دن وصل شبے مہلت نہ تھی دم بھر ہمکو
جانا ملنا تہانہ گھر سے کبھے باہر ہمکو ۔ اب نئی رنگ دکہاتا ہے مقدر ہمکو
ایک بوسہ نہین ہوتا ہے میسر ہمکو ۔ گالیان ملتی ہین غیر دسکے برابر ہمکو

پیش تو یار تو یار کہن سبر دبگیست
عزت مدعی و حرمت من بر دو بگیست

۱۴ھ

تیری خوسی نہ تہی آگاہ غلط سمجھے تہے ۔ باوفا سمجھے تہے واللہ غلط سمجھے
دسے دیا صفت مین دل آہ غلط سمجھے ۔ کیا برے چیز ہے یہ چاہ غلط سمجھے تہے
اب نہین جائینگے اوس راہ غلط سمجھو تہے ۔ خیر قصہ ہوا کوتاہ غلط سمجھے تہے

جان من سنگدلی دل تبو دادن غلط است
چشم امید بہ روے تو کشادن غلط است

۱۵ھ

روز کے ظلم سہون جان کہان تک کب تک ۔ وصل کے رات کا ارمان کہانتک کب تک
دل کو وحشت سے ہر آن کہانتک کب تک ۔ پھرون گلیون مین پریشان کہان تک کب تک
ایسی چاہت کے بھی قربان کہانتک کب تک ۔ صاحب اللہ نگہبان کہان تک کب تک

چون چنین است بپے کار و گریاشم بہ
چند روزے بپے دلدار و گریاشم بہ

۱۶ھ

خوبصورت ہین زمانے مین ہزارون تمسے ۔ صاف رنگت ہین زمانے مین ہزارون تمسے
خوش طبیعت ہین زمانے مین ہزارون تمسے ۔ لوگ آفت ہین زمانے مین ہزارون تمسے
بیمروت ہین زمانے مین ہزارون تمسے ۔ بی محبت ہین زمانے مین ہزارون تمسے

نخل نوخیز گلستان جہان بسیار است
گل در بن باغ بسے سرو روان بسیار است

۱۷ھ

یہ تو فرمائے صاحب کے حقیقت کیا ہے ۔ آپ کیا مال ہین وہ آپ کی صورت کیا ہے
جو کہ کچہ مال نہو اوسکے محبت کیا ہے ۔ بیمروت سے گلا کیا ہے شکایت کیا ہے

نے لے مزہ رہنے سے دور لت کی لذت کیا ہے | ایکو پیار کرون کیون مرے شامت کیا ہے

میروم تا بہ سجود بت دیگر باشم
باز اگر سجدہ کنم پیش تو کافر باشم

۱۸ پیار کرنیکی نہین قدر ہی کیا کیا جانو | بیوفا ہو کسی کہتے ہین وفا کیا جانو
عشق ہوتا نہین ہوتے ہی فضا کیا جانو | کیون کر آتے ہیلا جانے بلا کیا جانو
نے نمک آدمی ہو تم یہ مزا کیا جانو | انہے کم سن ہو بت نام خدا کیا جانو

در دمن کشتۂ شمشیر بلا مید اند
سوز من سوختۂ داغ جفا مید اند

۱۹ پھٹ گیا دل تری باتونسی محبت نرہے | دلمین خاک اوڑتی ہی تیرے نام کو الفت نرہے
اب وہ چاہت نرہی اب وہ طبیعت نرہی | پیار کرنے مین جو لذت تہی وہ لذت نرہے
صدمے پر صدمہ ہوا ہجر مین حالت نرہی | اب تری کو چمین آنیکی بہی طاقت نرہے

مدتی در پے عشق تو دویدیم بس است
راہ صد بادیہ در زیر ندیدیم بس است

۲۰ اب کسی اور کو ہم پیار کرینگے واللہ | اب تری ملنے سے انکار کرینگے واللہ
تیری الفت کا نہ اقرار کرینگے واللہ | بلکہ ہر بات مین تکرار کرینگے واللہ
نام لینے سے تری عار کرینگے واللہ | دل کہین اور گرفتار کرینگے واللہ

چارہ اینست مدانم بہ ازین رائے دگر
کہ دہم جائے دگر دل بدل آرائے دگر

۲۱ ای پری ایسا جلاؤن کہ تجہی خاک کرون | قطع آگی تری اوس جگہ کی پوشاک کرون
ایک کرتے پہ گریبان کئی چاک کرون | سامنے پیر ہو اوسی چیر کے بیباک کرون
سست کردون تجہی بالکل اوسی چالاک کرون | تو سہی اپنی طرح تجہ کو بہی غمناک کرون

بعد ازین رائے من نیست دہمین خواہد بود | من بر این ہستم و واللہ چنین خواہد بود

ای سحر اسکے سوا اب کوئی تدبیر نہین	اس سے بہتر کوئی معشوق کی تعزیر نہین
دل لگا لو گہین لازم تمہین تاخیر نہین	صاف باتین ہین یہ کچھ پیچ کے تقریر نہین
حال جو اپکا ہے قابل تحریر نہین	اوسکے تقصیر ہے کچھ آپ کی تقصیر نہین

این ندانست کہ قدر ہمہ یکسان نبود
زاغ را مرتبہ مرغ خوش الحان نبود

تمام ہوا

۱
اب وہ لگن رنج اوٹھانی کی طاقت نہین رہی
تحلیل روح ہوگئی حالت نہین رہی
وہ ولولی وہ جوش وہ وحشت نہین رہی
وہ دل نہین رہا وہ طبیعت نہین رہی
آہین بھی کیجئی تو میان کچھ اثر نہین
آگے جو پیار کرتی تھی اب وہ سحر نہین

۲
کپڑی بھی گیروی نہین رنگ اور ہوگیا
دو دن مین کچھ مزاج کا ڈھنگ اور ہوگیا
سونے کا وقت اور پلنگ اور ہوگیا
آزاد تھا فقیر منگ اور ہوگیا
بیڑی ہماری پانون کی شکر خدا کیے
قید فرنگ عشق سی چھوٹے بلا کیے

۳
شکر خدا کہ اتو ذرا دل بحال ہے
برہم مزاج ہی نہ طبیعت نڈھال ہے
وارفتگی کی ایک ادنی سی چال ہے
غیرون ہی رنج ہی اونہین سے ملال ہے
خود بین نہین ہین اونکی طرح خود نما نہین
موجود ہے اوسکی عنایت سی کیا نہین

۴
اچھا ہوا جو ترک ملاقات ہوگئے
دو چار روز خوب مدارات ہوگئے
اپنی تو ہر طرح بسر اوقات ہوگئی
وہ بات کی کہ شہر مین اک بات ہوگئی
باتین سنائین آپنے ہم چپ سنا کیے
پٹی کی نیچی بیٹھی ہوئی سر دھنا کیے

۵۵
ایسا جو جانتی تو ملاقات کرتے ہم
ایسی بھی بات تھی کہ کبھی بات کرتی ہم
دنکو بلای جاتی اگر رات کرتے ہم
بی لطفیون سی کیون بسر اوقات کرتی ہم

کہنی کی جا نہین ہی نہ کچھ پوچھو کیا ہوا
جو کچھ ہوا وہ خوب ہوا سب بجا ہوا

۵۶
ان روزون نام عشق سی کچھ جی ہی بیٹھ گیا
صدمی فراق کی نہ اوٹھی دل الٹ گیا
اوچھلا کلیجہ زخم کا انگور پھٹ گیا
گیسو کی یاد مین تن زار اور لٹ گیا

ہم اور عشق وہم ہین بیجا گمان ہین +
دل ہو چکا ضعیف بظاہر جوان ہین +

۵۷
خود آپ مر رہی ہین سحر پر مرینگی کیا
دل تا نہین ہی پاس محبت کرینگی کیا
بیدرد ہین آپ اور کا دم بھر کرینگی کیا
دو ٹکڑا تھا ہجر کا وہ ہوا اب کرینگی کیا

زیجہ پہنی پانون مین کیا کڑی سے
انکی اذیت شب فرقت بڑی سے

۵۸
کیون جان بیچکر ہون خریدار گون نہین
دین وضع ہاتھ سی سر بازار گون نہین
ایسا بھی ہو گیا کبھی ہر بار گون نہین
یوسف بھی ہو تو ہمکو تو ای یار گون نہین

گذری ہم ایسی عشق سی جاہت سی باز آئی
گھر مین کیلے بیٹھین گی صحبت سی باز آئی

۵۹
بیٹھی بٹھای مفت مین بدنام کون ہو
یون بیقصور مورد الزام کون ہو
کب پوچھتا ہی یار گل اندام کون ہو
جانی بلا سحر ہو کہ تم شام کون ہو

شاعر ہو لاجواب اگر اپنے واسطے
علم اپنی واسطے ہی ہنر اپنے واسطے

۶۰
بیمثل و بی نظیر جو تم ہو کسیکو کیا
پوچھی ہوئی فقیر جو تم ہو کسیکو کیا
اپنی لیی اسیر جو تم ہو کسیکو کیا
ایک زلف کی اسیر جو تم ہو کسیکو کیا

اولجھوگی آپ پیچین تم آپ آؤ سے
بوسہ جولوگی گیسوون کا مار کھاوگے

۱۱

سمجھای کوئی کیا ہمین خود عقلمند ہین
کس بات مین خدا کی عنایت سی بند ہین
مضمون کیا بلند ہین رتبی بلند ہین
خود بین اگر ہی یار تو ہم خود پسند ہین

شہری مین پوچھی تو زیادہ ہین کم نہین
بالفرض کم بھی ہین تو کچھ اسکا بھی غم نہین

۱۲

ہر حالمین ہین خوش نجد وہ بشر ہین ہم
لاکھون بناکی چھوڑ دی وہ شہر ہین ہم
ہر چند اہل دل ہین مگر بیجگر ہین ہم
ہو جای حشر بھی تو جدھر ہین ادھر ہین ہم

تعریف کر چکی ہین برا کیا بھلا کہین
صحبت کی لوگ خوب ہین تمکو تو کیا کہین

۱۳

کہتی تھی تمسی چھوٹے تو جی چھوٹ جائیگا
دامان صبر ہاتہ سی بس چھوٹ جائیگا
نازک بہت ہی شیشہ دل ٹوٹ جائیگا
سینہ مین ایک آہ بلا ہی پھوٹ جائیگا

کچھ بھی ہوا یہ صدمے جدائی کی کیسے تھے
ویسے ہی ہین خدا کی عنایت سی جیسی تھے

۱۴

وحشت وہ اب نہین ہی کہین لگا کہ کوس
اشکون سی پڑ گئی گل داغ جنون پہ اوس
کہتی نہ تھی نہ جائیگا شوق کنار و بوس
کمرہ ایک اور تا کیا آپ کی پڑوس

نقشی جمی ہین دل پہ مری نقش ہے وہی
اب دلکشا وہی ہی فرح بخش ہی وہی

۱۵

اوٹھنی کو جی نچاہی وہ صحبت ہی اندنون
کمری مین ایک چاندسی صورت ہی اندنون
چمکی ہوئی قدیم محبت ہی اندنون
بی گنتی بوسی لو یہ اجازت ہی اندنون

کیا چاندنی ہی کوٹھی کی اوپر پلنگ ہے
پیکر شہ اب لیٹی ہین کچھ اوڈھ سنگ ہے

۱۶ھ

قاتل ہی سنی کی شب وصلت کی گفتگو
باتین مزے کی اور ہی رغبت کی گفتگو
اٹھوں پھر ہی عشق و محبت کی گفتگو
دل پر ہی نقش آج کی نسبت کی گفتگو

مین کہہ رہا ہون پیار سی جنت کی حور ہو
ملتا ہی یہ جواب کہ سونی دو دور ہو ۔

۱۷ھ

باتین غضب کی یاد ہین فقری غضب کے ہین
یہ لوگ اس مانی کی ہین اور ڈھب کے ہین
ہر دل عزیز کیون نہون معشوق سب کی ہین
پانی سبانی محفل عیش و طرب کی ہین

ہر دم رہیگا وصل یہ ثابت ہی ڈھنگ سے
نازک یہ ہین اوتر نہین سکتے پلنگ سی

۱۸ھ

پریان نہونگی قاف مین ایسی یقین ہے
واللہ آدمی تو نہایت حسین ہے
یہ اپنے لکھنؤ کی بھی کیا سرزمین ہے
زیبا النسا سی نور جہان سی ذہین ہے

خود صاحب سخن ہی بہت شعر فہم ہی
لیکن کمال عاشق صادق سی وہم ہے

۱۹ھ

ایسا بھی آدمی نہین دیکھا ہی آج تک
آنکھون مین دل مین چبھتی ہی وہ نوک پوک ملک
ایسا نہین کہ چاند سا چہرہ ہو بی نمک
کوٹھی پہ رکھیی پاون تو یاد آتا ہی فلک

جلتی ہین پر فرشتون کی کہتا ہی اب فضول
انسان کی دعا بھی نہین ہوتی ہی قبول

۲۰ھ

تلوار کی ہی چال زمانہ ہی بیجان ÷
کشتون کی پشتی ہوگئی رکھا قدم جہان
کہتی ہین یہ چھڑی نہ بچی کوئی نوجوان
جوتی کی گھنگرو اور ملاتی ہین ہانمین ہان

غل پائیجون کا ہی کہ ذرا کھڑکھڑائیے
چلیے وہ چال کبک سی خود لوٹ جائیے

۲۱ھ

دونون کا جوڑ خوب ہے کیا اوسکی شان ہے
ہم ہین نحیف و زار تو وہ دہان پان ہی
کچھ پوچھیی نہ حال بڑی داستان ہی
کیا کام آپ کو کہین اونکا مکان ہے

قاضی ہین آپ شہر کی یا کوتوال ہین +
کچھ اور ہی ارادہ تو بیجا خیال ہین +

۲۲۲

حد ہی سوا مزہ ہین لاف و گزاف ہے
جو بات ہی وہ ساری جہانکی خلاف ہے
شہرہ خدا کی فصل ہی تا کوہ قاف ہے
مذہب وہ ہی کہ خون اجماعات ہے

۲۲۳

تلوار سی کلائی صفائی مین کم نہین
انگڑائی مین جو ہاتھ اوٹھا بھی ہم نہین

۲۲۴

اس جستجو کی وجہ سبب بے غرض
ہمسی نہین علاقہ تو ایسی ہی کیا غرض
جو کچھ کہا تھا ہمنی وہی سب ہوا غرض
یہ ابتدای عشق کی تھی انتہا غرض

بت ہو گیا ہون آپکا گھر دیر ہو گیا
شکر خدا کہ خاتمہ بالخیر ہو گیا

۲۲۴

فرمائی مزاج مبارک کا حال کچھ
سنتے ہین ابتو کم ہی ودہر کا خیال کچھ
کچھ بات اور ہی تھی ہوا احتمال کچھ
بندی کو تو پسند نہ آئی یہ چال کچھ

ہم کیا بدل گئے کہ زمانا بدل گیا
کیا دفعتہ مزاج تمہارا بدل گیا

۲۲۵

صحبت کا رنگ اور ہی کچھ طور اور ہین
کوئی قدیمیون مین نہین اور اور ہین
اپنا وہ اب یارانہ نہین دور اور ہین
ان وزون مورد ستم و جور اور ہین

رنج فراق کی متحمل نہین ہین ہم
پہلو مین بیٹھنی کی بھی قابل نہین ہین ہم

۲۲۶

کوٹھی پہ چار چار پہر کی نشست ہے
صحبت مین کوئی مست کوئی فاقہ مست ہے
ہم لوگ آنی پاتی نہین بند و بست ہے
تم کیا کرو مزاج ہی یا جی پرست ہے

دو ہار جنے لاکی دیے باغ باغ ہو +
اتنا تو ہم کہین گی کہ عالی دماغ ہو +

۴۲۷
جو آدمیت آپ مین ہی پہلی ہو تولی
حیثیت اور کی لی انسان کہو تو لے
آٹھ آٹھ آنسو عشق مین اسطرح رو تولی
سچ ہی کہ عمر بھر کی کوئی یون بو تو لے

مردم شناس ایسی بھی ہوتی ہین واہ جی
حاجت روپی کی ہو تو بڑی کیا ہین ساہ جی

۴۲۸
لیکن یہ اختلاط کہان گفتگو کہان
یہ خوش مزاجیان یہ نفاست یہ خو کہان
دلکو پسند پوری کچوری کی بو کہان
عطر حنا یہ باتو نمین ای ماہرو کہان

زر چیز کچھ نہین ہی محبت ہی چیز ہے
اسکا جسی مزہ نہین وہ بی تمیز ہے

۴۲۹
اب صاف صاف کہتے ہین ایسا نہ سمجھی تھی
معشوق سمجھی تھی تمہین شید نہ سمجھی تھے
آگے تو اپنے زعم مین کیا کیا نہ سمجھی تھے
ایسا مزاج ہو گا یہ اصلا نہ سمجھی تھے

اپنی خطا تمہین یہ سمجھ کا قصور تھا
کیا دخل اوندنون مین تمہین ای حضور تھا

۴۳۰
صحبت جہانی کی لیے کیا اور گھر نہ تھا
پیریون کا اور کوٹھی پہ شاید گذر نہ تھا
سب پر نظر تھی دہیان ہمارا کدھر نہ تھا
بیخوف تھی کچھ ایسا تمہارا ہی ڈر نہ تھا

جی چاہتا تو ہم یہ پوچھتی وہان تلک
انسان تو وہ ہی کہ گیا آسمان تلک +

۴۳۱
واقف ابھی نہین ہو ہمارے مزاج سے
بدلین کلاہ کو نہ سلیمان کی تاج سی
کچھ بات اور پائی گئی استزاج سے
کافر ہون اس گلی مین ہی ائین جو آج سی

اپنی جگہہ پہ دیکھہ سکین گی نہ غیر کو
جاوین گی چوک اور ہی رستہ سی سیر کو

۴۳۲
مشتاق اتقتضین بندی جمال کے
اوٹھی نظر تو ہینک دین پتلی نکال کے
تیور ہی اور ہوتی ہین اہل کمال کے
آنکھین نکالی تو نہ ذرا دیکھہ بھال کے

نوکر کسیکو رکھ لو ستانی کے واسطے
۳۳۴ مزدور ڈھونڈھو نازاوٹھانی کے واسطے

نازک مزاج قابل جور وستم نہین — فقرہ نہین ہے جور نہین ہے یہ دم نہین
تمکو نہین ہی رنج تو ہمکو بھی غم نہین — وہ ڈھی پڑو ہین اور کوئی اونمین ہم نہین

جو ہون گری پڑی وہی گھر مین پڑی رہین
۳۳۵ شامت ہماری ہم جو گلی مین پڑی رہین

ان ٹھنڈی گرمیون سے ہی نفرت لگ لگ — پھیکی ہی حور گلشن جنت لگ لگ
ہر جائیون کی کچھ نہین صحبت لگ لگ — ہر ایک ہی ہی طرز محبت لگ لگ

ہمکو کسیطرح یہ دو عمامہ نہ بھائیگا
۳۳۶ یکتا جو کوئی ہوگا وہ کاہے کو آئیگا +

یارون کی یہ بھی ایک جگت تھی کہا کا عشق — پیری مین بھی ہوا ہی کہین نوجوان کا عشق
وارفتہ کر چکا کئی سرو روان کا عشق — دنیا کا یون تو شوق ہی ساری جہان کا عشق

پابند آدمی مقید پرے کے ہین
۳۳۶ اچھا مکان بھی ہو تو عاشق اوسی کے ہین

حد ہی سوا کچھ ایسی طبیعت نہ آئی تھی — پہلی ہمین پسند یہ صحبت نہ آئی تھی
نکلت کی عشق مین تو فیاضت نہ آئی تھی — بیمار پڑکے اوٹھی تھی طاقت نہ آئی تھی

انسان ہی تو ہی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے
۳۳۷ فصد ہے کہلتی ہین کبھی سودا بھی ہوتا ہے

فرہاد کا نہ نام لو قرآن درمیان — شیرین ہی بھی زیادہ ہی شیرین ہماری جان
تیشہ پہاڑ کی وہی ڈھووی خدا کی شان — قربان ایسی عشق کی یہ کیسا امتحان

خود بھی ذلیل عاشق غمخوار بھی ذلیل
گل بھی ذلیل بلبل گلزار بھی ذلیل

۳۸
ہمسا تو آدمی تمہین ملنا محال ہے — بیجا ہی اور کا جو پیر و خیال ہے
صورت کا ایک رنگ ہی کیا مجال ہی — ہر آفتاب جس کو آخر زوال ہے

ادنی بھی ہو تو آپ سی بہتر ہی جانیے
ذرہ بھی ہو تو مہر منور ہی جانیے

۳۹
اب کیا بہت دنون سے طبیعت اچاٹ ہے — تلخی مرگ آج کل افیون کی چاٹ ہی
کشتی عمر تیغ تغافل کی کہاٹ ہے — تسمی جدا کیا ہمین کیا خوب کاٹ ہے

دشمن ہو اک جہان کے تم دوست کسکے ہو
تلوار ہو اوسیکی ہو قبضہ مین جسکے ہو

۴۰
ایک دن وہ تہا کہ رہتی نہی ٹھون پہر سحر — منہ دیکہنے کو اوٹہتی تہی وقت سحر سحر
چار دن کا فقط گہر مین تمہاری سحر سحر — اندہیری کہ انہین آتی نظر سحر سحر

جلگے حود سل یار مین تقدیر سو گئے
اپنی تو ہر طرح سی غرض صبح ہو گئے

تمام ہوا

۱

نئی انداز کا واسوخت سناتی ہین تمہین
گرمگری یہ طبیعت کی دکھاتی ہین تمہین
جسقدر ہمکو ستایا ہی ستاتی ہین تمہین
دیکھنا باتونمین کیا بتی بتاتی ہین تمہین

صحبتین گرم رہین جشن مبارک صاحب
ضبط کی تاب نہین چیت مین کب تک صاحب

۲

دل سی بیزار ہین غصہ مین بھری بیٹھی ہین
اب تلک آپکی باعث سی ڈری بیٹھی ہین
وہین بیٹھی ہین جہان بیچ ہی بیٹھی ہین
اپنی دانست مین سب غیر مری بیٹھی ہین

دیکھنا کاٹ سروہی کا دکھا دین گے ہم
لال کوٹھی تیری کمری کو بنا دین گے ہم

۳

ہین بہت رنج مین دو چار کو مارینگی ہم
جتنا غصہ ہے رقیبون پہ اوتارین گے ہم
آپ کیا آپکے گھر بھر سی نہ ہارین گی ہم
گالیان دیکی ابھی سبکو پکارین گے ہم

پاس بیٹھو نہ لگاوٹ سی ہو دور ہے ہو
دور ہو سامنی ہی دور ابھی ہو دور ہے ہو

۴

آج سی بات نکرنا یہ کہی دیتے ہین
بات کرتی ہوی ڈرنا یہ کہی دیتے ہین
دم محبت کا نہ بھرنا یہ کہی دیتے ہین
اب ونہین لوگون پہ مرنا یہ کہی دیتی ہین

خوب صحبت ہی تمہین واہ اسی قابل ہو
اپنے قابل نہین واللہ اسی قابل ہو

۵۵

ہمنی معشوق بنایا تمہین محبوب کیا
ایوسکے بدلی مین سلوک آپنے کیا خوب کیا
بیحجاب اور رون ہی ہوکر ہمین محجوب کیا
تمنی جو امر کیا وضع کی معیوب کیا

آگے اسطرح کی صحبت نر ہا کرتی تہے
آگے اسطرح برانڈی نہ بہا کرتی تہے

۵۶

آگے یہ طور نہ تہا اب جو غضب ہوتا ہے
کنڑ ایک ایک سر اہم طلب ہوتا ہی
بی بی چین پڑی تمکو یہ کب ہوتا ہے
نہین معلوم کہ کون اسکا سبب ہوتا ہے

بن پڑی غیرون کی لوگون نی بگاڑا تمکو
جوڑکر کرکے سری گہر سی اوکہاڑا تمکو

۵۷

غیر اسطرح سراوازنہوتی تہی کبہے
آئینہ دیکہہ کے سونازنہوتی تہی کبہی
فاش اسطرح سری رازنہوتی تہی کبہی
سحر کی باتون سی اعجازنہوتی تہی کبہی

اون دنون مین تری صحبت کا تو ڈہنگ تہا
جوڑ بازایک نہ تہا ایک جگت رنگ تہا

۵۸

غیر کی بات کہان فی صد نشین ہوتی تہی
ابر ہوتا تہا مگر برق کہین ہوتی تہی
ٹہاٹ نوچندی کی تہی جیسی یون ہی ہوتی تہی
نشہ جب کہانی کو کہتی تہی نہین ہوتی تہی

مُنہین تاڑی کی نہ اسطرح دہری رہتی تہین
ڈبیان یا قوتیون کی یون نہ بہری رہتی تہین

۵۹

صاف تو یہ ہی یہ نشای یہ گزک کاہی کو تہی
صاف تو یہ ہی یہ رنگت یہ چمک کاہی کو تہی
صاف تو یہ ہی کمر مین یہ لچک کاہی کو تہی
صاف تو یہ ہی کہ یہ نوک پلک کاہی کو تہے

آگی اسطرح بدنہین کبہی بو باس نہ تہے
پہتی کہتی ہین جیسی آگے تری پاس نہ تہے

۶۰

گو ہجوم آگے بہی یون ہی پہ بڑی رہتی تہی
لوگ اسطرح نہ کمری مین پڑی رہتی تہی
روکنی کی لیی دربان کہڑی رہتی تہی
بیجا منی والی نہ کلیہ مین اڑی رہتی تہے

آگی اسطرح کسی دن نہ لڑی تہین آنکہین
سبکی آنکہون سی تو آگی بہی بڑی تہین آنکہین

۱۱

دیکہنا تکنو نہ آتا تہا دکہانا کیسا
یہ نہ معلوم تہا ہوتا ہی نشانا کیسا
جہوٹی قسمین کہی کہتی ہین بہانا کیسا
منہ سی آواز نکلتی نہ تہی گانا کیسا

دل کی لینی کی کوئی گہات بہی معلوم نہ تہی
مار رکہنی کی کوئی گہات بہی معلوم نہ تہی

۱۲

اب تو کیا کیا نئی انداز نکالی تمنے
واہ کیا ڈہونڈہ کی دمساز نکالی تمنے
آشنا ساری دغاباز نکالی تمنے
نئی اغماز نئی ناز نکالے تمنے

بی طرح دلمین سمائی ہی خدا خیر کرے
بی طرح وضع بنائی ہی خدا خیر کرے

۱۳

آدمیت سی نہین آپ کو بس دیکہہ لیا
پیار کرکے تمہین دس بیس دیکہہ لیا
اب زیادہ نہین بندی کو ہوس دیکہہ لیا
خوب سا دیکہہ لیا آپ کو بس دیکہہ لیا

اپنی جانب سے ملاقات بنا ہین کب تک
تم مروا ور کسی پر تمہین چاہین کب تک

۱۴

ہو نہ مغرور کہ ہم پر بہی کبہی عالم تہا
یاد تو کیجیے کچہ آپ سی بندہ کم تہا
جیسی بی سنج ہو تم مین بہی یونہین بے دم تہا
آج کہتی ہین یہ سب لوگ عجائب دم تہا

جب یونہین حسن سی مغرور تہی ہم تم دونون
لکہنؤ مین یونہین مشہور تہی ہم تم دونون

۱۵

بلکہ رنگ آپکا مدہم تہا سری رنگت سی
آئینی مین نہین ملتا تہا کسی صورت سی
آئینہ دو دو پہر دیکہتی تہی حیرت سی
لوگ سب ڈرتی تہی کہہ سکتی نہ تہی حیرت سی

منہ پہ منہ رکہتی تہی ہم شرم نہین آتی تہی
بات کرتی ہوئی رنگت سی اوڑی جاتی تہی

۵۱۶

خود پری تھی بخدا تمکو سمجھتی کیا تھے
سیکڑون دیتی تھی دم تمکو سمجھتی کیا تھی
کچھ نہ تھا رنج کا غم تمکو سمجھتی کیا تھے
روز کرتی تھی ستم تمکو سمجھتی کیا تھے

رات بھر وصل مین رکھتی تھی لڑائی تمسے
چھین لیتی تھی خدا ہو کی رضائی تمسے

۵۱۷

جاڑا اون روزون کا کھانا تو ذرا یاد کرو
نئی غزلین سری گانا تو ذرا یاد کرو
رات بھر سیر استانا تو ذرا یاد کرو
صبح تک پانون دبانا تو ذرا یاد کرو

یہ تو کچھ بات نہین بات کوئی یاد نہو
اور سہی کہیں کہ جوان یا تو نہین استاد نہو

۵۱۸

پائینتی رات کا سونا بھی تمہین بھول گیا
وہ دوپٹی کا بچھونا بھی تمہین بھول گیا
منہ لپیٹی ہوی رونا بھی تمہین بھول گیا
کیا مسہری کا بھگونا بھی نہین بھول گیا

کیا ہوا غیر کی الفت مین جو بیہوش ہوتم
خود فراموش نہین وعدہ فراموش ہوتم

۵۱۹

اگلی باتون کو ذرا یاد کرو یاد کرو
سفت برسون کی ملاقات نہ برباد کرو
ترک منظور ہو بالکل تو وہ ارشاد کرو
پھر نہین ملنی کی ہم رو کو کہ فریاد کرو

حشر تک پھر نہ ملین گی جو خفا ہونگے ہم
وصل ہوگا نہ کبھی ایسی جدا ہونگے ہم

۵۲۰

جھوٹ ہے جھوٹ ہی ای جو تمہین چھیڑتے ہین
اپنی صورت پہ ہو مغرور تمہین چھیڑتے ہین
عاشقون کا ہی یہ دستور تمہین چھیڑتے ہین
ترک بالکل نہین منظور تمہین چھیڑتے ہین

اب بھی کچھ بات نہین ہی جو سنا لو ہمکو
ہمنی جو باتین سنائی ہین سنا لو ہمکو

۵۲۱

سنکے جلسی کی خبر ای تھی سر شام تھی ہم
غصہ سطرح کا تھا جان ہی بیزار تھی ہم
کیا ہوا مانی پر غیرون کی طبار تھی ہم
آپ ہین کاہی کو تھی نشہ سی ناچار تھی ہم

مفت میں آپ سی اولجھی ہوئی تقریر ہوئی
۲۲ بشریت تو ہی انسان میں تقصیر ہوئی

خفگی جانی دو صورت نہ پریشان کرو — اگوس لو کاٹ لو جو چاہو تم ایجان کرو
بس اوٹھو بہر خدا وصل کی سامان کرو — دیکھو گھورو نہ بہت اپنی طرف دیان کرو

مجھسے بیفائدہ کی یہ خفگی جانے دو
۲۳ بس ولایا بہت ایسی تو ہنسی جانے دو

تم جو ملجاؤ تو ہو عید ہماری گھر میں — سجدی کرتی پھرین ایجان ہی ساری گھر میں
ہو چلین وصل کی سامان تمہارے گھر میں — حشر تک ہمین نہ رقیبون کی گذاری گھر میں

گھر سی نکلین نہ کبھی پنا جو گھر ہو دل مین
۲۴ عشق وہ پیدا کرین ہم کہ اثر ہو دل مین

ہمسے ملجاؤ رقیبون کو خفا ہونے دو — زندگی تلخ ہی جینی کا مزہ ہونے دو
اپنے بیمار کی لازم ہی دوا ہونے دو — جا بجا بخشش ہی اعجاز ذرا ہونی دو

نہین ملنی کی کہین چاہنی والی ہم سے
۲۵ ساری عالم مین نہین چاہنی والی ہم سے

ہم وہ عاشق ہین اگر تیرا اشارا ہوجائے — مال کیا جان کا دینا بھی گوارا ہوجائے
تم بلا لینا ہی سب سی کنارا ہوجائے — چھوڑ دین گھر ترا کوچہ ہمین پیارا ہوجائے

ہم وہ عاشق ہین ہتیلی پہ ہمیشہ سر ہے
۲۶ جان مانگو تو اسیوقت کہین حاضر ہے

خود گلا کاٹ کی مرجائین اگر مرضی ہو — ابھی کوٹھی ہی وتر جائین اگر مرضی ہو
مر کی اس کوچی گھر جائین اگر مرضی ہو — منہ سے جو کہتی ہین کر جائین اگر مرضی ہو

آزمایجی اسمین بھی نہین بند ہین ہم
آپ راضی ہین تو واللہ رضامند ہین ہم

خوب واسوخت کہا آپنے واللہ سحر اونسی ملنی کی نکالی یہ نئی راہ سحر	اپنے غصہ سی کیا خوب نہیں آگاہ سحر تو رکی بند کہی صل علی واہ سحر

دل جلانی کی یہ تدبیر نکالی تمنے
مار رکھنے کی یہ تقریر نکالی تمنے

تمام ہوا

سیر

تخلص ہے مرزا محمد عباس عرف چھوٹے مرزا صاحب کا

خلف الرشید ہین مرزا بندہ حسین خاں صاحب

کے شاگرد رشید ہین سید آغا حسین مرزا صاحب

عشق کے ساکن ہین کشمیری محلہ منجھلات شہر لکھنؤ

کے شاعر خوش فکر نازک خیال صاحب طبع وقاد ذہین

نقاد ہین یہ واسوخت جو شامل مجموعۂ ہذا کیا گیا ہے

انہین کا طبعزاد ہے فقط

واسوخت سیر

۱

دل سیر اسیر حلقۂ زلف گرہ گیر نہ تھا
یون سر سیمہ و وابستۂ زنجیر نہ تھا

مرغ جان تیر مژہ کا کبھی نخچیر نہ تھا
سر مین سودای وصال بت بی پیر نہ تھا

طرۂ زلف حسینان جو نظر آتا تھا
جان کر مار سیہ مین اوسے ڈر جاتا تھا

۲

زلف پیچان پہ طبیعت نہ کسی کی مائل
شمع رخسار حسینان پہ نہ پروانہ تھا دل

نہ کسی تیر مژہ سے یہ جگر تھا بسمل
ہاری گنواتا تھا ہر شب نہ کسی گل کا تل

چشم جادو کی تصور مین نہ بیمار تھا مین
یا دموے کمر یار مین کب زار تھا مین

۳

کوچۂ عشق مین اکدن نہ گذر کرتا تھا
دل لگانے سے مین ہر وقت حذر کرتا تھا

عیش و عشرت سی مین ان راتون بسر کرتا تھا
ہو حسین کیسا ہی پر مین نہ نظر کرتا تھا

چوک کی سیر کو بھولے سی نہ مین جاتا تھا
اپنی گھر مین نہ مراد دل کبھی گھبراتا تھا

۴

ایکدن کہتا تھا مین تعزیہ الگ کمرے پر
آیا اک آدمی وان رقعہ بتا دی لیکر

مندرج اوسمین تھی شادی کی خبر سر تاسر
یعنی بزم طرب و عیش رہیگی شب بھر

گھر مین راقم کی سر شام سے آنا ہوگا
ماحضر بھی یہین اشفاق سی کھانا ہوگا

۵۵
فرد پر صاد کیا رقعۂ شادی پڑھ کر
لیکے انعام وہ نوکر تو گیا اپنے گھر
مین ہوا جانے کی ساماں مین مصروف ادھر
بخت برگشتہ کی پر ہای نہ تھی مجھکو خبر

مورت شمع مین اوس بزم مین گریان ہونگا
ایک گل دیکھتے ہی چاک گریبان ہون گا

۵۶
کم ہوا اتنی مین دن شام کا آیا ہنگام
پھر اوسی آدمی نے آکے دیا مجھکو پیام
اب چلین آپ وہان بزم مرتب ہے تمام
ناچنی آیا ہے اک زہرہ جبین گل اندام

مثل اوسکا نہ جہان مین کہین پیدا ہو گا
چشم اختر سے فلک نے بھی نہ دیکھا ہو گا

۵۷
شاد و خرم مین چلا گھر سی یہ سنتی ہی خبر
تھا قریب اونکا مکان جلد مین پہونچا جا کر
چاندنی چھٹکی تھی روشن تھا مکان سر تاسر
ناز سے بیٹھا تھا ایک ایک حسین رشک قمر

اونکی رخسار کی ضو تا بہ فلک جاتی تھے
شرم سے آنکھ ستارونکی جھپک جاتی تھی

۵۸
بھینی بھینی وہ ہوا اور چمن کی وہ بہار
اور پھولونکی وہ اوٹونکی ہر سمت قطار
ہو نسیم سحری جیسے دل وجان سی نثار
نور کی بزم تھی روشن تھی کنول جوت دار

تھی چنگیرون مین کہین ہار کہین گلدستے
تھی کہین جام بلوری کہین کنڑے کی

۵۹
یہ سمان دیکھکی فرحت ہوئی جیسے کہ کمال
رقص کا اوس گل خوبی کی بھی آیا خیال
ہمنوا نے کیا مجھسے یہ اوسیوقت سوال
کون ہی رقص کو آیا ہی جو زہرہ تمثال

دیکھہ لین ہم بھی کہ وہ رشک قمر کیسا ہے
جس کو کہتے ہین پری سب وہ بشر کیسا ہے

۶۰
بولی اجاب کہ ہے پردہ نشین وہ دلبر
سر بازار نہین آتا وہ گھر سے باہر
خانہ جنگی دل عشاق سے ہے مدنظر
بیٹھتا مثل طوائف وہ نہین کمری پر

ڈھاڑی سنگت مین نہین رہتی ہین مسازاوسکی
صاف ہین پردہ نشینونکی سے اندازاوسکے

۱۱ھ
اتنے مین ناچنی وہ شوخ طرح دار آیا — دیکھتی ہی اوسنے جان سے ہوا مین شیدا
بزم مین ناچ کے گت حشر کیا اوسنے بپا — سازکی ساتھہ یہ دلچسپ تھی گنگرو کی صدا

اوسکی توڑون نے لیا چین دل مضطر کا
سم کے ہمراہ تھا لے لینا غضب ٹھوکر کا

۱۲ھ
سمجھتے ان قدر کی خبی ہین مزمدار سے نے — شام سے صبح تلک گائین وہ باری باری
تان بی مثل تھی آواز یہ دیکھی نہ سنی — وہ بتانی مین ہر ایک سمت لگاوٹ اوسکی

مسکرا کر کبھی تیوری کا چڑھانا اوس کا
جنبش مژگ تھی ابرو کا ہلانا اوس کا

۱۳ھ
کرمی بزم پڑھی کافی جو آتش کی غزل — سُن کے مومن کی غزل اور ہوئی بیخود کل
برق کیطرح ہر اک شعر یہ اوسکی چہل پل — دخل کیا تھا کہ کسی دہن مین جمے آجامی خلل

نہ سنی ایسی خوش آیند کسی کی آواز
تا فلک جاتی تھی اوس رشک پری کی آواز

۱۴ھ
بانکی بانکی وہ ادا اور وہ تیز جوڑا — اور کانوسی وہ لپٹی ہوئی گیسوئی دوتا
چاندسی ماتھی پہ افشان کا غضب بن ٹھنا — جبی جبی وہ ہوین خم مہ نوسی سوا

ایسی اوس رشک پری کی مجھی بہا مین آنکھین
نہ کبھی آنکھونمین آہو کے سمامین آنکھین

۱۵ھ
وہ نوکیلی مژہ اوسمست وہ چتون اوسکی — جانلینکو چھری وہ تو کٹاری یہ تھی
جیب نکھہ لوٹھہ گئی دل پر میری چھری چل گئی — نیزہ بازونکی میرے قتل کو تھی صف بندی

ہوگیا جان کا دشوار بچانا مجھکو
سمجھے تھے تیر مژہ اوسکے نشانا مجھکو

۱۶

دونون رخسار تھی مانند قمر جلوہ کنان
خجلی خو سے سراد ل کڑے ہی مانند کتان
ناک سی اوسکی ہے نسبت گل شبو کو کہان
تھی ذقن ایسی کہ جنکو ائی چو یوسف کو کنوان

برگ گل سی تھی نازک لب خندان اوسکے
پانی پانی ہو گہر صاف یہ دندان اوسکے

۱۷

زلف و پیشانی و ابرو کا مجھی ہی سودا
سنبل و بد رو سمن سے مین تشبیہہ دن کیا
چشم و بینی و لب و زلفکی ہے منظور ترا
نرگس و شیو و سوسن نہ گل تر یاد ہا

یاد دندان مین لگاتا ہون جھڑی اشکون کے
سلک گوہر کی مقابل ہے لڑی اشکون کے

۱۸

خوش نما طوق مین منت کی وہ پیاری گلون
سینہ صاف پہ وہ سونی کی سیکل کی پہن
چاندسی بازو مین اوسکی جڑاو جوشن
پیرہن مین یہ چمک جاتا تھا کندن سا بدن

جان عاشق کی لیی برق سراپا تھا وہ
حسن دل چسپ کا خود محو تماشا تھا وہ

۱۹

دیکھکر اوسکی کلائی کو کل آئی نہ کسیے
شاخ صندل سی جو تشبیہہ دون کیا اصل اوسکے
یہ نہین پرچہ الماس مین یہی شفافی
صاف تو یہ ہی کہ وہ برق کو تھی شرماتے

دونون ہاتھون مین جو مہندی کو ملا تا اوس نے
خون عشاق سر دست کیا تھا اوس نے

۲۰

وہ چہرا بدن اور وضع وہ بانکی بانکی
کامدانی کی وہ پہنی ہوی کرتی بھاری
یہ پہین جسم مین پوشاک کی دیکھی نہ سنی
پریان قربان ہوئین اوسکی جو صورت دیکھی

میری یوسف پہ حسینان جہان مرتے ہین
سب زلیخا کی طرح جان فدا کرتے ہین

۲۱

دام گیسو مین غرض دل کو پھنسایا اوس نے
سکہ داغ جنون دل پہ بٹھایا اوس نے
جلوہ عارض تابان جو دکھایا اوس نے
صورت آئینہ حیران بنایا اوس نے

تاب نظارہ نہ باقی رہی اصلا مجھکو
دیکھتے دیکھتی بس ہو گیا سکتا مجھکو

۲۲

متغیر ہوئی اس شکل سی رنگت میری
مثل میت نظر آنی لگی صورت میری
دفعتہ سلب ہوئی جسم سے طاقت میرے
متحیر ہوئی سب دیکھکے حالت میری

دوپ پردوپ یہ سنتے ہی چلی آتی تھی
دیکھکر اپنے پرائے مجھے گھبراتے تھے

۲۳

دوست بیٹھے تھی چپ و راس ہماری شدت
ایک سی ایک بیان کرتا تھا یہ رو رو کر
کہا گئی ہائی جوانی مین اسی کسکی نظر
کوئی کہتا تھا کہ سائی کا ہوا ہو نہ گذر

کوئی بلجای سیانا تو انہین لیجا ئین
فال کہلوا کے وہان سے کوئی گنڈا لائین

۲۴

عطر خس کوئی سنگھانی کی لیے آتا تھا
روتی روتی کوئی بیہوش ہوا جاتا تھا
کوئی بیٹھا ہوا تسوی میری سہلاتا تھا
کوئی رومال سے بازو میرے بندھواتا تھا

دی تھی ایسی برستی تھی میری صورت پر
شمع بھی اشک بہاتی تھی میری حالت پر

۲۵

زردی نیسی عیان موت کی آثار ہوے
بیخبر اگاہ تھے وہ واقف اسرار ہوے
لوگ جو سو رہے تھی غل سی وہ بیدار ہوے
بزم برہم ہوئی سب نالہ سی بیزار ہوے

بیٹھی اوس ماہ نے دیکھی تو بہت گھبرایا
کھینچکر جذب محبت اوسے مجھ تک لایا

۲۶

بیٹھی تھے میری سرہانی وہ پریشان و حزین
کہتے تھی سب سے کہ ایسا ہو یہ بچ جائین کہین
نخلہ اونکو سنگھاؤ کہ ذرا ہو تسکین
پاک جو عشق میرا تھا یہ ہوا اونکو یقین

میری ہی تیغ ادا نے نہ اسے مارا ہوا
ضبط نالہ سے نہ بخشش اسکو کہین آیا ہو

۲۷ھ

ٹھان کر دل مین یہ پہلی تو ہوی کچھ برہم
پھر یہ سوچی کہین بدنام نہ ہو جائین ہم
کانسی عطر کی روئی کو نکالا اوس دم
عطر رومال مین مل مل کے سنگھایا پیہم

جسم محبوب کی خوشبو سے یہ فرحت پائی
تن بیجان مین میری جان دوبارا آئی

۲۸ھ

کھول کر آنکھہ جو دیکھا تو وہ مہتی تھی قرین
کانپتی ہاتھوں سی جھٹ پٹی بلائین لے لین
اور کہا تم یہ تصدق ہے میری جان قرین
ایسی شفقت نہین فرماتی ہین معشوقہ نہین

اپنا رومال سنگھا کر عجب احسان کیا
کام عیسے ہی سوا تنے مری جان کیا

۲۹ھ

ہوش مین دیکھکے مجھکو وہ غضب شرمائی
چار آنکھین بھی نہ کین سر کو رہی نیوائی
سر جو زانو پہ رکھا مینی تو وہ جھلائی
بولے کیا خوب بہت نام خدا اترائے

گانا سنیی اجی آپ ہو تمین بس آئی آپ
غش کے فقرے سے ذرا سبکو نہ گھبرائی آپ

۳۰ھ

گو نہ طاقت تھی پر اوٹھہ بٹھا سنبھالی ہوی غزل
پھر مرتب اوستی صورت ہوی ساری محفل
متوجہ ہوا گانے پہ وہ ماہ کامل
جاگکر مجھکو وہ شمشیر ادا کا بسمل

میری ہی سمت ہر ایک بجاوتا تھا وہ
جو غزل گاتا تھا پر درد ہی گاتا تھا وہ

۳۱ھ

تھوڑی راحت بھی فلک دیکھہ سکا میری آہ
وہی موذن کی اذان مرغ بھی بولی ناگاہ
دیکھتا کیا ہون سو چرخ ہوکی مینی نگاہ
ماہ ہمراہ لیے جاتا ہے انجم کی سپاہ

جھلملانی لگی مہتاب کی شمع روشن
ہوگیا چاک گریبان سحر تا دامن

۳۲ھ

نور کا وقت وہ پھولونکی چمن مین وہ بہار
نغمۂ مرغ نواسنج وہ لطف گلزار
اور چلنا وہ نسیم سحری کا ہر بار
نبد سے اوتری ہوئی لالہ رخونکی وہ خمار

کوئی گل دیکھکر آئینہ مین چہرا اوسکا
۳۳ دستِ رنگین سے کوئی آنکھون کو ملتا اوٹھا

صاحب خانہ سی رخصت ہوئی ساری مہمان
اور گھر جانیکو تیار ہوا وہ جانان
کیا کہون حال جو تہا رنج سی میرا اوس ان
لب پہ نالی تہی کبھی اشک تہی آنکھون سے رون

پاس مطلق نہ رہا ذلت و رسوائی کا
۳۴ ہوگیا حال دگرگون دل سودائے کا

جبکہ ماما سے کہا اوسنی کہارونکو بلا
متین بنے اشارے کین کیا کیا روکا
اپنی بستر سے چلی وہ تو مین ہمراہ ہوا
ایک منت کو مری یار نے اصلا نہ سنا

ہر قدم کہتا تہا مین اتنا نہ گہبرائی آپ
۳۵ میری خاطر سے ذرا اور ٹہہر جائیے آپ

گہر کا بتلائے پتا آپ چلی جائیے گا
مین نہ روکون گا بڑی دیر نہ گہبرائیے گا
گہر مین اپنے تو بہلا کا ہیکو بلوائیے گا
آدمی بہر طلب بیہون جو مین آئی گا

بولی وہ ہنس کی چہ خوش گہر کا بلانا کیسا
۳۶ بے سبب آپ کا در پر مری آنا کیسا +

مجہے یہ کہکے وہ گل جب ہوا ڈولی پہ سوار
پاؤن پر گر پڑا مین دوڑ کی اوسکی اکبار
پہر کہا رو رو کی مر جاؤن گا مین اے دلدار
بہر تسکین مجہے دی گہر کا پتا تیرے نثار

بولی وہ دل کو سنبہالو نہ ہراسان ہو تم
۳۷ ماما سے پوچہہ لو گہر کو نہ پریشان ہو تم

اتنی مین اوسکی کہارون نی اوٹہائی ڈولے
نالی کرتا تہا مین جبوقت بڑہائی ڈولی
جبکہ آنکھونسے نہ مجہکو نظر آئی ڈولے
ہوئی سنسان وہ ہوری جو بنائی ڈولی

آدمی بہیجا پنس گہر سی منگائی مین نے
اپنی گہر جانی کی طاقت جو بنائی مین نے

۳۸

لاکھ سمجھاتا تھا پر دل نہ مرا مانتا تھا
اپنی بیگانے کو اوسوقت نہ پہچانتا تھا
رہبر کمایچے گھر چل کے یہی ٹھانتا تھا
مثل تابوت مین اوسوقت پنس جانتا تھا

گھر جو پہونچا تو اوترواینکو آئے سب لوگ
تا بہ بستر بھی تھا بنے ہوئی لائے سب لوگ

۳۹

جو کوئی پوچھتا تھا حال ہے کیا تمہارا
مین یہ کہتا تھا کہ اچھا ہون نہ تم گھبراؤ
دل اوبچھتا ہے مرا جلد یہان سے جاؤ
کچھہ مین لکھون گا دوات اور قلم لے آؤ

مدحت عارض جانانہ مین مصروف ہوا
خفقان مجھکو جو شدت سی تھا موقوف ہوا

۴۰

اس بہانے سی عرض لوگونکو مینے ٹالا
منہہ پھیرے ہوئے بستر پہ پڑا تھا تنہا
وصل دلدار کے تدبیرین نہ کیا کیا سوچا
بدحواسی سے مگر کچھہ نہ مجھے بن آیا

دل سے کہتا تھا کہ وہان جاؤنگا کیونکر پھر
کہ نکلنا مجھی ملتا نہین باہر گھر سے

۴۱

بہجت رقص مین نوکر جو گیا تھا ہمراہ
حال درد دل بیتاب سی وہ تھا آگاہ
پاؤن پر گر کے کہا اوسنے کہ اوٹھی للہ
آپ غم کھاتی ہین خادم ہوا جاتا ہی تباہ

آپکے نامہ و پیغام کو پہنچاؤن گا
اونکو لے آؤن گا یا آپ کو لیجاؤن گا

۴۲

سن کے یہ بات ہوا چین دل مضطر کو
پاس بٹھلا کے بہت خوش کیا اوس نوکر کو
اور کہا اوس سی کہ جاؤ ہونڈہ در دلبر کو
تاب بے دیکھے نہین اب مری چشم تر کو

درد دل اپنا کہون گا مین زبانی اوس سے
مجھکو تسکین ہو جو کاتہ آئے نشانی اوس سے

۴۳

بولا وہ جانا ہون مین آپ نہ گھبرائین حضور
دوپہر ڈہل گئی اب خاصی کو منگوائین حضور
خود تناول کرین اور لوگون کو کھلوائین حضور
گھر مین سب چھوٹی بڑی روتی ہین بھجوائین حضور

لوگ کیا کیا نہین آپس مین بیان کرتے ہین
راز الفت کو حضور آپ عیان کرتے ہین

۴۴۴ھ

مجھسے کہکر ہوا راہی وہ سوی کوچۂ یار
لڑکھڑاتا ہوا بستر سے اوٹھا مین ناچار
کہانا کہانا مجھے اوسوقت ہوا تھا دشوار
ہے بہت درد گلو سب سے کیا یہہ اظہار

ماتہہ کو دہو کے گلوری بہی نہ کہائی مین نے
لیٹ کر ڈال لے پہر منہ پہ دولائے مین نے

۴۴۵ھ

کوچۂ یار سے اتنے مین وہ نوکر آیا
اور کہا کہو لیے منہ وصل کا مژدہ لایا
شاد اب کیجے دل رنج بہت کچہ کہایا
ڈہونڈتی ڈہونڈتی کہر مین نے جو اونکا پایا

جاکی دروازی پہ ماما کو پکارا مین نے
جب وہ آئی تو کہا حال یہ سارا مین نے

۴۴۶ھ

سنکے سب حال وہ ماما گئی گہر کے اندر
اور کہا آیا ہے اک آدمی کچہڑی لیکر
بی بی اک بات تو سن جاؤ ذرا اوادہر
آئی وہ رشک پری سنتہی ہی دروازے پر

فی الحقیقت کہ نہین خلق مین ثانی اوس کا
روپ دکہلا رہا تہا رنگ جوانی اوس کا

۴۴۷ھ

آکے اوس گل نے کہا مجھسی ترا نام ہی کیا
کسنے بہیجا ہی یہان اور وہ پیغام ہے کیا
مجرا کیا دیتی ہین ملتا وہان انعام ہی کیا
کیون بلایا ہے بتا مجھسے ترا کام ہے کیا

ڈرتے ڈرتے کہا اوس شوخ سے سارا احوال
کل سی اب تک کا اوسی مین نے سنایا احوال

۴۴۸ھ

سن چکا عشق کا افسانہ جو وہ رشک قمر
آنکہین نیچی کیے تا دیر جہکائی رہا سر
بولا کچہڑی کے بہانے سے تو آیا ادہر
کل تباہ تجکو تری دال گلے گی کیون کر

سچ بہی لائیگا جو کچہڑی تو نہ آؤن گی مین
آج ماما کو مزا خوب چکہاؤن گی مین

۴۴۹
جوڑکر ہاتھون کو مین پاؤن پہ اوس کل کے گرا
اور کی عرض نہ فریادی ہمانا غصا
جان بچ جائی جو عاشق کی تو نقصان ہی کیا
امی مسیحا یہی موقع ہے سیحانے کا

اپنے عناب لب سے کہا دو چیل کر
تھوڑا سا شربت دیدار بلا دو چیل کر

۴۵۰
چاہنے والا جہانمین کسی ملتا ہے حضور
اتنا عاشق سے نہین کرتے ہین معشوق غرور
کچھ خطا اسمین نہ ماما کی نہ میرا ہے قصور
اپنے بیمار محبت کو ہے دیکھنا آنا ضرور

ایسا پیغام اونہین دو کہ ذرا تسکین ہو
شاد و خورسند جسے سنکے دل غمگین ہو

۴۵۱
بولے وہ تجھسی تو پیغام نہ بھجوائین گے
جا بلا لا اونہین ہم آپ ہی سمجھائین گے
پردہ کھل جائیگا ڈھورے پہ اگر آئین گے
باغ ہمسائی مین ہے دہان اونہین ٹہلائین گے

ہونگے رسوا جہان گر کوئے سن پائی گا
خوف رہتا ہے نہایت مجھی ہمسائے کا

۴۵۲
سن چکا آدمی سے جب یہ حقیقت سارے
اونکی گھر جانیکی بس ہونے لگی تیاری
جلد حمام کیا کپڑی بھی پہنے بہارے
قابل دید تھے اوس آدمی کی عیاری

راستی مین نہ ملا اپنا پرایا مجھکو
جلد اوس باغ مین لیجاکے بٹہایا مجھکو

۴۵۳
ہر گل باغ سے اوس یار کی آئی خوشبو
خم سنبل سے عیان صاف تھے طرز گیسو
یاد بینی کی دلاتی تھے بہار شبو
تھے مشابہ قد دلدار سے سرو لب جو

کبک کی چال سے یاد آگئے رفتار اوسکی
نغمے بلبل کے سنا دیتی تھے گفتار اوسکی

۴۵۴
آدمی چھوڑکے اوس باغ مین مجھکو تنہا
اونکی دروازی پہ ماما کی بلانے کو گیا
آئی وہ جو پنچلے کرتی ہوئی جسدم کو ہا
خوب توفی تو مجھے باغ مین ٹہلا رکھا

جلد اب بی بی کو اپنی یہ خبر دی جا کر
آپ غافل یہان بیٹھی ہین او نہین بلوا کر

۵۵
جا کے ماننے یہ نوکر کی زبانی جو کہا
آنکھہ کو سیکے بچا کر اوٹھی وہ ماہ لقا
باغ کا اوسکے مکان مین بھی تھا اک روزن
روزن در سی بھی خوب سا پہلی جھانکا
کھول کر پٹ کو وہ کرتے ہوئی عمزے آئی
مسکراتی ہوئی کس ناز و ادا سے آئے

۵۶
دیکھہ کر مجھکو ہنسے اور یہ عمزے سے کہا
کدھر آنا ہوا کسنی تمھین بلوایا تھا
خوف تمکو نہین کچھ اپنے پرائی کا ذرا
خوب چالاک نظر آتے ہو تم نام خدا
اس طرح کوئی ڈھٹائی سے بھلا آتا ہے
اک ذرا یہ تو کہو نام تمہارا کیا ہے

۵۷
اسکے یاد آیا مجھے آپکو اب پہچانا
آپ ہی کو تو مری پاس مین غش آیا تھا
زندگی بھر مجھے یہ یاد رہیگا فقرا
جعل اور مکر کبھی مین نے نہ دیکھا ایسا
ٹھیک سمجھین تمھین سب دیکھہ کے وہ صورت ہے
دفع سادی ہے مگر یاد بڑی فطرت ہے

۵۸
چھوٹی باتون سے میری دل کو بہت ہی نفرت
جو عطائی ہو اوسے اپنی جتاؤ الفت
ایسے مکارونکے قابل نہین اپنی صحبت
ملکے ایسون سے بھلا کون گنوائی عزت
ایسے فقرون مین تمہاری نہین آنی والے
سب امیرونکے یہان مین تو ہون جانی والے

۵۹
تمہین منصف ہو مزاج اپنا جو ایسا ہوتا
لکھنؤ مین میرا کسطور سے رہنا ہوتا
ہوتے بدنام جہان مین نہ چرچا ہوتا
ناچنے گانے کا اس طرح نہ شہرا ہوتا
فہم کچھ تمسے زیادہ ہے اجی رکھتی ہون
گو مین کم سن ہون مگر عقل بڑی رکھتی ہون

۶۰
جس لیے آئے ہو وہ کام تو اظہار کرو
بت اجی بن گئے کسوانسطے چپکی کیون ہو
پھر اوسی طرح غش آئیگا ذرا سنبھلو تو
دل لگی جس سے ہو پاس اپنی بلا لو اوسکو

کچھ مگر رہوی دل مین مرے سمجھانے سے
ہوئی تکلیف بہت تمکو یہان آنے سے

۶۱
مین نے یہ سنکی کہا سچ ہے بڑی کی یہ خطا
بن بلائی ہوی جو آپکی گھر پر آیا
واہ وا واہ بھی چاہی تھا کیا کہنا
مرگیا درد جدائی سی نہ تمنی پوچھا

خصہ کہلاتے ہو اوٹھا مجھے دھمکاتے ہو
اس صفائی کا ہون قائل نہین شرماتی ہو

۶۲
جان دیدون گا مین سچ کہتا ہون اے رشک قمر
گر نکی میری طرف تو نے عنایت کی نظر
بے تری دیکھے مجھی تاب نہین ہے دم بھر
دیکھلی آنکھین میری سچ گئین رو رو کر

سلسلہ عشق و محبت کا نہ مین توڑون گا
مر بھی جاؤن گا تو کوچہ نہ ترا چھوڑون گا

۶۳
بھر کے اوس نے نفس سرد دیا مجھکو جواب
عشق مین میری عبث کرتے ہو تم حال خراب
جان کیون دیتے ہو فرقت مین گنوائی موسہاب
آپ سے بڑھ کے ہماری یہی ہین رنج و عذاب

مانین کسطرح سے کہنے کو اجی آپ کے ہم
اختیار اپنا نہین بس مین ہین ماں باپ کے ہم

۶۴
جان دینے سے نہ دھمکائی گا مجھکو حضور
خون یون سر پہ کسیکا یہ نہین ہے منظور
مین نے مانا کہ مرے تم جو مری جانسے دور
میری صورت کی تمہین خلد مین ملجائی حور

چاہنے والونکو غمزی یہ دکھاؤ اپنے
منہ کو دھو ڈالو ذرا ہوش مین آؤ اپنے

۶۵
دیر تک چپکین یہ آپس مین رہین جب باہم
شوق دل اپنا بڑہا اونکا بھی غصہ ہوا کم
بوسی لینی لگی لپٹا کے گلے سی اونہین ہم
بولے شرما کے ہٹو تمکو مری سر کی قسم

نہ کہین کوئی چلا آئے یہ کیا کرتے ہو
دیکھو اچھا نہین کرتے ہو برا کرتے ہو

۶۶

پیس ڈالا مجھے ہلکان مری جان ہوئے
پرزی پرزی ہوئی ہے ہی مری ساری کرتی
مجھکو بھاتی نہین واللہ تمہاری یہ ہنسی
ساتھ اور دنکے کیا کیجئے ایسی گرمے

ٹھنڈی ٹھنڈی اجی بس گھر کو سدھارو صاحب
اور جانشہ جوانی کا اوتارو صاحب

۶۷

چوڑیان ہوگئین ٹھنڈی سیری چل چھوڑ مجھی
ہوگئی نیلی کلائی یہ مروڑے پہونچے
نوج بیدرد کوئی تجسا جہان مین ہوئے
ہمسے وہ بات کری گر تو ہمین کو پیٹے

ڈھارکا بکی ہے ہر بات مین جلدی کیا ہے
آج ہی کے لیے سب کچھ یہ اوتار رکھا ہے

۶۸

چھائین پھوئین مین یہان سیر کو کیون آئی تھی
کیا قصور اسمین کسیکا یہ حماقت میرے
جتنا جی چاہے ستاؤ کہ ہون اب آپ ہی کی
مین جو چیخون تو نکل جای یہ ساری شیخی

دھنگا مشتی کے سوا اور رہی کچھ آتا ہے
پھیکا خمرا مجھے واللہ نہین بھاتا ہے

۶۹

بھینچ کر ایسا گلی سے ہی مجھی لپٹایا
ساری انگیا کی کٹوری کو ہے مسکا ڈالا
گالیان کھانے پہ بھی تو تو نہین شرماتا
کس قدر ڈھیٹ ہے کیا صاف ہے دیدہ تیرا

بے حیا نوج زمانے مین کوئی تجسا ہو
لاکھ سمجھائین اثر تجھکو نہ پر اصلا ہو

۷۰

اس قدر مجھکو چھیڑنے سے ہے نفرت سرکو
جان ہلکان ہوئی جاتی ہے بس دور ہٹو
کہے رکھتی ہون زیادہ نہ بس اب اترائو
دو دو باتین جو ہوئین اسکو غنیمت سمجھو

دل مین سمجھی ہو کہ دم دیکر مین وہ بات کرون
ایسے کچھ فیل مچاؤن کہ یہان رات کرون

۷۱
شام ہونے کو ہے بس جائی اب اپنی گھر — کہین ہمسائی کے لوگون کو نہ ہو جائی خبر
آبرو کا بھی رہتا ہے خیال آٹھہ پہر — مجھے مین جانے کو ہون اب نہین مقدور مہر

دیر سی آئے ہو کیا اب بھی نہ گھر جاؤ گے
کچھ قبالہ تو میری گھر کا نہ لکھوا ؤ گے

۷۲
یہ سخن سنکی جواب اوسکو نہ کچھ مین نے دیا — ڈال کر باہون کو گردن مین گلی اوسکی ملا
چٹکیان لینے لگے گال کو میرے کاٹا — پھر دوبارا جو لیا اوسکے لبون کا بوسا

تھی طبیعت جو مزیدار مزا پاتے تھے
گد گداتے تھی کبھی گاہ لپٹ جاتی تھے

۷۳
سسکیان بھر کی لپٹنا کبھی شرما جانا — اور مطلب کی سنا کر وہ کبھی مکرانا
آپ ہی آپ کبھی جیب کے سر نہوڑانا — صورت زلف مزاکت سے کبھی بل کھانا

جبکہ اس نک پر اوس شوخ کو پایا مین نے
جوڑ کر ہاتھہ یہ منت سے سنایا مین نے

۷۴
جان جان وصل کی اب جلد نکالو صورت — مغتنم جو رفلک سی ہے یہ اتنی صحبت
مجھ پہ کیا کیا نہین فرقت مین پڑی ہے آفت — چلو کمری مین بہم گرم ہو بزم خلوت

کوئی مہمان کی یون دل شکنی کرتا ہے
عاشقون سے یہی معشوقون کا کیا شیوہ ہے

۷۵
سن کے یہ بات چلی جانب کمرہ وہ پری — کیا کہون فرط خوشی سی جو میری تو نہی
لیتا جاتا تھا مین ہر گام بلائین اوسکی — اتنی مین پاؤن کی آہٹ مجھی معلوم ہوئی

دیکھتا کیا ہون کہ کھڑکی کا کیواڑ کھٹکا
دل بیتاب کو میری ہوا پیدا کھٹکا

۷۶
چپکے سے آکے یہ ماما نے کہا گھبرا کر — اماجان آپ کی یہان جہانگیر ہین آکر
مجھسے کہتی ہین وہ ہر بار یہی جھنجلا کر — شام کیوقت وہ کیون بانغ مین بیٹھین جاکر

باتین کرے ہین اری کون وہان آیا ہے
کون ہے کسکو چھپا کر وہان بٹھلایا ہے

۷۷
اور کہتی ہین چلتر یہ ترا ہے سارا
کتنی بد ذات فریبیا ہے تو ای مکارہ
ساتھہ اپنی سری بچے کو کیا آوارہ
مین نہ کچہ بولی نہ چالی مجھے تہپڑ مارا

اب وہ کہنی ہین نر کہون گی مین نوکر تجھکو
کیسا رسوا کے جہان کرتی ہون گھر گھر تجھکو

۷۸
اب چلو لی بی خدا کے لئے ٹھہرو نہ یہان
جان بک بک کی دیلی دیتی ہین بیٹھی وہان
باغ تک کھینچ کے لے آئے نہ اونکو خفقان
مجھسے پھر کہنی لگی جایئے گھر اپنے میان

جسمین بدنام ہو معشوق نہ وہ بات کرو
آٹھوین سا تو ین دن چھپ کے ملاقات کرو

۷۹
اونکی ماما کے زبان پر جو سخن یہ آئے
متردد ہوا مین وہ بہی بہت گھبرائے
کوسنی دی دیکے وہ مانکو غضب جھنجہلائی
کلمی مجھکو لشفی کے یہ پھر فرمائے

اب سنبھالے رہو للہ دل مضطر کو
دوسرے تیسرے دن بہیجا کرو نوکر کو

۸۰
یہ سخن کہکے وہ گل باغ سی گھر اپنی گیا
مین پریشان و سراسیمہ و خود رفتہ چلا
کرتا پڑتا جو سہ شام مین گھر مین آیا
دیکھکر سوی فلک یاس سے یہ کہتا تہا

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روی گل سیر نہ دیدیم بہار آخر شد

۸۱
اس پریشانی سے جب اپنی مکان پر آیا
دل بیتاب جدائی سے بہت گھبرایا
جز غم و رنج نکچہ کہانے کو مین نے کہایا
دوست آئی جو عیادت کو تو یہ سمجہایا

آئینہ دیکھیے کیا حال ہوا ہے غم سے
ہم پہ ظاہر ہے چھپاتے ہو عبث تم ہمسے

۵۲
اک ذرا آؤ الگ تمکو بتا لین تدبیر
آتنی سی بات پہ رہتی ہو عبث تم دلگیر
کسی صورت سے مگا دینگی ہم اونکی تصویر
نقش جب لکھو کہ وہ رشک پری ہو صنم گیر

آپ کی وصل کا اب رنگ جماتی ہین ہم
اونکو مجرے کے بہانے سے بلاتے ہین ہم

۵۳
بہکاوں دوستکا ارشاد بہت خوش آیا
اک مصور سے سراپاے صنم کھچوایا
رنج دوری سے میرا دل جو بہت گھبرایا
صحبت رقص مین اونکو دوست کی گھر بلوایا

آرزوی دل ناکام نہ کچھ بر آئے
مان بھی اوس حور کے ہمراہ برابر آئے

۵۴
وصل اوس ماہ لقا سے ہو میسر کیون کر
سایہ سان چھوڑتی اکدم نہین اوسکی مادر
ساتھہ ہر وقت رہا کرتی ہے وہ آٹھہ پہر
سیر کا حال نہ اس عرصہ سی ہو کیون نو عمر

روح کو چین نہین جان کو آرام نہین
صدمۂ ہجر سی بس مین دل ناکام نہین

تمام ہوا

نواب مرزا شوق

یہ تخلص ہے حکیم تصدق حسین عرف نواب مرزا کا خلف
حکیم آغا علیخان ہین مولد اور مسکن انکا لکھنؤ ہے کلام مین
نہایت صفائی ہے طبیعت عاشقانہ پائی ہے زبان
شستہ و رفتہ محاورات خوب کلام دلچسپ ہے شاگرد استاد
حدیم المثال یگانۂ روزگار آتش بیان خواجہ حیدر علی آتش
کے ہین مثنوی بہار عشق اور زہر عشق اور فریب عشق
کہ جو مشہور فی الآفاق ہے اور یہ واسوخت جو شامل اس
مجموعہ بنظیر کے کیا گیا ہے ان سے یادگار ہے فقط

۵۱

وہ بھی کیا دن تھی کہ تم شوخ جفاکار تھتے
تیغ ابرو کیلئے خلق کی خونخوار تھتے
سر مو مثل سر زلف دل آزار تھتے
شوخ تھی گرم تھی اسطرحکی طرار تھتے

صورت برق جو رخسار چمک جاتی تھی
اپنی سالی سی بھی تم آپ جھجک جاتی تھی

۵۲

تھتے عیار نہ مکار نہ تھے عربدہ جو
نہ اولجھہ پڑنے مین تھی گیسو خمدار کی خو
پیچ کی بات سمجھتے تھے نہ ہرگز سر مو
جو نہ کہنا تھا وہ کہتے تھے تمہارے برو

واقف رمز و کنایہ نہ مری جان تھے تم
سیدھی اولٹی نہ سمجھتے تھے یہ نادان تھے تم

۵۳

چشم مخمور کی منظور نظر جام تھا
ناز و انداز و ادا سی تھین کچہ کام تھا
ذکر حسن رخ و گیسو سحر و شام نہ تھا
نام کو پاس کوئی عاشق بدنام نہ تھا

اتنی آرایش تن پر نہ نظر تھی تمکو
نیک و بد سی نہ زمانی کی خبر تھی تمکو

۵۴

ذکر کل کا ہی سمجھتی تھی کچہ بات ذرا
وضع البیلی تھی ہر بات مین اٹھپن تھا
خود نمائی کا نہ حاصل تھا طبیعت کو مزا
چال سیدھی تھی نہ تھا اتنا دوپٹہ سیڑھا

بالیان پہ تھنگی رہتی تھی ان ارمانون مین
نیلی دوری تھی نقط پہنی ہوئی کانون مین

یاد ہی اب تو سنو دیگا وہ تمکو نہ نہار
تاک مین نیم کلوہ تنکا وہ جوبن کا اوبہار
آستینونکی پہنسی کرتی وہ بازو طیار
بی ملے مسی کے وہ انت وہ آغاز بہار

وہ ہر اک باتمین اٹھلانا وہ البیلا پن
وہ دبی بات و لجبائی نہاری چتون

دیکھنی والی ہین ہم بہی تو تری اوس سنکی
ایک دمین کبھی چار آنکہ نہ تم کرتی تہی
شوخ چشمی تہی طبیعت مین مگر پہلے سے
چشم بد دور پہ جتنی تہی یہی تہی کہتے

جان عشاق پہ شوخی تری آفت ہوگے
اب تو فتنہ ہی کوئی دن مین قیامت ہوگی

دل عاشق کو وہ اسطرح لگا لیتی تہے
یون زبان دانت کی نیچی نہ دبا لیتی تہے
دیکہتا تہا جو کوئی تیوری چڑہا لیتی تہے
شرم آجاتی تہی آنکہونکو جہکا لیتی تہے

رعد جسوقت گرجتا تہا تو گہبرا تے تہے
بجلی جب کوندتی تہی ڈر کی چمٹ جاتی تہے

پل بلی تہی ٹہہرتی نہی گہڑی بہر یک جا
کہیل اور کود مین رہتا تہا تو ای ماہ لقا
رشک سیارہ تہا تعویذ ہر اک ہیکل کا
طوق گردن مین رہا کرتا تہا نامت کا پڑا

ٹہڑی پہنی ہوئی چاگل کی چہڑی پہرتی تہی
پانیچی پکڑی ہوی دوڑی پڑی پہرتی تہی

تازہ انداز ادا آپکو آتی کب تہے
میٹہی چتونکی اشارونسی بلاتی کب تہے
پانیچی نازسی چانی مین اوٹہاتی کب تہے
کبک و طاؤس کی رفتار دکہاتی کب تہے

چالین وہ سیکہین کہ سبکو کیا مائل تہے
پیسی عشاق کی مہندی کیطرح دل تہے

یاد وہی شرم و حیا ہے یہ تہارا تہا حال
بدمزہ ہوتی تہی شوخی یہی جو کرتا تہا غزال
تہا نہ چوٹی کو ضرر سورکی چلتی نہی چال
درکہ مرتا تہا ہوتی تہی جو مہندی پامال

اپنی تعریف پہ اتنا نہ اکڑتے تھے تم
باتین کوئی جو بناتا تھا بگڑتے تھے تم

آگی ہر بات مین اسطرحکی چالاک تھے — صید دل آتنی تری بستہ فتراک تھے
حسن تھا طالب آرایش پوشاک تھے — شرم ہر بات مین آجاتی تھی بیباک تھے

عطر و لعل کا نہ اسطرح ملے رہتے تھے
بند محرم کی نہ پون آگی کھلے رہتے تھے

آگی پٹی کبھی یون تمنی نکالی کب تھے — چاند سی چہری پہ یون گیسو کی ہالی کب تھے
صدف گوش مین موتی کی جمالی کب تھی — غبندی اسطرح کبھی کانو مین ڈالی کب تھی

آگی بالی مین نہ پچھلے کو لٹکتے دیکھا
برق کیطرح نہ بجلے کو چمکتے دیکھا

گورا پنڈا تھا پہنتی تھی نہ پھولونکی مالا — عطر ملنے کا نہ تھا اذن بدن مین رہتا
چاند سورج شب گیسو مین نتھی لیلی نہاں — سادگی وضع مین تھی نہ یہ طرز رفتار

چال سیدھی کی سوا ٹیڑھی نہ چل سکتی تھی
حکم مستی کا نہ تھا مہندی نہ مل سکتی تھی

چشم بد دور تری چشم غزالی کب تھی — ٹیڑھی بھون رہتی تھی پر اتنی ہلالی کب تھی
آڑی ہیکل نوگلی مین کبھی ڈالی کب تھی — تنبی بہ شوخی یہ طراری نکالی کب تھی

سر عشاق پہ نازل یہ بلا کسدن تھے
پاؤن تک آپ کی یہ زلف رسا کسدن تھے

آگی پردی تری کمر کی گلابی کب تھے — جمع یون آٹھ پہر آگی شرابی کب تھے
آگی ڈوری تری آنکھونکی شہابی کب تھی — آگی عشاق کی معروف خرابی کب تھی

چلمنین کھڑکیون مین آگی لگائین کب تھین
آنکھین در پردہ رقیبون سی لڑائین کب تھین

کوئی بد وضع نہ صحبت مین بٹھاتی تھی تم
گر میان غیر وہنسی کر کی نہ لاتی تھی تم
روز پیشانی پہ افشان نہ لگاتی تھی تم
لب گلبرگ پہ لاکھا نہ جماتی تھے تم

مستی اور پان سی رغبت تمہین نہ تھی
شعلہ رو آگی تو پہ گرمے بازار تھے

۱۷

آئینہ دیکھا تھا کس روز سہن کر پوشاک
نہ یہ طراری تھی آگی تھی نہ اتنی چالاک
بال کھولی ہوئی پہرتی تھی نہ اتنی بیباک
نہ زبان قینچی سی چلتی تھی نہ اس تھا چاک

سینہ کیسا کبھی عریان نہ گلا رہتا تھا
اتنا شانے سے دوپٹہ نہ ڈھلا رہتا تھا

۱۸

بی حجابی کا نہ تھا مہر کی صورت دستور
دن کو ہوتی تھی نقاب رخ پر نور نہ دور
کبھی آتی ہی نہ تھی دیکھنی والو نکے حضور
چشم مردم سی نہان رہتی تھی تم صورت حور

تم پہ زیبا دے تھے تھا نکو گوارا پردہ
پردہ قاف تھا مشہور تمہارا پردہ

۱۹

یون ہر اک شخص سی آنکھون کا ٹرانا کب تھا
یون ہر اک باتمین پاپوش دکھانا کب تھا
کبک طاؤس کو یون چال بتانا کب تھا
بال کھولی ہوئی ہر دم نکل آنا کب تھا

چال اٹھکیلی سے چلتی تھی پہ یہ ڈھنگ نتھی
لاکھا ہو ٹھون پہ جانے تھی پہ یہ رنگ نتھی

۲۰

ڈھنگ دلجوئی کی ہر گز نہ تمہین آتی تھی
عرض مطلب پہ نہ اسطرحسی بہلاتی تھی
بند محرم کی جو کھلتی تھی تو شرماتی تھے
دونون بغلون مین دونمین داب کی رہجاتی تھے

قسمین دیتے تھے کہ میرا مردہ دیکھے
آنکھین پھوٹین جو ہماری تئین ننگا دیکھے

۲۱

اب تو کچھ نام خدا دیکھے نئے ہین انداز
سحر آنکھون مین بھرا ہے تو لبون مین اعجاز
نئی صحبت نئی اخلاص نئے راز و نیاز
نیا غمزہ نیا عشوہ نئی گرمی نئے ناز

۵۲۲
زلف دکھلا کے جسے چاہا اوسے مار چلے
چال وہ سیکھی کہ جس چال پہ تلوار چلے

۵۲۳
اسقدر اب نہ اوٹھا و یحیا کی پروا
لوگ آپسمین بہت کرنی لگی ہین چرچی
میلی ٹھیلی پہ ابھی گو نہین رغبت ہے ولے
بات یہ بھی تو مگر سچ ہے بقول زر شعنے
پہرون گھر مین نہین صاحب کا پتا لگتا ہی
یون ہی بدنام جو ہو جاؤ تو کیا لگتا ہے

۵۲۴
پوری ہونے بھی نہین پائی ابھی آپچ ان
ہوگئی خلق مین مشہور تم ای جان جہان
تمکو آرایش تن کی نہین حاجت مریجان
بی بی مہتی کی ہو جاتی ہی مجلس حیران
اپنی زلف ہی احوال زبون کرنے کو
لا کہا کیا سرخیٔ لب کافی ہی خون کرنے کو

۵۲۵
یون تو بچپن سے طبیعت کا تماشا کہ لو ہی تم کو
عمر وہ چھوٹی ارادہ وہ بڑا اور وہ ترنگ
تیغ ابرو سی ہزارون کی جگر تھی چو رنگ
مینڈھیان گوندہ کی تم ہوتی تھی آماجگہ
بل ہبوون پر تھی پڑی چلتی تھی چال تھی تم
چھوٹی سی سن مین حقیقت یہ ہی ہو بچال تھی تم

۵۲۶
دلکو تھی حسن خداداد سی تیری الفت
رہتی تھی اٹھہ پہر سیری تمہاری صحبت
سو رو لطف و عنایات و محبت شفقت
تھا نہین غیر سے با طبع تھی تمکو نفرت
کھیلتے کودتے ای مہر جدہر پھرتی تھے
ہم بھی سائے کیطرح ساتھ اودہر پھرتی تھے

۵۲۷
میرے احوال پہ تھی تمکو عنایت کی نظر
میری غیبت مین کیا کرتی تھی تعریف اکثر
مین بھی پروانہ رخ و زلف کا تھا شام و سحر
اتنا بی مہر کیا کسنے تجھے رشک قمر
یا ہمین حکم تھا بے پردہ پکاری آئے
یا ہمین حکم ہے آگی نہ ہماری آئے

۲۷

خیر جو کچھ ہوا اسکا نہین صاحب سے گلا
نہین تقصیر تمہاری ہی فقط اپنی خطا
کیون یہ ہم ستتی ہوتی جو تمہاری شیدا
خستگی دل عاشق کی نہین کیا پروا

۲۸

کیا خبر تمکو بھلا دل کی لگاوٹ کی ہو
ہو وی معلوم طبیعت جو کہین اٹکی ہو

۲۸

ساری دنیا سے کیے ڈنگ نرالے تمنے
ابتو کچھ اور ہی اطوار نکالے تمنے
ہاتھہ پاؤن جو مریجان سبھالی تمنے
اور پیدا کیے اب چاہنے والی تمنے

۲۹

صحبتین غیرون سی ہین کرنی ہو طوار نئی
روز بہنس رہتے ہین دن بیس خریدار نئی

۲۹

ابتو ہی اور ہی کچھ چہرۂ زیبا کی بہار
دنین آرایش تن ہوتی لگی سو سو بار
جنبش ابرو پہ چل جاتی ہی دم مین تلوار
گرتی ہین پھول سی رخسار پہ عشاق ہزار

۳۰

ڈاک کی طرح سے رخسار جو ڈھوتی ہین
عکس پٹیٹر کی گھرکان مین لوٹتی ہین

۳۰

چشم دکھلا کی کسیکی تئین بیمار کیا
دام گیسو مین کسی دل کو گرفتار کیا
چل کے سودائی کسیکو سر بازار کیا
کسی حیرت زدہ کو نقش بدیوار کیا

۳۱

خون عالم کیا خون ریزیون مین طاق ہوے
ماشاء اللہ سے اب شہرۂ آفاق ہوے

۳۱

نقشہ لوگون نی بگاڑا ہی تری صحبت کا
تاک مین تیری ہین ڈالا ہی بنجی می کافر
دن لگی تمکو بھی چل نکلی ہی حد سے سوا
چاندنی رات کو اب ہوتی ہی سیر دریا

۳۲

سیکھی ہین ابتو چلن سب سی نرالی تمنے
پیٹ سی نام خدا پاؤن نکالی تمنے

۳۲

اب نہ پردہ ہی نہ چوری ہی نہ شرمائی ہی
جی جہان چاہتا ہو آپ چلی جاتی ہین
جسپہ دل آتا ہی گھر مین اوسی بلوائی ہین
اور جو کچھ کہیی ڈہٹائی سی یہ فرماتی ہین

۳۳ ہان جی ان غیر سی کی ہمنی محبت تمہین کیا
اپنا دل اپنی خوشی اپنی طبیعت تمہین کیا

اور جو کہتا ہون کہ شکوہ ہی مجھی پر حضور
پاس میرا نہین کرتی ہو مروتسی ہی دور
پیار کیا تمکو کیا ہمنی کیا کوئی قصور
ہمنس کی فرماتی ہین چاہت پہ تو ناحق غرور

۳۴ کیا تمہین نے ہی زمانے مین انوکھا چاہا
سیکڑون مرتے ہین ایک تمنی ہی چاہا چاہا

لاکھون اس وضع سی ہوتے ہین ہماری بیجان
آتی ہی دیکھنی سی سیکڑونکی جانہین جان
حور غلمان ہو فرشتہ ہو پری یا انسان
سب کے سب مثل سلیمان ہین بزیر فرمان

۳۵ سنگ پانی ہوا گر ہم کوئی تقریر کرین
آدمی کیا ہی پریزاد کو تسخیر کرین

بندہ پرور یہ جو کچھ آپ نی فرمایا بجا
حسن ہے جتنا غرور آپ کرین ہی زیبا
پر یہ غمزہ یہ لگاوٹ یہ سجاوٹ یہ ادا
جتنا کچھ تم مین ہے سب ہے ہمارا صدقا

۳۶ میری الفت کی سبب حسن سے مغرور ہوے
اک مری چاہنی سے خلق مین مشہور ہوے

دلربائی کا چلن سارا سکھایا مین نے
ہو کی دیوانہ پریزاد بنایا مین نے
ہان مگر سچ ہی کہ اپنا کیا پایا مین نے
ایکدن بھی نہ مزا اسکا اوٹھایا مین نے

۳۷ دہیان رہ رہ کی یہی آتا ہی ہم کیا سمجھے
ہو وی اس دل کا بُرا آپ کو اچھا سمجھے

اب یہ ڈر ہی کہ جہانمین کہین بدنام نہو
خود غرض عہد شکن لوگ نہ سمجھین تمکو
بی مروت نہو بی دید نہو یون دیکھو
بی سبب ہمسی نہ تم ترک ملاقات کرو

ہو گا دشوار بہت مُنہ کا دکھانا تمکو
کیا کہے گا یہ بناؤ تو زمانا تمکو

اتنا مغرور نہو حسن دو روزہ پہ صنم	ہین حسین آپ سا فرخندہ نہین آپ سے کم
سیکڑون جاتے ہین سیکڑون کہا جاتا ہی دم	گئی گذری ہوئی عالم پہ بھی یہ ہے عالم

۹۳۹ سیکڑون مرتے ہین اس بات پہ یہ بات کہی
سیکڑون چاہتے ہین ہمسے ملاقات کرے

پر یہ للہ بتا دی تو مجھی ای مری جان	جن ہی تو یا ہی پری یا ہی ملک یا انسان
تیری الفت نی کیا ہی مجھی ایسا حیران	کہ کسی طرح سے بچتی نظر آتی نہین جان

ہی دہوان سالس مین کیا خیر جلادی تو نے
نہین معلوم کہان آگ لگا دی تو نے

۹۴۰

اب طبیعت نی اوٹھایا ہی وہ صدمہ جانکاہ	جان بچتی نظر آتی نہین ای غیرت ماہ
شکوہ کرتا نہین اسپر ہی ترا مین والله	کوئی کہتا ہو تو کہتا ہون کہ کیا اوسکا گناہ

ہو نہ غیبت یہ سناسب نہین کہنا مجکو
اونکا کیا شکوہ کسی سی نہین کہنا مجکو

۹۴۱

اونکو منظور اگر غیر و نسی ہی الفت و وفا	اونسی ملنا نہین منظور ہمین یہی حاشا
گو کہ مشہور زمانی مین وہ ہین مہر لقا	اپنی مطلب کی نہین روز جلی کسکی بلا

کسکو مطلب ہی کہ اب اونسی ملاقات کرے
ایسے خود غرضون سے پا پوش مری بات کرے

تمام ہوا

شوق

یہ بزرگ سوائے حکیم نواب مرزا شوق ہین
نام ان کا معلوم نہین اور مولد اور مسکن بھی
ان کا دریافت نہین اور یہ بھی نہین معلوم
کہ یہ کس کے شاگرد ہین سوائے اس
واسوخت کے جو درج صحیفۂ مجموعۂ بے مثال
کے ہے اور کچھہ کلام ان کا نہ دیکھا نہ سنا
مگر طرز کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ شاعر اچھے
ہین باقی العلم عند اللہ فقط

واسوخت شوق

۱

پیش ازین غیر تمہا بزم مین آیا کوئی
غمگساری تری کرتا تہا غمخوار کوئے
محرم راز تہا واقف اسرار کوئی
کرم بازاری نکرتا تہا خریدار کوئی

دلربائی کا چلن سارا بتایا مین نے
بخدا تجکو پریزاد بنایا مین نے

۲

دل عاشق کا پسا نا تمہین آتا تہا
پہیر نازلف مین شانا تمہین آتا تہا
کرنا عاشق سے بہانا تمہین آتا تہا
روتی صورت کو ہسانا تمہین آتا تہا

مردی جی اوٹتے تنہی قسم کی صدا ہیچ آگے
خون عشاق نہوتی تہے خاسی آگے

۳

آگے تہے گبر و مسلمان سی نہ ہرگز سازش
کوی کرتا نتہا اسطرح تمہاری نالش
آتش حسن اب ایسی ہی ہوی ہی سرکش
خرمن عاشق بی ننگ کو دی ہی آتش

بات کرنمین فرشتی کی بہی پر جلتے ہین
سیکڑون شعلہ آواگہر جلتے ہین

۴

تجھے الفت ہی مجھے مجھسے محبت تجکو
مین سمجہتا تہا میان اہل مروت تجکو
صحبت بد سے رہا کرتے تہے نفرت تجکو
خوش نہ آتی تہی کسی شخص کی صحبت تجکو

دام گیسوتری چہری پہ نہ ورزیدہ تہا
تو گل اندام تہا مین بلبل شوریدہ تہا

۵ کوئی شیدا پہ پری وش ترا دیوانہ نہ تھا
اسطرح غیر و کسی اُسکے تجھے یارانہ نہ تھا
شمع رخ کا ترے آگی کوئی پروانہ نہ تھا
پنجۂ غیر ترے گیسوئے کا شانہ نہ تھا

سر ہو خواب مین بھی ہوتی نہ تھی وحشت دل
منتشر ہوش نہ رہتی تھے نہ یہ کلفت دل

۶ قدم غیر نہ آتے تھے کبھی خلوت مین
اپنی ملت سے بچاتی تھے کسی ملت مین
جن دنون اپنی رسائی تھے تری خلوت مین
رنج کا دخل نہ تھا انجمن راحت مین

شربت وصل شب و روز پیا کرتی تھی
مصحف رخ کی تلاوت تو کیا کرتی تھی

۷ عیش باغ آپ جو جاتی تھی کبھی ہیلی مین
بن مرے آپکا لگتا نہ تھا جی ہیلے مین
بھولتے تھی نہ کبھی یاد مری ہیلی مین
رنج سے کرتے تھی تبدیل خوشی ہیلی مین

قاصد باد صبا سی جو مین سن پاتا تھا
نکہت گل کیطرح دوڑا ہوا جاتا تھا

۸ دیکھکر غیر مجھے گھر کو پلٹ جاتے تھے
خار کہا کرو وہ مرے نزدیک سے ہٹ جاتے تھے
دوڑ کر تم بھی گلے مری چمٹ جاتی تھی
عشق پیچی کیطرح پیچھے لپٹ جاتی تھی

بادہ پیتی تھے مری ہاتھ سی جلتے تھے غیر
مین یہ کہتا تھا خدا اسکا بھلا انجام بخیر

۹ کم سخن ایسی تھی سنتا تھا نہ کوئی آواز
جان دیتے تھے اس انداز پہ لاکھون جانباز
یہ نیا نام خدا تمنے نکالا انداز
خلل انداز کئی شہر کی ہین محرم راز

کر دیا ہائے سخن سازون نے بدنام تجھے
ہو گیا اب جو ملاقات مین دشوار کا فرق

۱۰ آپ اغیارون کو ہر بار لیے پھرتے ہین
ہاتھ مین اپنے وہ تلوار لیے پھرتی ہین
صاف تلوار لیے پھرتے ہین
ہم بھی سر ہاتھ مین اے یار لیے پھرتی ہین

۱۱

ابھی ہشیار ہین جس روز جنون ہووے گا
اک نہ اک روز ترے کو چہین خون ہووے گا

۱۲

واسطے تیرے زمانے مین مین کہلایا بد
خوب اس بات سے واقف ہی خداوند مرا

تیری اس دعوۂ باطل کو کرونگا مین رد
دانع دل بس ہی میان چشم خلائق کو سند

۱۳

گالی ستطور گوارا کی روکہا ہی مین نے
سنگ طفلان کی اذیت ہی اوٹھائی مین نے

۱۴

کونسی ایسی خطا مجھی ہوئی ہے صادر
جسکا احوال نہین ہوتا ہے بالکل ظاہر

نہین منظور نظر آپ کو میرے خاطر
در دولت پہ جو ہوتا ہون کسیدن حاضر

۱۵

ہنستے ہین سب مری احوال پہ اندر باہر
دربان تک مجھی کہتی ہین کہ باہر باہر

۱۶

یہ غلط سمجھے ہو تم مجھسا طرحدار نہین
کیا کوئی اور زمانے مین خوش اطوار نہین

کوئی اب آیکا ہو ویگا خریدار نہین
لکھنؤ ہے یہ بیان مصر کا بازار نہین

۱۷

اک زلیخا تھی وہان لاکھون خریدار ہوے
ایک یوسف تھا وہان سیکڑون لے لیتے ہین بازار

۱۸

روز وشب کی یہ لڑائی تو میان خوب نہین
دوستی سے تجھے تینے گی کسی اسلوب نہین

تیرا طالب مین نہین تو مرا مطلوب نہین
صبر کیونکر مین کرون حضرت ایوب نہین

۱۹

صلح باغیر ہا جنگ مبارک باشد
صحبت بادۂ گلرنگ مبارک باشد

۲۰

ایسا خالق نے دیا ہی صنم خوش اسلوب
جسکو ہر طور سے ہووے سنی مجھسے مطلوب

بھولی یوسف کو اگر دیکھے اوسکو یعقوب
ہووے تو اصل حقیقت مین سراپا محبوب

نکہت گل کیطرح ہوش اڑا دی بالکل
سنبلین زلف کی بوسونگھ کے کہا دی بالکل

۱۵۵

شوخی چشم پہ صدقی ہو غزالِ ختنی
لبِ جاں بخش سی شرمائی عقیق یمنی

دانت اگر دیکھیلی کہا جاوی تو ہیرے کی کنی
قد موزون سی شب روز ہو اعضا شکنی

ہووی رفتار سی محشر کی علامت پیدا
شور خلخال سی ہو شورِ قیامت پیدا

۱۵۶

رگِ جانسی بھی ہو باریک بہت میری کمر
حلقۂ نون ہو یا بحرِ محبت کا بھنور

دہن تنگ جو اوس گل کا تجھی آوی نظر
زیست سی تنگ رہی اپنی تو ہر شام و سحر

دیکھ لی سیب ذقن اوسکا اگر غبغب مین
ڈوبی تو جاکے اوسیوقت چہ بخشب مین

۱۵۷

سامنی تیری کھڑا جبکہ وہ مینوش رہے
دیکھکر نرگس مخمور تو بیہوش رہے

چشم بینا رہی شنوا نہ ترا گوش رہے
صورت بلبل تصویر تو خاموش رہے

باتون باتون مین تجھی ایسا وہ گلرو کاٹے
کف افسوس ملی ہو نہ تو اپنی چاٹے

۱۵۸

آئینہ ہاتھ مین لیکر مین کہا ون اوسکو
تجکو دکھلا کی گلی اپنی لگاؤن اوسکو

سامنے اپنے مین تری سامنے لاؤن اوسکو
اک بھبوکا سا پریزاد بناؤن اوسکو

تجکو محرون وہ کری اور مجھی سدے
ایسی تقریر کرے تجسی کہ دم بند کرے

۱۵۹

دلبری کی اوسی انداز سی آگاہ کرون
راہ پر لاؤن اوسے اور تجھے گمراہ کرون

تجکو انگشت نما صورتِ ہر راہ کرون
بخدا ایسا ہی اوس تجکو مین شتاہ کرون

شہرہ مت جای تری خوبی و زیبائی کا
کوئی گل نام نہ لیوی تری زیبائی کا

۱۶۰

شکوہ امیر جو کی مینی یہ تجھے تعلیم
عفو کریجیے جو مجھسے ہوئی ہو تقصیر

ہو دی آئینہ اگر دیجی مجھکو تعزیر
مین وہی بہتا ناچیز ہون تو ہے وہ امیر

وہی تم یار وہی طالب دیدار ہیں ہم
وہی تم گل ہو وہی بلبل گلزار ہیں ہم

۲۲
خفگی سے بھی اگر سبالوں کسی مشوق کا نام — سر بازار مجھے دیجیے لاکھوں دشنام
شوقؔ اللہ دل و جاں سے ہی تیرا غلام — نام پر تیری یہ وا سوخت کو کرتا ہی تمام

کب کسیکی ہی مجھے جلوہ گری سے مطلب
حور سی مجکو غرض ہی نہ پری سے مطلب

تمام ہوا

شایان

تخلص ہے منشی طوطا رام صاحب کا خلف الرشید

ہین منشی آتما رام ولد لالہ منسکھ رائے ابن رای

منسا رام بخشی الملک قوم کائتہ سری باستم ملقب

بکالی ڈہال کے جد امجد انکے رای تلسی رام حضور

نواب آصف الدولہ بہادر سے مخاطب بخطاب رائے

ہوئے اور مہر نگین زمرد خطاب مذکور کی عطا ہوئے

اور عہد یمین الدولہ نواب سعادت علیخان بہادر

جنت آرامگاہ مین عہدہ بخشیگری فوج پر ممتاز رہوئے فقط

واسوخت شایان

۱
آج کہولے پر پرواز ہی عنقای قلم
کنگرِ عرش معلی ہے نہ پائے قلم
جب سرِ لوح پڑے دیدۂ بینای قلم
واقف راز ہوے چشم تماشای قلم

یک قلم حسن کے مضمون رقم تھے اوسپر
قصۂ عشق ہے سب نیب قلم تھے اوسپر

۲
ہر روش رنگ محبت سی ہی گلشن معمور
اسی گلزار کی گلچین مین گدا و فغفور
طوق قمری نی کیا سرو کے خاطر منظور
قد رگل جالنسی بڑھکر ہوئی بلبل کی حضور

زلف کی طرح سے سنبل کو پریشان دیکھا
صورت آئینہ نرگس کو بہ حیران دیکھا

۳
مائل حسن ازل سی تہا دل عشق پسند
عشقبازی مین عجب جو صلی تہی دلکی بلند
ہی کہلی بات رقیبو نکا بہی تہا رستہ بند
وصل سی ماہ رخونکی تہے طبیعت خرسند

شمع پر صورتِ پروانہ فدا رہتے تہے
دل کی مانند نہ پہلو سے جدا رہتے تہے

۴
لیکن آغاز سی تہا مجکو خیال انجام
یہ کتاب آہ محبت کی ہوئی کس سی تمام
حرف آئی ہین دل وجانیہ نہین جاکے کلام
اس سبق کو نہ پڑہی لی نہ کبہی اسکا نام

یار کے روی کتابی کو نہ قرآن سمجہے ؛
زلف شب رنگ کو اوراق پریشان سمجہو

رام سب طرح کیا دلکو بتون نے جسدم
راز الفت سی ہوئے نام خدا جب محرم
اور صورت کا نظر آیا پھر اونکا عالم
پھر گئی شکل نظر دیدۂ حیران کی قسم

طرفہ آہ دل سوزان نے شرر باری کی
دہوم دوزخ مین ہے اس آگ کی چنگاری کی

جو یقین تہا نہ بتون سے وہ خدا ساز ہوا
عارضی حسن پہ اسطرح او نہین نازہوا
بانی ظلم ہر اک عہد پہ پرداز ہوا
وصل مین ہجر غرض تفرقہ انداز ہوا

ماہرویون کو یہ دل داغ سی بڑہکر سمجہا
تہی جو خوش لہجہ اونہین زاغ سی بڑہکر سمجہا

پھر گئی عشق کی صورت سی طبیعت یکبار
دل کی دینے مین کیا ماہ رخونسی انکار
عہد و پیمان تہی ہی دسے یہی تہا اقرار
عمر بہر نام محبت کا نہ لینگے زنہار

دل مین سمجہین گے ہم اب غول بیابان اونکو
لو تصور نکرین گے کبہی انسان اونکو

سچ ہی محبوبونکی الفت ہی خرابی کا سبب
عشق مین کچہ نہین حاصل ہی بجز رنج و تعب
اس سی حاصل تری چشم ہی یا مشکی لب
شعلہ رو سینہ عشاق جلانی مین غضب

جسم داغون سے ہی سرو چراغان کیطرح
استخوان جلتی ہین سب مشعل سوزان کیطرح

آتش عشق کی خورشید ہی چنگاری تری
یا داسی گرمی محشر کی شرر باری ہے
اسکی ہاتہون سی جہنم کا ہی دل عاری ہے
جی فرشتونکا بچی چاہ مین دشواری ہے

آتش عشق سے کیا دلکی جلانی والی
کوئی بدلی نہین یہ آگ بجہانے والے

عشق وہ آتش سوزان ہی سمندر جل جائے
صورت کاہ پڑی آہمین تو پہر جل جائے
بہرکی یہ آگ جو گلشن مین گل تر جل جائے
ایک ساعت مین تر و خشک برابر جل جائے

شایان

سرد ہی آتش گل اسکی شرباری سے
آگ پانی مین لگی ہے اسی چنگاری سے

۱۱ه

یہ وہ فلزم ہی کہ ہی موج زن آتش اسمین
جل بجھی خود جو سمندر رہو فروکش اسمین
مثل موسی ہو براہیم کو بھی غش اسمین
غرق ماہی کیطرح ہو گئی مہوش اسمین

خاک اسی کو چہ گرداب مین اوڑتی دیکھی
گرد ہمنی اسی سیلاب مین اوڑتی دیکھی

۱۲ه

عشق وہ دیو ہی سائی سی رہی جسکی پری
دل نہ دیوانہ ہو پر یونکانہ دم انکا بھرے
وہ سیانا ہی نظر جو نہ پریخوان پہ کرے
قاف کی ذکر کو بھی طاق پہ سیانکی دھرے

جن پہ یہ بھوت چڑہا جان پر آیا آسیب
نقش و تعویذ و دعا نی نہ مٹایا آسیب

۱۳ه

یہ وہ دریا ہی کہ ہی موج مین تلوار کی چال
آشنا ہوتی ہین ماہی کیطرح اسمین جلال
تیغ غم سی دل عشاق ہین ساحل پہ مڈہال
آبرو کا نہین انسان کو رہتا ہی خیال

یہ ہنر پیچ کا ہی اس سے نکلنا معلوم
ڈوب کر اسمین سے تا حشر اوچہلنا معلوم

۱۴ه

یہ تجرو ہی کہ سیل اسکی ہین اندوہ والم
گل کہلاتا ہے نیا روز یہ نخل ماتم
اشک گلرنگ کیا کرتی ہین کار شبنم
شاخین خم کہا کی بہر اکرتی ہین شیر کا دم

دامن زخم پہ شہید اہی گلستان کی بہار
جسم پر داغ مین ہے سرو چراغانکی بہار

۱۵ه

یہ وہ شمشیر ہی رکھتی نہین تسمہ زنہار
روک سکتی ہین کہان خود و سپر اسکی وار
ایکدم مین صف عشاق کو کردی فی النار
خرمن جان پہ ہی بجلی کیطرح آتش بار

گرمی مہر قیامت ہے چمک مین اسکی
کیا قیامت کی حرارت ہی چمک مین اسکی

۱۱۷ صاف کری صاف یہ وہ تیغ صفا نی ہے — عاشقونکی یہ بھی پیاس یہ وہ پانی ہے
کاٹ سی تیغ قضا کو بھی پشیانی ہے — چشم جوہر ہے کہ آئینۂ حیرانی ہے

یہ پھرے جسپہ وہ مجروح نہ مانگے پانی
یہ پہونچی کو شر پر اگر روح نہ مانگے پانی

۱۱۸ تیز ہے تیغ اجل سی بھی کہین اسکی چال — کین صفین اسنی سر دست ہزارون پامال
شوق سی ہوتی ہین ایک مار مین عشاق حلال — کیا جگر سینہ سپر اسکی ہو فولاد کی ڈھال

کاٹ نے اسکے دکھائے وہ بلا کے جوہر
دم ہوے بند کہلے تیغ قضا کے جوہر

۱۱۹ شہر آباد ہوئے ظلم سی اسکے ویران — کی جدہر گرم نظر خاک ہوا وہ ایوان
نام عشاق مٹی اور حسینونکی نشان — ایک جانبر نہوا تا تہ سی اسکی انسان

بیچراغ اسنے کیئی نور کی گھر دنیا مین
شعلہ زن اس سی ہوئی داغ جگر دنیا مین

۱۲۰ یہ وہ رستہ ہی کہ ہین سیکڑون ہمرہ آہین — پھرتی ہین تیغ بکف جان کی دشمن آہین
سیر مقتل کی ہی اور زمزمہ گلشن آہین — شمع کی طرح سی دل ہنستی ہین دشمن آہین

ذرہ ہر ایک یہان شعلۂ جوالہ ہے
جو غبار اوٹھتا ہے آتش کا وہ پرکالہ ہے

۱۲۱ یہ وہ یوسف ہی غضب گرم ہی جسکا بازار — نقد جان دے نہ خریدار ہوا اسکا نثار
اسکے ہاتھونسی سر قیس پر آیا دار — جان شیرین ہوئی فرہاد کی الفت مین نثار

صدمے واسق کی ہین کیا کیا نہین جی پر گذری
دل پہ گذرا ہے جو کچھ وہ نہ کسی پر گذری

۱۲۲ یہ وہ گلشن ہے کہ جز خار نہین اسمین گل — آشیان خالی ہے عنقا ہی نشان بلبل
زلف سے بڑھ کی پریشان ہی حال سنبل — آکے ویران کیا باد خزان نے بالکل

تخل ماتم نظر آتے ہین شجر گلشن مین +
خاک اوڑا کرتی ہے ہر شام و سحر گلشن مین

۵۲۴
یہ شجر وہ ہے کہ ہر شاخ ہی شمشیر اجل
پھول جو اسمین پھرے کی ہین تو شمشیر کے پھل
ذائقہ جسکو ملا اوسکی گئی جان نکل
اسکی سایہ مین بھی آسیب کا رہتا ہی خلل

آب خجر سے اسی نیچا ہی حدادون نے
کام اس پھل سی لیا تیغ کا جلادون نے

۵۲۵
جس سے عاصی ہی مسیحا وہ تپ فرقت ہے
خضر جسمین ہی بھٹکتا وہ رہ الفت ہے
صبر کی حضرت ایوب کو کب طاقت ہے
چشم یعقوب کو رونی سی کہان فرصت ہے

دم فرشتونکے ہوئی بند یہ وہ زہرہ ہے
چاہ بابل کا اسی وجہ سے اک شہرہ ہے

۵۲۶
یہ مرض وہ ہی کہ ہی جسکی تڑپ مین آرام
اسکا بیمار شفا کا نہ زبان سی لے نام
بلکہ تشخیص مسیحا مین بھی ہے جای کلام
ایک اس تپ مین ہزارونکا ہوا کام تمام

سب حکیمون کو کف دست ہی ملتے دیکھا
کچھ مسیحا کا یہان زور نہ چلتے دیکھا +

۵۲۷
یہ وہ بچھو ہی کہ پیدا نہین جسکا منتر +
نیش سی اسکی نہین ہوتا ہی کوئی جانبر
مر گئے کر سی عشاق تڑپ کر اکثر
ہر رگ جان کی لیی ہے یہ قضا کا نشتر

اسکی کاوش سی ہین عشاق کی سینی چھلنی
اسکی کینی سی ہین آفاق کے سینی چھلنے

۵۲۸
نہی نہ دشمن کو بھی یہ نازیت خدایہ آزار
ہو مسیحا بھی نہ اس درد کا ہرگز بیمار +
خضر بی موت ہی مرجا جو آئی یہ بخار
ہی علاج اسکا عبث اور دوا مین بیکار

یہ مرض ہے وہ قوی زور کسیکا نہ چلے
لغو تشخیص ہو تدبیر اطبا نہ چلے

۲۷ یہ وہ ہی شمع کہ ہر خانۂ دل ہی روشن
یہ وہ ہی آتش سوزان کہ جگر ہی گلخن
یہ وہ ہی داغ کہ ہر سینہ ہی جس سے گلشن
یہ وہ ہی دوست کہ انسا لگا ہے جانی جسمیں

یہ وہ آفت ہی غضب نل کے جو سر پر گذرے
وامق و کوہ کن خستہ جگر پر گذرے

۲۸ یہ وہ بیمہر ہی بد خلق و دو فا اسمین نہین
جسکو کہتی ہین مروت وہ ذرا اسمین نہین
دشمن جان ہی محبت بخدا اسمین نہین
آہ و رنج و غم و ایذا کے سوا اسمین نہین

قول شایان ہی کہ مر جاے محبت نکرے
زندہ در گور ہو لیکن کبھی الفت نکرے

۲۹ دی جگہ خانہ دلمین نہ بتون کو والله
کور وہ چشم کہ ہی اپنہ جو الفت کی نگاہ
پاؤن وہ شل ہون چلین ہو کی جو انکی راہ
ہاتہ ٹوٹین جو بڑہین پیار کو قصد کوتاہ

سر جو سجدی کو جھکے کینچ کی پتہر مارے
دل جو پہلو مین ہو یچین تو خنجر مارے

۳۰ پرزی پرزی ہو دل زار گریبان کی صفت
پنجۂ غم سی جگر چاک ہو دامان صفت
آستین جوش سے اشکون کی ہو طوفان کی صفت
بیکلی دلکو رہے رگسی جیرانکی صفت

جامہ زیبی پہ حسینون کے نظر بند ہو
چشم سوزن کو بہی اس رستی سی پیوند ہو

۳۱ منہ لگائی نہ کبھی ماہ وشونکو زنہار
عشق کا مول نہ لی مفت بہی کوئی آزار
ترکسی چشم کی ہرگز نہون آنکہین بیمار
بت پرستی نہ کری تو ترکی پہینکے زنار

چشم الفت نکرے دل سی نظاری انکو
بلکہ صدقی کیطرح سر سے اوتاری انکو

۳۲ یہ حسین بات بہی کر سکے نہین ہین قابل
ہاتہ لی کینچ سر جانسی ندی ان کو دل
انسی ہوتا نہین جز رنج کبھی کچہ حاصل
شامت آجائی جو انسان انسی غافل

دلمین وحشت رہی سائی سے پریزاد و نکے
بھاگی تاکوی عدم کو چی سے جلاد و نکے

۳۳ کوچۂ زلف پریشانکی نہو دل کو چاہ
بڑہ سکے تاریک ہی ظلمات لحدسی یہ راہ
جاے بھولے سی بھی اسمین نکوئی نخجت سیاہ
چشم وزدیدہ نظر سے نکری اسپہ نگاہ

دل وہ دیوانہ ہی جو اسمین پریشان رہے
سخت چکرائی جو اس پیچ مین انسان رہے

۳۴ پیچ اوٹھائی نکری زلف پریشان پہ نظر
سانپ کی سات کری عیش سی بانبی مین بسر
مول لے بیچ کی جی کوچۂ زنجیر مین گھر
آنکھہ ڈالے نہ گلستان مین رخ سنبل پر

جو پھنسا جال مین اس زلف کی شامت آئے
سر پہ یہ کالے بلا آئی قیامت آئے

۳۵ شاخ ابرو کو تصور کرے تلوار کا پھل
گلشن حسن کو سمجھے ثمر نخل اجل
عشق پیچان کیطرح دلمین ہے زلف سی بل
ہاتہ اوٹھی پنجۂ مژگان پہ تو بازو ہون شل

سلسلہ دل کو نہین موے کمر سے اچھا
چشم سمجھے نہ اسی تار نظر سے اچھا

۳۶ ابرو چاہے تو ابرو کی محبت نکرے
گر سنہ سوے تہ تیغ یہ پہل کہانکی مرے
خنجر تیز و دو دم شوق سے گردنپہ دہرے
جب تلک دم ہی نہ دم اسکی محبت کا بھرے

سنکے کافر نظر امیان یہ اصلا نہ کرے
ہو جو محراب حرم بھول کے سجدہ نکرے

۳۷ ہاتہ ڈالے نہ سر پنجۂ مژگان پہ کبھی
پاؤن بھی رکھی نہ اس خار مغیلان پہ کبھی
دل تصدق نہو اس ناوک و پیکان پہ کبھی
پہونچے یہ نشتر بران نہ رگ جان پہ کبھی

آبداری مین کٹاری سے فزون تر سمجھے
غیرہ و تیر و سنان موت کا خنجر سمجھے

۴۳۵
زلف کی چھپن انسان نہ آئے زنہار — صورت شانہ نہ ان خم میں ہی سینہ فگار
جا ہی اس مشک کی سو دیمن نہ سوی تاتار — ہی کڑی خانہ زنجیر کو سمجھے گلزار

۴۳۶
رخ کرے ماہ عذار و نکی نہ پیشانی پر
انکھہ اوٹھائے نہ اس آئینہ کی حیرانی پر

۴۳۷
سیر لے رخ صحف مہر نہ دیکھی رخسار — دی نہ مہتاب سی تشبیہ تک انکو زنہار
مار کہائی نہ کرے جان کو اس گل پہ نثار — شعلۂ طور کہے منہ میں زبان ہو بیکار

۴۳۸
رنگ اوڑی ہیول نظر آئین عذار انکھو مین
دیدۂ غول نظر آئین عذار انکھون مین

۴۳۹
دانت کی عشق مین ذلت بہی بہتر ہے — سلسلہ سلک گہر سی نرہے بہتر ہے
منہ سی تعریف نہ کچہ انکی کہی بہتر ہے — سیپ کیطرح یہ پانی مین بہی بہتر ہے

۴۴۰
دانت پیسے جو کبہی انکا قصور آجای
آبرو چاہی جو انسان تو ہیر اکہا جای

۴۴۱
دیکہے انکھو نسی نہ یہ چاہ زنخدان زنہار — چاہ رستم مین گری جان کری اسی نثار
بانہ کا تو نہ پہری دیکہی نہ کانو نکی بہار — دل نہو الفت ناخن سی کبہی سینہ فگار

۴۴۲
یاد بینی مین جو غمناک رہے بہتر ہے
ساری جہگڑو نسی یہ دل پاک رہی بہتر ہے

۴۴۳
دل کبہی بہول کی گردن کی صفائی پہ نجای — رشتۂ مہر مین اسکی نہ گلا اپنا پہنسای
دلمین نفرت رہی گر بزم مین احباب کی آی — خم ہو گردن نہ صراحی کیطرف انکہہ اوٹھای

۴۴۴
سینہ کوبی کی کرے چاہ نہ سینہ دیکہے
شہر سے کوہ کی لے راہ نہ سینہ دیکہے

۴۴۵
ہو صفائی سی شکم کی نہ کف دست آگاہ — ڈوبی گرداب مین دل پہ نکری نافکی چاہ
یاد آئی جو کمر کی تو عدم کی لے راہ — صاف رانو نسی پہسلتا ہی رہی پای نگاہ

آئینہ دیکھی کف پا کا نظارا کرے
اپنی باتھون کوئی ذلت یہ گوارا کرے

۴۴

ذکر نے ماہ رخونکی یہ دکھائی تاثیر
بھول اکبار گئی ہمکو وہ اگلی تقریر
چوک مین آئی نظر ایک صنم کی تصویر
پاؤن مین عشق نی زلفونکی پہنائی زنجیر

کھیلتی سر پہ گئے دنسی تھی ہوئی وہ آپے
چاہ بیش آگئی اس دکی ڈبونے وہ آپے

۴۵

عشق جلتا تھا کہی تھی جو اسی گرم کلام
خوب جل جلکی طبیعت نی دیی تھی دشنام
سرد مہری کا نہ ڈر تھا نہ خیال انجام
بول بولی تھی بڑی پیش وہ آئی ایام

آتش افگن ہوئی خود شعلہ زبانی اپنے
لیے اوڑی اولئی ہین گرم بیانی اپنے

۴۶

چشم بد دور وہ آنکھین ہوئین ناگاہ دوچار
برق سی ٹوٹ پڑی خرمن دل پر اکبار
صبر باقی نہ رکھا دلمین نہ قابو نہ قرار
آہ سوزان ہوئی سینے مین نہان آتش وار

سر نگون بیٹھے تھی فوارہ مژگان اوسکے
دونون آنکھون سے غضب اشک کی طوفان اوسکے

۴۷

شوخیان ناز کی انداز سے بھائین دلکو
زلفین پیچ جو تھین دام مین لائین دلکو
باتین اعجاز جو کرتی تھین خوش آئین دلکو
خوبیان حسن ادا نی بھی دکھائین دلکو

دل کے پہلو مین ملا خنجر ابرو کو مقام
سر مین وحشت نی دیا الفت گیسو کو مقام

۴۸

قد جو بولا سا تھا کی اوسنی قیامت پیدا
سر پہ رفتار نی کی حشر کی آفت پیدا
شوخیون سے تھی عجب گرم شرارت پیدا
ہر ادا سی بخدا طرز تراکت پیدا

نکہت زلف سی کم مرتبہ مشک ہوا
شرم سے ناف مین آہو کی لہو خشک ہوا

۵۴۹
تیر اس جنبش مژگان سی جگر پر کھائے
زخم اس ناوک برّان سی جگر پر کھائے
نشتر اس خار مغیلان سی جگر پر کھائے
نیزے اس کاوش پیکان سی جگر پر کھائے

دیکھکر دیدۂ میگون کو ہرن ہوش ہوئے
چوکڑی بھول گئی سحر فراموش ہوئے

۵۵۰
خندۂ برق کی دکھلائی تبسم نی بہار
موج دریا سی لطافت پہ لگائی تلوار
دل پہ یہ تیغ ہوئی برق صفت آتشبار
خرمن صبر جلا اور یکی کشت قرار

کس غضب کی تھی ہنسی جسنی قیامت ڈھائے
خندۂ گل نے عجب رنگ کی آفت ڈھائے

۵۵۱
بیچ سی مانگ لیا دلکو سیہ گیسو نے
دم بہرا تیغ دو پیکر کا خم ابرو نے
کھا لیا تیر جگر دوز نگہ پہلو نے
آنکھ وہ آنکھ کہ رخ چھوڑ دیی جادو نے

رنگ ہی لعل بدخشان کا لب گلگون پر
مصرعۂ سرو کی بہتی ہے قد موزون پر

۵۵۲
قصہ کوتاہ وہ گل رنگ ادا دکھلا کر
صورت کبک قدم زن جو ہوا رستی پر
پردۂ چشم مین دی بینی جگہہ شکل نظر
نام کا اوسکی نشان گھر کی نہ اصلا تہی خبر

نقش دیوار ہو حیرت نے بنایا مجکو
آئینہ لاکے تحیر نے دکھایا مجکو

۵۵۳
دلمین یہ آتش الفت جو شرر بار ہوئے
کشت سرسبز جو تھی صبر کی فی النار ہوئے
ابر نیسان کی طرح چشم گہربار ہوئے
وحشت دل بھی کمر بانده کی تیار ہوئے

ہاتھ جانی لگی ہیہات گریبان کیطرف
پاؤن بھی چاک نی پھیلا جیی دامان کیطرف

۵۵۴
بیقراری سی ہوا یہ دل مضطر بیتاب
آتشی شیشے مین ہو آگ پہ جیسے سیماب
چشم نرگس کیطرح صاف اوڑا نکہہ سے جو آب
مردم دیدہ ستارونکی رہی محو حساب

بڑھ گیا ربط زبان کو میری خاموشی سے
ذوق باتون کا ہوا دلکو فراموشی سے

۵۵

سلسلہ الفت گیسو کا ملا وحشت سے
پاؤن خود جانب زنجیر بڑھا وحشت سے
طوق بھی حلقہ گریبان کا بنا وحشت سے
سر پہ زندان کو لیا غل نی اوٹھا وحشت سے

دہیان دامن صحرا کی اوڑائین کوسون
ندیان اشکون کی چشمون نے بہائین کوسون

۵۶

عشق ابرو مین دل آرنی کہائی شمشیر
زلف نی پاؤن مین وحشت کی پہنائی زنجیر
دل پہ مژگان کی تصور نی لگائی سو تیر
جادوی چشم نے آفت کی دکہائی تاثیر

طرز رفتار نی کی سر پہ قیامت برپا
ناز و انداز و ادا سے ہوئی آفت برپا

۵۷

تہا تصور کہ وہ کس برج شرف کا ہی قمر
تہا تصور کہ وہ کس نخل ارم کا ہی ثمر
تہا تصور کہ وہ ہی کونسی دریا کا گہر
تہا تصور کہ وہ ہی کون فلک کا اختر

تہا تصور کہ وہ گل کون گلستان کا ہے
تہا تصور وہ کنول کون شبستان کا ہے

۵۸

حال تہا زار کہ اک دوست نے دی آکے خبر
فکر جسکی ہی عبث جوک کی ہی اونکا گہر
کہل گئی نیچہ قوم کی بہی سب جوہر
کہل اوٹھا غنچہ دل گلکی طرح یہ سنکر

رہبری اوسنے جو کی حضر کے ہمسر سمجہا +
در دکہویا تو مسیحا کے برابر سمجہا +

۵۹

چکنی باتون نے کیا خوب ہی کار روغن
آتش عشق نہفتہ جو ہوئی شعلہ زن +
داغ سوزان سی بنا سینہ بہی بہک کے گلخن
رشتہ شمع کے ہمسر ہوا ہر موی بدن

آہ پر سوز نی کی جل کے حرارت پیدا
نالہ گرم نی کے تازہ شرارت پیدا

۶۰ اوسکی ملنے کی رہی چار مہینے تدبیر | جذب الفت نی یہ ناچار دکہائی تاثیر
بی شش و پنج ہوئی اپنی موافق تقدیر | ہاتہ آیا میری بیواسطہ وہ ماہ منیر

رونق افروز ہوا پاس جو مہرو اپنا
روکش مہر فرنگیا پہلو اپنا

۶۱ اک انگہوٹہی سی کیا رشک پر یکو تسخیر | کونگین مہر سلیمانکی نی جسمین تاثیر
مہر دا کدن تہی شب ماہ دہوا دے کشمیر | پہونچی میخانہ مین سانہ اوسکو جو لیکر تقدیر

جام مے اوسنے پلایا مجہی ساقی بنکر
پردۂ چشم سی لڑتی تہین نگاہین چنکر

۶۲ یار شاطر تہا مین اوس گل کا نہ بار خاطر | مین مطیع اوسکا تہا وہ بہرے اطاعت حاضر
رنگ کہانیسی گلوری کے نہ تہا یہ ظاہر | قتل کا میری اوٹہائیگا وہ بیڑا آخر

خواب افسانہ ملاقاتکی باتین ہوئین
روز محشر سی بڑی ہجر کی راتین ہوئین

۶۳ لذت وصل جو کچہ دلکو ہوئی ہی حاصل | اوسنا لطف سی اوسکی سی فقط اپنا دل
کیا زبانسی ہو قلم کی وہ بیان کامل | اوسکی تائید سی آسان ہوئی ہر مشکل

مہربانی کی شب و روز نظر تہے ہم پر
چشم الفت کی نگہ شام و سحر تہی ہم پر

۶۴ پیار کرتا تہا مجہی لطف سی پیش آتا تہا | بی تکلف تہا کمال اور نہ شرماتا تہا
باغمین ساتہہ وگلرو جو ہوا کہاتا تہا | غنچگی کیسی روش گل کی کہلا جاتا تہا

مجہپہ بلبل کی صفت وسی فدا رہتا تہا
سرو قمری سی نہ دم بہر بہی جدا رہتا تہا

۶۵ شمع کی طرح سے چمکا جو نصیب پہلو | بیٹہنا شام سی تہا آکی قریب پہلو
دلربا تہا ہی بنا خوب حبیب پہلو | کثرت شوق سی یہ دل تہا رقیب پہلو

معنی و لفظ کی مانند بہم رہتے تھے +
وہ بجا لاتی تھے آنکھوں سے جو ہم کہتی تھے
۵۶۶

پاس دو ہفتہ رہا میری وماہ کامل
دلبری اوسنی یہ کی چین لیا مفت میں دل
لطف برسوں کی ملاقاتوں کی تھی سب حاصل
ناگہاں آفت فرقت ہوئی سر پر نازل

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روی گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد
۵۶۷

تھا بلا خیز محبت کا جو اوسکے آغاز
دلکو ہر طرح سے محبوب تھا سادہ انداز
بگیا عاشق شیدا کا وہ دلبر دمساز
کہدیا دل نی محبت کا نہ کہنا تھا جو راز

نام بیساختہ چاہت کا زبان پر آیا +
حرف واللہ قیامت کا زبان پر آیا +
۵۶۸

تیر سی نظروں کی سینہ تھا نہ وقف سوفار
دل نی کھائی تھی نہ ابرو کے صنم کی تلوار
جامہ زیبی پہ گریبان تھا نہ دامن سوتار
بیکلی جی کو مذیتی تھی شب ہجر مین خار

زلف شب رنگ سر مو بھی نہ بل کرتی تھے
تھی تو ناگن مگر الفت کا یہ دم بھرتی تھے
۵۶۹

عاشق زار کا عاشق تھا وہ محبوب تھا وہ
صاحب فہم تھا خوش وضع خوش اسلوب تھا وہ
تھا بظاہر نہ کوئی عیب بہت خوب تھا وہ
روکش مردمک دیدۂ یعقوب تھا وہ

کی لگاوٹ سے سروکار محبت پیدا
ایک ہفتے مین ہوئی برسوں کی الفت پیدا
۵۷۰

سبزہ باغ اوسکو رقیبون نے دکھایا اکبار
گلشن وصل مین گل تازہ کھلایا اکبار
رنگ الفت کا جما تھا جو اوڑایا اکبار
گل کی نظروں نے مجھی خار بنایا اکبار

وہ پھر امشل ہوا چشم مروت بدلی
صورت موسم گل صاف طبیعت بدلی

۵۷۱
پانسہ پلٹا جو پھری اوسکی نگاہ الفت — دل کی چوسر پہ نہ قابو تہا مگر تہی جرات
جیتی بازی تہی کہ ہاری تہی نہ اصلا ہمت — اوٹہ گئی نرد وہ فا بچی بساط نفرت

۵۷۲
رنگ صحبت نہ جما جگ کی طرح پہوٹ گئے — اوبہن و غلبازکی چمکے بجا چھوٹ گئے

۵۷۳
مین بہی شاطر تہا مجہی آئی نہ یہ چال پسند — آمد و شد کا کہلا تہا جو ہوا رستہ بند +
صاف صاف اوس سے مکدر رہوے طبع خرسند — حوصلی پست ہوئے شعلہ صفت تہی جو بلند

بڑہگیا بات مین منظور جو تہا تراوس کو — دبہر لیا مینی سر تیغ زبان پر اوس کو +

۵۷۴
تہا یہ منظور کہ معشوق بنائین تجکو — پردہ چشم کرین فرش بہائین تجکو
زیور حسن و ادا خوب پہنائین تجکو — پاکبازیکا مزا لطف دکہائین تجکو

بی سبب روٹہہ گیا دل سے نہ نکلی ارمان — سستے چھوٹی ابہی سودا نہوا تہا ایجان

۵۷۵
بدگہر اصل مین تہا وضع و شرافت کیسی — احشنا بحر غرض کا تہا محبت کیسی +
تو تو بہ جاہی تہا پہر مہر و مروت کیسی — ترک کی آپ ملاقات کدورت کیسی +

حور بہی بنکے جو تو آئے بہ نفرت دیکہون — پیہر لون منہ کو سر راہ نہ صورت دیکہون

۵۷۶
آئینہ لیکی ذرا دیکہئے صورت اپنی — سوچئی دلمین تو کچہ اصل و حقیقت اپنی
وجہ شہرت کی ہوئی شہر مین چاہت اپنی — وہی جگہہ دلمین تہمین تہی حماقت اپنی

آبرو خاک نہ تہی لائق نفرت تم تہے — صاف جاروب کش کوچہ ذلت تم تہے

آدمی زاد تو تہا حور بنایا ہم نے — خاک سی پاک کیا نور بنایا ہم نے
تہا گدا غیرت مقفور بنایا ہم نے — اپنی باتون تجہی مغرور بنایا ہم نے

منتین لاکہ کری تو نہ ملاقات کرین +
منہ لگائین نہ محبت سی کبھی بات کرین +

۵۷۷

اب نہین تیری گلی باغ ارم کل تک نہی
چاہ گلگشت کی اسد لکو صنم کل تک نہی
خواہش سیر جو کچھ رکھتی نہی ہم کل تک نہی
کوچہ گردی کی ہوس اپنی قسم کل تک نہی

آج دوزخ سی ہی بڑھکر مجھے ایذا آئین +
پاون بھولیسی ہی نرکھو لنگا مین اصلا آئین

۵۷۸

خاک اوڑتی تہی گلی مین تیری ویرانہ تہا
شمع عارض پر تری کوئی نہ پروانہ تہا
غیرون سی خانہ زنبور نہ کاشانہ تہا +
تو پری تہا نہ دل زار یہ دیوانہ تہا

بات کرنی کسے نہ ہرگز تہی تمنا مجھکو
تہی کسی طرح سے ملنی کی نہ پروا مجھکو

۵۷۹

سایہ بوم ہی اب غل ہمای دیوار
جای وہ اوسکی تلی آیا ہو جسکا ادبار
ہم سر دست نرکینگے قدم بہی زنہار
آفتین جملہ وہانکی ہون نصیب اغیار

دوزخی وہ ہے جو دوزخ کی تمنا رکہے
ہی وہ ناری تری کو چیکے جو پروا رکہے

۵۸۰

بات کرتی تہی نہ تجسی یہ محبت کیسی
منہ لگانی کی نہ قابل تہا تو الفت کیسی
بی حقیقت تہا حقیقت مین حقیقت کیسی
دشمنی کرنی تہی تجسی یہ عنایت کیسی

دل لیا چین اجی رشتہ الفت توڑا +
بہاری پہر تہا بہت جوم کے آخر چہوڑا +

۵۸۱

ہملو معشوق بنانا تہا نہ تجکو زنہار +
اچہا انداز سکہانا تہا نہ تجکو زنہار
کوچہ حسن دکہانا تہا نہ تجکو زنہار
سر پر اس طرح چڑہانا تہا نہ تجکو زنہار

دلربائی کا جو انداز سکہایا تجکو
اپنی باتہون سے عدو اپنا بنایا تجکو

۸۳ گر غیر کعبہ و بتخانہ ہوا ہم سی ہوا — غیرت بزم عروسانہ ہوا ہمسے ہوا
اسکا مشہور جو افسانہ ہوا ہمسی ہوا — تہا یہ آباد جو ویرانہ ہوا ہمسے ہوا

می روم از در تو باز بتو رو نکنم +
گر درت کعبہ شود سجدہ بان سو نہ کنم +

۸۴ منہ لگانی کی نہ قابل تہی ابہی تم کل تک — بات کرتی ہوئی آتی تہی مخالت بیشک
چار ہوتی تہین جو نکین تو جھجکتی تہی ملیک — کہوٹی دامون بہی نتہا آیگا کوئی گاہک

کوئی بہی زلف کے سودیکا خریدار نتہا
گرم دیوانون سی اسطرحکا بازار نتہا +

۸۵ بیوفا ہوتی ہین دلدار مگر تم سی کم — ملتی ہین دل دم رفتار مگر تم سی کم
جی کی ہوتی ہین خریدار مگر تم سی کم — رکہتی ہین دہشت اغیار مگر تم سی کم

دم رقیبون کا نہ اسطرح کہلی ہرتی ہین
ترک عاشق کی ملاقات نہین کرتی ہین

۸۶ شانہ ہین آپکی عادت دم رفتار تہی — بو ہی نخوت بہی گل طبع مین زنہار نتہی
چشم ہیون رشک ہ نرگس بیمار نتہی — چشم بد دور یہ سرمی کی طلبگار نہ تہی

اب لگاے ہین یہ انداز نرالی کسنے
لیکے دل ہاتہ مین کیا پاؤن لگالی تسنے

۸۷ آبرو چاہ سی اپنی ہوئی اس ابرو کی — پہونچی تا تار مین بو اپنی سب گیسو کی
نرگسی چشم کو سکہلائی روش آہو کی — راہ پر دیمین دکہائی ہی نہین جادو کی

زلف شب رنگ مین شانیکو جگہہ ہم سی ملی
دلکو اس راہ مین جانے کو جگہہ ہمسی ملی

یاد ابرو مین گلا گاٹ کی مرنا بہتر — سانسین ٹہنڈی نہ شمشیر کی بہرنا بہتر
خنجر صبر دل زار پہ دہرنا بہتر + — چشم جوہر پہ نظر اسکے نہ کرنا بہتر +

دھوپ مین مہر قیامت کی بصد شوق جلون
تیغ ابرو کی کبھی سایۂ مین ہو کر نہ چلون

۸۸

رخ کرین جانب مژگان نہ کبھی خواب مین ہم
خار کیون آئین نظر دیدۂ احباب مین ہم
دین جگہ تکیہ نہ ہرگز دل بیتاب مین ہم
مضطرب دل ہو تو کو دین چہ سیماب مین ہم

یاد آجائے جو بینی کی فراموش کرین
جل اوٹھی شمع اگر دلمین یہ خاموش کرین

۸۹

خندۂ گل کا تبسم مین نہ تھا کچھ انداز +
چشم چالاک نہ اسطرحسی تھی تیر انداز
لب دکھاتی تھی مسیحا کا نہ ہرگز اعجاز
یہہ کرشمہ تھا نہ عشوہ تھا نہ یہہ ناز و ادا

حشر کب یہہ دم رفتار بپا ہوتا تھا
تشنۂ خون نہ کبھی رنگ حنا ہوتا تھا

۹۰

سرخی پان سی تشفق پھولی نہ تھی دانتون پر
غیرت لعل بدخشان نہ بنی تھے گوہر
تیغ لب سی نہ کھلی رنگ مسی کے جوہر
تھا خود آرائی کی صورت سی تنفر اکثر

دھیان ہر ہفت کا اب آٹھہ پہر رہتا ہے
آئینہ پیش نظر شام و سحر رہتا ہے +

۹۱

اب تو صورت سی تری سخت ہی نفرت مجکو
دل نہین صاف وہ حاصل ہی کدورت مجکو
بس ہٹو دور رہو کچھ بھی نہین الفت مجکو
نام کو دلمین نہین پاس مروت مجکو

بیوفائی کی چلے چال ہو جو یاد رہے
رشک یوسف ہین بہت چوک پہ آباد رہے

۹۲

پاکبازی پہ ہمین ناز تھا اپنی ہیہات
وضع تھی نیک نہ پیدا ہوئی بد کوئی بات
دل سی منظور اطاعت تھی تمہاری ہر رات
خوش گذرتی تھی مری عیش و طرب مین اوقات

یہہ نہ سمجھی تھے فلک ٹوٹ پڑی گا سر پر
خنجر دست غضب چوٹ پڑی گا سر پر

۹۳ دلمین رکھتی تھے نہان تم جو کدورت ہمسے
پھر گئی مثل نظر صاف طبیعت ہمسے
گھٹ گیا بڑھکے یہ دریای محبت ہمسی
آشنا بنکے نئی کی یہ عداوت ہمسے

اب بھرے کان رقیبون کے خدا خیر کرے
تم نئی کی ہے وہ میری ساتھہ نہ جو غیر کرے

۹۴ ابتک انکھیون مین تھا کچھ نور محبت باقی +
تھی وفادار ہم اسوجہ تھی الفت باقی
کچھ عنایت کی نظر ہی نہ وہ شفقت باقی
تجھ مین رکھین گے نہ اب نام کو نخوت باقی

اب وفا دینگے تمھین ہم بھی خبردار رہو
بیوفائی پہ کمر باندھی ہین ہشیار رہو +

۹۵ نومبارک ہو رقیبون سے ملاقات کرو
اونپر اب شوق سے تم لطف و عنایات کرو
ہم سی انکار ہی جس بات کا وہ بات کرو
دور نظرون سے ہو اب تلخ نہ اوقات کرو

کہان تلوار کا پہل جو سوی ابرو دیکھون
پیچ چوٹی کا پڑے دلپہ جو گیسو دیکھون +

۹۶ کل تک آتا تھا نہ کوچی مین رقیب ایک نظر
جادہ راہ نہ ڈس کھاتی تھی افعی بنکر
آنکھین دکھلاتی نہ تھی نقش قدم ہی دلبر
آج ہی چار و نظر فسنی یہ بلا عاشق پر

انچہ از ماست ہم از ماست چہ حاجت بیان
خوش کسی گفت کہ خود کردہ ندارد درمان

۹۷ روکش گل تو ہی پر بوی و فا تجھمین نہین
نام لینی کو مروت بھی ذرا تجھمین نہین +
جو کہ منظور مجھی تھا بخدا تجھمین نہین
آدمیت کی روش جو رلقا تجھمین نہین

سکۂ قلب کا ہوتا نہین زنہار رواج
بی نمک چیز ہی جو ہی وہ مزیکی محتاج .

۹۸ عشقمین اپنی دیا ہے وہ خدا نی اعجاز
جسکو جی چاہی بنا دین وہی ہم صاحب ناز
دلربائی کے سکھا دین وہ نرالی انداز
طائر ہوش ہون معشوق جہانکی پرواز

جسپر آجائے طبیعت وہ پریزاد بنے
جسکا دل قمری ہو وہ غیرت شمشاد بنے

۹۹

مہربان پاس سخن کا ہی محبت یہ ہے
جیلئے منہ سی جو نکلی ہی مصیبت یہ ہے
عاشقی مین نہ لگی داغ مروت یہ ہے
صاف ہونیکا نہین شیشہ کدورت یہ ہے

دل سی اس بانکا ہی قول نہ اب بات کرون
تیری ہمسایون سی بھی ترک ملاقات کرون

۱۰۰

میری فرقت سی پریشان ہے تیرا حال
روبرو سی نہ ٹلی ایک گھڑی ٹکل ملال
دل رہی تیغ جدائی سی شب و روز تڑپا ہال
خواب و خورعیش و طرب سیر و تماشا ہو وبال

بستر خواب پہ پہلو کیطرح تڑپے تو
نیند آئے نہ مری دل کیطرح تڑپے تو

۱۰۱

داغ فرقت سی مری سینہ ہو تیرا گلزار
دل بھی دکھلائی تجھی سرو و چراغان بہار
سیر دریا کی پسند آئی نہ گلشن کی بہار
بیکلی ہجر مین کی خوب دل زار کو خار

یاد مین میری نہ راتون کو تجھے خواب آئے
تیری قابو مین نہ دم بھر دل بیتاب آئے

۱۰۲

کاشمین تیرے یہ پہلو کا تھا فرشتہ اگر
تجسا دنیا مین نہین کوئی پریوش دلبر
ماہ کنعان تھا ترا ایک غلام کمتر
تخت اسوا رہوئی تجھپہ یہ باتین سنکر

آگیا تو بھی ہوا مین وہ ٹکو فا چھوڑا
گل کھلا تازہ ملاقات کا رستا چھوڑا

۱۰۳

ہمکو آغاز مین ثابت تھا یہ پیش آنی ہے
لکھی قسمت مین اپنی وصل پر پریشانی ہے
دل بھی دینا بت ہرجائی کو نادانی ہے
واہ ری عقل بھی اس بانکی دیوانی ہے

آنکھین رکھتی تھین پریزاد سے در پردہ ساز
دلکو تھا غیرت شمشاد سے در پردہ ناز

بس ہٹو دور رہو بات نہ تم ہمسی کرو | پاس اب آ و ملاقات نہ تم ہمسے کرو
جاؤ بھی ذکر عنایات نہ تم ہمسی کرو | کاوش اسطرحکی و نزات نہ تم ہمسی کرو

ناز و غمزہ یہ رقیبون کو دکھاؤ جاکر
سر کو قدمون پہ دھرو اونکو مناؤ جاکر

ایک معشوق کا مجکو تھا ستانا منظور | بیوفا تھا وہ ہوا حسن پہ اپنے مغرور
سچ ہی خود ساختہ کی قدر رہو کیا کہنا | تیری الفت مین بھی آیا رپڑا وہ بھی فقور

گر میان یہ نہین فقط اوسکے دکھانیکی لیے
شعلہ رو مجکو بنایا تھا جلانیکے لیے

آپ بھی دلمین سمجھتی تھی پریزادین ہم | روکش سرو چمن غیرت شمشاد ہین ہم
تیغ ابرو سے کرین خون بھی وہ جلادین ہم | بلبل دلکی پھنسالینی مین صیادین ہم

خواب غفلت سے کھلی آنکھ یہ سچ ہے خیال
مشتری چاہیے ہین سیکڑون بہرہ تمثال

تم یہ سمجھی تھے کہ ہمسا نہین دلبر کوئی | ہو مقابل وہ نہین روی زمین پر کوئی
تیغ ابرو مین نہین رکھتا ہی جوہر کوئی | ہاتھ آئی گا نہ رشک مہ انور کوئی

یہ تصور ہے غلط دیکھو تو کیا کرتی ہین
دمیکے دل اور کو ہم شہر بپا کرتی ہین

چشم بد دور وہ معشوق کیا ہی پیدا | حور کیا شمس و قمر خ پہ ہین اوسکے شیدا
ہین ڈھلی نور کے سانچی مین سراپا اعضا | ہر قدم پر سر رفتار کرے حشر بپا

برق دم سیف زبان سچ ابرو ہے
عین جادو کا گہر آنکھین ہین بلا گیسو ہے

کوچہ زلف مسلسل کی دکھائی جو بہار | بال کیطرح سے ہو سونکی تن لاغر وزار
پھر نہ سلجھی کبھی دل تیرا الجھکر زنہار | لے بلائین بخدا شوق سے تو سو سو بار

زلف سے بڑھ کے رہی حال پریشان تیرا
آئینہ خانہ بنے دیدۂ حیران تیرا

۱۱۰

روکش مہر ہی اوس ماہ کا روئی روشن
مشرق ہو رہی صاف بیاض گردن
قد وہ بوٹا سا کہ حیرت مین ہی سرو گلشن
منہ پہ غنچی کے نہ بات آئی دم صبح دہن

عکس اگلن دم خندہ لب گلنار ہین صاف
غیرت لعل بدخشان در شہوار ہین صاف

۱۱۱

چشم میگون مین ہے سرمگی وہ قاتل تحریر
جسطرح دست ستر ابہین ہو عریان شمشیر
نور کے مردم دیدہ ہین سراپا تصویر
عین جادو کی ہے اوشوخ نظر مین تاثیر

بل جو ابرو مین پڑے تیغ پہ خنجر چل جاے
ہے مژگان تو رگ تیر پہ نشتر چل جاے

۱۱۲

موج دریاے لطافت ہی جبین پر نور
سینۂ ماہ مین ہی شرم سی داغ ناسور
رشکے خورشید مقابل ہو نہین یہ مقدور
روبرو اوسکی قمر ذرہ ہی اک ادنی مغرور

آنکھہ پڑ جاے جو پر دیمین بھی حیرانی سے
آب خجلت ہو روان چشمۂ پیشانی سے

۱۱۳

تیغ ابرو کو دیئی ہین وہ خدا نی جوہر
جسکی قبضی مین ہی آب دم شمشیر ظفر
وصف برش مین ہوے بند زبان خنجر
برق سی ٹوٹ کی گرتی ہی وہ جلاد نہر

دل ہو جو رنگ جو دیکھو وہ خمیدہ ابرو
نیش عقرب کا کرے کام کشیدہ ابرو

۱۱۴

آبرو اپنی مٹا دو جو وہ ابرو دیکھو
ہو خیال ایسا کہ تم خواب مین کچھو دیکھو
مار چوٹی کی پڑے دل پہ جو گیسو دیکھو
اپنی بالون کیطرف پھر نہ سر مو دیکھو

پیچ پر پیچ پڑین زلف پریشان کیطرح +
صاف حیرت رہے آئینہ حیران کیطرح

۱۱۱۵ھ

چشم بد دور وہ آنکھین ہین سراپا جادو — روبرو جنکی حیا می ہین پچکاری آہو
کینچ لی عین غضب مین جو وہ تیغ ابرو — سامری تہوک کی مرجای مخالف لہو

۱۱۱۶ھ

نشہ ہو صاف ہرن تم جو ملاؤ آنکھین
شرم وہ کہا ؤ کہ پردی مین چراؤ آنکھین

۱۱۱۷ھ

دل ہین عشاقکی چورنگ صف مژگان پر — پانی پانی دم برش ہی حیا سے خنجر +
تیر آتے ہین وہانیزخم خاشاک نظر — ہی ہر اک خار مژہ نوک سنان سی بڑھکر

۱۱۱۸ھ

تو گلا کاٹے جو وہ خنجر بران دکہلاکر
تو سلے ہاتہ جو وہ نیزۂ مژگان دکہلاکر

۱۱۱۹ھ

صاف عارض ہین کہین رو کے قمر سی پرنور — شمس ذرہ سی بہی کم قدر ہین اوسکی حضور
آئینہ روبرو آئے یہ کہان ہی مقدور — مشعل طور حیا سی ہے چراغ عمور

۱۱۱۹ھ

تم جو دیکہو تو خجالت سے پشیمان ہو
شکل آئینہ بہت شرم سی حیران ہو

۱۱۱۹ھ

خواب آئے نہ جو وہ زلف پریشان دیکہو — داغ دل کہاؤ اگر خال درخشان دیکہو
بادلی عقل ہو گر چاہ زنخدان دیکہو — آبرو جائے اگر گوہر دندان دیکہو +

۱۱۱۹ھ

بیکلی دلکو ہو غنچہ جو دہن کا دکہلائے
زرد چہرہ ہو اگر باغ سخن کا دکہلائے

۱۱۱۹ھ

پست ہو حوصلۂ دل جو وہ سینہ دیکہو — آئینہ سا جو شکم آئے نظر حیرت ہو
ناف دکہلای تو گرداب کا چکر سمجہو — ہاتہ آئے نہ اگر موی کمر کو ڈہونڈہو

۱۱۱۹ھ

صاف زانو کے تصور مین پریشان رہو
آئینہ دیکہو کف پا کا تو حیران رہو

۱۱۱۹ھ

وہ گل اندام اگر برق تبسم چمکائے — خرمن ماہ پر کاہ کی کیصورت جلجائے
نخل قامت دم رفتار جو انداز دکہائے — سرو گلشن مین نہ سر بار خجالت سی اوٹہائے

۱۲۱ عشوہ و ناز و ادا سے ہے قیامت پیدا
شوخیون سے ہے نئی طرز شرارت پیدا

۱۲۲ پیار سی مجکو وہ آغوش مین لے دیکھی تو
بوسی حاصل کے بھی شوقسی وے دیکھی تو
صحبت وصل بہم خوب سنبے دیکھی تو
دل کی مانند وہ پہلو مین رہے دیکھی تو

۱۲۳ طاق پر تمنے سر دست مروت رکھدی
دل پہر لیتمسے تو جہیر یہ محبت رکھدے

۱۲۴ یاد رکھنا جو کف دست نہ ملتی گذری
شمع سان آتش حسرت ہی مین جلتی گذری
دن کی مانند یہ جوبن ترا ڈہلتی گذرے
بگڑی ایسا کہ مہینون ہی سنبھلتے گذرے

۱۲۵ مشرق مہر جو مغرب ہو تو آسان ہے یہ
مجسا عاشق ملی تجکو نہین امکان ہے یہ

۱۲۶ دور رہو پاس سے احسان نہ ہمپر رکھو
اب سر عجز رقیبونکے قدم پر رکھو +
گر ہے منظور ملاقات قسم پر رکھو
چلکے درگاہ مین تم ہاتہ حلم پر رکھو +

۱۲۷ اب رقیبون سے نہ ہم بات کرینگے زنہار
زندگی بھر نہ ملاقات کرینگے زنہار

۱۲۸ الغرض تیغ زبان نے یہ دکہائی جوہر
منہ پہ منہ رکھدیا اوس ماہ لقا نے آکر
یہ قسم کہائی دہرا ہاتہ سر ابرو پر
اب نہین ہونگی اطاعت سی تمہاری باہر

۱۲۹ صلح منظور ہے گر جنگ کی باتین نکرو
ہوش مین آؤ اب اس ڈہنگ کی باتین نکرو

۱۳۰ بات بہودہ نہ اب منہ سے نکالو دیکہو
شر نہ پیدا ہو زبان اپنی سنبھالو دیکہو
رنج بڑہ جائیگا ان باتونکو ٹالو دیکہو
آستین مین یہ نیا سانپ نہ پالو دیکہو

پاس کرتی ہین بہت طرح دیئے جاتی ہین
اوسپہ بہی نام حریف آپ سیئے جاتی ہین

۱۲۶ھ

گر سیان دور کرو بہر خدا ٹھنڈی ہو
آگ پانی مین لگاؤ نہ ذرا ٹھنڈی ہو
کیون نہین سر پہ اوٹھا ہی بھلا ٹھنڈی ہو
سرد مہری نکرو کہاؤ ہوا ٹھنڈی ہو

خنجر تیغ زبان خوب سنبھالا ہم پر
آج دل کھول کے غصہ یہ نکالا ہم پر

۱۲۷ھ

ہو چکی جنگ رکی تیغ زبان آمی شایان
بھاگی اغیار رہا ہاتھ تمہاری میدان
کہو دیا اوسکی طبیعت سے بہی سخوت کا نشان
تازہ معشوق چہٹی اب نہین ہی امکان

اوس سے بڑہکر کہین ہر وضع مین پایا اوسکو
عاشق زار تہے معشوق بنایا اوسکو

۱۲۸ھ

آگئی اوس سی سر بزم جو بر رو تکرار
دور ہو دلسی ملال اسکا بہت ہے دشوار
پہر مزا مہر و محبت مین نہین ہے زنہار
اب رہی ورد زبان ملنی مین عرض انکار

بی وفاون سے وفا ہو کے اصلا نکرے
چہوڑی معشوق سے ملنے کے تمنا نکرے

۱۲۹ھ

یہ دیا ہی جو عوض اوسکے خدا نے دلبر
نقش ہی حال طبیعت مرا اوسکے دلپر
پہر گئی بات مین طوطی کی روش چشم نظر
باعث وصل ہوا ترک ملاقات کا ڈر

شب فرقت سے بچے روز کا جہگڑا چہوٹا
شکر خالق کا ہی شایان کہ مین اچہا چہوٹا

تمام ہوا

شعلوہ

تخلص ہے آغا محمد حسین صاحب کا صاحب
دیوان ہین شاعر عالی فکر نازک خیال ہین شاگرد
ہین مرزا محمد اصغر علیخان نسیم دہلوی کے
قدیم سے باشندۂ لکھنؤ ہین مگر فی الحال
کلکتہ مین تشریف رکھتے ہین یہ واسوخت
جو مندرج مجموعہ ہذا ہے انہین کا نتیجہ
فکر رسا ہے ارباب ذوق ملاحظہ فرمائین
اور لطف کلام رنگین اوشہائین فقط

۱

شکرِ خدا کہ ابتو طبیعت بحال ہے
رنجِ فراق ہی نہ خیالِ وصال ہے
فکرِ رقیب ہی نہ کسی سی ملال ہے
اگلی خطاؤن کا مگر انفعال ہے

کہتا ہی جب کوئی کہ مزاج اب بجا ہوا
ہوتا ہی جی ذلیل کہ یہ مجھسے کیا ہوا

۲

ہوتے نہین ہی آنکھ عزیزون ہی چار اب
آتا ہی اور دہیان جو ہنستے ہین یار اب
جھکتا ہی سر لحاظ سے کچھ بار بار اب
اون اگلی گرمیون کی کیا شرمسار اب

احباب جب کسی کے لیے جان کھوتی ہین
ہم اپنی جی مین خوب ہی شرمندہ ہوتی ہین

۳

آتی ہی اب یہ شرم کہ کیون انتشار تھا
تا دم ہون دم بدم کہ یہ کیا حال زار تھا
کہتا ہون دل سے تو تو بڑا ہوشیار تھا
دیتا ہی وہ جواب مین بی اختیار تھا

مضطر تھا بیقرار تھا سچ ہی حیا نہ تھے
تقدیر کا قصور تھا میرے خطا نہ تھے

بیتاب ہو کے صبر سی کرتا ہون گر خطاب
تو تھا کہان کہ مجکو تھا اسدجہ اضطراب
تجھپر تو مجکو ناز تھا او خانمان خراب
مجبور ہو کے وہ بھی دیتا ہی یہ جواب

۵

جب پاس آپ کی نہ دل ناتوان رہے
کیسے مکان نہو تو مکین پھر کہان رہے

۶

دیکھا نگاہ یاس سے بالای آسمان
بھر کر اک آہ سرد کہا او عدو جان
یون چاہیے تھا درد رسیدہ کا امتحان
بھولا بھی سے یہ فلک دشمن جہان

۶

اب اوس گذشتہ خواب کا تمکو خیال ہے
جب ہوش مین ہوی تو غشی کا ملال ہے

۷

اسوقت کا نہ دہیان تھا ایسی تھی بیخبر
ہنستے تھے حال عاشق شیدا پہ بیخطر
کیا یہ نجانتے تھے کہ مجبور ہی بشر
غرہ تھا انتہا کا تمہین اپنے صبر پر

۷

مغرور کو ذلیل ہی ہونا ضرور ہے
اوسکے یہی سزا ہی کہ جسکو غرور ہے

۸

چلتے تھے روز چوک مین ہنکر قدم قدم
گھر سی نکھر نکھر کے نکلتے تھے باخشم
عالم سنور سنور کے دکھاتی تھی دم بدم
تن تن کے کیون او بھرتی تھی اتنا ہوی جو خم

۸

کس پر پڑی ہی آنکھ کہ شرما ی جاتی ہو
کیسے نظر لگے ہی جو آنکھین چراتے ہو

۹

کیا کیا بناو ٹون ہی نکلتی تھی رات دن
تیور رنگا ڈنون ہی بدلتی تھی رات دن
اٹھلا کی چال ناز سی چلتی تھی رات دن
کی ہوشون کی نہم نہ بہلتی تھی رات دن

۹

یہ کیا ہوا کہ چوک بھی جاتی نہین کبھی
ملنا تو کیا کہ آنکھ ملاتے نہین کبھی

۱۰

سن سنکی یہ جواب فلک پر ہی تاب
آیا عرق جبین پہ زیادہ ہوا حجاب
ہمت ہی نہ ضبط کی جیتا ہوا عذاب
اغلب تھا ہو نہین بحر ندامت مین غرق آب

چاہا ہزار جان گنوا ون اسے طرح
پر کیا کرون کہ موت نہ آئی کسے طرح

ای دوستو غرور کا یہ پھل ہوا نصیب
آفت نصیب نام ہوا اور بلا نصیب
جیسا کہ اون نون مین بُرا تھا مرا نصیب
وہ رونہ جیتے جی نکری پھر خدا نصیب

بچنا سدا برای خدا اس قصور سے
یارو کبھی کسی پہ نہ ہنسنا غرور سے

سنبھلے رہو کہ گھات مین ہی آسمان لگا
دیکھو ڈرو کہ ہو نہ کہین مورد جفا
یارو زمین عشق مین کہتکا ہی جا بجا
مین گر چکا ہون کا نپتی ہین اس سے دست و پا

پہنسنا نہ رنج مین کہ پشیمان آہ ہو
ڈرتا ہون تم نہ میری طرح سے تباہ ہو

سچ جاننا یہ میرے نصیحت ہے سب بجا
مین ہی تمھاری طرح سے خوش باش تھا سدا
دلمین نہ تھا نشان کسی غم کا حرف ہا
لہراتا تھا شباب کا سبزہ ہرا بھرا

آنکھون مین اک سرور تھا حسن و جمال کا
گو چاند تھا پہ ناز تھا اپنے کمال کا

کب سنے ہنر سے آنکھ ملاتا تھا مین بھلا
فضل خدا سے یار ہزارون تھے پر سدا
سمجھا حواس مین نہ کبھی ایک کو ذرا
ہر وقت اپنی علم و عمل پر غرور تھا

تنتا تھا روز چوک مین گیسو سنوار کے
کیا جھولتے تھے آمد فصل بہار کے

جس نازنین سے آنکھ ملا کر نکل گیا
چلائے وہ یہ کون کلیجے کو مل گیا
جس گل سے کچھ مزاج ذرا بھی ہل گیا
اک شوخ اور پھانس لیا جی بہل گیا

روتا تھا اپنے جان کو چرخ کہن پڑا
اقبال تھا جو کام کیا خوب بن پڑا

شلہ

اک دن اسی طرح سے تفریح وقت شام
چند ہمنشیں بھی ساتھہ کہ علوت تھی یہ مدام
دل مین مزی زبان پہ کچھہ لطف کی کلام
باہم مذاق رنجش و نیاسے شاد کام

شلہ

آکر زمین چوک کو گلزار کر دیا
سب لالہ زار کوچہ و بازار کر دیا

شلہ

گھرون کو دوڑتے ہوئے شادان اودھر
اٹکھیلیان مزاج مین جوبن عروج پر
سب دوست محو تھی کہ پرستان تھا جلوہ گر
ناگاہ ایک حور پہ میری پڑے نظر

شلہ

چشمک نی میری رنگ صبا کا دکھا دیا
ہر چند غنچہ لب تھی مگر مسکرا دیا

شلہ

پھر سیر چوک کی ہوئی جی کھول کھو لکر
آخر قریب شام پھری اپنی اپنی گھر
دیکھا تو سامنے سے وہی غیرت قمر
جھرمٹ مین ہوشون کی خرامان ہی کچھہ ادھر

شلہ

تھی نہین ہی اوس سی سلیمان کی جاہ کو
گویا لیا ہی گود مین تارون نی ماہ کو

شلہ

حیران مین دیکھتا تھا کہ اوسکی نظر پڑی
باہم نگہ نگہ سے مگر چوپھر لڑی
عاشق مزاج ہو کی طبیعت کی تھی کڑی
سکتا ہوا بڑھی نہ قدم رہ گئی کھڑی

شلہ

بولا مین اس پری کو نہین جانتی ہین ہم
اک دوست مسکرائی کہ پہچانتی ہین ہم

شلہ

ہم اوسطرف بڑھی وہ روانہ ہوئی ادھر
سب متفق ہو ساتھہ پھری اپنی اپنی گھر
وہ دوست اوس پری سی جو واقف تھی خوب تر
ٹھہری وہ چوک مین اونہین کچھہ کام تھا مگر

شلہ

ہم اپنی گھر جب آئی تو پھر پیچھے رہے
ہر روز کی طرح سے وہی قہقہے رہے

شلہ

کچھہ دیر مین وہ دوست بھی آئی ہماری گھر
پوچھا کہان یہ دیر لگی تمکو اس قدر
ہنسکر کہا اونہون نی کہ جاتی تھی ہم کدھر
دیکھا کچھہ اور راہ مین سامان جلوہ گر

جلسا تھا ہو شون کا سر سب حسین تہین
۲۱ سب بہترین خلق تہین سب نازنین تہین

آیا ہی وہ نظر کہ نہین طاقت بیان
والہ اوس جگہہ پہ پرستان کا تہا گمان
دیکہے نہ ایسے لوگ نہ ایسا سجا مکان
پریان اور ترکے قاف سی آئین ہین کہنچ کر

جہرمٹ پری وشون کی سب اور سن انجمن مین تہے
۲۲ غنچے لو نہین گلون کی برابر چمن مین تہے

حیران مین دیکہتا تہا کہڑا قدرت الہ
سنے سانہتہ زبان سی نکلتا تہا واہ واہ
ناگاہ اوس پری کی جو مجہپر پڑی نگاہ
جس سے لڑی ہی آنکہ تمہاری بعین راہ

پہر چشمکون سی اوسنی اشارا کیا مجہے
۲۳ تجویز یار دوست تمہارا کیا مجہے

اوس مہ جبین نے پاس پہر اپنے بلا لیا
خاطر وہ کی کہ جسکی نہین حد و انتہا
پہر تذکرون مین چوک کا بہی ذکر آگیا
پوچہا تمہارا نام و نشان جب ذرا ذرا

مین نے کہا کہ آپ کو کیا اوسنے کام ہی
۲۴ ہین کوئی کیون بتائین جو کچہہ اونکا نام ہی

کیا دیجیے گا اونکا بتا مین اگر نشان
بولی کہ خیر جان کی ہی آپ ہین کہان
مین نے کہا کہ مین نہین یا تم نہین بہان
اور خیر جان کی ہی بظاہر نہین ہی امان

فرمایا ہمسے کر بیان خالق کی شان ہی
۲۵ بولا مین جی مجہی کو تو کچہہ اور دھیان ہی

مین نے ہی تو حضور سی پوچہا تہا کچہہ پتا
مین نے ہی تو کہا تہا کہ وہ کون سا تہا
مین نے ہی چشمکون سی اشارہ بہی تہا کیا
مین نے ہی آدمی سی کہا تہا انہین بلا

مکری کو دیکہتا جو کوئی شخص آیا تہا
وان ہی مین ہی تو دیکہہ کے کچہہ مسکرایا تہا

ہنسکر کہا یہ گرمیان بہاتین یہان نہین
یہ نوک جھوک اور ذرا کیجے کہین
بس جایئے یہان ہی کٹری ہوئی ہین
اس گون نہین ہو ورنہ بٹھاتی تہین نہین

۵۲۷ یہ کہکے اس چنان چنین مین بڑی آبرو نہین
بولا مین سچ ہی یان ہی خوشامد کی خو نہین

ہنسکر کہا کہ ڈھیٹ ہی کہتا یہ مردوا
گہرا چنا ہی آنکھ مین بالکل نہین حیا
باتین کرخت لیلین مروت نہین ذرا
رُوکہین مین وہ جواب کہ مطلق نہین مزا

۵۲۸ میرا ہی اسکو پاس نہ اور رونکا دہیان ہے
اک بک لگی ہی کیا کہ قینچی زبان ہے

مین نے کہا پھر آپ کہین اپنی داستان
بولی کہ تم سہی خاکہ کرین از دل بیان
پوچہا تہا جنکو اونکا بتایا نہ کچہ نشان
بک بک کی مغز چاٹ گئی اُف ری کہیان

۵۲۹ بتلاؤ تو وہ کون ہین کیا اونکا نام ہے
لی آؤ اونکو یان کہ ہمین اونسی کام ہے

مین نے کہا کہ خیر تو بولے کہ سچ کہو
وعدہ نہو خلاف ضمانت کیجی دو
بولا مین ہان وہ آئین گے اب تو رہا کرو
اک لی کہا کہ اِنسی اونہین کی قسم تو لو

۵۳۰ اوس جاسے پہر قدم نہ اوٹہانی دیا مجھے
لی لی قسم تمہاری تو آنے دیا مجھے

ای وہ تو جب اونسے سنا سب یہ ماجرا
اور انتظار صبح مین کاٹی شب ملال
پہرنی لگی نگاہ مین شام شب وصال
گٹنے لگا جو روز تو بڑہنے لگا خیال

۵۳۱ دل نے کہا کہ مجھکو نہین اب قرار ہے
بولا وفور شوق تجہے خت بار ہے

جب دن چہپا نمود ہوئی شام آرزو
چلنے پہ مستعد ہوی یاران نیک خو
پہنا لباس تنگ ملا عطر مشک بو
پونچہی خمک ہوا کی لپٹنی سے کو بکو

اوٹھی بڑی سیر عجب آن بان سے
نکلے بنا سنوار کے جوبن مکان سے

بڑھنے لگا جو شوق ملاقات دم بدم
پونچھے میان چوک خرامان قدم قدم
آئے قریب خانۂ دلدار جب کہ ہم
دیکھا کہ انتظار مین بیٹھا ہی وہ صنم

پر کچھ ادھر ادھر نگران بار بار ہی
ثابت یہ ہی کسیکا اسی انتظار ہی

یہ دھیان تھا کہ دیکھ لیا اوسنے ناگہان
پھولون نہ وہ سمائی ہوئی اسی شادمان
قسمین ہزارون اپنی دلائین کہ آؤ یان
جانا پڑا کہ تھا قدم دوست درمیان

پونچھی جو بام پر تو مزاج اپنا اور تھا
الفت کی سلطنت تھی محبت کا دور تھا

پونچھی قریب یار پرنی ادا کی جب
احباب دوست بیٹھ گئی پاس آکی سب
بولا یہ مسکرا کے وہ مشتاق با ادب
فرمایئے مزاج مبارک کا حال اب

کیا شغل ہین حضور کو کس شے کی شوق ہے
مین نے کہا کہ مجکو محبت کا ذوق ہے

بولی خلاف اسکی تو مین خوب سا ہنسا
پوچھا سبب ہنسی کا تو مین نے بیان کیا
یہ تو وہ شوق ہی کہ نہین جسکے انتہا
اس درد لا علاج کے پیدا نہین دوا

مجکو تو شوق اسکے سوا دوسرا نہین
ہنسکر کہا چھپانے سے کچھ فائدہ نہین

مجکو بھی کچھ حضور کے معلوم حال ہین
مشہور ہی کہ شاعر نازک خیال ہین
گاتی ہین کچھ ستار مین بھی بی مثال ہین
مین سن چکی ہون آپ بھی صاحب کمال ہین

رکھتی ہون التماس مگر جی نہ سست ہو
مشتاق مین بھی ہون جو طبیعت درست ہو

ہان کوئی سوز پہ ہی کہ کل سی ہی نمایان	رو کر ہر اس دل کی نکالون تو ہو قرار
کہتا ہی دلکو تہا ستی ہون شب ہے بار بار	تہمتا ہی دل تو اشک نکلتی ہین بیشمار

	شک ہوا کر مرض کا تو اوسکی دوا کرون
	اس درد لا علاج کی تدبیر کیا کرون

والدہ ہمپہ کل کی تہی بہاری تمام رات	تہی زندگی سی اپنی مین عاری تمام رات
بہولی ذرا نہ یاد تمہاری تمام رات	پہلو بدل بدل کی گذاری تمام رات

	ڈرتا تہا جی جو گہر کی طرف دیکہتی ہی مین
	اندہیر تہا جدہر کی طرف دیکہتی ہی مین

یہ کیا ہوا ہے مجکو خدارا بتاؤ تو	بند کہہ سوال کا میرے جواب دو
بت کیا بنے ہوئی ہو زبان ہی تو کہہ کہو	مین بک رہی ہون آپ کو تم اور دہن مرا ہو

	بیتابیون سی تاب نہین اضطراب ہے
	کیون جی تمہین بتاؤ یہ کیسا عذاب ہے

برہم مزاج حال پریشان جی اوداس	چہرہ اوجاڑ شکل بہیانک قلق ہراس
دل مضطرب ملال بہت زندگی سی یاس	لب خشک رنگ زرد بدن سرد جی اداس

	طاقت ہی طاق ضعف سے درد انتہا نہین ہے
	رعشہ ہی ہاتہ پاؤن مین لکنت زبان مین ہے

ہر بار سنسناتی ہین اوٹہنی مین دست و پا	جی کانپتا ہی آتی ہین تپ ہر ہزار ہا
جیسی کہ کہہ گئی ہی سکت ضعف تن پہ ہا	غصہ ذرا ہی بات پر آتا ہی بیخطا

	اوبہن ہوئی جو چیز کسی نی ذرا ہی کی
	نفرت ہی اوس ہی جسنی نصیحت بجا ہی کی

کیا جانی یہ کیا مری بہچی بلا سے لگے	مدت ہوئی کہ آنکہ نہین اگ رہا سے لگے
جلتا ہی دل کہہ آگ سی ہی جا بجا سے لگے	کسکی مجال ہی جو بجہائی خدا سے لگے

بگڑی کوئی بنائے یہ بیجا خیال ہے
۴۴۲ تقدیر کے بگڑے کو بنانا محال ہے

کھلتا نہیں یہ بھید کہ تقصیر کیا ہوئی
کیوں مبتلائے صدمۂ رنج و بلا ہوئی
پونچا کسی ملال جو مجھ پر جفا ہوئی
کیا مفت جان دی کہ نہ ثابت خطا ہوئی

توبہ ہزار بار کروں التجا کروں
۴۴۳ اور اسپہ بھی جو رحم نہ آئی تو کیا کروں

کہنے کے نام ہی تو قسم تک حرام ہی
ہنسنا کہاں نصیب میں رونا مدام ہی
رسوا کہیں نہ ہوں یہ قلق صبح و شام ہی
انجام گریہ ہی تو قصہ تمام ہی

بیتابیاں معین ہیں وحشت کا جوش ہی
۴۴۴ جینے کے آرزو ہی نہ مرنے کا ہوش ہی

بیتابیوں کی ہاتھ سے ضبط جفا کہاں
بدنامیوں کا پاس ہی کوتاہ کروں فغاں
دشمن ہی خلق برسر بیداد آسماں
اللہ ہی بچائے کہ ہی سخت امتحاں

ثابت نہیں کہ کون سی تقصیر ہو گئے
۴۴۵ کیا جاگ جاگ کر مری تقدیر سو گئے

مضطر ہوں کیا بیاں کروں ہیجان دل کی
مظلوم چرخ پیر کو ہی امتحان دل
ویران مثال دشت پڑا ہی مکان دل
پہلو میں دو پہر سی نہیں ہی گمان دل

اوس خانماں خراب و پریشاں کو کیا ہوا
۴۴۶ ثابت نہیں مجھی مری نادان کو کیا ہوا

کل تک تو میں نے آپ سنی نالہای دل
یہ کیا ہوا کہ اب نہیں آتی صدای دل
اسد رہ اضطراب بڑھا ہی برای دل
کہتی ہوں کچھ یہ منہ سی نکلتا ہی ہی دل

ارمان ہی کہ وصل ہو اوس غمگسار سے
۴۴۷ اللہ تو ملا دل سے اس غمگسار سے

۴۸ کرتی ہون جب مین چار طرف جستجوی دل — مجکو تو کچھ حضور سی آتی ہی بوی دل
لوہای اب کہلا کہ یہ تمی آرزوی دل — للہ سنیجے گا ذرا آبرو سے دل

۴۹ مین چاہتی ہون رنج مین یہ مبتلا نہو
نازک مزاج ہی کوئی سیر جفا نہو

۵۰ خوگر نہین یہ ظلم کا عادی ہی عیش کا — پونچھی نہ کوئی رنج مین ہی راحت آشنا
للہ دیجیے گا نہ تکلیف کچھہ ذرا — مین اسپہ شیفتہ ہون یہ ہی آپ پہ فدا

۵۱ دلجوئی بیکسون کی تو دنرات چاہیے
مشتاق کی تو اسپنے مدارات چاہیے

۵۲ بس اب مین خوش ہوئی تیری قربان ایخدا — کیا خوب غمگسار کا میری پتا لگا
کل تک تو جانتی تہی کہ نزدیک ہی قضا — ہان کچھہ امید زیست ہوئی اب ذرا ذرا

۵۳ کیونکر رہے ملال خیال دغا نہین
دل اوس سی آشنا ہی کہ جو بیوفا نہین

۵۴ جب اوس پری نی درد دل اپنا کیا بیان — امی موستون اب ہی پہر مجھے دہان
چاہا ہزار ضبط کرون نالہ وفغان — پر کیا کرون کہ آنکھہ سی آنسو ہوئی رون

۵۵ تسکین دیجے ملال نہ کرنا ذرا کبھے
کہائی قسم کہ مجھہ سی نہ ہوگی خطا کبھے

۵۶ اب آپ اپنی دل کو خدارا سنبھالیی — میری طرف گمان جو بد ہو نکالیی
للہ ضبط کیجیے رونے کو ٹالیی — وہ اور لوگ ہین کہ جو ہوتی ہین چالیی

۵۷ جو باوفا ہی اوسکو اطاعت سی کام ہی
بندہ خدا کی فضل سے ہر دم غلام ہی

۵۸ ہوتا اگر فریب تو کہائی قسم بھلا — دیتی خدا رسول کو ضامن سبی تم بھلا
تسکین بہی کرتی پیار سی ہان دم بدم بھلا — بیتا ہیون کا آپ کی ہوتا ہی غم بھلا

کہتے نہ کچھ مگر کہ ہم وہ حسین ہین
مرتے ہین سہ جبین فدا نازنین ہین

دیکھا جب اوس پری نی کہ ہی صاحب وفا
یہ ہین ہو کی مجکو گلے سے لگا لیا

بولی کہ مین نثار ہون الفت کا ذکر کیا
اپنا مطیع حکم سمجھنا ہے خدا

کرنا خلاف عہد تو اورون کا کام ہی
مین نے کہا کہ یہ تو ہمارا کلام ہی

لو اب رکو کہا تمہین اللہ کے قسم
گھبرا رہے ہین دیر سی احباب ہمدم

کہتی ہین لوگ رات ہی بالفعل سی ہی کم
آئین گے قرب شام جو زندہ رہین گے ہم

خاموش کیون ہوا سے کا وعدہ تو کل کیا
پھر عارضون پہ کیسو پیچان سے بل کیا

رو کر کہا کہ آپ کا احسان جو آیئے
ایسے کہان نصیب جو تشریف لایئے

انصاف غرض ہی یہ خدارا بتایئے
کیونکر مین اپنے منہ سی کہون یہ جایئے

آرام کیجیے تو عنایت کمال ہے
بولا مین ہنس کی آج تو رہنا محال ہے

رخصت ہوئی وہان پہری شاد اپنی گھر
ہوتی ہی صبح جشن کا سامان جہا جلوہ گر

فکر رقیب تھی نہ کسے مدعی کا ڈر
باہم کمال عیش سی ہونی لگی بسر

دم بھر بھی اونکی پاس سے اوٹھنا محال تہا
ہر وقت شغل عشق تہا لطف وصال تہا

اکثر ہوا کیے جو محبت کا تذکرا
اور آگیا زبان پہ کہین نام ہجر کا

کچھ جی مین سوچ سوچ کی اوس نی رو دیا
گھبرا کے پھر کہا کہ بچانا مری خدا

سنتی ہو تمہین کہ زیست جدائی مین شاق ہی
شاید جہان مین نام اجل کا فراق ہی

کیون جی خدا نخواستہ کرتم ہوئے خفا	کس طرح سی کٹین گی جدائی کی دن بلا
کیونکر جین گے جلد بتاؤ شئے خدا	توبہ اوسکے کی ہمسی مصیبت مجال کیا

تڑپین گی جب بہت دل مضطر ستائی گا	
پھر تمکو بھی نہ ہمپہ ذرا رحم آئے گا	

لو ہاتھ جوڑتے ہین اگر ہمسے ہو خطا	تم صاحب وفا ہو نہ ہونا کہے خفا
ہم شاد ہین کہ شوق ہی دینا ہمین سزا	پر ترک اتحاد نکرنا شئے خدا

حسرت بھروں کو شکل دکھانا پھوڑنا	
آنا نہ یان تو چوک کا آنا پھوڑنا	

سن سنکی اوس پری سی محبت کے یہ کلام	سنے سول نے درم ہوئی تا زندگی غلام
چھوٹے عزیز ترک احبا ہوئی تمام	ہونے لگی بسر وہین اوقات صبح و شام

راحت مزاج رنج و مصیبت مین پڑ گئے	
بن بن کی کیا نصیب ہماری بگڑ گئے	

اس عقل پر غرور کہ سمجھے نہ یہ ذرا	نادان کی دوستی کا بھلا اعتبار کیا
ہر چند لطف ہجر سی واقف مزاج تھا	لیکن خطا خطا پہ اوتہائی یہ کی خطا

وان سلسلہ تھا عشق کا الفت کا جوش تھا	
یان خاتمہ بخیر کہ باقی نہ ہوش تھا	

جب کم ہوئی خیال دغا و حیلا بڑھا	زائل گمان بد ہوئی پاس وفا بڑھا
ہٹنے لگا جو حسب تو سودا سوا بڑھا	آتا ہی آسمان کو بھی کتنا گھٹا بڑھا

بگڑی بنی بنائی بڑا حال ہو گیا	
جاگے نصیب ہجر کی اقبال سو گیا	

ظاہر ہوا کچھ اوسپہ مری لو لگا کا حال	سمجھی کہ انکو حسے محبت ہی کا کمال
آغاز حسن ہوئی اور کچھ خیال	گھٹنی لگا جو لطف تو بڑھنی لگا ملال

۵۵ نقشے جمی فریب کے دہنگ اور ہو گئے
دو روز مین مزاج کی رنگ اور ہو گئے

پونچھے خوشامدی جو نہایت تھے بدخصال
جیسے عدوی خشک پریشان جاہ حال
دوڑی نصیب پیٹ کاکرتی ہوی ہوا ل
پوہیا اِدہر مزاج تو تاکا اودہر کو مال

۵۶ بڑہتی تہی جب ہوس دُر نایاب کی طرف
حسرت سی دیکہہ لیتی تہی اسباب کی طرف

کرتے تہے بنوٹون سی خوشامد بہری کلام
کہتی تہی سب کہ ہم تو نمک خوار ہین تمام
جیتی تہی پروریش ہی منحصر آپ کی مدام
اک نی کہا کہ اس سے تو واقف ہین خاص و عام

۵۷ ہمت وہ حق نی دی ہی کہ دنیا مین نام ہی
حاتم تو اک حضور کا ادنی غلام ہی

واللہ اس طرح کی تو ہمت نہین سنی
حاتم کی بہی تو ایسی سخاوت نہین سنی
یہ سیر چشمیان یہ مروت نہین سنی
سب کچہہ سنا پہ دی کی محبت نہین سنی

۵۸ کیونکر کہین یہ صاحب جود و کرم نہین
جو چاہا جسنی جہین لیا انکو غم نہین

غربت مین دون کی حال پہ رحمت کی ہی نظر
عادت ہی انکی روز لٹاتی ہین مال و زر
یہ ہین رفیق دوست تو واللہ اسقدر
کہاتی نہین ہین آپ کہلاتی ہین مشتہر

۵۹ کیسی ذرا سی چیز ہو سب کا خیال ہی
یہ ملی ہماری نوش کرین کیا مجال ہی

کیا پرورش ہی جس ہی محبت ہی دُر کی
آیا جو وہ تو اوسکی ہی خاطر ضرور کی
حاجت روائیان ہوئین میرے حضور کی
واللہ کیا سخی ہی طبیعت حضور کی

۶۰ خالی نہین پھرین گے جو محتاج آئی ہین
لاکہون مین ایک سدا نہین ہاتہ سی جاتی ہین

جب اوس پری سی کی یہ رقیبون نی گفتگو
اور سن چکی بیان سب اونکا وہ خوبرو
باقی رہی نہ دل مین محبت کی آرزو
جاتی رہی دماغ سی بالکل وفا کی بو

غصہ جو آیا راز نہان کو عیان کیا
ہاوان تہی سب سی دل محبت بیان کیا

سن سنکی اوسکی بات رقیبون نی پھر کہا
بولی فریب سی کہ تمہاری نہین خطا
مشہور ہو جہان مین تم صاحب وفا
بی بی یہ لکھنؤ ہی یہان ہی پڑی ہی وغا

یہ لوگ کہانیی ہین مروت نہین انہین
مکار ہین کسی کی محبت نہین انہین

تماحسین انکو بلائے بالتجا
اور اوسپہ ہی یہ ناز کرین شان کبریا
کیسا غضب ہی ترک ملاقات بیخطا
پیچھا پھڑاو جلد اب اپنا ہی خدا

بھولی سی ہی گر انکی فریبو نمین آوگی
یہ رنج کیا ہی خوب مصیبت اوٹھاوگی

اب فکر مین ہی کون گرفتار تم کہ ہم
کرتا ہی کون شکوۂ بیکار تم کہ ہم
بیٹھا ہی کون بیکس و ناچار تم کہ ہم
روتا ہی کون پرسی ہر بار تم کہ ہم

ہی کون اپنی جان سی عاری بتایئے
کرتا ہی کون گریہ وزاری بتایئے

اچھا کرو نہ ترک ملاقات ہمکو کیا
بدذاتیان کری گا وہ بدذات ہمکو کیا
جینگو گی تم نصیب کو ونرات ہمکو کیا
سمجھائین گی جو ہوگی بری بات ہمکو کیا

جانی دو یہ بھی ہوس ابھی ہی نہ کم کرو
دیکھہ اونکا امتحان محبت تو تم کرو

بولی وہ نازنین کہ سب اتنی سچ کہا
واللہ جانتا ہی کہ میری نہین خطا
واللہ گر وہ آپ کرین گی نہ التجا
بس بس بہت بہت نہ اوسی لونگی ہون خفا

ملک بھی وہ کہ تن تو نہ تھا بلکہ جی کا دن
جب تو نہ تھی یہ ترک ملاقات اب کروں

اوس نازنین کو وان ہوا منظور امتحان
اور یاں مجھی ہی اوسکی محبت پہ تھا گمان
مین جانتا تھا جیسی اوسی بی مری کہان
جب دن گیا تو آنکھ مین اندھیر تھا جہان

جون توں وہ روز ہجر تو باتون مین کٹ گیا
آئی جو شام ہجر کلیجہ اولٹ گیا

خورشید نی رخ اپنا چھپایا نقاب سی
لی طائرون نی جای نشیمن شتاب سی
دودچراغ شب نی کہی پیچتاب سی
روحون نی جسم چھوڑ دی اضطراب سی

تاریک دوجہان ہوا ظلمت کو بہر دیا
شام شب فراق نی اندھیر کر دیا

پہیلی کچھ آسمان پہ سیاہی اد ہر اودہر
دورہ کیا مین کا اندھیری نی سر بسر
گھیرا اودا سیون نی مصیبت نے دونگا گھر
ڈرنے لگا جو قلب تو چھپنی لگے نظر

خاموشیان عیان پی قفل دہان ہوئین
انکھون کی سمت ہوتی ہیندین روان ہوئین

کالا لباس چیرخ نی پہنا بامتحان
چھایا زمین پہ چادر ظلمت کا سایبان
ہونکی سبھی آئی باد مخالف کی ناگہان
ٹھنڈی ہوئی چراغ تو دہندی اہو مکان

آیا پسند رنگ سیہ آسمان کو
تاریکیون نے گھیر لیا دوجہان کو

مسدود راستی ہوئی ہوئی ہوئی مکان
راحت مزاج سو گئی جاگین اودہیان
پہرنی لگی ہر ایک طرف کو نگاہبان
بیدار کی صدا ہوئی ہمت سی عیان

خاموشیون نی نطق فراموش کر دیا
غفلت نی ساری شہر کو بیہوش کر دیا

مضطر ہوئی وہ لوگ جو دنیا تھی بیقرار
گھبرائی وہ مزاج کہ جسکو تھا انتشار
اوبھین وہ حسرتین جو سدا تھین قصوروار
ٹوٹی وہ آس جسکو کسی کا تھا انتظار

۸۲ تڑپا وہ دل کہ غم سے کبھی آشنا نہ تھا
گھٹنی لگا وہ دم جو اکیلا رہا نہ تھا

وہ خوف رات کا وہ سیاہی کہ الحذر
وہ صدمۂ فراق کہ جس سی نہین مفر
وہ بیکسی وہ دیکھنا حسرت سی سوی ادھر
وہ اضطراب لگا وہ پھرنا ادھر ادھر

۸۳ وہ غم کہ جو بیان کی قابل ذرا نہین
وہ درد لاعلاج کہ جسکے دوا نہین

ہر بار دیکھنا سو افلاک یاس سے
آہستہ آہ سرد وہ بھرنا ہراس سے
وہ چپکے چپکے رونا عزیزونکی پاس سے
باتین بنا بنا کے وہ کرنا حواس سے

۸۴ یون ٹالنا ملال کو غصہ ذرا نہین
وہ نالۂ خموش کہ مطلق صدا نہین

گھٹنا وہ اضطراب مین تارونکا بار بار
گھڑیال کی صدا کا وہ کانونکو انتظار
وہ نوامیدیان وہ طبیعت کا انتشار
وہ عالم سکوت کہ جیسے گناہگار

۸۵ یہ اضطراب تھا کہ تہ و بستی تھی بات کو
طالع نہ اب دکھائی جدائی کی رات کو

سکتا تھا مجکو آپ کہ کٹتی نہین یہ رات
پہیلے ہی کسقدر کہ سمٹتی نہین یہ رات
کیسی اڑی ہوئی ہی کہ ہٹتی نہین یہ رات
بڑھتی ہی ہو ہو جوم کی گھٹتی نہین یہ رات

۸۶ کٹنا نہین فنا کا طبیعت سلیم ہے
جب دیکھتا ہون اپنی چلمہ پر مقیم ہے

پایا نہ چین ہجر مین دم بھر تمام رات
تڑپا ہی یاس ہی دل مضطر تمام رات
بیتابیان رہی ہین برابر تمام رات
کاٹی ہی کروٹونکو بدلکر تمام رات

کہتا یہ درد کس سے کہ درد آشنا نہ تھا
تنہائی ہمنفس تھے کوئی دوسرا نہ تھا

رو رو کے اپنی جان گنوائی تمام رات
آہ رسائی کی رسائے تمام رات
آرام کی نہ شکل بن آئی تمام رات
نیند ایسی سو گئی کہ نہ آئی تمام رات

برہم مزاجیون نے پریشان کر دیا
جوش جنون نی اور ہی سامان کر دیا

یارا رہا نہ ضبط کا سودا سوا ہوا
وحشت نی ہامہ سوی گریبان بڑھا دیا
دامن تو مہک کی ناخن پا سی لپٹ گیا
بیتابیون نی چاک کیا پردہ حیا

عریان تنی کو دیکھہ کی فی الفور تن گئی
مجذوب ہو چکی تھی سڑی اور بن گئی

رخصت ہوئی دماغ سی شرم و حیا کی بو
جاتی رہی شکیب کی ضبط فغان کی خو
پیدا ہوئی مزاج مین صحرا کی آرزو
آنی لگی زبان پہ کچھہ اور گفتگو

دل نی کہا کہ رنج و بلا کا دور ہے
جلدی چلو کہ سیر بیابان ضرور ہے

فوج سرشک دیدہ تر نے لیا نہ دم
نالہ جرس بنا ہوئے آہ رسا علم
برباد یان چلو مین رفاقت مین رنج و غم
وحشت نی دی صدا کہ بڑھائی ہوئی قدم

جوش جنون معین ہی قوت ہی گشت کی
برہم مزاج سیر کو جاتی ہین وحشت کی

رک رک کی آئی سینی سی لب تک جو مدعا
بیتابیون سی اور بھی حالت ہوئی تباہ
ناچار چشم یاس سی کی ہر طرف نگاہ
بولی یہ بیکسی تمھین اللہ کے پناہ

اچھا مٹاؤ عالم حسن و جمال کو
سونپا تمھین فضا کو جفا کو ملال کو

۹۲ بھر آئی اشک دیکھی اپنا تباہ حال
ٹیسون سی درد دل کی ہوا اور بنڈی ہال
بڑھ بڑھ کی کاہشون نی کیا صوت ہلال
اقبال گھٹ گیا تو پھر انی لگا زوال

۹۳ برہم مزاجیان جو نہان تہین عیان ہوئین
آخر کو اضطراب سی سوائیان ہوئین

احباب سی کسی نی یہ جاکر بیان کیا
آغا شکوہ کی بھی خبر ہی تہین ذرا
مہمان چند دم ہی وہ آفت کا مبتلا
ملنا ہو زندگی مین تو جاؤ بلی خدا

۹۴ تیر بلای عشق سے سینہ فگار ہے
ہچکی لگی ہے موت کا امیدوار ہے

احباب دوڑی ہوئی آئی برہنہ پا
دیکھا تو واقعی جو سنا تہا وہ ہی بجا
گھبرا گیا کوئی تو کوئی مضطرب ہوا
رو کر کہا کسی نی بچانا مری خدا

۹۵ ہان اک نگاہ لطف و کرم تو کریم ہی
اللہ تیری ذات غفور الرحیم ہی

اک دوست تہی کہ اونکو بہت تہا مرا خیال
بولی کہ کچھہ بیان کرو درد دل کا حال
ہم جانتی ہین یہ کہ تہین رنج ہی کمال
پر کیا کرین کہ بس نہین اپنا بجز ملال

۹۶ کام آئی گر تو جان تک اسدم نثار ہی
لیکن کسی کی دل پہ نہین اختیار ہی

پر ایک ہی ہماری نصیحت جو مان لو
دیکھو ابہی تو رنج و بلا سی نجات ہو
مین نی کہا بتاؤ وہ بولی دعا کرو
لیکن بہلا کے قلب سی رنج و غرور کو

۹۷ جب دل مین ہو تو کہو اضطراب سی
یارب بچا تو عشق کی رنج و عذاب سی .

اون دوست سی یہ مژدہ جان بخش جو سنا
بیتاب ہو کی ہاتہ اوٹہائی پی دعا
رو رو کی کی جناب خدا مین یہ التجا
یارب بچائیو کہ ہی الفت بری بلا

مطلب ہوئی جو ختم دل بیقرار کے
آمین کی دوستوں نے صدا دی پکار کے

قدرت خدا کی ہو گئی مقبول التجا
غفلت سی آنکھ کھل گئی پس ہوش آگیا
جاتا رہا خیال تک اوس شکار کا
کچھ عشق ہی فزوں ہوا نفرت کا مرتبا

ایسی دعا ی زود اثر کام کر گئے
یہ بھی نہ کچھ کہلا وہ محبت کدھر گئے

خالق کی شان ہاں ہوا موقوف انتظار
اور روان اوسی تہا میری منانی کا انتظار
گذری جو دن بہت تہی ہوئی اور شرمسار
بی اختیار تہی رہا دل پہ اختیار

جو بات ناگوار تہے منظور ہو گئے
اس عشق کا برا ہو کہ مجبور ہو گئے

ہمت رہی نہ ضبط کی ہوتی لگی اوداس
بیتابیوں کی تا یہ سی جاتی رہی حواس
ٹوٹی جو آس دل کی بندہی اور شکل یاس
بولی یہ آدمی سی کہ جا جلد اونکی پاس

کہنا خطا معاف خبر کو مین آیا ہون
اور اوس بلا نصیب کا پیغام لایا ہون

آدمی کا بولنا تہا پیام بر
جھک کر کیا سلام تو میری پڑی نظر
غصہ بہرا تہا ہو بیکل مجھسے در گذر
باتین وہ سخت سست سنائین کہ الحذر

پھر یہ کہا کہ مجکو نہین اونسے کام ہے
جا ترک دوستی ہوئی قصہ تمام ہے

مضطر ہوا وہ اور یہ سنکی داستان
جاکر وہان بیان کیا جو سنا تہا یان
گہبرائی پہر تو اور زیادہ وہ نیم جان
بہڑکی تپ فراق تو اوٹہنے لگا دہوان

نادم ہوئی کہ ہای مین ناحق خفا ہوئے
اونکا قصور کیا ہی مجہی ہی خطا ہوئے

۱۰۳

بولا وہ آدمی کہ بس اب آپ جائیے
عذر گناہ بدتر از گناہ لایئے
سو بار ہاتھ جوڑے اونکو منایئے
جس طرح بن پڑی وہ نہیں یاں رکی آیئے

اور آپ سے وہ آئین یہ بیجا خیال ہے
جی جی ذرا نباہ کا کرنا محال ہے

۱۰۴

بولی کہ ہای آپ سی جانا قوی ستم
پر کیا کرین منگاؤ سواری چلین گے ہم
آئی غضب سوار ہوئی وہ اسیر غم
گھر مجھ بلا نصیب کے رنجہ کیا قدم

دیکھا تو درد دل کا نہ درمان نظر پڑا
کچھ ترک اتحاد کا سامان نظر پڑا

۱۰۵

بیٹھی ادب سی سامنی آکر وہ مہ لقا
پوچھا مزاج شرم سی گردن جھکا جھکا
اللہ ری انفعال پسینا تھا آگیا
کٹتی تھی بات بات مین اسدجہ تھی حیا

پیش نظر جو اپنے ندامت کا حال تھا
نیچی تھے آنکھ عفو خطا کا سوال تھا

۱۰۶

کہتی تھی بار بار تمہاری نہین خطا
ہون منفعل مین آپ کہ ناحق ہوئی جفا
خالق کری جہان مین ونکا بہت بُرا
موجد جو اس فساد کے ہین بانی جفا

بہکا کے رنج و غم مین مجھے مبتلا کیا
مین آپ منفعل ہون کہ مین نے یہ کیا کیا

۱۰۷

بولا مین سچ ہی صاف تمہاری نہین خطا
پر کیا کرون کہ ابتو قسم مین ہی کھا چکا
جانا خلاف عہد ہی ملنی کا ذکر کیا
مجبور ہون مین اس مین جو اللہ کی رضا

اب اور کوئے بہر خدا ڈھونڈہ لیجئے
مین بیوفا ہون اہل وفا ڈھونڈہ لیجئے

۱۰۸

بس اب خطا معاف نہ کہلوا و مُنہ مرا
آخر کہہ انتہا بھی کرون صبر تا کجا
کہدون گا صاف صاف تو ہوجاؤ گی خفا
مین تم سے اتحاد کرون قدرت خدا

لون کسکا نام کسکو زبان سے بُرا کہون
۱۱۰ قابل ہو بسل و نہین کے اب آگی ہین کیا کہون

واللہ گر بیان کرون گا کسی کا حال — سب لوگ یان ہنسین گی تمہو گا تمہین ملال
ہر چند جانتا ہون کہ ہو یا حیا کمال — لیکن مجھی تو اپنی ندامت کا ہی خیال

سمجھو گی دلمین آپ اگر کچھ عقیل ہو
۱۱۱ یان یہ غرض نہین ہی کہ بالکل ذلیل ہو

بک بک بہت نہ کیجیی بندہ نحیف ہی — ظاہر کی گفتگو سی طبیعت لطیف ہی
شہرہ ہی کہ قوم تمہاری شریف ہی — کیونکر نہ پاجیون سی بلوجی کثیف ہی

کیا لاجواب جوڑ خدا نے بنائے ہین
۱۱۲ جیسے ہی روح ویسی فرشتی بھی پائی ہین

یا جی حبش شریف سی نفرت کمال ہی — نبی پر کی اوڑ رہی ہی یہ صحبت کا حال ہی
کا گو سی شوق لطف سی ہر دم ملال ہی — مین کیا کہون زبان سی صورت سوال ہی

خجلون ہی اتحاد ہی کیا خوش جلیس ہو
۱۱۳ سچ تو یہ ہی مزاج کی کتنی نفیس ہو

یہ لوگ قسمون اس جہان مین بہم ہوئی — ایسے تمی خوش مذاق کہ مداح ہم ہوئی
اس منزجہان تو ذرا خلق کم ہوئی — جب اسطرح سی مورد لطف و کرم ہوئی

برزخ وہ ہی کہ آپ کی دشمن خفیف ہین
۱۱۴ صورت پکارتی ہی کہ مان یہ شریف ہین

صحبت ہی ساری جب سے صحبت نشین ہی خوب — خلوت بھی خوب تر ہی تو خلوت گزین بھی خوب
شکل و شمائل بھی خوب حال یکین بھی خوب — انگشتری بھی خوب ہی اور نگین بھی خوب

تم ہی تمہاری دست بھی سب سے عیوب ہین
۱۱۵ کیا خوب سانحہ ہی کہ سب خوب خوب ہین

یارب بچائیو یہ بڑا مکر اسکے اندر
اللہ رے فریب کہ مطلق نہین خطر
بس اسکا نام چال ہی دیکھو ذرا ادہر
کرتے ہین وہ دغا پہ تمہین کچھ نہین خبر

نازان ہو اونکی فعل پہ دم اونکا بھرتے ہو
مرتی ہین وہ تو بھوک سی تم اون پہ مرتے ہو

قابل تم اونکی اور وہ لائق تمہاری ہین
مشتاق اونکی تم ہو وہ شائق تمہاری ہین
جو مستحق ہین اونپہ حقائق تمہاری ہین
وہ لوگ بہترین خلائق تمہاری ہین

اور ہین تو اک غریب ہون کیا مجھسی کام ہی
اب اونسی عیش کیجیے میرا سلام ہی

مین کس کی گہر سی لاؤن بہلا یہ دل و جگر
پہلی تو اتحاد ہین اور بعد شور و شر
دو دن تو خاطر ہین ہین مگر پھر نہین خبر
سچ تو یہ ہی کہ اب نہین بندی کو در گذر

جی ہٹ گیا وہ لطف وہ چاہت نہین رہے
اور صاف تو یہ ہی وہ طبیعت نہین رہے

کہائی یہ غم وہی جسی کہانا ہو مال و زر
برداشت وہ کری کہ جو تاکے ادہر ادہر
دب کر کری وہ بات جسی ہو کسی کا ڈر
جھپکی اوسی کی آنکھہ کہ جسکے ہو بد نظر

کم زور وہ رہے نہ ذرا جسمین زور ہو
چھپ کر وہ آئی جائی کہ جی جسکا چور ہو

وہ آشنا ہین اور اجی اونمین ہم نہین
وہ کج ادا ہین اور اجی اونمین ہم نہین
وہ پر دغا ہین اور اجی اونمین ہم نہین
وہ بیوفا ہین اور اجی اونمین ہم نہین

وہ اور ہین جو آپ کی ٹکڑی پہ جا پڑے
یان پاون بھی پڑے تو نہ ہرگز بلا پڑے

شکر خدا کہ جوش جنون ہی فراغ ہی
پہولون کی بو پسند ہی نازک دماغ ہی
فصل بہار آئی ہی دل باغ باغ ہی
لالہ کہلا ہوا ہی کہ سینی کا داغ ہی

آنسو بھری ہین آنکھون مین اس آفتاب کے
گویا ہملک رہی ہین کٹوری گلاب کے

بھائی ہین دود آہ سے لگے سحاب کے
جھالی پڑی ہین شور سے چشم پر آب کے
داغ جگر سے پھول کھلی ہین گلاب کے
ہر بار جو منی ہین مزرعین شباب کے

شہباز روح صدمۂ بند قفس مین ہی
لطف نسیم صبح کشید نفس مین ہی

برداشت ہی نہین ہی انہین کس طرح ستم
اور صاف صاف یہ ہی کہا اب چلی قسم
تا حشر داستان محبت تمو کے کم
پاس قسم ہی سانہ چلین کسطرح ہی ہم

دیکھین گے اب جو یان سی ہمین لی کی جاوے
واللہ ضد کرو گی تو صدمہ اوٹھاؤ گے

اوسوقت میری پاس جو تھی ہیبت آشنا
سب نے یہ اوس پری سی کہا پھر بالتجا
اب آپ ہیں ذمہ دار کیجیے واسطے خدا
سمجھا کے پھر لی آئین کی بگبک سی فائدا

للہ اپنے نفس پہ کچھ جبر کیجیے
ایہا لحظا انہین کی سہی صبر کیجیے

سن سنکی سکی باتون کو دیکھہ ہنسکا لیا
بولی فلک کو دیکھہ کے جو مرضی خدا
اور رس ہوئی سوار فرس مین وہ دلربا
جانی سی اوسکے مجھکو بھی صدمہ ہوا بڑا

ثابت ہوا کہ کوئے کلیجے کو مل گیا
لیکن وہ سخت جان تھا کہ آخر سنبھل گیا

پھر اوسنے جا کہا کہ آئین ہماری گھر
وہ کیا کہ اوس طرف سی بھی نکلی نہو لکر
ہوا ہے ہی ہی ہر مشر
ایسی مصیبتین تو اوٹھائین ہین بیشتر

[illegible]
[illegible]

نعتی

۱۲۵ فقری سی چوکتی نہین عادت ہی انکی جلال
مزمر کی مار ڈالتی ہین واہ ری کمال
مذہب مین انکی خون مسلمان تو ہی حلال
دی انکو جس طرح سے ہنی صدمہ و ملال

۱۲۶ واللہ لسنکے نام پہ لعنت سدا کرے
پر سر پہ قہر عشق ہو نازل تو کیا کرے

۱۲۷ ای دوستو یہ عشق ہی ظالم بُری بلا
اسکے ستم سے سبکو بچائی سدا خدا
عادت ہی اسکی ظلم تو خلقت مین ہی جفا
اس کج ادا سے چین کسیکو نہین ملا

۱۲۸ عاشق ہی اس سی خوش نہین معشوق شاد ہین
اس بانی فساد کے کیا کیا فساد ہین

۱۲۸ لیلی کی شکل بن کی ستاتا ہی قیس کو
لی کوہکن کی جان کہ شیرین کو رنج ہو
یوسف کا سانحہ تو زلیخا مین دیکھہ لو
وامق کو یہ سکھایا کہ عذرا کا سانحہ دو

۱۲۹ ہی دوست یہ کسیکا نہ دشمن کسیکا ہی
خلقت ہی اسکی ظلم یہ عادی اسیکا ہی

۱۲۹ ہر شخص کو یہ رنج مین کرتا ہی مبتلا
معشوق کو ہی اسکی نصیحت پی جفا
عاشق کو ہی یہ پند کہ رسوا ہو خوبسا
ناصح کو ڈانٹتا ہی کہ بک بک کرو ذرا

۱۳۰ مردون کو قبر تک نہین زندی کو گھر نہین
یہ وہ بلا ہی جس ہی کسی کو مفر نہین

۱۳۰ صرصر چمن مین باغبین گلچین گلون مین خار
صیاد بلبلون مین خزان ہی پی بہار
راحت مین رنج نور کی ہو کمی مین لطف نار
وصلت مین ہجر دیدۂ حیرت مین انتظار

۱۳۱ کل عار ضون مین موت و داؤن مین قہر ہی
آفت ہی بد بلا ہی قیامت ہی قہر ہی

۱۳۱ قمری کو سرو کی یہ بتاتا ہی جستجو
بلبل کی ہوش اوڑای ہین بنکر گلون کی بو
چاہت مین عاشقون کی گنوائی ہی آبرو
مجنون بنا بنا کی پہراتا ہی کو بکو

۱۳۱ھ
مکر و فریب اسکو زمانے کا یاد ہے
شاگرد اسکا یہ فلک کج نہاد ہے

۱۳۲ھ
یہ رنج وہ ہی جسنی ہزارون کی جان لی
یہ وہ بلا ہی جس سی ہی دشوار زندگی
یہ وہ مزا ہی جس سی ہی بیزار زندگی
یہ وہ اجل ہی دیکھہ بچھوڑی گی جو کبھی

۱۳۳ھ
بیمار اس مرض کا تو ہرگز بچا نہین
اس درد کی تو موت سی بہتر دوا نہین

۱۳۴ھ
یہ وہ کڑی جگہہ ہی کہ مجبور ہی بشر
یہ جا وہ سخت جا ہی کہ جسمین نہین گذر
یہ وہ مقام ہی کہ جہان سیکڑون ہین قبر
یہ اوسکی مبتدا ہی کہ جسکی نہین خبر

۱۳۵ھ
اس راستی مین پائی ہین رہزن ہزارہا
اس دوستی مین دوست ہین دشمن ہزارہا

۱۳۶ھ
اس امر کی سدا ہی پشیمان آرزو
اس بات کی جہان مین ہی بیکار جستجو
اس دُر کی پیروی مین گنوائی ہی آبرو
اس گلشن وغا مین نہین ہی وفا کی بو

۱۳۷ھ
اس لطف بی مذاق مین کچھہ فائدہ نہین
واسد اس نبات مین مطلق مزا نہین

۱۳۸ھ
یہ فکر وہ ہی جسمین کہ ہوتا ہی فال اد س
یہ غم وہ غم ہی جس سی کہ رہتی نہین حواس
منزل بھی یہ کڑی ہی بھوکس طرح ہراس
آغاز اسکا اس ہی انجام اسکا یاس

۱۳۹ھ
کیا کیا نہ ول یہ عشق مین یارو نہنی نہین
بگڑی رہی سدا کبھی اسکی بنی نہین

۱۴۰ھ
انجام کار عشق ہی کیفیت فراق
ہی روز حشر سی بھی فزون شدت فراق
کیا مسنہ جو مین بیان کرون حالت فراق
ای دوستو دکھائی نہ حق صورت فراق

۱۴۱ھ
کچھہ دل ہی خوب جانتا ہی اسکی حال کو
کیا کوئی لکھہ سکی گا بھلا اس ملال کو

انسان کیا سکے گا فسانہ فراق کا
ایوب کا سا صبر عنایت کری خدا

جرات مین ہو وہ رستم و سہراب و سام
دل اسقدر ہو سخت کہ پتھر سی بھی سوا

رعشہ ہو پھر بھی جسم مین لکنت زبان کری
کیا مُنہ جو ایک حرف حمدائی بیان کری

۱۳۶

بس بس شکوہ لاف بیانی سی کیا حصول
بس بس شکوہ چرب زبانی یہ کیون فضول

بس بس شکوہ سمع خراشی کو دو نہ طول
بس بس شکوہ غرہ بیجا نہین قبول

بس بس شکوہ کبر و تعلّی کو کم کرو
بس بس شکوہ اب سر تسلیم خم کرو

تمام ہوا

شیدا

تخلص ہے نواب مرزا علیخان صاحب خلف الرشید
نواب رمضان علیخان بہادر کا جو برادر نسبتی
تھے یمین الدولہ نواب سعادت علی خان بہادر
جنت آرامگاہ کے صاحب دیوان ہین شاعرد
ہین خواجہ حیدر علی آتش مغفور کے چنانچہ یہ دیوان
جو درج مجموعہ ہذا ہے خواجہ صاحب مرحوم کے نام سے
مشہور ہے مگر غلط معلوم ہوتا ہی بہرحال یہ دیوان
نوابصاحب ممدوح کا تصنیف فرمایا ہوا ہی فقط

۵۲

اگی اک یار نہ تہا یار تری یار تہی ہم
ہمدم و ہم سخن و مونس و غمخوار تہی ہم
لطف و اشفاق و عنایت کی سزاوار تہی ہم
مدعی اب جو ہین مجبور تہی مختار تہی ہم

چین جبین پر نہ تہی رنجش کی نہ یہ باتین تہین
مہربانی تہی شب روز ملاقاتین تہین

۵۳

انس تہا ہم سی تمہین ہم تہی تمہاری مائل
عشق تہا حسن خداداد سی ہمکو حاصل
غم واندوہ جدائی سی نہ واقف تہا دل
باغ عالم مین مرادین تہین ہماری حاصل

سرو قد قمری بے صبر و تحمل ہم تہے
گل تہا رخ کلرنگ تہا بلبل ہم تہے

۵۴

گوش زد یار تہی نام نہ تہا غیر ونکا
لانی پاتا کوئی پیغام نہ تہا غیر ونکا
خلوت و بزم مین کچہ کام نہ تہا غیر ونکا
گرد حلقہ سحر و شام نہ تہا غیر ونکا

دامن پاک سی گرد نجس آگاہ نہ تہے
کوچہ گردون کو طبیعت مین تری راہ نہ تہے

۵۵

خود فروشی کے مقید تہی نہ خودکامی کے
پختہ کاری تہی چلن چلتی نہ تہی خامی کے
ہونٹہ سلواتی تہے دستارونکی پیغامی کے
ننگ آتا تہا تمہین نام سی بدنامی کے

پری و حور سی بہی حسن پہ مغرور تہے تم
پاس تمکو نہ کسیکا تہا بہت دور تہے تم

جو کوئی کرتی تھی ہم تپہ اوسی ستھی تھے
سخت کہتی تھی تو سنکر اوسی چپ رہتی تھے
رونے لگتے تھے نہ یون پھوٹ نہ یون بہتی تھی
اس مروت پہ تمہاری ہی ہم کہتے تھے

اسکی قربان رہین گی اسی چاہین گی ہم
منہ سی نکلا ہی جو کچھہ اسکو نباہین گی ہم

۵

کوئی آسکتا نہ تھا اپنی سوا صحبت مین
دوسری کی نہ رسائی تھی تری خدمت مین
مختصر قصہ ہمین ہم تھی ہر اک حالت مین
انجمن مین ہمین رہتی تھی ہمین خلوت مین

مصحفِ رخ کو سمجھتا تھا نہ ایمان کوئی
خال ہندو کا نہ عاشق تھا مسلمان کوئی

۶

روز و شب وہ جو رہا کرتی تھی صحبت نرہی
ہمنشینی کی جو خدمت تھی وہ خدمت نرہی
قصہ کوتاہ ہوا مہر و محبت نرہے
منہ دکھانی کی ہماری کوئی صورت نرہے

التماس اپنا تو رکھتی ہین تری ذات سی ہم
پھر گیا تو گر اپنی نہ پھری بات سی ہم

۷

اوٹھہ گیا مہر و محبت کا زمانی سی رواج
بیٹھی پچھتاتی اس اوقت پہ کچھ بس نہ چلا کچھ علاج
یون تو معشوقونکا ہوتا ہی ہے نمون کا مزاج
پر نہ اتنا بھی کہ کل تھی جو طبیعت سہین آج

یا ہمین ساتھہ رہا کرتے تھے اندر باہر
یا ہمین ہین کہ ہمین حکم ہے باہر باہر

۸

جو خوشی خاطر نازک کی نہین اسکا غم
کہا ئی ترک محبت کی جو کہانی ہو قسم
رہ نہین سکتی کی بی شغل کہی رکھتی ہین ہم
ڈہونڈہ لین گے کوئی زیبا صنم عیسی دم

عشق بازی کے نہ بھولین گی مزی یاد رہے
دل لگا لین گے فرنگی محل آباد رہے

۹

ایسا شاہد ہی اب اللہ سی ہمکو مقصود
آشنائی جسی مقبول ہو جس مہ رو سے
سامنی اپنی تجھی کچھہ وہ نہ بھی موجود
رخ گل رنگ جو دکھلای وہ بھیجی تو رو سے

نرگس چشم کا حیرت سے تماشائی ہو
سنبلین زلف کی بو سونگھہ کی سودائی ہو

۱۱

خزن کری دل کو تمہاری وہ کمر جانسی کمر
حلقۂ ناف کی تنگی سی رہو تنگ اگشد
اتہہ ملتی پہر و پڑ جائی جو پاؤن نظر
چلا اتہہ آئی تو گل کہایا کرو انہون پر

۱۲

پانی پانی ہو ذقن دیکہہ کی ایک حسرت ہو
کنوین مین ڈوب مرو کہیہ یہی اگر غیرت ہو

۱۳

مصرعۂ قامت سونو نکا ہوا آوازہ بلند
بیت اجر ہو نہایت تری خاطر کو پسند
دل جلی خال سیہ رنگ سی مانند سپند
آنکہین نظارۂ آئینہ زانو مین ہون بند

۱۴

لعل لب دیکہے تو سر پٹکے بہت سنگ سے تو
ہونٹہ چاٹا کرے نام دہن تنگ سے تو

۱۵

خوبی گوش کری اپنا تجہے حلقہ گوش
پہرون ہی رکہی وہ گردنکی صراحی مدہوش
دیکہکر آئینہ سان محو ہو حیرت سی خموش
حسن مین ہو نہ سکی اوس سی غرض دوش بدوش

۱۶

نقش دل پر تری نقش دندان سے ہے
خار خار آٹہہ پہر کا دش مژگان سے ہے

۱۷

متہرا وسکا ہو وہ الزام تجہی جو دی
عرق شرم سی رخسار و جبین ہو دی
خندہ زن ہو کی حقیقت کو تری کہو کہو دی
آگی اوس گل کو تو شبنم کیطرح رو دی

۱۸

طعن دشنیع وہ خورشید لقا تجکو کرے
صورت ماہ نو انگشت نما تجکو کرے

۱۹

راہ پر لاؤن اوسی راہ بتاؤن تجکو
لب بلب اوس سے رہون منہ نہ لگاؤن تجکو
تنگ آغوش مین لون اور کہاؤن تجکو
جسقدر تونی جلایا ہی جلاؤن تجکو

شادمان خاطر محزون ہو تجہی غم ہووے
میری گھر عید نہی گھر مین ماتم ہووے

گفتگو اپنی لیے ہی یہ شکایت آمیز
یاری غیر سے تا اب بھی کرو تم پہ ہیہ
نقض پیمان کی نئی سر ہی لکھو دست آویز
متوجہ ہو اور ہر کو نگہ لطف آمیز

۱۷ھ

پھر پری ہو دہی تم پہ ہی دیوانی ہیں ہم
پھر وہی شمع ہو تم پہ ہی پروانی ہیں ہم

غیر معشوق کا نکلا ہو زبان سی جو یہ نام
چھیڑ کے لیے صاحبی فقط تہا یہ کلام
برا مانیو اس بانکا شیدا یہ غلام
حرف حق کہہ کے یہ داسوخت کو کرتا ہی تمام

دوستی تیری واللہ جو منظور بھی ہو
آنکھ اوٹھا کر یہ کبھی دیکھیں اگر جو ری ہو

تمام ہوا

صفیر

تخلص ہے سید فرزند احمد صاحب رئیس قصبہ مردم خیز بلگرام کا
شاگرد رشید ہین شیخ امان علی مرحوم سحر تخلص کے اور
فارسی مین شاگرد ہین جناب نجم الدولہ دبیر الملک نواب مرزا
اسد اللہ خانصاحب بہادر عرف مرزا نوشہ دہلوی
غالب تخلص کے انکے کلام سے سراپا رنگ طبیعت جناب
شیخ امانعلی سحر کا پیکتا ہی طبیعت مین اونگ ہے مضامین کا
نیا ڈھنگ ہی یہ مطبوعہ ہذا کیے گئے ہین
میر صاحب موصوف کی طبع زاد ہین فقط

واسوخت صفیہ

۱

رخصت ضبط و تحمل دم فریاد آیا
جی دکھانے کو خیال ستم ایجاد آیا

بیٹھے بیٹھے مجھے اکدن کا سمان یاد آیا
عرض مطلب کو لبون پر دل ناشاد آیا

دردِ دل این آتش جانسوز نہفتن تا کے
سوختم سوختم این راز نگفتن تا کے

۲

لب فریاد کہلے ضبط کا یارا نہ رہا
کشور صبر و تحمل پر اجارا نہ رہا

کچھ دنون بھی مری پہلو مین دل آرا نہ رہا
ضبط کسطرح ہو اس درد کا چارا نہ رہا

مست فریادم و خمیازہ بجیحون دارم
جام لبریز ز آواز نالہ مجنون دارم

۳

وعدہ لے عہد جوانی کے غضب ڈھاتی ہین
جو وفا سے نہین آگاہ وہی بھاتی ہین

چھاونی خانہ برانداز دنگے گھر جاتی ہین
بھوک جب کڑکتی ہے تو غم کھاتی ہین

بوی گل مژدہ معشوق جنون می آرد
نالہ بلبل از پردہ برون مے آرد

۴

لب پہ وہ نالہ ہے جو آگ لگا دیتا ہے
دل مین وہ جوش کہ طوفان کہا دیتا ہے

یہ وہ نغمہ ہے کہ رستم کو رلا دیتا ہے
اسنے ہاتھون سے زیان اپنا مزا دیتا ہے

شیشہ بر سنگ زند نالہ مستانہ ما
شوق را خواب بہ دانے ز افسانہ ما

ہای کیا یاد کہ بن ہم بھی کبھی ہم تھے
دیو آفت کو ہٹا دیتے تھے وہ رستم تھی
بقتے سا ان تھی آسا لیشو نکی کیا کم تھے
اسی مطلع کی اوٹھا تے تھے مزی خرم تھی

ع
آن نسیم کہ سر و برگ چمنی خس و خارم نیست
خانہ زاد چمنم لیک بگل کارم نیست

مدتوں ہاتھ سے تھا دور گریبان اپنا
برسوں کانٹو نسی الگ رہتا تھا دامان اپنا
لالی کی طرح تھا داغ نمایان اپنا
مثل سنبل تھا کہاں حال پریشان اپنا

عاشق زلف گرہ گیر نبودم ہرگز
پیش ازین بستہ زنجیر نبودم ہرگز

ابتو ان آنکھون نے کیا اور دکھایا مجکو
ابتو ان ہاتون نے بیہودہ پھرایا مجکو
جیب کا پھاڑنا ہاتھون نے سکھایا مجکو
جو کیا آپا انہین بدو ہندون سے آیا مجکو

مالب تشنہ جگر سوختہ لبریز آبم دادند
آتشم را بنشاندند بو آبم دادند

ورنہ ہین اور یہ ہنگامہ محشر آثار
ورنہ ہین اور یہ سر اور ہتھون کے دیوار
ورنہ ہین اور یہ ہاتھ اور گریبان کی تار
ورنہ ہین اور یہ آنکھہ اور امید دیدار

محمل شوق کجا کعبہ امید کجا
شبنم تشنہ کجا چشمہ خورشید کجا

ابتو فولاد بنے لاکھون کرے سہ سہ کر
آنسو آنکھون سے چلے سیل صفت بہ بہکر
تھک گئے لنبے پرانی ہمین سب کہہ کہہ کر
ولولے اور نئے ہونے لگے رہ رہ کر

سرعت برق بود لیک در اندیشہ ما
در دل سنگ دود ہمچو شرر ریشہ ما

ابتو استاد فن عشق لقب ہے اپنا
کشور عشق جسے کہتے ہین سب ہے اپنا
بڑہ کے فرہاد سے نام اور نسب ہی اپنا
قیس دیوانہ کو ہے پاس ادب ہی اپنا

آب حیوان بروآب از در میخانۂ ما
۱۱ میگزد خضر لب از حسرت پیمانۂ ما

جبکہ وارفتگی آتی تھے ہمارے دلمیں
شیشے کی طرح تھی پر کون کے اوتار دلمیں
کب گنتی تھی فلک حسن کے تاروں کی دلمیں
وہیاں رہتا تھا علاقہ کا کناری دلمیں

رہگذر بود دو چشم ستم ایجادان را
۱۲ مسکنے بود دلم خیل پریزادان را

یاد خوبون کی توجہ کبھی فرماتے تھے
دمبدم اپنی طبیعت بھی کہین جاتی تھی
خود بخود روح تن زار من گھبراتی تھی
جسطرف جاتے تھے آواز بھی آتی تھی

بر شکال ہست وہوا مایۂ عشرت دارد
۱۳ مفت رندی است کہ می دارد و فرصت دارد

تھی آمد تھی جنون کی تو چین بھاتا تھا
رات دن گلیون کا پھیرا مجھے خوش آتا تھا
ولولہ دل کا مرا جو کبھی لاتا تھا
دمبدم جوش طبیعت یہی سمجھاتا تھا

خیز و بیا تا رہ رو راسر راہے دریاب
۱۴ شور شر افگن و آشوب نگاہے دریاب

دور مسجد تھی مری گھر سے تو میخانہ قریب
ہند کی چشم تصور تو سنے لطف عجیب
نقد داغ صنم خوبان جو تھا مجکو نصیب
جوش کہتا تھا طبیعت کا یہی وہ انگیب

از فرنگ آمدہ در شہر ما خوبان شدہ است
۱۵ جرعہ را دین عوض آرند می ارزان شدہ است

وہ کیا شوق نے آخر کہ جسے جبکی تھی
وہ دکھا یا مجھے عالم کہ نظر جسکے تھی
دیکھی وہ شام سے کاکل کہ سحر جسکی تھی
دیکھا وہ شوخ دہن جسکا کمر جسکے تھی

غالب

فردہ صبح دریں تیرہ شبانم دادند
شمع گشتند و ز خورشید نشانم دادند

آہ کس ذکر نے پایا مری سبو تھوں سے گذر — ہای کیا آگ تھی جو بھڑکی ہے دل کے اندر
آپلے پڑ گئے سینے سے زبان تک کیسر — دیکھوں یہ قصہ پر غصہ بیان ہو کیونکر

دیگر از گریہ بدل رسم فغان یاد آمد
رگ پیمانہ زدم شیشہ بغیر یاد آمد

۱۷ھ

جسکا آغاز ہو یہ اوسکا ہی انجام بلاک — آکیدن سے کیے چلا مجکو یہ شوق بیباک
غنچہ سان چپ وش گل تھا گریبان میں چاک — دیکھے ایک کو چے میں ناگاہ ہزاروں سفاک

طالب

پری شیدوہ غزالان وزمردم دمشان
دل مردم نخم طرۂ خم در خم شان

۱۸ھ

اوسی جھگٹ میں نظر آیا مجھی کل کا گلرو — آگئے جسکے بدن سے گل الفت کے بو
سر سے پاؤں تک اوسی پایا سراپا جادو — ماہ روزہرہ جبین مہر تفاخر بدہ جو

ثاقب

خوش قدی لالہ رخی گلبدنی غنچہ لبے
قاتل رخنہ گری شوخ نگاری سے بجے

۱۹ھ

دیکھے اسکی شکل تو نقشا ہے مراد دہوا — اوڑ گئے ہوش تو بیہوشیوں کا دور ہوا
عقل گم چشم میں نم دل کا عجب طور ہوا — وہ بھی آگاہ مرے حال سے فی الفور ہوا

عالم

یافت از طرز نگاہم کہ گرفتار شدم
کرد از ناز نگاہی کہ من از کار شدم

۲۰ھ

حسن کی عجب سے طاقت نے دیا مجکو جواب — آنکھیں دیکھیں تو ہوی چشم تماشا بیتاب
چڑھکا استکوں سے رخ ہوش پہ ناگاہ گلاب — بر ملا کہنے لگے عقل کہ او خانہ خراب

صائب

با شکر خندہ خوبان نمک باری نیست
گل باین باغچہ رانگ و فاداری نیست

۲۱ھ

ہوس خانہ برانداز گلہ پیرا ئی ہے — بیوا سی کی دوا ہوس کی خاطر آئی
دلپہ بدلی غم واندوہ کی جب گہرائی — یہی توجیہہ مرے ذہن میں آخر آئے

عشق را چشم بسامان سن آسانی نیست راحتی نیست کہ در جادۂ عریانی نیست	
۲۲	
پھر تو ہمراز مرا شوق ہوس کار ہوا اپنے بیگانی سے چھٹے عشق مرا یار ہوا	بھیک کر بار علائق مین سبکبار ہوا دل سے کہنے لگا اکبار جو ناچار ہوا غالب
۲۳	
ایدل از گلشن امید نشانی بمن آر نیست گر تازہ گلی برگ خزانی بمن آر	
چشم بد دور یہ آنکھین ہوئین جسدم مائل بیخبر عشق سے میری تہا مگر وہ غافل	سینے مین تیز نگہ کہا کے تڑپنے لگا دل یا تغافل سے بنایا مجھے مرغ بسمل غالب
۲۴	
آن کہ نے پردہ بصد داغ نمایم سبوخت دیدہ پوشید و گمان کرد کہ پنہانم سوخت	
مین ابھی خوب نہ سنبھلا تہا کہ اندہیر ہوا نما مجمع خوبان پہ یہ رو کا پتا +	ڈوبا خورشید سر شام تو دل ڈوب گیا تا سحر گن گن کی سحر تک یہی مین کہتا تہا غالب
۲۵	
اے نسیم سحر آرامگہ یار کجاست منزل آن مہ عاشق کش عیار کجاست	
صبح تک حال وہ تہا جسکا بیان ہی شوار شہر کے خاک جو چھانی تو ملا کوچۂ یار	کوچہ گردی پہ ہوا دار و مدار آخر کار اگر اوس گل کو نہ دیکھا کہ ہو کچھ دل کو قرار نظیر
۲۶	
نعرہ زن بر در جانانہ رسیدیم عجب پر دہ راز دل خویش دریدیم عجب	
ناگہان غرفی سے سراو نے نکالا باہر بولا تم کون ہو کیا کام ہے آتی ہو کدہر	مجکو پہچانا تو ہنسنے لگا وہ شوخ نظر ٹکٹکی بندہ گئے مین نے یہ کہا چلا کر غالب
ای بشوقت رزہ دور و دراز آمدہ ام از کجا تا بکجا مرحلہ تاز آمدہ ام +	

رحم کی جا ہی مرے حال پر اے حور لقا
لیکے دل کتنا ہنے کیا کام یہاں ہے تیرا

آتش ہجر سے جلتا ہوں میں شاہد ہی نہا
ٹھنڈی گرمی تری آفت ہی مرا جی نکلا

غالب

نیست وقتیکہ بما کا ہشے از غم نرسد
نوبت سوختن ما بجہنم نرسد

۲۸

ہجر نے تیرے مجھے صورت بیمار کیا
عیسے لب کے تصور نے مجھے زار کیا

حال بدبینی طبیبون سے جو اظہار کیا
میری جانبازیون نے اونکو بھی ناچار کیا

ذوق

در علاج مرضم سوخت ز غم جان طبیب
رفت چاک دل من تا بگریبان طبیب

۲۹

چار فقرے دیے جب تم ہوا وہ بند
شمع کافور تھا بجھلا وہ صنم سرتا پا

پہلے کچھ سوچ کے چار و نطرف اوسنے دیکھا
پائی تنہائی تو آنکھون میں کہا مجھکے آ

تفتہ

بخت بیدار مرا تا لب بام ببرد
رشک بر طالع من عاشق ناکام ببرد

۳۰

بام پر نشاء الفت نے چڑہایا مجھکو
قابل الفت کے پیدا نے بنایا مجھکو

نیچی نظرون نے عجب لطف دکہایا مجھکو
کچھ لگاوٹ تھی تو کچھ پیار سے آیا مجھکو

تفتہ

ساغر عیش چو بر روی دلارام زدم
سکہ بوسہ بر خسار طلا فام زدم

۳۱

قصہ کوتاہ بہت ربط بڑہایا میں نے
کہا نا کہا یا تو اونہین نے کہا یا میں نے

اپنے مطلب کا جو اوس شوخ کو پایا میں نے
دل لبہانے کا ہر انداز سکہایا میں نے

تفتہ

چشم جادو روش گردش بام گرفت
طرۂ چشم بخش سلسلۂ دام گرفت

۳۲

رات دن پیر تو ترقی پہ رہا عشق اپنا
لب تیشہ سو ساغر کی طرح رہنے لگا

شہر مین الفت دلبر نے جو پایا شہرا
رشک اغیار کو اس عیش پہ مری آیا

دخل غمازہ بمنزل گہ جانان گردید
مجمع عشرت دلخواہ پریشان گردید

۳۳

اوس ہوا خواہ نی جب پاؤن نکالا باہر
پھر تو ایک آگ لگی خانۂ دل مین یکسر
گرمیان غیرون سے کین اوسنے تو میری صید لوٹنا
ٹھنڈی گرمی ہوی اوس گل کو مری آہ سحر

آہ من در دل کافر نہ اثر پیدا کرد
نالہ ام صورت تاثیر دگر پیدا کرد

۳۴

کنل کے ملنے لگا وہ شوخ تو مین تنگ آیا
اکدن اک کوچے سے ظالم کو اوتر تے دیکھا
مین نی کی طنز کی گفتار وہ بولا کیا کیا
بولا مین ایتو تغافل ہے تمہین کو زیبا

باعث غیرت خوبان جہانے امروز
ناز کن ناز کہ اے شوخ جوانے امروز

۳۵

بولا رستے مین یہ کیا چھیڑ ہی کچھ خیر تو ہے
کہا مین نے تجھی اب پاس دل غیر تو ہی
آج کل عاشق صادق سے تجھے بیر تو ہی
زلیست کا لطف نہین خاتمہ بالخیر تو ہی

چارۂ کو کہ علاج دل بیچارہ کنم
چارۂ مرگ بسازم سخنے پارہ کنم

۳۶

تہام کہا تہ مرا بولا کہ چل گھر اپنے
بولا مین لطف و کرم رکھو انہین پر اپنے
جنکو بوسے دیا کرتے ہو مکرر اپنے
اوٹھ گئے ایتو تری گھرون سے بستر اپنے

باسن ای شوخ چہ بیداد نمایان کردی
خانہ عاشق جانباز چہ ویران کردی

۳۷

مسکرا کر وہ لگا کہنے کہ اچھا اچھا
گھر تو چل جی مین جو کچھ آتی وہ کہہ لینا
الغرض لایا مجھے گھر مرے وہ نے پروا
گھر کا احوال جو دیکھا تو وہ خود رونے لگا

شکل آتشیہ درم دیدۂ حیرانی داشت
کوچہ چون لف بتان حال پریشانی داشت

جنبش کبوتر و طناز کہ کیا کہتا ہے
پھیر کر منہ کہا مین نے یہ مدارا کیا ہے

مین وہی ہون جسے تو شام و سحر بھولا ہے
غالب خیر جو دل مین ترے آیا وہی اچھا ہے

۳۹ داغم از پردہ دل رو بتقاضا می آید
تا بہ بینم کہ ازین پردہ چہ سانے آید

ای ستمگار جفا کار پریرو دلبر
سفلہ پرور فلک حسن جفا جو دلبر

اوستاد روش نرگس جادو دلبر
رخنہ انداز وفا کافر بدخو دلبر

۴۰ اے جمال تو بتاراج نظر ہا گستاخ
وے خرام تو بہ پایانے سر ہا گستاخ

تجھے بیدرد سے کسطرح ہو امید وفا
چار دن کے تہی یہ سب چاندنی اے مہ لقا

ابھی گئے دن ہوی کی راتین کتین ہوئین
دفعتہ رنگ ترا ای گل خوبے بدلا

۴۱ تلخ شد عشر تم آن تغل شکر بار کجاست
دلم ار کار شد آن غمزہ یہ کار کجاست

سوچ تو کیسی تہی وہ عہد و پیمان کیا تہا
مجھسے اقرار وفا اے مہ تابان کیا تہا

رات دن تہی مری تسکین کی سامان کیا تہا
اب یہ کیا ہو گیا اور آگے مرے جان کیا تہا

۴۲ ستے عہد زوضع تو عیانست امروز
ملک حسن تو بدست دگرانست امروز

یاد ہی کچھ تجھے اے شوخ وہ اگلا انداز
اسطرح کی نہ ادائین تہین نہ ایسا انداز

چار ہی روز نہین کچھ اور ہی بدلا انداز
چشم بد دور ہوے ایتو سراپا انداز

۴۳ تا رخ از بادہ گلرنگ برافروختہ
جگر لالہ عذاران چمن سوختہ

ایتو طینت مین تری نام وفا کا نرہا
الغیم کچھ بھی تجھے خوف خدا کا نرہا

مہر کی دہن نہی دہیان ولا کا نرہا
آگے جو تجھمین تہا وہ لطف حیا کا نرہا

تا حیا سر نہ کشد جادوی تو بود بے
شبنم خلد نظر باز گل روے تو بود

۴۴

نہ وہ باتین ہین نہ وہ وضع نہ انداز اہی
پاؤن غیرون کی ہین ہر دم ترا در وازا ہے
روغن قاز ہے رخ پر ترے یا غازا ہے
رات دن در پہ یہ اغیار کا آوازا ہے

صائب

از نہانخانۂ عصمت بتماشا نخرام
آبروان چشم برا ہند بصحرا نخرام

۴۵

کاجل آنکھو نمین ہی اب تمکو حیا سی کیا کام
عطر کپڑون مین ہی اب بوے وفا سی کیا کام
حرز بازو پہ ہی اب میری دعا سی کیا کام
ہوی مسجد وجہان خوف خدا سی کیا کام

لوقا

مصحف روی تو ایمان جہانی شدہ است
صرف شیرازہ رگ جان جہانی شدہ است

۴۶

ہو گیا جھوٹہ وفا کا ترے دعوا افسوس
ڈوبا بیفائدہ کیا نام وفا کا افسوس
پہلے سے کچہ ترا انداز برا تہا افسوس
تیری تقریر کا پہلو مین نہ سمجہا افسوس

غالب

تکیہ بر عہد زبان تو غلط بود غلط
کاین خود از طرز زبان تو غلط بود غلط

۴۷

عشق جس روز ہوا طوق مری گردن کا
اے پریزاد سے دن مرا ماتہا ٹہنکا
رنگ پر آتی طبیعت تو مرا دل سنکا
رابطہ بڑہنے لگا چاک سے پیراہن کا

نظام

شعلۂ عشق تو آن روز کہ در جان افتاد
دست را الفت دیگر بگریبان افتاد

۴۸

کب نہ خدمت کی فقیرونکی گر لینے لاکر
روے تے مسجد مین نہ کس روز صنم جلاکر
نقش حق کب کنے جلایا کیے ہم لکہوا کر
باندہے ہے درگاہ مین کس روز نہ چلہ جاکر

غالب

گل و شمع بزار شہد اگشت تلف
نہ شدی راضی و عمرم بہ سر آگشت تلف

کیا سمائی ہی طبیعت مین ترے رام سنو نہیں
کیا دکھایا تمہین غیرون نی بنی کیون سنو

کیا مری طرح سی سچ مچ وہ کبھی روتی ہی تنہا
کیا مری طرح ہوا حال تمہارا اونکا بھی رلوان

۵۰

دل اغیار جو من میل ہوا داری داشت
گل اغیار جو من بوی وفاداری داشت

۵۱

کہو کیا دن تھے وہ جن روزون یہ تم کہتے تھے
پیار کرکے گلے مل مل کر مجھے لپٹا کے

ایک جھٹ دو کی بھی الفت نہین ہمارے بیچ مین
رہتی ہی چار کی اکدل مین محبت کیسی

از رخ یار وفادار تحمل نتوان بود +
از پی عشرت یک لحظہ دو دل نتوان بود

۵۲

اب وہی تم ہو وہی دل ہی کہو کیا سوجھی
کسطرح ملنے لگی جا کی تمہارون کے گلے

کسطرح اوٹھتی ہین اب تمسے تقاضے دل کے
بولو تو سیکھا ہے یہ ڈھنگ خدا لگتی سے

بازاین شیوہ بیجاز کہ آموختہ
زاتش غم دل ارباب وفا سوختہ

۵۳

ایک تم اور ہزارون کی یہ صحبت کیا خوب
ایک تم اور یہ اغیار کی کثرت کیا خوب

سر بازار ہوس ننگ خریدی افسوس
بیخطر بردہ ناموس ربیدی افسوس

۵۴

تمنے جو سیکھے اسی ناز نہین کہتے ہین
رخنہ انداز اسے انداز نہین کہتے ہین

تنگ چشمونکو نظر باز نہین کہتے ہین
ایسے غمازونکو ہمراز نہین کہتے ہین

گر چنین ناز تو آماوۂ یغما ماند + +
بسکندر نرسد ہر عجمے زر ماند

۵۵

طنز آمیز یہ باتین جو سنین اوس گل نے
طیش کچھ اوسکی تو کچھ ساتہ دیا کاکل نے

باتون باتون مین لگے راز محبت کہلنے
بولا بس بس مرا دم بند کیا غفلت نے

	خامشی عربدہ جو پردہ دراز خموش	ریختہ
۵۵	خامشی خانہ برانداز و سخن ساز خموش	

مین نے انداز سے باہر جو دھرے اپنے قدم	تم سی ہان لی تمہی مری روکنی کی کسنی قسم	
امتحان کے لیے مین نے جو کیا تم پہ ستم	تمکو وحشت نے لیا ایسا کہ بس رہ گئے تم	ریختہ

	رنجہ شکوہ مبیداد چہ سازی خودرا	
۵۶	گوشمالے مذہی گاہ ببازے خودرا	

بھلا اغیار کے خاطر ہوتی ایسے ہم تو	تم یہ کیا سوچ کے چپ بیٹھ رہے صاف کہو	
حسن نے کسکے کیا شیفتہ ایسا تم کو	شوق مین جسکے یہ بھولو کہ مرا نام لو	ریختہ

	برکہ بردم نظر لطف و کرم داشتہ	
۵۷	چیست کز کوچہ من نفرت و رم داشتہ	

مسکرا کر یہ کہا مین نے نہ پوچھو واللہ	میری اوس بت پہ نظر ہی کہ وہ ہے غیرت ماہ	
بولا ہنسکر بھلا ہم بھی سنین وہ کون ہے وا	کہا مین نے وہ طبیعت ہے مری ہے گمراہ	ریختہ

	عاشق طبع خودم مہربان را چہ کنم	
۵۸	کشتہ شوق خودم یار جوان را چہ کنم	

اسی معشوق کا عاشق ہو نمین آشفتہ عذار	اسی معشوق کو کہنے مین ہون نسرین بکنار	
اسی معشوق پہ آتا ہے مجھے اکثر پیار	اسی معشوق کی دلجوئیان ہین لیل و نہار	ریختہ

	رہبر و یار من این طبع وفادار انیست	
۵۹	طبع من مائل ہر کس کہ شد آن یار انیست	

رک گئی جس سے طبیعت مجھی رکنا ہے ضرور	آدمی ہو کہ پریزاد ہو یا ہو وہ حور	
تو جو بہ وضع ہوا طبع ہوتی میری نفور	لیکن ایسی نہ کہ تجھسی نہ لمون نامقدور	ریختہ

	تادم از وضع خود ای یار اگر خواہی شد	
	باز یار من و منظور نظر خواہے شد	

طبع مین اپنی نہین ترک وفا کا کرنا — لیکن اب تم جو کنارا کرو تو کیا کرنا
ہمین کڑہنا تمہین غیر و نگاہدار اکرنا — ہم بھی اب دل جو لگالین تو نہ شکوا کرنا

مقطع

۶۱ — راست بر قامت مصرآمدہ پیراہن ہند
یوسفستان بود ار رشک مین گلشن ہند

کچھ تمہین حسن مین یکتا نہین ہمتا نہین — چلو ہم تمکو دکھادین جو نہو اسکا یقین
ایک سے ایک نرالے ہین جوانان حسین — ماہر و سیم بدن مہر لقا زہرہ جبین

۶۲ — پس نہ پردہ چو رخسار فروزان سازند
خوبرویان جہان را ہمہ حیران سازند

چشم بد دور وہ آنکھین کہ نظر جھک جاوے — تیغ مریخ بھی ابرو کی قرین ٹک جاوے
آفتابین رخ وہ کہ خورشید فلک پک جاوے — تیر افگنہ تو مرے ماہ لقا چک جاوے

مربوط

۶۳ — حسن این جمع ترا بیخود و حیران سازد
داغ بر داغ نہد سر و چراغان سازد

جب مری گرمی گفتار نے کی شعلہ زنی — شدت رشک سے اوس شمع کی لب دل پہ جلی
جی مین کچھ سوچ کے بولا کہ مرا دل ہے یہی — کہا مین نے کہ یہ بیجا ہے تری دلمین کھٹکے

مربوط

۶۴ — مسکن زنگ در آئینہ دل میگردد
چون بہ بینی دل تو سخت خجل میگردد

یہ سنا اوسنے تو آنکھون مین بھر آئے آنسو — بولا جھنجھلا کے کہ بس بس نجلا اب مجھ تو
مین نے دیکھا کہ بہت تنگ ہے وہ غنچہ دہن — گلے لپٹا کے کہا رنج نہ کر اے مہرو

۶۵ — سینہ بی درد تو از خنجر غم چاک خوشست
دل کہ خالی بود از مہر تو در خاک خوشست

تو نہین وہ کہ کبھی چھوڑ دے مجسا عاشق — دوسری پر نہو مائل کبھی تیرا عاشق
لیکن اب سہ نہین سکتا ہے یہ ایذا عاشق — تو ہے منصف ہو اگر کہتا ہو بیجا عاشق

۶۶	حسن پیرایہ دکان ہوس خوان کرد شعلۂ طور چراغ دل خس خوان کرد	

ترزبانی نے مرے دہو دیا جب لگا غبار غیر اغیار ہوئے مین ہوا اوس شوخ کا یار	یار سے بھی صفائی ہو لی بس آخر کار ہو گیا وصل تو جاتی رہی سب وہ تکرار	۶۷

بعد یکچند چو پیوند دل شیدا کرد ثمر وصل صفیر لذت نو پیدا کرد		۶۸

واہ کیا خوب یہ واسوخت لکھا تمنی صفیر اتنے واسوختون مین کوئی نہین اسکا نظیر	وضع اسکی رہے نرالی تو بیان پر تاثیر دیکھکر اسکو یہ کہتے ہین صنعہ اور کبیر	۶۹

غالب

ہندرا رند سخن پیشہ گناہے ہست
اندرین دیر کہن میکدہ آشامی ہست

تمام ہوا

واسوخت دوم صفیر

۱

اے جنون عالم تنہائی سہے
دل بہی ان روزون مین سودائی ہے
خوف ناصح نہین رسوائی سہے
تیری باتون مین توانائی ہے

۲

دم خفا دل سے ہے پریشان میرا
چاک کر چاک گریبان میرا

۳

دہیان آنکہونکو ہے خون باری کا
حوصلہ دل کو ہے اب زاری کا
ڈہنگ ہے رات کی بیداری کا
مشغلہ کچہ تو ہے بیکاری کا ++

۴

ہر نفس تار رگ جان اونجہے
دونون ہاتہون سے گریبان اونجہے

۵

شب وصلت کے حکایت کب تک
روز فرقت کے شکایت کب تک
خلش غم کے نکایت کب تک
پنج خلوت کے حکایت کب تک

۶

دم بہی اونجہے تو رگ جان کے ساتہ
سینہ ہو چاک گریبان کے ساتہ

۷

قہر ہے چرخ ستمگر بہاری
شب غم سینہ پہ تیر بہاری
پڑ گیا پاؤن مین لنگر بہاری
رہ گئے ٹہک ہین بدن پر بہاری

۸

تپ دوری نے جلایا سا ہے
ابتو جو عضو ہے انگارا سا ہے

سر پھرا کرتا ہے گردوں کی طرح
گردش بام سر مجنوں کی طرح
آنکھیں لبریز ہیں جیحوں کی طرح
اشک سرخ آنے لگے خوں کی طرح

۶ آنسو بھرے یہ ڈھلے آتے ہیں
سات پردوں سے چلے آتے ہیں

دل کو سنبل کی پریشانی نے ہے
جسم پر جامۂ عریانی ہے
داغ حسرت کی فراوانی ہے
مثل گل چاک گریبانی ہے

۷ ہے تمنا جو کسی کے جی میں
بات سب رہتے ہی جی کی جی میں

نہ کوئی زمزمہ جیں بہاتا ہے
نہ کوئی لعبت چیں بہاتا ہے
نہ کوئے شوخ حسیں بہاتا ہے
کوئے انداز نہیں بہاتا ہے

۸ عیش کا ذکر نہ وصلت کا بیان
دل ہے اور اپنے مصیبت کا بیان

وصل کا اب ہے بھروسا کسکو
سنئے نصیبوں کے ہے پروا کسکو
حال دکھلائیے اپنا کسکو
دھیان ہوتا ہے کسیکا کسکو

۹ بیخبر ہے جسے ہم چاہتے ہیں
نہیں واقف کسے ہم چاہتے ہیں

دل لگی رہتے تھے کیا کیا پہلے
کیا نکلتے تھے تمنا پہلے
پاس اوسکو جو مرا تھا پہلے
کچھ دنوں اوسنے نباہا پہلے

۱۰ جاگتا تھا جو نصیبہ میرا
تھک وصلت پہ تھا قبضہ میرا

اب جو ڈھکو تو وہ انداز نہیں
سوز ہے سوز ہے کچھ ساز نہیں
لب جاں بخش میں اعجاز نہیں
میری حصے کا وہاں ناز نہیں

راتون اب ہے قریب دشمن عیش و عشرت ہے نصیب دشمن	۱۱
دل پہ ہر چند بڑا صدمہ ہے لیکن اسلیے بھی محبت کیا ہے + للہ الحمد وہ بت بھولا ہے + + دل بیمار کا حال اچھا ہے +	
ابھی تازے ہے یہ فرقت اپنے نرہیگے یہ مصیبت اپنے + +	۱۲
دل چھٹا زلف دوتا سے صد شکر نکلے ہم دام بلا سے صد شکر وہ ہین بدنام جفا سے صد شکر سر خرد ہم ہین وفا سے صد شکر	
غم نہین ہے جو صفائی نہ ہوئی شکر ہے ہم سے برائی نہ ہوئی	۱۳
غمزہ خونریز سے کیا ہوتا ہے + غم جنون خیز سے کیا ہوتا ہے شوق دل تیز سے کیا ہوتا ہے اونکو پرہیز سے کیا ہوتا ہے	
دل سے باقی نہ وہ دعوا باقی جان جانے مین ہے اب کیا باقی	۱۴
اب کہان جائین وہ سرکار نہین چہیڑ سے سکر وہ دلدار نہین + کسکو بلوائیے وہ یار نہین + + ہمسے اور اونسے سروکار نہین	
ہین ہو دل کو تو کس صورت سے ہم الگ وہ ہین الگ مدت سے	۱۵
ہم وفادار جفاکار ہے وہ + + + ہم ہین یار اوسکے پہ اغیار ہے وہ ہم تو بیدل ہین دل آزار ہے وہ یہ کہان اس سے خبردار ہے وہ	
یہ وفا خلق خدا جانتے ہے اوس ستمگر کے بلا جانتی ہے	

کب نگاہون مین سماتا ہون مین + | پھر عبث محو تماشا ہون مین +
قول اوسکا ہے کہ یکتا ہون مین + | وہی ہو جاسے جو کچھ چاہون مین +

۱۷ | تو ہے کیا تیری حقیقت کیا ہے
عشق کیا شے ہے محبت کیا ہے

نوجوان ہو تو کسے کو کیا کام | خوش بیان ہو تو کسے کو کیا کام
رمز دان ہو تو کسے کو کیا کام | آسمان ہو تو کسے کو کیا کام +

۱۸ | صدمے گردش کے سہو گی تم بھی
روز چکر مین رہو گے تم بھی

تم طرحدار ہو تو اپنے لیے | سحر گفتار ہو تو اپنے لیے +
مست سرشار ہو تو اپنے لیے | اور عیار ہو تو اپنے لیے +

۱۹ | ایسے ناموں سے کسکو مطلب
ایسے کاموں سے کسکو مطلب

فتنہ انگیز یہ تقریرین ہین | زہر آمیز یہ تقریرین ہین
کیا جنون خیز یہ تقریرین ہین | جو کہ رنگ تیز یہ تقریرین ہین

۲۰ | ایسے قول آگ لگا دیتے ہین
چنگیان دل مین سے لیتے ہین

کیون وہین دست نگر کسکے ہین | خانہ ویران ہین یہ گھر کسکے ہین
دوست یہ شوخ نظر کسکے ہین | صدمے سینے کو جگر کسکے ہین

۲۱ | جان لیتے ہین دغا کرتے ہین +
کہین لوگ دغا کرتے ہین +

تیرہ روزون کے لیے ہی کاجل | دل کے اوجھانے کو ہی زلفین ہین بل
تلخ کامے کو لبون کا ہے عسل | کچھ عجب طرح کا ہے پھیر بدل

کیا دغا عاشقون کو دیتے ہین
۲۲ یہ زبان دے کے دل لیتی ہین

ستم ایجاد لقب ہے انکا + لطف ہے وہ جو غضب ہے انکا
دلبر ے حسن طلب ہے انکا رمز دان دہر مین کب ہی انکا

زہر ہین زہر بہم انکے
۲۳ قہر ہین قہر تکلم انکے

جتنے قول اونکے ہین سب ہین جھوٹے کوتے کب تک بھلا سینہ کوٹے
چاہتے ہین کہ مرا دل لوٹ لے + سر گران ہین چلو ستے جھوٹے

اونسے اب مجکو بھی کچھ کام نہین
۲۴ حاجت نامہ و پیغام نہین +

مین نہ ایسا ہون کہے نام نہ لون کچھ تصور سے کبھی کام نہ لون
بزم مین اونسے کہے جام نہ لون گر مین نظرون سے تو مین تھام نہ لون

اونکے خفت کا وہ سامان کرون
۲۵ کہ اونہین بزم مین حیران کرون

کج نگاہ ہے کو وا سمجھے ہین + + بیوفا نے کو وفا سمجھے ہین +
نظرون کو تیر قضا سمجھے ہین کوئی سمجھانے یہ کیا سمجھے ہین +

دیکھنا مین نے جو دل پھیر لیا
۲۶ دلبرون نے اونہین بس گھیر لیا

کہیے اونسے جو کچھ احوال اپنے بے سمجھے لگتے ہین وہ گال اپنے
کہیے سلجھاتے ہین وہ بال اپنے دل جگر دونون مین غربال اپنے

دیکھو سامان جفا کا دیکھو + + +
۲۷ ٹالنا اہل دغا کا دیکھو + +

کسکو دعوی ہے وفا کا اوسنے +	رک گیا دل سے اب اپنا اوسنے
نہین وصلت کا تقاضا اوسنے +	صاف صاف اتو ہے کہنا اوسنے

یہ ہم سخت ہے سر ہو جائے	
۲۸	اب ادہر ہو کہ اودھر ہو جائے

تیسے امید وفا دارے کیا +	تیسے دشمن سے بھلا یارے کیا
سہے جان بازون سے عیارے کیا	دوست پر مشق جفا کارے کیا

نہین اس باغ مین بلبل ہم سے	
۲۹	عین غفلت ہے تغافل ہم سے

وضع داریے بھی بڑا شیوا ہے +	یہ بڑیے قسمتون سے ملتا ہے
اسمین تعلیم کیے حاجت کیا ہے	جو ہے اوستاد وہی ہے کیا ہے

سیکنے کے بھلا کب باتین ہین	
۳۰	کہ خدا ساز یہ سب باتین ہین

حسن اے زہرہ لقا چیز نہین +	شوق آرائشون کا چیز نہین
کون کہتا ہے ادا چیز نہین +	مثل ان دونون کے ناچیز نہین

نہین کچھ اس کو بصیرت سیکو	
۳۱	کہ پسند اتے ہے سیرت سیکو

ماہ کا حسن وادا اک شب ہے	رنگ گل صبح جو تہا وہ کب ہے
مہر کا حسن جو قائم سب ہے	اسلیئے روز اوسے اک سب ہے

گورے رنگت پہ کبھی کیسا + +	
۳۲	بھولے صورت پہ نجستہ کیسا +

خوب انداز ہوئے ہین موضوع	ہمکو یہ ڈھنگ نہین ہین مطبوع
ان جفاؤن کا نہ آگے تہا وقوع	جا رون سے ہوتین یہ باتین شروع

	کیے انداز نکالے تنے ++	
۳۳	کیا بے ناز نکالے تنے	

ہم تو جاہین تمہین سبحان اللہ	تمکو بد وضعون سے کم ہوگا جاہ	
وہیان اپنا ہے نہ عاشق پہ نگاہ	ہمسے تمسے بھلا کیونکر ہو نباہ	

	گھر ہے آباد در انداز دن سے	
۳۴	ساز ہے تمکو سخن سازون سے	

سنے خطر رات دن اغیار آئین	اونکا جی چاہے جہان سو جاہین	
آپ کچھ سہے نہ اونہین فرصتین	ہم جو کچھ بولین تو منہ سے کہاہین	

	دوست کے قدر نہین جانتے آپ	
۳۵	آدمے کو نہین پہچانتے آپ	

سنکے یہ کہتے ہین کیا شوخی ہے	ہان سہی ہان اسمین بندا نہی ہے	
تمکو کیا کام یہ اپنا جی ہے	بس یہی بات ہے چڑنے کی ہے	

	اولجھو کاہیکو کسی سے صاحب	
۳۶	پوچھ لو اپنے ہی جی سے صاحب	

جس پہ جی چاہتا ہے مرتے ہو	رات دن نام رٹا کرتے ہو +	
مجھپر الزام عیش دہر تے ہو	آہین بیفائدہ کیون بھرتے ہو	

	مطلب اس بات سے آخر کیا ہے	
۳۷	اپنا دل اپنی خوشی پر کیا ہے	

دل مین ہے دہیان ہمارا سب جھوٹ	عشق صادق کا ہے دعوے سب جھوٹ	
زلف پیچان کا ہے سودا سب جھوٹ	روز تم کرتے ہو نالہ سب جھوٹ	

	رنگ اپنا یہ مہانا کیا ہے	
	فقرے بازو نکا ٹھکانا کیا ہے	

آپ جو کرتے ہین اکثر فقرے | سامرے کے ہوئے مسترفقرے
نہین چلنے کے یہ مجھپر فقرے | اورون کو دیکھتے ہا کر فقرے

۳۹ | دمبدم دم مین ہین لاتے کیا خوب
آپ مجکو ہین بناتے کیا خوب

واہ رے سحر بیانے کے ہنگ | شاعرے آپ کی یان دیکی نہ رنگ
خیر ہے خیر ہے کیسی ہی چنگ | بس مجھے کیجیے ناحق کو نہ تنگ

۴۰ | مجکو منظور یہ تکرار نہین + +
ایسی باتون سے سروکار نہین

وضعداری کا اگر دعوے ہی | بھر یہ بیعائدہ رنجش کیا ہے
ابتو کچھ اور ہے ڈھب بھاتا ہی | رنگ کچھ اور طبیعت کا ہے

۴۱ | زندگے سے نہ خفا ہو جاؤ + +
اچھا بس مجکو بچا ہو جاؤ +

یار عیار کے ایسے تقریر | کبھی اولٹے کبھی سیدھی تقریر
کیا موثر ہو کسکے تقریر + + | کیون نہ بیکار ہو اسنے تقریر

۴۲ | بھاگے وہ ہم اوسے جانین کب تک
اپنے جانب سے بنانین کب تک

کیون نہ ان باتون پہ پڑے لاحول | اب صفائے کا نہین ہی کچھ ڈول
وہ یہ کہتا ہے تو اپنا ہے یہ قول | ہم ہے معشوق نکالین وہ سدول

۴۳ | قد ہو جس شوخ کا بالا سب سے
حسن جسکا ہو نرالا سب سے +

اسکو فقرا نہ سمجھنا بلبل + +
آج ہے دیکھنا ہے اک غیرت ماہ

بقسم کہتا ہون سچ ہے واللہ
چشم بد دور عجب حسن ہی واہ

۴۴۴
سچلے آنکھونکے پرے آتے نظر
چشم نرگس نظرے آتے نظر

شوخ طناز قیامت چالاک
معدن حسن ولطافت بیباک
وہ جوانے کہ دو عالم ہون ہلاک
سنے انداز نرالے پوشاک

۴۴۵
ختم ہے حسن نزاکت اوس پر
بانکپن اور قیامت اوس پر

رگ جان خنجر ابرو کاٹے
راہ کو اسکے گیسو کاٹے + +
وہ او دہر زلف سمن بو کاٹے
دست افسوس او بر تو کاٹے

۴۴۶
او سکے کنگھے سے پریشان تو ہو
دیکھیے وہ آینہ حیران تو ہو +

کھولے وہ بال تو ہو تجکو وبال +
وہ چلے چال تو ہو تو پامال + +
غازہ گالون کا تسے اوسکا اگال
خاک پا تجکو ہو سرمی کی مثال

۴۴۷
تجھسے وہ بت نہ خبر مطلق ہو +
رنگ تیرا سہ محفل فق ہو

کیا سخن ساز ہے وہ سحر بیان
فقرے فقرے سے ظرافت ہے عیان
چپ جو ہو مصلحۃ غنچہ دہان
لاکھون انداز ہون اوسمین نہان

۴۴۸
تن گفتار ہے اوسکا
شرح اوسکے ہے تکلم اوسکا

عید ہوتی ہے جو ملتا ہے +
وصل ہوتا ہے مزا ملتا ہے
کیف آنکھون کو سوا ملتا ہے
لطف باہون کو جدا ملتا ہے

ایک اک عضو جو مل جاتا ہے
غنچہ امید کا کھل جاتا ہے

۴۹ کیا کہون وصل کے شب کی لذت — بھول ہی جاتے ہے سب کی لذت
اونکے وہ لطف وغضب کی لذت — وہ مرے حسن طلب کے لذت

۵۰ میرا اصرار سمجھنا اونکا
شرم کہنا کہا کے لپٹنا اونکا

۵۱ وہ نگاہین وہ اشارے اونکے — اپنے رغبت وہ نظارے اونکے
ناز انداز ہین پیارے اونکے — نتے صحبت ہے ہمارے اونکے

اوسکے آنگیا کے بتارے ٹوٹے
اسطرف بند ہمارے ٹوٹے

۵۲ اونکا ہر بات مین فقرا دینا — زلف سلجھانے مین الجھا دینا
اپنا اون ہونٹون پہ بوسا دینا — چھیڑ کر منہ مین زبان کا دینا

ہاتھ بیجا جو بڑھا دیتے ہین ++
جھٹ سے وہ تیوری چڑھا لیتے ہین

۵۳ یہ لگاوٹ سی ہے در اصل نہین — نہ سمجھنا مجھے بد اصل نہین
مجھمین اوس شوخ مین کچھ فصل نہین — لطف پر جاروں کی فصل نہین

گرمیون مین ہے مزا کرتا ہے
میرے پہلو مین رہا کرتا ہے

۵۴ سنتے یہ سمجھ کہ دیکھیا ہوگا + — قصہ کب اوسکو گوارا ہوگا
روٹھ جاؤگے جو تم کیا ہوگا — یہان نقصان ہے کیا ہوگا

ہمسے تم ہوگئے بیزار اچھا
ہمنے ڈھونڈھ لیا یار اچھا

توسے کیا اور ادا کیا تیری — کسکو اے شوخ ہے پروا تیری
ہے ملازم چلیپا تیری — سحر گفتار سراپا تیری

	مجکو یہ ناز نہین بہاتا ہے	
۵۵	کوئے انداز نہین بہاتا ہے	

اب مصیبت نہ اوٹھائیگا صفیہ		اب نہ اس دام مین آئیگا صفیہ
اب فریب ایسا نہ کھائیگا صفیہ		اب کہین اور رہے جائیگا صفیہ

	تمکو اغیار مبارک صاحب	
	ہمکو وہ یار مبارک صاحب	

تمام ہوا

عرش

تخلص ہے جناب سید حسن عسکری عرف
میر کلو صاحب کا خلف الرشید ہین جناب
ملک الشعرا بلبل ہند میر محمد تقی صاحب ہادی
میر تخلص کے صاحب دیوان ہین شاگرد ہین اپنے
والد مرحوم کی بعد اونکے پھر کسیکے شاگرد نہین ہوے
فقط انکو اپنی طبیعت سے مشورہ رہا
مولد اور مسکن انکا لکھنؤ ہے مرد قانع فیاض
باخدا ہین طبیعت کی جودت اور ذکاوت فہن خداداد ہے

۱ یار صورت بے نہین اب مجھے دکھلاتا ہے
دل مرا آتش ہجر اسنے جلا جاتا ہے
طائر جان قفس تن مین جو گھبراتا ہے
سیر گلزار عدم ہے کا خیال آتا ہے

اور ایکدم نہ وہ صیاد اگر آئے گا
بلبل روح قفس مین نہ نظر آئے گا

۲ آئینہ سان کسی خمسار کا حیران ہون مین
مثل سنبل کسے گیسو کا پریشان ہونمین
ہے یہ وحشت کہ بس اب قابل زندان ہونمین
سجدا عشق بتان سی یہ پشیمان ہونمین

مرض عشق سے گر بچ گئے جان محزون
ہو پری سے بھی تو نہ مین آنکھ اوٹھا کر دیکھون

۳ آہ سوزان نی جلائی ہین ہزارون شب گھر
شور نالی کا ہے ہنگامۂ روز محشر
تجھ بن ای آفت جان ہے یہ قیامت دل پر
ملک الموت کو بھی جان کا آتا ہی خطر

وطن کے بھائی ہی وہین موت اگر آئی ہے
لحد تیرہ سے بدتر شب تنہائی ہے

وحشت دل نی یہ حالت مری پہونچائی ہے
کہ ہر ایک شخص مجھے جانتا سودائی ہے
یا نو یمن آب ہے ہین باد بیابانی ہے
دل وحشی ہے دیا آپ صحرائی ہے

اب جو اے غیرت لیلے نہ تجھے پاؤنگا
بید مجنون کے تلے جیسے گذر جاؤنگا

کونسا شہر ہے جس مین مرا جیر چایا ہوا
کونسا دشت ہے جو اشکونسے دریا نہوا
کونسا خار قدمبوس کف پا نہوا
کونسا رخ نصیب دل شیدا نہ ہوا

فرق آجای نہ کیون صبر و شکیبائی مین
کوئے ہمدرد نہین عالم تنہائی مین

ای پری اب دل دیوانہ یہ گھبراتا ہے
بات کرتا ہون تو دل منہ کو چلا آتا ہے
رنگ رخ ہوش کے مانند اڑا جاتا ہے
ہر نفس سینہ سے پیغام اجل لاتا ہے

گشتہ وصل سبب فرقت مین کوئے بچتا ہے
دم نکل جائیگا اکدم مین یہ غل مچتا ہے

رنگ ایک روز نیا وحشت دل لاتی ہے
شام سی صبح تلک نیند نہین آتی ہے
صبح ہوتے ہے تو شوق ہوتی مرجی جاتی ہے
دل یہ کہتا ہے کہ اب جان حزین جاتی ہے

جتنے احباب ہین تدبیر کفن کرتے ہین
اسطرح جیتے ہین سب کہتے ہین اب مرتی ہین

آپ کہتے تھے کہ ہے ہمکو بھی الفت تجھسے
صاف بھی رہتے ہین آئینہ کیصورت تجھسے
دو گھڑی ملکی بہلتے ہے طبیعت تجھسے
بات کا تجھسے مراج مین راحت تجھسے

یا تو اب برسون ملاقات نہین ہوتے ہے
اور جو دیکھا ہے تو مہر بات نہین ہوتے ہے

جانتے تھے کہ میرا عاشق و شیدا ہے یہ
جان دیتا ہے تن صاف پہ مرتا ہے یہ
منہ سے کچھ مطلب دل کہہ نہین سکتا ہے یہ
اس سمجھنے پہ ہے ای مایہ تماشا ہے یہ

غیر بیخواب ہو موت آئی جو آنا ہوئے
پائنتے گور کے اب اپنا سرہانا ہوئے

۱۱۵

دشمنونکو جو کسے دوست کا غم ہوتا تھا
آپ کو روتے ہوے دیکھکے مین رو تا تھا
جب تلک جاگتے تھے آپ نہ مین سوتا تھا
ڈھونڈکر مطلب دل کو خفقان کہتا تھا

یا مین سن سنکے مری آپکو خواب آتا تھا
آگے کیا عرض کرون مجکو حجاب آتا تھا

۱۱۶

جانتا دل مین تو ہوگا اسی اے غیرت حور
کہ اطاعت مین نہین مجسے ہوا کوئی قصور
اسپہ ہی ترک ملاقات اگر ہے منظور
اختیار اپکا ہے بندہ ہی نہین مجبور

غیر کے کہنے سے مجکو تو جدا کرتے ہو
اتنا کہتے ہین کہ بچاؤگے کیا کرتے ہو

۱۱۷

گر نہ عشق ہوا کچھ مری تقصیر نہین
اور جز ہجر گر موت ہی تقدیر نہین
وصل منظور تجھے اے بت بی پیر نہین
لاکھ تدبیر کرون خواہش تقدیر نہین

تر تو منظور نہین وصل نہو خیر نہو
خوش رہین آپ خفا آپ سے بے غیر نہو

۱۱۸

کہتے آزردہ مرجان جو ہو جاتے تھے ہم
میری دلجوئی کیا کرتے تھے تم پہلے ہم
بلکہ کہتے ہین عبث ہی تجھے اس بات کا غم
غیر سے ترک ملاقات کے کہاتی ہین قسم

بستر خواب پہ اکدن سے نہ تڑپاتے تھے
چھپ کے تم دود دو پہر رات گئے آتی تھے

۱۱۹

ای صنم بہر خدا جانے دے مکھڑا کھلا
کہ ہے زندان لحد جان مسافر کی سزا
خفقان ہوتا ہے اور سینہ مین دم ہی رکتا
اول عشق مین یہ کام ہے آخر اپنا

انتظار اتنا کیا ہے کہ دم اب رکتا ہے
ہر دم ملک عدم رو کی سے کب رکتا ہے

دل نازک سی نہین رنج اوٹھایا جاتا
ضعف سی پاس تری بھی نہین آیا جاتا

دم فنا ہی نہین ہر لحظہ منایا جاتا
ای پری اب تری سودا ہی سمایا جاتا

پاؤن پڑ کر ملک الموت کے اس کی قسم
دل لگا لین گی کسی حور سے فردوس مین ہم

ہوگی اوس حور سی جب صحبت اے خوشی
تو پڑی پاؤن تو موقوف ہو سرگوشی

تجکو ہم ساقی بنائین گے دم می نوشی
کیہہ تجھے بات بن آئی گی نہ جز روپوشی

رنگ فق منہ پہ عرق دل مین پشیمان ہوگا
رشک سی حور کی صحبت تجھی زندان ہوگا

تری کوچہ کا خیال آئی گا جدہم دلکو
مہکا تو نکہا تری ہوگا اگر غم دل کو

باغ فردوس دکھلائینگی عالم دل کو
صحبت حور کریگی وہین غرہ دل کو

دلسی ای سرو قد آزاد کرین گے تجھکو
بھول کر بھی نہ کبھی یاد کرین گے تجھکو

کبھی یاد آیا جو بھولے سی ترا حسن و جمال
روح کو آئیگا جنت سی نکلنی کا خیال

دلکو ای ماہ جبین رنج و قلق ہوگا کمال
پر کسی حور سی ہو جائیگا جب غم ملال

تیری صورت سی تصور مین بھی نفرت ہوگی
حور سی بادہ گلرنگ کے صحبت ہوگے

ای پری ہوگا جو ہنگامہ محشر برپا
دل بھی اوسوقت گلہ کرنے لگے گا تیرا

تو ہر اک عضو ہر اک راز کریگا افشا
اس مین مجبور رہوں ٹھہر جائیگا از خود ہر دا

مجکو جنت مین بھی ای حور ترا غم ہوگا
کیون جلاتا ہی سزا وار جہنم ہوگا

مجھسا عاشق ترا اللہ نہ پیدا ہوگا
جان جان پر تری یون کوئی نہ دیتا ہوگا

کوئی اگی بھی نہ تہا اور نہ اب ایسا ہوگا
ایک بھی تجھ سی حقیقت مین نہ مرتا ہوگا

تو سمجھتا ہی جو تھی مجکو محبت تجھسے
ہر کا قون سنی تری ہوگئی نفرت تجھسے

۵۲۱

قصہ کوتاہ اگر اب بھی ہی منظور وصال
نہ کوئی رنج ہی صاحب کہ نہ بندیگی لال
کسی حور کا مہمان خواب تک آی گا خیال
رشک جنت ترا گھر حور بھی ہی اک تمثال

تری آئینہ رخسار کا حیران ہی عرش
تو سلیمان ہی ترا تابع فرمان ہی عرش

تمام ہوا

عیش

تخلص ہے منشی شیخ فدا علی عرف اچھو صاحب کا
خلف الرشید ہین شیخ منور علی صاحب مرحوم کے
اور نواسے ہین محمد علیخان صاحب مغفور عرف
شیخ فقیر صاحب مرحوم کے رئیس لکھنؤ اور شیوخ
اعظم لکھنؤ سے ہین مولد اور مسکن انکا اور انکے
بزرگون کا ہمیشہ سے شہر فیض بہر لکھنؤ ہے
صاحب دیوان ہین شاگرد رشید ہین میر عرش صاحب کے

آگے یہ وضع نہ تھے آگے یہ انداز نہ تھا
شوخ و عیار نہ تھا مفسد و پرداز نہ تھا
یہ نزاکت یہ خود آرائے نہ تھے ناز نہ تھا
جز مری کوئے ترا مونس و ہمراز نہ تھا

فکر آرائش تن آٹھ پہر تھے نہ تجھے
عاشقے کہتے ہیں کس کو یہ خبر تھے نہ تجھے

اب تو کچھ نام خدا ہیں تری انداز عجیب
دور ہر وقت جو رہتی تھی وہ رہتی ہیں فریب
نکلے ہم غیر کے سوتی ہوی جاگی ہیں نصیب
کیا اسی دن کی لیے تجکو بنایا تھا حبیب

کچھ غرض تجکو نہ پہلے تھے دل آزاری سے
وضع سادی تھے نہ آگہ تھا طرحداری سے

دھانے ایکدن نہ رنگا جاتا تھا کمر آگی
کب پڑے رہتے تھے ہر وقت کلابی پردے
رشک ارتنگ نہ دیوار ہیں تھیں اس سے
شیشہ آلات نہ تھا اور نہ یہ گلدستے

چادر اس طرح نہ پھولوں میں بسے رہتی تھے
سیج بندوں سے مسہری نہ کسے رہتی تھے

شکل حیرت نظر آتی تھے کب آئینوں سی
کب مکان آگے سجا رہتا تھا چہرہ پر دوں کے

شوق تھا ای گل ترکب تجھی گل بوٹوں سے
کب بسے رہتے تھی گل کبھی تری بھوں سے

سیر گلشن کو سواری جو کبھے جاتی تھے
آنکھہ نرگس سے لڑانی مین حیا آتی تھے

اسطرح مانتے یہ افشان کبھی کی نہی جاتے
کب جمی رہتی تھی ہونٹونپہ بیڑی مسی کی

گال مین آگی گلوری نہ دبی رہتی تھی
پیستے تھے دل عاشق کو بھلا کب مہندی

نرگسے چشم مین کاجل کبھے آگے تو نہ تھا
تیغ ابرو مین یہ کس بل کبھے آگی تو نہ تھا

میلے ٹھیلون مین تن تن کے کبھی جاتا تھا
یاد ایام کہ تو وصل سے شرماتا تھا

زیب آغوش ہر ایک وقت تجھے پاتا تھا
پہلے یہ ناز و کرشمہ نہ تجھے آتا تھا

جانب سیر طبیعت نہ لڑے رہتے تھے
در دولت پہ سوارے نہ کھڑی رہتی تھے

سرمہ اسطرحسے منظور نظر کس دن تھا
آئینہ پیش نظر آٹھ پہر کس دن تھا

شوق زیور تجھے ای رشک قمر کس دن تھا
مست آنکھون مین یہ جادو کا اثر کس دن تھا

نازسے صحن مین اسطرح خرامان کب تھا
عطر پوشاک مین ای فتنۂ دوران کب تھا

سچ کہو نام سے انگیا کے کبھے محرم تھے
اونچی چوٹے کبھی گندھتے تھے بتاؤ تم سے

پائچے ہاتھون مین لیکر کبھے یون تھے چلتے
انبوا انداز نیا سیکھے بقول شخصے

زلف دکھلا کے جسے چاہا اوسی مار چلی
چال وہ سیکھے کہ جس چال پہ تلوار چلے

چشم بد دور نہ تھا آنکھون مین پہلے کاجل
زلف ناگن کیطرح کاہی کو کہاتی تھی بل

در و سر مین نہ لگایا کبھے تو نے صندل
سر پہ ڈالا تھا اولٹ کر کبھے اوتھا آنچل

کب خمار نیقدم دلکو مرے ملتے تھے
پہلے اسطرحسے فرفر نہ زبان چلتے تھے

نیم کا نک مین تنکا تھا ہمیشہ آگے
جوڑا ہماری کبھے اسطرح نہ پہنا آگے
دلبری کی نہ یہ سامان سے مہیا آگی
تھا نہ یون ہوتھونمین ابجار سیما آگے

بیش ازین قتل نہ عشاق جہان ہوتی تھے
خون ہر دم تری کوچہ مین کہان ہوتی تھی

وہ بے دن یاد مین ای سیم بدن مہر تھا
دست کستاخ نے جب وصل کا کچھ قصد کیا
ہامی کس ناز سے اوسوقت یہ تو کہتا تھا
بس الگ دور رہو شامتین آئین نہ ذرا

اب وہ ہے ہم مین کہ ہر وقت ہے پردا ہم سے
واہ جی خوب محبت کو نباہا ہم سے

پان دکھلا کی ہمین غیر کو دیتا ہے تو
خون ہم تھوکتے ہین آنکھونمین آتا ہی لہو
فرق آتا نہین الفت مین کسی دن سر مو
مدح اغیار کے ہوتی ہے ہماری بر رو

پہلوی غیر مین بیٹھا تجھے ہر دم دیکھین
کیا قیامت ہے کہ یہ ظلم و ستم ہم دیکھین

نہین بہتر ہین یہ کردار کیے دیتی ہین
رنج دیتے ہین یہ اطوار کیے دیتی ہین
اس مین مل جائیگی تلوار کہی دیتی ہین
خون ہو جائیگی دو چار کیے دیتی ہین

دیکھ لینا جو دکھای کا تپاک آخر کو
گلشن حسن مین اوڑ جائیگی خاک آخر کو

بیچ نوبات ہے معشوق نبایا ہمنے
جو نہ بتلانا تھا افسوس نبایا ہمنے
ناز و انداز زمانے کا سکھایا ہمنے
کچھ نہ اسپنے ریاضت کا نہ پایا ہمنے

ناز و انداز بنا تجھکو جو بھاتہ آیا ہے
میری پاپوش کے صدقے سی یہ پایا ہے

۱۰
میری چاہت سی حسینو نمین ہوا تو شہرہ
بن گیا حسن مین تو رنگ بری غیرت حور
سینے سے کھلا دیے معشوق کی ساری کدورت
کچھ شکایت نہین نی شبہہ ہمارا قصور

رنج دیتا ہے مآل ایسے ملاقاتون کا
دیکھو اچھا نہین انجام بری باتون کا

۱۱
یہ نہ سمجھو کہ محبت کا مجھے پرہے مدار
ہاتھہ آتا نہین معشوقون کا ایسا دستور
اجی لاحول ولا آپ سی ہین بیس ہزار
وضع کی پاس سی لیکن ہے یہ سارا انکار

لوگ شائق ہین ابے ہم سی گنہگارونکے
روز پیغام چلے آتے ہین دلدارونکے

۱۲
غیر سے رسم بڑہانے کا عبث ہے انکار
آج کل شہر کا مجھسے ہی تعلق اخبار
بندہ پرور مجھے ہر روز گذر جاتے ہین پرسی دوچار
بندہ پرور مجھے ہر حال نہین آپکا مجھے رہنا ر

کیا کہین تم سے کہ ہر روز کہان جاتی ہو
خوب معلوم ہے جہپ جہپ کی جہان جاتی ہو

۱۳
حضرت خط غیرونکی دنرات چلے آتی ہین
ہمسے جہپ جہپ کی جواب اونکی لکہی جاتی ہین
جسکو جی چاہتا ہے آپکا بلواتی ہین
جھوٹہ یہہ آپ مری سر کی قسم کہاتی ہین

جب یہ صورت ہو یقین بولیے کیونکر آوے
اب جو قرآن بہے اوٹہا لو تو نہ باور آوے

۱۴
آپکو آتی ہین ہر روز رقیبونکے پیام
بس ہے ایسے ملاقات کو بندی کا سلام
خود غرض ہو تمہین جو دغر ضونسی ہر وقت ہے کام
تم نہین جانتے دنیا مین وفا کسکا نام

محفل دہر مین سرمع صفت دہتے ہو
دل مین جل جاتے ہو جب نام ہمارا سنتی ہو

۱۵
تکو الفت نہین منظور تو اچھا اچھا
سہ الحمد گنہگار رہے سستا چھوٹا
بچ گیا ذلت و رسوائی سی ہی شکر خدا
داغ دل پر نہ ہوا ای بت مہرو تیرا

چھٹ گیے ہم غم تنہائی کی اب صدی ہی
فارغ البال ہوی گیسو و نکی سودی ہی

۲۲۳ یاد ابرو نہ ستاویگی مجھے صبح وسا
نہ کٹے گا کبھے اب تیغ گریبانسی گلا
دل دیوانہ ہوا زلف کی بیندی سی ہا
مرض ہجر کی دی حق نی مجھے خوب دوا
دہو کی دی گی نہ تری نرگس شہلا مجھکو
یرقان عشق مین آنکھو نکے نہو گا مجھکو

۲۲۴ دہیان یہی دل کو نہ آیگا صفائیکا ترے
رنج ہو گا نہ اچھائی نہ برائی کا ترے
خوف ہو گا نہ ذرا مجھکو لڑائیکا ترے
غم کریگے مری یا پوش جدائی کا ترے
زندگی چین سے ہر وقت بسر ہو ویگی
عیش مین رات تو عشرت مین سحر ہو ویگی

۲۲۵ اب جو غمناک ذرا پاتا ہون اپنے دل کو
میلو نہین جاتا ہون بہلاتا ہون اپنی دلکو
رنج ہوتا ہے تو سمجھاتا ہون اپنے دلکو
راہ پر دیکھنا لے آتا ہون اپنی دلکو
لکھنو مین ہین ابھی شوخ ستمگار بہت
مگو عشاق بہت ہمکو دل ازار بہت

۲۲۶ چھوٹنا حسن پرستے کا بھلا کب لیکا
آج کہتا ہون وہ معشوق کیا ہی پیدا
تو تو کیا تیرے فرشتون نی نہ دیکھا ہوگا
سرو قد غنچہ دہن سیم بدن مہر لقا
لطف ملتا ہے محبت کا ہمین باتون مین
جشن اوڑتی ہین شب و روز ملاقاتون مین

۲۲۷ دفتر حسن مین ہے فرد بت ماہ لقا
شکل آئینہ ہے نقاش ازل کو سکتا
ہفت اقلیم مین کوئی نہین ثانی اسکا
خود حسین دیکھنے آتی ہین اوسی صبح وسا
جھگڑے رہتے ہین ہر دم ستم ایجاد دنکے
تخت اوترتے ہین مرے گھر مین پریزاد دنکے

عیش

قد موزون وہ قیامت کہ مخجل سرو چمن
رشک مہتاب ہے اوس مہ کے جبین روشن

کیسوی مار ہین بہتیرے شکن شکن خستن
زہر کہاتے ہے اوسی زلف سیہ پرشکن

بچ کہاے صفت مایۂ نقشا ہو جاے
دیکھے اوس کا کل مشکین کو تو سودا ہو جاے

کان صداف ہیں حسن سے ہین اکثر
اوسکے اوصاف ہین اسکان سے بیشتر باہر

کاٹ کے خنجر ابرو ہین غضب ہین جیہر
دیکھے تو نازک مژگان تو شک ہو جگر

اک چمک درد کے اے رشک قمر تجھ مین رہے
خلش نوک مژہ آٹھہ پہر تجھ مین رہے

آنکھہ وہ جس سے کہ آہو خفتی آنکھہ چراے
باغ مین نرگس بیمار کو شرما جاے

وصف بینی سے ہر اکدم ترا دم کٹتا ہے
تو اگر ناک ہے رگ گردن تو وہ پاس آتا ہے

بلبلین دیکھہ لین تو دور ہون گلزارون سے
خار گذرے تجھے اون پھولون سی رخسارون سے

برگ گل سی ہے سوا ہین لب نازک اوسکے
رشک سی ہونٹہ چباے جو انہین تو دیکھے

در دندانے مقابل نہ کہے ہون تیرے
وصف اوس چاہ زنخدان کا جو محسن گاے

جان شیرین تو اب ہے کہونے لگی رو برو کر
گر پڑی جاکے کسے چاہ مین اندہا ہو کر

نظر اوس مست کا آنے جو صراحی سا گلا
اپنے ہاتھو لیے گلا آپ تو کاٹے اپنا

دوش سے صاف عیان مہر خشائی ضیا
ساعد اوس گل کے ہین عبرت رہ شاہ تو بنے

اوس کلائی سے مہ نو کے کلائے پھر جای
بچہ بھر دم زور نمائے بھر جاے

ہاتہ اوسکے جو سر دست تجھے آہن نظر
کف افسوس ملے دیکھہ کے تو اٹھہ پھر

چوم کر ہاتھو نکو لے اوسکی بالین کیسر
اوسکی ان شمع منور سے زیادہ ہے بہتر

اوس صنم کو تو خدا آپکو موسے سمجھے
کف روشن کو یقین ہے ید بیضا سمجھے

۳۳ جہانیان دیکھہ کے اوس گل کے یہ کہتے ہین بشر
نور سیدہ شجر حسن کے یہ دو ہین ثمر

نرم و شفاف شکم دیکھہ لے اوسکا گر
پیٹ پکڑی ہوی پھرتا پھری مذہب باہر

عرق شرم و خجالت مین بھگو دے تجکو
ناف گرداب تحیر مین ڈبو دے تجکو

۳۴ قبہ نور نہین اوسکی ہین اصل علے
کمر باریکا کچھ حال نہین ہے کہتا

وہم باریک نظر بار گل یا عنقا
ہے محل شرم کا اندام نہانی کی ثنا

اور کیا اسکے سوا کیجے مدحت اوسکے
دو ہلال ایک جگہ دیکھے ہین قدرت اوسکے

۳۵ نرم و نازک بت مہرو کی اگر تو دیکھے
رشک سی ایک ہے پہلو نہ قرار آی تجھے

سنہ ہے کیا آئینہ کا اوس سی جو سکتہ ہوے
پنڈلیان دیکھہ لے تو صورت ماہے پڑے

پاون چومی کف پا دیکھہ کے اوسکے رودی
ناخن غنم تری چہرے کے پر موت کھودے

۳۶ الغرض حسن بتان بی مثل ہے وہ تازہ جوان
نازک ایسا کہ جسے بوی گل ہے گران

چاہتا ہی مجھے دل سی وہ مراسر و رواں
آدمی روز جنکے لیے آتا ہی بہانہ

شمع رخسار کا اوس گل کی ہین پروانہ ہون
وہ پریزاد اگر ہے تو مین دیوانہ ہون

۳۷ مین کسی روز اگر اوسکے مکان پر نہ گیا
آپ گھبرا کے چلا آتا ہے وہ مہر لقا

پوچھتا ہے کہ سبب کیا تھا نہ آنے کا بھلا
جنکے کیسے طبیعت تھی نصیب اعدا

کیا کہون آج جو کچھ صدمہ فرقت دیکھا
سہ الحمد للہ تجکے سلامت دیکھا

۱۳۷ اوسکے تلوون کی برابر نہ تراشہ موکھو
چاندنی عکس سے رخسار کی چمکی ہے ہو

سامنے آی شب تار مین گر وہ مہرو
پہلے ہو جای بھبھک دیکھکے پہر بو لی تو

نام دنیا سے شب تار کا ناپید ہوا
پھر عیان معجزۂ رجعت خورشید ہوا

۱۳۸ وصل محبوب سے پاتا ہی مرا دل آرام
تنگ آغوش مین لیتا ہون جو بانا زتمام

بھول کر بھی نہین ہوتی کبھی تر بخش کے کلام
سسکیان بھر کے یہ کہتا ہی وہ نازک اندام

مجکو تکلیف ہو خوش اپنا دل زار کرو
واہ صاحب مجھے اسطرح نہ تم پیار کرو

۱۳۹ یار تو فضل الہی سے ملا رتبہ شناس
دور رہتے ہین مری پاس سے اسباب ہراس

اوس سے ملتا ہی شب وصل بھی لطف مساس
روز گلچہری اوڑا کرتی ہین بنے وسواس

اپنے پہلو سے نہین اوسکو جدا کرتا ہون
لب بلب شام سے تا صبح رہا کرتا ہون

۱۴۰ اب تری طرح سی ہم نازبتائین گے اوسی
تو بھی حیران ہو وہ معشوق بنائین گے اوسی

دلربائی کے سب انداز سکھائین گی اوسی
تجکو پہلو سی اوٹھائین گے بٹھائین گی اوسی

شعلہ حسن پری آگ لگا دے تجکو
تو سہے باتونمین ہنس ہنس کی رولا دی تجکو

۱۴۱ سامنے تیری بٹھاکر مین اوسی پیار کرون
روبرو تیری مزی وصل کی ساری لوٹون

تجکو دکھلاکے اوسی تنگ سے آغوش مین لون
وہ لڑی تجہ سی مری سامنی اور مین خوش ہون

گالیان دی لب شیرین سی تجھی مین دیکھون
ماری اپنے کف رنگین سی تجھے مین دیکھون

۱۴۲ درمیان مجہ سی کری خوب وہ رشک مہتاب
سامنی اوسکی تجھے آتی ہوئی آی حجاب

سینہ مین آتش غیرت سی ترا دل ہو کباب
شیب سی بڑہ کی نظر آئی ترا حسن شباب

طالب موت ہو تو زیست سی نفرت ہو جای
اب جو صورت ہی مری یہ تری صورت ہو جای

۴۴۳ ایکدن چل کے ذرا دیکھہ تو آؤ اوسکو — گھر مین دعوت کرو مہمان بلاؤ اوسکو
اوسکی تم بات سنو اپنی سناؤ اوسکو — پیار سے جا کے گلے اپنے لگاؤ اوسکو
دیکھو تو کیسی ہین مرعوب ادائین اوسکی
میری خاطر سے ذرا لی لو بلائین اوسکی

۴۴۴ سامنے میری وہ دشنام سنائی تجکو — بغلین جھانکی نکو کی بات بن ائی تجکو
شمع کی طرح سے محفل مین جلائی تجکو — پاس سے اپنی بہت دور بٹھائے تجکو
آرزو مند رہے تو نہ کبھی بات کرے
اوسکی پاپوش بھی تجھسے نہ ملاقات کرے

۴۴۵ مجھسے رہتا ہے ہم آغوش مراد غدار — بام پر خوب شب ماہ مین تکتا ہے ستار
سے گلرنگ سی رہتا ہون ہمیشہ سرشار — گلشن حسن کی مین لوٹتا ہون خوب بہار
دین و دنیا کا ہے سب رنج فراموش مجھے
چاہتا ہے وہ پریزاد دم و ہوش مجھے

۴۴۶ ہاتھ سے اپنی غلط کرتا ہے وہ جام صہبا — فتنمین دی دی سے پلاتا ہی مجھے بادہ ناب
آتش رشک سی دل غیر کا ہوتا ہی کباب — تا سحر شام سی رہتا ہون مین اوس سی محجوب
وصل رہتا ہے شب و روز مہیا اوسکا
وہ مرے نام کا عاشق ہے مین شیدا اوسکا

۴۴۷ پہلے تو رونے لگا سنکی وہ میری فریاد — پھر لگا کہنے محبت سے بت لالہ عذار
کون ہے میرے سوا اور تمہارا دلدار — ایڑی چوٹی سے پہ اوتار دن اوی سنگل اتوار
غصہ تا چند ہمین اپنے قرین آنے دو
آؤ ملجاؤ بس اب دور کرو جانے دو

۴۷۸ کہتے سنتے نے کیا یارون کے مجکو مجبور
بخدا مجکو بدل ملتے ہے الفت منظور

یاد رکھو یہ دراندازونکا سارا ہی قصور
منفعل آپ ہون مین غفور کرو میرا قصور

چلو درگاہ الٰہی چل کے قسم کھاؤن مین
ہاتہ رکھوا لو علم پر جو کہین جاؤن مین

۴۷۹ صاف ہو جاو اجی تمکو مری سر کی قسم
صورت شیر و شکر اب رہین گہل ملکر ہم

ہاتہ ہم جوڑتے ہین دور کرو رنج و الم
کوئے معشوق پہ کرتا نہین یہ جور و ستم

ہمکو پیٹے جو گلے سے نہ لگائے ہمکو
ہمکو ہے ہے کرے جواب نہ سنائے ہمکو

۴۸۰ عیش اسطرح جو کی یار نی مجسی گفتار
آگیا رحم نہ کی مین نے زیادہ تکرار

شکل آئینہ ہوا صاف گیا دل سی غبار
اب وہی مین ہون وہی وہی بوس و کنار

خانۂ دل مین اوسیطرح سے آبادی ہے
غیر روتے ہین نصیبونکو مجے شادی ہے

تمام ہوا

عاشق

تخلص ہے مرزا محمد مرتضیٰ صاحب عرف مچھو بیگ کا
خلف الرشید ہین مرزا اچھو بیگ صاحب بانکی کے
اور خویش ہین محمد مصطفےٰ خان مرحوم صاحب
مطبع مصطفائی کے شاگرد رشید ہین مرزا اصغر علیخان
نسیم دہلوی مرحوم کے صاحب دیوان
ہین طبیعت عاشقانہ رکھتے ہین شاعر
خوش فکر ہین یہ واسوخت جو درج مجموعۂ
ہذا ہے انہین کا تصنیف فرمایا ہوا ہے

۱

دوستو درد محبت کا بیان کرتی ہین — ہمدمو صدمۂ فرقت کا بیان کرتی ہین
بیوفاؤن کی عنایت کا بیان کرتی ہین — صاحبو اپنی مصیبت کا بیان کرتی ہین

۲

راز الفت نہین عاشق سے چھپایا جاتا
ناک مین دم ہی بس اب غم نہین کھایا جاتا

۳

کیا کرین سینی مین اب گھٹنی لگی جان حزین — رنج سہنے کی دل زار کو طاقت ہی نہین
اس کدورت سی صفائی کا نہین ہمکو یقین — خیر بنتی نہین اونسی تو بگڑ جای کہین

۴

روز کے قصے بکھیڑی سی فراغت ہوجای
جان اس رنج سی چھوٹ جای تو راحت ہوجای

۵

روز کی کوفت اوٹھائین ہمین لالچ کیا ہے — رنج سر پیچ کی کیون مول لین کچھ سودا ہی
ہان مگر ایک خیال اور بہی یہ آتا ہے — مُنہ پہ کہہ آیئی دو ٹوک جو کچھ کہنا ہے

۶

وہ بگڑتی ہین تو خود چل کی بنائین اونکو
اک ذرا ولمین تو جھپین یہ سنائین اونکو

۴ وہ بھی کیا دن تھی کہ گرم آپکا بازار تھا
کوئی دیوانہ و وارفتہ رفتار نہ تھا
زلف زنجیر تھی پر ایک گرفتار نہ تھا
حسن یوسف تھا مگر کوئے خریدار نہ تھا

اب جو یہ چاہنے والی ہین کہان تھی آگی
۵ اب جو انداز نکالی ہین کہان تھی آگی

کیا یوہین ہوتا تھا غازکی کہنی کا یقین
ترش رو ہمسی یوہین رہتی تھی تم چین بجبین
یون ہین بگڑی ہوئی تھی یونہی ہین تھی وہین
اتنا بتلاؤ جو کہتے ہین یہ سچ ہی کہ نہین

مُنہ تُھتھائی ہوئی کیا یوہین سدا رہتی تھی
۶ اجی ناخوش نہو کیا یوہین خفا رہتی تھی

غیر آوازی یوہین راہ مین کستی تھی کہو
ہم سدا دیکھنی کو یوہین ترستی تھی کہو
آتش رشک سی کیا یوہین سُلگتی تھی کہو
کیا اسی طرح سی انگاری برستی تھی کہو

یہ چلن کب تھا یہ تھی چال تمہاری کسدن
۷ چاہنی والی تھی یون جان ہماری کسدن

یوہین ہیلا سا لگا رہتا تھا دروازی پر
یوہین چلمن مین پڑی رہتی تھی تم آٹھ پہر
یہی انداز تھی کیا یوہین کہلا رہتا تھا در
باتین کرآتی تھی غیر دنسی یوہین چپ چپکے

پہاڑی کہانی کا یہی طرز تھا راک بات مین تھا
۸ لطف صحبت یوہین ہر روز ملاقات مین تھا

وعدے ہوتے تھی یوہین رات کا دن صبحکی شام
انکہ مین آنکھ یوہین ڈال کی کرتی تھی کلام
کان مین ہوتی تھی کُس کُس یوہین پیغام سلام
خوش رہو جیسی ہو بس مجھ سے ہواس سی کیا کام

ٹھنڈی ہی فقرے ہین ہوتی تھی بڑی گرمی سے
۹ سچی باتین یوہین کراتی تھی ہٹ ہرمی سے

زہر لگتی تھین یوہین کھٹی ہماری باتین
رنجش امیزہ یوہین ہوتی تھین ساری باتین
آگی کاہی کو تھین اس فریب کی تمہاری باتین
ابتو پتھر سی سواسخت ہین بھاری باتین

	اوکھڑی اوکھڑی یوہین رہتی تہی مری صحبت سی
۱۱	کیا اسی شکل پہ نفرت تہی مری صورت سی
منہ سی بولو تمہین اپنی نہین آنکھون کی قسم	کیا یوہین چین بجبین رہتی تہی تمسی ہردم
دونون ابرو تہی اسی طرح سی غصے مین بہم	یوہین برعکسیون سی کرتی تہی تم نکمین دم
	کیا یوہین طور تہی بیطور سے تیور رستے
۱۲	دلمین کچہہ اپنی کرو غور سے تیور رستے
اب جو ہین تازہ خریدار بتاؤ کب تہی	اب جو ہین یار وفادار بتاؤ کب تہی
اب جو یہ یار ہین عیار بتاؤ کب تہی	اب جو بدوضع ہین دوچار بتاؤ کب تہی
	دلمین شرما دسمجہ بوجہہ کے بیدادکرو
۱۳	خود فراموش نہو اپنے وہ دن یاد کرو
غیر کے سامنے آتی ہوی شرماتی تہے	اپنی سات سے جہجکتی تہی دری جاتی تہے
بیچ کی بات جو سنتی تہی تو بل کہاتی تہے	نام پوچہا بہی کسی لی تو نہ بتلاتی تہے
	روبرو بات نکرتے تہے کبہی وہ دن تہے
۱۴	باہر آتی ہوئے ڈرتے تہی کبہی وہ دن تہے
وضع سادی تہی وہ گو آفت جان تہا جوبن	برق رفتار قیامت تہی مگر الہڑپن
آنکہ غماز جہان تہی نہ کہ اسسے رہزن	آگہی کا ہی کو تہی یہ چال چلن یہ چتون
	بیوفائی سی نہ مطلب نہ وفادارے سے
۱۵	دل دہی سی نہ غرض تہی نہ دل آزاری سے
شان خالق کی ہی سامان کبہی ایسی تہے	اب جو عیار ہین نادان کبہی ایسی تہے
جانتی کچہ نہ تہی انجان کبہی ایسے تہے	تم سہی کہتی ہین مری جان کبہی ایسی تہے
	ہان مگر دیکہہ کے کہتے تہے یہ بوالفضول
	پارہ خواہش ازین دست گریباں چیند

۱۵

ایک وہ دن تھا کہ ہم ساتھ رہا کرتی تھی
دم بدم لطف و عنایات سوا کرتی تھی

ساتھ سے کے طرح سے دم بھر نہ جدا کرتی تھی
غیر ان باتون سی کیا کیا نہ جلا کرتی تھی

۱۶

اسقدر بادۂ غفلت کی کبھی جوش نہ تھی
تم ہمین یاد تھی ہم تمکو فراموش نہ تھی

۱۷

میر سبحان تم ہی تھی عاشق کی کبھی عاشق مذار
گرد پھرتے تھی جو پڑتی تھی کبھی ہم بیمار

آدمی آتا تھا دن بھر مین بلانے سو بار
یہ اوس آغاز کا انجام ہوا آخر کار

۱۸

وہی ہم ہین کہ نہ اگلی سی محبت نہ وہ چاہ
آنکھ طوطے کے طرح پھیر لے اللہ اللہ

۱۹

اک وہ دن تھا کہ نہ تھی نام سی رنجش کی خبر
کچھ عجب لطف محبت نی دکھایا تھا اثر

عیش و عشرت کی سوا دل مین نہ تھا غم کا گذر
شام سی پیار ہی کی باتون مین ہوتی تھی سحر

۲۰

باہم اس طرح سے دنرات بسر ہوتی تھے
ہای کس لطف سی اوقات بسر ہوتی تھے

۲۱

بھولی چوکی جو کبھی ہو بھی گئی کچھ خطگے
نی بلی جین نہ آتا تھا تمہین چار گھڑی

رنج بہلانے کو ہر بار زبان پر تھا یہے
کیونجی کیا روٹھ گئے آنکھ ملاؤ تو ذری

۲۲

وجہ نے وجہ بگڑنا ہی خدا خیر کرے
ہر گھڑی ناک پہ غصا ہی خدا خیر کرے

۲۳

مجھسی الفت ہی عداوت ہی خدا شاہد ہی
میری ہر بات شکایت ہی خدا شاہد ہی

لب ہلانا مرا آفت ہی خدا شاہد ہی
مجکو اسبات سی نفرت ہی خدا شاہد ہی

۲۴

دل لگی کی ہی کوئے بات ہوئی روٹھ گئی
ابھی ہنستی تھی گھڑی بھر مین ابھی روٹھ گئی

۲۵

اسقدر بھی نہین انسان کو زیبا ہی غرور
عقل تھوڑی سی کہین مول لو سیکھو شعور

اپنی نزدیک بہت جانتی ہین آپکو دور
آپ کی غمزہ بیجا ہمہ اوہا مین کی ضرور

منہ لگانے کا یہ ثمرہ ہے اٹھے توبہ
۲۱ کیا بُرا کام ہی تو یہ ہے اٹھے توبہ

خود سی باہر ہوئی جاتی ہین یہ اللہ کی شان
اگر میان ہمکو دکھاتی ہین یہ اللہ کی شان
آپ ہی مین نہین آتی ہین یہ اللہ کی شان
اولٹی ہم تمکو مناتی ہین یہ اللہ کی شان

فصد مین جاکر کہین کہلواؤ ذرا ہوشمین آؤ
۲۲ بس بس اتنا بھی نہ اتراؤ ذرا ہوشمین آؤ

قہقہہ مار کے کہنا کبھی سودا ہی چہ خوش
مردوی خیر ہی بیکار بگڑتا ہی چہ خوش
طرفہ قصہ ہی یہ غصہ ہی نرالا ہی چہ خوش
دیکھنا دیکھنا منہ کیسا بنایا ہی چہ خوش

شکل ہنوا دیہ غمزہ ہے نیا سیکھنا
۲۳ روندینا کہین ای واہ ذرا سیکھنا

قدرت اللہ کی لڑتے ہین ذرا اور سنو
ای تری شان بگڑتی ہین ذرا اور سنو
ہم منائین یہ اکڑتے ہین ذرا اور سنو
دل سی فقری نئی گھڑتی ہین ذرا اور سنو

بس بس اب غصے کو تھوکو مرا کہنا مانو
۲۴ جاؤ منہ جاکے گڑھیا مین ذرا دھو ڈالو

خیر اسی مین ہی کہا مانو چلے آؤ ادہر
آپ مین آؤ تو ہو آپ سی اسسے باہر
کب سی بکتی ہین تمہین کچھ نہین کہنی کا اثر
آج اچھا کوئی آسیب چڑھا ہی سر پر

دیکھو میری بھی طبیعت نہ بگڑ جای کہین
۲۵ دیکھو پھر لینی کا دینا تو نہ پڑ جای کہین

ایسا کس بات پہ بگڑی ہو زبان ہی تو کہو
کونسا جرم ہوا منہ سی تو اپنے پھوٹو
گنگنیان منہ مین بھری بیٹھی ہو گونگے نہ بنو
سچ معلوم تو ہو اچھے بُری بولو تو

مجسی کس امر مین مبتلا سے تقصیر ہوئی
نہین یہ بھی نہسی آسے تقصیر ہوئی

چاہیے تھی یہی نیکی کی ہماری بدلے
سچ کہیں خوب ہمیں ہم اپنی سزا کو پہنچے

کچھ گلا ہے نہ شکایت ہی نہ شکوہ تم سے
ساری انداز یہ سب ڈھنگ ہمیں دیکھی بھالے

۲۷ جو کیا آپ کیا تم سے یہی تھا لینا
خود خطاوار ہو انسان تو پھر کیا کہنا

خیر اس بات سے کیا وہ تو جو ہونا تھا ہوا
اب نہ کچھ آپ کو خواہش نہ ہمیں کو پروا

رنج بیکار ہے ناحق کا گلا شکوہ کیا
خوب یہ قول کسیکا ہی ہمیں خوش آیا

۲۸ دل لگا لیں گے کہیں اور جو دم میں دم ہے
اوہ جی لکھنؤ آباد رہے کیا غم ہے

نسہی آپ کو اب ہم سے محبت نسہی
اب نہیں ہی نظر مہر و عنایت نسہی

اب نہیں آپ کو وہ پاس و مروت نسہی
اب نہیں چاہتی اب وہ نہیں چاہیت نسہی

۲۹ کیا سبب کس لیے کیوں بات کرو جانی دو
نہیں منظور ملاقات چلو جانے دو

بات اتنی ہی بکھیڑی سی غرض کیا صاحب
دل پہ کچھ زور کسیکا نہ اجارا صاحب

اپنا نقصان گوارا نہیں ہوتا صاحب
کس لیے آپ کو برباد کرونا صاحب

۳۰ کچھ غرض ہی نہیں باقی تو غرض اب کیا ہی
سچ تو ہی خالی ملاقات سی مطلب کیا ہی

یاں ہی وہ دل رہا اپنا محبت کیسی
آنکھ ہی اب وہ نہیں چشم مروت کیسی

اُنس کیا پیار کسی کہتی ہیں الفت کیسی
شکر صد شکر ہوئی ہی ہمیں نفرت کیسی

۳۱ پھروں اسباتکو سوچوں تو ہنسی آتی ہے
بنتی کس طرح ہی کس طرح بگڑ جاتے ہے

شکر کی جا تو یہ ہی دل ہی آیا تھا اسے
آپ کا حسن طبیعت کو نہ بھایا تھا اسے

وصل کا لطف نہ جی بھر کی اٹھایا تھا اسے
سر میں سودای محبت نہ سمایا تھا اسے

شکر اللہ کا جو کچھ ہوا وہ خوب ہوا
۳۵ شد سے تنہا یہی اک روز جلو خوب ہوا

اور کچھ روز گذرتے تو نہ اچھا ہوتا
کہیں بہنیں جاتے طبیعت تو کہو کیا ہوتا
اب تو تنہا ایک میں پیر لاکہہ میں سوا ہوتا
بڑہ کی گھٹتے تو ملال اور زیادا ہوتا

حوصلے سب ہوئی پوری کوئی ارمان نہیں
۳۶ بخدا ترک ملاقات کا کچھ دھیان نہیں

اب تو کچھ ڈر نہیں جو جی میں ہی کہیں صاف
دھیان اتنا تھا کوئی بات نہو ہم سے خلاف
یہ نہ کہنی کو ہو یہ شخص تھا کیسا اشراف
خیر اب بات ہی ہم بچ گئی تقصیر معاف

یہ پہل بھی اوسی جانب سی ہوئی خوب ہوا
۳۷ بخدا جان مصیبت سی چھٹی خوب ہوا

پردہ کیا شوق ہی کہ غیروں کی جاؤ ہیں کیا
آدمی بہیجو رقیبوں کو بلاؤ ہیں کیا
آپ رشوقسی تم اسنے کنواؤ ہمیں کیا
آتی ہو آؤ نہ آتی ہو نہ آؤ ہمیں کیا

ماری باندہی سی تو یہ بات نہیں ہوتی ہے
۳۸ کچھ زبردستی ملاقات نہیں ہوتی ہے

جو محبت تہی یہاں بھی وہ محبت نرہی
جو طبیعت تہی ہماری وہ طبیعت نرہی
اوٹہ گیا پاس وفا دل کی وہ صورت نرہی
آپ کی آنی نہ آنی کی ضرورت نرہی

جی کو اوبھن جو ہی دو روز میں گت جائی گی
۳۹ یہ طبیعت ہی بہنا یعنی سہی مٹ جائی گی

اب یہاں بھی نہیں وہ دن جو محبت کرتا تہا پیار
اب وہ جی ہی نہیں کرتی تہی جو ہم پہ نثار
اب وہ آنکہیں نہیں جو پہلی تہیں محو دیدار
توبہ وہ باتیں تو کوسوں بھی نہیں ہیں نہار

کہل چکا خوب محبت تہیں منظور نہیں
۴۰ ناز بردار ہیں ہم بھی کوئی مزدور نہیں

۳۶ کس لیے آپ کو ہم پیار کریں کیا مطلب — کیوں عبث غیر سے تکرار کریں کیا مطلب
جان کو چینی سی بیزار کریں کیا مطلب — دلکو آفت میں گرفتار کریں کیا مطلب

رنج کیوں کھائیے سو بات کی اک بات ہی یہ
نہ نبھی چوٹ گئی خیر ملاقات ہی یہ

۳۷ شوق سی آپ قیامت سی ہوں اب جانے ہم — بخدا ہمکو اب اتنا نہیں سہنے کا غم
آزماؤ انہیں جو لوگ اوٹھاتے ہیں ستم — آپ کی یہ بھی عنایت نہ ہوا ب ہمپہ کرم

ہم وہ گر پڑ کی ملاقات نہیں کرنے کے
بات پر آئی تو پھر بات نہیں کرنے کے

۳۸ فائدہ کیا جو کریں آپ کو ناحق بدنام — بات اچھی نہیں بدبات کا ہی بد انجام
مفت کیوں جان دیں گھٹ گھٹکے ہوں الفت میں تمام — بندگی ایسی محبت کو اس الفت کو سلام

حال دل کیا کہیں فرقت میں جو کچھ غم کھایا
شکر اللہ کا جیتی رہے سب بھر پایا

۳۹ نشۂ حسن جوانی ہی تمہاری سر میں — حال ابتر دل کا بگڑ جاتا ہی اک دم میں بتر تن
اسقدر کس لیے بل ڈالتی ہو تیور میں — ہو خفا ہمسے جیلو خوش رہو اپنی گھر میں

آپ ہی آپ کی قابل جو ہو وہ بات کری
ایسی اوجڑی ہوی دشمن نہ ملاقات کری

۴۰ کہدیا اب ہی جہنم سی سوا آپ کا گھر — بخدا یاد نہ کرینگے کبھی جو گھٹ بھر
ہی بڑا بول زبان پر اسی لائیں کیونکر — توبہ توبہ نکریں سجدہ جو کعبہ ہوا دہر

جان جاتی رہی پر تم سے سروکار نہو
حشر ہو جای مگر آنکہ کبھی چار نہو

۴۱ یہ تو کیونکر کہیں ہم بات کی ہیں اپنی بنی — ہاں مگر پھر نہیں ملتی ہی جو کچھ دل میں ٹھنی
بات اتنی ہی کہ اک بات بنی یا نہ بنی — آپ کی خوبیاں یاد آتی ہیں اللہ غنی

سختیان ہجر مین جھیلین نہین کیسے کیسے
ہای ری ہای تری وقت کی ایسے تیسے

بخدا ہم وہ جلی تن مین ہین اگر بات پر آئین
حور بنکر بھی اگر آؤ تو خاطر مین نہ لائین

پاؤن پر سر بھی جھکاؤ تو کبھی منہ نہ لگائین
بیٹھی رویا کرو دیکھین نہ کبھی آنکھ اٹھائین

وہ طبیعت ہی جس انداز پر آئے آئے
پھر نہین جاتی جہان دل مین بُرائی آئے

وہ زبان کبھی ذکر تمہارا جو کرے
کو رو وہ چشم کبھی تم سی اشارا جو کرے

دل وہ یا مال ہو یہ رنج گوارا جو کرے
جای وہ جان نہین جان ہی پیارا جو کرے

شل ہو وہ ہاتھ جو گردن مین حمائل ہو کبھی
نہ کبھی وعدون پہ آنی کا مائل ہو کبھی

آج ہی ہی یہ گلی ہمکو جہنم سے سوا
اب جگہہ رنج اوٹھانی کی نہین دلمین ذرا

سچ جی ایک طرح پر نہین رہتا ہی سدا
کچھ بناوٹ کی نہین بات ہی صاحب بخدا

وہ زمانہ نہین وہ دل نہین وہ بات نہین
آگیا رنج تو پھر لطف ملاقات نہین

خیر لعنت کر اسپر بات ہی کیا ای عاشق
کوئی معشوق نہین اہل وفا ای عاشق

بو محبت کی نہین انمین ذرا ای عاشق
ہمنی اپنی ہی بہت کی بخدا ای عاشق

اگلی الفت مین اوٹھائی ہین جو کچھ رنج و محن
دل ہی داند و من دانم و داند دل من

تمام ہوا

عقیل

تخلص ہی شیخ محمد حسن کا خلف الصدق ہیں شیخ
شفیع علیخان کے پوتی ہیں خلیل الرحمن خان مرحوم کے جو عمدۃ الامرا
شجاع الدولہ بہادر مرحوم ہیں سالہ دار تھی شیخزادہ ہائے
لکھنؤ سی ہیں مع لڈ و مسکن انکا اور انکے بزرگونکا قدیم سی لکھنؤ ہے
صاحب دیوان ہیں شاگرد ہیں مرزا اسلم شاعر کے والد انکے داستان گوئی
میں کیوس لمن الملکی بجا ہیں اور خود فن داستانمیں صاحب تصانیف کثیرہ ہیں
کئی دفتر ضخیم الحجم تصنیف فرمائی ہیں یہ واسوخت انہیں کا
طبع زاد ہی جو شامل اس مجموعۂ عمدہ کے کیا گیا ہے

واہ ای عشق عجب معجزہ پرداز ہے تو
دل عاشق کو گئے سوز کے ساز ہے تو
گئے اغیار کے مونس و ہمراز ہے تو
گئے معشوق گئے عاشق جانباز ہی تو

ایک صورت یہ کسے سے نہین بنتا ہے کہے
ہو کے خون چشم گہربار بہتا ہے کہے

کہین مجنون ہے کہین غیرت لیلا ہے تو
کہین وامق کہین شیرین کہین عذرا ہے تو
کہین فرہاد وہی تو اور کہین تشنہ ہی تو
جان عشاق یہ اک آفت تازہ ہی تو

بجھسے جو ملتا ہے وہ بخت جگر کہتا ہے
آخر انجام یہ ہے جی سے گذر جاتا ہے

تیری ملنی سے مرا حال یہ پہونچا العشق
ہر گلی کوچہ مین ہونے لگا چرچا العشق
ہوگا رسوای جہان گر یہ سمجھتا العشق
جیتے جی تجھسے مین ٹہارہ نہ ملتا العشق

سخت نادم ہون پشیمان ہون لاچار ہون مین
کیا کرون تازہ مصیبت مین گرفتار ہون مین

وہی دن خوب تھی جب غم نہ کیا کرتا تھا
عیش و عشرت مین شب و روز رہا کرتا تھا
دور جام مے گلرنگ ہوا کرتا تھا
پھوٹ کر آبلۂ دل نہ بہا کرتا تھا

شربت وصل صنم نوش کیا کرتی تھی
قہقہے چہچہے آلیسمین رہا کرتے تھے

پاس پہلو مین رہا کرتا تھا صحبت تھے مدام
باغ دنیا و مے و جام سے رہتا تھا کام
کبھی بھولے سے نہ آتی تھے جدائی کی کلام
رات دن رہتے تھے باراحت و آرام تمام

دور دم بھر کو جو مین پاس سے ہو جاتا تھا
یہ قلق ہوتا تھا دم سینہ مین گھبراتا تھا

زندگی کا تھا مزا یار سے یارانہ تھا
اوسپہ مین شیفتہ تھا وہ مرا دیوانہ تھا
شمع رخسار پہ اوس شوخ کے پروانہ تھا
غیرت لیلے و مجنون مرا افسانہ تھا

کبھی غیر و نکا جو محفل مین گذر ہوتا تھا
بیٹھنا اونکا نہ منظور نظر ہوتا تھا

کیا کہون چرخ نے جو تفرقہ پرداز کی
عیش و آرام نہ وہ دیکھہ سکا برادری
رنج وہ دینے لگا جو کہ نہ دیکھا تھا کبھی
اسکے اگمنہ نین کمٹکنے لگے صحبت میرے

محفل عیش و طرب ہای نہ بھائی اسکو
میری بربادی و تکلیف خوش آئی اسکو

دوستو کیا مین کہون اسکی جفا کا احوال
اسنے سبزے کی طرح مجکو کیا ہے پامال
اسکے ہاتھون مجھی پہونچی ہین بہت رنج و ملال
اسکے باعث سی آہ کرتا ہی دل غم سی نڈھال

چلوون خون دل زار پیا ہے اسنے
میرا محبوب جدا مجھسے کیا ہے اسنے

جس پری رو کا دل و جانسے مین دیوانہ تھا
ایکدن کوٹھے پر آیا جو وہ خورشید لقا
ہو گیا شیفتہ جسنے رخ انور دیکھا
بوالہوس عشق جتانے لگے اپنا اپنا

روز پیغام ملاقات کے بھجواتے تھے
گھر میں چھپ چھپ کے وہ غیروں کی صدا جاتے تھے

رفتہ رفتہ جو یہ انداز نکالا اوسنے
مجھسے در پردہ لگے غیر کے گھر میں جانے
منع اوسکو جو کیا میں نے تو کہنے یہ لگے
کسکا مقدور ہے ایسا جو ہمیں اب روکے

دل لگی ہوگئے جہان شام سحر جائیں گے
اب تو ہم خندے ترے غیر کے گھر جائیں گے

یہ سخن سنتے ہی بس تاب نہ آئے مجھکو
اوٹھہ گیا پاس سے اوس شوخ کی آزردہ ہو
ہوگئے ترک ملاقات بس اوس سی یارو
نہ وہ الفت رہے مجھکو نہ محبت اوسکو

وہ تو اغیار کے گھر شام و سحر رہنے لگا
غم فرقت سے یہاں درد جگر رہنے لگا

کیونکر اب آئی دل زار کو آرام بھلا
جس سے جینے کی حلاوت ہی وہ اب ہاتھ گیا
شل گل کیوں نہ کروں چاک گریبان اپنا
کبھی صورت بھی دکھاتا نہیں وہ اہل لقا

لالہ سان داغ جگر دل میں نہاں رکھتا ہوں
رات دن مشغلۂ آہ و فغاں رکھتا ہوں

نہ تو کھاتا ہوں نہ پیتا ہوں نہ آتا ہی خواب
تاب و طاقت بدن زار سی رخصت ہی جواب
نالی کرتا ہے شب و روز دل خانہ خراب
صورت ماہی بے آب ہے ہر دم بیتاب

کسطرح چین ہو وہ باعث آرام نہیں
دل طلبگار ہے جسکا وہ گل اندام نہیں

کبھی صحرا کو نکل جاتا ہوں بحالت غیر
کبھی بستے کبھی ویرانی کی کرتا ہوں سیر
گاہ بیہوشی سی کرتا ہوں تماشائی دیر
دلپہ یہ زور جنوں کا ہے کہ ہو جان کی خیر

پاس عزت ہی نہ کچھ دہشت رسوائی ہے
مبتلا دام بلا میں دل سودائی ہے

کہیے دریا پر جو مین روتا ہون کر کر نالی
سینے کہتے ہین مری آنکھون سی دو پرنالی

ہجر مین کرتا ہے اپنا دل مضطر نالے
مردم آبی کے دل ملنے مین سنگر نالے

گوش زد نالون کی آواز جو ہو جاتے ہے
الامان کے بخدا دیا لون سے صدا آتی ہے

غزل

اوس بے پی کی محبت مین ہین دیوانہ بنی
آپنے حاشیہ اسطرح اوسکا ہی صدقے

کریے عشق کے شہرت ہی خدا خیر کری
پڑ گئے مین ہمین اب جانکی اپنی لالے

گر اسیطرح سی غم دلپہ اٹھائین گے ہم
ایکدن جان سی واللہ کہ جائین گے ہم

کریے نے زور جنون سے ہے دل وحشی پہ مرے
دیکھنا جیب گریبانگے اوڑینگے پرزے

بیطرح دل مین سمائی ہے مریجان اپنے
دشت پر خار ہے کیا ملک عدم دیکھین گے

وحشی نے دل وحشی کو مین بہلاؤنگا
پھوڑ کر سر در و دیوار سے مر جاؤن گا

یاد مین گیسو و رخسار کے ہر شام سحر
شکل سنبل یہ کیا کرتا ہون حسرت سے نظر

دیہا نین گوہر دندان صنم کے شب ہجر
چشم سے اشک بہا کرتے مین مثل گوہر

جب تصور لب لعلین کا مجھے آتا ہے
خون دل دیدہ پر آب سے یہ جاتا ہے

اوس مسیحا کی محبت مین ہوا ہون بیمار
ہجر مین وصل جو ہو جای تو جای آزار

ہیر اوسی طرح سے پہلو مین رہے رانجھا کی
کبھی بیتاب نہ بر مین ہو دل سینہ فگار

رخ گلگوں کا جو بوسہ ہمین امداد کرے
بلبل دل نہ کبھی نالہ و فریاد کرے

غزل

تو اسید نہین یار سے مجکو اصلا
آ یسے آئی گا شبکو مری گھر یاد تقا

طرح پر دل مغموم سے ہو پنج جدا
دیکھون کیونکر شب فرقت مین ہونگا زندا

عقیل

اوسکے دور مین دل زار یہ دکھہ پاتا ہے
طائر جان قفس جسم مین گھبراتا ہے

۵۲۱

دیکھتا ہے جو مرے شکل یہ کہتا ہے
کسے لیلے کے محبت مین یہ دکھہ سہتا ہے

جا کے صحرا مین جو مجنو نکی طرح رہتا ہے
ایک دریا ہے کہ اشکون کا پڑا بہتا ہے

سہنے رونا تو کسیکا نہین ایسا دیکھا
غیر احوال جو الفت مین ہے اسکا دیکھا

۵۲۲

بیکلے فرقت گلرو مین جو ہے دلکو کمال
ایکدن جوشش وحشت سی بس آیا یہ خیال

حیف صد حیف ہے بیچلے دنیا سی ملال
اوسکا تا زیست نہ ممکن کہے ایجے گا وصال

جان پیر دیکھیو اکبار تو دیکھہ آو اوسے
کسے صورت سے تو دروازی یہ بلوا و اوسے

۵۲۳

دل مین یہ سوچ کے لی کوچہ جانا نکی جو راہ
اور بلوایا اوسے جا کے بحال جان کاہ

آیا دروازی یہ جسوقت وہ عزت وہ جاہ
سنکے بولا کہ ہر آنا ہوا اللہ اللہ

اتجو ہم سنتے ہین تم چین کیا کرتے ہو
رات دن بزم حسینان مین رہا کرتے ہو

۵۲۴

خوش رہو جیتے رہو مین سی دنیا مین رہو
ہم سے گلرو تو ہزارون ہین کوئی اور کرو

غم سہو گی مری فرقت کا بھلا کاہیکو
کیا غرض کیون مرے گھر آی ہو کچھ تو بولو

دیکھو پچھتاؤ گے گر بار دگر آؤ گے
مین سے کہے دیتا ہون اللہ سزا پاؤ گے

۵۲۵

سنکے یہ بات نہ پھر تاب مری دلکو رہے
روکی مین کہتے لگا دیکھہ تو صورت میری

تری دوری مین ہی یہ شکل بنائی اپنے
تونے اسیر نہ مری جان ذرا قدر نکی

یہ نہ سمجھے کہ یہ ہے چاہنے والا میرا
جان فرقت مین ندی عاشق شیدا میرا

بیوفا آپ ہین بس اب مجھے معلوم ہوا
کونسا ہے یہ محبت کا تاؤ رشتا
چھوڑکر عاشق جانباز کو گھر مین بیٹھا
بحیظر خانہ اغیار مین یون جا رہنا

بیوفائی ہے ویا اسکو وفا کہتے ہین
آپ ارشاد کرین مجھسے کہ کیا کہتے ہین

۲ اب یہ ہے قصد کہ پیدا وہ پریزاد کرون
تم نہ ہو حسن خداداد یہ جسکے مفتون
جگمری چھوڑ لے چہری یہ وضع شبکون
تم ہو کیا دیکھکے لیلے کو بنے ہو جا مجنون

سینے باتین جو کرے قند مکرر سمجھو
تم اوسے اپنے دل وجان ہی بہتر سمجھو

۳ نرگسے دیکھہ لو اوس کلکی جو آنکھین ہے بار
تم ہے نرگس کی طرح ہو ہمہ تن زار نزار
گل ہو پژمردہ جو دیکھے کل عارض کے بہار
بلبلین جانین کرین اوس گل خوبی پہ نثار

قدموزون اگر اوس گل کا نظر آجاے
سرو گلزار مین پیاری ہے شرماجاے

۴ وہ جبین صاف کہ آئینہ ہو جس سے حیران
جلوہ حسن یہ ہو خیرہ تابان کا گمان
ہون وہ ابرو کہ خجل جس سے ہو تیغ صفہان
ہیبت ابرو کو ہلاے کا نہ ہو یخی دیوان

اوس پہ یہ زاد سی بہر تم ہے کنارا نہ کرو
مہربان بحر کہے اوسکا گوارا نہ کرو

۵ گل رخسار پہ گلہای چمن صدقی ہون
لب پان خوردہ پہ یاقوت یمن صدقی ہون
وہ چمک دانتون مین ہو در عدن صدقی ہون
دیکھکر حور و پری ہے ہمہ تن صدقی ہون

مرسے تا ناخن پا مثل نہ وہ رکھتا ہو
سچ تو اس حسن کا انسان نہ کوئی دیکھا ہو

۶ ایسے معشوق سے دل اپنا لگاؤن پیارے
زندگانے کا مزا اوس سے اوٹھاؤن پیارے
روز پھولونمین اوس گلکو بساؤن پیارے
آپ کا نام زبان پہ نہ لاؤن پیارے

جسقدر تمنے ستایا ہے ستاؤن تمکو
جسقدر تمنے رولایا ہے رولاؤن تمکو

۳۵
سنکے یہ دیر تلک سر بگریبان وہ رہے — چپکی رویا کیے اور دیکھین پشیمان وہ رہے
صورت آئینہ آگے مری حیران وہ رہے — منہ کو دامن سی چھپائے ہوئے گریان وہ رہے

ہنسکے پھر کہنے لگے ہوتمین آؤ صاحب
ایسے باتین مری آگے نہ بناؤ صاحب

۳۶
خیر جو کچھ کہ گذرنا تھا سو گذرا وہ تو — آؤ ملجاؤ گلے دور کرو حائی دو
اب نہ اغیار کے گھر جائین گے باور سمجھو — گر نہو اسکا یقین ہم سے نوشتہ لیلو

نام غیر و کا زبان پر نہ کبھی لاؤن گا
زندگی بھر کبھی اس گھر سے مین جاؤنگا

۳۷
اپنی جانب کو جو راغب اوسے پایا مین نے — دوڑ کر اسنے گلے اوسکو لگایا مین نے
دل پہ گذرا تھا جو کچھ رنج سنایا مین نے — صورت ابر گہربار رولایا مین نے

آخر کار ے وصل سے مدہوش ہوئے
ہجر کے غم جو اوٹھائی تھے فراموش ہوئے

۳۸
پھر وہے مین ہون وہے یار وہے صحبت ہے — پھر وہے بزم طرب اور وہے عشرت ہے
نام سے غیر کے اوس گلکو سد انفرت ہے — پھر اوسی طرح سے اگلی سی مری صورت ہے

رات دن وصل ہی رہو کا مزا لوٹتے ہین
حال یہ سنتے ہین اور غیر و کی جی چھوٹتی ہین

۳۹
گو کہ فرصت مجھے امروز و کہین کم تھے بجا — کیا کرون عیش کے خاطر سے مجھی جی سی سوا
عذر اسبات مین اوسنے مین ذرا کر نہ سکا — ایک ہے روز مین تصنیف یہ اسوخت کیا

شرط فرصت ہے جو مہلت مین کبھی پاؤن گا
اوسی رنگ مین کہکر اسے دکھلاؤنگا

بیس اربن اور ہے وا بوخت تہی تصنیف مرے	سب کے سب عذر کی ایام مین ہین کہوی گئی
بند دو چار جو یاد آی تو اسمین لکھے	بس عقیل جگر افگار کہے کیا آگے

یار سے وصل ہے فرصت نہین ملتی مجکو
کوئی دم لینے کی مہلت نہین ملتے مجکو

تمام ہوا

عیشی

تخلص ہے طالب علی خان مرحوم ابن
علی بخش خان باشندۂ لکھنؤ کا دیوان
فارسی مع قصائد اور دیوان ہندی اور
مثنوی سروچراغان ان سے یادگار ہے
نظم اور نثر مین دستگاہ کامل رکھتے تھے
شاگرد رشید تھے جناب مرزا محمد حسن
قتیل مغفور کے عین شباب مین وفات پائی
قتیل مغفور اکثر انکی ابتدائے شاگردی مین
فرماتی تھے ؎ پارہ خواہد شد ازین دست گریبانی چند

۱
عشق کا پھر سر و سامان ہے خدا خیر کرے
پھر جنون سلسلہ جنبان ہے خدا خیر کرے
گریہ آمادۂ طوفان ہے خدا خیر کرے
صحبت دست و گریبان ہے خدا خیر کرے

قرعۂ غم زدہ ام تا کہ کند دل شادم
باز ویران شدہ ام تا کہ کند آبادم

۲
پردۂ چشم ہے پھر غیرت دامان سحاب
آستین اشک سی ہے روکش جیب گرداب
غنچہ ہر چشم ہی سیارہ سے چشم بخواب
دنکو پہلو مین ہی دل فرط قلق سی بیتاب

باز از ہر سخنم بوے جنون مے آید
باز آہ از جگرم غرقہ بخون مے آید

۳
پھر دل آشفتہ ہی کسی لف کا سودائی ہی
چشم حیرت زدہ ہے کسکی تماشائی ہے
پھر جیون چاک گریبان تنکیبائی ہے
اپنی منظور نظر کسکی خود آرائی ہے

سبب نالۂ شبگیر مپرسید انم چیست
دیدہ ام خوابی و تعبیر مپرسید انم چیست

۴
مرحبا عشق جفا پیشہ دشمن پرور
بارک اللہ قدم تیری مری آنکھون پر
عمر گذری کہ مراد اسے خالی ہی جگر
رنگ خون اشک مین باقی ہی نہ نالہ مین اثر

آخر این ہوش کہ از سر نکند رم چہ کنم
نفس سرد چہ سازم دل بیغم چہ کنم

ہی گیا شعلہ سے خلاق فنی پیدا مجکو
برق خاطف سی ہی بخشی کا دعوی مجکو

ربط ہی تف دل سوختہ آسا مجکو
آتش طور ہون افسردگی سی کیا مجکو

۹۵

لالہ ام جلوہ داغ جگرم سے باید
شمع سوزندہ ام آتش بسرم سے باید

۹۶

سنیچو میکدہ بستی رہین آباد ان دیر
عالم نشہ کی منظور ہے آنکھو نکو سیر

بخشنا ساغر لبریز کوئی خم کی خمیہ
بھر چکا عمر کا پیمانہ مرا بادہ بغیہ

۹۷

دور ہین عقل کہ سرمایہ طوفانی ہست
آزمودیم کہ در دسر بیجائی ہست

۹۸

منتظم ہی چمن وصوت ہزاران ساقی
پھر کہان بزم می وصحبت یاران ساقی

چند روزہ ہی گل وباد بہاران ساقی
چشمک برق وگہر باری باران ساقی

۹۹

درد صافست گر امروز مہیا آید
بعد امروز ندانیم چہ فردا آید

۱۰۰

نائرہ کہنہ کیا گردش افلاک نی سطے
فرصت وقت غنیمت ہی یہی جو دم ہے

نہ سکندر ہی نہ دارا ہی نہ جمشید نہ کے
دم مین پھر ہم ہین نہ محفل ہے نہ ساغر ہے نہ

صحبت ہمنفسان طرب آمادہ کجا
بعد ازین بزم کجا شیشہ کجا بادہ کجا

۱۰۱

تن ہی تمیر سر رہ گذر سیل فنا
نقش برآب ہون ہستی کا مری وقفہ کیا

دم کی ہی آمد وشد سینہ مین نیرنگ ہوا
موج بیتاب ہون ہی مختلف احوال مرا

گہ تف برق وگہی ابر ترم ساختہ اند
ہر زمانی بصفات دگرم ساختہ اند

۱۰۲

گر کرون سر سبز آشفتہ سری اپنی بیان
حال سوز غم دل لاؤن اگر تا بزبان

ہو بہو ہو سبب درد سر زلف بتان
ہو شرر تیز نفس موج ہوا شعلہ فشان

تو تبو ہر نفس دا نغ کہن میسوزد
آتش از گرمی ہنگامۂ من میسوزد

۱۱

حال سوز غم پنہان کو کروں کر تحریر
دی انا البرق کی آواز قلم جا ی صریر
اک خموشی ہو مری لاکھ زبانکی تقریر
بزم حیرت فی بنایا ہے مجھے گویا تصویر

پاس ناموس جنوں درس سکوتم داد است
گوش کن گوش کہ خاموشی من فریاد است

۱۲

کب چھپائی سے چھپے حال دل غم پرورد
ترجمہ راز نہان کا ہے مرا چہرۂ زرد
کوئی مونس عزلت ہے نہ کوئی ہمدرد
روبرو بیٹھہ کہ جسکے کوئی دم یا دم سرد

نقش غم بندم بر حسرت دیدن گریم
حال دل گویم و بر حال شنیدن گریم

۱۳

نہ وہ طاقت ہی کہ رو سکے مژہ کی خونباری
نہ وہ دل ہی کہ کرے ضبط فغان وزاری
منزلون دور ہا مرحلۂ خود داری
الغرض بیخودی از بسکہ ہوئی ہی طاری

منیر غم خوش بجگر خنجر و آزاری نیست
میتوان یافت کہ با خویشتنم کاری نیست

۱۴

رنج ناکامی طالع ہے مرا کام روا
دردمندی جسے کہتے ہین وہ ہے میری دوا
کیا کہون جیسی مخالف ہو زمانہ کی ہوا
چشم بینا نظر آتی ہے نہ گوش شنوا

دردم افسانہ شد و تا بشنیدن نرسید
حیرتم آئینہ گردید و بدیدن نرسید

۱۵

آئینہ سی بھی طبیعت ہو مری نازک تر
کم دماغی مین مقابل مری گل ہی پتھر
مثل نکہت مجھے برباد کرے باد سحر
سنگ ہی میری جبین پر اثر صندل سر

خون کند گرمی صحبت دل ناکام مرا
مجمر ساز و ز نگین سوچ صفا نام مرا

۱۶ ہے جسے خاکمین ہر چند ملاتا کوکب
روز روشن ہے مرا غیرت تاریکی شب
شکوہ بخت سے لیکن نہ کرونگا تر لب
شکر ہی شکر ہے درگاہ مین تیری یارب

۱۷ دل ناکامی دل شاد کہ ناشادم کرد
خانہ رنج و غم آباد کہ بربادم کرد

۱۸ مین وہ ہون سوختہ قسمت کہ کر ی چرخ کبز
شعلہ برق مری رو دھگر سے روشن
داغ گرانش سوزان ہے تو سینہ گلخن
کاش جلکر کہین برباد ہو خاکستر تن

۱۹ چند سوزم ز غم و چند گدازم یارب
بخت ناساز و دل سوز چہ سازم یارب

۲۰ سوزش غم کی کیا اسکہ عناصر مین فتور
جای خون شعلہ سرکش ہے رگون مین مستور
مجھسے پروانہ کری ہمنفسی کیا مقدور
گرم پیگامہ سمندر کا نہو میرے حضور

۲۱ جانم آتش تنم آتش دل حاکم آتش
آب من آتش و باد آتش و خاکم آتش

۲۲ یاد ایام کہ تنہا یہہ دل ویران آباد
مایہ صبر و تحمل نہ ہوا تھا برباد
اب نہ دل ہے کہ غم و درد کی سہیے بیداد
لذت رنج او تھا وہی وہ کہان خاطر شاد

۲۳ برق کو جلوہ فروشد من محزون چہ کنم
خرمنی بود مرا سوختم اکنون چہ کنم

۲۴ تنگ کرتا ہے نفس کو میری سینہ کا غبار
روح کا ہو نہین سکتا تحمل تن زار
اور ہی کچھہ طپش دل سے عیان ہین آثار
سینہ تنگ سے رک رک کی فرض سو سو بار

۲۵ جان سخنم ز غم امروز بہ لب می آید
سخت تر مشکل ما نیست کہ شب می آید

۲۶ دل نہ حسرت کش ساقی ہے نہ لب تشنہ جام
راحتین روح کو درکار نہ جی کو آرام
داغ حسرت ہون مرا سینہ سوزان ہے مقام
محفل عیش و طرب سے مجھے عیشی کیا کام

	از یم خون جگرم باده بجام است مرا صحبت با غم دل عیش مدام است مرا	

تمام ہوا

فراق

تخلص ہے خواجہ بہادر حسین خلف
خواجہ مرزا جان انکی باشندہ لکھنؤ کا صاحب
دیوان و شاگرد شیخ ناسخ مرحوم کے
ہین کلام انکا بہت اچھا ہے شاعر
خوش فکر ہین روزمرہ خوب زبان
صاف ہے سوائے اس واسوخت
کے جو مجموعہ ہذا مین
درج ہے کچھ کلام انکا نہین سنا فقط

واسوخت فراق

۱

وہ بھی کیا دن تھے کہ جن و زمین باہم تھے
یار جانی تھے تری مونس و ہمدم ہم تھے
مدعی غیر تھے اس بزم کے محرم ہم تھے
خواب مین بھی نہ کبھی دیکھتے یہ غم ہم تھے

۲

راز دل ہمسے مرے جان نہ چھپاتے تھے کبھی
بن ہمارے کہین دم بھر کو نہ جاتے تھے کبھی
دور تھی ہجر کی شب وصل کے حاصل آن تھے
سیر گلشن کی کبھی کرتے نہ تم مجھ بن تھے
گلے لگ جاتے تھے ہر بار بس کم سن تھے
غم ہمارے تھے نہین منظور یہ ناممکن تھے

۳

غیر اس بزم مین ناشاد رہا کرتے تھے
سب فراموش تھے ہم یاد رہا کرتے تھے
روز و شب ساتھ رہتے تھے ہم آپکی خدمت مین مدام
بوسہ ہر بار ہمین کرتے تھے صاحب انعام
اپنے ہاتھوسے پلاتے تھے ہمین میکے جام
رخ سے آغاز محبت تھے نہ تھے بد انجام

۴

تم تو معشوق تھے اور عاشق جانان ہم تھے
نگہ لطف و عنایات کے شایان ہم تھے
کبھی ہم تم سے خفا ہو کے کہین جاتے تھے
آپ بیتاب ہا کرتے تھے گھبراتے تھے
اقربا آپکے سب آپ کو سمجھاتے تھے
ہر گھڑی ناز سے اس شعر کو فرماتے تھے

۵

صنما در غم عشق تو چہ تدبیر کنیم
تا بکی در غم تو نالہ شبگیر کنیم
آگے اسطرح حجاب کو نہ تھا ہمسے حجاب
رخ پر نور پہ ہر آن نہ رہتا تھا نقاب
میرے زانو پہ کیا کرتے تھے راتو نکو خواب
ہاتھ سے اپنے پلاتے تھے ہمین جام شراب

بوسے ہمکو لب شیرین کے دیا کرتے تھے
۵ لطف کیا کیا تری صحبت کے ملا کرتے تھے

ایک دو دن کے لیے ہم جو کہین جاتے تھے
آپکے چین بہت ہوتے تھے گھبراتے تھے
چلتے مسجد مین مرے آنیکے بند ہوتے تھے
دونے شیرینی کے درگا ہو مین بھجواتے تھے

رخ گلگون پہ ترے اشک رواں رہتے تھے
۷ شکل نرگس طرف دیدۂ گریان رہتے تھے

باغ کی سیر کو جب آپ کہین جاتے تھے
چشم سے نرگس بیمار کے شرماتے تھے
خفقان ہوتا تھا گلزار مین گھبراتے تھے
ہر روش پر تمہین ہم ہاتو مین بہلاتے تھے

ہاتھ مین ہاتھ لیے پھرتے مری جان تھے تم
۹ قمری اس قد کے تھے ہم سرو خراماں تھے تم

تم نہ جن باتو نسے واقف تھے جتایا ہمنے
غمزہ و عشوہ و انداز سکھایا ہمنے
تمکو معشوقون مین معشوق بنایا ہمنے
جو نہ کانون سے سنا یا تھا وہ کہایا ہمنے

زلف خمدار تھی کب چین جبین مین کب تھی
۹ ہان نکلتی ہوئی صاحب کی نہین مین کب تھی

زلف پیچان کا بنانا نہ تمہین آتا تھا
لب پہ مستی کا جمانا نہ تمہین آتا تھا
مہندی ہاتھون مین لگانا نہ تمہین آتا تھا
اپنے عاشق کو جلانا نہ تمہین آتا تھا

کھڑکیون مین سر بازار نہ آتے تھے تم
۱۰ عطر ملتے تھے جسے زر نہ لگاتے تھے تم

ہم بغل غیر سے رہتے ہو جو تم ہو سو ہو
الفت تازہ مری جان تمہین آئی نہ راس
دور جو رہتے تھے وہ رہتے ہین اب آپکے پاس
تھے جو نا قدر وہ اب آپکے ہین قدر شناس

غیر لوگون کی رسائی ہے تری محفل مین
اک ہمکو ہی اجل آئی ہے تری محفل مین

ہمسے جو وعدے تمنے غیر دنسے فاکرتے ہو
محفل غیر مین دنرات رہا کرتے ہو
خاطر غیر سے تم ہم پہ جفا کرتے ہو
یہ نہین خوب مرے جان بڑا کرتے ہو

۱۱ھ

یار اغیار کبھی یار نہین ہوسکتے
چشم بیمار کے بیمار نہین ہوسکتے

۱۲ھ

ہم سمجھتے تھے ستمگار نہونگے صاحب
جز مرے اور کے دلدار نہونگے صاحب
غیر کے طالب دیدار نہونگے صاحب
خودنمائی کے گرفتار نہونگے صاحب

۱۳ھ

سب غلط فہمی تھی او سادلگان بیجا تھا
سنگدل تجھکو سمجھے تھے ترے ماہ لقا
تجھے ہرگز نہ لگانا تھا دل
دوست سمجھے تھے تجھے حیف تو نکلا قاتل
کرکے ہمکو نگہ ناز سے تو نے بسمل
ہمسے کی ترک وفا غیر سے ہو کر مائل

۱۴ھ

ہم نہ کہتے تھے کہ اسدرجہ جلاؤ گے نہین
خاطر غیر سے ای یار ستاؤ گے نہین

ابتو دو دو پہر آرام رہا کرتا ہے
فتنہ برپا سحر و شام رہا کرتا ہے
وصل کا غیر سے پیغام رہا کرتا ہے
ہم پہ ہر بات کا الزام رہا کرتا ہے

۱۵ھ

تمنے ٹھہرایا ہے دل مین مری بات کریں
خود بخود آپ جو ہم ترک ملاقات کریں

صاف کہدیجئے ہمسے کو اگر ہے منظور
ہم کرینگے نہ کبھی ترک وفا نا مقدور
بیوفائی کرے تم سے وہ کسیسے ہو مجبور
ڈھونڈھ لیوگے کوئی ماہ لقا غیرت حور

۱۶ھ

دل بیتاب کے خواہان ہین بہت یار ہے
کوچہ ماہ وشان حشر تک آباد ہے

اگر پریزاد سا معشوق بلا دینگے ہم
دلبری کے اوسے انداز سکھا دینگے ہم
عشق اپنا اوسے ہر بار بتا دینگے ہم
تجھکو جون شمع لف غم سے جلا دینگے ہم

۱۷ اوسکو آغوش تمنا مین سلاؤن ہر شب
شمع محفل کی طرح تجکو جلاؤن ہر شب

شب مہتاب مین چھاتی پہ لٹاؤن اسکو
آپ بیدار رہون اور سلاؤن اوسکو
اپنے سینے سے مین ہر بار لگاؤن اوسکو
اور گہر سے تجھے بلوکے دکھاؤن اوسکو

۱۸ دیکھیہ کر شکل کو اوسکے نہ ترا ہوش رہے
اپنی خوبی سے تو اے یار فراموش رہے

رخ پر نور وہ اپنا جو دکھاوے تجکو
مثل آئینہ کے حیران بناوے تجکو
کبھی چشمک کرے باتون مین اڑاوے تجکو
آگے اوس لب کے کچھ بات بن آوے تجکو

۱۹ زلف پیچان کو جو دیکھے تو پریشان تو رہے
دہن تنگ سے اوس گل کے پشیمان تو رہے

سرخی پان کی عیان اوسکے گلے سے ہو چمک
جسطرح ساغر بلور مین ہو می کی جھلک
دل مین تیرے رہی اس کاوش مژگان کی کسک
ہاتہ وہ ہاتہ نہ آوے جو اگر دے بجان تک

۲۰ دل فگارہ تو سدا اوس در زندان سے رہے
منفعل آہ سحر چاہ زنخدان سے رہے

شکم اوس گل کا ہو مخمل سے ملائم شفاف
اوس پہ سودام بلا آوے نظر حلقہ ناف
اوسکی چوٹی کا اگر دیکھ لے تو سرخ مباف
پڑ رہے صلوات لگے کہون کے چشم انصاف

۲۱ عوض اشک تری چشم مین خوناب رہے
صورت ماہی بے آب تو بیتاب رہے

اوس پری رو کی رگ گل سے بہی نازک ہو کمر
سامنے تیرے رہے اور نہ تجھے آوے نظر
رہے آئینہ زانو سے تو حیران اکثر
پاؤن وہ دیکھے تو تو خاک اوڑاوے سر پر

آگے اوس قد کے تجھے سخت ندامت ہووے
اوسکی ٹھوکر سے خجل شور قیامت ہووے

دوستی غیر سے ہرگز نہیں تجھ کو منظور
دل لگا دین نہ کبھی اوس سے جو ہو شوخ و شریر
دل جلا ہیں کو تمہارے یہ فقط تہمت کور
عشق بازی نکریں گے رہی خاطر سے یہ دور

۲۳

تیرے کوچہ میں سدا رہتا ہے آرام ہمیں
غیر کے سایۂ دیوار سے کیا کام ہمیں

۲۴

صحبت بد کا مرے جان بُرا ہے انجام
آپ مختار ہیں اس بات سے ہمکو کیا کام
کوچہ گرد ایسے ہوا نام تمہارا بدنام
جو ہے ہر کس و ناکس کی زبان پر یہ کلام

۲۴

دین و دنیا ہمہ برباد شد از دیدن تو
ہیچ کافر نکند میل پرستیدن تو

۲۵

ہم پر اے یار رکھو اپنی نگاہ استفسار
ایک دم غم میں تمہارے ہمیں جینا ہے شاق
گلے لگ جاؤ لڑائی رکھو بالائے طاق
وہی معشوق ہو تم اور وہی عاشق ہے فراق

پھر اوسی سیط سے اوس چشم کے بیمار ہیں ہم
پھر اوسی زلف پریشاں کے گرفتار ہیں ہم

تمام ہوا

فایض

تخلص ہے حافظ محمد عمر دراز کا ساکن قدیم جالندہر کے ہین
تھوڑی عرصہ سے وارد لاہور ہین منشی محمد عظیم مالک مطبع
پنجابی لاہور کے پاس کتابت اخبار پر مامور ہین شاگرد رشید
ہین مولوی محمد کرن الدین مکمل کی مولوی صاحب موصوف
ساکن قصبہ نور محل من مضافات جالندہر ہین اب
سررشتہ داری بندوبست گوجرانوالہ پر مامور ہین
حافظ صاحب صاحب طبع رسا ہین سوا اس واسوخت کے
جو درج مجموعہ ہذا ہے اور کوئی کلام انکا نظر سے نہین گذرا فقط

واسوخت فائض

۵۱

در غم هجر تو ای ماه رخ مهر لقا
چه ستمها که ندیدیم بکام اعدا
برده ام بر جگر خویش فرود ندا نرا
داده ام از زین و ندان بغم ای یار غدا

هر کجا گریه نمودیم چنان طوفان خاست
کاسمان نیز حبابیست کزان طوفان خاست

۵۲

دست من رشتهٔ الفت بگریبان دارد
دیده در پا شدن از دست تو سامان دارد
سینهٔ من گل زخم تو بدامان دارد
دل ز داغ تو ببر گلشن خندان دارد

بر سر از دست جنون منت طفلان دارم
بند بر پای دل از الفت زندان دارم

۵۳

لخت لخت جگر از چشم بردن میریزد
دیده تر گردد و همگرید و خون میریزد
خون که خوردم همه از دیده کنون میریزد
اینک از هر رو شم طرز جنون میریزد

قطرهٔ اشک ببر جنبش عمان دارد
بحر نیل فلک از دست من افغان دارد

۵۴

بمرض سرد ست مرا گرتم از نار سعیر
آب خضر ست مرا تلخ تر از آب زریر
نوش چون نیش مرا بهر چه کردی تاثیر
نه نمی یافت چنین گر مزاجم تغییر

اینهمه هر چه بگفتیم شکایت از تست
همه در دفتر من حرف و حکایت از تست

۵۵

سخت تنگ آمده ام بر غم و غمخواری نیست
سینه خون گشت و بر زبان از الم آثاری نیست

گر کنی رحم بر این بنده ستمکاری نیست
دل گرفتار بلا باشد و دلداری نیست

وای اگر مرگ نیاید بمسیحائی ما
آه تا کی کند این حوصله فرسائی ما

۵۶

در غمت طعنه اغیار شنیدن تا چند
بتقاضای جنون سینه دریدن تا چند

دیده بر گشته مژگان تو دیدن تا چند
همچو مجنون بتپ هجر تپیدن تا چند

نظر لطف گهی سوی غریبان باید
جور را هم حد و اندازه و پایان باید

۵۷

با تو از شکوه اغیار به تنگ آمده ام
نالم تو با بخت بد خویش بجنگ آمده ام

هر زه در کوی تو صد پای بلنگ آمده ام
از شب هجر تو در کام نهنگ آمده ام

رحم از بهر خدا بر من مضطر رحمی
رحم ای رهزن و بیدین و شنگول رحمی

۵۸

نیش هم خوردم و در سینه خلیدم خاری
صبر هم کردم و جان دادم و مردم یاری

هرگز از دست تو در مهر نیامد کاری
تو چه دانی که چه دردی بدل ما باشد آری

درد دلسوخته را سوختگان میدانند
لذت تیغ ز دودم کشتگان میدانند

۵۹

گرچه در حسن خداداد کم از ماه نئی
گریه ها بر تو کنم گر بجفاکاهی و غم کاه نئی

با من اندر تب و تاب اینهمه همراه نئی
خود نمیدانستم از سوز من آگاه نئی

هر که بر حسن خداداد تو نازان باشد
خسته تیغ ستم باشد و بسمل باشد

۶۰

سیل اشکم چو ز دامان و گریبان گذرد
قطره زن کرد و ز کوه و بیابان گذرد

کیست تواند که کس از کوی تو آسان گذرد
گر چه از دین و دل و صبر و هم از جان گذرد

تیغ بارست نگه بسکه سلامت نتوان رفت
سنلے غم و تلوسه در صحن قیامت نتوان رفت

۵۱۱

حاشا للہ کہ غمم اثری داشتہ باشد
شب ہجران تو در پے سحری داشتہ باشد
چون ندانم کہ بمن چشم تری داشتہ باشد
کاش از درد دل من خبری داشتہ باشد

یارب اینہا ہمہ کس خیرہ و بدنام مباد
گرچہ بدنام شود چون من ناکام مباد

۵۱۲

حسن و عشق آنکہ برآورد بدنیا نوام
شادی و غم بجہان آنکہ نمودست بہم
سود فرمود نہان آنکہ بسرمایۂ غم
آفرید آنکہ اثر در تپش و دیدۂ نم

خواہم از وے کہ تو ہم دور زآرام شوی
بندۂ ہمچو خودی گردی و بدنام شوی

۵۱۳

آئینہ بینی و حیران و پریشان باشی
دل زکف دادۂ آن روی درخشان باشی
بینی آن جبہۂ نورانی و حیران باشی
نقش تقدیر کنی یاد و پشیمان باشی

ہیچ تابی خوری چون مارازان چین جبین
غرقۂ بحر الم آئی ازان موجۂ چین

چون فتد بر سر آن ابروی خمدار نگاہ
بگزد تیغ ستم از دل سنگین ناگاہ
زان جبین داغ بہ پیشانیت آید چون ماہ
غم کشد زان مژہ بر جان عزیز تو سپاہ

بینی آن بینی و فی الحال بشمشیر دودم
بکنی بر دل خود ہم الف راست رقم

۵۱۴

چشم فتان دی آن فتنہ بکار تو کند
کہ بیک عشوہ بیباک شکار تو کند
چاہ بابل نہ چو ہاروت مدار تو کند
نہ بصحرای جنون ہرزہ گزار تو کند

آن کند با تو خدا یا کہ تو با من کردے
آن کند بر تو ستمہا کہ تو با من کردے

الف

آتشی در دل او زان سخ پر نور زند | شعله در جان تو همچون شجر طور زند
خال ماشی لبشون بر دل رنجور زند | سیل آن سرزنه بخشمت همه ساطور زند

چون بدام خم آن زلف گره دار آئی
دست و پای زنی و سخت گرفتار آئی

۵۱۶

دهن چشمه کوثر چو به بینی سیراب | طاعم زهر آب شود بهر تو جام می ناب
لخت لخت جگرت خنده لبسوزد چو کباب | نه هر خنده اندوه درگریه در آرد چو سحاب

در لطف جاده آن گوهر نایاب شوی
شنفعل گردی و آئینه صفت آب شوی

۵۱۷

چون در آری بنظر غبغب آن چاه ذقن | لبسر افتی تو در آن چاه بر رنگ بیزن
چون در آید بنظر صبح بیاض گردن | سینه خویش کنی چاک بر رنگ دامن

آن برد دوش به بینی و بشیون سازی
سینه کوبی گل رخسار چو سوسن سازی

۵۱۸

ضعف دل بینی ازان سیب و نار پستان | خار اندوه نشنید بدل تنگ ازان
شکم ناف چو بینی تو بحالی حیران | غرق گرداب بلا گردی و جوئی درمان

خسته دل گردی ازان خنجر برّان کمر
همچو موی کمر از غم شوی آخر لاغر

۵۱۹

چون بآئینه زانو شود چشم دوچار | گردی از فرط تحیر همه نقش دیوار
باشد از ساق بلورینهٔ او سینه فگار | دست بر دست بمالی تو ز حسرت چو چنار

پا کرو یتو بآن پای مقابل نشود
بوسه اش در عوض جان بتو حاصل نشود

۵۲۰

چون چنین آفت جان آفت جان تو بود | کوی آن مجمع دلارام مکان تو بود
نه اگر ریز گهی تیر مژگان تو بود | گرچه از خاره و فولاد کمان تو بود

۲۱
در دم ان لحظه شناسی که چیان پیدا شد
عشق دانی که همین دادن جان پیدا شد

۲۲
باشد آن لحظه ترا نیز تلاشم در پیش
در تلاش من گم گشته برآئی از خویش
جستجوئے من از اندازه کنی صد ره بیش
غم آن لحظه بجان تو خلاند صد نیش

۲۳
هر کجا گردم و دنباله کش من گردی
بهر من هر زه بهر دشت و نشیمن گردی

۲۴
شمع رخسار یکه سوی من آئی پویان
نقش پائی من گم گشته زهر سو جویان
در تلاشم کنے بے صرفه بصحرا جولان
ناگهان از من دلسوخته یابی چو نشان

۲۵
عذر تقصیر کنے نائب دگریان باشی
زان جفا ها که نمودی تو پشیمان باشی

۲۶
عجبا ئے تو زاندازه چو آید بیرون
وز ندامت شود ت دیده گریان چو جیحون
در برازد اغ شود این دل سنگین پر خون
من چه محزونم ازان پیش تو باشی محزون

۲۷
پس دلت نذر قدم رنجه سامی دارم
زانچه بودی تو ازان پیش گرامی دارم

۲۸
دل فدائی تو کنم شاد بروئے تو شوم
دل زکف داده آن روی نکوی تو شوم
فارغ از آرزوئے غیر بسوئی تو شوم
دایما ساکن آن جنت کوی تو شوم

آن حریم تو بود قبله جان فائض
سجده سوی تو کند روح روان فائض

تمام ہوا

قلق

تخلص ہے آفتاب الدولہ خواجہ اسد بہادر کا

خلف الرشید ہین خواجہ بہادر حسین فراق

بن خواجہ مرزا جان آنکی کے عہد شاہی ہین مصاحب

تھے حضرت سلطانعالم واجد علی شاہ بادشاہ اعاد اللہ

ملکہ کے باشندہ لکھنؤ ہین صاحب دیوان ہین

شاگرد رشید اور ہمشیرہ زادہ خواجہ

وزیر وزیر تخلص کے ہین یہ واسوخت اور ایک آ

اور رسہ نثر اور طلسم الف ثنوی ان سی یادگار ہے

واسوخت قلق

۱

آج وہ غیر وسی ملنے کی قسم کھاتے ہین
خود بخود منفعل جو رہین شرماتے ہین

ہاتہ ملتی ہین ستم اونکو جو یاد آتے ہین
باؤن یان صبر و تحمل کے اوٹہی جاتی ہین

قتل ہیل جو اونہین نالہ کناں پاتا ہون +
پہول کی طرح خوشی سے ہین کہلا جاتا ہون

۲

بہولی اگلی وہ شکر رنجی گیا دل کا غبار
ہو گئی قند مکرر جو ہوئی تم سے تکرار

یان ہوا جوش محبت اونہین کچہ آگیا پیار
گلے مل مل کے ہم رونے لگے آخر کار

ہچکیان تو نظر ملک گئین وتی روتی
بخت خوابیدہ مری جاگ اوٹہی سوتے سوتے

۳

اونکے رونے نی لگائی جو اودہر مینہ کی جہڑی
بیقراری نی ادہر میری گرائے بجلی

یون تو سو مرتبہ رقت ہوتے اور بیتابی
وہ جو تہی اونکی ندامت نہ گئی پر نہ گئے

قتل کرنا ہی وہ گردن کا جہکانا اون کا
تیغ ابرو کے طرح سر نہین اوٹہانا اون کا

۴

سر بزانو مین کبہی سر بگریباں ہین کبہے
ہونٹہ دانتون سے دبا لیتی ہین حیران ہین کبہے

نیچی انکہین ہین کبہی دلمین پشیمان ہین کبہے
عذر گہ گرتی ہین انگشت بدندان ہین کبہی

ستم و جور و جفا بہول گئے بس بالکل
سرد سی قمری ہوئی گل سی رہے ہین بلبل

ہونٹھو نسی ہونٹھہ گڑتی ہین کبھی گال سے گال
کس لگاوٹ سی کس انداز سی کرتی ہین سوال

سچ کہو زیست مری جان نہین اتنو وبال
دام گیسو تو نہین جان کا اب ہے جنجال

۶

چلو بس آؤ لپٹ جاؤ مری سینے سے
صاف ہو جانا ذرا سیکھہ لو آئینے سے

تو ہمین گورمین گاڑی جو نہ بولی ہمسے
ہمکو ہی ہی کری جواب نہ گلے لپٹا لے

آنکھین پھوٹین جو نظر بھر کی کسیکو دیکھے
ہمسے درگاہ مین جو چاہو قسم لو چلکے

۷

اپنی جان پہ موقوف زیارت ہو جای
اب جو ہو قول سو بی قول تو وارت ہو جائے

گوشش دہو گی کسکے نہ مسلسل تقریر
گردن غیر کی زلفین نہ بنین گی زنجیر

کسی جانب جلین گے نگہ تیز کی تیر
کبھی ابرو کی نکینچے نگا کسے پر شمشیر

۸

آپکی ہوتی کری غیر جو قامت پہ نظر
کہینچدے قد سی میرا او سی سولی پر

چلیے لیجے نہ اب کہا تی تقصیر ہوئی
بخشے جرم چلے آتے تقصیر ہوئے

دل عمدیدہ کو بہلا سیے تقصیر ہوئی
منتین کرتی ہین بلجا سیے تقصیر ہوئے

۹

رطب یابس سی زمانی کی نہ آگاہ تھے ہم
حق بجانب ہی کہ نادان بھی واللہ تھی ہم

چوچلے ہو چکے للہ بس اب جانے دو
اتنا پریون سے بگڑتی نہین انسان جنو

یہ نئی ضد ہی خدا کے لیے منہ سی بولو
بات کرنا ہی مرا زہر ہے یا گونگے ہو

۱۰

میری کہنے کا نہ باور ہو تو شستہ لے لو
ضاحسن النسا کی عوض چاہو فرشتہ لی لو

کہین شباہت نہ پہر آجای تمہارے دیکھو
نتیجی ملجاتیگی پہر خاک مین سارے دیکھو

کسقدر تمنی کیا ہے ہمین عارے دیکھو
قسمین کہاتی ہین محبت تو ہمارے دیکھو

اپنی کچھ دل کی اجی مجھی کہو اور سنو
۱۳ بات بھی میری نہیں سنتی ہو لو اور سنو

کہیے تو ہم بھی سنیں آپکو کیا ہے منظور
جو ہمیں چاہیے تھا عذر کیا نامعقول
ہاں ہمیں اب ہے بجا الطاعت پہ ہوا پنی معترف
خوبی گرمی کی ذرا دل سے یہ رکھیے گا قبول

یہ گھمنڈ آپ کو ہے شان خدا کی کیا خوب
۱۴ بات کرنا بھی سمجھتا ہوں میں تمسی معیوب

یہ بھی اک اپنی لگاوٹ تھی ولی ہوں پہ نہ اب
آپ بھی اتنی ہوئی میری بلا کرتی ہی پیار
دم اول لمحہ ہی مری چڑ ہے بس اتنا انکار
زور گرمی سنو اک یہ ہے تو ہیں غیر ذلیل

نہ اوٹھایا ہے نہ اوٹھے گا یہ بیجا غمزا
۱۵ منہ لگانی ہی کی خوبی ہی تو صورا یکا کیا

اتنا اخلاص نہیں بھاتا ہے نفرت نفرت
ایسی غمزوں سی دم اوکتاتا ہی نفرت نفرت
کوئی اتنا نہیں اتراتا ہے نفرت نفرت
پاؤں اتنی کوئی پھیلاتا ہے نفرت نفرت

خوب سوجھی چلو اجی رہی سستے چھوٹی
۱۶ ہم ہی دھبر کسیکو ہیں نہ تم ہو منگے

ہم منائیں تمہیں تم ہی ہوئے اس قابل
منتوں پر نہ منوم ہی ہوئے اس قابل
اولسی اغماض کر فہم ہی ہوئے اس قابل
اجی کچھ ہوش ہیں تم ہی ہوئے اس قابل

سچ ہی اب کا ہیکو پوچھے گا کوئی بات مری
۱۷ کی تمہیں نے جو نہ منظور ملاقات مری

اک تمہیں نی تو زمانی میں الو کہا چاہا
سچ ہے کا ہیکو کسینے کبھی ایسا چاہا
کیا اطاعت کی مری آپنے اور کیا چاہا
سگڑ دن بستی تھی اک نمنی بھی چاہا چاہا

قدر یار کے کہتے ہیں کہیے لو کیا خوب
۱۸ قدر دان ایک ہماری ہیں بھی تو کیا خوب

بس اسی منہ سی مری عشق کا دم بھرتی تھی
یہی الفت تھی یہی پیار ہمین کرتے تھے

یہی ہمپر تھے فدا ہم سے یہی ڈرتے تھے
یہی جانبازی کا دعوی تہا یہی مرتے تھے

حوصلہ پست ہوا بار محبت نہ اوٹھا
چار دن کہنے کو یہی صدمۂ فرقت نہ اوٹھا

۱۵

بس یہی تھی مری خونریز نگہ کے گھائل
بس ملاقات سی اب سیر ہوئی پھر گیا دل

بس یہی تھی مرے شمشیر ادا کے بسمل
کیسی چاہت تھی یہ کیسی تھی طبیعت مائل

جیمین کیا سمجھے تھے آسان لگانا دل کا
جان لیتا ہے مریجان لگانا دل کا

۱۶

یہی نہ غیر سے کی ہمنے محبت تمہین کیا
جو کیا خوب کیا پھر مری رغبت تمہین کیا

جا و بیجا ہے اگر خلق و مروت تمہین کیا
اپنا دل اپنی خوشی اپنی طبیعت تمہین کیا

کیا زلیخا کی طرح عشق کیا تھا تمنے
مثل یوسف مجھے کیا مول لیا تھا تمنے

۱۷

چلو اب چین سے آرام کرو جان بچی
اور پیدا کوئی گلفام کرو جان بچی

اب کسی اور سے پیغام کرو جان بچی
اوسی کے عشق مین اب نام کرو جان بچی

تم کرو مجھے گر یزاد رہین کرون تمسی نباہ
اسے لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔

۱۸

ہم توجہ نہین کرتی تھے ذرا تم ہو وہی
ہاتھ کیا باندہنا وہ بھول گیا تم ہو وہی

چوم سکتے نہ تھے نقش کف پا تم ہو وہی
ناک رگڑا کیے پاؤن پہ سدا تم ہو وہی

ایک بوسے کے لیے کرتے تھے منت میری
لاکھون سنتے تھے بلا تین بہ سماجت میری

۱۹

ناز بیجا سے ستاتے تھے وہ دن بھول گئے
ہم تمہین ہو شمین لاتی تھے وہ دن بھول گئی

آپ مین آپ نہ آتے تھے وہ دن بھول گئے
بوسہ کیا منہ نہ لگاتے تھے وہ دن بھول گئی

ناز معشوقون سی عاشق کو نہین زیبا ہی
۲۲ یہ غرور آپ اب خاک نہین پہنا ہے

یاد ہی ایک ہمارے کبھی اپنے ضد کی
رنج پر رنج دیے آپنے جب جانی ہستی
جی ہی کچہ جانتا ہوگا جو گذرتی ہوگے
چین سی ایک گھڑی بہی نہ کٹی ہوگی کہی

پاون پہیلا کے نہ آرام سی سوتی ہوگی
۲۳ پہرون سر زانو پہ کہہ کہہ کے روتے ہوگی

گر نہین تمکو ہماری نہ ہوا چاہا خواہش
سر ہی ہمکو ہے آپ آگی اصلاً خواہش +
تم ہو کیا چیز کروگے مری تم کیا خواہش
اب بہی رکہتا ہی مرنی یک زمانا خواہش

اسچے اچہون کی تمنا ہے کہ یہ بات کرے
۲۴ سیکڑون چاہتے ہین ہمسے ملاقات کرے

آگی بہی یکا اس طرح کوئی خواہان تہا
آگے بہی قدر یہ کرتے تہی حسنیان جہان
کوئی آگے نہ ملا ہمسا مطیع فرمان
آگے بہی آپکو دعوی تہا کہ ہون سحر بیان

دلمین شرمندہ نہین ہونے ہو کتنی ہو دلیل
۲۵ کوئی سوجہا نہ جواب ایک اوٹہائی نہ دلیل

ہنسکے پہر کہنے لگے خوب یہ رنجش ہی نتی
واہ وا واہ مری آپ نے کچہ قدر نہ کی
اوسنے اٹہکر دہ ہوتی اولٹی جتائی خفگی
منصفی اوٹہ گئی دنیا سے رہی بہت دہر ہے

عیش سب ترک کتی آپ کی پابند ہوتی
۲۶ حیف کی جا ہے کہ اس پر نہ خورسند ہوتے

دل لگی ہم بہی جوانی کہین پیدا کرتے
آپ کیطرح اگر جلسون مین جایا کرتے
غیرون کی ساتہ دیا سیر و تماشا کرتے
کیون جی کیون بولو تو اوسوقت کہو کیا کرتے

اور تو کیا کہون بس جان پہ بنجاتی پہر
اتنی صورت بہی کسیکو نہ نظر آتے پہر

لو بس اب روٹھ چکی آؤ گلی لگ جاؤ
دیدۂ تر سے تو رومال ذرا سرکاؤ

لو اسی طرح سے کلیجے سے ہمیں لپٹاؤ
سینکڑے ہو چکے للہ نہ اب بکواؤ

۲۸

ابھی یہ قصۂ رنجش کہیں مشہور نہیں
ابھی غیروں کی زبان پر بھی یہ مذکور نہیں

۲۹

پھر جھٹ کر مری خود لیلیں بلائیں چٹ چٹ
کیا ہی آواز سی کسے ملکے ابھی جھٹ پٹ
مچیاں لیکے لگے کہنے کلیجے سے لپٹ
میں نے انکار کیا ہنسکے تو بولے چل ہٹ

روٹھنا ہو چکا منجاؤ نہ تکرار کرو +
پیار ہم کرتے ہیں لو تم بھی ہمیں پیار کرو

۳۰

ہنس دیا میں نے جو یہ سنکے تو خود بھی ہنسدیے
اپنے دامن سی مرے آپ خود آنسو پونچھے
اوٹھ گئے پھر تو حجاب اونکے ہمارے نکلے
پہنتے سر سے وہ گذری ہوئی تقصیر چھوٹے

شکوے ہونے لگے ایسے میں گلے ہونے لگے
ہم ادھر رونے لگے اور وہ ادھر رونے لگے

۳۱

ضبط ہر چند کیا ضبط مگر ہو نہ سکا +
ہچکی موقوف ہوئی میری تو ہیں تو ہونے لگا
اس اطاعت کا مرے جان یہی تھا بدلا
خیر اچھا کیا جو تنے کہا خوب کیا

بخدا اب مجھے کچھ تم سے سروکار نہیں
نقد دل دیکے خریدوں وہ خریدار نہیں

۳۲

نہ لگاوٹ کا نہ لوں کا بخدا تم ہو وہے
بخطا مجھ پہ کیے جور و جفا تم ہو وہے
خود غرض رنج رسا اہل دغا تم ہو وہے
قول و اقرار کے بر عکس کیا تم ہو وہے

پاس غیروں کا کیا پاس بٹھایا نہ ہمیں
دور ہی سے رہے صدمے دیئے کیا کیا نہ ہمیں

۳۳

یہی قرار یہی قول یہی وعدے تھے
عہد پر عہد کیے تھے یہی قسمیں کھا کر
غیر سے ملنے کے لکھے تھے مجھکے کیسے
یہی ہوتی ہیں غرض اہل دغا کی شیوے

وہ محبت وہ عنایت وہ اطاعت کیا تھے
۳۳ وہ خوشامد وہ لجاجت وہ سماجت کیا تھے

سوچ رہ رہ کے یہی آتا ہے مین کیا سمجھا
ابتدا مین تمہین افسوس نہ ایسا سمجھا
اب جو سمجھا تو یہ سمجھا کہ نکچھ تھا سمجھا
ہائے اس دل کا بہ ہو تمہین اچھا سمجھا

اب جو پچھتاتی ہین بچھتانی سے کیا ہوتا ہے
۳۴ سیکھتا ہے وہی انسان جو کچھ کھوتا ہے

اس خوشامد کا معما نہین مجھ پر کھلتا
آپ کو میرے ملاقات سی اب فائدہ کیا
مین وہی ہون کہ مجھے جانتے تھے آپ بھلا
کچھ نہ کچھ گون ہے نہ مانو نگانہ کبھی پردا

آشنا سے غرض ایجان سے کیا کچھ کم ہو
۳۵ تم وہ عیار وہ دمباز وہ خود مطلب ہو

بس سخن ساز ہو باتین نہ بناؤ صاحب
دشمن جان ہو محبت نہ جتاؤ صاحب
بہتیرا ہشیار رہے اب ہو تمہین آؤ صاحب
کسی نادان کو اب دم پہ چڑھاؤ صاحب

اب مجھے اس لب جان بخش کا بوسہ سہم ہے
۳۶ یہ بلا مین ہین ملا پیار تمہارا دم ہے

صدمی بھولی نہین صاحب شب تنہائی کے
دن بھی ہین پیش نظر دولت و رسوائی کے
دلولے یاد ہین اسنے دل سودائی کے
غرم رستے تھے سدا بادیہ پیمائی کے

آشنا دیکھ کے صورت مری رو دیتی تھے
۳۷ طعنون سے بچ خجالت مین ڈبو دیتی تھے

ایک دل جس پہ مرے یار جفائین لاکھون
ستم و جور کی تنہا پہ بلائین لاکھون
خوش نہون ایک کہ دمی رنج اوٹھائین لاکھون
شکوی کیونکر نہ زبان پہ کرے ائین کھون

اپنی جان باز کی تب قدر کرو گے صاحب
کسی صدمہ پہ جب تم سے مرو گی صاحب

۳۸ واہ کیا خوب مرزجان وفاداری کے — قدر ہوتی ہے زمانے مین یہی یاری کے
دلبری ایک طرف اولٹی دل آزاری کے — مشق کے تمنے غرض مجھپہ جفاکاری کے

۳۹ ہنسکے بولے کہ سراسر ہے یہ مجھپر تہمت
تمنو سچے ہو مگر جھوٹے کے اوپر لعنت

کیا ڈھٹائی ہے مقر ہوکے مکرنا دیکھو — دفعتہ بات بناتے مین نہ ڈرنا دیکھو
واہ سر چڑہ کی لگاوٹ پہ اوترانا دیکھو — تہتین غمزہ و انداز پہ دہرنا دیکھو

۴۰ زیب دیتا نہین بیجا یہ بہانا تم پر
سجھے کیا تہوکتا ہے سارا زمانا تم پر

اب ہمین کچہ تری خواہش نہین اے ماہ منیر — عشقبازی مین نہین اپنا زمانے مین نظیر
ہمکو خالق نے بنایا ہے وہ جادو تقریر — آدمی کیا ہے پریزاد کو کرین تسخیر

۴۱ ڈہونڈہ لیسنگے کوئی ہم اور جودم مین ہم سے
او جی لکھنو آباد رہے کیا غم ہے

وہ بہی دن دہین یاد ہوں گی مشق سخن — جس زمانے مین پڑا عجز نہ تہا طرز سخن
جنگ جو چشم سخن گو تہی نہ جادو پیچون — طرفۃ العین مین یا ہو گئین آنکہین ہرن

۴۲ زندی مرنے لگے ترکانکی صفارائی پر
مردی صدقی ہوئی ہونٹہونکی مسیحائی پر

پیش ازین کسکو اجی آپ سے رچ ہوتی تہے — بی مزابات تہی صاحب کی خنک تہی گرمی
چہیڑتا تہا جو کوئی ہنستے تہے کسیاتی ہنسے — رونی صورت تہی سدا آپکی پھیکی شوخی

۴۳ خودنمائی سے نہ واقف تہی نہ خودبینی سے
وضع سادی تہی نہ آگاہ تہے رنگینی سے

میرزائی تہی یہی اور یہی جامہ زیبے — آنکہ نیچے کر دیہ کسکے تہے اونچی جوتے
کجروی چال مین لوراست کو کسکی تہے — کون غیبت سے پہنتا تہا یہ میر یہی ٹوپی

بدمعاشون سی سدا ربط تہا اور صحبت تہی
۴۴ یہ نمود آپ کی تہے شہر مین یہ شہرت تہی

اپنی الفت کے سبب شہرہ آفاق ہوئی — اک مری چاہنے سے سیکڑون شتاق ہوئے
نئے محل بات سے آگاہ ہوئی طاق ہوئے — بدمعاشونکی بہی اطوار تہمین شاق ہوئی

ہم خریداری کرتے تو یہ شہرت پاتے
۴۵ عرض بازار سے یوسف کیطرح بک جاتے

لکہنؤ مین یہ مرے عشق کا شہرا تہا صنم — اونگلیان اوٹہتی تہین ہم تم جو نکلتی تہی ہم
عشقبازی کے مری کہاتے تہی عشاق قسم — جان دیتا تہا وفا پر تہے سارا عالم

بند سب لڑتے ہو جاتے تہی بازار وںکے
۴۶ ہوش اڑ جاتی تہے یوسف کی خریدار وںکے

رشک لیلی تم اگر تہے تو مین رشک مجنون — تم جو تہے غیرت عذرا تو مین اُس سے فزون
بارہا کہتا تہا وحشت مین بچشم پرخون — بگڑو شیرین کیطرح تم تو مین فرہاد بنون

بلبل شیفتہ مین تو گل خندان تو تہا
۴۷ مین تہا پروانہ صفت شمع شبستان تو تہا

فخر خوبان تم اگر تہے تو مین فخر عشاق — حور کا تم پہ یقین مجہپہ ملک کا اطلاق
کتنے شائق تہے مری کتنے تمہارے شتاق — اس پہ بس متفق اللفظ تہا سارا آفاق

ایسے جانباز کہین ڈہونڈہیے ایسے محبوب
۴۸ ایسی طالب نہ کہین دیکہیے نہ مطلوب ایسے

یک بیک ہو گیا بہڑکا نی سے یہ بدظن — غیر کا دوست ہوا اور مرا جانے دشمن
وہ کیا سادہ مری سادہ سی ای عہد شکن — دل من دانند و من دانم و دانند دل من

تو نی وہ ظلم پہ ظلم ای بت خود کام کیا
نام محبوبی و رعنائی کا بدنام کیا

اب عیش کرتے ہو بندیسی صفائی کا سوال | خط نکل آیا تو ہے رفع کدورت کا خیال
دیکھیے پڑ گئے آئینۂ رخسار مین بال | جب صفائی نہ رہی پھر تو صفائی ہی محال

۵۰

حسن جاتا رہا اک بات فقط باقی ہے
حسن تک حسن ملاقات فقط باقی ہے

اب تک حسن پہ غرور بدستور ہین آپ | بل بی اغماض ابھی رشک رخ حور ہین آپ
بیچ ہی خواہان ہین بہت آپکی مشہور ہین آپ | بندہ موسی نہین گر صاعقہ طور ہین آپ

۵۱

گو مرے جان زمانہ سے نہ سارا گا ہک
کوئی ملجائے گا ہمکو بھی ہمارا گا ہک

استدرکس لیے کی اپنی اپنی تعریف | آپ تو فضل الٰہی سی ہین اک ذات شریف
خنجر و شوار ہی از بسکہ طبیعت ہی ظریف | ایک مطلع مین پڑے ہون آپ اگر ہون یہ حریف

۵۲

طرہ طی خط پہ نگہ کیجیے بیجا ہے غرور
اسنے منہ سی میان منہ ہو تو تل ہی ہو سو

بس قلق اتنی رکھائی سی شکایت نکرو | نسترین کہتے ہین وہ قطع محبت نکرو
ہوشمین آو کیے دیتے ہین غفلت نکرو | لو یہ ہے وقت سے ہے اجاو حماقت نکرو

۵۳

ہاتھ بھی باندھے چکے پانون پہ سر دھر بھی چکے
جو تمہین چاہیے تنہا جا سو وہ کر بھی چکے

تمام ہوا

قیصر

انکا حال کچھ دریافت نہیں واللہ علم یہ کون بزرگ ہین مگر تذکرہ
سراپا سخن سے اسقدر واضح ہوتا ہی کہ یہ تخلص ہی شہزادہ
مرزا محمد خورشید بخت بہادر کا خلف اکبر مرزا
محمد سمان قدر بہادر مغفور کے ہین پوتی ہین مرزا محمد
خرم بخت بہادر بن مرزا جہاندار شاہ بہادر کے
شیخ گوہر علی مشیر شاگرد رشید مرزا دبیر صاحب اللہ تعالی کے مشہور
ہی بسبب سیر اور تصنیف کتب تاریخ فکر شعر کم فرماتی ہین
بہرحال یہ واسوخت جن بزرگ کا ہی خوب تصنیف فرمایا ہے

واسوخت قیصر

۱

کل کا ہے ذکر نہ واقف تہا دل آزار ایسی
تہا خبردار نہ مطلق تو ستمگاری سے
کام تہا آٹھ پہر کب مجھے خود دار ایسے
کب تہا کل تک تو جز شیوۂ عیاری سے

نام سے عشق و محبت کی خفا ہوتا تہا
ہنستا تہا تو جو کوئی آن کی دکہہ روتا تہا

۲

جب تجہی ہوش نہا دن تہی وہی کچہ اچہے
آگہی حسن سے مطلق نہ تہے تجکو احمقے
نام الفت کا اگر تذکرہ سن لیتے تہے
ہمسے تم پوچہتے تہے چاہنا کہتے ہین کسنے

عرض ہم کرتے تہے ای احمت جانا کام
نام معشوق تمہارا ہے مرا عاشق نام

۳

کل تلک وٹہتا تہا دنرات محبت کا مزا
کبہی دم بہی نہ تم ہوتی تہے پہلو سے جدا
دلکے دونو کی مراد ین دیا کرتا تہا خدا
تنکر خالق کا کیا کرتے تہے دنرات ادا

جب ملک سیہ تہا سر پہ مری خالق میرا
کیا کہون عشق و محبت کا جو اوٹہتا تہا مزا

۴

صبح کا میرے صنم آئینہ تیرا رو تہا
شب کے بالین تہی تری میرا سد بازو تہا
تکیہ زانو کا ترے روز مرا پہلو تہا
پیٹہ کروٹ مین جو ہوتی تہی تو رونا تہا

دیکہا کرتا تہا صنم جبکہ ڑی تو خواب برا
میری چہاتی سے لپٹ جاتا تہا مجکو جبکا

۵

ہونمین حیران الٰہی کہ ہوا آج یہ کیا
مجکو کچھ اور نظر آتا ہے اولٹا نقشا
ہے خرالبسکہ پڑا تفرقہ پرداز یکا
آج دشمن ہے جو محبوب تھا کل تک میرا

۶

کون آیا خلل انداز مرے صحبت مین
فرق آیا جو مری عیش مین اور عشرت مین

۷

مبدہ پروردگار مجھے بتلا تو باعث اسکا
کونسی بات سی میری ہوئی تم مجھسے خفا
ایسا کیا کان مین صاحب کی کسینے پھونکا
ٹھہری جب ترک ملاقات تو پھر جھگڑا کیا

۸

کردی یون ترک ملاقات خطر کسکا ہی
مجھپہ کیون دہر تی ہمیشہ اتمین رکسکا ہی

۹

تا دم مرگ مین سمجھا تھا نہو ریگا جدا
چاہیگا وہ بھی مجھی جسکو کہ مین چاہونگا
اوسکے برعکس ہوا دلمین جو کچھ سوچا تھا
سب غلط فہمی تہی اور سارا گمان تھا بیجا

۱۰

بیوفا سے کوی دنیا مین محبت نکرے
مری انسان اوسی پر کہ جو اپنی پہ مرے

۱۱

گر کسی اور سی اسدر چہ مین الفت کرتا
قدر کرتا وہ مرے اوسپہ مین مرتا پہرتا
میری تلوونکی سے آنکھین جو دانی دہرتا
ہوتا شیدا وہ مرا اوسپہ مین مرتا

۱۲

جیسے سب جاتے ہن دکھہ پر جو خالو والے
لیکن اللہ نہ بے قدر کے ڈالی پالے

۱۳

کوتی بھی جانتا تھا پہلے بھلا تو ہے کیا
میرے باعث سی جہان مین ہوا تیرا نشہرا
آئینہ تجکو دکھاتا تھا سے اپنے کہویا
اپنی جب قدر ہوی تجکو تو غصہ ہوا

۱۴

ناز و انداز تجھے مین نے بتایا ناحق
تجھسے نا قدر کو مین راہ پہ لایا ناحق

۱۵

ہو وہی تم کہ تکرتا تھا کوی سے بات
کٹتی تنہائی مین برسون تہی تمہاری اوقات
کون جی آپ کا بہلاتا تھا کیے دزات
کون پہرتا تھا ملذم سا بنا ہر دم سات

۱۱

ناز بیجا ترے ہر روز اوٹھاتا تھا کون
سر ترے تیغ ترے روز جھکاتا تھا کون

۱۲

تیری چاہت مین بھلا کسکو ہوا تھا سودا
کون وقت مین تری جنبی سے اچھا تھا خفا
کسکا یوسف تھا تو اور کون زلیخا تھا ترا
کسکا لیلے تھا تو اور کون ترا مجنون تھا

۱۳

سچ کہو دن کو کسی پر جو تو ہوتا تھا خفا
کون قدمون پہ تری سر کو جھکا دیتا تھا

۱۴

سیر گلزار کو کب آپ چلا کرتے تھے
مہندی کب ہاتھ مین دنرات ملا کرتے تھے
وضع داروں سے کب اسدرجہ ملا کرتے تھے
کب دل غمزدگان تمپہ جلا کرتے تھے

۱۵

گلبدن کون سمجھتا تھا تمہین ماہ لقا
تمپہ ہاتھو نکا بنا کرتا تھا کب گلدستا

۱۶

عطر کب بالون مین دنرات لگا کرتا تھا
شانون پر ہار و نکا کب ڈھیر چڑھا کرتا تھا
خاصدان آپکے کب ساتھ پھرا کرتا تھا
سرمہ اور آئینہ کب پاس رہا کرتا تھا

۱۷

کب لیے بانکی بھلا آپ پھرا کرتے تھے
ساتھ کب لکھنؤ کے شہدے رہا کرتے تھے

۱۸

زیب تن ہوتا تھا کس روز انکر کبا ہماری
کب کرپاس رہا کرتے تھے مسکی چولے
کب گندھی رہتی تھے پٹی سی تمہاری چوٹے
سینلے زلف کے کب آتی تھے بو عنبر کے

۱۹

اب جو یہ بات ہی یہ بات کہان تھی آگے
یہ خوش اوقاتی کے اوقات کہان تھی آگے

۲۰

شیشہ و جام پہ کب رہتے تھے آگے یہ بار
نرگسی چشم مین کب رہتا تھا اسد خمار
چیلے کب رہتے تھے پورونمین ترے گنڈے دار
ایسی کس روز تھے آگے تری چوپیں بہار

ہاتھ مین کب ترے گوٹے کی چھڑی رہتی تھی
بدہی کب پھولونکی شانون پہ پڑی رہتی تھی

۱۶ گر آنکھو نمین لگا کر تا نہا کسدن کا جسل — رہتا کس روز تہا سنبل کیطرح زلفین بل
کب خجل کرتے تہے یاقوت خاتا تہ مین مل — طبع او باشی پہ کسدن تہے تمہارے ماتل

مستی کس روز کیا کرتے ہو تم نیند مین جسل
کب شفق کرتے تہے تم بان کی سرخی مین مجسل

۱۷ تجکو آراستہ جب کر چکا حسب دلخواہ — آرسی تجکو دکہانے لگا ہر شام و پگاہ
راہ پر لایا یہان تک کہ ہوی تم گمراہ — راس آئی نہ مجھے تجھے بہی ہو سیکے چاہ

تجکو کر حسن سے آگاہ پشیمان ہوا
آینہ تجکو دکہا خوب مین حیران ہوا

۱۸ ہوی چاہت کے جب ای ماہ نقاتم قابل — ہمنے جانا کہ امید مین ہو تین اپنی حاصل
تمسے بہلائینگی جس روز کہ گہبرائیگا دل — ہوگا آغوش مین لینی سنی تری دکہہ زائل

جبکہ افکار زمانہ سی مین گہبراؤنگا
تجکو آغوش مین لونگا تو سنبہل جاؤن گا

۱۹ سمجہا تہا چاہونگا جسکو وہ مجھے چاہی گا — ایسی باتونکا گمان بہی نتہا دل مین اصلا
عاقبت ہوگا نہ ہرگز تو کسیے یار مرا + ملکتی خاک مین محنت مری جو تجہہ کیا

پہلی گر جانتا محنت مری ضائع ہوگے
تجھہ قربان کسیے اپنا نہ مین کرتا جے

۲۰ رشک کیونکر نہوای یار ذرا منصف ہو — اسنے کو غیر صنم غیر کو اپنا سمجہو +
بات ہمسے نکرو غیر سے ہنسکر بولو + ہم جلین روز صنم راتون کو تم عیش کرو

رشک سی کیون نہ جلی عیش کا خرمن اپنے
محفل غیر ہو جب شمع سے روشن اپنے

۲۱ تمسے بہتر ہے بس اب ہمکو کنارا صاحب — اپنا ہوتا ہے کسی رنج گوارا صاحب
ہیگا ہر شخص کو جی اپنا پیارا صاحب — بی اجل اسنے تین کہنے ہی مارا صاحب

اپنا جی مفت مین کیون آپ سے ہم کھو دینگے
حسب خواہش جسی جانینگے بنا لیوینگے

۲۲

اور اک رشک پری ضد سے تری لاونگا
ناز و انداز سب اوسکے تین بتلاونگا
راہین جو ہینگی ہر اک اوسکو مین سکھلاونگا
بعد چندی کے مین اوسکو تجھے دکھلاونگا

بحر حسن اوس پری رو کا جو کبھی جوش کرے
حسن اپنا تو غرض آپ فراموش کرے

۲۳

مجلس آرا جو ہو محفل مین وہ خورشید لقا
اوسکے ہو رو برو معلوم تو گویا ذرا
شمع محفل وہ بنے جل کے تو ہو انگارا
حسن مین چاند وہ ہو تو ہو ستارا اوسکا

وہ مہ نور ہے اور تو مہ کامل ہو جاے
دن بدن اوسکو ترقی ہو تو زائل ہو جاے

۲۴

اوس صنم کے جو نظر آتین کبھی سر کے بال
زیست اپنی ہو تجھے دیکھ کے غیرت سے وبال
دیکھکر اوسکے جبین مہ کا ہو سینہ غربال
اوسکے ابرو کے تصور سے خجل ہو ہلال

زلفین وہ ہو وین کہ قربان ہو جسپر سنبل
مار غیرت سی مری دیکھکی اوسکی کاکل

۲۵

ہون وہ رخسار کہ رخ ساری ہوا نسی پہ جاے
دیکھکر اوس دُر دندان کو گہر سینہ مذکھای
وصف سے لیکر زبان سے گلکے بھی قاصر رہ جاے
چشم نرگس بھی دن آنکھ ونسی ہر اک آنکھ چرائے

اوس رگوش کی خوبی کو جو لو گوش کرے
ساری خودبینی کو اپنی تو فراموش کرے

۲۶

جب نظر تیری پڑی چاہ ذقن پر اوسکے
جینے سے ڈوب کے مرنا تو غنیمت سمجھے
اوسکی گردن جو صراحی سی نظر تجکو پڑے
رشک سے اپنا گلا ہاتھونسے اپنے کاٹے

ساعد و بازو کی ہاتھونسے تو دندان جلے
کفہ افسوس تو اوس دست حنائی پہ ملے

۲۷ تجکو وہ حور قد سینہ جو اپنا دکھلاے — سر سے تا پا تجھے غیرت سے پسینا آجاے
دیکھکر ناف کو تو لجۂ گرداب مین آے — ساری سج دھج یہ ترے ایک گھڑی مین وہ بھلاے

۲۸ شاخ بلور بھی شرماے یہ ہو اوسکے ران
شکل آئینہ جو تو دیکھ لے ہو وے حیران

ساق پا کو تو کبھی اوسکے اگر غور کرے — شاخ مرجان کی خوبی تری نظرون سے گرے
گر کف پا کو تو اوس گل کے حنائی دیکھے — آگ تلوونسی لگے مغز مین جاکر سکے نیچے

رشک شمشاد اگر باغ مین بھی سیر کو جاے
سرو استادہ ہر اک اپنی جگہ پر رہ جاے

۲۹ جانیکا غیر کے گھر جب نہ تمھین پاس رہا — کیا کہون دلکو جو اوسدم مرے صدمہ پہونچا
جلکے مین بھی جو مری جی مین تمھاسو گذرا — چلو بس جانے دو بہتر ہوا جو کچھ کہ ہوا

۳۰ ہم گنہگار ہین پر آپ کو لازم ہے عطا
ہے صنم ہر گھڑی انسان مرکب بخطا

۳۱ ایسا غصہ نہین معشوقون کو لازم بخدا — عفو تقصیر کرو مجھسے ہوے ہو جو خطا
آؤ ملجاؤ بس اب طول سخن تا بہ کجا — تجھسے آزردہ ہون اے یار یہ کیا منہ میرا

جلکے پروانہ رخ شمع پہ جی کھوتا ہے
دیکھو معشوق سے عاشق بھی خفا ہوتا ہے

۳۲ اب بھی اون باتونسی تم اپنی اگر ہاتھ اوٹھاؤ — نام اغیار حقیقت مین اگر دلسے بھلاؤ
بھولکے بھی کبھی دروازہ پہ تم اونکی نہ جاؤ — دل سے تم عہد کرو ہاتھ سے قرآن اوٹھاؤ

تب تو قیصر سے صنم دلسی ہی پھر الفت ہے
پھر وہی عشق و محبت ہے وہی صحبت ہے

تمام ہوا

لاادری

اِنکا نام اور تخلص کچہ دریافت نہین ہے
واللہ اعلم یہ کون بزرگ ہین اور کس کے
شاگرد ہین اور کہان کے رہنے والے
ہین یہ واسوخت جسقدر بہم پہونچا مندرج
مجموعۂ ہذا کیا گیا اور بخیال لفظ لاادری
ردیف لام مین شامل کردیا جیسا کہ بعض تذکرون
مین لااعلم و لاادری کو ردیف لام مین شامل کیا ہے
طرز کلام سے ظاہر ہوتا ہی کہ شاعر خوش فکر ہین فقط

واسوخت لاادرے

۱	
اب تو کچھ نام خدا طرز جفا سیکھے ہو	جا بجان کس سی یہ انداز وادا سیکھے ہو
ہمسے یون ترک وفا کر کے جفا سیکھے ہو	دو جواب اسکا ہمین بات یہ کیا سیکھے ہو
۲	
چارون صحبت اغیار مین کیا بیٹھے تم	
آشنائی سی مری ہاتھ اوٹھا بیٹھے تم	
۳	
سی تھا الفو یا غیر سی الفت ہی تمین	بغض ہے بسبب رقیبون سی محبت ہی تمین
صحبت غیر سی اگر دسمین فرصت ہے تمین	ابتو از بکر مرا ہی نفرت ہے تمین
	کسکے بہتر کوئی سے بہتر کے ہو بتاؤ ہمکو
	شمع کیطرح زبر لطف دلاؤ ہمکو
۴	
بندہ پرور نہ ہا کچھ تمین عاشق کا خیال	کسطرح دل کو کیا سبزہ روشد یون پامال
دولت حسن سی غیرون کو کیا مالا مال	کسطرح ہو نہ بلا اپنی کلیجہ کے ملال
	کل کی ہے بات ترے عشق مین رسوا ہم تھے
	تم تو معشوق نہی اور عاشق شیدا ہم تھے
۵	
ہم سوا کون تری زلف کا دیوانہ تھا	کون اس شمع رخ صاف کا پروانہ تھا
کس زبان پر تری اس حسن کا افسانہ تھا	کسکا روشن تری اس مغز سی کاشانہ تھا
	انجمن مین تری مشتاق نہی مائل ہم تھی
	شمع محفل نہی تم اور رونق محفل ہم تھے

غیر آگی تری محفل مین کہان رہتی تھے
یون مع گل کیطرف کب نگران رہتی تھے

مثل گل ہم بھی سدا شگفتہ زنان رہتی تھی
کاہیکو تم سری آنکھون سی نہان رہتی تھی

یا تھین محبت اغیار سی فرصت ہے نہین
الفت غیر سی اب ہمسے محبت ہے نہین

۵۶
دیکھو دکھلاؤ نہ صدمہ غم فرقت کا ہمین
دو نہ پیغام کبھی ترک محبت کا ہمین

نہ سزاوار کرو رنج و مصیبت کا ہمین
منہ نہ دکھلاؤ شب ہجر کی ظلمت کا ہمین

صحبت غیر سی ہاتھ اپنا اوٹھا بیٹھو تم
اب بھی صاحب سری آغوش مین آبیٹھو تم

۵۷
یاد وہ دن بھی تو کچھ جی مین کرو اپنے ذرا
تم پہ عاشق تھی ہم اور تم تھی ہماری شیدا

در پہ کا جو بہانا مین کبھی کرتا تھا
دمبدم پھونکتی تھی پڑ پڑہ کے دعا مین کیا کیا

سر مرا دست بلورین سی دبانی تم تھے
لاکی صندل مری ماتھے پہ لگانے تم تھے

۵۸
پاس اک لحظہ تمہاری جو نہ ہم آتی تھی
رونی پہنی تھی مری واسطے غم کھاتی تھی

پھر جو تم آتی تو ہمسے بھی فرماتی تھے
ہم تمہاری لیی بیٹھی ہوئی گھبراتی تھے

بخدا سچے سی خدا سے رخ گلگون مین تھا
نہ شگفتہ لیلی تھی تم اور نہ مجنون مین تھا

۵۹
سیر آئی کی سب انداز سکھاتی ہم تھی
اور بکھری ہوئی زلفون کو بناتی ہم تھی

نرگسی چشم مین سرمہ بھی لگاتی ہم تھی
اپنی ہاتھون سی تمہین پان کھلاتی ہم تھے

غیر کا دخل نتھا طالب دیدار تھے ہم
سارے ہا تونمین خرمن آگی مختار تھے ہم

۶۰
آگی تیلا دلو بہ طرز نرالا کب تھا
بانکپن کا کہو انداز نکالا کب تھا

ٹکے اسطرح تری کان مین بالا کب تھا
دل مرا سینے مین صاحب تہ و بالا کب تھا

حلقہ زن غیر ہیون گرد رہا کرتے تھے
تالی بالی ہمین آگی نہ دیا کرتے تھے

۱۱

ابتو پیدا کیی کچھہ تمنی خریدار نئے
چاہنی والی نئی طالب دیدار نئے
نظر آتی ہین تری چشم کی بیمار نئے
سانہ دنرات لیے پھرتی ہو غمخوار نئے

کیا نہین تمکو حیا مانع رسوائی ہے
ایک عالم تری عالم کا تماشائی ہے

۱۲

حال کہلتا نہین کچھہ آپ کی روپوشی کا
یاد کچھہ جرم نہین ہمکو فراموشی کا
کیجیی کس سی بیان امر ہے خاموشی کا
غیرون تی ذوق دلایا نہین می نوشی کا

ساغر چشم بہرین اشکون سی ہم ہای غضب
می پیو غیرون سے تم ہو کی بہم ہای غضب

۱۳

منہ بناتی تھے جو لیتا تھا کوئی نام شراب
یا تو اب ہاتہ سے چھٹتا ہی نہین جام شراب
سوچو آغاز ہی مین خوب ہی انجام شراب
مدعی کا ہیکو کرتی تھی سرانجام شراب

رشک سی غیر کی دل مین تری سو رنہ تھا
سنگ غمسی یہ مرا شیشۂ دل چور نہ تھا

۱۴

شعلہ رقصے مگر اسطرح بھڑکتی کب تھے
مثل آتش کہو خسار دمکتی کب تھے
جام می بزم مین نہ رات چھلکتی کب تھے
سر محفل کہو می پی کی بہکتی کب تھے

غیر سی اور بہی دینا کہو کب کہتے تھے
مدعی یون ہمین لینا کہو کب کہتے تھے

۱۵

میرا زانو پہ سدا آپ کا تھا بالش سر
سینہ تم میرا سمجھتی تھی ہمیشہ بستر
خواب راحت سی جو اٹھتی تھی تم اے شوخ ستمگر
آنکھہ ملنے مین بہی تھا نام ہمارا لب پر

صبح کو تم کسی جانب نہ ذرا دیکھتی تھے
جای آئینہ مری منہ کو سدا دیکھتی تھے

آکی اپنا گل عارض نہ دکھایا ہمکو
کی ہنسی غیر سے ہر لحظہ رولایا ہمکو
یاد یہ جی مین رکھو دل سی بھلایا ہمکو
پر یہی اب دل نالان نی سمجھایا ہمکو

کیا نہین باغ جہان مین کوئی گلرو پیدا
تو ہی اے ہوندہ کی کرلی کوئی مہرو پیدا

سو یہ مطلب ہی میرا اپسی مطلب ہین کیا
مین تمہاری ہی بھلائیکی لیے کہتا تہا
اب ملو غیر سے تم یا نہ ملو جا کی سدا
مانع اس امر کا زنہار نہ بندہ ہوگا

اب تمہین صحبت اغیار مبارک ہووی
اور ہمین صحبت دلدار مبارک ہووی

ابتو اک شوخ پہ جی اپنا فدا رہتا ہی
اپنی پہلو مین وہ گل صبح و مسا رہتا ہی
اوسکی باتو نہین یہ دل اپنا لگا رہتا ہی
آپکی نام سی جی اپنا خفا رہتا ہے

کام کیا ہمکو تمہاری گلرخسار سے ہے
تمکو اغیار سی صحبت ہمین دلدار سی ہے

اور وہ دلدار کہ ہو سکتی نہین جسکی ثنا
ہی یقین دو نو جہانمین نہین ثانی اوسکا
غیرت حور اگر کیہیے اوسی تو ہے بجا
اوسکی ہر بات مین ہی عشوہ و انداز ادا

اب اوسی غیرت خورشید پہ قربان ہونگین
تمسی کیون ملکی عبث مضطر و حیران ہونگین

دیکہو محفل مین تمہاری اوسی ہم لاوینگی
صورت اوس غیرت مہ کی تمہین دکہلاوینگی
باتین جلنی کی تمہاری اوسی سکہلاوینگی
دو گھڑی جیکو اوسی شغل مین ہم بہلاوینگی

چہیڑ کر تمسی ہنسی اور وہ رولائی تم کو
آتش شک سی ہر دم وہ جلائے تم کو

تمسی ہنسکر جو کری بات وہ خورشید لقا
پہر یہ حالت ہو تمہاری کہ نجا دے بولا
تمکو دکہلاوی جو وہ چاند سا مکہڑا اپنا
شرم کی ماری دوپٹی مین چہپاوے چہرا

سرخ ہنسنے مین جو اوسکا وہ رخ گل ہووے
کام نالی سی نہین صورت بلبل ہووے
۲۲

دیکھو وہ چہرہ گلگون نوبری حالت ہو
عالم غش ہونہ ہنے کی ذرا طاقت ہو
کرکی نظارہ حسن اوسکا عجب صورت ہو
کیا عجب صورت تصویر نہین حیرت ہو

دیکھو وہ زلف نو گرہ لتے رہو فریاد بہت
پیچ و تاب اوس سی یہ کہا وگہ کرو داد بہت
۲۳

دیکھو وہ پارہ مہتاب جو ماتا اوسکا
بس غم رشک سی اک سو ہو سر مین پیدا
اوسکی بینی کی صفت کا نہین مقدور ذرا
گر کہو نین الف القا تو ہی اوسکو بجا

دیکھکر اوسکو یقین ہے کہ جگر چاک رہو
اپنی نادانی پہ ہر لحظہ غضبناک رہو
۲۴

کان وہ کان کہ آسکان نہین یہ نجرا
پھر گل سرخ کی تم مدح سی کرو اپنی ثنا
اوس پر نرا وکا رخسار ہر اک ہی گل سا
گر نظر اوسپہ رہو صورت بلبل شیدا

دیکھکر چاہ ذقن بس تمہین سودا ہو جای
غرق ہو بحر خجالت مین یہ نقشا ہو جاسے
۲۵

اوسکی ابرو پہ نگہ گرچہ کرو تم اکبار
صاف بس شک سی پڑ جای جگر پہ تلوار
تیز مژگانکو جو دیکھو تو ہرن دل مین وسار
نرگسی چشم کی نظار یہی گذری تمہین خار

آنکھہ موٹھا دیکھے جو وہ تمکو تو جی کہو دو تم
ہی یقین مجھسے جو شمع نظر وہ دو تم
۲۶

لب مین اوس غیرت خورشید جہان تاب مین ایسی دندان
چپ سی لگ جای تمہین گرچہ کرو لاکھ زبان
غیرت گوہر نایاب مین ایسی دندان
دیکھا و نہین مثل صدف چاک کرو دل کا ن

اوسکی وہ غنچہ لبی دہان مین گر لاؤ تم
منہ سی کچھ کہہ نہ سکو جی سی بہ تنگ آؤ تم

مجھسے کیا اوسکی سراپا کی بیان ہوی ثنا
جلوۂ نور ہے لی مرسے وتا خن پا
جی پسا جاتا ہی ہرات پر اوسکی اپنا
کرکی نظارہ اوسی کہتا ہی دل مثل علی

اس شباہت پہ وفادار وہ رشک گل ہے
جی فدا اوس پہ ہمارا صفت بلبل ہے

۲۸

یک بیک کیا ہوئی الفت وہ بتاؤ صاحب
آنکھین چار ہمسی کرو سر نہ جھکاؤ صاحب
کیا خطا ہمسی ہوئی وہ تو بتاؤ صاحب
ہر گھڑی ہی یہ کلام آیکا جاؤ صاحب

مجھپر اب آپ کا ناحق یہ عتاب اولٹا ہے
بات جب کرتا ہون یہ ہی تو جواب اولٹا ہے

۲۹

یہ کہو کسنی تمہین ہین یہ سکھائین باتین
جو کبھی آتی نہ تھین تمکو بتائین باتین
انسیت کی تو نہ ظاہر مین کچھ آئین باتین
ہان مگر تمسی بہت ہمکو سنائین باتین

ناز بیجا سی دل آزردہ کیا واہ سے واہ
اپنا غم ہی تجھی افسردہ کیا واہ سے واہ

۳۰

لیکن اب تجسے نہ ہاسون ہی بادیگا
ظلم یہ آپ کا ہرگز نہ سہا جا دیگا
اب تمرہ کا افسانہ کہا جا دیگا
دفتر غم مرا محفل مین پڑہا جا دیگا

یہ اب ہوگا غم مین تری فریاد کرون
تم مجھے بھول گئے اور مین تمین یاد کرون

۳۱

تجھی ورد کی سدا ہی تک ہمین چہنوائی
ہمتو ہر دم کی سہی جاتی نہین سوائی
غم کی بدلی ہے مری کشور دل پر چہائی
لی خبر تمنے ہماری نہ دم تنہائی

گہر چشما صورت مجنون ہوئے ویران ہوئے
سخت جان ہمتو بہت تھی کہ نہ بیجان ہوئے

۳۲

تو آزردہ ہوئی مجسے تو جاتا ہون مین
دشت ویران کوئی جا کی بساتا ہون مین
آتش عشق کو اشکون سے بجہاتا ہون مین
تمسے اب اس دل وحشی کو چھڑاتا ہون مین

	اب نہیں آنی کا ہوں بات کا سچا میں بھی تم ہو معشوق تو ہوں عاشق شیدا میں بھی	۲۲۳
غیر سی آپ کی شیرین سخنی ہے ابتو کرتا برباد مجھے چرخ دنی ہے ابتو		دلمیں اس غمسی مری آن بنی ہے ابتو بخدا بات یہی دلمیں ٹھنی ہے ابتو
	میروم از در تو باز بتو رو نہ کنم گر درت قبلہ شود سجدہ بآنسو نہ کنم	

تمام ہوا

لاادری

انکا نام اور تخلص کچھ دریافت نہین ہے
واللہ اعلم یہ کون بزرگ ہین اور کس کے
شاگرد ہین اور کہان کے رہنے والے
ہین یہ واسوخت جسقدر بہم پہونچا
مندرج مجموعہ ہذا کیا گیا اور بخیال لفظ لاادری
ردیف لام مین شامل کردیا جیسا کہ بعض متذکرون
مین لاعلم ولاادری کو ردیف لام مین شامل کیا ہے
طرز کلام سی ظاہر ہوتا ہے شاعر خوش فکر ہین فقط

۲ واسوخت لاادری

۱
عشق بی طرح ستاتا ہی خدا خیر کری
غیر عالم نظر آتا ہی خدا خیر کری

بحر الفت مین ڈبوتا ہی خدا خیر کری
دل بہت رنج اوٹھاتا ہی خدا خیر کری

۲
دل پر رنج و غم و اندوہ و الم کا ہی ہجوم
رونی رونی نرا مردمک چشم امین نور

گہیری ہی حسرت و غم کیہیے کیا ہوتا ہی
نشہ مین اب تو مین ہم و کیہیے کیا ہوتا ہی

ناتوانی کی سبب آہ بھی کرتی ہی قصور
حسرت و یاس ہی دل پر عوض عیش و سرور

۳
دل تو کہتا ہی کہ چل کوچہ جانان کیطرف
سینہ تیر نگہ یار کا ہوتا ہے ہدف

رشتہ تاب و توان رنج و الم توڑ گئے
کیسی کیسی مری و سازمجھی چھوڑ گئے

جان کہتی ہی کوئی دم مین مین ہوتی ہون تلف
سخت مشکل ہے بچانا مجھے یا شاہ نجف

۴
بیطرح حال پریشان نظر آتا ہے
اب تو کچھ اور ہی سامان نظر آتا ہے

ہجر جانان نی بہت حال کیا ہی ابتر
کبھی آنکھون سی بہی اشک کبھی خون جگر

خشک لب مین مری تر چشم ہی زردی منہ پر
یہی حالت ہی تو پھر جان بچیگی کیونکر

۵
صدمۂ ہجر فلک گر یونہین دکھلاوی گا
ایک دن دم مرا گھبرا کی نکل جاوی گا

۵۵
ہو بچانا مرا منظور تو آؤ پیارے — جان بلب ہون مجھی دیدار دکھاؤ پیارے
ہجر کی مار دکھوا تنا نہ ستاؤ پیارے — کشتۂ تیغ تغافل کو جلاؤ پیارے

درد فرقت سی لبون پر مری جان آئی ہی
او مسیحای جہان وقت مسیحائی ہے

۵۶

کیا سبب ہے کہ جو صورت نہین دکھلاتی ہو — کیا خطا مجھسی ہوئی ہی کہ جو ترساتی ہو
لطف کیون غمزدگان پر نہین فرماتی ہو — حشر کی روز کا بھی دہیان نہین لاتی ہو

میرا جینا تمھین منظور نظر ہی کہ نہین
دل مین کچھ روز قیامت کا بھی ڈر ہی کہ نہین

۵۷

فرط وحشت سی کسیدن جو مین گھبراتا ہون — بہر تسکین کسی گلشن مین چلا جاتا ہون
سو یہان سی بھی فزون رنج وہان پاتا ہون — گل جو ہنستی ہین مین مین اشک آنکھون مین لاتا ہون

شکل گل سی تری آنکھون تلی پھر جاتی ہے
یاد مجکو تری نخچہ دہنی آتی ہے +

۵۸

دیکھا نرگس کو تو آیا تری آنکھو کا خیال — دہیان سنبل پہ گیا جب تری یاد آگئی بال
برگ گل دیکھی سی دونا نجی ہوتا ہی ملال — لب نازک تری یاد آتی ہین خورشید جمال

سرو صدمی لب جو پر بھی دکھلاتا ہے
قد موزون ترا پیاری بھی یاد آتا ہے

۵۹

ایک غم ہو تو پیاری او سی بہلائی کوئی — دل پہ یہ رنج والم لیکے کہان جائی کوئی
تجہسوا داغ یہ جاکر کسی دکھلائی کوئی — بلکہ دونی بھی وحشت ہو جو سمجھائی کوئی

دل وارفتہ بہی ای جان کہین کتا ہی
روکنی سی ہی یہ طوفان کہین رکتا ہی

۶۰

بارہا اس دل نادان سی مینی یہ کہا — دیکھہ مائل ستمو ہیر حسون پہ از ہر خدا
بیوفا ہین یہ نرکہہ النفی تو امید وفا — مار ڈالین گی یہ دیدار کو ترسا ترسا

۱۱

ہنسی مت مل کہ بجز رنج یہ کیا دیتی ہین
نقش ہستی کو یہی لوگ مٹا دیتی ہین

۱۲

میں نے کیا کیا اسی سمجھایا نہ مانا اسنے
دشمنی اس مری سمجھا نیکو جانا اسنے
خاکمین سیر اسلاد نیا ہی ٹھانا اسنے
ناوک غم کا کیا مجکو نشانا اسنے

۱۳

بعد مدت جو کیا کام تو یہ کام کیا
آپ برباد ہوا اور مجھی بدنام کیا

۱۴

تیری غم نی یہ کیا حال ہمارا افسوس
اب نہین زیست کا کچھ اپنی سہارا افسوس
تمنی اک لحت کیا ہمسی کنارا افسوس
خاکمین نکلیا ارمان ہمارا افسوس

۱۵

دور سی بھی رخ پر نور دکھایا نہ کبھے
نقش لیلی دل مجنون سی مٹایا نہ کبھے

۱۶

بھولکی بھی کبھی اسطرف نہین آتی ہو
کیا مشتاق تو نکو دیدار سی ترساتی ہو
نتو آپ آتی ہو اور نہ ہمین بلواتی ہو
رحم مجھہ حال شکستہ پہ نہین کھاتی ہو

۱۷

لی لیا دل تو کیا ہمسے کنارا تمنے
بی اجل حیف ہمین جان سی مارا تمنے

۱۸

یہی مرضی ہی جو پیاری تجھی انکا ہی کیا
دم نہ مارونگا اگر جان بھی ہو تنسی جدا
وہی کرنا تجھی پیاری کہ جو ہو تیری رضا
شکوہ کرنا یہ تقاضا بشریت کا تہا

تمنے جو کچھہ کیا بہتر مری محبوب کیا
اور جو چاہو کرو جو کہ کیا خوب کیا

تمام ہوا

مظہر

تخلص ہے تارک دنیا مقبول بارگاہ خالق اکبر مرزا
جان جانان شہید مرحوم کا خلف الصدق تھے
مرزا جان منصب دار رہا شاہ دہلی کو صاحب دیوان
فارسی وار دو تھو خود بھی اپنے زمانہ مین منصب دار
بادشاہی تھو اکثر لوگ انکو درویش کامل خدا آگاہ
جانتے ہین معلوم نہین کہ یہ اپنے عصر مین
کس شاعر سے مشورہ رکھتے تھے
تبرکًا انکا واسوخت درج مجموعہ ہذا کیا گیا فقط

واسوخت مرزا مظهر جانجانان

۵۱

روزی بقا صدی سر راهی شدم دوچار
آهی کشید و گفت که از دست روزگار

پرسیدمش ز مظهر دیوانگی شعار
آن بلبلی که بی رخ گل بود بیقرار

اکنون می طرب با یاغش نمیرسد
گل میرسد بباغ و دماغش نمیرسد

۵۲

گاهی بسوی بیابان نمیرود
بلبل صفت به سیر گلستان نمیرود

چون ابر تر بجانب مستان نمیرود
پروانه وار سوی چراغان نمیرود

از بیدلی بکنج غمت عهد بسته است
وز بیکسی بماتم خود خود نشسته است

۵۳

کو محرمی که داد رسان را خبر کند
بی اختیار گریه و فریاد سر کند

در کوی دوستان عزیزان گذر کند
پرسند اگر ز حال سخن مختصر کند

یعنی چه جای حرف و مقام تکلم است
مظهر ز چند روز محل ترحم است

۵۴

تا چرخ وا بر و در بیداد کرده است
دشتی ز شهر دور ترآباد کرده است

دلهای دشمنان بغمش شاد کرده است
خوش مردنی بزیستن ایجاد کرده است

رحمی بغربت دل دیوانه اش کنید
رفت بگریهای غریبانه اش کنید

جانش بلب زرنج و تعبها رسیده بود | تا وحشی بدام محبت کشیده بود
عمرے بخاک و خون زتمنا طپیده بود | تا با مراد دل نفسی آرمیده بود

کرد این فلک بتیر ملامت نشانه اش
افتاد سنگ حادثه بر شیشه خانه اش

۹۶

روزی مرا بجنون ره ویرانه اش نمود | دیدم چو گشته بر سر خاک افتاده بود
گاهی اگر ز تار نفس عقده مے کشود | این بیت خود بمرثیه خویش می سرود

در خاک و خون کشید سیاهی بسر مرا
پیش از اجل رسید قیامت بسر مرا

۹۷

هر دوستم بدشمنی آهنگ میکند | با هر که آشتی بکنم جنگ میکند
مینا بمن معامله سنگ میکند | داغم که مرگ نیز بمن ننگ میکند

ای چرخ بر سر چو من بیکسی غریب
الله اکبر این همه بیداد یا نصیب

تمام هوا

میر

تخلص ہے بلبل ہند ملک الشعرا میر محمد تقی میر کا
خلف الرشید تھے میر عبداللہ کے اور ہمشیرہ زاد
اور شاگرد رشید تھے سراج الدین علیخان آرزو کے
مولد انکا دہلی ہے اور مسکن لکھنو میں وفات
پائی سات دیوان اردو مع قصائد اور
مثنویات وغیرہ اور ایک دیوان فارسی اور ایک
تذکرہ اور ایک رسالہ میر فیض انسی یادگار ہے

میر واسوخت

۱

طرز اے رشک چمن اب ہی کچھ تازی ہے
ساتھ غیرون کے مری جنمین سخن سازی ہے

داغ رکھنے کو مری نہین سے گلبازی ہی
ہمدمی انسے تھی سب سے ہم آوازی ہی

گوش کر میری بھی شکوی کی طرف گل کی رنگ
رکتی رکتی روش غنچہ ہوا ہون دل تنگ

۲

ایک مدت ہوئی بدنامی و رسوائی سے
بیکسی بیدلی و درد لتیمی و تنہائی ہے

صبح جب دی ہی دعا گالی ترے کہائی ہے
ابتدا سے میری فلت تجھی خوش آئی ہے

خلق کیا کیا تری بیطور یون سی کہتی نہین
مین بھی ناچار ہون اب منہ مین زبان تھی نہین

۳

ملتفت حال یہ ہتا ہے مری اب موقوف
بات گردن کو کوئی ہو گئی تو سب موقوف

اے فریندہ سخن بلطے کی سب موقوف
مہر و الطاف و عنایات و کرم سب موقوف

مہربانی سے کبھون کوئی جو ایدھر کے نگاہ
سو بھی اسطور کہ کیا جانیے کیدھر کی نگاہ

۴

مین جو صحبت مین مہ ان بیٹھا تو رکی بولو ہو
آنکھین ایدھر سے جو موندو ہو سو کم کھولو ہو

نام لیتی ہو کراہت سے مرا جو لو ہو
لگ چلی غیر تو تابع اسی کے ہو لو ہو

ے حرف اسکی طرف چشم حمایت او دھر
ابرو او دھر کو جھکی لطف و عنایت او دھر

۵

پیار تجھکو نہ کیا کرتے اگر جانتے ہم
کاشکے تیری روش پہلی ہی پہنچانتی ہم

جھوٹھی جھوٹھی تری وعدی نہ کبھو مانتی ہم
جو کچھ اب ٹھانی ہی جو کچھ سو تبھی ٹھانتی ہم

اس قدر تجھسی نہ لگ چلتی نہ آتی اس راہ
تو پری ہوتا تو کرتی نہ تری اور نگاہ

۵۶

یہ فریبندہ سخن گوش نہ کرتی ہرگز — خواہش کنج دہن دل پہ نہ دھرتی ہرگز
بی شب وصل دن اسطور نہ بھرتی ہرگز — لعل جان بخش یہ یون تیری نہ مرتی ہرگز

اتفاقات سے ہوجاتی ملاقات تو خیر
دل تجھے دیکھ رکھا جب نہ کوئی یار نہ غیر

۵۷

عشوہ و ناز و ادا سے کسو کو کیا کام — جی نہ بیچین رہا کرتا نہ دل بے آرام
ہوگیا یون تو کبھو ہوگیا آپسمین کلام — بی رخ زلف رہین کا ہیکو ہر صبح و شام

جنس اپنی تری پر گرمی بازار رکھان
سرگران تو تو بہت ہو پہ خریدار کہان

۵۸

تجھسے بیمہر و وفا دل کا لگانا تھا غلط — آپ کو حرف غلط رنگ مٹانا تھا غلط
خط دی قاصد کو تری اور چلانا تھا غلط — آتش غم سے میری جے کا جلانا تھا غلط

اپنی نادانی سمجھیے کہ تو کیا نسخہ ہے
آدمی بہی کسو دانا کا لکھا نسخہ ہے

۵۹

غم نہین تجکو مری یاری و فاداری کا — نخیال آوے ہی بندی کی گرفتاری کا
طور چھوڑا نہ تنک تو نے ستمگاری کا — وہی عشوہ ہے شب و روز دل آزاری کا

پرسش حال کا بہی مجھکو نہ ممنون کیا
یہی خاطر کو حزین دل کی تسین خون کیا

۶۰

ترک اخلاص کیا سب سے تجھی پیارا کیا — رحم دل نے کیا جان کو آزار کیا
چاہ سے اپنی عبث تجھکو خبردار کیا — کیا کیا ہمنی کہ اس معنی کا اظہار کیا

جو کہ الفاظ نہ شایان تہی سو تو کہنی لگا
وجہ بیوجہ تو روپوش ہی اب رہنے لگا

۵۱۰

آرسی کی کبھی صورت نہ دکھاتی تجھکو
طرز یہ سرمہ کشی کی نہ سجھاتی تجھکو
دلربائی کے نہ انداز بتاتے تجھکو
کیون بگڑتا تو جوا ایسا نہ بناتے تجھکو

مستی چشم سے ہوتی نہ اگر تجھکو خبر
ایسی ہوشیاری سے کرتا نہ تو ایدھر کو نظر

۵۱۱

اور یہ پارہ بھی اس شہر مین مشہور ہے اب
اسکی محبوبی و خوبی کا ڈنکا رہے اب
دیکھنا کچھ ہو اسی کا مجھے منظور ہے اب
صرف اس پر کرونگا اپنا جو مقدور ہے اب

اوس کنی ضد سے تری شام و سحر جاؤنگا
گھر سے جس دم اٹھونگا اسکے ہی گھر جاؤنگا

۵۱۲

وہ بھی سن شور و فا مجھسے ملا چاہی ہے
مختلط لطف و عنایت سو ہویدا ہی ہے
کوئی دن آنکو مجھ پاس رہا چاہی ہے
کام دل لون ہون اسی سی جو خدا چاہی ہے

باؤ کا رخ تجھی بتلاؤن دم اس کا بھرون
خط تری بندگی کا غذ باد اس کا کرون

۵۱۳

میں بھی ناچار ہون تا چند جفائین سہون
قصد رکھتا ہون کہ اس شہر مین گر نہ رہون
یا اسی ماہ کنی جا رہون گو اسمین نہ رہون
خوبیان اور تری حسن سلوک ایسی کہون

لین ترا مہر ہی دونون مین اسے معلوم
اسکی معلوم ہوئی روی دل او دہر معلوم

۵۱۴

پھر تو جیکو مین کرون کا اسی مہ پر قربان
راہ منزل مین پھرونگا اسیکی دست افشان
اب تو گولا سا ہوا تیری لیے سرگردان
اس قدر مجھکو دماغ اب ہی کہان دل ہی کہان

کہ رہون بیخور و بیخواب شبون کو روتا
کاش مشتاق تری منہ کا نہ آتا ہوتا

۵۱۵

اتبو جو کچھ ہو دل اوس سا تہہ لگا بیٹھونگا
اسکے دروازی پہ درویش ہو جا بیٹھونگا
ہاتھ دامن ہو تجھی سی لگا بیٹھون گا
آون گا بھی تو تری پاس نہ آ بیٹھونگا

دورسی ایک نظر کرکے چلا جاؤن گا ✢
سو بھی کتنی دنون پھر کا بھیکو مین آؤنگا

۱۱۸
لاگ ہے جسکی اوس سے کیون فیل وقال
دل نشین اسکے کرون خوب طرح کہنہ مقال
ساری مجلس کی تئین اوسکے کرون واتف حال
بعد ازان ترک کرون کھا کی قسم تیرا خیال

پھر کبھو وہم مین بھی گذری نہ ملنا تیرا
جب تب در پہ بسیکی رہے ماتھا میرا

۱۱۹
لاگ چلون اوسکے صبا کی سی طرح شام وسحر
اسکی پاؤن تلی کے خاک کرون کحل بصر
روی گلرنگ سی اسکی نہ اٹھی میری نظر
چپکی اسکی لب شیرین سے رہین دیدہ تر

درہمی حال کی اوس گیسوئی برہم سی رہے
جی کو بیطاقتی اوس قد کی خم وچم سی رہے

۱۲۰
نار بیجا تیری دل پہر نہ اوٹھاوی ہرگز
بات یہ تیری فریبندہ نہ بہاوے ہرگز
طرز رفتار تیری جیمین نہ آوی ہرگز
آنکھ خوبی کی طرف تیری نجاوے ہرگز

وہ جو سادہ ہی تو پر کار سہی ہوجاوے گا
اب جو بیگانہ سا ہی یار سہی ہوجاوے گا

۱۲۱
فن معشوقی مین تیار کرون گا اسکو
شانہ وآئینی سے یار کرون گا اسکو
حسن سی اسکی خبردار کرون گا اسکو
ضد سی مین تیری بہت پیار کرونگا اسکو

فرش رہ دیدہ نمناک کرون گا وانکے
پلکون سے خار وخسک پاک کرون گا وانکی

۱۲۲
ہوگیا مجسمی جو مانوس تو مرزا ہوگا
پوشش تنگ کا مصروف دمہیا ہوگا
گیر جامی کا نہ سوگز سے کم اسکا ہوگا
پٹی بندون کا برودوش پہ لچھا ہوگا

چلتے دامن کی تئین لگتی رہی گی ٹھوکر
ہوگا ہنگامہ ادہر نکلے کا جید ہر ہوکر

کس دن اکس لو سی مہ پار یکا مضمون ہو گا
ایسی سج سے تو او سی دیکھہ کی مخمور ہو گا

رشک سی او سے تر احال دگر گون ہو گا
دل نازک ترا دہڑکی کا جگر خون ہو گا

شرم سی ہو گا نہ ایک آنکھہ اُٹھانا مشکل
بلکہ ہو جاے گا اس کوچے مین آنا مشکل

۵۲۳

طنز و تعریض و کنایہ سے بتنگ آویگا
ناز کا طور فراموش ہی ہو جاوے گا

ربط و اخلاص مین ویسا نہ مجھی پاویگا
سخن یاد رہی دل مین تو پچھتاوے گا

آشنا جتنی ہین بیگانہ نکل جاوین گے
سر جھکائی او سیکی اور چلی آوین گے

۵۲۴

اب بھی تو سمجھی تو مجکو ہی وہی تجسی یار
چھیڑ کا ننک نہین تری نہ گالی ہی کا عار

وہی مخلص ہون قدیمی وہی مین تیرا یار
بندگی کیش و فا شیوہ و اخلاص شعار

چوٹ مجکو یہی غیرون کی ملاقات کی ہے
چھوڑی یہ تو یہ آزردگی کس بات کی ہے

۵۲۵

جی نہ تڑپی کا مرا پہر مری چھاتی جلے
دل نہ سینے مرے شام و سحر کوئی ملے

شکوہ نا کے سے زبان منہہ مین رہے
آئی چلنی کمین سی تو یہ لگ تیری گلے

زور سی بازو پہ اپنی تری سر کور کھا
دست گستاخ پہ لی تیری کمر کو رکھا

۵۲۶

بس ہوس کیشون سی مل مل کی تو بد نام ہوا
بسکہ راتون کو رہا شہرہ ایام ہوا

کانسہ لیسونکی گہی مرتکب جام ہوا
شوخ و شنتاقی و بد وضع ہی آشام ہوا

طور پر میری معیشت کوئی دن اچھی ہے
ایسی بدکار سے صحبت کوئی دن اچھی ہے

۵۲۷

آیا گر غیر کی ملنے کی قسم کھاتا ہے
میر ہی صرف درشتانہ سی شرماتا ہے

ذوق ویسا ہی ہی او سکا او سی بہاتا ہی
دلکو داسوز سے منہہ پر یہ سخن لاتا ہے

میر

	در بہ مشتاق ہی سوجی سے جگر خستہ ترا کشتہ و مردہ ترا رفتہ و دل بستہ ترا	

تمام ہوا

۱

صبح کہو شہر مین صحرا مین کہان رہتی ہو
بیان بہت رہتی ہو خوش باش کہو ان رہتی ہو
ان دنون یار و نکی آنکھو نسی نہان رہتی ہو
خوش رہو سر پر مرے جان جہان رہتی ہو

اک طرف بیٹھی ہوئی ہم بھی لہو پیتی ہین
عشق کی جان کو دیتی ہین دعا جیتی ہین

۲

دل خوشی ہوتا نہین سنتے ہی بسنت سی
یعنی اب عشق نہین محجو خط و کاکل سی
ہمنشین داغ کہلی دل پہ مری سب گل سی
آج چمن زار مین گل بار نہی کرون بلبل سی

شاخ گل پر لو وہ ہوا اور لب جو پر مین
داغ کو دل پہ وہ لی گل کی تمنین رو پر مین

۳

ہی زمین خشک مری دیدۂ تر سی پایاب
شہر و کہسار و بیابان سبھی ہین سیراب
ہر طرف اشک کی میری ہین رواں صد سیلاب
کام کرتی ہی جہان تک کہ نظر اب ہی آب

ہی عبث جیتی جی میری تجھی بارش کا خیال
ہین تجھ رو تا ہون تیری غم مین علی قدر حال

۴

ریزہ الماس کی ہین شست نمک شسک مین تو
کسکو پیاری ہم پہنچی ہین انسی مل تو
لذت درد سے مقدور ہو جبتک کر خو
دیکھہ زنہار ندی ہم ہم بدرد کو رد

ننگ و ناموس کو محبو حون کی رکھہ مد نظر
منہہ پہرائی مین مری جان لی ای خنجر گر

۵

ہاتین گذرین کہ ای شوخ یہ خواری ہی مجہی
تجہسی بی جرم ستمگار سے یاری ہی مجہے
روز و شب درد و غم و نالہ و زاری ہی مجہے
بلکہ ہر روز کی شب ہجر مین بہاری ہی مجہے

اہل دل جانکی رکہتا ہی بہی عشق بہ تنگ
کاشکے دلکی حوض کو فی ملا ہوتا سو ننگ

۶

عاقبت کا نظر آیا نہ اک آثار مہین +
دلکی ویرانی نے ہر چند رکہا خوار مہین
حیف صد حیف میسر نہوا یار مہین +
تیری کوچے مین کہین سایہ دیوار مہین

تا کہ والی نالہ و فریاد کیا کرتے ہم
اک طرف بیٹہہ تجہے یاد کیا کرتے ہم

۷

کب تلک ہاتہہ سی خوبان نہ جفا کاری مین
اس وفاداری کے بدلی یہ ہین خواری مین
تم کہو کب تئین یہ داد و فاداری مین
عشق پیچرم جو کچہہ ہو گنہگاری مین

قصد فریادی کی گر یار تلک انصاف کرین
پہر دی کو سنگی گدورت سی ہمین صاف کرین

۸

مت برس خاک پہ عشاق کی ہم کیا کہتی
حرف دیرینہ ہی یہ دی ہماری ہمتی
موج سیلاب یہ آنسو کی لگی عالم تہے
یعنی ہی ابر کسی عہد مین ہم بہی ہم تہی

عزم کرکہ نہ بیٹہا ہی سے کراوتی تہے
بیٹہہ کر دشت مین طوفان ہی کراتی تہے

۹

کون تنہا ہان کہ مجہی دیکہہ نہ راست رکہی
یا مری سر پہ نصیحت سے قیامت رکہی
میر صد سال خدا تجہکو سلامت رکہی
تو نہووے نہ مجہی کر کے ملامت رکہے

ورنہ اتبک تو مری خاک بہی ہو جاتی ہوا
لیگئی ہوتی تبرک کی طرح باد صبا

دیگر واسوخت میر

۱۱

یاد ایام کہ خوبی سے خبر تجکو نہ تھے
سرمہ و آئینی کی اور نظر تجکو نہ تھے
فکر آراستگی شام و سحر تجکو نہ تھی
زلف آشفتہ کی سدہ دو دو پہر تجکو نہ تھی

شانہ تھا ناکدۂ کیسوئے تیرا
آئینہ کاہیکو تھا میرے ترے تیرا

۱۲

گلی حسن سی اپنی تجھی زنہار نہ تھی
اتنی مستی سی تری آنکھ خبردار نہ تھی
پاؤں نوبیج جو دل نہ پڑتا تھا یہ رفتار نہ تھی
ہر دم اسطور کہ مین ترے تلوار نہ تھی

خون کاہیکو یون کوچی مین تری ہوتی تھی
دل زدی کب تری دیوار تلے روتی تھی

۱۳

خواہش دلکی ملا کرتی تھی ہر مدت واد
طبع مین تیری تصرف تھا ہمین جی سی یاد
مطلقاً تجھسی نہ مربوط تھی ارباب عناد
کاہیکو رہتی تھی کوچے مین تیری سو وضاد

طور پر اپنی تیری پاس ہم آجاتے تھے
جب خواہش تجھی ہر شام و سحر پاتی تھی

۱۴

بند جامی کا جو وا ہوتا تھا وا رہتا تھا
بی تکلف مری گھر تجکو آرہتا تھا
تھوڑی بخش مین گلی ہی سی لگا رہتا تھا
ٹک جدا رہتی تو دیر آنکھ ملا رہتا تھا

اسقدر قدر نہ تھی اپنی تری آنکھون مین
لعب و بازیمین بھی رہتا تھا مہری نکھون مین

۹۴

آستینونمین نہ تھی چاک گریبان میں
تکمی کا ہیکے نہیں لگتی تھے سیلے دامن میں

یہ طرح کب تھی ڈوپٹی کی تلی چتون میں
پہرتی کس روز تھی یون کپڑی پہ لگے پیچ

بند ملتی ہوئی ہر دم نہ کہڑی رہتی تھے
بیچ پگڑی کی گلی میں نہ پڑی رہتی تھے

۹۶

کس دن اتنا تھا پراگندگی مو کا خیال
دو دو دان چہری پہ کہری ہی ہا رہتی تھی

لعل جان بخش نہ رہتی تھی کبھو انتی لال
خوبی خندہ نہ لوگون کی جبون کی تھی پیاری

پان سے شوق نہ تھا کیا مسی کا مذکور
غصی ہوجاتی تھی سن ایسی کسیکا مذکور

۹۷

تنگ پاجامی سی نہ مطلق نہ تھین پاتی تھی
تنگ جامی جو سی جاتی تو کمیراتی تھی

سیکی چولی سے کبھو دیر نہ تم آتی تھے
پٹی دامن سے الٹ گہری مین ہرجاتی تھی

الو اب کنہی پٹی مونڈہی چھپے رہتی ہین
باہر اندر ہو کہین بند کسی رہتے ہین

۹۸

شوق زینت سی نہا ربط نہ رعنائی سی
دل نہ اتنا تھا لگا خوبی و زیبائی سے

ابتو سو بار کمر بندہتی ہی اکلائی سے
دیکھتی رہتی ہو ترکیب ہی خود رائی سے

روسیہ آئینی سے تمکو فراغت ہی نہین
سرمہ تیرہ درون ہی کبھی فرصت ہی نہین

۹۹

شانہ اب ہاتہ مین ہے زلف بنا کرتی ہی
مسی اب تو نہین کبھی بار لگا کرتے ہے

پاس سہی کی سلائی ہی رہا کرتی ہے
تکمہ رعنائی پر اپنی ہی پرا کرتی ہے

جان آنکھون مین سیکی ہو نظر تمکو نہین
غش کرے کوئی ستم دیدہ خبر تمکو نہین

۱۰۰

کب گلی کوچہ مین بہرتی لیے تم تلوار
پرتلا کا ہیکو رہتا تھا گلی کا یون ہار

ساتہہ خونخوار نہ پہرتی تھی نہ تم تھی خونخوار
دم مین نا حق کسی یون جان نہ کہتی تھی مار

مایۂ فتنہ و پیرخاش ہوے ہو ا تبو
شوخ و شکایتی و ادا باش ہوئی ہو اتبو

۱۱
پیشتر ہمسے کوئی تیرا طلب گار نتھا
ایک بھی نرگس بیمار کا بیمار نہ تھا
جنس ایجی تھی تری لیک خریدار نتھا
ہم سوا کوئی ترا رونق بازار نہ تھا

کتنی سودائی ہوے تھے دل نہ لگا سکتی تھے
آنکھین یون موند کے وی جی نہ جلا سکتی تھے

۱۲
یاد تو ہم ہی کو تھی کہ اب ہمسی نہین کچھ یاری
مفت برباد گئی عزت و حرمت ساری
یاد خاطر رہی اب ہمکو بھی پہ بیزاری
یعنی اس شہر سے اٹھہ جانیکی ہی تیاری

رتبۂ غیر نہین آنکھون سے دیکھا جاتا +
طاقت اب یہہ دل بیتاب نہین ٹک لاتا

۱۳
کوئی نادیدہ محب سادہ لگا لینگی ہم
سادہ نامرتکب بادہ لگا لینگے ہم
بوس آغوش کا آمادہ لگا لینگی ہم
بند خودرائی سے آزادہ لگا لینگی ہم

اوسکو آغوش تنا مین اب اپنی لینگے
اوس سے داد دل ناکام سب اپنی لینگے

۱۴
آسکی کہنچین کے علی الزعم تری مزرائی
اوسکو سکھلائینگی طرز و روش و رعنائی
مجلسو نمین اوسی لاوینگی بصد زیبائی
صحبت ای دشمن جان اوس سے اگر آئی

تو تجھی دیکھیو کس طور کڑا تے ہین ہم
چیڑین کیا رکھتی ہین کٹ جب سی ستاتی ہین ہم

۱۵
پھر ہی کو اوسکی ترا راستہ دلخواہ کرین
آرسی اوسکو دکھا حسن سے آگاہ کرین
راہ خوبی کی بتا کر اوسے گمراہ کرین
تو سی ضد سی تری ایسا ہی گمراہ کرین

کہ تجھی سدہ نری خوبی و رعنائی کے
دہجیان لی تری اس جامۂ زیبائی کے

بیر

۱۶ دست افشان ہو تو عزت تیری سب بات بنے جائے
چشم مکحول کو دکھلائیں تو تو آنکھ جھپائی
مار ٹھوکر چلی دامن کو تو تو سر نہ ہلائے
جس طرف اوسکا گذر ہووی تو اوُ پھر کو بچائے

چھیڑی گائی دی اشارت کری چشمک ماری
عشوہ و غمزہ و انداز بھلا دی سارے

۱۷ زندگانی ہو بھی ہاتھ سے اوسکی دشوار
کوئی دن تو بھی پھر ہی جان سی اپنی بیزار
پہنچین ہر آن مین اونسی تجھی سو سو آزار
طنز و تعریض دکنایہ کی رہی اک پوچھار

جاکی ٹک سامنی اسکے تو بہت ترآوے
عرق شرم مین ڈوبا ہوا سب گھر آوے

۱۸ دل و اسوختہ کو اپنی لیے جاتے ہین
غصی سے خون جگر اپنا پیا جاتی ہین
اپنی جاغیر و نکو ناچار دیا جاتی ہین
ابکی یون جاتی نہین عہد نکبی جاتی ہین

آویگا تو بھی منانے کو نہ آوینگے ہم
جانسی جاوین گے پیمان سے نجاوینگی ہم

۱۹ باز گشت ابکی کسوطرح نہین ہے منظور
گو کہ درپیش ہین آوے رد و دوازدہ دور
جانا ٹھانا تو پھر آنی کا یہان کیا مذکور
جی سے اپنی بھی گذر جانے پر تا مقدور

منھہ اوسکر کری نہ جس جا سی نبی اُسہ جانا
قدر کھو دیوی ہی ہر بار کا آنا جانا

۲۰ میرا اعراض بھی لوگون نی کیا ہی آگے
دل کی واسوز سی لوہو بھی بہا ہی آگے
خلق عالم سے کنارا بھی کیا ہی آگے
عزت و قدر بھی برباد دیا ہے آگے

پر کہنون نی نہین اس طب سی زبان بازی کے
یہ بھی ظاہر ہی کوئی طرز سخن سازی کے

تمام ہوا

ایک دن وہی تھی کہ تکلف فریب آتی تھی
اولی سولی ہی مری آگی اٹھا جاتی تھی
مدعی کا ہیکو مجلس مین جگہ پاتی تھی
چھوتی تھی یا نون تو پھر سر مین وہین کہاتی تھی

یا تو اب شام و سحر پاس ہی رہتے ہین
کر کے سر گوشی جو کچھ چاہتے ہین کہتی ہین

ٹکڑہی اٹھہ پہر حرف و حکایت اونسی
باز دھا تو ہوا نہین چشم حمایت اونسی
شکر انکا ہی جو ہی تی تو شکایت اونسی
ہر طرح کوئی چلی جای رعایت اونسی

باتھہ کا ڈہی پہ کبھو رکھتی تھے ہوتی ہو
کبھو مست کرہ ہو تک جو کڑے ہوتی ہو

پاس انکا ہی تمہین خاطر انہین کی منظور
اونسی ملنی مین نہین کرتی کسی طور قصور
اونسی ایک دن مین کئی بار ملاقات ضرور
اونسی لگ بیٹھتی ہو بھاگتی ہو ہنسی دور

جنکا شیوہ ہی ستم زدگی اونہین سی صحبت
بندگی کیشون سی ہو عاشق خدا کی قدرت

وی جو آزردہ ہون ٹک بھی تو منانی جاؤ
مکث کر بیٹھہ رہین گہر تو بلانی جاؤ
الغرض کر کے اودہر سو سو بہانی جاؤ
آنکہ دریا پہ جو سن یاد نہانی جاؤ +

ہم اگر خاک ملین منہہ پہ نہ بولو چالو +
ہم اگر ہو لگین رونی تو ہنس کر ٹالو +

۹۴

اولسی آزادہی کی مری گنگا لیش ہے
ہر دم اونسی مری خونریزی کی خواہش ہے
اونکی دلجوئی ہی یا چہرہ کی آرایش ہے
فارغ اوراج وفغان سی ہوتی ہو آسایش ہے

دو دو دن مست ہی ناب پری سوتی ہو
بہتی ہو ہمزہ بیدار اگر ہوتے ہو

۹۵

خوبی رعنائی سے کم تجکو بہت نوبت ہے
اپنی ترکیب بنانی سے کہان مہلت ہے
چہرہ آرائی غضب روز ہی یہ صورت ہے
شانہ زلف گٹھی رہتی ہین کیونکر ہے

سہ می سی انکہ اٹھا دی تو مرا رد دیکے
آرسی چھوڑی تجھی ٹک تو اد ہر تو دیکھ

۹۶

محو کس روز تجھی پاتی تھی رعنائے کا
دو وقت رہتا تھا تجھی کا بیکھ خود رائی کا
کب کب آنچل رہی تھا ہاتھ مین اکلائی کا
تھا دل بستہ ترا جامہ زیبائی کا

سیج بنجاف نہ لگتی تھی نہ ہوتی تھی چاک
خون سی عشق کی مارونکی ہو دامن تھا پاک

۹۷

ایسی او باشونکی تقلید مین کب تھی تک و د
ننگ و ناموس کی نہ رہتا تھا تجھو تا گرو
پاک دامن کی نہوتی تھی تری ساتھ کے سو
اتبو ہی مہر نوڈ ہیلی ہو کر ایک بھی ہو

درزی کا پناہی کری تھیگت جب نکلے گی
کارہی ناکی مین سوئی سے کری ناکی ہے گی

۹۸

خط بھی آیا پہ مری تیری صفائی نہوے
کس گھڑی آنکی تھی کہ لڑائی نہوے
اپنی سچ دیکھنی سے تجکو رہائی نہوی
ایک بلا ہی کی ہوئی تجکو ستائی نہوی

رک گئی دیکھتی دس جاسی تیری منہ ہی تکی
چولی مسلی ہوئی سب مہرلون مین بھیجی بھیجی

۹۹

بند نبی نہ کبھو اتنے سیئے جاتی تھی
شائی پر ڈالی ہوئے بھی سے کب آتی تھی
زہ سراسر نگہ یا نین لگواتی تھے
کھیہ دامن کا بہت ہوتا تو کھیراتی تھے

ابتو بوشاک ہی کچھ تازی نکالی تمنے
طرحداری کی طرح اور ہی ڈالی تمنے

۱۱

کرم فرمان ساتھہ کئی یار رکھا کرتی تہی
کن سنون غیر سی یہ پیار رکھا کرتی تہی
کسکہڑی ہاتھہ مین تلوار رکھا کرتی تہی
کسکو یون میری طرح مار رکھا کرتی تہی

میان سے ابتو لیے آٹھہ پہر رہتے ہو
گہری جب نکلو ہو تب خون ہی کر رہتے تو

۱۲

بال روان سنورین تری یان بہی ہو جبکہ
مین ملون خاکمین منظور تبہی اپنی چال
ہو جگر داغ مرا سینہ پہ بنی تیری خال
مہندی بانون سی لگی گہل کی رہوگی مامال

سر سے آنکہون مین جگہہ تیری کری شام و سحر
مطلق احوال مرا تجکو نہو مد نظر

۱۳

نہین قریب اگلی نگاہین وہی تمہاری سی پیار
داسن و جیب پٹی یاد مین انکی ساری
شوق کی ہاتہہ شب و روز سر و چشم ہمارے
چہاتیان کوٹتی ہی کوٹتی آخر ہارے

رو دی اتنا کہ جگر مین نہ رہے لوہو کے بوند
اب سمان وہ ہی کہ دیکہوگی سیان آنکہین موند

۱۴

تنک اب حد نہی زیادہ ہوی مین یاد رہی
بس بہت ہی تری اطوار سی ناشاد رہے
کبتک اس طرح کوئی ای ستم ایجاد رہے
دن کو بیداد رہی رات کو فریاد رہے

ہی قریب اب کہ تری کوچی سے اٹہہ کر جاؤن
بی حمیت ہی نہین کیہوا گر پھر آؤن

۱۵

اک طرف مرثیہ لی جا کے بیٹہا کرلیے
ہر زمان ہر کسو سی حال کہا کیا کرلیے
سر گریبان مین یون ڈال رہا کیا کرلیے
میر کی طور تر اشکوہ لکہا کیا کرلیے

جی نہ نکلا اگر اسمین تو کر ٹا کرلیے گا
مرثیہ اپنا کہین بیٹہے کہا کرلیے گا

تمام ہوا

مومن

تخلص ہے حکیم مومن خان کا مشاہیر شعرائے
دہلی سے تھے دیوان فارسی اور ریختہ اور کئی مثنویان
قصہ غم اور شکایت ستم اور قول غیر اور تف
آتشین انسی یادگار ہین انکے کلام سے واضح ہوتا ہے
کہ بہت شاعر شوخ طبع نازک خیال تھے
اور استاد عدیم المثال معاصر تھے
ملک الشعرا محمد ابراہیم ذوق کے
دہلی مین شاگرد انکے بہت ہین فقط

۱
واسوخت مومن خان

۱
ای ستمگر کہان تلک بیداد
سر پامال عاشق ناشاد
قول دینا عدو کو حسب مراد
مر گیا تیرے ہاتھ سے فریاد
فکر چور و سر حباب تک +
بیوفا غیر سے وفا کب تک

۲
اب بھی آجانے دے دل آزاری
چھوڑ دے خود سری و خونخواری
دیکھہ اچھے نہیں ستمگاری
نہ پڑے صبر نالہ و زاری
کہیں تو بھی نہ دل کو کھو بیٹھے
کہیں آنکھوں کو یوں نہ رو بیٹھے

۳
کچھ زمانے کا اعتبار نہیں
دور گردوں پر اختیار نہیں
عشرت دہر پائدار نہیں
چرخ کو ایک دم قرار نہیں
ہو شجائے ہمارے بات بڑے
کبھی دن ہے کبھی ہے رات بڑے

۴
حسن اخو ہے بیوفا نر ہے
چہرہ گلرنگ با صفا نر ہے
شوخی نازش و ادا نر ہے
لیک شیریں میں کچھ مزا نر ہے
شور او ٹھے نہ خوش خرامی سے
بے حلاوت ہو تلخکامی سے

طرۂ مار سپید سا ہو جائے | کاکل ایک جان کی بلا ہو جائے
زلف کے بدلتی قد دوتا ہو جائی | خوشنما چہرہ بدنما ہو جائے

آپ ہو کی عوض پریشان ہو +
روسے آئینہ وار حیران ہو +

۶
تیغ ابرو سے دل فگار نہو + | تیر مژگان جگر کے پار نہو
خنجر غمزہ زخم بار نہو | کوئی دنیا مین جان نثار نہو

ایک قلق طمع نازنین پہ رہے
بے ارادہ شکن جبین پہ رہے

۷
کلف آجائے ماہ کامل مین + | داغ رخ لالہ کے مقابل مین
غنچہ ہو گلرخون کی محفل مین | مثل سنبل شکن پڑین دل مین

جلوۂ بی بدل بدل جائے
زلف خوشخم کا بل نکل جائے

۸
پہر سری طرح ناز اوٹھائی کون | پاس اپنی تجھی بٹھائے کون
ہی فسون لیک دم مین آئی کون | لب شیرین کو منہ لگائے کون +

طعنہ زن ہوا ور انگبین لب پر
مکسیان بہنگین شکرین لب پر

۹
ہو عرق جبکہ آبرو نرہے | تندی فاز کی کی خو نرہے +
دلربا یا نہ گفتگو نرہے | یہ قیامت کہ اب ہی تو نرہے

بوالہوس بات بات پر بگڑے
کچھ نہ بن آئے بیقدر بگڑے

۱۰
چھوڑنے کی سرے ندامت ہو | آپ کو دمبدم ملامت ہو
بیٹھتے اوٹھتے اک قیامت ہو | پہر ملے تجھی کسکے شامت ہو

یون غضب مین رہے بلا میرے
۱۱ یہ مصیبت سہے بلا میرے

فکر انجام سے نہو آنجان — مجھے ملجا تو میرا کہنا مان
اوس نے مانے کو ظالم آیا جان — دل مین اپنے ذرا سمجھ نادان +

کب تلک کوئی نامراد رہے + +
۱۲ بھول جاؤنگا مین بھی یا درہے +

کوئی بھی اسطرح جلاتا ہے — کوئی بھی اسقدر ستاتا ہے
کوئی بھی اتنا بھول جاتا ہے — یہی رہ رہ کے جی مین آتا ہے

مین بھی پروا تیرے ذرا نکرون
۱۳ ہون تو عاشق ولے وفا نکرون

وہ جو ہمدم ہے تیری پیارہ — شوخ جیسی نجوم سیارہ +
وہ بھی ہوتی چلی ہے آوارہ — تازہ تازہ ہے شوق نظارہ

مژہ سے شوخیان ٹپکتے ہین +
۱۴ انکھین زہرہ نمط چمکتے ہین +

پردہ کو دمبدم اوٹھا دینا — روے تابندہ کو دکھا دینا
گاہ آواز خوش سنا دینا — جون سحر گاہ سکرا دینا

جلوے خورشید کے سی ہوتی ہین
۱۵ نغمے ناہید کے سے ہوتے ہین

بسکہ ہے ولولہ جوانے کا — لطف ڈہونڈہی ہی زندگانے کا
قصد سن سہری جانفشانی کا — شیوہ سیکھا ہی مہربانی کا

گم شدہ دل کی جستجو ہے بہت
مجھے عاشق کی آرزو ہے بہت

۱۵ ڈوب کر پہلے اوسے لگا لونگا — حسرت و آرزو نکالونگا +
تجھسے بیباک تر بنا لونگا + — ناز و انداز سب سکھا لونگا +

چاہیے آفت زمانہ بنے + +
غیر نا آشنا یگانہ بنے + + +

۱۶ بزم مین جب وہ جلوہ فرما ہو — کوہ تمکین سے نالہ پیدا ہو
ترے واماندگی تماشا ہو — رشک پر بھی قیامت اوٹھنا ہو

تجھسے شکل زمین ملاکب جاے
اوسکی شان و شکوہ مین دب جاے

۱۷ سر پہ مانند گل بٹھاؤن اوسے — تیرے آگے گلے لگاؤن اوسے
ہاتہ وہ گل سے جب ملاؤن اوسی — گلی کا ہار بس بناؤن اوسے

دست رنگین جیون حمائل ہو +
تو گلا کاٹنے پہ مائل ہو + + +

۱۸ اوسکی جانب رہی نظر ہر دم — تہام لو بس دل و جگر ہر دم
کھینچون مین آہ پر شرر ہر دم — بزم مین اوسکو دیکھہ کر ہر دم

مسکراؤن تیرے رولانے کو
داغ کہاؤن تیرے جلانے کو

۱۹ سب بہ پاس و لحاظ اوٹھا دی وہ — رشک سے جی ترا اٹھا دی وہ
جور و بیداد کی سزا دی وہ — کیا تماشا غرض دکھا دی وہ

کیسے کیسے بہم نظارے ہون
تیرے دکھلانے کو اشارے ہون

۲۰ لعل لب سی جو در فشانی ہو — جلوہ جون مہر آسمانی ہو +
مثل شبنم تو یا نے پانے ہو — زرد رو رنگ ارغوانے ہو

۲۱ تیرے گلبرگ خندہ زن پہ ہنسے
شل کل غنچہ دہن پہ ہنسے

کہے وہ ہین یہ کیا بلا زلفین
خم سی کتنی ہین کج ادا زلفین
دور کر ایسی بد نماز لفین +
روسیاہی سے چھوڑ نا زلفین

یون جو وہ متصل کرے چوٹین
تیرے چھاتی پہ سانپ سے لوٹین

۲۲ بس جلایا کرے شرارت سے
پانی پانے ہو تو حرارت سے
دیکھے تو دیدۂ حقارت سے
جی ہلاوے ترا اشارت سے

طعنے ہر دم ہون تیغ ابرو پر + +
خشمگین تیرے چشم جادو پر + +

۲۳ دم ترا شوخیون سے ناک مین لاے
سونگ کر بو کو تیری ناک چڑھاے
دست کللون سے اپنے عطر لگاے
بگڑی جتنا تو اور تجکو بناے

بس ترا اوسکے ہاتہ سے بچنا
حسرتون سے تو اپنی ہاتہ ملے + +

۲۴ خوی بد ناز خوش ادا کو کہے
نقش پا چشم سرمہ سا کو کہے
کہہ بار وے دل ربا کو کہے
بند غم کاکل دوتا کو کہے + +

طعن و تشنیع ہی سے کام رکہے
جای جای کو تیرے نام رکہے

۲۵ شوخیون سے سدا ستا ئے تجہے
گر مجوشی مین بھی جلائے تجہے
حال اپنا ترا دکہائے تجہے
قصۂ درد و غم سنائے تجہے

کہے اب بھی یہ تجکو چاہتے ہین
ایسی صورت پہ یون نباہتے ہین

کیا گلہ حرف اہل سودا کا + +	ہے برا مان عرض بیجا کا + +
اب تلک وقت ہے مدارا کا	کر علاج آہ تاب فرسا کا

کر مکافات ہجر دل جو ہو + +
پھر وہی میں ہوں اور وہے تو ہو

۲۷

جب گلہ دل سے تا بلب آیا	جوش اندوہ کی سبب آیا +
مین گیا میہان سے تو غضب آیا	ورنہ بن تیرے چین کب آیا +

گور در وازے پر بناؤن مین + +
سوے پر بھی نہ میہان سے جاؤنمین

۲۸

دل بیتاب کو قرار نہین	پر کرون کیا کہ اختیار نہین
یعنے اچھا مآل کار نہین	کچھ محبت کا اعتبار نہین

تمکو خو ہوگئی تغافل کے
یہان نہین حد رہی تحمل کے

۲۹

اس ستم پر نہ کچھ کہونگا مین	کب تلک یہ جفا سہونگا مین
جو کہا ہی سو کر رہونگا مین + +	یہ نہین ہے تو بس نہونگا مین

جلکے کیون مومن اس غم مین
جائے ایسی وفا جہنم مین

تمام ہوا

دیگر
واسوخت مومن خان

۱

دوستو عشق نہفتہ نی ستایا ہی مجھے
آتش شوق نہانی نی جلایا ہی مجھے
کیا کہون کیا غم پنہان نی دکھایا ہی مجھے
ضبط وحشت نی دیوانہ بنایا ہی مجھے

چہرۂ راز سی پردہ نہ اوٹھاؤن کب تک
گو کہ غم پردہ نشین ہی پہ چھپاؤن کب تک

۲

تاب پرخاش ستمہای نہان کی حد ہے
قوت کشمکش آہ وفغان کی حد ہے
کچہ فریب دل بیتاب و توان کی حد ہے
ضبط سوز ان نفس شعلہ فشان کی حد ہے

کیونکہ خالی نکرون جی کہ بہرا آتا ہے
پیش چلتی جو نہین غصہ چلا آتا ہے

۳

کب تلک گرمی نہ سرگرم حکایت ہووے
کب تلک لب نہ شرر ریز شکایت ہووے
ہو تحمل جو تحمل کی نہایت ہووے
کیجیے صبر اگر صبر کی غایت ہووے

کچہ زبان بہی تو نہین زور کہ چل ہی نکلے
غم کچہ ارمان نہین ہی کہ نکل ہی نہ سکے

۴

جب سے عاشق ہوی ہم رنج نپائی کیا کیا
لب پر آئی نہ گلے جیمین گر آئی کیا کیا
کیا کہین آہ کہ خاطر مین نہ لائی گیا کیا
جب تلک تاب ہی ناز اوٹھائی کیا کیا

پر نہین حوصلہ بیم ستم بہی اب تو +
بیوفاہای ہوی جاتی ہین ہم بہی اب تو +

۸

دل مہری کہنی مین ہو ہی تو کچھ اپنی کہون
پر بگڑ ہی گئی جب بات تو کیون بات سہون
اسکو بھی چاہیی طاقت کہ مین چپ بیٹھنے ہون
کچھ بن آتی ہی نہین ہای عجب بیچ مین ہون

دلپہ کیا ہاتہ دہرون ہاتہ ہی قابو مین نہین
سر ہی کمبخت کہ حالت میری زانو مین نہین

۹

دل ہی یا دشمن جانی کہ ستاتا ہی مجہے
داغ ہی یا تپ غیرت کہ جلاتا ہی مجہے
جوش سجدے یا شب وعدہ کہ پہراتا ہی مجہے
شکوہ ہی یا خجر وصل کہ بہاتا ہی مجہے

غش مگر اوسکا تصور ہی کہ آجاتا ہے
جی بھی معشوق ہی گویا کہ چلا جاتا ہے

۱۰

ہم پہ جو گذری قلق اوسکی بلا سی گذری
جان سی جائین ولی وہ نہ جفا سی گذری
ہی وفا سی بھی حاصل تو وفا سی گذری
کبتلک کچھ نہ کہین ایسی حیا سی گذری

پاس ناموس ہمین کیون ہو جب اونکو ہی نہین
جس نظر سی کہ لحاظ آئی تہا اب وہ ہی نہین

۱۱

ملک الموت بھی آتا نہین ہان کیا کیجی
کچھ توقع نہین دلجوئی جان کیا کیجی
نہین کہنے مین زبان منع زبان کیا کیجی
دم ہی باقی نرہا ضبط فغان کیا کیجی

نالہ گرم و دم سرد کی طغیانی ہے
کوئی دن اور جو دنیا کی ہوا کہانی ہے

۱۲

دلکو اوس دشمن جانی سی لگانا ہی تہا
باتون پر اوس لب مسیحا کی آنا ہی تہا
دم مین اوس چشم سخن ساز کی آنا ہی تہا
جور کم سہنی تہی یہ قصہ بڑہانا ہی نہ تہا

اب بھی ای کاش کچھ ایسا ہو کہ جہگڑا جائی
رحم آجای اوسی یا مجھی صبر آجائے

۱۳

خوب کرتی ہین کہ وہ ظلم کیے جاتی ہین
رنج دینے کو دل اورون کے لیی جاتی ہین
داد بیرحمی بیداد دیی جاتے ہین
ہم بھی ایک اتنی توقع پہ جیی جاتی ہین

کہ جو ہوا انکی ملاقات تو بدلہ سے لین
جنسی وہ خوب سے لیے جائین وہ طعنہ دے لین

۱۱

چشم فسان نگہ شوخ وہ شرما جائی
عرق شرم کے طوفان مین ڈبوا جائی
جی یہ کچھ ایسی بنی رخ پہ تغیر آجائے
بگڑی یہ چہرہ کہ کبھی بھی نہ دیکھا جائی

ہووے یہ رنگ کہ پھر منہ وہ دکھا ہی نسکے
سر کو زانو سے بھی مرلیطرح اوٹھا ہی نسکے

۱۲

ابکی ہو گر می صحبت تو جلاؤن واللہ
کیا ستایا ہی مجھی جو مین ستاؤن واللہ
روئے تو اور ہنسی ہنسکے رولاؤن واللہ
رنگ اوڑجای پر آئینہ دکھاؤن واللہ

بس وہ حیران ہی رہجای یہ حیران کرون
اوسکی تصویر نکال اپنی یہ قربان کرون

۱۳

چھیڑنے کو کہون ہی ہی وہ زمانہ کیا تھا
کہ شب و روز کوئی آپکی گھر رہتا تھا
دیکھنا میری بھی صورت کا کوئی شیدا تھا
نام مومن بھی کسی چاہنی والی کا تھا

یا کہین سبکو رقیبون کے سوا بھول گئے
مجھکو پہچانتی ہو کون ہون یا بھول گئے

۱۴

اب بھی کچھ یاد مین وہ روز سرشار تمکو
جن دنون مین تھی شب وصل کی ارمان تمکو
آئینہ دیکھنے دیتے نہ نگہبان تمکو
اقربا کیسا کیا کرتی تھی حیران تمکو

گھر مین بھی پھر نہین سکتی تھی رہا قید مین کیا
آپ یوسف تھی غرض حسن مین کیا قید مین کیا

۱۵

ہمنشین ایک ذرا سر نہ اوٹھانی دیتے
سر دیوار سی جلوہ نہ دکھانی دیتے
جھانکنے کی یہ درتک بھی نہ آنی دیتے
کہین شادی ہو ولی تمکو نہ جانی دیتے

اوسپہ پیدا کیے یون چاہنی والی تمنے
گھر مین بیٹھے ہوی یہ پاؤن نکالے تمنے

اپنی ہی حال مین تہی زلف گرفتار سدا
کہاتی پر ہیز ہی غم نرگس بیمار سدا
غمزہ کو نوک شرہ ہی خلش خار سدا
تازہ آزار مین ہر عشوۂ بیکار سدا

آرزو چشم کو وحشی نظری کی کتنے
دست مژگان کو ہوس پردہ دری کی کتنی

۱۷ھ

قیدی سلسلۂ زلف دوتا ایک تہا
بی سب کشتۂ شمشیر جفا ایک تہا
پایمال روش فتنہ قزا ایک تہا
نام رہوا کن انداز حیا ایک تہا

حیرت حسن کے چرچی سی مچل ہوتی تہے
کیسی افسوس سے دیکھہ آئینہ کو روتی تہے

۱۸ھ

شوخی وحشتی پس از حال کہان تہی ایسی
خلق رفتار سی پامال کہان تہے ایسی
بانگ شور افگن خلخال کہان تہی ایسی
یہ چلن کاہی کو تہا چال کہان تہے ایسی

آنچلون سی کہو تعیش کہان جہڑ تا تہا
کب دوپٹہ یہ میرے طرح گرا پڑتا تہا

۱۹ھ

رم تہا یون ملک الموت کا بازار کہان
زندگانی سی تہی کہ حوصلہ بیزار کہان
دیکہو تہی یہ فغانہای عزا بار کہان
ہر اشارہ پہ چلا کرتی تہی تلوار کہان

شہر یون خون کی کس نے بہا کرتی تہے
یہ وہی کو ہی جہان خاک اوڑا کرتی تہی

۲۰ھ

کہو یہ طور یہ انداز کہان آتی تہے
ستم حادثہ پرداز کہان آتی تہی
ہی دم ہای فسون ساز کہان آتی تہے
اسقدر مہر فزا ناز کہان آتی تہے

یون الگ بہنی مین عاشق ہی لگاوٹ کب تہی
روز یوجہ بگڑ نے مین بناوٹ کب تہے

۲۱ھ

تہی ہم اثر شام غریبان کسدن
صبح محشر تہا بہلا چاک گریبان کسدن
خرمن تہا کہو خندۂ پنہان کسدن
سرمہ تہا رشک ملای شب ہجران کسدن

خوبی طرز تغافل کی خبر کاہیکو تھے
شوخی جنبش مژگان پہ نظر کاہیکو تھے

۲۲
حلقۂ دام نہ تہا حلقۂ گیسو ہرگز
موج شمشیر نہ تہی جنبش ابرو ہرگز
در پئے قتل نہ تہی طبع جفا جو ہرگز
فتنہ پردازیون کی کچہ بہی نہ تہی خو ہرگز

چشم فتان کو خیال نگہ ناز نہ تہا
غمزہ مانند پیری اشک غماز نہ تہا

۲۳
مجہے جب آنکہہ لڑی برسر پیکار نہ تہے
لیگئی جب سے تبسر دلکو تو دل آزار نہ تہے
مجکو جب کام پڑا ہی تو جفا کار نہ تہے
ایسے بیدرد و ستم پیشہ و خونخوار نہ تہے

طرز عشاق کشی آپ کو معلوم نہ تہے
شہر میں الحذر و ولولہ کی دھوم نہ تہے

۲۴
جان سی آگئی تہی طبع کی آجانی سے
کیا ہی خوش ہوتی تہی دلمیں تیرے مہمان کے
شوخی روز فزون تہی تیرے گہبرانی سے
ہاتہ سی جاتی تہی دلکی ترے ہاتہ آنی سے

یہی دم بہرتی تہی جو دم مرا بہرتا ہی کوئی
ایسہ مرتی تہی کہ اب ہمیشہ ہی مرتا ہی کوئی

۲۵
دمبدم کیا مری دلجوئی و دلداری تہی
دوستی تازہ نیا شوق نئی یاری تہی
وصل مین صبح تلک شام سی بیداری تہی
ہمکناری و سیہ مستی و سیخواری تہے

غش مری بیخودی نشہ سی ہونے لگتے
دیکہکر گریہ مستی کو ہمی رونے لگتے

۲۶
بیروت تہی اون آنکہون مین مروت کتنی
رات دن مد نظر تہی مری الفت کتنی
مد گمان تہی نگہ چشم محبت کتنے
دور بین تہی نظر لطف و عنایت کتنی

بیمروت نظر آتی ہو کہا کرتے تہے
دیکہتی ہی مری جتنون کو روا کرتے تہے

۴۲۸
ابتو بیرحمی و بیدردی و بیباکی ہے — بی سبب بخشش و بیوجہ غضبناکی ہے
لطف میں بیخودی و آزار میں چالاکی ہے — کیہو دیا آپکو کیا وضع یہ پیدا کی ہے

جان سی جاتی ہین ہم اور نہین پروا نہین
ہوگئی ایسی کہ گویا کبھی کچھ تھا ہی نہین

۴۲۹
ایک مصیبت ہی کہا تا ہون نہ سو تا ہون — ہی غذا خون جگر ضعف سے غش ہوتا ہون
یاد ایام ملاقات مین جی کہوتا ہون — رات دن کلبۂ احزان مین پڑا روتا ہون

خندۂ زن ہے جگر دیکھ کی ہر دم اپنے
یاد آتی ہین وہ گلخندۂ بیہم اپنے

۴۳۰
گو سواشربت دیدار مرا چارہ نہین — جز نظر تار رفوی دل صد پارہ نہین
پھر وہان آن پہونچا ایسا بھی آوارہ نہین — کیا کرون صبر نہین طاقت نظارہ نہین

کیونکہ بدلی ہوی تیور یہ تمہاری دیکھون
کیونکہ ان آنکھون سی غیرون کی شاری دیکھون

۴۳۱
چھوڑ دیتا تمہین جھوٹ قسم کونہ تجھے — دل ہی کہوتا تہا اس انداز ستم کو نہ تجھے
بھول جاتا تہا جفائی ہم کو نہ تجھے — نیست کر دیتا تہا اندوہ والم کو نہ تجھے

قابل ترک تہی خوی ستمگارانہ کہ مین ✣
لائق سہو تہی یہ رنجش بیجا نہ کہ مین ✣

۴۳۲
غیر ہین ہمزہ تو وصل گوارا کیون ہو — دو جواب ونکو تو پھر عرض کا یارا کیون ہو
بے گذری تو کبھی گذارا کیون ہو — گر پڑی چشم سی جو اونسی اشارا کیون ہو

کسلی شعلہ نظر بازی بیباک سے ہے
پردہ کیون ہے گریبان کیطرح چاک سے ہے

۴۳۳
ہای یکبار وہ لطف بی ہم چھوڑ دیا — انس و اخلاص و دلاسا و کرم چھوڑ دیا
چارۂ رنجش و درمان الم چھوڑ دیا — میں نہی آپکو اس سر کی قسم چھوڑ دیا

اب اگر دو بھی تو داد دل ناکام نہ لون
۳۳ گو کہ بدنام ہوا ہون پہ کبھی نام نہ لون ٭

جب تجھے چاہ تو کسو واسطے چاہون ہے
بیوفا نکلے تو کاہیکو نباہون ہے
تم ہو گر فتنۂ دوران تو بلا ہون مین ہے
خوب ہی جان رکھو یہ کہ برا ہون مین ہے

پھر اودھر سنہ کرون شکل دکھانا تو کہان ٭
اوسطرف سی نہ چلون کو چمین آنا تو کہان
۳۴

دل سی ہی عہد کہ منی کی قسم کھاؤن گا
آن بیٹھو گی کہین پاس تو اوٹھ جاؤن گا
گھر مین بھی آئی تو صحرا کو نکل جاؤن گا
کیونکہ کہو دون کہ مین پھر جان کہان پاؤنگا

دم ہی آئی نکہو نہین یہ صدمہ مری دل پر گذرا
گذری دنیا سی بلا تم ہی سی مین در گذرا ٭
۳۵

دیکھہ لونگا مین بس اب مہر لقا اور کوئی
برق وش شعلہ روش گرم ادا اور کوئی
آتش خرمن آزار و جفا اور کوئی
شمع کاشانۂ فیروزان وفا اور کوئی

تو سہی آتش غیرت سی جلاؤن تجھکو
تم تو کہتی ہو مین ہیچ آگ لگاؤن تجھکو
۳۶

وہ پریزاد کہ دیوانہ ہو عالم اوسکا
طاق محراب بلا طرۂ خمخم اوسکا
چشم جادو و فسون عشوۂ پیہم اوسکا
تیز تیر الیی نظر دشنہ بہری دم اوسکا

تیغ ابرو کی یہ جنبش ہو کہ بس تو کٹجائے
دست مژگان کے اشاری ہی کلیجہ پہٹجائے
۳۷

نکلی ہر بانکی طرز ملاقات مین بات
بند لہ آمیز بیان حرف حکایات مین بات
کس ادا سی کری ایما و اشارات مین بات
ہر سخن مین سخن نغز ہو ہر بات مین بات

چپ ہی لگجای تجھی جب تو فسون گر بولے
ہر گلہ بند کری جب وہ زبان کو کھولے

رات دن نغمہ سرا مزمہ پرداز رہے
اپنے طعن و تشنیع میں ہی چاشنی نازرہے
اپنے شوریدۂ ناکام ہی دمساز رہے
سخن تلخ سی لذت دہ انداز رہے

گالیاں جب لب شیریں سے سنائی تجکو
دانت کھٹے ہوں تری بات نہ آئی تجکو

۵۳۹

دعوی نیکوئی اوس سے تری شامت ہوئے
جون ترے سامنے ہو تجکو ندامت ہوئے
روش ایک فتنہ محشر کی علامت ہوئے
جب ترے پاس سے نکلی تو قیامت ہوئے

لگ چلے بھی تو اگر اوس بت مغرور کی تہہ
پونہچی مرنی کی قریب ایک ہی چل دور کی تہہ

۵۴۰

ہای جی بیٹھ گیا بسکہ اوٹھای ہین ستم
دل کہنچی کیون بہت کہینچ چکا نیچ والم
صدمۂ عشق نی بیطور کیا ناک مین دم
ایسا بیزار ہوا ہون کہ خدا ہی کی قسم

اوسنے بھی کام نر کہا تو نہ رکہونگا کام
پہر یہ سمجہونگا کہ مومن کو بتون ہی کیا کام

تمام ہوا

سوم
واسوخت مومن

۱

ای چارہ گر اب کہ دم چارہ گری ہے
مین جان سے مرتا ہون تجھے بیخبری ہے

کیون پہلے ہو درمان یقین مجھ کو اثری ہے
اپنی سی تو کر دیکھہ عبث نسخہ دری ہے

ہو جاؤن مین جان پر تو تری ناموری ہے
یون دعوی بیصرفہ تو بیہودہ سری ہے

گر تجھسے مریضونکی دوا ہووے تو جانین
بیمار محبت کو شفا ہووے تو جانین

۲

ہر چند کہ درمان ہے نہین عشق بتا نکا
زخم دل مجروح پہ لگتا نہین ٹانکا

مرنا قلق ہجر مین بچنا ہے یہان کا
پر شکر ہو اسہل علاج اپنی تو جان کا

وہ حال نہین ہے دل بیتاب و توان کا
تھمتا نظر آتا ہے لہو زخم نہان کا

تاثیر دوا اب تری کر جاے تو کر جاے
ہر چند کہ بیہودہ ہے بہر جاے تو بہر جاے

۳

یعنی کہ دل اوس دشمن جانی سے پھرا اب
گو تھا مرض الموت پہ ممکن ہے شفا اب

بیطاقتی جان نہین آزار فزا اب
سینے سے مرے ہاتھ جدا ہونے لگا اب

وہ عشق کے خاطر ہے نہ وہ پاس وفا اب
وہ فتنہ کی الفت ہے نہ وہ شوق بلا اب

کچھہ کام نہین پیچ و خم زلف دوتا سے
کہا یا کرے بل سیکڑون اب میری بلا سے

۴

اک عمر تلک زیست سے بیزار رہا مین
سرشق غم و وقف صد آزار رہا مین

معشوق کے پرہیز سے بیمار رہا مین
بیجرم جفاؤنکے سزاوار رہا مین

کیا کیا نہ مصیبت مین گرفتار رہا مین
افسردہ و دل گرمیٔ اغیار رہا مین

۵

آخر تپش اس آتش خاموش مین آئی
جان گرمیٔ غیرت سے غضب جوش مین آئی

کل گھر مین وہ بیٹھے تھے سراسیمہ و حیران
اس حال کے دیکھے سے ہوا حال پریشان

غصے کے سبب چپ نہ سکی رنجش پنہان
سمجھا مین کہ بولن ہی تو ہی مایوسی جرمان

انصاف کرو صبر کرے کب تلک انسان
ناچار کہا طعن سے مینے کہ مرے جان

۶

کس سوچ مین بیٹھے ہو ذرا سر تو اوٹھالو
گو دل نہین ملتا ہے پر انکین تو ملا لو

دیکھو تو ادھر کو کہ کبھی یار تھے ہم بھی
غیرونکی طرح محرم اسرار تھے ہم بھی

سرمست ئے حیرت دیدار تھے ہم بھی
آئینہ نط پشت بدیوار تھے ہم بھی

منظور نظر صورت اغیار تھے ہم بھی
اس چشم عنایت کی سزاوار تھے ہم بھی

۷

یون شربت دیدار کسے امیر نہین تھا
کچھ نرگس بیمار کو پرہیز نہین تھا

کہیے تو یہ کیا بات ہے قربان تمہاری
کچھ طور نظر آتے ہین بدلے ہوئے سارے

ہے ناز نہ ایما نہ ادا ئین نہ اشارے
اب کیلیے رہتے نہین تم گھر مین ہمارے

آئے کبھی برسون مین تو آتے ہی سدھارے
بیٹھیے بھی اگر پاس تو ہے چشم کو مارے

۸

پھر کیلیے گھونگٹ رخ روشن پہ لیا ہے
پھر کیون نئے سر سے وہی پہلی سی حیا ہے

وہی تو ہو نہین ہمدم و دمساز تمہارا
مد نظر چشم نظر باز تمہارا

وہ جسکی ہوا صرف سب انداز تمہارا
اک عمر تلک جسپہ رہا ناز تمہارا

وہ محرم ہر غمزۂ غماز تمہارا
پوشیدہ نہ تھا جس سے کوئی راز تمہارا

حسن آئینہ دیدہ دیدار طلب تھا
سر حلقۂ عشاق وفادار لقب تھا

۹

وہ مہر و وفا الفت و خوبت ہی نہین ہے
یا طبع مین الطاف تہی یا بر سر کین ہے

ہیہو و سدا ابر و خمدار مین چین ہے
بیوجہ شب و روز شکن زیب جبین ہے

آنی ہی بہان لب پہ جانیکے کمین ہے
اب ہوش کہین آپ کہین دہیان کہین ہے

فرق آہ پڑا طرز ملاقات مین کیسا
غصہ ہی چلا آتا ہے ہر بات مین کیسا

۱۰

وہ پیچ و خم طرۂ طرار کہان ہے
وہ کشمکش کاکل خمدار کہان ہے

وہ نازکی نرگس بیمار کہان ہے
وہ تازگی و رونق رخسار کہان ہے

وہ بوئے تر رشک سمن زار کہان ہے
وہ رنگ رخ غیرت گلزار کہان ہے

گلگونہ سے چہرے پہ کدورت ہی نہین اب
بدلی کئی کچھ تو وہ صورت ہی نہین اب

۱۱

ہے طبع مین ہر روز فزون رنج فزائی
اپنے مین سماتے نہین کیا دل مین سمائی

جتنی ہی خو تو نہین کچھ گرم ادائی
اس شعلہ مزاجی سے مرے جان جلائی

ہر ایک سے ہر بات پہ ہوتی ہی لڑائی
کیون خصلت مذموم پسند آپکو آئی

کسواسطے بیوجہ غضبناک ہوئے ہو
کچھ شرم مین تا عیب کہ بیباک ہوئے ہو

۱۲

تم گھر مین کہان آئے کہ گویا غضب آیا
کوئی ہو جہان سامنے آیا غضب آیا

کچھ خیر تو ہے ایسا کہان کا غضب آیا
پہر لڑکے چلے جاتے ہو یہ کیا غضب آیا

سمجھو تو ذرا بات کہ کیا غضب آیا
گھر والے کہان جائین یہ کیسا غضب آیا

بیوجہ عداوت کا سزاوار تو مین ہون
اور ون پہ ہے کیون ظلم گنہگار تو میرا ہو

ہر دل سے بگڑ کر مرے دم پر نہ بناؤ
کیون ہاتھ سے جاتے ہو تم اتنا بھی نہ آؤ
دل سرد ہوا تم سے مرا جی نہ جلاؤ

تو نزاکت جہان رہتی ہو اب بھی وہین جاؤ
جو تم کو ستایا کرین تم اونکو ستاؤ
اس گرمی الفت کو بس اب آگ لگاؤ

کب تک جلے کوئی یہ تپش خاکمین ملجا کر
ٹھنڈا ہو کلیجا جو کہین سوزش دل جا کر

۱۷۵

افسوس مرے غم نہ کی تجھین سرایت
آئی وہی دریغ جو تھی عشق کی غایت
بھولے سے جو ملجاتے ہو یہ بھی ہی عنایت

بیفائدہ سے آئی نظر حرف و حکایت
بیجا ہین گلے سب مرے بیہود شکایت
یعنی ہون سبب پوچھہ کی شہ ہندہ نہایت

ہے رنج بجا بات یہ بھائی مرے جیکو
سچ کہتے ہو دل سینے دیا اور کسیکو

۱۷۴

مین ہی تو رہا ہون کہین شب کو خوش و خرم
میری ہی نظر سے ہے عیان نیند کا عالم
انگڑائیان لیتا ہون یہ مین ہی تو ہی ہم

سینے ہی تو کی ہا وہ کسی غیر سے باہم
آتی ہے جمائی یہ جمائی مجھے ہر دم
میری ہی تو گردن مین پڑا جاتی ہے کچھہ خم

میری ہی تو آنکھون مین غضب نیند بھری ہے
میری ہی جبین ہے یہ جو گھٹنے پہ دھری ہے

۱۷۳

مین ہی تو کہین رات کو بیدار رہا ہون
مین ہی تو ہمہ آغوش غلبگار رہا ہون
مین ہی تو مئی وصل سے سرشار رہا ہون

مین ہی تو کف غیر سے مینجوا رہا ہون
لذت دہ و اوباش ہوس کار رہا ہون
ملک ہوس تازہ خریدار رہا ہون

بدمستیان میری ہی تو آنکھون سے عیان ہین
میری ہی تو ہونٹون پہ یہ دانتون کے نشان ہین

۱۷۲

کوئی نہ کہے یہ کہ سکھایا ہے کسینے
بیجرم پہ ملزم ٹھہرایا ہے کسینے

مجکو مری جانب سے لگایا ہے کسینے
ایسا مجھے دیوانہ بنایا ہے کسینے

یہ جھوٹ نہین سچ ہی جتایا ہی کسینے
کیا لیا نہین اُنکمون سی دکھایا ہی کسینے

ایون مان لے ایسا کوئی ماوان نہین ہی
تم غیر سے ملتے ہو یہ طوفان نہین ہی

کیون لوگ لگے آپ یہ بہتان لگانے
یہ بات تم اوس سی کہو جو بات کو مانے

ملنے نہین جانا کوئی جلنے کہ بجانے
سب عذر ہین بیفائدہ بیہودہ بہانے

کہتے ہین جسے یہی لگے باتین بنانی
معلوم ہین سارے مجھے جتنے ہین تمہارے

گر کہیے تو ایک ایک کا مین نام بتا دون
یہ یہ وہ ناموس کہ ہیہات اوٹھا دون

یہ بات تو ہے آپکے گفتار سے ظاہر
یہ چال ہوئی آپکے رفتار سے ظاہر

انکار ہے صاف آپکے انکار سے ظاہر
ہے مستی شب نرگس میخوار سے ظاہر

عالم ہے خزان گل رخسار سے ظاہر
بدطوری و نیسنہ ہے اطوار سے ظاہر

کیا شکل بگاڑی ہے بس اب منہہ نہ بناؤ
آئینہ دکھا دیجے تو صورت نہ دکھاؤ

کیا قہر ہے کیون نکلے دم دیکھے در و دیوار مین
میری تو بغل خالی اور آپ اور کی بر مین

اک آن بھی مجھسے نہ اوٹھہ پہر مین
گھر چھوڑ کے اپنا رہو یون اور کی گھر مین

سنتا ہون شب و روز نہین بزم دگر مین
کیونکر نہ ہو تاریک جہان میری نظر مین

ہر روز تو ای مہر درخشان ہی کہین اور
ہر رات تو ای شمع شبستان ہے کہین اور

ہے وقت اگر دلمین سمجھہ جاؤ تو بہتر
اندیشۂ انجام سے پچھتاؤ تو بہتر

بیباکی بیہودہ سے شرماؤ تو بہتر
جو دلمین ٹھہرتی نہین ٹھہراؤ تو بہتر

اغیار سے ملنے کی قسم کھاؤ تو بہتر
اب بھی جوان اطوار سے باز آؤ تو بہتر

پھر ورنہ مری طرح سے پچھتاؤ گے دیکھو

۵۲۲
اپنے کیے کی تم بھی سزا پاؤ گے دیکھو

کچھ تم ہی تو دلبر نہین اے یار جہانین
تمسے بھی زیادہ ہین طرحدار جہانین

باقی ہین ابھی دلکے طلبگار جہانین
اس جنس کی ہے گرمی بازار جہانین

نکلین گے بہت آپکے اغیار جہانین
میرے بھی ہزارون ہین خریدار جہانین

معشوق مجھے گر تمین عشاق بہت ہین
یہ یاد رہے میرے بھی مشتاق بہت ہین

۵۲۳

کیا ایسی بنی مجھپہ کہ پامال جفا ہون
تم اتنی بگڑ جاؤ مین اوسپہ بھی بنا ہون

تم چھوڑ دو یون اور مین پابند وفا ہون
تمسے نہون آزردہ مین کیسے خفا ہون

یہ چاہیے مجکو بھی کہ اب اور کو چاہون
ایسے کسی معشوقۂ دلجو پہ فدا ہون

ہر دم جو سوئی عاشق مضطر نگران ہو
فکر ستم اوسکی دل نازک پہ گران ہو

۵۲۴

یون دل شکن عاشق جانباز نہو وے
ان بوالہوسون سے کبھی دمساز نہو وے

ہر ناکس و کس محرم و ہمراز نہو وے
جون دور زمان حادثہ پرداز نہو وے

یارب فلک تفرقہ انداز نہو وے
بیصرفہ ادا اوس سے کوئی ناز نہو وے

کیا ذکر ہنسے بولے وہ بے طور کسی سے
کچھ بات ہے وہ بات کرے اور کسی سے

۵۲۵

لازم ہے کہ ضد سے تری ہر بزم مین جاؤن
دیکھے کہ نہ دیکھے کوئی احوال دکھاؤن

ہر ایک سے کو افسانۂ دلچسپ سناؤن
یہ تیری جفا اوسکی وفا سبکو جتاؤن

اس شعلہ زبانی سے مین کیا کیا نہ جلاؤن
شاعر ہے تو ہون شکر و شکایت پہ جلاؤن

مشہور اوسے اور تجھے بدنام کرون مین
ناکام تجھے اور اوسے خود کام کرون مین

۵۲۶

غیرون کو ملاقات سے تیری حذر اے
ہر کوئی بہانے سے مرا قصہ سنائے

یون غیر کی بن آئے تو کیا کیا نہ بنا سے
تو بیٹھ رہے شرم سے اور وہ نہ بلائے

طعنے تجھے دیدیکے جو دم نا کمین لائے
پروا نہ کرے کچھ بھی تو جائے کہ نہ جائے

ہرگز سبب ترک ملاقات نہ پوچھے
گچاے تجھے چپ پہ کوئی بات نہ پوچھے

۲۵

یہ نالہ مولب پہ کہ خداوند دو عالم
کس جرم کی تعزیر میں یون خوار ہوئے ہم
وہ پرسش جو یاد آئین تو کیا کہا ہو ماتم

ہم بھی کبھی رہتی تھی جہانین خوش و خرم
جتنے کہ ہوئے تھے خوشی اوتنا ہی ہوا غم
دلمین کہے سو حسرت و افسوس ہے ہر دم

جلتا ہو نہین تو انجمن افروز کہان ہے
دل داغ ہے تو ای مری دلسوز کہان ہے

۲۶

ہوان حرکاتون سے ندامت تجھے کیا کیا
قسمت ہی بری ہو تو کرے کوئی بھلا کیا
ہر وقت ہوا فسوس کہ ہے ہے یہ ہو کیا

رمدہ کے خیال آلے کہ یہ مینے کیا کیا
الزام دون کیونکر اوسے مین اوسکی خطا کیا
عاشق نہ رہا کوئی تو معشوق رہا کیا

ہر اک سے کہے کچھ مجھے تدبیر بتا دو
اوس وحشی رم خوردہ کی تسخیر سکھا دو

۲۷

ہر ایک بہانے سے مجھے جلوہ دکھا جاے
ہر لحظہ مری سامنے سے ہنس کے چلا جاے
ہر شوخ اشارت سے مرے دل کو لگا جاے

ہر آن نئی آن سے بس و برو آجاے
ہر وقت شرارت سے نئی آگ لگا جاے
یہ شعر سد ایسر ہی سنا لے کو پڑا جاے

کیا کیجے ہمین ناز اوٹھانا نہین آتا
روٹھے کو منانے تو منانا نہین آتا

۲۸

پھر دل نہ ملے بات سے گو بات کو ٹالون
ناچار ہو پھر آپ سے مین تجکو منالون
پھر دل کے نئے سر سے سب ارمان نکالون

پھر جان نثار سنیلے مری ہر چند سنبھالون
بیتاب ہو بس دوڑ کے چھاتی سے لگالون
تجھکو بھی مین اپنا سا وفادار بنالون

سے نام جو پہر تابع فرمان کرو نہیں مومن ہوں تمہی مجکو بھی مسلمان کرو نہیں	

تمام ہوا

مہر

تخلص ہے محمد کامیاب خان عرف عبداللہ خان کا
خلف ارشد ہین محمد مصطفے خان مرحوم صاحب
مطبع مصطفائی کے باشندۂ لکھنؤ ہین صاحب
دیوان ہین فارسی مین شاگرد ہین میرزا ناصر علیصاحب
مرحوم متخلص بہ نصیر مصنف گلستان مسرت کے
اور اردو مین شاگرد رشید ہین مرزا اصغر علیخان
نسیم دہلوی مرحوم کے شاعر خوش فکر نازک خیال
ہین اپنے طرز مین عدیم المثال ہین ٭

۱

لو سنبھالو مجھی درد جگری بڑھتا ہی
رو کنا دل طرف نوحہ گری بڑھتا ہی
شب بہت کم ہی چراغ سحری بڑھتا ہی
پہلی منزل کو تمہارا سفری بڑھتا ہی

جان شیریں فتن و شور ہی اب نکلے گی
حسرت بوسہ لب گور سے اب نکلے گی

۲

صدمۂ دل نفس چند بیان کرتے ہین
ضبط ممکن نہین لب سیل فغان کرتی ہین
کیا کرین راز نہان آج عیان کرتی ہین
اپنے شکوی رقم ای آفت جان کرتی ہین

آتش عشق جگر سوز ہین جلیے کب تک
کف افسوس کو بیٹھی ہوی ملیے کب تک

۳

یاد ایام کہ بی رنج و تعب کٹتی تہے
لطف سی روز خوشی سی سر شب کٹتی تہی
سالہا سال سی با عیش و طرب کٹتی تہی
جیسی بی لطف کہ اب کٹتی ہی کب کٹتی تہی

شور و فریاد سی واقف لب خاموش نہ تہی
بادۂ خون جگر مین یہ کبھی جوش نہ تہے

۴

باغ عالم مین خزان دیدۂ تنہا گلشن دل
نالۂ بلبل گلزار نہ تنہا شیون دل
ہو بیابان غم حوادث نی تنہا دامن دل
مسکن عشق تنہا دل ہی نہ تنہی مسکن دل

اب جو ہین مور و بیداد کہان تہے آگے
اب جو ہین خوگر فریاد کہان تہے آگے

۵

رابطہ غیر سی پہلی تو نہ تھا کچھ تمکو — نظر آتا ہی نہ تمہا سیری سوا کچھ تمکو
اور ہی اب تو سمائی ہی ہوا کچھ تمکو — یاس عاشق کا سری جان نرا کچھ تمکو

ہم کہی دیتی ہین راضی ہو کہ تم ناخوش ہو
بیمروت ہو دغا باز ہو محسن کش ہو

۶

جاتی ہین کہ رہا کرتی ہو نیرارہبت — کہتی ہو لکھنؤ مین مجھسی طرحدار بہت
بادۂ حسن گلوسوز کی سرشار بہت — دل لگی کو تمہین بلجائین گی عیار بہت

واقعی آپ یہ آوازی جو کچھ کستی ہین +
قدرت اللہ کی ہی ہنستی ہی گہر بستی ہین

۷

قصد یہ تہا کہ اب آہین نہ بہرونگا ہرگز — زندگی ہی تو کسی پر نہ مرونگا ہرگز
خیر اچھا ہوا ایسا نکرونگا ہرگز — ملنی سی اور حسین کی نہ ڈرونگا ہرگز

راہ پر آی نہ تہی تم کہ وہ رستا چھوٹا
مجکو سودا نہ ہوا تہا ابہی سستا چھوٹا

۸

ہان پریزاد تو دیکہاہی دکہاؤنگا تمہین — ابتو ہنستی ہو مگر خوب رولاؤنگا تمہین
خواب خرگوش سی ایک روز جگاؤنگا تمہین — اپنی جلسی مین بٹہا کر ابہی لاؤنگا تمہین

انکہین اوسوقت چہپالون جو ملاؤ انکہین
ایسا نظرون سی گرادون کہ سہاؤ آنکہین

۹

بال دیکہو اگر اوسکی تو پریشانی ہو — نور آئینہ رخسار سی حیرانی ہو
وہ جبین دیکہو تو پیش آی جو پیشانی ہو — بینی دم ناک مین لانی کی لیی بانی ہو

تیکی چنوای خیال خط نوخیز تمہین
ہونٹہ چٹوای غم لعل شکر ریز تمہین

۱۰

شرمگین آنکہ کو کیا نہ پراسمان دیکہو + — پست پا ہو صف مژگان کا جو سامان دیکہو
سر جہکاؤ خم ابرو جو سری جان دیکہو — دہن تنگ سے تم شہر خموشان دیکہو

گر زبان دیکھو لہو تھوکتی جاؤ صاحب
دانت چمکای تو ہیرا ابھی کہاؤ صاحب

۱۱

سرخیِ پان سی رواں خون جگر دیکھو تم
اوسکی سی ہی ہوا ندہیر جدہر دیکھو تم
کانون پر ہاتہ دہروکان اگر دیکھو تم
بجلیان بجلی گرائین جو نڈر دیکھو تم

بالیان دیکھو اگر اوسکی تو پتاتے پہرو
بالی وہ بالا بتائین تمہین گہرلتے پہرو

۱۲

جب وہ جنکو ای کنوئین جاہ ذقن دکہلائے
چلو بہر پانی مین تم ڈوب مرو شرماکر
غم گلو گیر ہو گردن کو مصفا پاکر
شان کہودی کبہی شانون کو ذرا پہیر کاکر

مچہلی سی تڑپو جو بازو کی گلائی دیکھو +
کل نہ آئی کبہی دم بہر جو کلائی دیکھو +

۱۳

وہ کف دست کف دست بیابان دکہلائے
چہاتی پینا کر و تن تن کی جو پستان دکہلائے
پیٹ پکڑی پہرو ایسا شکم اجی دکہلائے
ناف گرداب الم ہو یم حرمان دکہلائی

جب کہ جادۂ راہ عدم آباد بنے +
دفتر نازیہ سبکی خط ایراد بنے +

۱۴

آگی اوس شرم کی جا پر جو کبہی دیکھو تم
پیاری دیکہی نہو وہ چیز نئی دیکھو تم
لوح الماس مین ایک در ز پڑی دیکھو تم
چہالا آئینی مین سمجھو حسدی دیکھو تم

سر جہکا لو کبہی صورت نہ دکہاؤ اپنی
مفت جان حسرت و ارمان مین گنواؤ اپنی

۱۵

کوہ سیمین ہرن دیکھو تو سر پہوڑو تم
رائین مخمل سی وہ ہین خواب خورش چھوڑو تم
منہ جو آئینہ زانو کی طرف موڑو تم
آئینی اپنی خیالات کی سب توڑو تم +

شمع فانوس مین ہی پانچی مین ساق نہین
کون معشوق ہی جسپر وہ حسین شاق نہین

۱۶
پشت پا آپ کی گالون سی صفا دیکھی ہین — اپنا منہ دیکھلو آئینی مین یا تلوی ہین
تمکو ٹھکراتی چلین وہ یہ چلتی ہین — ایسی معشوق زمانی مین کہان پائی ہین

روزمرہ مین زبان صاف بخنگو لی مثل
شہر کا شہر ہی دیوانہ پیر و بے مثل

۱۷
اسطرح کا کوئی انسان نہوا اور نہ ہی — اپنی صورت پہ وہ نازان نہوا اور نہ ہی
اوسکے غم مین کوئی گریان نہوا اور نہ ہی — اوسکو اندیشۂ دوران نہوا اور نہ ہی

خوبرو عربدہ جو سحر بیان ملتا ہے
ایسا دنیا مین طرحدار کہان ملتا ہے

۱۸
خوبی و حسن بہی ہی خلق و مروت بہی ہی — ناز و انداز بہی ہی مہر و محبت بہی ہی
شان و شوکت بہی ہی کچہ ہمت و جرات بہی ہی — شرمگین آنکہ بہی ہی عفت و عصمت بہی ہی

کونسی بات ہی وہ مین جو نہین خوبی کے
ایک پڑیا ہی جو سچ پوچہو تو محبوبی کے

۱۹
اس زمانی مین تو بیشک وہ حسین یکتا ہی — بہولی صورت پہ ہر ایک حسین رو پری شیدا ہے
اور وںکی چاہ سی مطلب نہین بی پروا ہے — ابتدا اپنی وہی یاد ہی سب بہولا ہے

عرض عاشق کا بہت پاس رہا کرتا ہے
غیر کے ملنی سی وسونس رہا کرتا ہے

۲۰
حق یہ ہی خاطر غمگین وہ مین مصروف ہی اب — دل لگی اپنی وہی کمری پہ سو قوف ہی اب
ساری دلجوئی کی باتون مین وہ موصوف ہی اب — اوس ہی الفت ہی مجہی مجہسے وہ بالوف ہی اب

اپنی دن یاد کر و اب بہی تو کچہ بات نہین
ہم کہین تم کہین یون لطف ملاقات نہین

۲۱
اپنی اغاز کو سوچو تو کہ یہ ڈہنگ تہی کب — مائل فتنہ تہی کب مستعد جنگ تہی کب
ڈہیلی کپڑون کی پہنی سی اجی تنگ تہی کب — مسی و پان مین دورنگی کی بہلا رنگ تہی کب

آئینہ دیکھہ کی حیران ہوا کرتے تھے
اور بھی بالون سی پریشان ہوا کرتی تھے

۲۲ ہم خفا ہوکی نہ آئی تھی وہ دن بھول گئے
پانون پٹپٹر کی مناتی تھی وہ دن بھول گئے
دو دو دن گھر کو نہ جاتی تھی وہ دن بھول گئے
ہنسکے ہم تمکو رولاتی تھی وہ دن بھول گئے

شغل تھا نالہ پیہم سے وہ دن یاد نہین
رویا کرتی تھی مہری غم سی وہ دن یاد نہین

۲۳ تمکو سودای محبت تھا بتاؤ کہ مجھے
تمکو رنج و غم و وصلت تھا بتاؤ کہ مجھے
تمکو اندیشۂ فرقت تھا بتاؤ کہ مجھے
تمکو دن روز قیامت تھا بتاؤ کہ مجھے

کسکو دنیا سے نہ کچھ کام رہا کرتا تھا
کہیں مین منتظر شام رہا کرتا تھا

۲۴ یہ لگاوٹ جو نظر آئی تو شید اہوی ہم
کثرت شوق مین کچھ تمسی یا وہ ہوئی ہم
ناز بیجا سی شب و روز کی سواہوی ہم
تمنی آنکھون پہ رکھا یسکی جو سراہوی ہم

آپ نازان تھی کبھی اپنی محبت کے سبب
فخر تھا ہمکو کبھی آپ کی صحبت کے سبب

۲۵ اب نہین تمکو اگر ہمسی محبت نہ سہی
اب نہین تمکو اگر ہمپہ عنایت نہ سہی
اب نہین تمکو اگر خلق و مروت نہ سہی
اب نہین تمکو اگر وصل کی حسرت نہ سہی

ایک سی ایک حسین ڈھونڈ ہی تو ملتا ہے
کہنہ شہر ہی غدار کسی پہ وا ہے

۲۶ پھر کبھی دیتے ہین پچتاؤگی مانو آؤ
باوفا تم نہ کوئی پاؤگی مانو آؤ
بیوفا لوگون مین کہلاؤگی مانو آؤ
سب کی نظرون سی اوتر جاؤگی مانو آؤ

اونسی آزردہ ہو سب بات کی جو محرم ہین
خود غرض سیکڑون مین چاہنی والی کم ہین

۱۲۷

جتنی عاشق ہین یہ عیار ہین کیا سمجھی ہو
جتنی دلسوز ہین اشرار ہین کیا سمجھی ہو
یہانتسی ہین جو گرفتار ہین کیا سمجھی ہو
جتنی پربند ہین طیار ہین کیا سمجھی ہو

جب اوڑا لینگی تمہین ہوش اوڑا دینگی یہی
مرض کبر بڑہیگا تو دوا دینگے یہے

۱۲۸

جتنی اب ربط و محبت ہی وہ بیگانی ہین
دعوی عشق جو انکی ہین سب فانی ہین
مرغ دل یہانتسی کو اشک تمہین دانی ہین
شمع سان تمکو جلائین گی جو پیروانی ہین

اپنی خدمت سی جو آزاد کروگے ہمکو
یاد رکھو کہ بہت یاد کروگے ہمکو

۱۲۹

دیکھو ایسا نہو برعکس طبیعت ہوجاے
ناز بیجا سبب دوری صحبت ہوجاے
تمسی کد ہو کسی مہروسی محبت ہوجاے
جیسی الفت ہی تمہی ویسی ہی نفرت ہوجاے

غیر ہی شاد رہون تمسی مجھی رنج سہے
تمکو بہی ترک محبت سی شش و پنج سہے

۱۳۰

گر یہی طور ہین آخر تو یہی ہونا ہے
ہمیہ یہ جور ہین آخر تو یہی ہونا ہے
یہی کچہ دور ہین آخر تو یہی ہونا ہے
حوصلی اور ہین آخر تو یہی ہونا ہے

رنج گر تمکو دیا منی چلو شاد رہو +
جو کیا خوب کیا خوش رہو آباد رہو +

۱۳۱

صحبت غیر مبارک ہی آرام کرو
عیش سی صبح کرو چین سی تم شام کرو
سیر بر روز کہڑی ہوگی لب بام کرو
حسن کا اپنی حسینون مین ذرا نام کرو

دیکھنی آئینگے گلیون مین جو خود کام تمہین
ہم بہی کہ جائینگے خورشید لب بام تمہین

۱۳۲

جسطرح اپنی بسر ہوگی بسر کرلینگے
جسطرح شام سحر ہوگی سحر کرلینگے
جو نظر آئیگا مہ پارہ نظر کرلینگے
بی گہری اب ہین جہان پائینگے گہر کرلینگی

جسکا ذکر آپ سی کرتی ہین ملین گی اوس سی
جس سی یہ کہ مرتی ہین ملین گے اوس سی

۳۳ دیکھی آئی نہ اب حرف شکایت لب تک — رنج ہی سود اوٹھایا کیی اوٹھی جب تک
خود غرض تم تھے مری ساتھ رہی مطلب تک — سچ ہے بیفائدہ یہ ناز اوٹھانے کب تک

ہمکو ہی تازہ مکین تمکو مکان ہے پیاری
یہ مثل سچ ہے کہ جی ہی تو جہان ہی پیاری

۳۴ لیکن افسوس ابھی دلمین تھی ارمان کیا کیا — آپ کی واسطی منظور تھے سامان کیا کیا
دیکھنی آتی یہان گبر و مسلمان کیا کیا — خار کہاتی گل رخ پر گل خندان کیا کیا

جور سکھلاتے رقیبون کی ستانی کی تمہین
طور بتلاتی جیسون کے جلانے کی تمہین

۳۵ ناز و انداز مین بیمثل تمہین کر دیتے — سحر و اعجاز لب و چشم مین ہم بھر دیتے
عشوہ و غمزہ مین عشاق جہان سر دیتے — ساری معشوق بھی سر زیر قدم دھر دیتے

جو تمہین ایک نظر دیکھتا مائل ہوتا
یوسف اس شہر مین بیک جانی کی قابل ہوتا

۳۶ جامہ زیبی تمہین اسطرح سکھاتی پیاری — سب حسین جامی سی باہر نظر آتی پیاری
وہ روش چال کی چالون مین بتاتی پیاری — جس سی دل خلق کا تم روندتی جاتی پیاری

وہ ادائین کہ زمانے سے نرالے ہوتین
وہ کرشمی کہ بہت جانین نکالے ہوتین

۳۷ دلبری مین کوئی محبوب نہ تمسا ہوتا — ہر جگہ تذکرہ حسن تمہارا ہوتا
تمہری زلفون کا ہر ایک شخص کو سودا ہوتا — لب جان بخش کو جو دیکھتا مرتا ہوتا

اگر زد و صل کی لیجاتی ہزارون دلمین
شمع رو جلتی پتنگون کی طرح محفل مین

۳۸ مہر

ہاں رہ رہ کی یہ افسوس مجھی آتا ہے
کیا سمائی ہی سمجھ میں جی آئی کیا ہے

یہ تو ثابت ہی کہ اب غیر نہین دل بہلاتے
خیر کچھ اپنا بگڑنی کا نہین اچھا ہے

اب تو خوش ہو جو کبھی داتون پہ چڑھ جاؤ گی
یہ کہی دیتی ہین پچھتاؤ گی پچھتاؤ گے

۳۹

مہر بس ہرزہ درائی سی نہین کچھ حاصل
مہر بس ایسی صفائی سی نہین کچھ حاصل

مہر بیہودہ لڑائی سی نہین کچھ حاصل
مہر اتنی بھی رکھائی سی نہین کچھ حاصل

چند ساعت مین جو وا سوخت لکھا خوب لکھا
پر غلط اتنا کیا شکوۂ محبوب لکھا

تمام ہوا

مجرم

ان کا حال معلوم نہیں مگر

انکے اس واسوخت سے جو درج

مجموعۂ ھذا ہے معلوم ہوتا

ہے کہ شعرائے متقدمین سے

ہیں سوائے اس واسوخت کے

اور کوئی تصنیف انکی نظر سے نہیں

گذری کہ جس کا ذکر اس مجموعہ

کے عنوان میں کیا جاتا ہو

واسوخت میان مجرم

۱
دوستو سینو یہ قصہ مری نادانی کا
سب بیان کرتا ہون احوال پریشانی کا
خوار پھرنیکا مرے بی سروسامانیکا
کیہ کیا جو برنہ ہوا جورو ستم جانے کا
ہای یہ قصہ دہا سورمین کب تک کہون
شمع سان تا بہ کجا بزم مین خاموش رہون

۲
پیشتر اسکی مجھے عشق سے کچھ کام نتہا
خوش پھرا کرتا تہا کچھ فکر سے وجام نتہا
عشق بازیکا مری دلمین کہین نام نتہا
اسنے آنکھون مین کہا کونسے گل نام نتہا
اتفاقات کہ مین سہے اوسی رہ جاتا تہا
کج کلہ شوخ کہین سے وہ چلا آتا تہا

۳
اوس ستمگار سے افسوس ملاقی ہی نگاہ
ملک دل اپنا رہین ہو گیا یکدم مین تباہ
ظاہرا باتین تو اوسنے کرین ایسی دلخواہ
مینے جانا کہ یہ دلدار ملا ہے دلخواہ
یہ نہ سمجہا تہا کہ آخر کو دغا دیوے گا
کر جفا غیر سے دل ہمکو اوڑا دیوے گا

بحر مجرم

پھر تو مین یار و مے عشق مین سرشار ہوا
دام گیسو مین پریرو کے گرفتار ہوا
یہ دغا باز ہے ظاہر مین مرا یار ہوا
سو دل و جان سے مین اوسکا خریدار ہوا

یہ نہ سمجھا تھا کہ ظالم جو کرے ہے پیارے
دل کی لی جانی کے ہوتے ہی یہ ہے عیارے

۵

ہم سوا اوس نگہ مست کا بیمار نہ تھا
کوئے اوس کا کل مشکین کا گرفتار نہ تھا
حسن کا اوسکے تو کچھ گرمے بازار نہ تھا
تھا وہ یوسف پہ کوئے اوسکا خریدار نہ تھا

پہلے سو جان سے مینے ہے خریدارے کے
اوسکو مشہور کیا گرمے بازارے کے

۶

عجز کر کر کی مین اوسکے تئین مغرور کیا
دار رسوائے یہ مین آپ کو منصور کیا
عشق نے میرے یہانتک اوسی مشہور کیا
ساری عالم نے نگہ مین اوسے منظور کیا

سیکڑون عاشق زردار و مسب رکھتا ہی
ہمسے مفلس کے وہ پر اوسے ہے کب رکھتا ہی

۷

رات دن پھرتا ہے وہ سایہ رقیبون کی بہم
منتظر ایک نگہ دیکھنے کے رہتی ہین ہم
یار گذری ہی مری دل کے تری غم کا ہم
کر صدا آہ سی ای جان نکو مجھ پہ ستم

ورنہ تیرہ کا ظالم پیٹ ہوتا ہے برا
پاس کر اپنے کلیجے کا مرا مان کہا

۸

اگے زمانہ تھا کہ ہم تم سے بہم رہتی تھی
کا لیان چھڑکیان اور نازبیستی تھے
غیر اس شک سی جون آپ بڑی رہتی تھے
وہے منظور تھا خاطر مین جو ہم کہتے تھے

ایک دن یہ ہین کہ ہم خوار پھرین ہین پیارے
غیر تو خوش ہین ہوا دیکھے ہین ہم ہے پیارے

۹

اب کوئے اور کرین تجھی تو خوش رو دلبر
اوسکو دل دیوینگے ہم دیکھ کے تجھے بہتر
اپنا دلدار نباوینگے اوسے دل دیکر
اوسکے خدمت مین کرین کی سب ہم دقائق

آپ اس حرکت بیجا سے پشیمان ہونگے
دیکھکر شاد ہمیں خوب سا حیران ہونگے

۱۰ باز آجور سے اور ظلم سے اب ہاتھ اوٹھا
جان اتنے بے جفا خوب نہیں مان کہا
غور کر مجھسے تو کیا کیا نہ ترا ناز اوٹھا
مجھسے تو عاشق جانباز کو ہرگز نہ ستا

ورنہ کریا د مجھے رو روکے پچتاوے گا
مجا عاشق نہ میاں اور کوئے یاد ی گا

۱۱ کس سے سیکھا ہی تو عاشق کا جلانا کافر
کہنے میری کے تئیں تو نے نہ مانا کافر
قدر مجرم کی کیا جان نہ جانا کافر
اپنے عاشق کے تئیں اتنا ستانا کافر

کہہ چکا آگے پر اب کہتا ہوں آچھوڑ دے جور
ورنہ دلدار کروں تجا کوئے ڈبھوکے اور

تمام ہوا

معجز

تخلص ہے مرزا محمد رضا ولد مرزا علی اکبر باشندہ
لکھنؤ کا صاحب دیوان ہین شاگرد رشید
ہین حکیم محمد علی خان مسیحا تخلص اور خواجہ وزیر
وزیر تخلص کے یہ واسوخت جو مجموعہ
ہذا مین شامل ہے اس سے انکی تصنیف کا
حال واضح ہوتا ہے کہ طبیعت مضمون خیز
ہے کلام مین متانت اور بیان
مین صفائی خوب پائی جاتی ہے

واسوخت معجز

کون سی باغمین نگل سبزۂ بیگانہ ہے
دشمن جاں طرب کونسا افسانہ ہے

شمع کس شعلے پہ سو جان سے پروانہ ہے
کیسا وہ دام ہے ہم جسمین ہر اک دانہ ہے

غول کس دشت مین ایسے ہوے تنہا تے ہین
پاؤن بیساختہ کس جاے اوٹھے جاتے ہین

کس ستم پیشہ کا طالب ہے ہر اک پیر و جوان
رنج وہ کونسا ہے جسمین نہین دل شاد ان

کیا وہ ایذا ہے کہ راحت مین نہین جس سے انسان
کونسا غم ہے کہ ہے عبرت فرماے جہان

نبض ملتے نہین عیسی کو کس آزار سے کے
شربت غم ہے دوا کون سے بیمار سے کے

وہ ستم کونسا ہے جسکا نہ ہو محفل غم
کس ستمگار کی دنیا مین ہوا عبرت ہم

کونسا ظلم ہے وہ دہر مین جس سے اظلم
وہ صدا کون سی ہے جس مین نہین شور ماتم

ہوش کس چیز سے اوڑتے ہین پریزادون کے
کس گرفتاری مین دل شاد ہین آزادون کے

۵۸ مجنس

طبل جنگی کی صدا دیتا ہی کس ساز کا غل
سلسلہ رکتے ہی کس نغمے سی ہوا ہی کا کل
کس گلستان کی ہے آشفتگے رشک سنبل
شور انگیز ہے کیا چیز یے ساغر مل

آئینہ وار دل پیر و جوان کسکا ہے
بیخودی نام ہے جسکا وہ نشان کسکا ہے

۵۹

کون لوتا ہے آنکھون کو لہو کے آنسو
کیا وہ آفت ہے کہ جلتا نہین جس سے قابو
کون ہے وہ جو محبت مین کرے کاہ عدو
کون سے گل مین ہے زبر بادی راحت کے بو

کون سے جنس کے ہر ایک کو خریدار ہی
کون صحت ہے کہ مشہور وہ بیمار ہی

۶۰

برق کہتے ہین کسی خرمن ہستی کی لیے
وہ دوا کون ہے بابی لے اوہی تو پہر یہ جیے
قصر تن کون سی سیلاب نے برباد کیے
کسنے بیخوف و خطر رنج ہزارون کو دیے

کون سنتا نہین فریاد دل آزار ہے کون
کون ہے مائل بیداد جفا کار ہے کون

۶۱

کسکے آمد سبب دولت و رسوائی ہے
کون سی سختی سر مجنون یہ بلا لائی ہے
کسنے کے فرہاد کو کس چیز نے کہلوائی ہے
کون سے دریہ ولا فخر جبین سائی ہے

چمن رنج و الم کس سے تر و تازہ ہے
رنگ کس کا رخ وحشت کے لیے غازہ ہے

۶۲

کسکے کج خلقی و بیمہر کا غل ہے ہر سو
کسکے خاطر سے ہین مسلوب جہان کے مہر و
نیک آتی ہین نظر کسکے بدولت بدخو
کون ہی جسکے کہ سبھی ہو مسلمان ہندو

جادہ وادی غم کون بتا دیتا ہے
کون گمراہون کو ڈھبرے پہ لگا دیتا ہے

۶۳

کیا وہ مژدہ ہے کہ پیغام اجل ہے مشہور
سچ کہ کس راہ سی چلتے ہین بشر تا مقدور
رنج وہ کونسا ہے جس سے رہے دل مسرور
بے نشان کرتا ہے انسان کو کس شی کا ظہور

هجنه

رنگ بیرنگ کرے کون وہ رنگینے ہے
کیا وہ خاموشی ہے جو رشک سخن چینی ہے

دفعتہً ہوتے ہین کس سی سخن راز و نیاز
ذکر کس سے کا زبان پر نہین لاتی غماز

کون ہے لجہ غم مین جو ڈبو دیتا ہے
کون یاد آسے کے منہ زیست کے کھو دیتا ہے

کس کے سینے مین ہے تکلیف گرفتاری کی
کونسے صفحہ کا لقب گور کی ہے تاریکی

کل گلزار غم و رنج کسے کہتے ہین
شکل تصویر سدا اسکے تئین کیون رہتے ہین

شہر کی کیا ہے جسے کہتے ہین اچھا لاکھون
کونسے سنگ سی لیکر ہوئی سرا لاکھون

شکل سیماب ہین کس جا پہ مین دل لاکھون کے
محو ہین کس غم جانکاہ مین دل لاکھون کے

کس سے جا بر نہین ہوتی ہین وہ آفت کیا ہے
دشمن راحت و آرام لقب کسکا ہے

کون ہے تکلیف رساب فرحناک ہے
کسنے یہ دولت جمعیت دل تاکی ہے

غم یہ غم کون یہان جمع و سا دیتا ہے
کون وقت یہ عمر رفتہ کے گرا دیتا ہے

۱۵ معخ

فرق کس جا نہین سلطان و گدا مین اصلا
کیا وہ گرے ہی کہ ٹھنڈی کہی جسنے سلہ
کس چمن مین نظر آتی نہین سبز کی بنا
کیا وہ دریا ہے کنارا نہین جسکا پیدا

کس گلستان کا قد و رخش تجالہ ہے
کون سے نخل کا گل شعلۂ جوالہ ہے

۱۶

مبتدا کون ہے وہ جسکی ہی مفقود خبر
کونسا درد ہے جو جس سے ہین سجین اکثر
موج کس بحر مین ہے رو کش شمشیر و سپر
وہ دوا کون سی ہے جسکا مخالف ہے اثر

لخت دل خون جگر کسکے غذا ہوتا ہے
کون کانے حق انسان مین سدا بوتا ہے

۱۷

ابر و ماہ سے کس حال مین ہے چین بشر
کس لیے رہتے ہین آئینے کے یون ششدر
کیسلیے جان یہ کیون رہتا ہے بیدار نظر
بیہوشی کیا آتا ہے ہو جاتے ہین جو زیر و زبر

نام زینت جو کوئی لے تو بگڑ جاتی ہین
شعر سودا کے ہر اک شخص سے پڑھ جاتے ہین

۱۸

دل کے بیتابی سے لیجاتی ہین سنجاب و فوتہ
نقل سلسل کیے کرتی ہی تو سنتے ہین بشوق
وحشت آبادی سے ہوتی ہی تہ و بالا نئی فوق
خود ہی ہین سلتے ہین مژگان کیطرح خز بشوق سے طوق

ہوش بلبل کے جو نالون سے اڑا دیتے ہین
ظلم کا کون سے ظالم کا بتا دیتے ہین

۱۹

جام و مینا کیطرح ہنستے ہین اور روتے ہین
صوت شمع سدا اشکون سے نہ دھوتے ہین
مشورہ دل سی نکلجانی کے بس ہوتی ہین
مزرع عیش مین کیون تخم الم بوتی ہین

وہان راحت کا نہ رہتا ہے نہ آسایش کا
نام بھولی سی ہے لیتے نہین زنہار اپنا کا

۲۰

یا تو آسیر سخن لب پہ کبھے لاتی ہین
مثل غنچہ کبھے فرحت سی کہلے جاتے ہین
لالہ سان سوز نہان سی کبھے کہلاتے ہین
کبھے سنہ آنسو و نکا کمونسے ترساتے ہین

مقطع

شکل غم سامنے ہر وقت کھڑی رہتی ہی
آنکھ ناسور کے مانند سدا بہتی ہے

۲۱

پند ناصح کیے کرتا ہے تو ہو ہو کے خفا
کہتے ہین سر نہ پھرا ایک نہ بہت موشگین آ
بخدا قند نصیحت ہے ہمین سم سے سوا
تیری باتون پہ عمل ہم کرین لاحول ولا

جان کیا مال ہے ایمان ہے اب تنگی ہم
جو مقدر مین لکھا ہے وہ بھگت لینگے ہم

۲۲

نیکنامی ہی جو بدنام ہوئے اس مین ہم
در گذر مغفرت حق سے اوسمجھنے لگا دم
ہے گوارا ہمین یہ سختیان سہینگے جو کچھ رنج والم
گر نہ باور ہو تو لی لے سر مجنون کی قسم

یہ نمونے ہے نمونے تو بکا کر ناصح
ننگ کہتے ہین کسے اپنے دوا کر ناصح

۲۳

سنکے یہ قصہ جانسوز جو مین گھبرایا
بہ تعجب یہ ہر اک شخص سے مین نے پوچھا
وہ بلا کونسے ہے جسمین نہین بایں حیا
بولے وہ ٹھہراتے ہے نہ کہلای خدا

جسنے اس راہ مین فرزہ سے قدم رکھا ہے
جان لے سر کو نہ تیغ دو دم رکھا ہے

۲۴

پھر مخاطب ہوئے مجھسے مرے ہمدم غمخوار
کر بھلا چاہتے ہین آپ نہ کیجے اصرار
اسکے آگاہی سی کس کس کو نہ پہونچی آزار
یہ وہ آفت ہے کہ بچاتے ہین نا دان ہشیار

دل سے جاتا نہین تا زیست یہ وہ ماتم ہے
دشمن جان بنے جان وبنے آدم ہے

۲۵

جبکہ یا یا یہ جواب اوسنے تو ہو کر غمگین
گھر سے نکلا پے تفریح مین با جان حزین
دل محزون کو ہوئے سیر سے گونہ تسکین
پر نہ آیا مجھے احباب کے کہنے کا یقین

جھوٹ سمجھا کیا ہر قول مین اوسکا یارو
زنگ یہ آئنۂ دل سے نچھوٹا یارو

مجنسہ

۲۶ ایک مدت مری دل کو بھی تشویش رہی ہے — دیکھنا چاہیے کیا شے وہ آفت کیسے
نام سے جسکے ہر اک شخص کو سے تشویش رہی — کس مرض کے ہین مداوا سی لرزنے یعنے

نقد دل دیتی ہین کس جنس کے بیعانے مین
کیا وہ شی ہے جو سماتے نہین پیمانے مین

۲۷ جان کو دیتی ہین کسوقت یہ کرتے نہین دیر — منتظر موت کی کب سے رہتے ہین اور زیست سے سیر
کیا وہ صحبت ہے جہان مٹھ کی ہو دنی نہ دیر — کونسے جایہ زبردست سے ہوجاتے ہین زیر

کسکے سایے کو سب سے سیب فنا کہتے ہین
وہ بدی کون ہے ہی جسکو بھلا کہتے ہین

۲۸ العرض ایک طرف کو جو گذیلیر ہوا — نور افشان نظر آیا مجھے اک کمرہ نیا
شکل تصویر مین حیرت سی تماشائی تہا — ناگہان اک سم ایجاد کا دیکھا جلوا

چشم بد دور عجب شکل عجب صورت ہے
سے پاکیٹ وہ کہنیا کے غرض مورت ہے

۲۹ دیکھکر حسن سراپا کو ہوا دل مضطر — کر گیا سرو نظر سے جو پرے قد یہ نظر
تہا بسان الف آہ کشیدہ یکسر — نالہ کش صورت قمری ہوا مین نقشہ جگر

فتنہ حشر تہا وہ سایہ طوبا تھا وہ
نام کو قد تہا قیامت کا غمونا تہا وہ

۳۰ چمن حسن کا تہا سرو وہ رشک شمشاد — راست تہا تیر کے مانند کجی سی آزاد
لیع طوبی اوسی کہتے ہی تو دل نخل مراد — بیگمان نقشہ نگر مین تہا فلک کا استاد

تہا عجب مصرع برجستہ وہ یکتائے مین
مرد تہا دفتر رعنائے وزیبائے مین

۳۱ قد قیامت موزون مین نہین تا بہ قدم — ناطقہ کہتا ہے کلکہ نخل گل باغ ارم
یک شاخ شجر طور ہے سا بقدم — رب ہے گر لکہون گلدستہ صد جاہ وحشم

معجزہ

تازہ مضمون مجھے سوجھا ہے قد بالا کا
دم اعجاز نما ہے عصا موسے کا

۳۲ زلف کا وصف مین کرتا ہون مسلسل تحریر
گوہر اک سطر بنے پای قلم کو زنجیر
خوف ہے مجھکو نہو جاے پریشان تقریر
کالے آندھی بہے ہے اوس کا کل پیچانی نظیر

باعث برہمی صحبت احباب ہے وہ
زلف کا ہے کو ہے زنجیر سیہ تاب ہے وہ

۳۳ لکھہ ابر سیہ ہے نہین فرق اسمین ذرا
شب ہجران ہے ہو درازی مین سیاہی مین بلا
مشک و عنبر سے کہان اوسکی ہو بابس سوا
دیکھتا میس تو ویلے کو تصدق کرتا

شام غم ہے سحر عیش و طرب کی خاطر
مجھیہ موقوف نہین ظلم ہے سب کے خاطر

۳۴ موجہ بحر فنا ہے وہ پے جان نزار
خضر دیکھے تو کری دادے ظلمت کو نثار
ناک چوٹے مین گرفتار لسان سنبتار
پر لطیف ایسے کہ ہی حسن مین لیلے کا عذار

سایہ بخت سیہ سی بھی سوا کالی ہے
دود آہ دل محزون ہے یا کالی ہے

۳۵ مثل سنبل گل عارض یہ جو لہراتے ہے
ناگنے خاک مین حسرت سے ملی جاتے ہے
دیکھنے والونکے سر پر وہ بلا لاتی ہے
تیر گے تشبہ تار اوسکی قسم کہاتی ہے

طول مین طول امل کفر مین زنار ہے وہ
اینچے ہے دام مین لاریب گرفتار ہے وہ

۳۶ سرو کے اوصاف مین ہے فکر کا اسطور ایسا
سر انگشت قد ناز ہے سر نام خدا
دوسرا فرق کا مضمون مین لکھتا ہون بنا
سرو کے نخل مین آیا ہے یہ پہلے جوبی کا

شیشہ وہ گردن نازک ہے تو سر پوش ہے سر
بادہ حسن جوانے کا غرض جوش ہے سر

مسمط

مانگ کا وصف مین کرتا ہون وہ دلکش تحریر — کہکشان سبکی نظر مین ابھی ہو جاے حقیر
جوی شیرا وسکو جو دیکھے تو ہو غم کی تصویر — مانگ وہ تسمۂ فتراک ہے گیسو نخچیر

کیچلے اسنے کاکل نے مگر ڈالے ہے
مانگ سیتا ہے تو وہ زلف سیہ کالی ہے

۳۸ ہے زبان اسنے گیسو کے دیا سلک گہر — مدآہ دل حسرت زدہ یا تار نظر
جادہ وادی ظلمت اوسی کہتے ہین بشر — پر مقرر ہے وہ شام شب گیسو کی سحر

موجۂ قلزم حسن خط پیشانی ہے
تخم خورشید سے وہ چندہ نورانی ہے

۳۹ سحر جبہ کی توصیف مین کتنی ہی زبان — چشمۂ مہر درخشان ہے وہ ماہ تابان
لوح الماس ہی بہی صاف ہی وہ آئنۂ جان — ہی لطافت مین برنگ گل گلزار جنان

مطلع نور بیاض خط پیشانی ہے
صاف ایسی ہے کہ آئینے کو حیرانی ہے

۴۰ چین پیشانی پر نور کا مضمون یہ ملا — بال آئینۂ خورشید مین ہے سر تا پا
تاب شمشیر ہلالی کی ہے وہ سیما — یا کہ ہے آئینے مین عکس فگن زلف رسا

چشم افلاک فقط اوس کی نہ شرماتی تھی
دیکھکر برق کی بھی آنکھ جھپک جاتی تھی

۴۱ صفت ابرو دلکش مین کروں کیا تحریر — کوئی خنجر اونمین کہتا ہی کوئی تیغ نظیر
پر ہلال شب اول کی ہین بیشک تصویر — گر کمان اونکو مین لکھون تو نہین کچھ تقصیر

شکل محراب عبادت ہین خمیدہ دونون
صاف ظاہر ہی کسی سے ہین کشیدہ دونون

۴۲ صاف مشاطۂ شہر طرہ ہین خدا را ابرو — ہین کلید در مقصد و حیفا کا را ابرو
اپنے جانبازون کو ہین خنجر خونخوار ابرو — فن خونریزی مین لاریب ہین ہشیار ابرو

معجزہ

جور و سفا کی و جا لا کی مین مشاق ہین وہ
جفت بین خوبے و زیبائے کی پرطاق ہین وہ

۴۳۴

رای شمشیر مین لازم نہین ہر گز تکرار
نون ہین حسن کا دشنہ ہین بے جان نزار
آبدار ایسے کہ تلوار جو دیکھے اکبار
مانگ کیطرح سے ہو جاوے ہین سینہ فگار

اونکی پیوستگی سے لطف بڑا ملتا ہے
جفت عقرب کے لڑائے کا مزا ملتا ہے

۴۳۵

آنکھین وہ ترک جفا جو ہین اگر ظلم پہ آمین
اک نظر جسپہ کرین تیر ہزارون چل جائین
صید کیا چیز ہے صیاد و کو وہ دام مین لائین
شوخیان اونکے اگر دیکھین تو آہو شرمائین

مثل پیمانہ جو گردش اونہین مو جاتے ہے
بزم عالم ہے خرابات نظر آتے ہے

۴۳۶

جام مے کو کرون اون آنکھونکی خوبی پہ فدا
ساغر بادہ عرفان اونہین کہنا ہی روا
چشم زاہد ہے جو دیکھے تو کہے صل علے
جو دو چار اون سے ہوا پھر نہ وہ قابو مین آ

چشم بد دور عجب حسن کے وہ چتون ہے
نہ تو سرمہ ہے نہ کاجل ہے مگر جوبن ہے

۴۳۷

تیلیان آنکھون کے وہ ہین جو نظر خوابین مین
آنکھ سی سامری کی جادو کے تیلے کر جائین
دست و پا اونکی صفت مین جو سخن سنج ہلائین
موہنے بن کے دل خلق کو مضمون لہائین

فکر کو مل گئے تشبیہ جو چاہے اونکے
آنکھین نافہ ہین تو ہی مشک سیاہی اونکی

۴۳۸

رو کش خط شعاعی ہی مژہ کا ہر بال
رشک سی جنکی ہے افلاک کا سینہ غربال
گرچہ ہاوک ہین پہ خونریز ہین بے شمشیر مثال
مشتہر ہین رگ جان کی لیے وہ ظلم خصال

ناخن چنگل شہباز نظر ہین مژگان
دیکھہ لو مرغ نگہ کے لیے پر ہین مژگان

۴۸ سجدہ

دشنہ و خنجر و سوہان ہین پی جان حزین
ہین درخشم یہ چلمن کے جگہ زیب گزین
عبر ممکن ہی کہ دیکھے وہ نہین اور نہ ہو غمگین
دستۂ تیر کا ہے دیکھنے والونکو یقین

مثل سوزن جو ہر اک دل مین وہ چبھہ جاتے ہین
خون چشم دل عمدیدہ کو رلواتے ہین

۴۹

کان وہ کان جواہر ہین کہ سبحان اللہ
مہ و خورشید فدا اوپہ رہین شام و پگاہ
جام الماس مین وہ حسن ہے اس سے آگاہ
یہ صفا ہے کہ ٹھہرتا ہی نہین پای نگاہ

ہین عجب طرحکے وہ چاند کہ خود ہالے ہین
حق تو یہ ہے چمن حسن کے وہ تہالی ہین

۵۰

گل نسرین کا ہے اون کانون پہ ہونا گمان
راست تو یہ ہے کہ دو جام بلورین ہین عیان
خنگل باز لطافت جو کہون ہے امکان
یا کہ ہین کفہ میزان عدالت سامان

نور کے حوض ہین وہ گوش پر از در و نون
صاف ہین بحر لآلے تجنبد و نون

۵۱

صدف گوہر دریای لطافت ہین وہ
رشتے مین گوہر افلاک نفاست ہین وہ
گوشۂ شمہ ایوان جلالت ہین وہ
پرچیہ تختۂ الماس صباحت ہین وہ

شانہ کیسوے بتاب اونہین کہتا ہون مین
برگ نخل گل مہتاب اونہین کہتا ہون مین

۵۲

گوش دل سی صفت بینی پر نور سنو
کہتے ہین غنچۂ گلزار فرح ہم اوسکو
شعلہ ہے وہ رگ گلبرگ نزاکت مین گو
شمع کا نور ہے دیکھے جو اوسی ٹھنڈ ہے ہو

طبع خود رفتہ تنو یہ نہین حاشا ممکن
دل اوسی دیکھہ کے قابو مین رہی کیا ممکن

۵۳

راستی مین ہی الف تک نہین اصلا سیدھا
موجۂ قلزم خوبی ہے وہ بینی گویا
جام آئینہ ہین تو وہ کردن مینا بے صفا
یا کہ ہے نقشۂ انگشت قضا سر تا پا

رخ پرنور پہ کب زیب کنان ہے بینی
آہو چشم سخن گو کی زبان ہے بینی

۵۴
گل بنفشہ کا بھی غنچہ ہے پشیمان اوس سے
دیکھ لے جسکو یقین آئی نہ کہنے کا مرے
بات اولٹی ہے جو قشقہ کہون ماتھے کے تلے
مصحف رخ مین نشانی کا ہو شک جو دیکھے

ناک مین آگیا دم واہ رے کیا وہ بینی
چشم بیمار کا گویا ہے عصا وہ بینی

۵۵
غیرت آینۂ ماہ رخ زیبا ہے
جلوۂ قدرت اللہ رخ زیبا ہے
شہرہ ہے حسن کا تن شاہ رخ زیبا ہے
رو کش یوسف صد چاہ رخ زیبا ہے

چمن روضۂ رضوان ہین وہ دونون عارض
نور مین مہ سے دوچندان ہین وہ دونون عارض

۵۶
مہول خوشبو مین ہین تنویر مین رشک مہتاب
شعلۂ حسن جہان سوز سے جلتی ہی نقاب
وقت آرایش اگر دیکھیے تو ہو کر بیتاب
سبز پر خط شعاعی کے ہو خورشید کباب

کیا فقط غیرت گل حسن مین رخسارا ہے
گلشن خوبی و زیبائی وہ رخ سارا ہے

۵۷
حاصل گلشن خوبی ہے گل رخ کی بہار
رشک افزای گل مہر ہین وہ دونون عذار
مشتری زہرہ ہو گر دیکھ لے اونکو اکبار
ہین عجب شمعین کہ پروانے ہین جنکے دل زار

صاف آینے سے افزون ہے صفائی اون مین
چیز جو منہ مین ہر دیتی ہی دکھائی اون مین

۵۸
غیرت وادی ایمن ہے فضائے رخسار
کیا صباحت ہے کہ ہے صبح بہار آینہ وار
رشک سے مثل کتان چاند کا سینہ ہی فگار
نغمہ زن خامہ بھی توصیف مین ہے مثل ہزار

لالہ سان سرخ جو وہ غیظ مین ہو جاتا ہے
شفق صبح مین خورشید نظر آتا ہے

۵۹
خالِ رخسارۂ رنگین کا ستاؤن مضمون
جس سے حاصل ہو ہر اک شخص کو کیف افزون

ہے سویدای دلِ حور سے خوبی مین قرون
نقطۂ نونِ فراکت مین اوسے کہتا ہون

قرصِ کافور جو مین گال تو وہ فلفل ہے
داغ ہے لالۂ رخسار کا کب وہ تل ہے

۶۰
ساکنِ شہرِ حلب آ کے ہوا ہے زنگی
یا ہے مشکِ شبِ گیسو کا عیان دانہ کوئی

جہا ئین آتی ہے نظر آئینۂ عارض کی
یا ہوئی عکس فگن چشمِ سیہ کی پتلی

خرمنِ حسن ہے رخ خال سیہ دانہ ہے
تلِ نہین شمعِ لطافت کا وہ پروانہ ہے

۶۱
غیرتِ عیسیٰ مریم ہین وہ لب نامِ خدا
مردہ دل جیکہ کے ہو جاتے ہین اونکو زندا

اون سے مل جاتا ہے کامل کو مدد کا پتا
اونگلیان اونکی منی ہین جب ہوتے ہین وہ جلوہ نما

نازکی مین رگِ یاقوت سے بھی افضل ہین
اونکی آگے لبِ گلبرگ قوی بسکل ہین

۶۲
لبِ جام می خوبی بھی اونمین لگتے ہین ہم
رگِ گل فرطِ نزاکت سے ہین وہ عیسیٰ دم

گو ہین شیرینی گفتار سے چسپیدہ بہم
پستے ہین وہ یکمکے پستے بھی اب اونکا عالم

جلوہ جس جا نہین عاشق کو وہ دکھلاتے ہین
وہ ہلال ابروئے جیسے مین نظر آتے ہین

۶۳
خونِ سودا ہے عقیق یمنی اونکے خضر
ماہے سرخ سے تشبیہ دون بے عقل سے در

موجۂ بادۂ گلون ہین وہ لب سرسبز
ہین وہی شاخِ نباتِ اہلِ جہان شیرین

نئی تشبیہ مری فکر نے پیدا کی ہے
لبِ رنگین نہین گلشن مین شفق پھولی ہے

۶۴
غنچۂ گلشن معلوم ہے وہ تنگ دہن
میم ہے ملکِ عدم کا نہین کچھ جاتے سخن

غیب دانی کا بھی نشہ یہان ہوتا ہے ہرن
اوسکی تقلید جو عنقا کرے بھولے مسکن

مجسّر

میرؔ مجھے کہون مضمون یہ برجستہ ہے
اب کہلا مجھے کہ وہ حقۂ سرلبستہ ہے

۵۲

یون تہ نای در و دندان مین ہے دُر ریز زبان
گلشن حسن مین وہ موتیے کی ہین کلیان

آب و تاب ایسی ہی اون مین کہ یہ ہوتا ہی گمان
درج یاقوت سی ہین پارۂ الماس عیان

صورت نجم فلک صاف وہ نورانے ہین
آگے اون دانتون کی دنیا کے گہر پانی ہین

۵۳

ہے لطافت مین دہن چشمۂ آب حیوان
لال مچھلے کیطرح اوسمین نمایان ہے زبان

موج آب در و دندان کا یہ ہوتا ہے گمان
یا یہ ہے شہپر عنقای دہن جلوہ کنان

نئے مضمون کیطرف طبع رسا رہبر ہے
شعلۂ آتش یاقوت لب الور ہے

۵۴

اوس زنخدان کی صفت اب مین رقم کرتا ہون
چاہ گلزار مین وانستہ قدم دھرتا ہون

کوی میدان طرب سکتے ہوی دھرتا ہون
پیچ تو یہ ہے نئے تشبیہ یہ مین مرتا ہون

طرفہ مضمون مری خاطر مین سماتا ہے
ہے یہ باغ لطافت کے زنخدان کب ہے

۵۵

شیشۂ گردن نازک کا کرون کیا مذکور
ہے سراپا وہ می جوش صفا سے معمور

شام ہو جاے اگر دیکھے اوسی صبح بلور
ہے وہین حسن جہان نور کا لاریب مرور

شمع فانوس طرب گردن نورانے ہے
مثل قندیل فلک حسن مین لاثانی ہے

۵۶

دوش وہ بدر سے ہو دیکھ کے جنکو روشن
ضو مین خورشید قیامت سے ہین وہ توسن روشن

یون ہے اون شانون کی اوصاف مین ہماری تحریر
شمعین ہین وادیٔ ایمن کے کہ موتے ہین شعور

دستے نسرین کی ہین اک مقعۂ نور ہین وہ
دسترس مین نہین سکتا کہ بہت دور ہین وہ

صعود ن

تجنیس

صورت ساق بلورین ہین وہ مانو شفاف
جوی شیر ایسے تہونگے کہیے تقصیر معاف

کیا مجال اونکی نصفت ہین جو کرون لاف و گذاف
شعلۂ طور سے ہے بڑہ کی ہین انکی اوصاف

نور کی ساعجی ہین صاف نی اونہین وٹہا لاہے
اہنین و شمعون سی تن نور کا پرکالا ہے

خوبیِ ساعد سیمین کا کرون وصف بیان
گر مساعد مے تقدیر ہو ای پیر و جوان

کیا صباحت ہی کہ ہوتا ہے یہی صاف گمان
چمن حسن مین ہر گ گل نسرین ہین عیان

نور مین اسنے نہ کہے چاند نہ غالب ہوگا
صبح صادق کا ہے دعوے یہین کاذب ہوگا

دست رنگین کا وہ مضمون ہے اب پیش نظر
زرد ہو شاخ خاد بکہکے جگر کو نکیسر

پنجۂ مہر وہ پنجہ ہے ہتیلی ہے قمر
خط کف دست کا ہے کاہکشان سے بہتر

برق سان نور مجسم ہے بہبوکا ہے وہ
آتش رنگ حنا ہر ٹکے ہی شعلا ہے وہ

شاخ مرجان کی ہے انگشت حنائی مین نہان
لو اسی سمع کے رکہتا ہی ہر اک عاشق زار

انتہا کی یہ لطافت ہی کرون کیا اظہار
ہر گ گل جان کی یان شیفتہ ہوتی ہے ہزار

اونگلیان صاف وہ مفتاح درجنت ہین
شاخ گل ہین ہر گ گل ہین الف الفت ہین

ناخن دست نگارین کا کہون کیا احوال
صاف ہیری کی نگینے ہین وہ فرخندہ خصال

ہیچ مجہے سوجہے ہی اک اور نئی اونکی مثال
ہر گ نسرین صباحت ہین وہ یوسف تمثال

مشتہر حسن مین ایسے بخدا ہین ناخن
صورت ماہ نو انگشت نما ہین ناخن

غیرت روی سحر حسن مین وہ سینہ ہے
کہل گیا اوسکی صفائی سی کہ لی گینہ ہے

ہمہ تن مثل قمر نور کا آئینہ ہے
یا کہ نقد دل عشاق کا گنجینہ ہے

مبنی

کثرت حسن سے اب گرم ہے بازار اوسکا
طرفہ یوسف ہے کہ عالم ہے خریدار اوسکا

۷۸ ناریستان کی بہت سخت ہے اہی دل قریف
بوی خوبی او نہین گتی ہی مری طبع ظریف
سیب جنت سی یہی لین لوک کہ کیسی ہین لطیف
بس کرای فکر رسا کون او ٹھائے تکلیف

خمیازۂ بادۂ نخوت ہین بعینہ پستان
قبۂ قصر لطافت ہین بعینہ پستان

۷۹ شکم صاف سے ہی آیۂ ماہ مین نور
تیرہ آتی ہے نظر صبح حلب اوسکے ضرور
ضو مین خورشید سے وہ پیٹ تو نرمی مین سمور
پای نظارہ کا واان تک ہو گذر کیا مقدور

یہ صفائی ہے کہ منہ صاف نظر آتا ہے
آینہ سامنے آتے ہوئے شرماتا ہے

۸۰ سیلی وہ اوسپہ وہ وان وہ ہے سبحان اللہ
چوٹی حوروں کی کبھی ایسی نہوگی جانکاہ
پر تو زلف معنبر ہے کہ ہے مد نگاہ
کیون نہو دیکھکے حال دل عشاق تباہ

وہیان میرا نئی تشبیہ پہ جب جاتا ہے
کہتا ہون آپنے مین بال نظر آتا ہے

۸۱ ناف کی مدح مین کہتا ہی یہی ذہن رسا
حلقۂ موی میان ہے نہین بل آہین ذرا
ماہ کامل ہے اگر پیٹ تو یہ ہے بالا
یا کہ ہے جلوہ نما عکس چہ غبغب کا

جب کوئی حسن پہ اوسکے نگران ہوتا ہے
چشم عنقای کمر کا بھی گمان ہوتا ہے

۸۲ رگ کلبرگ سے الہیب ہے پتلی وہ کمر
جادۂ ملک عدم بھی اوسے کہتے ہین بشر
گم جو نظر دسے ہی ملتی نہین کچھ اوسکی خبر
رشک عنقا ہے نظر آی سیلا وہ کیونکر

دیکھنے والون کہ یہان شوق کی طغیانی ہے
لن ترانی کی وہان حد سے فراوانی ہے

مرحبا کو عیان اب نہین کر سکتے ہم
یہ جگہ وہ ہے کہ سر دستہا ہی جسجا یہ قلم

نکلے کچھ بات مزے کے ہو اگر تاب رقم
ملتیست این جای تکلم لسبہ لو انعم

راز پنہان ہے مناسب نہین افشا اسکا
یہ وہ عقدہ ہے کہ دشوار ہے کھلنا جسکا

۵۰۸
نور مین قبہ ایوان لطافت ہین سرتن
جلوہ افگن ہین مقابل مین دو کوہ سیمین

بدر ہین یہ فلک حسن کے تنکے سیمین ہین
پیٹ لیتے ہین انہین دیکھکے سر ماہ جبین

یون تو ہر طرح کی تشبیہ انہین دیتے دی ہے
ایک بات طبلہ عطار فقط باقی ہے

۵۰۹
کہون مرد گمان زانون کو تو زیبا ہے
جو ہین اعلی اونہین ادنی سی تناسب کیا ہے

مشعل ماہ نی یہ حسن کہان پایا ہے
کہتے ہین برق تجلے جسے نام انکا ہے

نور مین صبح قیامت سی فزون ہین رانین
صاف مقصر تن انور کے ستون ہین رانین

۵۱۰
زانو صاف نہین نور کے آئینے ہین
حسن مین اونسے سوا پریون کے کب سینے ہین

دو دل حسن خداوادکے نگینے ہین
سقف افلاک صباحت کی سے زینی ہین

ساعد بازو خوبے ہین بلا شک زانو
ایسے حورون نے بھی پائی نہین ایک زانو

۵۱۱
ساق پا گردن حوران جنان سی بہتر
ماہے کو شرو تسنیم ہے ا سکے گھر

شمع کافور ہے دیکھے تو جلے تنکسر
نور مین کابکشان ہے تو ضیا مین ہی قمر

وصف اوسکا کرین اتنے نہین طاقت ہم مین
صبح کا چاک گریبان ہے اوسی کی غم مین

۵۱۲
وصف مین پائی نگارین کے ہی لال زبان
پای خامہ کو ہے لغزش کہو کیونکر ہو بیان

ہاتھ ملتے ہین اونہین دیکھکے خوبان جہان
پاؤن وہ سرخ ہین ایسی کہ ہی شعلہ کا گمان

موقلم کے لیے گر بال سمندر ہاتھ آوے
صفحۂ مدح پر اون شعلوں کا نقشہ کھینچ جاوے

۸۷
جبکہ اس شان سے اوس حور کا جلوا دیکھا
مینے قالب مین طبیعت کو نہ اصلا دیکھا
ویرتک آئینہ سان حسن سراپا دیکھا
نازو انداز کا ہے طور نرالا دیکھا

بہا گئین اس دل وحشی کو ادائین اوسکی
زلف کی طرح سے لین بڑھ کے بلائین اوسکی

۸۸
دیکھتے ہی مجھے شرما کے وہ روپوش ہوا
شربت دید سے کیف مے سرجوش ہوا
کرکے اک نالۂ جانکاہ مین بیہوش ہوا
مینش غم خاطر محزون کی یہی نوش ہوا

گھٹ گئے تاب و توان ہلنے کی طاقت نرہے
جان پر بن گئی قالب مین طبیعت نرہے

۸۹
آسمان ٹوٹ پڑا بیخ والم کانے الفور
مہر اندوہ وغم ویاس کا چمکا فی الفور
کام حسرت نے کیا تیغ دو دم کا فی الفور
مل گیا مجکو بیابان عدم کا فی الفور

تن بدن پھکنے لگا سوز درون سے میرا
طبع نے چھیڑ دیا ذکر جنون سے میرا

۹۰
بحر حسرت مین ہوئی کشتۂ دل طوفانی
سیل خون کی مری آنکھون سے ہوئی طغیانی
چھٹ گیا طائر دل سی مرے دانا پانی
دو ہے دن مین مرے صورت نگے پہچانی

چمن عیش و طرب بادخزان نے لوٹا
دشمنون نے ہے مرے حال پہ سینہ کوٹا

۹۱
کام کرنے لگے صرصر کا ہوای گلشن
نالہ آموز ہوے نغمہ سرای گلشن
ہوگئے کنج قفس مجکو فضای گلشن
سیر کرنے لگا جنگل کے بجای گلشن

بزم غم مین ہوے چرچے مری افسانے کے
دل مرا جلنے لگا حال پہ پروانے کے

خلوت رنج و الم سے ہوئی رغبت یہ مجھے
محفل عیش مین جاتا تو کبھی بھولی سی

دفعۃً جاتے رہے سب طبیعت کے فری
اپنے بیگانون مین ہونی لگے باہم چرچے

کوئی وحشے مجھی دیوانہ کوئے کہنے لگا
بستر غم پہ مین دنرات پڑا رہنے لگا

۹۹۴
حال پر اپنے تاسف مجھے خود ہوتا تھا
کہتا تھا ہای غضب جان کو کیا روگ لگا

بیٹے بھلائی عبث دام مصیبت مین نہین
مجھپہ جو گذری وہ دشمن کو نہ کہلای خدا

تار غم کو جو ہوا آہ کے بھڑکانے لگے
دل کے جلنے کے مرے ناک مین بو آنی لگی

۹۹۵
ہمکو بوی گل امید سی تھے پاس آئے
گلشن عیش و طرب بھار تھا نظر مین مرے

جان شیرین گرو صد تلخی صدمات ہے
نعمت زیست سے تھی سیر طبیعت دل کے

وقت بچھڑے مرے قسمت نے عجب ڈالا تھا
بخت منحوس جو تھا چاند تو مین ہالہ تھا

۹۹۶
حق تو یہ ہے کہ عجب طور سی کرتا تھا بسر
رہتے تھے ذات ورسوائے سدا مد نظر

ہاؤن کا ہوش تھا مطلق نہ مجھی سر کی خبر
کیا کہون رہتا تھا کس سوچ مین مین آٹھ پہر

کام نالون سے کیے تھا تجھے آہون سے
پیش وہ آئین مین واقف تھا نہ جن راہون سے

۹۹۷
ناگہان آکے ہر اک دوست نے باجان حزین
مجھسے فرمایا کہ کیا حال ہے کیون ہی غمگین

بین ہو میدا ترے چہرے سے جنون کے آئین
ننگ و ناموس کا اصلا تجھے اب پاس نہین

کس پریزاد سے دل اپنا لگایا تو نے
تیرے نگہ ناز کا کھایا تو نے

۹۹۸
مرض عشق سے تو زار نظر آتا ہے
دم الفت مین گرفتار نظر آتا ہے

مضطر و شش بہ ہا جار نظر آتا ہے
تیغ غم سے جگر افگار نظر آتا ہے

مجنہ

سمجھے ہم طالب حسن ستم ایجاد ہے تو
کسے گیسو کے ہوا خواہ ہے مین برباد ہے تو

۱۰۸

کرے آتش خسار نے بیہوش کیا ہے تجھے
بیش ازین کاہیکو اظہار ترا ایسی ہے
آہین ہر وقت تو کب کرتا تہا کسدن نالے
تو نے یہ آفتین لین سر یہ محبت کر کے

آفتین لاتا ہے انسان پہ آنا دل کا
کم نہین قہر اسے سے لگانا دل کا

۱۰۹

کسکے زلفون نے کیا بیخبر گرفتار بلا
سر بسر پاتے ہین ہم حال پریشان ترا
نہ ہے وہ رنگ طبیعت نہ وہ جلسون کا مزا
نقد دل دے کی عبث تو نے یہ غم مول لیا

زردی رخ تری الفت پہ قسم کہاتی ہے
کلشن دل سے ترے عشق کے بو آتی ہے

۱۱۰

عشق جس دل مین نہو وہ نہین ہوتا رنجور
یہ وہ نشہ ہے کہ ہونے نہین پاتا مسرور
ہم نہ مانین کی کسے سی تجھے الفت ہے ضرور
ورنہ ہوتا ہے پریشان کوئی کب تا مقدور

آپ بے صبر و تحمل نہین ہوتا کوئے
جان فریاد و فغان سے نہین کہوتا کوئے

۱۱۱

عشق ہے دفتر کونین مین عنکا مضمون
عشق عشاق کے خاطر ہے بلا سی فزون
عشق نے کر دیے لاریب ہزارون دل خون
عشق بے شبہہ ہے رونق دہ بازار جنون

عشق کو لوگ جو تسبیب فنا کہتے ہین
بات حق کہتے ہین واللہ بجا کہتے ہین

۱۱۲

عشق وہ باری مشکل ہے اوٹھانا جسکا
عشق وہ نخل ہے ہر پھول ہے جسکا کانٹا
عشق وہ راز ہے دشوار ہے جسکا چھپنا
عشق وہ آگ ہے مشکل ہے جسکا بجھنا

غم سے کر دیتی ہے آگاہ رکاوٹ اسکے
دم فنا کرتے ہے پیرون کا لگاوٹ اسکے

آئے آفت جو برار آگئے صحبت اس سے
جیب و دامن کیطرف وسعت جنوں جانی لگی
لخت دل جمع ہوی نوک مژہ پر آکی
نخلے مرگ کے پیدا ہوی جینے مین مرے

حال ابتر ہوا جو عشق سے آگاہ ہوا
راہ پر اسکے چلا جو کوئے گمراہ ہوا

کم نہین گردش افلاک سی اس عشق کی چال
لاکے چکر مین یہ دل کرتا ہے لاکھون پامال
ہے مناسب نکرے خواب مین بھی اسکا خیال
یہ وہ کاکل ہے کہ ہر بال ہے جسکا جنجال

یہ وہ سم ہے کہ کوئے سم نہین ثانے جسکا
طرفہ تر چاہ ہے یہ زہر ہے پانے جسکا

عشق وہ باغ ہے صرصر ہے جہان باد بہار
عشق وہ چشمہ ہے پانی نہین جسمین رہتا
عشق وہ بحر ہے ہر موج ہے جسکے تلوار
عشق وہ نشہ ہے ممکن ہے نہین جسکا اترنا

عشق وہ بو ہے کہ دم جس سے فنا ہوتا ہے
عشق وہ شی ہے کہ دل جسکے غذا ہوتا ہے

عشق مبتیک ہی مے خون جگر کے پی جام
عشق سنتے ہی وہ کی رحمت دل جسنے حرام
طعن ہر بات ہی اس عشق کے اور طنز کلام
تیکنا مون کو ہے کرتا ہے یہ ظالم بدنام

اسکے نظر و نیہ کوئے شخص جو چڑہ جاتا ہے
ٹھوکرین پای نگہ کے اوسی کہلواتا ہے

عشق ہے گلشن آفاق مین وہ بلبل زبون
اسکے سایے مین کوئی آی تو ہو جاے جنون
مرثیہ ہے مین اسی ظالم نے ہزارون دل خون
غم ہے سو جان سی اس آفت جان پر ممنون

چین اکدم کبھے پاتا نہین مارا اسکا
جان دینے کے سوا کچھ نہین چارا اسکا

لغرض سنتے ہے جن نے یہ کہا بے تاخیر
بے کم و کاست ہے بی شبہہ تمہارے تقریر
عاطر آشفتہ ہے اور حال ہے میرا تغیر
جو مجھے دیکھے وہ اسوقت کہے قیس نظیر

مجنہ

۰ پریشاں دو مجھے صد ہم اتنا یار رو
عشق ہے نام اسے حال زبون کا یار رو

۱۰ تو مین اس رازسی اسوقت خبردار ہوا — مبتلا عشق کے پہندی مین دل زار ہوا
جبکا ڈر تہا اوسی آفت مین گرفتار ہوا — طرفہ غفلت سے کہ اسوقت مین ہشیار ہوا

بے سبب تہا نہ تپ غم سے مرا حال تباہ
حضرت عشق نے کی مجھپہ عنایت کے نگاہ

۱۱ پہر تو نادانی سے آپنے مجھے اک طیش آیا — سر نگون ہو تلک فرط خجالت سی رہا
عرق شرم مین تر ہو گیا مین سرتا پا — کہدیا حال پہر احباب سے جو گذرا تہا

راز الفت جو یکایک ہوا افشا مجھسے
دل پہر آیا نہ رکا اشک کا دریا مجھسے

۱۲ دیکہکے حال مرا تاب نہ لائے احباب — رو کے فرمانے لگے مجھسے کہ او خانہ خراب
آتش عشق سے کیون تو نے کیا دل کو کباب — مل گیا خاک مین او منحوس ترے اسف شباب

غیر حالت تری ہر آن ہوئے جاتی ہے
ہائے اگلے ترے صورت نہین یاد آتی ہے

۱۳ اب نہ وہ رنگ نہ وہ روپ نہ وہ صورت ہے — نہ وہ بیچ ہے نہ وہ تاب نہ زینت ہے
اشک آنکھون مین فغان لب پہ عجب حالت ہے — ہوش سر کا نہ خبر پاؤن کی کیا آفت ہے

دمبدم ہردم ہمین ہر ہر کی یہ آتا ہے
شمع سوزان کیطرح کیون تو گہلا جاتا ہے

۱۴ سنکے اس بات کو رو رو کے مین اوسسے بولا — مری قسمت مرے تقدیر مقدر میرا
واقعے عشق نے مجکو نہ کہین کا رکہا — پر مرض ایسا نہین کوئی نہو جسکا دوا

شربت وصل صنم ہاتہ نہ جو آجاے گا
آب حیوان کا اثر صاف دکہا جاے گا

۱۱۱۴
بخت یاور جو ہو میرا تو وہ آئے دم مین | لب جان بخش کی بوسی سے جلای دم مین
گرد غم ابر فتح خیز ہمای دم مین | دولت وصل دل غمزدہ پای دم مین

جذبۂ عشق جو اوس شوخ کو یان کھینچ لای
رنج سارا اپنے راحت سے مبدل ہو جای

۱۱۱۵
حسرت آمیز یہ تقریر جو مین نے کی | کہا احباب نے لی آتی ہین ہم اوسکو اب
آخر کار جو مجھ زار کے تقدیر لڑے | شاہد وصل نی نے آکی حمایت میرے

سکتے مین صورت تصویر جو پایا مجھکو
آینہ عارض جانان کا دکھایا مجھکو

۱۱۱۶
مل گیا شربت دیدار تو سنبھلا دل زار | تپ ہجران کو ٹھہرنا ہوا دم بھر دشوار
دفعۃً گرم ہوا عیش و طرب کا بازار | سحر عید ہوئے مجکو شب وصلت یار

ہر طرف عیش کا سامان جو نظر آتا تھا
غنچہ دل کا مرے فرحت سے کھلا جاتا تھا

۱۱۱۷
ہمتعل ہو کی مزی وصل کی لوٹی کیا کیا | اوہ گیا تھا جو خجل شرم و حیا کا پردا
باتین ہوتے لگین اسپس مین تکلف ٹوٹا | تھا نیلا وہ پریزاد نکچھ جانتا تھا

بر سر لطف و عنایات جو پایا مین نے
راہ پر چار ہے مفتون مین لگایا مین نے

۱۱۱۸
دونو جانب سے ہوا یہہ تو یہ الفت کا وفور | ایک جان اور دو قالب ہوے ہم وہ مستہور
نہ جدا ہوتا تھا اک آن ہے مین تا مقدور | رہتا تھا وہ بت خود بین مری آنکھونکی حضور

کیا کہون مین جو مرے شام و سحر کرتا تھا
کچھ عجب لطف سے اوقات بسر کرتا تھا

۱۱۱۹
وہ پریزاد مرے شکل کا دیوانہ تھا | مین ہے شمع رخ پر نور کا پروانہ تھا
جلوہ افگن جو شب و روز وہ جانانہ تھا | مہر خورشید کا ہمہ مرا کاشانہ تھا

بعضہ

چین مین کرتا تہا اغیار جلا کرتے تہے
رشک سے دست تاسف کو ملا کرتے تہے

۱۱۲۰

رات دن شام و سحر عیش کیا کرتا تہا
دمبدم جام سے وصل پیا کرتا تہا
روز آغوش تمنا مین لیا کرتا تہا
بوسۂ رخ کے سہاری یہ جیا کرتا تہا

خلش رشک سے واقف یہ دل زار نہ تہا
مرے گلزار تمنا مین کوئے خار نہ تہا

۱۱۲۱

دن یہ دن مہر و محبت کے فزا ہوتے تہے
حاسدون کو صفت آئینہ حیرانی تہے
قلزم عشق کا یہ جوش یہ طغیانی تہے
چاہ ہر عاشق و معشوق کی یان پانی تہے

مین فدا اوسپہ تہا وہ حور مرے شیدا تہے
لیلے مجنون کی محبت کی حقیقت کیا تہے

۱۱۲۲

رنج ہوتا تہا اوسی مین جو کہین جاتا تہا
اشک بیساختہ آنکھون سے وہ بہ لاتا تہا
بے مری چین نہ اک دم سے اوسی آتا تہا
دل مرا یار کے باتون سے فزایا تہا

مین سمجہتا تہا رہے گی یون ہی الفت اوسکو
ہوگے ہرگز نہ گوارا مرے فرقت اوسکو

۱۱۲۳

دیکہنا چاہیے اب خونے صحبت کی مرے
ایکدن ایک پریرو کی صفت کی مین نے
بدگمان ہو کی وہ بت کہنے لگا یون مجہسے
سمجہے ہم تم وہین جا جا کے رہا کرتی تہے

نام تہا صحبت احباب کا یہ بات نہ تہے
اب کہلا ہمیہ کہ یارون کی ملاقات نہ تہے

۱۱۲۴

سچ بتا کس سے نیا عشق کیا ہے پیدا
کس کے صحبت کا سمایا ہے تری دل مین مزا
چار ہے دن مین تو سب قول و قسم بہول گیا
تجہے بناوٹ کی محبت تری لاحول ولا

تجہے ہے عاشق بدعہد نہو کا کوئے
نہو بے دید ترے ساتہ ہو رسوا کوئے

۱۲۵
چارون کی لیے ناحق مجھے بدنام کیا
کیا خبر تھے کہ نہین ناسپس وفا تجکو ذرا
خیر جو کچھ کیا اچھا کیا اور بیجا کیا
تجھے شکوہ نہین ہے اپنے مقدر سے گلا

سینے جو چاہا وہ زنہار نہ چاہا تونے
خوب رسوا کیا دیکر مجھے دھوکا تونے

۱۲۶
سنکے یہ مینی کہا فصد کی حاجت ہے تمہین
کچھ دوا اپنے کرو جلد کہ وحشت ہے تمہین
ہون صفا پیشہ مین ناحق کی کدورت ہے تمہین
بدگمانی سے یہ بیہودہ شکایت ہی تمہین

ہوگیا قابل تعذیر مین ناکردہ گناہ
تم سے کس مرتبہ مہمل ہو عیاذاً باللہ

۱۲۷
مینے اک بات کہے تھے بسبیل مذکور
اسپہ یہ غصہ یہ برشکوہی کہ ہوا دل رنجور
کچھ نہ کچھ پہلے ہی سے ہے تری طینت مین فتور
متمین بے کہائین مگر تو ہو صاف اے حور

حیلہ جو تیرے طبیعت ہی ہوا تجکو یقین
مین نہ مانونگا یہ عصہ تو بلا وجہ نہین

۱۲۸
تجکو ٹھہرکایا ہے بی شبہہ دلاندازون نے
کان غیبت سے بھری ہین ترے غمازون نے
فتنہ برپا کیا ہے سفید پردازون نے
جوڑ مارا ہے مقرر تہ ہمراز ون نے

گو یہ سب کچھ کیا پر دفع کدورت نہوئے
میرے باتون کی کسے طرح سماعت نہوئے

۱۲۹
عذر سے اور بہے بگڑا وہ بت بیباق ستمگار
گرم ہوکر مری پہلو سے اوٹھا آخرکار
جم گیا آئینۂ دل پہ کدورت کا غبار
مینے بہے صبر کے سمجھاتے سمجھ کہے نا چار

کیا کہون رنجش بیجا سے جو کچھ حال ہوا
نا دل غم سے جگر عزت غربال ہوا

۱۳۰
تفرقہ چرخ ستم کیش نے باہم ڈالا
ہوگیا صحبت جانان کا دلکو نقشا
جب ہوا بند مرے آنکھ سے شد کا رستا
جگمگا رہے لگا روز و بان عیرون کا

مجنہ

روز بدگردش گردون نے دکھایا مجکو
ہوگیا دیوش بچہ کا سایا مجکو

۱۳۱

یہ مرے دلپہ ہوا حسرت وحرمان کا ہجوم
سوگوارون کیطرح رہنے لگا مین معدوم
رنج موجود ہوا آکے تو راحت معدوم
اوڑ گئے نیند ہے میرے صفت چشم نجوم

بہرتا تہا چہرۂ دلدار مرے آنکھون مین
اتنک بہر آتے تہے ہر بار مری آنکھون مین

۱۳۲

یاد آتی تہے جو نظارۂ گلرو کے بہار
نالے کرتا تہا مین حسرت زدہ مانند ہزار
خار از بسکہ مری نظرون مین تہا یہ گلزار
ہوگیا تہا دل پرغم کا بہلنا دشوار

دہیان اوسکے رخ گلگون کا جو آجاتا تہا
بلبل جان قفس جسم مین گہبراتا تہا

۱۳۳

مضطرب تہا دل مایوس مثال سیماب
صورت ماہے نلی آب تہے خاطر بیتاب
تہا وبالا تہا جگر سینے مین شکل دولاب
شاسف تہے مری حال پہ میرے احباب

بات کرتا تہا کسیسے نہ مین کچہ کہتا تہا
منہ لپیٹے ہوے دنرات پڑا رہتا تہا

۱۳۴

فرقت زلف سے ایسا تہا مرا حال تباہ
دین و دنیا سے نہ مطلب تہا نجز نالۂ آہ
جوش سودا سی جہان تہا مری نظرون مین سیاہ
دیکہکر سوی فلک کہتا تہا مین شام و پگاہ

ساز آباد خدایا دل ویرانے را
یا مہ مہرتبان ہمسچو مسلمانے را

۱۳۵

تیغ ابرو کے تصور کا کہون کیا احوال
کاٹنا عمر دوروزہ کا ہے تہا مجکو وبال
بہولتا تہا نکیسے اوسکے سراپا کا خیال
پیش چشم آٹہ پہر رہتا تہا وہ حور جمال

کہتا تہا دلکو عبث روگ لگایا مین نے
ہای نقد دل و جان مفت گنوایا مین نے

تن بدن آتش فرقت سی پھنکا کرتا تھا
تھا ہوا کی عضو بدن گرمی میں اخگر سے سوا

داغ دل شمع کیصورت تھا سراپا شعلا
الحذر کہتا تھا جو دیکھتا تھا حال مرا

پاس آتے ہوی ہر ایک کو تپ آتے تھے
ملکے جلتے تھے ہوا مجھے تو جل جاتی تھے

۱۳۶ وحشتین زور و زبونہ تھین جو بن جنون تھا کامل
روح مجنون ہے جنون سے مری موتی نہی مخجل

رہتے تھے دشت نورد بے طبیعت مائل
ہر بگولے کو سمجھتا تھا مین میل منزل

کہتا تھا جو دل وحشتے مین بجا لاتا تھا
کبھے صحرا مین کبھے کوہ مین جا تا تھا

۱۳۷ کچھ نے رنگ کی وحشت سی نیا تھا سودا
نہ مجھے شہر سے رغبت تھی نہ صحرا کا مزا

کبھے اسجا کبھے اوسجا یہے رہتا تھا سدا
دلکے بیتابی نے ویرانہ بنا رکھا تھا

وحشت آباد جہان مین وہ جنون تھا میرا
قیس و فرہاد سی ہے نام فزون تھا میرا

۱۳۸ جیب و دامان کے اوڑاکرتے تھے پرزے اکثر
دلکو بہلاتا تھا وحشت مین کبھے رو رو کر

فوج طفلان کا جو ہوتا تھا مری سمت گذر
پڑتے تھے سیکڑون مجھ زار و حزین پہ پتھر

جس گلی کو جہی سے وحشت مین گذر جاتا تھا
پتھرون کا وہان انبار نظر آتا تھا

۱۳۹ اک چمن کیطرف اکروز جو مین جا نکلا
سرو کو دیکھکے یاد آیا وہ قد بالا سا

برگ گل نے لب رنگین کا دیا پتہ مجھکو
شبنم نرگس بیدانہ دی نین آنسو نکلنا ہوا

روح کو خار غم ہجر سے بیکل پایا
مینے گلگشت گلستان سی یہے پھل پایا

۱۴۰ بدلے تسکین کے ہوا رنج فزاوان مجھکو
نوحہ خوان آئے نظر مرغ خوش الحان مجھکو

نخلے دکھلانے لگے تیر کے پیکان مجھکو
ہوگیا صحن چمن قتل کا میدان مجھکو

ہوئے خجر سے فزون شاخ گل تر مجھکو
موج نکہت ہوئے تلوار سے بدتر مجھکو

۱۴۲ ہر خیابان نظر آیا مجھے مقتل سے سوا
پھول تھے قطرۂ خون شاخ ہر اک تیغ قضا
پتون مین خنجر خونخوار کا بالکل نقشا
صوت بلبل یہ گمان نالۂ مذبوح کا تھا

باغ سب گنج شہیدان تھا مری نظرون مین
موج زن خون کا طوفان تھا مری نظرون مین

۱۴۳ جب چمن سے دل محزون نی اوٹھائی ایدا
سیر دریا کا اشارا مجھے رورو کے کیا
مثل سیلاب جو مین دوڑ کے ایجا یہونچا
بڑھ گیا دیکھکے دریا کو کچھ ایسا سودا

موج نے یاد جو گیسو کے مجھے دلوائے
آنکھہ بے دل کیطرح دیکھتے ہے بہرائے

۱۴۴ دیکھکر بحر کو یون کہنے لگا مین غمگین
ہین مرے دیدۂ پرآب کی اس مین آمین
خاک اسجا پہ شگفتہ ہو مری طبع حزین
بول اوٹھا بہر دل وحشی کہ جلو اوکہین

غم غلط جس سے ہو اب ایسی کوئی بات کرو
فقرے رندون کی سنو سیر خرابات کرو

۱۴۵ جب سو میکدہ چلنے یہ طبیعت آئے
از سر نو سر شوریدہ پہ آفت آئے
اسنے مین مجھکو نظر رندون کی صحبت آئے
دیکھتے ہے دل بیتاب کو رقت آئے

کیا کہو تمکو کہ وہان جاکے عجب حال ہوا
اشک خونین سے مرا میکدہ سب لال ہوا

۱۴۶ چشم ساغر سے یکایک جو مری آنکھہ لڑی
تان کر موج مے ناب نی ماری برچھے
شیشۂ مے نی جو بندوق کی میرے مانے
ہر حباب اسکے گلون نے لگائی گولی

نیم بسمل کیطرح جان مرے جانے لگے
اٹھتوں کی لب ساغر سے صدا آنے لگے

۱۴۸ گرتا تھا ہوا نا چار وہان سی بہا گا
کے صحبت مین نہ زنہار لگا ہے میرا

قافیہ تنگ کیا جوش جنون نے ہر جا
نظر آئے نہ کہین صورت تسکین اصلا

کچھ نئے رنگ کے وحشت نے بنایا سودا تھا
اپنے احوال پہ افسوس مجھے ہوتا تھا

۱۴۹ سارے عالم کا سمایا تھا مری چشم مین جا
بحر امواج تھے رگ رگ مین مری قطرۂ خون

تھا مجھے قیس سے بھی جوش جنون کا فزون
الغرض قابل گریہ تھا مرا حال زبون

خار اندوہ و الم دل مین چبھا کرتے تھے
کاوش ناخن مژہ مجھے کیا کرتے تھے

۱۵۰ وہ بیابان و گریبان کے اڑا کرتے تھے
اسپہ بھی دست جنون کو نہ ذرا تھا تسکین

جاتا تھا شور سلاسل کا بھی تا عرش بریں
تہ و بالا تھے مرے نالون سے جنگل کے زمین

وہ نکلتا تھا دھوان شمع زبان سے میرے
تیرہ ہوتا تھا جہان آہ و فغان سے میرے

۱۵۱ داغ وحشت سر شوریدہ پہ تھا جا کلاہ
جوش سودا تھا مری چشم کو پوشاک سیاہ

اہل ماتم کی طرح سے تھا مرا حال تباہ
آتے تھے لخت جگر لب پہ فغان کے ہمراہ

سینہ کوبی سے مجھے کام رہا کرتا تھا
نالہ کش بین سحر و شام رہا کرتا تھا

۱۵۲ دل جو در فتنہ سے آتا تھا مرا کل مین کل
رہتا تھا آٹھ پہر سنجیدگی کا عالم

ننگ و ناموس کا بھی کچھ نہ رہا تھا مجھی غم
دلنشین روز ہوا کرتے تھے مجھکو بیہم

وحشت طبع سے جاتا تھا مین دیوانہ جدہر
پڑتے تھے چار طرف سنگ ملامت بیحد

بعد

درد ہجر و غم خوار غم جانان تھا
روز و شب دیدۂ تر و کش صد طوفان تھا

۱۵۳ھ

چور تھا سنگ حوادث سی مرا شیشۂ دل
درد پنہان سی تڑپتا تھا برنگ بسمل

آفت تازہ ہوا کرتے تھے ہجر نازل
جان و دنیا تھا مجے سہل تھا جینا مشکل

دل مین سودای غم یار ہوا تھا پیدا
لاوہ اک مجکو یہ آزار ہوا تھا پیدا

۱۵۴ھ

اتنے مین جذب محبت نی دکھائی تاثیر
خود بخود مجکو کیا یار نے نامہ تحریر

آیا خط لیکے جو مین قاصد جاوید و تقریر
دل مرا شاد ہوا پڑھتے ہی غدر تقصیر

اوٹھ گئے پای جنون نام کو وحشت نرہے
دزہ اوس مہر درخشان سے کدورت نرہے

۱۵۵ھ

رنج و غم دور ہوا موسم شادی آیا
گلشن دل مین لگی چلنے طرب خیز ہوا

نرہا خار الم کا مجے کھٹکا اصلا
یعنے اوس شوخ کو خود شوق ملاقات ہوا

دی کی خط قاصد جانان نے جو لے اپنے راہ
پیچھے پیچھے مین چلا سایے کیصورت ہمراہ

۱۵۶ھ

الغرض خانۂ محبوب مین پہونچا کیبار
دیکھتے ہے مجے مبہوتہ و دراوہ نگار

چار آنکھین ہوئین جسوقت بہت آیا پیار
پھر بنا بوٹ سے لگا کرنے محبت اظہار

مینے بہ مصلحت طرز کے نقرے چھوڑے
خوب ہے اپنے جلے دل کے پھپولی پھوڑے

۱۵۷ھ

واسطے میری جدائی کا تمہین تھا صدما
دل مرا جانتا ہے تم نے جو کچھ رنج سہا

مضمحل ہوگئے جانکاہ اوٹھائے ایذا
کل ملک شور رہا وحشت کا تمہارے ہر جا

خاک اوڑاتے ہوے گلیون مین پھرا کرتی تھے
ناتے کرتے تھے جہان حشر بپا کرتے تھے

کے جو تمیز تو اس وقت ہوا رنج کمال
مین بھلا جیگا ہون ہے غیر تمہارا احوال

رز د ہو ضعف سے تم رنگ مری رنج کا ہے لال
تمکو مین بھول گیا تا متین میرا تہا خیال

آشکار ہے جو بات اوسکو نہان کیا کیجے
اسے جو کچھ ہے عیان اوسکو بیان کیا کیجے

۱۵۹

کیا کہین تمسے تہے ایجان ہمین تو بدظن
ہمین لوگون کو لبھاتے تہے دکہا کر جوبن

راست بازون سی کجی کرنا ہمارا تہا چلن
دوست کو اپنے سمجھتے تہے ہمین تو دشمن

مرنے ایجان اور جاتے تہے ہمین غیرون مین
بے بلائی ہوئی جاتی تہے ہمین غیرون مین

۱۶۰

شوق تہا میلون مین جانی کا ہمین کو ایجان
صحبتین کرنی کا لاریب تہا ہمکو ارمان

تہا ہمین کو نئے لوگونکی ملاقات کا دہیان
چہلے غیرونکو ہمین دیتے تہے ہردم ہر آن

سیر بازار ہمین صبح و مسا کرتے تہے
تم نمازین مری جان گہر مین پڑہا کرتے تہے

۱۶۱

خیر گذری کہ مجہے بیچ کے حظ بلوایا
ورنہ تم دیکہتے اس اپنے تغافل کا مزا

مینے سے ڈہونڈہ نکالا تمہارے واسطے
دیکہتے اوسکو تو رہتے نہ کبہی ہوش بجا

رنگ تقریر سے اب کہینچ کے اوسکی تصویر
اسے دکہلاتا ہون اے بانی شعر تیز و تیز

۱۶۲

وہ بلا زلف ہے اوسکے جو کبہی آی نظر
ہوش یاؤنگا نہو تجکو نہو سر کے خبر

بل نکلجای ترا دیکہہ کے اوسکو یکسر
ہے یقین مار ہی ڈالے وہ تجہے لٹکا کر

دل ترا شانہ صفت اوسمین الجہ کر رہجاے
لاکہہ پیچ کرے تو بہے ترے ہاتہ نہ آے

۱۶۳

نکہت زلف مسلسل جو ہوا پر آئے
ہو تو دیوانہ وہ زنجیر ترے بنجائے

روز اک تازہ بلا وہ ترے سر پر لائے
سر کشے اوس سے اگر تو کرے پہانسے جائے

نجمہ

ناوک بیخ والم سے تو دل افگار رہے
شامل کیطرح کشاکش مین گرفتار رہے

۱۶۴

ابرویون تک نظر آجائین جو اوس زلف کے بال
بچ وہ تجھپہ پڑین یارکہ جینا ہو وبال
بالش غم سے ترا سر نہ اوٹھے ہو نہ نہال
گیسوئے مشک بنے جا کنو تیرے جنجال

جیتے جی دام سے اوسکے نہ رہا تو ہوئی
سر اوٹھائے تو گرفتار بلا تو ہوئے

۱۶۵

موتیون سی جو بھری مانگ وہ خورشید لقا
ڈوب جاے عرق شرم مین تو سرتا پا
خود سے کانپے ہے ہوش تر ادم ہو قبا
تا بہ تیغ اجل کے تھے اوسکا جلوا

جھومتی موتی کیطرح فرق تری بات مین ہے
آبرو تیرے اسی خاک مین ساری جائی

۱۶۶

نظر آجای جو وہ چاند سا ماتھا تجکو
عشق پہ عشق سے اے گلبن عیر تری حالت ہو
وہ پریزاد کے طرز سے سنبھلو سنبھلو
سنکے مین شاد ہون تو غم سی جلی اور جو

جان ملب جب غم جانکاہ سی پاؤن تجکو
گریبان کرکے شب و روز جلاؤن تجکو

۱۶۷

تیغ ابرو کی برش دیکھکے او ظلم شعار
جان دینے پہ تو آمادہ رہے لیل و نہار
جوہر اپنے جو وہ سفاک دکھای اکبار
لاکھہ تو سینہ سپر ہو نہ رکے اوسکا وار

سخت جانی سے تجھے سل کے ہوا ای ترک
زخم کی طرح لہو تھوکے تو کیا کیا اے ترک

۱۶۸

ناوک موی مژہ لوتڑ دکھا ئین ایسا
نظر آے تجھے غربال ہر اک عضو اپنا
زیست کا لطف نہ باقی رہے تجکو اصلا
سو کہ کر غم سے ترا گل سا بدن ہو کانٹا

چوٹون پر رکھہ لے اگر وہ بت گمراہ تجھے
بھاگنے کی نہ ہے نہ ای ترک ملے راہ تجھے

نظر اوس چشم خمار ین پہ جو سہواً ہے کرے
آنکھ لڑتے ہے پڑیں جان کے لالے
نشہ باد ہ غم ہوش اڑا دی تیرے
دل کباب ایسا ہو تیرا کہ گزک سجائے

۱۷۱۵
لال و ڈورونکا جو گلدام وہ آنکھین دکھلائین
بلبل و لکو ترے صید کے مانند پھنسائین

۱۷۱۶
شعبدی مژگ چشم دکھائین ایسے
رشک سے چین نہ تیلے کیطرح آئی تجھے
کبھے وحشت کی نظر سے جو اودھر تو دیکھی
دفعۃً سینہ مرگا نسے لگائین دھیلے

۱۷۱۷
چشم مردم کو ترا حال تماشا ہو جائے
تکتے تکتے ایسا تجھے سودا ہو جائے

۱۷۱۸
دیکھکر جلوہ گوش صنم خوش اطوار
گان سیماب کے بنجای ترا دل ای یار
در آویزہ کے تجکو نظر آئے جو ہار
دل گرفتہ صدف دہر مین ہو گوہر وار

۱۷۱۹
مجھے اور اوس مہ کامل سے جو سر گوشے ہو
فرط خجلت سے تو آماوہ زیوشے ہو

۱۷۲۰
شمع بینے کو جو تو دیکھے ہوا اور ہے نقشا
صورت اخگر افسردہ مجھے دل تیرا
شعلہ آتش جاسی جلے تو ایسا
زلف پیچ پہ ترے ہو دہوین کا دھوکا

۱۷۲۱
غم جانسوز سے بغیر یہ حالت ہو ترے
نہ بجھے اشکونکے چھینٹو نسے تری دلکی لگی

۱۷۲۲
دیکھے وہ آینہ رخ تو یہ حیرانی ہو
زلف جوہر کیطرح تجکو پریشانی ہو
سکتہ ہو جای تجھے رنج کی طغیانی ہو
آبرو سب ترے اوپانے شبہ پانی ہو

۱۷۲۳
ہمہ تن غرق یم آب ندامت ہو جائے
دیدہ دم بھر کے تری واسطے آفت ہو جائے

۱۷۲۴
مسکرا کر لب لعلین کو جو وہ شوخ دکھائے
ایسے چپکے سے کہے ای بت کہ تجھے بات نہ آئے
مجھسے گھل مل کے وہ باتین کری ہو تجھپہ جو مجھے
مردنی فرط الم سے ترے منہ پر چھا جائے

رنگ پھیکا ہو ترا دیکھکے جلوا اوسکا
خون برسون ہے رولاے تجھے لاکہا اوسکا

۱۷۵ دیکھیلے تو اگر اوسکے مسے آلود زبان
گل سوسن کیطرح نکلے تری منہ سی دہان
جوہر تیغ مبسم ہے جو ہون تجھپہ عیان
دم بھر ک جای تری نسل کا ہوے سامان

ہر کلام اوسکا ترے واسطے تسکین بنے
طرز آمیز تکلم ترے تلقین بنے

۱۷۶ اشک جاری ہون جو دیکھے دردندان اوسکے
موتیا بند ہو آنکھون مین بصارت نرہے
ہون انہین ہیرے کی کینو سے جگر کے ٹکڑے
دانت میسا کے تا زیست تو فرط غم سے

اوسکے دانتون کے چمک برق گرائے تجھپہ
حزن تاب تو ان خاک سیہ ہو جل کر

۱۷۷ دہن تنگ کے خوبے پہ کرے تو جو نظر
مبتلاے غم جانکاہ رہے شام و سحر
دل گرمنہ صفت غنچہ رہے تو کیسہ
گلشن دہر سے ہو جای وان تنگ گر

نام کوئے نہ لے گمنام تو ایسا ہو جاے
بے نشان خلق مین تو صورت عنقا ہو جاے

۱۷۸ دید ہو سیب ذقن کے تجھے پیغام اجل
کسے کروٹ کسے پہلو نکلے آئی کل
چمن باغ جہان سے یہ لے تجکو ہیل
دفعتہً راحت و آرام مین آجای خلل

چاہ مین چاہ ذقن کے ہو یہ نقشا تیرا
شکل دولاب رہے دل تہ و بالا تیرا

۱۷۹ دیکھکر گردن نازک کے صراحی ای یار
غنچہ دل کے گلابے تو کرے اوسپہ نثار
اسقدر کیف سے رنج سے ہو تو سرشار
ہو تجھے مصل خزان گلشن ہستی کی بہار

یہ خمار الم آفت ترے سر پر لاے
سارا نشہ ترا اے شوخ ہرن ہو جاے

شانے دیکھے تو نظر آئے تجھے شان خدا
رات دن تجکو رہے شمس و قمر کا دھوکا
جوہر آئینے سے دکھلائے تجھے اوکی صفا
کچھ نہ بن آئی تجھے بگڑے یہ تیرا لقا

شان و شوکت تری اون شانونکے آگے گھٹ جائے
بسر زلف او نہین دیکھتے بے تولٹ جائے

۱۸۱

گول گول اوسکے وہ بازو جو نظر آجائین
دل کو ہی بت تری مجھلے کی طرح تڑپائین
نور تن اوسکے نیا رنگ تجھے دکھلائین
ہاتھ مل مل کے تو رہ جائے نہ وہ ہاتھ آئے

بانکپن ہوئے سرو قد ما ہوئے
دستریں جب نہو دل کو ترے ایذا ہوئے

۱۸۲

دیکھ لے ساعد پر نور کا جوبن تو اگر
رنگ اور جائے ترا صورت کا فور سحر
ہو جنون پنجہ رنگین جو تجھے آئین نظر
ہو نکلے ایک ایک رگ جان کے لیے ہو نشتر

قتل کرو اے سرو قد و دلبر تجھکو
ناخن اوس قاتل عالم کے ہون خنجر تجھکو

۱۸۳

داغ تازہ تجھے دی جانب سینہ دیکھا
صورت کبک دری طائر دل ہو تیرا
سینہ کوتل سے سروکار ہے تجکو سارا
بات کوڑی کے ہو نظرون سے گری تو ایسا

سانپ لوٹین تری چھاتے پہ جو وہ یاد آئے
دل پہ پیچین ہو سب ترے فریاد آئے

۱۸۴

نظر آجائین جو اوس گل کی تریچ پستان
پانے بھر آئی تری منہ مین سن اے غنچہ دہان
پر ترش روئی کے تو مجھسے نہ لی تا امکان
زندگی بھر رہے تو چوک پر اپنے نالان

جام اوس شرم سے آنکھون سے جو تجکو نظر آئین
ترے دندان ہوس شرم سے کٹکے ہو جائین

۱۸۵

آف جان شکم صاف کا نظارہ ہو
دل ترا صدمے سے آئینہ صد پارہ ہو
منہ چھپانے کے سوا کچھ نہ تجھے چارہ ہو
کہیے قبلے دل بیتاب ترا پارہ ہو

اوسکا جلوہ ترے باعث سبب غم ہو جائے
مار کر پیٹ تو مر جائے یہ عالم ہو جائے

۱۸۶ دیدۂ نا فہم سے پل بھر جو تری مکھ نہ لڑی
رشتۂ جان مین تری اک گرہ الجھن کی پڑے
دل نازک کو ترے رشک کے صدمے ہمن برے
ہے یقین فرط خجالت سے زمین مین تو گڑے

حرف آجائی نکر مین سخن چینے مین
رخنے پڑ جائین ہزارون ترے خوبینے مین

۱۸۷ ناز کی سی جو تری سامنے لچکے وہ کمر
ہاتھ سر پر کبھی مارے تو کبھی زانو پر
چشم حسرت سے جو دیکھے اوسی تو ای جنبر
کچھ بنے آئے نہ بجز رشتۂ موہوم نظر

رنگ اوس جان تراکت سے یہ پیدا ہو مجھے
دوڑا دوڑا تو پھرے غم سی کر پڑے ہوے

۱۸۸ " کو لون پر اوس بت کافر کے کرے گر تو نگاہ
غم جانکاہ سے ہر دم رہے لب پر آہ
بار اندوہ سے ایسا ہو ترا حال تباہ
دب مرے کوہ جسکے تلے تو اوگر آہ

غم کے تصویر تو بنجائے یہ نقشا ہو جائے
دیکھکر روپ اون آئینون کا سکتا ہو جائے

۱۸۹ نظر آجا مین اگر تجھکو وہ رانین پر نور
پھرے آنکھون مین ترے جلوہ صبح بلور
اپنے حیرانے پہ حیرت ہو تجھے ای مغرور
نہ اوسے سر تراز انو سے ہو ایسا بجوڑ

سیر جینے سے اونہین دیکھتی ہے تو ہو جائے
قدح سم تجھے ہر کاسۂ زانو ہو جائے

۱۹۰ پاؤن وہ پنجۂ خورشید سی پر نور ہین جو
دیکھ لے اوکو تو لرزہ ترے اندامین ہو
فتنہ برپا ہو جو دو گام چلے وہ خوشخو
نقش پا سے بے سوا خوار وہ سمجھی تجھکو

میرے نظرون مین چڑھے وہ تو سراپا اوترے
سامنے اوسکے جو تو آئے تو چہرا اوترے

۱۹۱ پاس بٹھلا کے اوسے لطف اوٹھاؤن ترا — آنکھ اوٹھا کر نہ تجھے دیکھون پوچھون نہ تری بات
مثل دل برمین ہمارے میرے جو وہ شعلہ صفات — لوٹے انگارونپہ تو میر بطرح اوبدات

جان پر تیرے بنے ایسے ندامت ہوئے
جسقدر رنج تجھے ہو مجھے راحت ہوئے

۱۹۲ صحبتین لطف کی ہر روز ہون جلسے ہون بہے — زندگے غم سی تری تلخ مومن لونگا مرے
جو ستا ہے نہو تو نے وہ نظر آی تجھے — اپنے احوال پہ دن رات کرے تو نالے

ایسا تو کیف سے رنج سے مدہوش رہے
دین و دنیا کے تجھے یاد فراموش رہے

۱۹۳ رنج ہو تجکو می عیش سے مین ہون مسرور — دل لگی میرے ہو بدل رہے تو ای مغرور
پاس سے اپنے کرون دور تجھی تا مقدور — کیہے موجود تنہجھون مین تجھے اوسکی حضور

پاس میری سحر و شام وہ گلفام رہے
مثل شب ہم تجھے رونے سے سدا کام رہے

۱۹۴ دم بہرون اوسکی محبت کا فسون تجھی جبر — شکل آیینہ رہون محو جمال آٹھ پہر
سر سے سر روز اوتارون مین تجھی کہلا کر — پھیرلون منہ جو کرے تو مرے جانب کو نظر

زلفون سو کہے سناؤن مین ترا جی ترسے
مزرع دل پہ ترے ابر ندامت برسے

۱۹۵ رنج ہے اوس سے جو ہو یخین تو مین رنج ہون — مجھسے بگڑے جو وہ خود مین مین ظرافت سمجھون
زندگی تلخ جو ہو جای حلاوت سمجھون — پڑے نای شنیدہ گر تیرے حقیقت سمجھون

جہیل لون عشق مین جو آفتین آئین مہین
مین وفا سمجھون کرے گر وہ جفا مین مجھپر

۱۹۶ گرچہ ہو عشق سراپای سراپا ایذا — سب گوارا کرون پر لون نہ لیے نام ترا
بن کی تلوار کرے قتل جو ہر عضو مرا — کیہے میور نہون سیلے مرے ای بت بیخدا

بحنہ

شاد ہون شکوہ جور بت اظلم کرون
آنکہین سے وہ جو نکلوائے تو مین غم کرون

غزل

سنبلین زلفونکا دیدار رہے مدنظر
دل کو آشفتہ سری سے نہ ذرا ہے ہو حذر
صفت شانہ جو صد چاک سراپا ہو مگر
تو ہے دل حلقۂ گیسو سے نہ نکلے باہر

گو بنے جان کا جنجال نظارا اوسکا
مثل شاطہ ہو ہر پیچ گوارا اوسکا

غزل

گر جلای صفت مہر درخشان وجبین
تہنڈک آنکہون مین پڑے اف نکرون ہو تسکین
تیغ ابرو جو کرے وار کہون مین تحسین
ہون ہدف ناوک مژگان کا تو ہون خوش مین حزین

عشق مین کوش دل ویز کے فریاد کرون
کیسے بہولی سے بے ای بت نہ تجھے یاد کرون

غزل

گل رخسار کا نظارہ کرون آٹھ پہر
عزت دامن گلچین بنے دامان نظر
نکرون شکوہ نہاؤن کوئی بوسہ ہی اگر
مانگے ہی جاؤن جو گالی بہی وہ دے جھنجلا کر

سامنے تیرے اوسے رونق آغوش کرون
نرہے یاد تو ایسا مین فراموش کرون

غزل

شمع بینے کے محبت سی ہو گو ناک مین دم
رؤن گو عشق گل رخ سی مثال شبنم
گو مری حق مین ہو آلاب شیرین ہو سم
گو زبان اوسکے بنی میرے لیے تیغ بستم

نلون تجھے کیسے یار تو ہر جائے ہے
تجھے ملنے کے قسم دل فی مری کہائے ہے

غزل

برق دندان سے اگر خرمن دل جلجائے
بات کے پورے ہین ہم اف نہ زبان پر لائے
الفت چاہ ذقن نوح کا طوفان لائے
دم بہرین چاہ کا ہم گو وہ کنوین جہنکوائے

صاف تو یہ ہے کہ ہے تجھے نکدر ہم کو
تو تو کیا ہے ترے سایے سے تنفر ہم کو

۲۰۲
دل جلے جیسے گرون یہ جو ای شعلہ خصال
مثل اخگر ہون و رخت سے سدا لالون لال
خوش ہون وہ ہاتھ کرین جان کا مجھے جو ال
غم نہین جلوسی سے اون شانون کے دل ہو ہال

مرمٹون عشق مین اوسکی ترے پر وا نکرون
کھوٹے دامون سے مین اے بت ترا سودا نکرون

۲۰۳
نبضین چھوٹین مری نظارہ سا عد سی اگر
تو ہے اوس پنجہ انور کا رہون دست نگر
اونگلیان ناوک دلدوز بنین گر یکسر
اخر ایک یک مرے قتل پہ کھینچے خنجر

لاکھہ ایذا مین ہون پر جان حزین شاد رہے
تجھسے مفرت مگر او بانے بیداد رہے

۲۰۴
عشق مین سینہ انور کے ہو گو حال زبون
تو ہے ای یار رہون دل سی مین اوسکا مفتون
غم نہین الفت پستان مین جو ہو جاے جنون
سب گوارا ہے ولیکن نکہے تجھسے ملون

طالب وصل ہو تو مجھسے مین انکار کرون
وہ مجھے منہ نہ لگاے مین اوسے پیار کرون

۲۰۵
پیٹ بھر کر وہ ستم مجھپہ اگر ظلم کرے
سمجھین راحت اوسے زنہار مرا جے نہ ہرے
ناف کی چاہ مین گو جان حزین ڈوب مرے
نکہے او سکو پر ا دل نکہے نام دہرے

سب گوارا ہے ولیکن نہین رغبت تجھسے
بخدا اب تو ہے بیزار طبیعت تجھسے

۲۰۶
عشق اون رانون کا تکیے مین کر مجھکو سلاے
کہے صدمہ ہو اے بت مجھے افسوس نہ آے
خوش ہون وہ پای نگارین کوئی ٹھوکر جو لگاے
جان یا جاؤن اگر جان ہے اونکی جی مین جاے

تن بدن آتش حسرت سے جلے یار ترا
جل بجھے تو ہون تو ہے مین خریدار ترا

۲۰۷
اسقدر تجھکو جلاؤن کہ ہو جیا دشوار
ساتھ تیرے او سے بیار کرون سو سو بار
ناوک زنگ سے ہو جاے ترا سینہ نگار
مردے چہاے تری منہ پہ تو ہو غمزے نزار

آ کے دیکھے جو ترا حال اوسے حیرت ہو
سنکیسا کہا کے تو مر جائے اگر غیرت ہو

۲۰۸
رنج انگیز سخن سنکے وہ غارتگر جان
بولا کچھ ہوش مین آ وکہ ہے تمکو خفقان
مین کہان تم کہان اور رسم ملاقات کہان
مجھکو پروا نہین جیتا ہے سراسر یہ گمان

عشق نو الفت نیا تمکو مبارک ہووے
مفت کے وے بھی اوسے جو آپ کا گا بک ہووے

۲۰۹
سیکڑون پھرتی ہین یان ایسی ہزارون بلوا
خواب مین بھی نہین ہوتی ہی دعا اونکی قبول
مفت جھگڑی کو بڑھاتی ہو یہ باتین ہین فضول
کچھ بسے ہوگا نہ بجز رنج تمہین اس سے حصول

چاہنے والون کا دنیا مین اجی قحط نہین
ہم سلامت ہین تو عشاق کا بے قحط نہین

۲۱۰
سر فدا کرنے پہ سرگرم ہین لاکھون جانباز
اسپہ خدمت مین ہے عالم کو تمنائے نیاز
جسکو اونی ہے یہان ربط ہے وہ کرتا ہی ناز
غمزے اوسکے کرو جو ہوئی تمہارا سہ ساز

دل مین کیا سمجھے ہو پروا ہے تمہاری کسکو
ہوش مین آؤ تمنا ہے تمہارے کسکو

۲۱۱
یہ تو بتلائیے کس بات پہ اتنا ہے غرور
اک تمہین چاہنے والی ہو یہ دل سے ہی دور
صاف ہو جاؤ اگر ہمسے ہے منظور
لگے لپٹے مسی ہے نفرت یہ ہے اپنا دستور

یاد ہوگا کہ سدا عشق کا دم بھرتے تھے
بات ہے سیدھی طرح ہم نہ کبھی کرتے تھے

۲۱۲
یہ غلط فہمی ہے ہمسا نہین عاشق کوئی
قیس و فرہاد سی بڑھ کر ہین محبت کے وہی
چپ ہو حد سے زیادہ نہ بگھارو شیخی
عاشقون کی یہ زیبا نہین ایسی شیخی

خیر ہے شہر کو تڑپاتے ہو یہ کیا کرتے ہو
اس کا اچھا نہین انجام برا کرتے ہو

سچ کہو یاد ہے کچھ سبب تمہین اپنے حالت
عشق مین لف پریشان کے بڑھی تھی حشمت

ضعف سے زرد رہا کرتے تھی رنج کی رنگت
اپنے احوال پر خود ہوتی تھی تکو عبرت

مثل دربان درِ دولت پہ پڑے رہتے تھے
سامنے میٹھ نہ سکتے تھے کہڑے رہتے تھے

۲۱۴

یاد ہے درد سر یاد جبین کے ایذا
یاد ہے خنجر ابرو کے برش کا صدما

یاد ہے آنکھون پہ سرے کی طرح سی لینا
یاد ہے مثیش مژہ نوش سی تھی تکو سوا

یکقلم آج جو تم عہد وفا بھول گئے
توڑ تیر نگہ ناز کا کیا بھول گئے

۲۱۵

کون نظارہ بینے کی ہوس رکھتا تھا
سچ کہو الفت عارض کا کسی دعوی تھا

کون لاکھے کیطرح لب پہ ترے شیدا تھا
کیون جی کسکا دہن تنگ پہ دل آتا تھا

کسکے آہون کا دہوان تا بفلک جاتا تھا
کسکو یاد سے لب مین نہ چین آتا تھا

۲۱۶

کسکے دانتون پہ جبا تھا تو ہوتون کو مسدا
کس زبان سی تھا تجھے باتون کے سنے کا مزا

کون سے چاہ زنخدان مین ترا دل تھا گرا
کسکا اس گردن پر نور پہ کٹتا تھا گلا

کون تھا عشق گلو جسکے گلو گیر رہا
کون تھا کانون کی الفت مین جو دلگیر رہا

۲۱۷

کون کہتا تھا کہ شانو پہ عجب ہے جوبن
کسکو تھے مد نظر ساعد بازو کی پہین

کون سے دست حنائی تھے بہ زیر لعل لبین
کسکے نظرون مین تھے ناخن مہ نو سی زیبا

کون کہتا تھا کہ وہ ہاتھ جو ہاتھ آئین گے
دم مین چوڑیون کے طرح سے ہم لائین گے

۲۱۸

کسکے سینے کی محبت نے ابھارا تھا تمہین
کسکے پستان کا میسر نہ نظارا تھا تمہین

ہجر کسکا نکسے طرح گوارا تھا تمہین
کسکے جوبن نے اجی مارا و مارا تھا تمہین

دسترس کون سی محرم یہ نہو سکتا تھا
سینہ کو بے کا بتاؤ تو کسے سوجھتا تھا

۲۱۹

سونگتے رہتے تھے بوسکے بغل کی اکثر
کسکے پہلو کا تصور تھا تمہین آٹھ پہر
آئینہ کس تنکم صاف کا تھا دیدہ نظیر
ناف نے کسکے ڈبویا تھا تمہین بھنور

کیسے تو کسکے کمر عشق کمر مین خم تھے
الفت اس پشت کی کسکے لیے بار غم تھے

۲۲۰

کولون پر پای نظر کسکا پھسل جاتا تھا
کسکا دم دیکھکے رانون کو نکل جاتا تھا
شمع ہر ساق پہ دل کسکا پگھل جاتا تھا
کون تلوون سے تری آنکھون کو مل جاتا تھا

پاؤن پڑتے تھے سدا اپنے وہ دن بھول گئے
ہوش مین آؤ ذرا اپنے وہ دن بھول گئے

۲۲۱

ہمکو چاہا تو ہوے آپ جہان مین مشہور
ورنہ کس کمیت کی مولی تھی تمہین جو پھبور
پہلے سے جانتے تھے عشق کے کیا ہین دستور
ہوش مین آؤ ذرا جاکی کہین سیکھو شعور

ایسے باتون کا ہے انجام برا یاد رہے
ہم طرح دیتے ہین اتنک یہ ذرا یاد رہے

۲۲۲

عقل کی باتین کرو ہوش مین آؤ صاحب
کہین عشاق سے بگڑے ہین بتاؤ صاحب
ہم جو کہتے ہین اوسے دھیان مین لاؤ صاحب
شان مین عشق کے بٹا نہ لگاؤ صاحب

یہ سمجھ لو کہ جو ہم بگڑے تو آفت آئے
حشر برپا ہوا دم بھر مین قیامت آئے

۲۲۳

دیکھو اچھے نہین یہ بات برا کرتے ہو
اپنے دل مین تو ذرا سوچو یہ کیا کرتے ہو
ہٹ دھرم ہو اجی ناحق کا گلا کرتے ہو
ایسے کردار روش سے باز آؤ خفا کرتے ہو

اب تو پیدا کیے ہین طرز نرالے تم نے
پیٹ سے پاؤن اجی خوب نکالے تم نے

جانگسل ہجر کے ایذا تے وہ دن بھول گئے
حسرت دیدہ سراپا تے وہ دن بھول گئے
آرزو وصل کے کیا کیا تے وہ دن بھول گئی
بات کرنے کی تمنا تے وہ دن بھول گئے

واہ واہ کیا ہے عشق کا دم بھرتے تے
پھر اسی منہ پہ یہ کہیے گا کہ ہم مرتی تے

۲۲۵
ملتفت ہم جو ہوی تم ہوی ایسے مغرور
یکقلم بھول گئے مہر و وفا کا دستور
اتنے کج خلق ہے واللہ مروت ہے ہی دور
یہ تو فرمایے کیا ہمسے ہوا جرم و قصور

ہم منائے ہین غضب ہے تمہین کچھ دھیان نہین
تمسا بی دیدہ جہان مین کوئی انسان نہین

۲۲۶
یاد ہی ہم اگر اک دن کو کہین جاتے تے
آدمی بھیج کے کس شوق سی بلواتی تے
رنج جانکاہ تمہین ہوتا تہا گھبراتی تے
بے بہارے نکہیے چین ذرا پاتے تے

تہا نہ اک آن گوارا غم فرقت تم کو
کوئے اس سے زیادہ تے مصیبت تمکو

۲۲۷
کام رہتا تہا خوشی سی مری دن رات تمہین
تے اطاعت کے سوا یاد نہ کچھ بات تمہین
زندگی کا تہا مزہ لطف ملاقات تمہین
عشق دکہلاتا تہا اعجاز و کرامات تمہین

تابع حکم تے ایسا مرا دم بھرتے تے
جو مرے منہ سے نکلتا تہا وہے کرتے تے

۲۲۸
مین شگفتہ جو ہوتا تہا دم بوس و کنار
نالہ کش ہوتی تے تم رنج سے مانند ہزار
کہتے تے سچ بہی یہ لوگون کے ہی نظر نہین خلل
بے بہا ہے مری تمہتے تے نہ آلسو زنہار

میری دلجوئی تے ہر وقت تمہین مطلب تہا
اب جو احوال تمہارا ہے وہ آگے کب تہا

۲۲۹
یہ جو مین جانتا کرتا نہ محبت تمسے
دلکو یہ انس ہوتا کسی صورت تمسے
کیا برا دن تہا کہ حسدن ہوئی الفت تمسے
جو نہ بے مہر ہے کیا کیجے شکایت تمسے

آو ملجا و جو ہونا تھا ہوا دور کرو
خیر اسے مین ہے کہ اب سیر کا نہ ذکر کرو

۲۳۰ رنج وہ تنے دیے ہین جو بیان سے باہر
شمع سان سوز نہان سے مین سراپا جل جاؤن

خون چشم دل غم دیدہ سی بان تک سا ؤن
خلق کو نوح کے طوفان کا تماشا دکھلاؤن

زورق چرخ یم اشک مین طوفانے ہو
کرۂ نار تلک انسوؤن کا پانے ہو

۲۳۱ الغرض رد و بدل یار سے تا دیر رہے
گہ گلہ مینے کیا اوسنی شکایت کبھی کے

وہ ادھر رویا ادھر بندگی بجلی میرے
دیدۂ تر نے لگادی مرے سارون کے جھڑے

دونون جانب سی نجار دل پر غم نکلا
اشکون کے ساتھ دھوان آہون کا پیہم نکلا

۲۳۲ غیر کے ملنے کی لی یار نے پہلے تو قسم
بادۂ وصل کے پھر جام پلائی پیہم

بعد مدت ہوئی مسرور جو طبع پر غم
ہو گیا محو خماری فرقت کا الم

دل مین باقی نرہا ہجر کا ڈر بھی معجزہ
عیش مین ہونی لگے عمر بسر ای معجزہ

تمام ہوا

ملال

تخلص ہے شیخ محمد حسین صاحب کا صاحب دیوان
ہین شاعر خوش فکر رنگین طبع ہین شاگرد ہین
مرزا محمد اصغر علیخان نسیم دہلوی کے مولد و
مسکن انکا اور انکے بزرگونکا ہمیشہ سے
لکھنؤ ہے یہ اسوخت جو مندرج مجموعۂ
ہذا ہے انہین کا طبعزاد اور نتیجۂ فکر
آسمان پیما ہے ارباب ذوق ملاحظہ فرمائین
لطف کلام رنگین اوٹھائین فقط

واسوخت
ملال

ہاں جب دلِ زار کہ دل گرمِ فغاں ہوتا ہی
دیکہ داغ جگری شعلہ فشاں ہوتا ہی
بیوفا سوزِ الم وصف زباں ہوتا ہی
شکوۂ آتشِ بیداد بیاں ہوتا ہی

ضبط کو آج خیالِ ستم ایجادی ہے
نالہ ہٹ پہ ہی خموشی مری فریادی ہے

کیا کریں صبر کہ اب صبر کی قابل نرہی
جنکو تہا پاسِ وفا وہ جگر و دل نرہی
وہ مزی لطف ملاقات کی حاصل نرہی
ہم وہ عاشق نرہی تم وہ کامل نرہی

ہوش گیا جی سر گیا صبر گیا چل بسا کیسا
ہوش مین آؤ کسی عشق ہی ہو وا کیسا

انتہا ہی ہوس مشقِ فغان کی ظالم
حد ہی کوئی ستم ہوش ربا کی ظالم
ہای کیا شرطِ وفا تونی ادا کی ظالم
مجسا خاموش ہوا ناز کاشا کی ظالم

ضبط مین بہی اثر آہ و فغان آہی گیا
بات کی بات مین گلا تا بزبان آہی گیا

اتنی سی میں میں غم عشق بھلایا نہ گیا
خود چھپی ولولۂ شوق چھپایا نہ گیا
ایسی خود رفتہ ہوی آپ میں آیا نہ گیا
اسقدر بکری کہ پھر خاک بنایا نہ گیا

بیوفا نکلے ہوے عمر گریزاں کی طرح
گھر کیا سلسلۂ اغیار میں ارمان کی طرح

خیر غم زہر نہیں ہی جی کی کہا ہی نکلیں
صدمہ کچھ ناز نہیں ہی کہ اوٹھایی نکلیں
نقش دیوار نہیں ہیں کہیں جایی نکلیں
دل کوئی غیب نہیں ہی جو لگایی نکلیں

ڈھونڈھ لیتی ہیں کوئی شوخ ادا اور نیا
جسکا انداز نیا عشوہ نیا طور نیا

دیکھ لو خواب میں گر اوسکی ادا کا عالم
بھول جاؤ روش موج صبا کا عالم
نظر آنی لگی حسرت ہی قضا کا عالم
داغ دی روز مری بخت رسا کا عالم

رشک سے کشمکش حسرت بیجا میں رہو
عمر بھر آپ سی ملنی کی تمنا میں رہو

خندہ زن ہمسی ہی آٹھ پہر گل کیطرح
باتون میں تکھو اوڑایا کری بلبل کیطرح
ہر گھڑی ہار گلی کا رہی کاکل کیطرح
بیچ کہایا کرو تم دیکھ کی سنبل کیطرح

بگڑو بن بن کی سدا زلف پریشاں ہوکر
ٹکڑی ٹکڑی ہو جگر میرا گریباں ہوکر

ہو جبیں مطلع خورشید قیامت اوسکی
داغ دی ماہ سا رخسار کو حسرت اوسکی
شکل آیینہ بنائی تھیں حیرت اوسکی
سرو ٹھانی ہی زانو سی ہمت اوسکی

تیغ ہر دم ستم جنبش ابرو سی چلے
دل کہی سینی میں ہم آپکی پہلو سی چلے

خون رولای خلش ناوک مژگان کیا کیا
دل دکھای ستم ناز کا سامان کیا کیا
رشک عشوہ ہو شریک غم پنہان کیا کیا
ہر ادا تکھو کری دل میں چٹکان کیا کیا

نظر آجای جو عالم کبھی اوس جینے کا
نہ رہی خواب مین بھی حوصلہ خود جینے کا

شوخی چشم فسون خیز رولائی تمکو
خاک مین اشک کی مانند ملائی تمکو
نظر دیدۂ عاشق سے گرائی تمکو
جو ندیکھا ہو اون آنکھونسی دکھائی تمکو

پانی پانی ہو ندامت سی پسینا آئی
اپنی صورت پہ تمہین آپ ہی رونا آئی

گرمی حسن دل افروز جلائی ہردم
گفتگو بلبل تصویر بنائے ہردم
پاس بیٹھی مری اور تمکو اوٹھائی ہردم
سامنی غیر کی ہنس ہنس کی رولائی ہردم

داغ دی عارض پر نور سی بیٹھی بیٹھی
صفت شمع جلو دور سی بیٹھی بیٹھی

لب ہون یا یاقوت دہن درج ہون یا گوہر
ہو زبان شکوہ موجہ آب کوثر
سیب فردوس سی ہو سیب زنخدان پہ نظر
سر جھکالی جو پڑی حور کی گردن پہ نظر

حلقہ در گوش زمانی کو در گوش کری
خانہ بر دوش مری طرح تمہین دوش کری

بھولی بازو کی نزاکت نہ صفائی اوسکی
موج بوی گل تازہ ہو کلائی اوسکی
بلبلین ہر وقت رہی یاد سمائی اوسکی
شعلہ شمع ہوا انگشت حنائی اوسکی

ناخنون سی جو مقابل ہو ذرا عالم مین
ماہ نو ہو ابھی انگشت نما عالم مین

جب چلی ناز سی وہ سرو خرامان تنکی
پر طاؤس جو ہو پستان تنکی
ولولی ناز کرین تنکی پیراہن کی
گدگدائین مین ارادونگو بت پرفن کی

ہنس دی وہ حوصلہ شوق کی چالاکی پر
کف افسوس ملو تم مرے بیباکی پر

۱۵

وہ کمر جسکو عدم اہل بصر کہتے ہین
رشتۂ عمر رگ تار نظر کہتے ہین
موج دود دل جگر شمع سحر کہتے ہین
کچھ نہ کچھ سب اوسی مانند پر کہتے ہین

۱۶

عکس گیسو جو پڑی بار سی بل کھانی لگی
آپ ہی آپ اکت کو حیا آنے لگے

۱۷

ناف یا نافۂ آہوی بیابان کہیے
یا سویدای دل گشتۂ حرمان کہیے
یا اوسی چشم گل نرگس حیران کہیے
یا کہ چاہ ذقن ماہ جبینان کہیے

۱۸

چشم عشاق سی پنہان ہی عنقا کیطرح
روز سلملا یا کری جوش تمنا کیطرح

۱۹

آگہی سنے پردگی از نہان ہوتی ہی
گفتگوی سبب عیش بیان ہوتی ہی
شوخی خاطر بیباک عیان ہوتی ہی
سمجھو کیا بات ہی کیا بات بیان ہوتی ہی

۲۰

وصل مین سیر دکھائی وہ سد گلشن کی
دامن ہر گل سمن مین ہو کلی سوسن کی

۲۱

ہر گھڑی تکیۂ زانو رہی نرانو اوسکا
میری پہلو سی نہ سرکے کبھی پہلو اوسکا
میرا غمخوار ہو وہ مین ہون وہ بجو اوسکا
اوسکی قابو مین نہ دیکھون کبھی قابو اوسکا

۲۲

بلی مری ہاتہ مین جام مے گلفام نہ لے
جان دی جوش تمنا مین مگر نام نہ لے

۲۳

جسکی ہاتہ مین وہ ساق بلورین آئی
اور دل کشمکش شوق کا موقع پائی
دیکھو بگڑی ہوئی تقدیر جو کچہ کہلائی
ضبط تم لاکہہ کرو جان پہ بن بنجائی

۲۴

ایک طوفان الم دیدۂ تر سی اوسنے
ایسی کچہ دل کو لگی شعلۂ جگر سی اوسنے

۲۵

جلوہ فرما دم رفتار ہو گر نقش قدم
دی چمک مہر جہانتاب کی ہر نقش قدم
دیکھی گر صدمۂ تکلیف نظر نقش قدم
داغ پیدا کری مانند قمر نقش قدم

۱۲۱ فرش نظارہ پہ وہ گل جو خراماں ہو جاے
رگ اندیشہ رگ نشتر مژگاں ہو جاے

۱۲۲ شان اللہ کی تم آپ کو دلبر سمجھو — نازنیں شوخ اداؤں کو محشر سمجھو
او جڑی صورت کو سہ و مہر سی بہتر سمجھو — پہلے غمزون کو سداقد بکر سمجھو

۱۲۳ تمکو دعوی ہو سخن سازی و گویائی کا
ہمسے اظہار ہوا اعجاز مسیحائے کا

۱۲۴ گل کی ہی بات کہ یہ ڈھنگ تا انداز نہ تہا — یہ کرشمہ یہ ادا یہ ستم ناز نہ تہا
فتنہ گر آپ نہ تہی عشوہ سخن ساز نہ تہا — خانمان سوز جگر شعلہ آواز نہ تہا

۱۲۵ اک طرح پر نہ رہے پہلو بسمل کیطرح
کچھ کی کچھ ہو گئی دو دن مین مری دل کیطرح

۱۲۶ پیشتر گھر مین یہ جلوہ گری کاہی کو تہی — صفت روزن در منتظری کاہی کو تہی
پردہ کرتی تہی کبھی پردہ دری کاہی کو تہی — یون رقیبون سی بہری راہ دری کاہی کو تہی

۱۲۷ کون پامال تہا انداز قدم سی پہلے
کون وارفتہ رفتار رہا ہمسے پہلے

۱۲۸ بات کرنا بہی نہ آتا تہا اجی تم ہو وہی — ایک بہی منہ نہ لگاتا تہا اجی تم ہو وہی
چھیڑ کر پھیرون رولاتا تہا اجی تم ہو وہی — جب بگڑتی تہی بناتا تہا اجی تم ہو وہی

۱۲۹ آج کو تم مین زمانی کی طرحداری ہو
اپنی نزدیک وہی مردم بازاری ہو

۱۳۰ دیکھتی عکس مین سیکو تمہین حیرت ہوتی — بڑہی تسکی پریشان طبیعت ہوتی
ذکر کرتا جو کوئی چاہ کا نفرت ہوتی — قصہ عشق جنون خیز سی وحشت ہوتی

ابتو دن رات یہی ذکر ہین افسانی ہین
لاکہون مفتون اوسیکے مون دیوانی ہین

۲۶
ہائی کیا جانیی اعدا نی سکھایا کیا کیا
دل جلانی کو شرارت سی لگایا کیا کیا
میری قسمت کا لکھا تمکو پڑہایا کیا کیا
گرم فقروں سی تہین اپنا بنایا کیا کیا

۲۷
لامی ایمان ہوا دخل در اندازون کا
کلمہ پڑہنی لگی تفسقہ پردازون کا

۲۸
نکلے ارمان دلی خیر تمہارا ہی سہے
تلخی ترک ملاقات گوارا ہی سہے
غم نہین مد نظر ہمت کنارا ہی سہے
آپ کی در پہ رقیبون کا اجارا ہی سہے

۲۸
وقت کی طرح سے لوجاتی ہین آنی کی نہین
صفت داغ جگر شکل دکہانے کی نہین

۲۹
نرہا دل مین سر ذوق ستم ہے ابتو
داغ دیتا ہی جفا بن کی کرم ہے ابتو
زہر ملتی ہی ہر اک بیچی قسم ہے ابتو
کیا کرین ہم کہ نہین آپ مین ہم ہے ابتو

۲۹
شام سی چوک مین ہر روز گذر کرتی ہین
ماہرویون مین شب وصل بسر کرتی ہین

۳۰
چین حاصل ہی نصیبون سی دل وجان کی لیی
عید ہی سینہ و آغوش پر ارمان کی لیی
عیش ہی عمر وہ حسرت و حرمان کی لیی
شرط باہم ہی وفاداری احسان کی لیی

۳۱
روز ہی وصل ہی شب بت شیدائی کا
اب وہ دہڑکا نہین باقی شب تنہائی کا

۳۲
سرخرو ہم ہین تمنا سے تمنا ہم سے
ہجر سی ہم ہین خفا ہجر کشیدا ہم سے
شوق سی کہتی ہین ہم شوق ہی گویا ہم سے
منہ چرانا ہی خیال شب یلدا ہم سے

۳۳
جی ترستا ہی فریب غم پنہان کی لیے
آنکہین کڑہتی ہین سدا خواب پریشان کی لیے

۳۴
روز و شب شام و سحر رہتی ہین باہم قسمین
آتا جاتا ہی کہین قہر و ستم آپس مین
تازہ ہوتی ہین سدا عہد وفا کی رسمین
اونکی ہین بس مین جو ہم ہین ہماری بسمین

۵۳۱
ربط پیدا ہی محبت مین دل و جان کی طرح
وہ ہین پہلو مین تو ہم ساتھ ہین ارمان کی طرح

پائی فرصت دل بیتاب کی ہمنا نی سی
شرم آتی ہی تمنا مین کہین جانی سی
قطع امید ہوئی غصہ و غم کہانی سی
توبہ کی ناصح غمخوار نی سمجھانی سی

۵۳۲
اسقدر رونے پہ تنہا سی حیا کرتے ہے
شب غم ہیبت کی مری گہری سی ہا کرتی ہے

یاد ہی اب نہین وہ داغ جگر یہ کہانا
شوق سی آپ کی لو جی مین ہر دم جانا
نا امیدی کو لیی ساتھ وہ پہر کر آنا
چپکے چپکے گلہ بخت زبان پر لانا

۵۳۳
شام کو حسرت بیجا مین سحر کر دینا
صبح کو شام کی وعدی پہ بسر کر دینا

کہتی ہین عشق مین کیون وہ دہا کرتا ہے
کس لیے لب پہ دم سرد رہا کرتا ہے
کیا مصیبت ہی جو رخ زرد رہا کرتا ہے
کیون نفس ہم نفس گرد رہا کرتا ہے

۵۳۵
شعلہ اوٹھتا ہی کسی وقت دہوان اوٹھتا ہی
کچھ نہ کچھ دل ہی دم آہ و فغان اوٹھتا ہی

سچ کہو وعدہ و اقرار کسی کہتی ہین
انتظار بت عیار کسے کہتے ہین
حسرت ولت دیدار کسی کہتے ہین
شکوہ بخت گنہگار کسی کہتے ہین

۵۳۶
کیون مسیحا شب بیمار سی گہبراتے ہین
کیا بلا ہی ملک الموت جو ڈر جاتے ہین

شام غم کس لیی کہتی ہی سحر سی نفرت
صبر کو ہوتی ہی کیون مشکل جگر سی نفرت
کیا سبب ہی جو ہوا کرتی ہی گہر سی نفرت
کیون بشر ہجر مین کہتا ہی بشر سی نفرت

خویش و بیگانہ خبر کو نہین آتا کوئے
حرف تسکین کبھی لب پر نہین لاتا کوئے

۵۳۷
چھوٹ کر تم سی یہ امید کہان تھی ہمکو
جانتی تھی کہ محبت نہین ایسی ہمکو
کاوش بخت زبون صبح ہی سی ہی انکو
جیتی جی یاد نہ آئی گی کسی کی ہمکو

۵۳۸
پر حسینون مین خداوندی وہ بات رکھی
منفعل تم بھی ہو ایسی سی ملاقات رکھی

۵۳۹
شکر صد شکر کہ خالی نہ دکھائی یہ دن
خوبی بخت رسا سی نظر آئی یہ دن
کیا دیا تھا کبھی ایسا کہ جو پائی یہ دن
آپ کو عذر جفا کی لیی لائی یہ دن

۵۴۰
کچھ نہ کچھ آئی حیا صحبت اغیار سی آج
سرنگون سامنے بیٹھی ہو گنہگار سی آج

۵۴۱
کیون جو کہتی تھی وہی آنکھ بھی دیکھا آخر
رل گیا خاک مین جو تھا دل شیدا آخر
رک رہا بڑھ کی جوانی کا ارادا آخر
منفعل خوب ہوئی شرم تمسا آخر

۵۴۲
ہای کیا عہد وفا تھا جو نبھایا نہ گیا
خاک چاہا تھا جو دو روز سی چاہا نہ گیا

۵۴۳
کبھی بگڑی ہوئی ہم بات بنائین اب کیا
آپ ہی جاتی رہی آپ مین امین اب کیا
دل ہی یہ بیٹھ گیا ناز اوٹھائین اب کیا
چپ چکی آپ تو پھر شکل دکھائین اب کیا

۵۴۴
ملتی کر ملنی سے بچھای مہ کامل ملتا
آنکھ کیا تم سی ملائین کہ نہین دل ملتا

۵۴۵
ہمنی مانا کہ ندامت ہی پشیمان ہو تم
شرم سی صورت تصویر ہوئی جاتی ہو تم
گھٹ کی غیرت سی ہلال مہ تابان ہو تم
لائق رحم ہو تم قابل احسان ہو تم

۵۴۶
ہم ہین پابند وفا ترک وفا کیونکر ہو
ہای پیمان شکنی ہم سے بھلا کیونکر ہو

۵۴۷
اب تلاش اور کوئی عاشق جانباز کرو
دم محبت کا بھرو ہمدم و دمساز کرو
وہ کہی تم سی تم اپنا اوسی ہمراز کرو
صاف شمشیر ادا خنجر انداز کرو

عمر بھر ساتھ رہے داغ سویدا ہو کر
مر کی پامال ہو وہ نقش کف پا ہو کر

تختۂ مشق ستم روز بناؤ اوسکو
ناز بیجا نکہ قہر دکھاؤ اوسکو
پاس غیرون کا کر دور بٹھاؤ اوسکو
آتش حسرت پیہم سی جلاؤ اوسکو

مثل پروانہ جلی منہ سی کبھی اف نکری
سے پر و بالی قسمت پہ تاسف نکری

جاؤ درگاہ تو ہمراہ سواری مین رہے
انتظام روش باد بہاری مین رہے
کبھی خدمت مین رہی وہ کبھی یاری مین رہے
عمر بھر کشمکش عزت و خواری مین رہے

آ کی یارون مین نہین شوخ طرحدار نیا
اک اک روز گیا لاین شہ دیدار نیا

ہمتو اس کو نہین ناحق ہمین الفت ہی وہے
ہمسی چاہو ہوس شرط مروت ہی وہے
گو کہ عاشق ہین مگر دل کی نہ طاقت ہی وہے
فی خدا ہی رہا وہی شیوہ نگوت ہی وہے

ناصحی باد صبا لی خفقان ہوتا ہے
خندۂ گل دل افگار کو گران ہوتا ہے

تنگی دل فی رکھا دلمین بیان کیا باقی
شکوۂ عمر ہی نہ ہی شکر تمنا باقے
ہان مگر شوق فنا کا ہی تقاضا باقی
صفت آبلہ ہی پھوٹ کی رونا ماقی

تکو کیا دلمین جا بہ دین کہ جگہ دلمین نہین
آج کنجایش لیلی یہان محمل مین نہین

اپنی قابو مین نہین کوئی ارادا اپنا
اور کے ہاتھ ہی ہر نقش تمنا اپنا
یہی کرتا ہی اشاری دل شیدا اپنا
اسنے کہدو کہ بس اب لیجیے ستا اپنا

اپنی گھر جایئے کیا کام ہی کر حور بہی ہو
کیون یہ بک بک سی لگائی ہی چلو دور بہی ہو

۹۴۸ نہیں ایسا نہو وہ شوخ ستمگر آجاے — کافر گرم ادا فتنۂ محشر آجاے
بدگمانی کی سبب ترک ادب پر آجاے — طرف رسم شرارت بت خود سر آجاے

بھیجا با سخن تلخ سنا دے تم کو
بیٹھکر سامنی محفل سے اوٹھا دی تم کو

۹۴۹ واسطہ جب نرہا مہر و محبت کیسے — دوستی ترک ہوئی چشم مروت کیسے
جو کیا خوب کیا ہمسی نہ ہمت کیسے — اگلی باتوں کی بھلا آج شکایت کیسے

جاؤ ڈھونڈھو کہیں اپنا سا دلارا نیا
خود غرض ہو کوئی پیدا کرو خود کام نیا

۹۵۰ ای ہلال اب سر تقریر پریشان کب تک — یہ خیالات جنون خیز کی ساماں کب تک
شکوۂ کثرت ہمہری جانان کب تک — شعلہ افشانی داغ تپ پنہان کب تک

سن کے حال شب غم دل کو قلق ہوتا ہی
مثل خامہ جگر اندوہ سی شق ہوتا ہی

تمام ہوا

نور

تخلص ہے میر وزیر صاحب کا خلف الصدق میر بہادر شاہ صاحب
باشندہ لکھنؤ کے ہیں صاحب دیوان اور شاگرد رشید ہین
بخشی الملک فتح الدولہ بہادر مرزا محمد رضا خان برق
مرحوم کے مشاہیر شعرائے لکھنؤ سے ہین
شاعر رنگین طبع ہین خوش فکران لکھنؤ مین
بہت غنیمت ہین چند عرصہ سے
سرکار جناب مستطاب معلی القاب
نواب وزیر مرزا صاحب بہادر مین ملازم ہین فقط

واسوخت

نور

۱

کوئی وارفتۂ زلف سیہ یار نہو
یہ بلا وہ ہی کہ تا زیست گرفتار نہو

مثل نرگس گل رخسار کا بیمار نہو
کسی دشمن کی بھی دشمن کو یہ آزار نہو

دوست کی فکر میں رہتی ہی یہ دشمن کیطرح
دل کو ڈس لیتی ہی یک آن میں ناگن کیطرح

۲

شعبدی شکل فلک روز یہ دکھلاتی ہی
اپنی عاشق کو بنا بنکی نگل جاتی ہی

موج کی شکل کبھی رخ پہ جو لہراتی ہی
دل کو مچھلی کیطرح سینہ میں تڑپاتی ہی

قہر ہی فتنہ ہی آفت ہی بلا ہی جان ہے
خوف لازم ہی کہ یہ افعی بی درمان ہے

۳

یہ وہ ناگن ہی نہیں بچتا ہی مارا اسکا
زہر چھپتا ہی جو کرتا ہی نظارا اسکا

کسکو معلوم ہی دنیا میں اوتارا اسکا
سو دیوں کو نہیں پہنچا عشق گوارا اسکا

ہوش یاروں کی زبانوں پہ یہ افسانہ ہی
دام میں اسکی جو پھنستا ہی وہ دیوانہ ہی

۴

یہ وہ جال کہ جسے ہی رہائی مشکل
آگیا اسکی فریبوں میں جہاں طائر دل

چھڑ چھیڑتا ہی شب و روز برنگ بسمل
کوئی یا رب نہو کیسی صنم پر مائل

نیک و بد کی نہیں زنہار خبر ہوتی ہے
آفت و رنج و مصیبت میں بسر ہوتی ہے

۹۵
پہلے بنایا نخل محبت نی دکھایا مجکو
سبب جوش جنون ہی مرا سایا مجکو
بیٹھی بتھلای کس آفت مین پھنسایا مجکو
حکمت زلف کا سودای بتایا مجکو

الحذر عشق فسون سازتری چالون سی
دم نکل جای تو چھٹ جاونمین جنجالون سی

۹۶
اسطرف موسم گل مین جو صبا آتی ہی
متردد جوش جنون میری کلی لاتی ہی
میری وحشت کی جو شہر و نمین خبر جاتی ہی
جنگلیہ خوش ہو کی ہر یک سرہ چھین گاتی ہی

ہاتھہ سی دست جنون کی جو مین تنگ اماون
پھاڑ کر کپڑی مین صحرا کو نکل جاتا ہون

۹۷
خاک صحرا کی اوڑاتا ہون کبھی مین سر پر
پاؤن پھیلا کی کبھی بیٹھتا ہون زیر شجر
باتین کرتا ہون دل زار سی گہ دد پھر
کبھی کھتا ہون کہ ملجای جو وہ رشک قمر

تہام کہ ہاتھہ کبھون اوس سی مین افسانہ عشق
پھر کھون دیکھہ ذرا حالت دیوانہ عشق

۹۸
مجھسا عاشق جہان مین کوئی ہوگا واللہ
شکل کیسا ناقہ ملک سی بھی نہین مین آگاہ
بوسنگھا کر مجھی گیسو کی صبا نی ای آہ
تیرا دیوانہ بنایا مجھی ای غیرت ماہ

مین تو واقف بھی نہا عشق کسی کہتی ہین
کسطرح دل پہ غم و رنج و تعب سہتی ہین

۹۹
اپنی تقدیر کی لکھی کی نتھی مجکو خبر
خاک صحرا کی اوڑاؤنگا پھروںگا در در
زور کچھہ اسمین نہین دلسی ہی مجبور بشر
دمبدم حال ہوا جاتا ہی کچھہ نوع دگر

رحم کر مجھہ پہ کہ وارفتہ و شیدا ہو مین
وحشی نکہت گیسوئی چلیپا ہون مین

۱۰۰
دل سی باتین یہ ابھی کرتا تھا با حسرت واہ
کان مین آئی یہ آواز کسیکے ناگاہ
رحم کر اپنی جوانی پہ نکر حال تباہ
صبر لازم ہی کہ ہر شی کا ہی مالک اللہ

امر مشکل کو اگر چاہی تو آسان کردی
ایکدم مین ابھی راحت کا وہ سامان کردی

۱۱

دفعتہ صوت حسین تی یہ کیا دلپہ اثر — شہر کی سمت چلا دشت ہی بادیدہ تر
الغرض کہر مین جو پہنچا مین بحال مضطر — میری حالت پہ جو کی میری عزیزون نی نظر

کوی سر پیٹتا تہا جان کوئی کھوتا تھا
کیا ہوا انکو یہ کہہ کہکی کوئی روتا تھا

۱۲

ناگہان شور جو رونی کا ہوی گہری اونچا — دوڑ کر گھر سی ہر اک اہل محلہ آیا
دیکھکر حال ردی رو کی ہر اک کہنی لگا — ای خدا بھر مسیحا اسی کردی اچھا

جلد صحت ہو جوانی کا فزا لجائے
جسکا مشتاق ہی وہ ماہ لقا لجائے

۱۳

دلسی کی اہل محلہ نی جو خالق سی دعا — حق تعالی نی کیا باب اجابت کو وا
جہانک کر روزن دیوار سی ہنستی بیجا — نکہت زلف کا جس حور کی سودای تہا

اوس مسیحا کی نظر آی جو صورت مجکو
ہوگئی کچھہ مرض عشق سی صحت مجکو

۱۴

آنکہہ میری جو ہوی اوس مہ حوی سی دوچار — ہوگیا تیر نظر صاف کلیجی کے پار
دلکو تہامی ہوی دیکھا کیا ایں روی نگار — برق کی شکل سی چمکی جو وہ گل سی رخسار

بند آنکہین ہوئین پر یو سی ہوا گھر روشن
صورت مہر درخشان تہا ہر اک در روشن

۱۵

اونچی چوٹی وہ قیامت کی نہایت شفاف — مہر کی شکل درخشان تہا سنہری مو باف
راست کہتا ہون نہین اسمین ذرا لاف گذاف — خال کا داخل تہا چہرہ پر نور تہا صاف

برق کی شکل سی چوٹی جو چمک جاتی تہی
کیچلی سانپ کی سنبل مین نظر آتی تہی

۵۱۶
جھٹی جھٹی وہ بھوین اور غضب کی تیوین — وہ بڑی انکھ کہ شرمندہ ہوا ہوی حسین
بینی و رخ کا موا عال یہ ہمپر روشن — کہکشان نور کی خورشید پہ ہی سایہ فگن

لب خوش رنگ سی یاقوت کو نسبت کیا ہی
رو برو دانتونکی ہیرونکی حقیقت کیا ہی

۵۱۷
گورا گورا وہ گلا رشک بیاض سحری — جسکی تھی حسن کی خورشید صفت جلوہ گری
اس صراحی مین ازل سی ہی مئی ارغوانی — یا کہ اس شیشہ مین عامل نی اتاری ہی پری

یہ صفائی ہی گلوری وہ جہان کہاتا ہے
رنگ پان دیکھنی والونکو نظر آتا ہے

۵۱۸
کرتی سینہ مین بہنسی اور کچونکا وہ ابھار — شجر طور مین دو نور کی گویا ہین انار
دانت شفاف لبونپر وہ لکھوٹی کی بہار — کم سنی کا وہ زمانہ وہ قیامت کا نکھار

اور ہی لطف ابھی اور مزا ہو جاے
چبانیون تک جو مرا ہاتھہ رسا ہو جاے

۵۱۹
سندری ہاتونمین وہ پور نمین سنہری چمکی — جان پس جای لہو تہو کی جو انسان مین کہی
ہمکو ان ہاتہونکا چملہ جو کوئی ہاتہہ لگی — دلیہ گل کہائین ہم افراط خوشی سی کیسی

تختہ لالہ کا نئی رنگ کا دکہلائین ہے
کثرت داغ سی طاؤس کو شرمائین ہے

۵۲۰
نرم شفاف شکم اور رگ گل سی کمر — ناف اس لطف کی دریا مین ہو جسطرح بھنور
اس سی کیا ہوگی کوئی اور کمر نازک تر — وہم باطل کا یقین دلکو ہوا ہی اکثر

یہ بھری کولی ہین بس جان پسی جاتی ہے
جان کیا روح بھی ہر آن پسی جاتی ہے

۵۲۱
بالیان موتیونکی کانونمین لونمین یچلی — خوشنما ناک مین اک لیل بھی تہی سچی
طوق بھی سونی کا کردنمین تابیل بھی تہی — تلکڑی کی تھی کڑی ہاتہونمین بہاریہاری

دلکو حلقی مین پہنساتی تھی کڑی سونسکے
زیب تہی بہای مبارک مین جڑی سونسکے

۵۲۲

جامدانی کی دوپٹہ پہ وہ گوٹ اطلس کے
چستت کسن لطف کی پہنی سوی بہاری کتی
خرسن دل کی لئی کہہ نہ رہی تہی بچلی
پایجامہ کی شکن قہر کئی دیتی تھی

دوروہ پایچہ نکا اپنی جو دکہلاتی تھے
اطلس چیرخ کی بہی ہوش اڑی جاتی تھے

۵۲۳

ہنس کی کنی لگی کیسا ہی مزاج عالی
منہہ سی کچہہ بہو لوکہ انتو ہی طبیعت اچہی
مینی بہی ہنس کی کہا تم پہ نکلتا ہی جے
ہو کی برہم لگی کہنی کہ اب اچہی تہرے

گلی بیہودہ کسی اور ہی کی ساتہ رہین
چو چلی ایسی اجی اور ہی کی ساتہ رہین

۵۲۴

وہ نہین ہم جن فقری مین تمہاری ائین
خود کو ہلکان کرین رنج سہین غم کہائین
تم چلی جاو تمہین اور تو ہم گہر ائین
حرف پہر شکوہ شکایت کا زبان پہ لائین

دلکو بیفائدہ ہم رنج و تعب مین ڈالین
رنج کیون مول لین کیون جان غضب مین ڈالین

۵۲۵

لیکی تب مینی بلائین کہا ہی مالقا
مجکو کچہہ کام ہی دم بہر کی لی آو ذرا
ہنسکے کہنی لگی ایسا تو نہین ہونیکا
میری صاحب یہ کسی اور کو دیجی فقرا

کچی جو گولیان کہیلا ہوا سی دم دیجی
تمسی مطلب جیسی اوسکی بلائین لیجی

۵۲۶

باندہ کر ہاتہ کہا مینی کہا ہی مایۂ ناز
ساری عالم سی نرالا ہی تمہارا انداز
آپ ہی سا زکیا آپ ہی اپنا ہی ہو باز
چاہیئی بندہ نوازی تمہین ای بندہ نواز

عذر بیجا نکرو اوگہڑی بہر کی لیے
کچہہ قباحت نہین موجاو گہڑی بہر کی لیے

۵۲۷
کیا غلاموں کو سرافراز نہیں کرتی ہیں
غیر ممتاز کو ممتاز نہیں کرتی ہیں
چاہتی والی کو دمسازنہیں کرتی ہیں
حد سی جو بڑھ کی ہو وہ ناز نہیں کرتی ہیں

۵۲۸
ہٹ کو اب جانی دو پیاری مرا کہنا مانو
پاؤں پڑتا ہوں تمہاری مرا کہنا مانو

۵۲۹
ہو چکی عمر ستانا نہیں اتنا اچھا
مئی گل رنگ پیو لوٹو جوانی کا مزا
ہنسکی کہنی لگی تم ہوش میں آؤ لو ذرا
تمکو اس محبت و تکرار سی حاصل کیا

بات کی پوری ہیں جو کہتی ہیں وہ کرتی ہیں
ایک تم پر تو نہیں سیکڑوں ہی مرتی ہیں

۵۳۰
ہم اسی کی ہوی جو دیگیا تمکو فقرا
پانچی پکڑی ہوی دوڑی گئی بی سرورا
سو تو پھر کہنی ہوا انجام کو انکار کیا
واہ ری عقل سمجھتے ہو اسی کو تم عمرا

کیوں جی خالی جو کیا سغر بھری تھی کب کی
خوب ہم سمجھے کہ تم آدمی ہو مطلب کی

۵۳۱
سنکی اسبات کو گیسو کیطرح دلمیں بل کھا
پھیر تو جو آگیا جبیں مری دہ بینی کھا
حسن سا حسن نہیں اور پھر اتنا غمزا
لیکی آئینہ کو دیکھو تو ذرا منہہ اپنا

برق وش مہر لقا ماہ جبین سمجھی ہو
کیا تماشا ہی کہ تم خود کو حسین سمجھی ہو

۵۳۲
غور تو دلمیں کرو کیا ہی تمہاری صورت
کوئی کیا صورت آئینہ ہو محو حیرت
نہ ملاحت ہی جو عاشق کی ہو دلکو غیبت
چھری کی پتلی کی صورت ہی ہی گوری رنگت

اسپہ کہتی ہو کہ ہی سارا زمانا مشتاق
کون ہی میری سوا اور تمہارا مشتاق

۵۳۳
خیر منظور نہیں تمکو جوانا صاحب
ہو ہوندہ لین گی گوی ہم اور ٹہکانا صاحب
برسوں اس عشق کی کو چونکو ہی چھانا صاحب
ناز و رکھتا ہی اپنا بھی زمانا صاحب

مرغ دل پھر کا تو بازار دکھائیں گی اسے
۳۳ اک پریزاد کا دیوانہ بنائیں گی اسے

منتیں کرتا ہوں اب بھی مرا مانو کہنا — آؤ دم بھر کی لیی دل نہ کڑھاؤ میرا
دیکھو پچھتاؤ گی اتنا نہیں غمزہ اچھا — چاہنے والا کوئی مجھسا نہیں ملنی کا

رنج فرقت کا مری دل پہ سہو گی برسون
۳۴ ہای کیا آدمی تنہا نور کہو گی برسون

جو میں کہتا ہون سنو غور و تامل سے ذرا — لکھنؤ میں تو نہیں قحط پریزادونکا
ایک سی ایک حسین حق نے کیا ہی پیدا — خوب دلچسپ ہی یہ شعر کسی شاعر کا

تم جو ہرجائی ہوا اپنا بھی یہی طور سہی
۳۵ تم نہیں اور سہی اور نہیں اور سہی

ایسا اب ڈھونڈ کی معشوق کرشمہ پیدا — جسکا ہر عضو ہو اک نور کی سانچہ میں ڈھلا
حسن کا صورت یوسف ہو جہانمیں چرچا — غیرت لعل بدخشان ہو ہر اک لب اوسکا

چمنستان جہانمیں وہ گل چیدہ ہو
۳۶ بین تو میں ساری حسینونکو پسند بدہ ہو

پان کھاکر جو وہ لاکھی کو جمائی لیوے — جوہری لعل بدخشان سی بھی جھک پڑ کر
چوٹی گوندھوانا جو اوس حور کو ہو نظر — پنجۂ مہر تو شانہ بنی آئینہ قمر

رنگ رخسار سی نسرین و سمن کی اڑجائین
۳۷ زلف مشکین سی دھوئین صاف غنچن کی اڑجائین

وہ ہر حسن کرے عزم جو نوچندی کا — پیرتکلف اوسی پہناؤن میں بہاری جوڑا
کیچلی کا تو ہو توچھ میں سنہری لچکا — چمکی پورو نمیں ہون ہاتھ نمیں ہو خوشرنگ حنا

رشک سی تو تلف افسوس کو ملکر رہ جاے
پر تو شعلۂ رخسار سی جلکر رہ جاے

۳۸ جای درگاہ مین جب وہ مہ خوبی میرا — دیکھنی والی کہین صل علی صل علی
واہ ری حسن کہ یہ حسن ند دیکھا نہ سنا — آدمی ہی کہ کوئی نور کا ہی یہ بکا

۳۹ یہ ملاحت نہ کسی مین نہ صباحت دیکھی
آج نوچندی مین کیا چاند سی صورت دیکھی

۴۰ قاف تک حسن کا اوس مہ کی جو شہرہ پہنچا — آئین نظارکی خاطر ابھی پریان اوڑکی
سر بازار وہ کمری مین جو دم بھر بیٹھی — پھر تو یوسف کا زمانی مین کوئی نام نہ لی

۴۱ دیکھکر حسن خداداد کو حیرت ہو جاے
تجھکو بھی میری طرح دلسی محبت ہو جاے

۴۲ خوب سینہ سی مین چمٹا کی اوسی پہ مرکرون — لب خوش رنگ کی کس لطف سی چوسون
لبکی منہہ مین مین زبان بت مہ چوسون — تیری جانب کو نہ مین آنکہہ اوٹھاکر دیکھون

۴۳ اوسکی ہر آن پہ مین جان کو قربان کرون
تو پری بنکی بھی آی تو نہ مین ہنسیان کرون

۴۴ بر مین ہوگا جو میری وہ صنم مہ جمال — یہ تو ممکن ہی نہین ہی کہ نہو تکو ملال
وصل کا اوس سی جو ہنس بنسکی کرون کا مین سوال — ملکی آنکہون کو دیکا وہ بت نیک خصال

۴۵ نیند آی ہی مجھی بھی ابھی اچھا اوٹھو
سویرہو چلکی مسہری پہ خدارا اوٹھو

۴۶ گو محبت نہین ہی ریج مگر ہوگا ضرور — لاکہ باتون کو بنا یا کرین اسوقت حضور
دلمین انصاف کرو کی کہ ہی اپنا ہی قصور — عذر بیجا کی سبب سی نہ ہو اسا راقصور

۴۷ مانتی کہنا تو کیون ریج کی صورت ہوتی
صحبتین برہتین فزون دلکو محبت ہوتی

۴۸ ہی جو چلی اوتو جھگڑا نرہی — ریج ہو دور یہ بزور کا قصا نرہی
ہی خزان پہر اصلا نرہی — امور کو مسی کسی بات کا شکوا نرہی

	حسرتیں دل کی مری جان نکل جائیں ابھی ایک مدت کی سب ارمان نکل جائیں ابھی	

تمام ہوا

نثار

تخلص ہے منشی سدا سکھ دہلوی خلف منشی ستیل چند
منصب دار بادشاہی کا شاگرد ہین مرزا رفیع سودا کے
مقیم حال الہ آباد ہین جد امجد ہین منشی کشوری لال صاحب
منصف قنوج ضلع فرخ آباد کے فی الحقیقت انکا کلام
نیا ہے اور سب کے رنگ سے انکی طبیعت کا رنگ جدا ہے
رنگین طبع ہین اور نازک خیال یہ واسوخت
ان کا بنظر سراپا تازہ مضمون ہونے
کے ضرورۃ شامل اس مجموعہ کے کیا گیا ؛

۱ نواسوختہ نثار

۱

ہرچند کہ ای ہمشفق دل کو تئین سمجھایا
لیکن یہ جہالت سے خاطر مین نہین لایا

اس عشق کے سودے مین کس نے نہ دغا کھایا
فرہاد یہ وہ گدز امجنون نے وہ پیل پایا

اب ہاتھہ کو مل مل کر دن رات پڑا رونا
نادان کی رفاقت مین ہونا تو یہی ہونا

برباد گئی حرمت حاصل ہوئی رسوائی
کوئی کہے دیوانہ کوئی کہے سودائی

۲

کانون نے سنا جو کچھہ آنکھون سے کیا چرچا
آنکھون نے جو کچھہ دیکھا تو دکھو دیا بتلا

ای ہرسہ ہوے یکدل ہم منت ہوی رسوا
ناحق تمہین کیا کہیے تم اپنے کرم فرما

یہہ سادہ دلی اپنی اور اونکی یہ مکاری
اور اپنی یہہ مظلومی اور اونکی جفاکاری

یکطرف گلہ شکوہ یکطرف ملامت ہے
لوگون کی ندمت سے کیا سخت ندامت ہے

۳

جنگل کو جو اوٹہہ جاوین تو خار بیابان ہے
بازار مین جو نکلین تو شورش طغیان ہے

تنہا جو اگر بیٹہین تو نالہ و افغان ہے
باد یہ گریان ہے یاد ست و گریبان ہے

ایام صعوبت کے اسطرح گذرتے ہین
جو آپ سے کہہ کہیے تو خوف سی مرتے ہین

تقصیر کہین کسکی سب خوبی قسمت سے ہے
بولو جو اگر ہنسکر تو عین کرامت سے ہے

۹۴
گھر مین جو کبھی بیٹھین انبوہ طلبیونکا
تسپر خلش جان ہے تادیب ادبونکا
خدمت مین رہین تو ڈر ہے ترسبوبکا
یہہ چرخ کی گردش ہے یا پھیر غضبونکا

بہتر ہے یہی ہمکو اس در پہ پڑے رہیے
سر پر جو چلے آرا تو بھی نہین کچھ کہیے
ہم فدوی صادق ہین جو چاہیے سو کیجیے
پر غیر جو کوئی بولے تو بھڑک ذرا دیجیے

۹۵
جھڑکی لب شیرین کی ہی باعث ممتازی
گالی جو کبھی دیجیے تو عین سرفرازی
اپنا تو یہی وہ ہے دلسوزی و جانبازی
پر دل مین کھٹکتی ہے خیرونکی فسوں سازی

کیا جانیے کیا باتین دنرات اوڑاتے ہین
آزردہ کرین تمکو اور ہمکو کڑھاتے ہین
اسی صاحب من انکو کیون کان لگاتی ہو
سن سن کے یہ باتین تم کیون جی کو ستاتے ہو

۹۶
تقصیر مری کب تھی جو تمنے بڑا مانا
یون عہد سے فرمایا چل نے تجھے پہچانا
اپنی تو مسادت ہے اوس دوست سے ہمدم
پر سخت اذیت ہے مردودون کا بہکانا

جو یار تمہارے ہین وہ بندہ ہر جائی
ہمکو تو اسی در پر تا زیست جبین سائی
خط آیا لبون پر جب ای کمسیان اوڑجاوین
اس در کے اوپر ہم بھی اسوقت ہین پہنچاوین

۹۷
بلبل کو بجز گل کے نہین کچھ سر الفت ہے
شمشاد سے قمری کو ایسی ہی محبت ہے
دیوے سے پتنگے کو دیکھا ہی یہ حالت ہے
اے میرے کرم فرما اپنی ہی یہ حالت ہے

افسوس ہین کہ دیسے مردم سرشت ہی بدل گئے
اب درد ہوے جل گئے اور خار ہو کر گل گئے
ہے تنگ کہ یارون سے ہمدرد نہین ہین باہر
درکار رہم و بیکار رہم چون مد جزر اب اندر

۵۸

طفلی مین پڑہا منطق کچہ بندسہ کچہ ہیئت
کچہ علم معانی کا کچہ طب کچہ سوک حکمت
اب خدمت عالی مین یہ ان رہی غرت
کئی جو نہ ہیر کا وین رہتی ہی نہین حرمت

افسوس کہ وہ طفلی گذری تہی نفاہت مین
اب خدمت عالی مین نہتی ہی سفاہت مین
علم و ادب آموزی استاد کے تبلائے
یہ مرغ نے پر و نکے بارے نہین سکہلائے

۵۹

تم شیر برنہ کر یہان کسکو ڈراتے ہو
اور جو ٹی سی دہمکی سے ناحق کو کہاتے ہو
ہو سر کو جہکا دیکہے تو جہکی سے کہاتے ہو
کسکا نہین خطرہ کیون شرم مین آتے ہو

یہ اپنی تمنا ہے اس عید کے مین دن
جب تیغ کے پانی سے تر ہو وے یہ گردن
کر ینڈے کے بطریق یہ سر ہو کان سے اوجہا ہو کے
یا انکہہ سر کوچہ و بازار مین ڈالو گے

۶۰

اس چاند کے ٹکڑے پر صدقے و لاگ ردان
اس سرو کی قامت پر قربان کرون سو جان
ابرو پہ فدا دل ہے انکہون پہ نثار ایمان
اس زلف کو گذرا تو ہے زندگی گذران

کس کافر بیدین کو یا بوس کی ہے قدرت
جو نقش قدم ادہر کہے تو کرین ہرات
جو فد وی صادق ہین ہر آن تصدق مین
اس حسن تمہارے کے ہر حال مین رونق ہے

تمام ہوا

دوم
واسوخت نشار

۱

ہجر مین عشق کی سوزش کا بیان کیا کیجی
شرح و تفصیل مین قاصر ہے زبان کیا کیجی
دل کو سمجھایا بہت آہ و فغان کیا کیجے
نکمو معلوم ہے اب زیادہ عیان کیا کیجے

ہوگیا طول نپٹ مرض دل افگاری کا
لاد وا درد ہوا عشق کی بیماری کا
عشق جانکاہ ترا سن نہ چنین دانستم
این زمان قدر تو ای غارت دین دانستم

۲

نکمو کیا کہیے نپٹ اپنی ہی سب ہے تقصیر
جو ہوئے آپ سے آرام تمہاری مین اسیر
ابتو ناچار کیا عشق نے طوق و زنجیر
شخصیت کہو کے جہان مین ہوئے عاشق تشہیر

ہمنے جانا تھا محبت مین بڑی راحت ہے
یہہ نجانا تھا کہ یہہ عشق نپٹ آفت ہے
بودہ ام ازالم عشق و محبت آزاد
این بلا از سر تو بر من مسکین افتاد

۳

ایک دن وہ تھے جو آپاتی سے گجاتی تھے
بھولی باتون سے نپٹ دل کو لبھاتی تھے
جب کبھی غصہ سے ہم چشم کو دکھلاتی تھے
زرد پڑ جاتے تھے اور ڈر کے قسم کھاتی تھے

ان رقیبون نے کیا ہے تمہین یون گمراہ
ایسا صحبت کا اثر ہوتا ہے اللہ اللہ

شرم باشد ز تو این طرز بدای نور نظر
اہل تمکین چنین وضع پسند و کمتر

ع

خط کو پیٹھے سے تو کچھ دل پہ نہیں وہم و خیال
لیکن ای صاحب من یہ تو بڑا ہی جنجال
کہ لکا آوے تو اب ایجی کی جان پہ زوال
یہ تو ہو جہ نزالی سے تراشی ہی چال

کیوں عبث ہوتے ہو دنیا مین سیان نادان بنا
کیا پڑا آکے غریبون سے تمہین ایسا فساد
از خدا ترس کہ این پیشۂ سفاکانست
اہلیت را نہ چنین ظلم و ستم شایانست +

ع

چشم انصاف سے تک غور کرو بہر خدا
پہلے پائے ستے کہان آپ نے یہ طرز ادا
دل ربائی کا دیا ہم ہی نے سب ڈول بتا
راستے اب کوئی تم سا نہین ہندوستان ذا

جان اور بوجہ کے جو تم ہی نہین دیتے داد
آگے کہکے کرین جا کر کے یہ اپنی فریاد
بند گیہاے مرا حیف ندانے ہیہات
زندگی تلخ تر از موت و حیات از سکرات

ع

دنبہ کا داک تمارکیو کیا خوش اسلوب
فصد و مسہل سے لہو کے تئین رہو یا خوب
بعد ازین دی دے تبرید دوائین مرغوب
پہیہ ورزش کو بتا جسم کی سب کہوے عیوب

غسل و حمام سے من جسم کی تئین صاف کیا
عنبر و مشک ستی دنبہ کی تئین باس دیا
گلشن حسن نو زمینگونہ نمودم شاداب
کردہ از جہ تلمف حق سن ای خانہ خراب

ع

بیج بنانے کی طرح تمکو سکہائی ہمنے
مسی اور سرمہ کی ترکیب بتائی ہمنے
شرم سی چپکی جو کہائی تھی چھٹائی ہمنے
حسن خدمت کے سزا خوب سی پائی ہمنے

نثار

جو رقیبو نسے ملجای کے ہین دشمن جان
ہے پر یکیا نہین اس بات کا تسے ہر آن
اینقدر جور و جفا از تو نے با یستے
این چنین ترک وفا از تو نے با یستے

۹۸ عرض احوال تو خدمت مین بیٹ لا حاصل
لیکن اب آے پڑی ای مرا صاحب مشکل
فائدہ کچھ ہی نہین منفعت مین ہو تا ہی مخجل
کہ بنا بو لے نہین رہتا ہی یہ کافرو دل

بیحیا کر دیا اس دل نے ہمین ہاے بیٹ
ایسے بیرحم کی الفت سے نہین ہتا ہٹ
عرض انیست کہ از لطف تو جہ فرما
جانب کلبۂ احزان من ای ماہ ورا

۹۹ ای نثار اب تو نا سب ہے یہی زیادہ نہ بک
گرچہ وہ یار جفا کار جفا ہے بیشک
داستان عشق کی ہو طول کہی کاکب تک
لیکن آیندہ کو رکھہ دلمین توقع زنہار

کیا عجب ہے کہ کسی روز با لطاف محال
آ ملے تجھکو رقیبون کے تئین کر پامال
دارم امید ز افضال کریم خلاق
کہ کند یار تو بر بیکسے تو اشفاق

تمام ہوا

نوائی

تخلص ہے پنڈت اجودھیا ناتھ صاحب
دہلوی متعمد عدالت فوجداری جودھپور کا
ابتداے سن شش سالگی سے
شاگرد مولوی امام بخش صاحب صہبائی
کے ہوئے بلکہ الف بے بھی خدمت
مولوی صاحب موصوف ہی سے شروع
کی تھی اور مولوی صاحب نے بھی پہلے پہل
انہیں سے ابتدا استادی کی کی فقط

واسوخت نوائی

۱

داد از شیفگی های دل سوز و گداز
داد از بیهد گیهای رقیب غماز

داد از گردش آن چشم همه فتنه و ناز
داد از جور و جفائی فلک شعبده باز

حال سودائی دل خود بکه تحریر کنم
شکوه مدعیان پیش که تقریر کنم

۲

یاد روزیست که فارغ ز هوس ها بودم
بیخبر از مے و ساقی و عسس ها بودم

غافل از نالهٔ مرغان قفس ها بودم
غافل از آه دل و سوز نفس ها بودم

غم دل خوردن و چاک جگرم یاد نبود
هیچگه بر لب من نالهٔ و فریاد نبود

۳

ناگهان وقت بهار آمد و شد موسم گل
هر طرف نغمه سرا شد ببر گل بلبل

گشت رنجیده بپا باد نسیم از سنبل
زد بر آورد گل و لاله بکف ساغر مل

روز بازار جنون گشت بسر سودا شد
هر یکے را بهوس لاله رخی پیدا شد

۴

مست از باده غفلت بگلستان رفتم
بتماشای گل و صحبت مستان رفتم

بفضائے چمنے چون گل خندان رفتم
روش لاله رخان دیدم و شادان رفتم

بر سر صفحه و هر سمن چمن گردیدم
پے هر عشوه گری شعبده وفن گردیدم

گرد فرش صفے از مژہ سیرفت کیے
سر بزانوی کسے داشتہ پیخفت کیے
حال رنج و غم دل پیش تبے گفت کیے
اشک چون سلک گہر ہر مژہ میسفت کیے

۹۶
پای کوبان طربی نغمہ سرایان سوئے
موکشان بردہ دلے طرۂ عنبر بوئے

۹۷
آن یکے والہ و مفتون بت خوش اندام
آہ سردے بلبے در سخنے بوئے نیاز
ہر یکے باد گرے گرم بسر گوشی دراز
ہر یکے را بہ یکے شعبدۂ و غمزۂ و ناز

۹۸
مست مرغان چمن ہم نفسان ہمچو شباب
مطربان چار طرف زخمہ زنان تار رباب

۹۹
ناگہان حور وشے طرف کلہ کج بشکستہ
عہد زیبائی خود با گل رعنا بستہ
موسیان زلف چو سنبل دہنش چون پستہ
سرو قد لالہ رخے در چمنے بنشستہ

۱۰۰
از دو نارنج دو تا نارنج فزائی دل و دین
وز دو ابرو پی قتل آختہ شمشیر بکین

۱۰۱
بہ یکایک شرری از جگرم پیدا شد
آہ آمد بلب و اشک ترم پیدا شد
بہمان لحظہ کہ در نظرم پیدا شد
در دل و سینہ ز عشقش اثرم پیدا شد

۱۰۲
عشق در سینہ نہان بودنے دانستم
نشتری در رگ جان بودنے دانستم

۱۰۳
عشق آن عشق کہ خاک ہمہ کس داد بباد
قیس شد بیشہ گزین تیشہ بسر زد فرہاد
کاوشی در دل مرغ چمن از گل افتاد
بغنان قمری بیدل سرو آزاد

۱۰۴
حضرت عشق تو آنی کہ جگر خستۂ تو
نالہ و زاری و غم مغنی بر جستۂ تو

۱۰۵
قدمی رفتم و از سینہ دل آمد بیرون
نرگس عربدہ جو دیدم و گشتم مفتون
جان و تن گشت فدائی لب و سر و سوزون
صبر از دست شد و دوشم از حد افزون

طاقت و تاب و توان در دل بیتاب نماند
یک نظر دیدم و در چشم ترم آب نماند

۵۱۱

چشمکای همه ناز و داد عشوه و ناز
چشم فتان تو مر طائر دل را شهباز

برسن تفته مگر لطف کن از راه نیاز
عاشق زار توام با دل پرسوز و گداز

رازدل گو که سنجی ز چه رو بنشستی
ای غزال ختن از دام کدامی رستی

۵۱۲

نکسی یار تو و نیز تو دلدار کسی
نه پی وصل کسی وعده وانکار کسی

نظر رحم نبینم بدل زار کسی
برق صحبت نفتاد است در انبار کسی

باغشق چیست که کس مونس و غمخوار تو نیست
بوسه و گیر درین نامه تماتار تو نیست

۵۱۳

من از لطف تو گر دم که ای نام تو چیست
حاصلت چیست ز من این همه پیغام تو چیست

چون در آغاز جنونت شده انجام تو چیست
ماکه ناواقف عشقیم بگو کام تو چیست

عشق و عاشق چه بود این زکه آموخته
چنین چاک بگر چشم من دوخته

۵۱۴

گفتم ای غنچه دهان بهر چه پیدائی تا کے
لذت دلبری و عشق ندانی تا کے

با چنین شرم و حیا زعم جوانی تا کے
نکنی محرم اسرار نهانی تا کے

یار من باش که دل داده گفتار تو ام
جان فدائی تو و دل یار وفادار تو ام

۵۱۵

گفت اطمعت گزین عهده برآئی باری
گره از تا خن تدبیر گشائی باری

چه شود گر تو بگوئی سخن آئی باری
از پی عهد و وفا عهد نمائی باری

باوفا باش که از دل بتو تن در دادم
گر تو مشتاق منی هم ز تو سن و شادم

۵۱۶
در میان بود سخن گرکه شب آمد بسر — شد روان جانب مهر آن صنم سیمین بر
دل ز پهلوی او رفت و زدم چاک جگر — دخترم کرد ز یک حال بحالی دیگر

لعل همین نکته و گردید گلستان از من
روز ما تیره چنان شد شب هجران از من

۵۱۷
که گلی دیدم و دل گفت رخ دلدار است — زین چمن سنبل تر هم سر زلف یار است
عین چشمش نظر نرگس جادوکار است — گل شقایق ای اینجا لب شکربار است

که شبستان نظر کردم و گفتم قد اوست
شاخ نسرین بکنم آمد و گفتم بر اوست

۵۱۸
سیب اینجا همه جای ذقن میدیدم — پسته گویا دهن او بسخن میدیدم
برگ بید ابروی آن نادره فن میدیدم — گوش جانانه ز گلنار زمین میدیدم

گاه بر تخته گل و هم جبین میکردم
سبد نسترن از سینه یقین میکردم

۵۱۹
گرد نقش غنچه نبود و زین گلشن بود — قاش پیوندی نارنج چو بینی بنمود
پی تشبیه شکم دل گل سخن فرمود — غنچه یاسمن از ناف گره باز کشود

در رگ گل چو بامعان نظر میدیدم
لاله را نقطه شک بهر کمر میدیدم

۵۲۰
از فزون و ز شمارم که ازان راز نشان — فاش گویم که چه جاست بزیر دامان
از گل نیم شگفته ست بلب آه و فغان — بلبلان را که بجویند بنفشه بغذان

بیم آنست خطا شد که همین گوئی گل
شمع فانوس بگویا که بکف ساغر مل

۵۲۱
سایه چاه ذقن زیر گر افتاد ست — بر قع افگنده بروعین حیا استاد ست
زخم ناسور دل نادره سر فرهاد ست — گیری انبه تر اشیده بکف جهاد ست

۵۲۲
گاه دل گفت که پستان دو ترنج خاست
صندلین شاخ دو پایش نبر بانها خاست

۵۲۳
درهمین گوشت دل شب چو بانجام رسید
از بر یاسمن صبح گل مهر دمید
بلبل آمد بنوا باد سحرگاه وزید
گوش وا کرد چو گل ناله بلبل بشنید

۵۲۳
نو گلی بر سر هر شاخ چمن زار شگفت
سوزن سبزه زر شبنم دُر شهوار بسفت

۵۲۴
بهر تعظیم صبا قامت شمشاد خمید
لاله و گل بچمن ساغر گلگون طلبید
قطره ریز آمدن باد سحر چون گل دید
آب بر دیده خوابیده نرگس باشید

۵۲۴
نازنینان چمن عهد محبت بستند
عندلیبان جفاکش ز نشیمن جستند

۵۲۵
گفتم از دل بخیال سخن حور نژاد
مهب باد شمالی غم دل بر دز یاد
وعده وصل رسیدست کمن ناله وداد
جذبه حسن ربا بنده قدم پیش نهاد

۵۲۵
خضر راهم دل من بود و براه افتادم
سر بدل و یکه اول بره او دادم

۵۲۶
کوی او دیدم و گفتم که چه حالست اینجا
مرغ دل مضطرب و بی پر و بالست اینجا
بیخودم طاقت رفتار کجالست اینجا
بیقین میکن این حور مثالست اینجا

۵۲۶
خانه اش دیدم و شد هوش ز سر بیرونم
بر درش رفتم و شد حسرت دل افزونم

۵۲۷
شوق دل چون قدمی چند در انجا نهاد
راس و چپ لاله رخی دید م و سرو آزاد
هر طرف لعبت چین داد نزاکت میداد
در صف ماهرخان صدر نشین حور نژاد

۵۲۷
زلف آشفته لب خنده بکف ساغر مل
چشم مخمور و نگه مست و بکف دستش گل

نظرم کرد و شد از شرم عرقناک جبین
پیش خود خواند بصد ناز و هزاران تمکین

دست بگرفت و بفرمود که اینجا بنشین
عقل تاراج شد و رفت بغارت دل و دین

گفت خوش آمدی و بلکه صفا آوردی
رنج بردی ز دل و وعده بجا آوردی

۲۹

در خیال تو لب خواب ز چشمم گم بود
ریزش اشک رخ همچو مه و انجم بود

بستر خار مگر پهلوی من قائم بود
حیرت از وحشت من در نظر مردم بود

سحر کردی چه بمن بهر خدا راست بگو
چه دمیدی بسخن بهر خدا راست بگو

۳۰

گفتم ای جان و تن زار فدایت باشد
از تو بر من ز خدا بر تو عنایت باشد

عاشق چشم ترا سحر روایت باشد
دل زمن برد و باز این چه حکایت باشد

در سر و پای خودم فرق سر و پا نیست
از سر کوی تو پائی نکنم جا نیست

۳۱

عهد کردم که ز عهد تو نباشم بیرون
تا ز زلفت شده دل چاره ندارم اکنون

هیچ جز یاد دهان تو نباشد بدرون
لب لعل تو بود ضعف دلم را معجون

چشم بیمار ترا عین شفا پندارم
هر جفائی که کنی من ز وفا پندارم

۳۲

بعد تقریر فراوان سر خوبان چگل
گفت این عهد تو هم از سن و از تست بدل

مشتری زهره قران کرد و بهم در منزل
جام پر کرد بگفتا که بنوش از ته دل

ساغر باده گرفتم بکف و نوشیدم
دیده جز ساقی خود از دو جهان پوشیدم

۳۳

مست عشقش شدم و یکدو سه جام از می ناب
بلبش ریختم و رفت سخن از هر باب

سرم از چشم شد و جوش زد از مایم شباب
شوق شد دست و گریبان دل انبس بیتاب

دست در حلقهٔ آن زلف دوتا آوردم
بر سر دل زکف خویش بلا آوردم

مدتی چند بدین وضع بسر شد ایام
عشق جانانه و من بیخبر از خویشتنم

ساقیا هجر مدید یکشبه وصل مدام
یار هم بستر دی بر لب ایام بکام

دل زسر پنجهٔ شاهین قضا غافل بود
چه توان کرد که سعی من و دل باطل بود

آخر آن عهد شکن شعبده فن کافر کیش
بادهای مخالف بستم آمد پیش

دشمن جان حزینم شده بیگانه و خویش
میزند خندهٔ هر کس نمکی بر دل ریش

خاک گردیدم و رسوا سر مایهٔ ارشدم
زین گناهی که بعشق تو گرفتار شدم

آن همه ناز و نیازی که بمن بود ترا
نظر مهر بمن شعبده فن بود ترا

همه اعجاز مسیحی بسخن بود ترا
بهر تسکین دل ریخ محن بود ترا

اینک آن لطف و مدارات نمی بینم چیست
کجروی های تو جانا نه پی کینم چیست

سهل نوشین ترا شرب مدام دگر است
قند گفتار تو دلدار بکام دگر است

زلف مشکین تو ژولیده بدام دگر است
از رخ چون گل تو بو بمشام دگر است

من چه کردم که چنین رنجه زمن گردیدی
تا چه دیدی که چنین عهد شکن گردیدی

در دل اندیشهٔ یاران دو رنگ کس را نبود
هیچگه گرد گل روی تو جز خار نبود

سادهٔ بودی و چنین غازه بر رخسار نبود
مایهٔ حسن ترا گرمی بازار نبود

آتش عشق من اول بدل افروخته ام
چشم فتان ترا غمزه من آموخته ام

۴۰
چون بعهد تو بسی رنج و تعب می بینم | از نگاه تو سوی فتنه غضب می بینم
غیر را با تو سر لهو و لعب می بینم | هر زمان کوی تو پر شور و شغب می بینم
کی توانم که به بینید دگری روی ترا
من پریشان شوم او جمع کند موی ترا

۴۱
جور های تو ز دل برد زلب طاقت و تاب | از جفای تو کبابست دل و جان بیتاب
از سخنهای تو یک لحظه نمی آید خواب | نیک بر عهد تو این شعر نظیریست جواب
عشق را کام بعهد دل خود کام تو نیست
صبح امید شب وصل در ایام تو نیست

۴۲
این زمان گرچه بسی مایل دیدار تو اند | شانه زن در گره طرهٔ طرار تو اند
باعث شهرت و هنگامه بازار تو اند | در گمان تو بدل یار وفادار تو اند
گر خدا خواست خود از کرده پشیمان گردی
کو بکو در پی من خاک بدامان گردی

۴۳
گر وفا زند گیم کرد چنین ست امید | یک گل تازه ز گلزار جهان خواهم چید
دیدنی چشم کسی گوش کسی هم نشنید | بینی از حسرت و گوئی که چنین گل نه دمید
آن کف پای نگارین بروت رنگ زرو
وزدم خنجر امر و فتنه دست عشوه بمو

۴۴
بعد ازین دست من و پای دلارای دگر | از تو بستانم و دل را بهم جای دگر
بندد از خون دل زار حنا پای دگر | عهد کردم بدل و نیست جز این رای دگر
سجده گه قبلهٔ ابروی تو بی دیگر به
تا ز زنار زهندوی دگر کافر به

۴۵
گرچه تا این بفراق تو بسر می بردم | دل خود سوخته و خون جگر می خوردم
خاک نعلین ترا کحل بصر می کردم | ناله ها کردم و شب را بسحر آوردم

لیکن اکنون بفراق تو نمیرم هرگز
آن ادائی تو کجا یابم و میرم هرگز

۴۴

ای جفا پیشه لبی نیست که نالان تو نیست
نیست خلقی که ته خنجر بران تو نیست
زنده ئی نیست که چون مرده بزندان تو نیست
گردنی نیست که خونش ته دامان تو نیست

زیر دامان تو خونی که شفق مے مالد
گل خورشید بود گو ز افق مے بالد

۴۵

چند بر آتش هجران دلم اسپند کنی
روی من بینی و با غیر شکر خند کنی
در رهم بینی و رو پوشی و در بند کنی
نیست خوش با تو بمن ظلم تو تا چند کنی

مرغ وحشی ز قفس رفته نمے آید باز
از کمند آهوی برجسته نمے آید باز

۴۶

آنکه لعلی دهنی را بادائی میخورد
دوش دیدم مئی گلگون بصفائی میخورد
سرفرازست سری کو سر پائی میخورد
گشته منظور نظر آنکه قفائی مے خورد

گه حنا بر کف و گه بند قبا مے بندد
تهمت ذلت ناموس بما مے بندد

۴۷

برق غم خرمن صبرم بدل افروخت تمام
آتش ظلم تو کالای دلم سوخت تمام
دل من تا به غم لبسکه بنید و خت تمام
شد برین شعر حزین اینهمه اسوخت تمام

بعد مردن ز جفاے تو اگر باد کنم
از کفن دست برون آرم و فریاد کنم

۴۸

عاشق روی تو بیوجه توائی کے بود
حاجتش راز تو امید روائی کے بود
از غبار یکه ولت داشت صفائی کے بود
زین همه دام بلا چشم رهائی کے بود

بمجاز از بتکاهیے تو قانع مے زیست
بحقیقت نظرے داشت بصانع مے زیست

حاشا للہ کہ بر ین حسن تو مفتون باشم
تا بہ لیلی و شیت و اویس مجنون باشم
نبل در کوی تو و تشنۂ جیحون باشم
گر بیایم بدرت کافر ملعون باشم

ساختن با غم و تسکین دلم مطلب بود
ورنہ عشقم بچو تو ہوسی منصب بود

۵۰

ز تو در حسن و جمال اندر فزون بت نگشت
بخدا گر گلستم چشم بخوبان بہشت
ہست یکسان ہمہ در چشم چہ زیبا و چہ زشت
تخلبند ازل از عشق کسے تخمی کشت

گر چمن زار وصالش گل امید دمید
غم دوری الم ہجر بیکبار رمید

۵۱

از مئے وصل مدام آن ہمہ مسرور شدم
مرشد پیر مغان گشتم و مشہور شدم
ناظر دلبر خود بودم و منظور شدم
گو نوائی بقیم ثانی منصور شدم

در جہان ہر چہ بود از من و از بہر منست
از ازل تا بہ ابد کون و مکان بہر منست

تمام ہوا

وحشی یزدی

یہ شاعر نامی و سخنور گرامی شعرائے متقدمین
عجم سے ہین صاحب دیوان اور اہل زبان
ہین فارسی مین واسوخت گوئی کے موجد یہی
ہوے اور فی الحقیقت ممتنع الجواب واسوخت
لکھا ہے جو لطف محاورہ اور زبان اور فصاحت
و بلاغت کا ان کے واسوخت مین ہے یہ لطف
کسی فارسی واسوخت مین نہین پایا الحق
قبول خاطر و لطف سخن خدا داد است فقط

۱
واسوخت ملا وحشی

دوستان شرح پریشانی من گوش کنید
قصهٔ بی سر و سامانی من گوش کنید
گفتگوی من و چیرانی من گوش کنید
داستان غم پنهانی من گوش کنید

شرح این آتش جانسوز نگفتن تا کی
سوختم سوختم این سوز نهفتن تا کی

روزگاری من و دل ساکن کویی بودیم
تابع خوی بت عربده جویی بودیم
عقل و دین باخته دیوانه روی بودیم
بسته سلسلهٔ سلسله موی بودیم

کس در ان سلسله غیر از من دلبند نبود
یک گرفتار ازین جمله که هستند نبود

این همه مشتری و گرمی بازار نداشت
یوسفی بود و دلی هیچ خریدار نداشت
نرگس غمزه زنش این همه بیمار نداشت
سنبل پرشکنش هیچ گرفتار نداشت

اول آنکس که خریدار شدش من بودم
باعث گرمی بازار شدش من بودم

عشق من شد سبب خوبی و رعنائی او
داد رسوائی من شهرهٔ زیبائی او
بسکه کردم همه جا شرح دل آرائی او
شهر پر گشت ز غوغای تماشائی او

این زمان عاشق سرگشته فراوان دارد
کی سر برگ من بی سر و سامان دارد

۸۴

چاره نیست ندانم به ازین رای دگر | که دهم جای دگر دل بدل آرای دگر
چشم خود فرش کنم بر کف پای دگر | بر کف پای دگر بوسه زنم جای دگر

بعد ازین رای من این است چنین خواهد بود
من بر این هستم و البته همین خواهد بود

۸۵

پیش تو بار نمود یار کهن هر دو یکی ست | حرمت مدعی و حرمت من هر دو یکی ست
قول زاغ و غزل مرغ چمن هر دو یکی ست | نالهٔ بلبل و فریاد زغن هر دو یکی ست

این بد و نیک که قدر همه یکسان نبود
زاغ را مرتبه مرغ خوش الحان نبود

۸۶

چون چنین ست پی کار دگر باشم به | چند روزی پی دلدار دگر باشم به
مرغ خوش نغمه گلزار دگر باشم به | عندلیب گل رخسار دگر باشم به

نو گلی گو که شوم بلبل دستان سازش
سازم از تازه جوانان چمن ممتازش

۸۷

آنکه در چاهم افگند و مبدم از اری هست | می تواند که از من بدلش یاری هست
از من و بندگی من اگرش عاری هست | بفروشند که بهر گوشه خریداری هست

بوفاداری من نیست درین شهر کسے
بندهٔ بیهنر امروز هست خریدار بسے

۸۸

مدتی در ره عشق تو دویدیم بس ست | راه صد بادیه بیداد بریدیم بس ست
قدم از راه طلب باز کشیدیم بس ست | اول و آخر این مرحله دیدیم بس ست

بعد ازین ما و سر کوی دل آرائی دگر
نغمه‌ای و غزل خوانی و غوغائی دگر

۸۹

ای پسر چند بکام دگرانت بینم | مایهٔ عیش مدام دگرانت بینم
سر خوش و مست ز جام دگرانت بینم | ساقی مجلس عام دگرانت بینم

۱۱

تو چه دانی که شدای یار به بیباکی چند
چه هوسها که ندارم به هوسناکی چند

۱۲

تو مپندار که مهر از دل پرخون نرود
آتش عشق بجان افتد و بیرون نرود
این محبت بصد افسانه و افسون نرود
چه گمان غلط ست این نرود و چون نرود

۱۳

چند کس از تو و یاران تو آزرده نبود
دوزخ از سردی این طایفه افسرده نبود

۱۴

یار این طایفه خانه برانداز مباش
از تو حیف ست باین طایفه دمساز مباش
می شنوی شهره باین قوم آواز مباش
غافل از لعب حریفان دغاباز مباش

۱۵

به که مشغول باین شغل نسازی خود را
این نه کار یست مبادا که ببازی خود را

۱۶

در کمین تو بسے عیب شماران هستند
سینه پر کینه ز تو سینه فگاران هستند
داغ بر سینه ز تو کینه گذاران هستند
غرض این ست که در قصد تو یاران هستند

۱۷

باش مردانه که ناگاه قضائی نخورے
واقف کشتی خود باش که پای نخورے

۱۸

گرچه از خاطر وحشی هوس روی تو رفت
از دلش آرزوی قامت دلجوی تو رفت
دل آزرده و آزرده دل از کوی تو رفت
با دل پر گله از ناخوشی خوی تو رفت

حاش لله که وفای تو فراموش کند
سخن مصلحت آمیز کسان گوش کند

تمام هوا

دیگر واسوخت و حشی

۱

ای گل تازه که بوی وفا نیست ترا
خبر از سرزنش خار جفا نیست ترا
التفاتی باسیران بلا نیست ترا
ما اسیر تو و اصلا غم ما نیست ترا
رحم بر بلبل بی برگ و نوا نیست ترا
بر اسیر غم خود رحم چرا نیست ترا

فارغ از عاشق غمناک نمی باید بود
جان من این همه بیباک نمی باید بود

۲

همچو گل چند بروی همه خندان باشی
همره غیر بگلگشت گلستان باشی
آن زمان باد گران دست و گریبان باشی
جمع تا جمع نباشند پریشان باشی
زان بیندیش که از کرده پشیمان باشی
یاد حیرانی ما آری و حیران باشی

مانباشیم که باشد که جفائی تو کشد
بجفا سازد و صد جور برای تو کشد

۳

شب بکاشانه اغیار نمی باید بود
همه جا با همه کس یار نمی باید بود
همره غیر بگلزار نمی باید بود
غیر را شمع شب تار نمی باید بود
تشنه خون من زار نمی باید بود
تا باین مرتبه خونخوار نمی باید بود

من اگر کشته شوم باعث بدنامی تست
موجب شهرت بیباکی و خودکامی تست

۴

دیگری جز تو مرا این همه آزار نکرد
چو تو کس در نظر خلق مرا خوار نکرد

آنچه کردی تو بمن هیچ ستمگار نکرد
این ستمها دگری با منِ بیمار نکرد
هیچکس این همه آزار منِ زار نکرد
هیچ سنگین دلی بی رحم چنین کار نکرد

گر ز آزردن من هست غرض مردن من
مُردم آزار مکش از پی آزردن من

۵۵۳

جان من سنگدلی دل تو دادن غلط است
چشم امید بروی تو گشادن غلط است
بسر راه تو چون خاک فتادن غلط است
روی تر کرده بروی تو نهادن غلط است
رفتن اولی است بکوی تو ستادن غلط است
جان شیرین بتمنای تو دادن غلط است

چون ندانی که غم عاشق زارت باشد
چون شود خاک بران خاک گذارت باشد

۵۵۴

مدتی هست که می دانم تدبیری نیست
هیچ زلف تو پریشانم و تدبیری نیست
از غمت سر بگریبانم و تدبیری نیست
خون دل رفته ز دامانم و تدبیری نیست
از برای تو پریشانم و تدبیری نیست
چه توان کرد که حیرانم و تدبیری نیست

شرح درماندگی خود بکه تقریر کنم
عاجزم چاره من نیست چه تدبیر کنم

۵۵۵

نخل تو خیز گلستان جهان بسیار است
گل این باغ بسی سرو روان بسیار است
بالب همچو شکر تنگ دهان بسیار است
ترک زرین کمر و موی میان بسیار است
جان من هیچ تو غارت گر جان بسیار است
نه که غیر از تو جوان نیست جوان بسیار است

دیگری این همه آزار بعاشق نکند
قصد آزردن یاران موافق نکند

۵۵۶

مدتی شد که در آزارم و میدانی تو
بکمند تو گرفتارم و میدانی تو
از غم عشق تو بیمارم و میدانی تو
خون دل از مژه می بارم و میدانی تو
از برای تو چنین زارم و میدانی تو
چه توان کرد در آزارم و میدانی تو

تا کی از دست تو و جور تو دل خون باشم
از مژه خون جگر ریزم و محزون باشم

۹

تکنم بار دگر یاد قد دل جویت
سخنی گویم و شرمنده شوم از رویت
گوشه گیرم و من بعد نیایم سویت

تکن آنطور که شرمنده شوم از خویت
دیده پوشم ز تماشای رخ نیکویت
دست بر دل نهم و پای کشم از کویت

۱۰

بنشو پند مکن قصد دل آزرده خویش
ورنه بسیار پشیمان شوی از کرده خویش

۱۱

چند صبح آیم و از خاک درت شام روم
بسر راه تو آیم بشوی رام روم
صد دعا گویم و آزرده به بشنام روم
دور دور از تو من تیره سرانجام روم
نبود زهره که همراه تو نیک گام روم

کس چرا این همه سنگین دل و بدخو باشد
جان من این روشی نیست که نیکو باشد

۱۲

از چه با من نشوی یار چه می پرهیزی
حرف زن ای بت خونخوار چه می پرهیزی
نه حدیثی کنی اظهار چه می پرهیزی

یار شو با من بیمار چه می پرهیزی
کیست مانع ز من زار چه می پرهیزی
بکشا لعل شکربار چه می پرهیزی

که ترا گفت که با من زد و فا حرف مزن
چین برابر و زن و یکبار رها حرف مزن

۱۳

درد من کشته شمشیر بلا می داند
با کیازم همه کس طور مرا می داند
مسکنم ساکن صحرای فنا می داند

سوز من سوخته داغ جفا می داند
عاشقی هجر منش نیست خدا می داند
همه کس حال من بی سر و پا می داند

چاره من کج مگذار که بیچاره شوم
سر خود گیرم و از کوی تو آواره شوم

از سر کوی تو با دیدهٔ تر خواهم رفت
چهره آلوده بخون از جگر خواهم رفت

تا نظر میکنی از پیش نظر خواهم رفت
نکه این بار چو هر بار دگر خواهم رفت

گر نرفتم ز درت شام سحر خواهم رفت
روی باز آمدنم نیست اگر خواهم رفت

از جفای تو من زار بر فتم رفتم
لطف کن لطف که این بار بر فتم رفتم

تمام ہوا

ہلال

تخلص ہے مرزا محمد صاحب خلف مرزا حاجی
صاحب کا معلوم نہین کہ یہ شاگرد کس
استاد کے ہین اور مولد اور مسکن ان کا
کہان ہے سوا اس واسوخت کے
جو درج مجموعۂ ہذا کیا گیا ہے کچھ کلام انکا
نہ دیکھا نہ سنا شاعر طباع اور خوش فکر
ہین کلام مین صفائی اور روزمرہ اور محاورہ
بہت ہے باقی العلم عند اللہ فقط

واسوخت ہلال

۱ کل کی ہے بات صنم تیرا یہ انداز نہ تھا
مائل فتنہ نہ تھا عربدہ پرداز نہ تھا
بزم سے غیر و کسے خالی کوئی غماز نہ تھا
ہمسے پنہاں تری محفل کا کوئی راز نہ تھا

ہمسے برعکس نہ یوں باتیں کیا کرتے تھے
مثل آئینہ کے تم صاف رہا کرتے تھے

۲ کرتے زیبائی تو آئینہ ہے دکھلاتے ہم
اوجھے زلفوں سے اوجھتے تھی تو سلجھاتے ہم
جے سہلتا تھا اگر با تو نہیں بہلاتے ہم
اتو وہ بات ہے افسوس نہیں پاتی ہم

تو دل آشفتہ مرے حال پر ہنستا نہ تھا
شانۂ زلف مرے پنجۂ مژگاں سے تھا

۳ غنچۂ لب کو نہ تھا یا کمی رنگت سے کام
تام سی بادہ کشی کے تمہیں نفرت تھی مدام
دور جام کا یاد تھے سمجھتے انجام
یا تو اب ہاتھ سے چھٹتا ہے نہیں شیشۂ جام

تا لب بام نہ بے پردہ چلے آتے تھے
دیدۂ رخنہ دیوار سے شرماتے تھے

۵۴

رونق تھی کاہے کو تیرے باغ کا سیر ہر آن
شوخ چشمی کا تمہارا تھا گل نرگس یہ گمان
اپنی بیگانہ کی آجانیکا رہتا تھا دھیان
اپنی سایہ سے بھی جھجکتے تھے رہس تھی تاوان

ڈر کی راتون کو مری پہلو مین جا کر رہتے تھے
بھولی پن کی مزی کیا کیا نہ اوٹھا کرتی تھے

۵۵

کام تھا یون نہ تمہین شیوۂ خوبی سے
نام کا پاس تھا کچھ ڈرتی تھی بدنامی سے
پختہ کاری یہ طبیعت مین نہ تھی خامی سے
صحبت غیر سے ڈرتے ہی بدانجامی سے

چاندنی راتون مین میدان مین نہ خواب آتا تھا
چشم سیارہ سے بھی تمکو حجاب آتا تھا

۵۶

خوش صدا تھی مگر اسطرح نہ تھی نغمہ طراز
گوش کل کو نہ سناتی تھی تم اپنی آواز
ساز کے نام سے تھی طبع تمہاری ناساز
راہ کی چلتی مین صاحب کا یہ کب تھا انداز

دلکو یون پاؤن تلی رقص مین کب ملتی تھی
یون جگر شعلۂ آواز سے کب جلتی تھے

۵۷

مین ہی اوس شعلۂ رخسار کا پروانہ تھا
مین ہی اوس سایۂ زلف کا دیوانہ تھا
مین ہی تھا عاشق جانباز تو جانانہ تھا
سوتی سوتی نہی زبان پہ مرا افسانہ تھا

ہم پہ ستار نہی اور تم صنم غیر تھے
خلوت ناز کے محرم قدم غیر تھے

۵۸

پردہ دار حرم ناز تھا افراط حجاب
سر بازار نکلتا تھا کبھی بند نقاب
تاب رہتی تھی گر دیکھتے مجکو بیتاب
ہاتھ مجھ دست لیکر تھا فقط بالش خواب

کب کھڑی بام پہ اے ماہ لقا ہوتی تھے
سر بازار یہ کب فتنے بپا ہوتی تھے

۵۹

انتبو کچھ نام خدا خوب نکالا ہے نام
خود سر و فتنہ گر و عربدہ جو و خود کام
عالم اشوب ہے انداز روش طرز خرام
حسن و قحبہ نگہ خلق ہے اور جلوۂ عام

رنگا وٹ کوئی بات اب نہین کہتا تم سے
میلا ٹھیلا کوئی خالی نہین رہتا تم سے

۱۰

جائی انصاف ہی کیا اس سی ستم ہوگا زیاد
غیر دین داد کرو تازہ کوئی گر سید اد
رکھو ناشاد ہمین اور رقیبونکو شاد
نامرادی جو ہماری ہی وہی عین مراد

ہم جلین گرم یہ اغیار کا بازار رہے
شمع ہر بزم تیرا شعلۂ رخسار رہے

۱۱

گھیری رہتی ہین جو مجلس کی نہ گردائی تھی
منہ وہ لگتی ہین جو چھونی نہ قدم پاتی تھی
ہم سخن وہ ہین جو بات تو نہین اڑی جاتی تھی
زلفین وہ چھوتی ہین سودائی جو کہلاتی تھی

خود فراموش یہ تم ای ستم ایجاد تھی
یاد اب اونسی بدی ہی جو کبھو یاد تھی

۱۲

اونسی آبیر شین ہین نام سی تنہا جنکی گریز
صحبتین اونسی ہین تنہا سایہ سی جنکی پرہیز
خار محفل تھی جو ای تازہ نہال نوخیز
گل تری بات کی چھلونکی کرین دست آویز

زلف و رخ کی تری مشتاق وہ ہر جائی ہون
جو کہین صبح کہین شام تماشائی ہون

۱۳

عشق کسکا جو نہین رسم ہوس سی آگاہ
عاشقی کا تری دعوی کرین سبحان اللہ
درست رہتی تھی جو دور اونسی ہوئی دلمین راہ
ہمسی جو عدی تھی غیر اونسی ہوا اونکا بناہ

آپ پھر اپنی تھین اہل وفا کہتی ہین
اپنے اطوار تو دیکھو اسی کیا کہتی ہین

۱۴

کیا اسی باتین کیا کرتے تھی بھولی بھالی
طرح گفتار نئی رنگ کی اب ہی ڈالی
بات سیدھی ہی کوئی تہ سی نہین ہی خالی
ہر قدم خلق کی منظور نظر یا مالی

طرز گفتار نئی چال کی انداز نئے
رونق بزم نئے ہمدم و ہمراز نئے

۵۱۵
بیت ابرو کا ہے اب فتنۂ محشر مضمون — مطلع صبح قیامت ہی وہ قد موزون
بیان کہانی سی یہ مطلب کہ کسیکا خون — پری اسواسطے بنتا کہ کسیکو ہو جنون

منتظر چشم کہ ہو کشتۂ بیداد کوئے
دامن اس ڈھب سی جھٹکنا کہ ہو برباد کوئے

۵۱۶
کچھ تو انصاف کرو کچھ تو کرو دل مین غور — یہ بھی ہی کوئی چلن یہ بھی بھلا ہی کوئی طور
کسکو طاقت ہے جو ہر وقت سہی ایسی جور — جان مین درد جدائی سی تمہاری ہم اور

لب جان بخش مسیحائی اغیار کرین
ایسی جینی سی نکیون اپنی تئین بار مرین

۵۱۷
کیا کرینگے تمہین ہم جب نرہی اپنی جان — ای مریجان اگر جان ہی باقی تو جہان
جان اور یوجہ کی ناحق کوئی کیون ہو انجان — ہی بری بات نہو اپنی بھلی کا گر دہیان

تم ہو ہر جائی تو اپنا بھی یہی طور سہی
تم نہین اور سہی اور نہین اور سہی

۵۱۸
دل لگانی سی یہ حاصل ہی کہ جی شاد رہی — نہ کہ انسان سدا مورد بیداد رہی
جو مری حق مین کیا تمنی بھلا یاد رہی — جو برو کچھ نہین کم لکھنؤ آباد رہی

اوسکو دل دین گی اب اپنا جو دل زار تمہو
یار ہو اور کبھی مائل اغیار نہو

۵۱۹
ہو وفادار کرے قدر وفاداری کی — شرط ہین جو جو ہین بجالای وہ سب یاری کی
یا ہو چال نہ عاشق کی دل آزاری کی — تاب لادی نہ صدا سنکے مری زاری کی

آپ بیتاب رہی گر کبھی بیتاب ہو نہین
اپنی طالع کیطرح جاگی جو بیخواب ہو نہین

۵۲۰
ہو جو مرغوب مری طبع کی وہ بات کری — صرف دل جوئی مین میری فقط اوقات کری
غیر سے سری لیی ترک ملاقات کرے — سایہ سان جا سری پہلو ہی مین دنرارتہ کری

صورت آئینہ حیران ہے حیران مجھے دیکھہ
زلف کی طرح ہو آشفتہ پریشان مجھے دیکھہ

۲۱ ناز و انداز و ادا اوسکے دکھاؤن تجکو — گرم ربط اوس سے رہون اور جلاؤن تجکو
اوس سی خلطہ یہ بڑہاون کہ گھٹاؤن تجکو — گفتگو اوس سے کرون باتین سناؤن تجکو

خارا وسی گل سی تو یہ کہا ہی کہ فریاد کرے
راتین وہ سامنے آوین کہ یہ دن یاد کرے

۲۲ بزم آراوہ اگر ہوے تو تو بار نیاے — نغمہ سنجے کرے تو چھیڑ نہین تجکو اور اے
بر سر حرف و حکایت کبھے گر تجھے آے — باتین بات وہ نکلے کہ ترے بات بنے جاے

پہنے وہ جامہ جہان تو بہ تنگ آوی تو
کام دل پاؤن مین اور اپنے سزا پاوی تو

۲۳ آرزو اپنے یہ تھے کہ رہے جنبش دم — منہ نہ تکہین گے کسیکا نہ چھپین گے یہ قدم
جب ملتا ری ہے یہ مرضی ہے تو مجبور ہین ہم — اب ہے ہم غیر کے ملنے کے اگر کہا و قسم

پہرو ہے تم ہو وہ ہے ہم ہین وہ ہے باتین ہین
ویسے ہی صحبتین ویسی ہے ملاقاتین ہین

۲۴ خود وفادار ہو رکھو وفادار سے کام — بنتے جو آغاز کے بات اوسکا نباہو انجام
اس سخن پر یہ غرض عشق کا دفتر ہے تمام — قول پر اپنے اگر تمکو ہے منظور قیام

عمر بھر بنتے نباہے گا مرے یار ہلال
مغتنم جانو کہ ہے یار وفادار ہلال

تمام ہوا

ہمت

تخلص ہے لالہ بنسی دہر صاحب کا شاگرد
ہین منشی میندولال صاحب راز تخلص کے
مولد اور مسکن انکا لکھنؤ ہے شاعر
اچھے ہین بجز اس واسوخت کے
جو شامل مجموعہ ہذا ہے کچھ کلام ان کا
سنا نہین مگر اس قدر معلوم
ہوتا ہے کہ مضامین نئے نظم
فرماتے ہین باقی العلم عند اللہ

واسوخت
ہمت

۱

نیم خوابی مین عجب خواب ہی ہمنی دیکھا
جسکی سنی سی ہر اک دلمین ہو وحشت پیدا

تذکرہ اوسکا ہی عاشق کی لبی دام بلا
کیا عجب ہے کہ جو معشوق کو بھی ہو سودا

۲

دیکھئی کیسی نکلتی ہی اب اسکے تعبیر
من اسی فکر رہتا ہون نہایت دلگیر

۳

خواب کیا خواب کہ دل ہوتا ہی جسسی بیتاب
وہ مہندس نہین پیدا کہ لکھی اسکا جواب

اور نجومی کو بیان کی نہ بلاغت نہ تاب
سالک ایسا نہین دیکھا جو دہ اہ صواب

اسکی تشخیص حکیمونکی نہین حکمت مین
راز دانی کسی عارف کی نہین قدرت مین

۴

ہمین یہ بات سمجھ کر اسی کرتا ہون بیان
آشکارا کری شاید کوئی راز نہان

خواب کا حال مناسب ہی کہ ہو جا ہی عیان
باز دارد نہ بدل ہر چہ در آید بزبان

گو بیان کرنی سی کچھہ کوئی نہین پاتا ہی
پر غبار دل ناشاد نکل جاتا ہے

۵

آگئی اب خواب جو دیکھا نہا ہی اوسکا ملھا
کہ گلستان ہی اک اور ہمین ہی ہم طرف بہار

بر دش پھول نئی رنگ کی پھولے ہین ہزار
خس و خاشاک نہین نام کو زیر اشجار

کہ نسیم اور کبھی باد صبا چلتی ہے
مست جوبن مین ہر اک شاخ شجر ہلتی ہے

گل شگفتہ ہین تو بلبل کی بھی نغمہ سنجی ہے
سرو گر شمع ہین تو قمریان پروانی ہین
نخل نیرنگ ہر اک طرفت کی مستانی ہین
ساری مرغان چمن عشق مین دیوانی ہین

صحبتین گرم ہین ہر طرف ہم آغوشی کی
تر صدائین ہین ئی عشق مین مدہوشی کی

۵۷

بھرین شفاف ہین فوارونکی چاندی کی طشت
آب جو عکس سی ہر گل کی ہی تازہ گلزار
آب و گل مل کی ہم رنگ دکھاتی ہین ہزار
سبز ہو جاتی ہین فیض اونکی سی سوکھی اشجار

اسطرح پڑتی ہی فوارون سی ہر شاخ پہ آب
غش مین جسطرح چھڑکتا ہی کوی منہ پہ گلاب

۵۸

چاندنی رات ہی اور طرفہ سمان طرفہ نیرنگ
صحن گلشن مین بچھا ایک جڑاوی پلنگ
مین ہون معشوق کا اپنی لئی آغوش مین تنگ
دونو مدہوشی مین ہین دلکی مکلتی ہی امنگ

اسقدر کیف می عشق مین مغرور ہون مین
گاہ نزدیک ہون اوس بت کی کبھی دور ہون مین

۵۹

یک بیک ایسی چلی گلشن عشرت مین ہوا
نہ گلستان نہ وہ گل اور نہ کوئی نخل رہا
نہ وہ نہرین نہ وہ فوارہ نہ مرغونکی صدا
ہو گیا عاشق خود رفتہ بمعشوق جدا

ساری پژمردہ ہوی گل عجب آفت آئے
بلبلین رونی لگین آہ قیامت آئے

۶۰

کیون نہون محرم اسرار مین ہو صاف ضمیر
دل تو آئینہ ہی سوجھی نہ سجھی کیون تدبیر
نت نئی خواب دکھاتا ہی جو یہ چرخ پیر
دیکھو برگشتہ ہوا چاہتی ہی اب تقدیر

باغ جو دیکھا ہی ہوگا وہی صحرای جنون
بدلی نہرون کی نظر آئیگا آب جیحون

۶۱

وسعت دشت سے بیتاب نہین سینہ باغ
پھول جو اوسمین شگفتہ ہین کسی دل مین داغ
عندلیبونکی عوض شاخ نہیٹی پر گلباغ
منتشر ہوتا ہی اوسمین [illegible]

شجر استادہ جو ہین ہونگی وہ نخل ماتم
چند بلبل کی جگہہ نالی کرینگی پیہم

۵۱۲
شب مہتاب دکھای گی شب ہجر کا رنگ
وہ پلنگ آئیگا انکھونکی تلی ہنکی پلنگ
اور وہ معشوق جو ہی ہو کی خفا دل تنگ
نام سی عاشق ناکام کی بہی رکہیگا ننگ

رات تاریک شب ہجر کی بہاری ہو گی
جوی اشک انکہہ سی غمدیدہ کی جاری ہو گی

۵۱۳
رخصت ای فصل بہاران کہ اب آئیگی خزان
ای گلو بہاڑو گریبان کہ اب آئیگی خزان
بلبلو چہوڑو گلستان کہ اب آئیگی خزان
بس نہو زمرمہ سنجان کہ اب آئیگی خزان

عوض مرغ چمن زاغ و زغن ہوئینگی
جنکو کہتی ہین چمن خار سی بن ہوئینگی

۵۱۴
ہمدم اپنا جو ہی ناشاد وہ ہو جائیگا
دوست جو اپنا ہی دشمن وہی کہلائیگا
شہر نگین آج جو ہی کل سی نہ شہر رہیگا
رنگ کچہہ دور فلک اور ہی کہلائیگا

گھر مین عاشق کی غم ہجر سی ماتم ہو گا
عید کی دن الم ماہ محرم ہو گا

۵۱۵
زندگی کا جو مزہ ہی وہ اوٹہائینگی رقیب
گل نئی رنگ کی ہر روز کہلائینگی رقیب
آگ کیا کیا نہین پانی مین لگائینگی رقیب
جیا جلتے تہی وہ ویسا ہی جلائینگی رقیب

جو مزی ہمکو تہی اغیار وہی لوٹینگے
ہم سے دیوانون کی دوچاکی سر پیٹینگے

۵۱۶
تذکرہ تہا یہی یار دین کہ وہ مہر لقا
ہو گیا آہ میری باتونکو سنتی ہی خفا
ہجر خواب کا بیداری مین آفت لایا
دیکہا جو مینی وہ دشمن کو نہ دکہلای خدا

ہو گیا عیش کا دن ظلمت ہجر انسی سیاہ
لب تک آنی لگی آخر عوض واہ کی آہ

۵۱۷

دوستو طرفہ مری غم کی حکایت ہی آہ
مجھکو واروٹی طالع کی شکایت ہی آہ
ایسی اوس سے کی پڑی دل مین عداوت ہی آہ
مجھپہ بیرحمی ہی غیرونپہ عنایت ہی آہ

آج کل مجھسی ہی وہ شوخ خودارا بگڑا
آہ بن بن کی میرا کھیل ہی سارا بگڑا

۵۱۸

اوٹھہ کی نزدیک سے یہ وہ الگ بیٹھی جو
مجھسے رنجیدہ ہوئی غیرونمین بیٹھی خوش ہو
دیکھتا ہی فلک پیر جہان بیٹھی وہ
اک اوٹھاتا ہی بلا بیٹھی بٹھای بہ خو

وقت بگڑا ہوا رنگ اور ہی دکھلاتا ہے
بات کرنی ہی مین کچھہ تفرقہ پڑجاتا ہے

۵۱۹

چرخ کجباز بے اندہیر مچایا کیسا
ہنستی ہنستی غم ہجرانمین رلایا کیسا
شعبدہ آج نیا آہ دکھایا کیسا
بیگنہ دل کو مری ہای جلایا کیسا

یہ عبث شاد کو ناشاد کیا کرتا ہے
کیسی کیسی ستم ایجاد کیا کرتا ہے

۵۲۰

جبسی وہ بگڑی تہا چین نہ مطلق آرام
ہر ہین رہجاتا تہا ہر وقت جگر اپنی کو تہام
بہیجنا اونکو تہا منظور نہ نامہ نہ پیام
ملگیئی راہ مین جب وہ تو کیا مینی کلام

نہ گرا پانو نیہ اور ہاتھہ نہ ہرگز جوڑی
خوب دم اونکو دیے دل کی پہپولی پھوڑی

۵۲۱

جانتا ہون نہین کچھہ ایسا ہو امجھسی قصور
جسکی رنجش کی سبب آپ ہوی مجھسی دور
ہوگئی غیرونکی بہر کا اینسی شاید مجبور
ورنہ تہا پاس تو عاشق کا نہایت منظور

خیر اپنی تو دعا یہ ہی کہ تم شاد رہو
جس محلہ مین رہو خوش رہو آباد رہو

۵۲۲

یاد آتی ہین وہ بہولی مجہی باتین افسوس
کرتی تہی مجھسی جو تم سیکڑون گھاتین افسوس
گہ لگاتی تہی مری پیار سی لاتین افسوس
کیا ہوی حیف وہ دن اور وہ راتین افسوس

گردش چرخ سی اپنا وہ زمانہ نہ رہا
۵۲۳ غیر بیگانہ کی افسوس یگانہ نہ رہا

بھرا رالیش رخ تمسی جو کہتی تھی کبھی
آپ منہہ پھیر کی کہتی تہی راہ جنگی
کہد و شاطہ مری آگی نہ لای کنگھی
آئینہ سامنی آئی نہ مری ہی جوشی

تھی پریشانی جو پیش نظر اوس کاکل کی
۵۲۴ حالت ابتر تہی گلستان مین سنبل کی

آگی نہی بیان کی کہانیکی تجھی شرم بڑی
دانت پاکیزہ تہی جیسی کہ موتی لڑی
نہ جمی رہتی تہی اس طرحسی مستی کی دہری
منہہ سی گفتہ نہ نکلتی تہی تری بات کڑی

دہن تنگ ترا غنچہ سر بستہ تہا
۵۲۵ بدزبانی یہ بہلا کب یہ کہلا رہتا تہا

آگی چہرہ کی سد اشرم و حیا کا تہا نقاب
نہ کسی شخص کو تم بات کا دیتی تہی جواب
آج کل آپ نی کردی ہی زبان اپنی خراب
نہ لحاظ اب ہی کسیکا نہ حیا ہی نہ حجاب

شرم آتی نہین بمطلق کہ بنا جوبن ہی
۵۲۶ اور ہر شخص سی اسطرح چیلا پن ہی

کہتی تھی آپ مجھی غیر بسی نفرت ہی مدام
اک تجھی عاشق ناکام سی غیبت ہی مدام
ہی جو کچھہ تجھہ بہی سی اخلاق و محبت ہی مدام
اب جو دیکہا تو رقیبون ہی سی صحبت ہی مدام

قول و اقرار کو کیا خوب نباہا تو نی
۵۲۷ کیا آخر وہی تہا دلمین جو چاہا تو نی

سامنی آنکھو نکی آتی تہی جو تصویر تیری
لبخدا ہوتی تھی اوس وقت مجھی عید خوشی
چشم امید نہ اس بات کی تہی تجھسی کبھی
اندنون تو نی جو کی مجھسی ہی طوطا چشمی

وصل سی اپنی رقیبونکو تو خوشحال کیا
۵۲۸ مجکو اندوہ شب ہجر کا پامال کیا

۵۲۸
بی سبب دل کا جلانا نہین اچھا ہوتا
ہر گھڑی آنکھین دکھانا نہین اچھا ہوتا
بیچ ہر لحظہ بڑہانا نہین اچھا ہوتا
اپنی عاشق کا ستانا نہین اچھا ہوتا

چھوڑنا اپنی کو اور غیر و نسی ملنا تیرا
کچھہ دنون بعد بہت تجھکو دکھائیگا فرا

۵۲۹
ابہی طفلی ہی نہین حال جہانسی آگاہ
خوب ہوتا نہین اوباش کا رکھنا ہمراہ
بات وہ کچھی سنجیدہ کہ ہو جسمین نباہ
زک اوٹھاوگی کہی دیتا ہون بسی واللہ

اپنی ہمدم کو کبھی یاد نہین کرتی ہو
اتنو ہمدم او نہین دم بازو نکا دم بہرتی ہو

۵۳۰
مجھکو حیرانی یہ ہی آپ مین کیا خوبی ہی
نہ دل آرائی نہ دلجوئی نہ محبوبی ہی
طبع مین جملہ غلط زعم خوش اسلوبی ہی
ہر گلی کوچہ مین بیہودہ ہی یا کوبی ہی

مجھکو بہی خوش نہین آتی ہی کوئی بات تری
جی مین آتا ہی کرون ترک ملاقات تری

۵۳۱
گر تکدر مری جانب سی ہی تیکو اماہ
یکبھی شوق سی غیر و نہ تلطف کی نگاہ
سن لی مین کہا کی قسم کہتا ہون بخدا
نہ ہیگے مری و لین بہی تری مطلق چاہ

آفت وقت کسیطرحسی اب جھیلونگا
مین بہی آخر کو تری طرحسی کہیلونگا

۵۳۲
تم مری طرحسی ہر ایک کی دمساز بہی
غیر سیری کبھی انجمار سی دمساز نتھی
یہ نئی طرز نتھی اور یہ انداز نتھے
چال چلنی مین یہ ٹھوکر نہ تہی اور ناز تھے

بالیقین ہین یہ نہین تیری بنائی باتین
صاف اونہین لوگونکی مین سیکہائی ہوئی ہین

۵۳۳
ہر گھڑی ترچہی جو تم کرتی ہو اب مجھپہ نظر
آگیا آپ کو اغیار کی صحبت کا اثر
بس چلی آؤ مری پاس یہی ہی بہتر
ورنہ جاتا ہون مین ہاتہو نسی تمہاری لبر

دیکھو ایسا نہو شادی مین کہین غم ہوئے
عید کا چاند عبث ماہ محرم ہوئے

۳۴ مجھسی گر آپکی ان روز دن طبیعت ہی پھرے
دھوندتا ہی پھینی ہی کل چوک لگن تک پھرے
دیکھی تو اوس تن نازک کی اگر جلوہ گری
سامنی اوسکی تری حسن کی ہو پردہ دری

رخ پر نور سی اپنی جو اوٹھا دی وہ نقاب
آتش رشک مین ہو جاہی تو جل بھنکی کباب

۳۵ مہروش چہرہ پہ بال اوسکی جو اوڑی ہی ہین
ایک منکی لئی دو سانپ سی لہراتی ہین
مٹھکی ہو بار ہی آپس مین لپٹ جاتی ہین
پیچ کیا کیا نئی انداز سی دکہلاتی ہین

زہر الودہ سیہ مست ہین وہ یہ موذی
جنکی کاٹی کا نہین منتر مین منتر کوئی

۳۶ گر گری زہرہ جبین پہ جو کبھی بد خیال
گھٹ کی وہ رشک سی دو ہفتہ مین ہو جاہی ہلال
سادہ لوحی کی بیا نہین ہی بیان موتی لال
چین کو جوش صفا سی نہین آنکی مجال

ورق سیم کہان اوسکا بہلاتا ہی ہے
ماہتاب فلک حسن وہ پیشانی ہے

۳۷ رشک گرداب ہی گر کان کا اوسکی بالا
گوش ہین جوش صفا مین کہین سیپی سے سوا
کیا کرون وصف مین اون کانونکی و زیر نکا
گوہر صاف ہون جیون بطن صدف سی پیدا

طور کی شمع سی اقرون ہی ضیا کانون کی
ہی گریبان سحر صبح بنا گوش بنی

۳۸ اسمین کچھہ شک نہین ابرو ہین وہ تیغ بران
چھیدتی گو دل عاشق کی سنان ہین مژگان
مردم چشم ہین سرمست نشان تیر کمان
توڑ کرتی ہی نگہہ سینہ عاشق سی نہان

آنکھون مین کینچ کی سرمہ جو وہ گل دکہلائی
بلبل باغ ہی سرمہ بگلو ہو جائی

۴۳۹ ہمت

خوشنویس خط ایجادنی ہی سہو قلم
مصحف رخمین کیا ہی الف الف رقم

تاک بہون اپنی سکوڑی جو وہ تجھپر ستم
ایسا غمناک ہو نوآی ترا ناک مین دم

دو تو سخرسی ہی اک عینک ماچھینی سے
پاتا تنہنے کی پھڑکنی مین ہون خود بینی سے

۴۴۰

ہی زبان سیف دو دم اوسکی تو ذوالفقار
بن گیا ہی دہن تنگ سیام خنجر

گر تبسم پہ وہ آجای گلوری کہا کر
قتل کر ڈالی حسینان جہان کو یکسر

تیری آنکی اگر اوس چاہ ذقن کا لون نام
چاہ مین ڈوبی تو ہو جای ترا کام تمام

۴۴۱

طوق منت کی مرصع ہین گلی مین اوسکی
کہین الماس جڑی ہین کہین یاقوت جڑی

گردن صاف پر اوسکی جو تو نظار کری
اپنی گردن کو ابھی آپ تہ تیغ دہری

سرخ گردن وہ اوٹھالی مین جو ہو جاتی ہی
ئی گلگونکی صراحی سی نظر آتی ہے

۴۴۲

گول اور راست ہین کیا سا عدبازو اوسکے
ہین مگر روز ازل حسن کی سایچی مین ڈھلے

وہ کف دست حنائی جو تجلی دکھلاوے
پشت دست اپنی تو حیرت سی ہمیشہ کاٹے

لی ہی خورشید نی اوس پنجہ سی رنگینی وام
ماہ نو سمجھا ہی ناخن وہ سراسر ماہ تمام

۴۴۳

حور ہی یا کہ پری ہی کہ وہ قوم آدم
جسکی محرم پہ نہین دست رس نامحرم

محرماتی ہی گلی مین نئی کرتی ہر دم
دو حباب آب روانکی ہین کٹوری باہم

گول ابھری ہوی کیا اوسکی ہین پستان دونو
مست کرنیکو ہین سمجھو نکی ڈبیان دونو

۴۴۴

نرم نرم اوسکا شکم تختہ سنجاب صاف
دیدۂ حور جسی دیکھہ نی حلقہ ناف

ہی کمر بال سی دیکھو جو بعین انصاف
نیچی وانکی نہان ہی دل عاشق کا شگاف

نام رانونکی جو لون نرمیکا تو غش مین آی
دیکھی جس پھلو کو اوس شوخ کی حیران ہو جای
۴۵

ابتک اوس لب پہ لگھوٹا نہین مسی کی جما
تن نازک پی نہین غیر کا سایہ دیکھا
صحبت وصل کی مانع ہی بس شرم و حیا
حرف مطلب کی ابھی کہنی ہین مونتاہی خفا
اوٹھتی کوپل ہی اور آغاز جوانی اوسکے
دن اسید و نکی ہین راتین ہین مرادونکی ابھی
۴۶

گدگدی دونو سرین تکیہ ہین وہ مخمل کے
رونی کی گالونسی ہی ہین ہیا وہ بت ملکے
پر صفا ساق ہین و شاخین یا صندلکی
زمزمہ سنج ہین پا دنین کڑی چھاگل کی
ٹھوکرین کھاتی ہین زندی جو وہ نکلی در سے
مردی جی اوٹھتی ہین اون پاونکی اک ٹھوکر سے
۴۷

نام حق یاد نسی تا سر وہ بت چابک دست
اک مرقع کی سی تصویر ہی یک یک دست
نہ تو ہی سخت زبان اور نہ ہمان کاست
بھولا پن رنج پہ نمودار ہی از در نخست
جب کہ آنکھونمین وہ تصویر سما جاتی ہی
شان اللہ کی اوس وقت نظر آتی ہی
۴۸

ہی تہنی دلمین اوسی یار بناؤن کیجہ دن
ملون تجھسی گلی اوسکو لگاؤن کیجہ دن
شمع سان اوسکو دکھا تجھکو جلاؤن کیجہ دن
داغ دون تجھکو مین کلیجہی اوڑاؤن کیجہ دن
ہوئی غمناک تو وہ بر مین مری شاد لئے
بھول جانا مرا اوس وقت تجھی یاد آئے
۴۹

یہ یقین جان کچھ اب تجھسی نہین کھنیکا
یک پابند ہی اب تیرا نہین رہنیکا
درد و غم رنج و الم ایک نہین سہنی کا
بحر مواج محبت مین نہین بہنیکا
میری جانب سی جو صاحب کو ہی اغماض و ناز
مہربان تجھکو بھی اوس سمت نہین ردی نیاز

۵۵۰
آپ گر حسن جہانگیری ہین دولت مند — مرتبہ عشق کا اپنی بھی ہی تاعرش بلند
مجھکو دلدار ہین گر تمکو ہین اغیار پسند — ہین خوشی انسی ہون تم رہو انسی خورسند

۵۵۱
تجھکو یہ عاشق ناکام جو دلخواہ ہین — مجھکو بھی اویسے کافر تری چھہ چاہ نہین

۵۵۲
تجھسی اب رشتۂ اخلاص کو ہین توڑونگا — منہ کو واللہ تری سمت سی اب موڑونگا
تیری ملنی کی لی یا تہہ نہین چھوڑونگا — جتنا کہتا ہون اوسی دیکھیو کر چھوڑونگا

۵۵۳
غم نہین بگڑو گی گر مجھسی زیادہ تم بس — ہین بھی خوب اس دل نالائق کا لونگا ہوس

۵۵۴
مجھکو کیا آپ ہین مغرور تو مغرور سہی — تمکو کیا ہین جو ہون رنجور تو رنجور سہی
آپ ہین غیر سی مسرور تو مسرور سہی — ہین جو ہون آپ سی مہجور تو مہجور سہی

۵۵۵
پر کہین راست جو ہو جائیگی میری تقدیر — پھر نہین ایسی بن آئیگی کوئی تدبیر

۵۵۶
باغمین ساتھہ مری وہ گل خندان ہوگا — ہاتھہ سی چاک تری تیر اگریبان ہوگا
بال کھولی جو وہ جیون سنبل پیچان ہوگا — خاک مالیدہ تو تا حال پریشان ہوگا

۵۵۷
پیرہن مین دل ناشاد سا پھولیگا — منہ نہین رشک ندامت سی ترا پھولیگا

۵۵۸
خار تو ہوویگا نظر و نمین مری پھولوں کا گل — چند کہلائیگا تو خلق مین او مین بلبل
عشق بازیکا مری شہر مین پڑجائیگا غل — تجھسی پھر جائیگا پیسار ازمانہ بالکل

۵۵۹
تیرا وقت آج ہی کل اپنا زمانہ ہوگا
شعلۂ حسن ترا کبھی فسانہ ہوگا

۵۶۰
دیکھو ہوویگی جسدن تری برگشتہ نصیب — بھول جائین گی تجھی یاد جو ہین مکر و فریب
کوئی بھی بات تری ہنسی نہ پوچھینگے رقیب — تجھسے تب ملنی کا تو رنگ بنائیگا عجیب

مرگئی لی کی بلاؤن کو قدم چومیگا
نالہ وآرا کی مرے گرد سدا گھومیگا

۵۵۷
لو مین بس بول گیا تمسی یہ کیا کہتا تھا
تذکرہ کیا تھا ابھی جواب کوئی دیکھا تھا
نشۂ عشق مین سرمست ہوکر یہ نکلا
یا کسی زلف مسلسل کا ہوا تھا سودا

ایسی اپنی تو نہ بگڑی کی کبھی عادت تھے
کشش دلکی صفائی کی مگر دولت تھے

۵۵۸
مہربان مشفق و غمخوار و صنم نام خدا
خلق مین تمسا نہین آج تلک خلق مین تو
یہ غلط فہمی تھی بس تمکو جو کچھ سخت کہا
پر تم یا نیو مطلق مری کہنی کا برا

کبھی میری طرف سی دل مین غصہ کو صاف
الغرض ہوی کسی طور سی تقصیر معاف

۵۵۹
غیر معشوق کا تھا نام جو منہ سی نکلا
گر زبان کاٹی منہ سیجی سب کچھ ہی بجا
تم جو کچھ چاہو کرو پر مین کہونگا اتنا
منصفی کیجی گر سیری نہین کونی خطا

بیقراری ہی سی جب جان پہ بن آتی ہی
منحصہ سی بی ساختہ تب بات نکل جاتی ہی

۵۶۰
بسکہ مضطر ہون زیادہ نہ مجھی ترساؤ
تھوکدو غصہ کو اب آؤ گلی ملجاؤ
چھوڑ کر غیر دنکو معشوق مری کہلاؤ
اگلی روزون کی طرح پھر وہ مزی کہلاؤ

سرد مہری سی پھرو گرم کرو صحبت کو
رات دن وصل سی محظوظ کرو ہمت کو

تمام ہوا

یادگار

تخلص ہے حسین علی خان ولد
اکرام احمد خان ابن کاظم علی خان کا ساکن
قدیم ہین احاطہ خانسامان واقع لکھنؤ
سے کے تحصیل علم و شاعری مین شاگرد
ہین میان جعفر صاحب متخلص بہ مخمور کے
یہ واسوخت ان کا واسطے ضرورت
ردیف حرف یا کے داخل
مجموعۂ ھذا کیا گیا فقط

واسوخت یادگار

۱

بربلا عشق حسینان زمان ہوتا ہی
ایک جہان ہوتا ہے برباد جہان ہوتا ہی
ہدف اس تیر کا ہر پیر و جوان ہوتا ہے
یہ ہر اک رنگ سی عالم مین عیان ہوتا ہے

تو یہ کسطرح بھلا عاشق مضطر سے ڈرے
جب یہ ظالم نہ خدا سے نہ پیمبر سے ڈرے

۲

عشق سے جا ہی انسان کو انکار رکھے
اسکے کوچہ مین قدم اپنے نہ زنہار رکھے
اپنے دلمین کبھی الفت دلدار رکھے
اس سے غافل نہ رہے آپکو ہشیار رکھے

دلکو لینے کے لیے پہلے یہ دم دیتا ہے
پاکے قابو یہ زمانے کے الم دیتا ہے

۳

مبتلا ہین عشق سی پر ہیز سدا کرتے ہم
غم کو نین سی آزاد رہا کرتے تھے ہم
عشق بازی کو ہمیت نام رکھا کرتے تھے ہم
کوئی فرقت مین جو روتا تو ہنسا کرتے تھے ہم

اب ہمین کو مرض عشق بت رعنا ہی
سچ تو یہ ہے کہ بڑی بول کا سر نیچا ہے

۴

خو د بخود عشق جنون خیز کی طغیانی ہے
پاؤن کو آزروی سلسلہ جنبانی ہے
زور وحشت ہی طبیعت کو پریشانی ہے
صورت آئینہ ہر دم مجھے حیرانی ہے

ہی کشش دست جنون کو مری دامان کیطرف
پاؤن اوٹھتی ہین مرے کوہ و بیابان کیطرف

شور و فریاد ہی ای ہمنفسان واویلا
داد بیداد ہے ای ہمنفسان واویلا
تازہ افتاد ہوا ای ہمنفسان واویلا
وقت امداد ہے ای ہمنفسان واویلا

کچھ چمک در د کی ہے سینہ مین بجلی کیطرح
دلکو پہلو مین تڑپ رہتی ہی ماہی کیطرح

۶

کبھی ہے اب یہ فغان آہ شرر بار کبھی
نالہ کش سینہ مین رہتا ہو دل زار کبھی
درد سونس ہی کبھی رنج ہی غمخوار کبھی
درد سی ہے سر شوریدہ گران بار کبھی

کیا کہون کیا یہ مری دلکو نرنگ آئی ہے
اس ضعیفی مین جوانی کی اُمنگ آئی ہے

۷

اشک پیہم مری آنکھون سی بہ جاتی ہین
کس سے یہ صدمۂ جانکاہ سہے جاتی ہین
دست و پا ضعف کی شدت سے رہے جاتے ہین
سنی جاتے ہین یہ قصے نہ کہے جاتے ہین

شور و فریاد جدا حشر کا ساماں ہے جدا
دست وحشت سے ہر اک تار گریباں ہے جدا

۸

اتفاقاً ہوا اک روز گذر میلے مین
آگیا ایک پریزاد نظر میلے مین
بول اوٹھا دیکھہ کر ہر فرد بشر میلے مین
چاند آیا ہی یہ گردون سے اُتر میلے مین

میری بھی آنکھہ دوچار اوس مہ تاباں سے ہوئی
اتنی تقصیر فقط دیدۂ گریان سے ہوئی

۹

جل کر دل رہ گیا سینہ سے اوٹھا ایک دھوان
قافلہ ہوش کا ذالفور ہوا اس سے روان
چشم تر سے نمایان نوح کا سارا طوفان
راز عشق رخ دلدار ہوا صاف عیان

آفتین ایک دل زار پہ صدہا ٹوٹین
پاؤن جس سے تلے ہاتھہ کی نبضین چھوٹین

۱۰

ہوئی تسکین ذرا درد جگر کو پھر تو
رونی سی کام ہوا دیدۂ تر کو پھر تو
گتھی باندھی ای آنکھون نے اُدھر کو پھر تو
وہان سے جنبش ابروئی پای نظر کو پھر تو

اثر عشق ہوا آنکھ ملانے سے لگے
خود اشاریسی مجھے پاس بلانے لگے

۱۱۱
دل ہوا شاد اشاریکا سہارا پاکر — پاس ڈولی کے گیا بیٹھ مین اوسکے جاکر
کچھ پتا نام و نشان کا وہ زبان پر لاکر — گھر کے جانب وہ چلی بھیڑ سے بس گھبراکر

ہمکو بھی ساتھ لیا لطف و عنایت کرکے
لیگئے اپنے مکان پر ہمین منت کرکے

۱۱۲
بڑی تعظیم سے لیجاکے بٹھایا ہمکو — عشوہ و ناز سے کیا کیا نہ لبھایا ہمکو
دلمین جو امر تھا اونکے وہ سنایا ہمکو — ہمدم و مونس غمخوار بنایا ہمکو

خوش ہوئی ہم کہ چلو یار خومن اخلاق ملا
صاحب حسن ملا شہرہ آفاق ملا

۱۱۳
پھر تو دن عید شب قدر مبارک رات ہوے — حاصل اوس فتنہ عالم سے ملاقات ہوے
دیر کا فتنہ ہوئی خالق کی عنایات ہوے — چند دن کیا مزے سے بسر اوقات ہوے

اختلاط اوس گل خندان سے برسی رہتی تھے
نشہ عشق مین ہمدست پڑی رہتی تھے

۱۱۴
اوہی منظور نظر رہتا تھا میرا آرام — ساتھ گیطرح وے ساتھ وہ بیتے دن شام
عیش مین صبح اگر ہوتی تو عشرت مین شام — تم مری جان کے مالک ہو یہ تھا لب پہ کلام

مین جو دم بھر کہین جاتا تھا تو گھبراتے تھے
مین نہ کہتا تھا جو کہنا تو دو غم کھاتے تھے

۱۱۵
پاس رہتے تھے برابر کی اسیر اور رئیس — جنکے رتبے کے نہ اس شہر مین بلکہ دس بیس
صاحب ضع رہا کرتی تھے مجلسی جلیس — مونس جان حزین خاطر غمگیر کے انیس

حکم دربان کو یہ تھا غیر نہ آنے پاے
ہرچلن کوئی نہ اس راہ سے جانے پاے

۷۱۴
در پی بغض ہو اب وہ ہمہ تن مدت سے
برسر فتنہ ہی وہ سیم بدن مدت سے
خار دیتا ہے بت رشک چمن مدت سے
بلبل دل ہے گرفتار محن مدت سے

یاد خاطر رہے اونسے یہ کہے جاتے ہین
دل بسبل سے یہ کب رنج سہے جاتے ہین

۷۱۵
ہم ہون بیدخل و خیل اسکے اغیار نہین
حسن کی جنس کے یہ لوگ خریدار نہین
شہد سے اشراف کی غمخوار و مددگار نہین
تیری محفل مین وہ اب آئین جو ہر بار نہین

صحبت بد متعلق مری عادت سے نہین
کان آگاہ مرے ایسی حکایت سے نہین

۷۱۶
سخت دشوار تھا جس جا پہ فرشتی کا گذر
وان پہ مجمع ہمین ہر طرح کا آتا ہی نظر
ہمنشین اور مصاحب ہین ہی آٹھہ پہر
نہ جنہین جان کا ہے خوف نہ عزت کا حظر

پہلے جس طرح تھی عشاق کی عزت نہ رہی
قابل اشراف کے آنے کی یہ صحبت نہ رہی

۷۱۷
فتح حاصل ہوئے اونکو جو کھاتی تھی شکست
بی حجابانہ مدک خانو نمین ہوتے ہی نشست
اور رقیبان سیہ کار دنی حوصلہ پست
مسند و فتسہ گرد و بند شرابی بدمست

ساتھہ ساتھہ اپنے وہ ہمراہ لیے پھرتے ہین
گلی کوچون مین وہ بدخواہ لیے پھرتے ہین

۷۱۸
چوری چوری ہین ابھی گو کہ یہ اونکے افعال
پر ہمین سننے سے ان باتونکی ہی رنج کمال
الغرض کجروشی کا یہ سب اونکا احوال
جبین آتا ہے کہون جا کے کسی بات پہ ڈھال

پردہ پردی مین کہون یون اونہین ظاہر ہو جائے
فاش پردہ ہو مرے حال سے ماہر ہو جائے

۷۱۹
یون کہون یاد ہے میلے کی تمہین تنہائی
پاس جس وقت نہ دیتا تھا کوئی دکھلائی
زرد رخسار تھی اور ہونٹون پہ خشکی چھائی
آنکھہ جاتی تھے خجالت سی تری شرمائی

بات کرنے کی زبان کو تھی نہ قوت ایسے
تھی پر آشوب یہ کاہیکو طبیعت ایسے

۹۲۲
کب تری چوٹی مین سودا پڑا تھا پر زر
کب یہ پیشانی پر نور تھے مانند قمر
اور بھوین یون نہ تھین جیسے کہ ابرو ہون خم
تیر مژگان نہ کمانون سے نکالی تھے سر

مردم چشم کو افسون یہ کبھے یاد نہ تھے
پیش ازین آپ کبھی ایسے پریزاد نہ تھے

۹۲۳
دہن تنگ مین آتی تھی نظر ایک لکیر
جسطرح کھینچے کوئی شق قمر کی تصویر
لب جان بخش مسیحائی کی جنمین تاثیر
چاہ غبغب مین نہ ڈوبے کبھی عاشق دلگیر

گو کہ دنیا مین نہ تھا کوئی مقابل تیرا
پر نہین مین تھا کسیطرح سے قائل تیرا

۹۲۴
گو کہ تم چاند تھی پر گرد کا تھا منہ پہ نقاب
آئینہ روتے گوارا نہ کرتے تھی حجاب
دانت تھے مثل گہر پر نہین دیتے تھے کچھ آب
حال بس گردش ایام سے تھا سخت خراب

اوس گھڑی تھا ترا خواہان نہ مری جان کوئی
نہ تمھاری نہ کبھی حال کا پرسان کوئی

۹۲۵
مجکو معشوق بنایا یہ برا کہنے کیا +
بائی ظلم و ستم جور و جفا کہنی کیا +
صاف کر عیبون سے انگشت نما کہنے کیا
خاک سے پاک کیا خوف خدا کہنے کیا

چشم بد دور عجب طرح کا جوبن نکلا +
مثل خورشید درخشان رخ روشن نکلا

۹۲۶
اہتمون سی تری چہری کو نیا دلوائی
مسی اور پان سے دانتون نے تجلی پائی
اور زربفت کی پوشاک تھے پہنائی
آئینہ لیکے تری شکل تجھے دکھلائی

فضل خالق سے عجب طرح کے جوبن نکلے
کچلی جبڑے کے جسطرح سے ناگن نکلے

کردی ہر چیز بری و اعلیٰ لاکر موجود
رنج و غم کر دیا عنقا کیطرح سے مفقود
کہائین جو چہ ہین سو پہنین یہی لب تہا مقصود
دوست دل شاد رہین اور رہین غمگین حسود

تری دلجوئی مجھے مدنظر رہنے لگے ٭
محفل عیش و طرب آٹھہ پہر رہنے لگے ٭

۹۲۸
چرچے ہونے لگے محفلمین طرحدارونکے
حوصلے بڑہنے لگے دلمین خریدارونکے
فرق ہونے لگا طورونمین طلبگارونکے
دل جدائی مین لگے جلنے دل افگارونکے

مائل اس سمت کو معشوقہ تہکے دل ہونے لگے
سنگدل روز ندامت سے خجل ہونے لگے

۹۲۹
حسن چمکا کہ پریزاد بنایا تجکو
روش و طرز سخن جنہنے سکہایا تجکو
جو قرینہ تہا امیرونکا بتایا تجکو
نیک و بد سے کیا آگاہ سمجہایا تجکو

ذکر اخلاق کا بیگانہ لیگانی مین کیا
تجکو یکتائی مین مشہور زمانی مین کیا

۹۳۰
پر تری بد جو طبیعت تہی وہ بدخو نہ گئی
صاف گو ہنسے کیا حرف مگر لو نہ گئی
کوچہ گردی تری ہر سو مگر دو نہ گئی
آدمیت جسے کہتی ہین کہین چھو نہ گئی

عادت زشت جو تہی بس اسے عادت پہ گئی
اصل بد تہی جو تمہاری سو صالت پہ گئی

۹۳۱
بس بس اب جاو یہان سے نہ کبہی پہر آنا
پہر مرا نام زبان پر نہ کبہی تم لانا
اس گلی سے نہ کبہی بہولکے آنا جانا
اہل غیرت ہو تو پہر منہ نہ کبہی دکہلانا

سب طرح ناز کے سہنے کی ہمین طاقت ہے
پر گذر غیر کا دیکہین یہ نہین عادت ہے

۹۳۲
جا مرے گہر سے وہان جا جو ہو مائل تیرا
شوخیان اوس سے جتا جو کہ ہو گہائل تیرا
یادگار اب نہین ہوگا کبہی سائل تیرا
منہ پہر گر نہین اب دیکہے قابل تیرا

سر پہ را تو مرا بک کیے نہ ہر بار بہت
ہکو معشوق بہت تمسی تمہین یار بہت

تمام ہوا